نُورٌ عَلٰى نُورٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ

… شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

… تصنیفات …

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ … مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد چہارم سے یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نُورٌ عَلٰى نُورٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا

مطبع منشی ... ذ ... و مقا لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہے بیچ بیان طب کے اور منتروں کے ف طب ساتھ زیر طا کے مشہور ہے اور کہا سیوطی نے کہ طب مثلثۃ الطا ہے ... علاج کرنے کے ا. طب ساتھ زیر ط
کے معنے سحر کے بھی آیا ہے اور مطبوب ... مسحور کو ... اور طب ... دو قسم ہے جسمانی اور روحانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کے اور نفسانی علاج ... کا ساتھ
ازالۂ اخلاق ردیہ مہلکہ کے اور دوائین بھی دو قسم کی ہیں جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور دو چیز کہ حکم قرآن میں ہے اور آنحضرت علاج کرتے
امت کا ساتھ طبیعیہ کے بھی اور روحانیہ کے بھی اور رقے جمع رقیہ کی ہے ... افسون کے ہندی میں اسکو منتر کہتے ہیں اور رقیہ ساتھ قرآن ... کے آئی ہے
جائز ہے بالاتفاق اور ماسوا اسکے اگر کلمات ایسے ہوں کہ مفہوم ہوں معانی اُنکے اور مخالف نہوں شریعت کے وہ بھی جائز ہیں ولا جائز نہیں اور ... کہ کفر
نہ ہو ... اور تکبیر کرتے ہیں مثل ... وغیرہ ... کہ وہ ... ہوتے ... اہل ...

الفصل الاول فصل پہلی

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء رواہ البخاری) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں اتاری اور نہیں پیدا کی اللہ تعالے نے کوئی بیماری مگر کہ اتاری ہے اور پیدا کی اسکے لیے شفا یعنے علاج ... کہ شفا
بخشے اُسے نقل کی بخاری نے (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ
رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کے دوا ہے جس وقت کہ پہنچ جاوے دوا بیماری کو اچھا
ہو جاتا ہے ساتھ حکم اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف ... ساتھ ... اور ... کے ... اسلیے نکالی تاکہ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ دوا مستقل ہے شفا میں اور تغیر اسکی روایت
... میں آئی ہے کہ نہیں کوئی بیماری مگر کہ اسکے لیے دوا ہے پس جبکہ بیمار ہوتا ہے کوئی تو بھیجتا ہے اللہ عزوجل ایک فرشتہ کہ اسکے ساتھ پردہ ہوتا ہے
... کرتا ہے وہ اسکو درمیان بیماری اور دوا کے پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہے ... نہیں واقع ہوتی بیماری پر جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ اسکے اچھے ہونیکا حکم کرتا ہے
فرشتہ کو ساتھ اٹھا لینے پردے کے پھر پیتا ہے مریض پس نفع دیتا ہے اسکو اللہ تعالے بسبب اسکے انتہی اور ... روایت ... کے

پاک کے عمل مین لاوے اسواسطے اس سے مخفی ہو جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا ہے سینون اور دلون کی ہے جو کوئی اسکو ساتھ امتلاء و قبول
سے نہ پڑھے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اسکا ہوتا ہے اس لیے کہ بعضون نے تکذیب کی اسکی کو اور بعدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد انکے کے عمل کیا ہے پس فافہم وباللہ التوفیق ہذا (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان امثل ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اسکے پچھنی ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا قسط بحری
یعنی اسکا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین لیتی دھونی لیتی ہین اسکی اور
جاری کرتی ہے حیض و پیشاب رکے ہوئے کو اور دفع کرتی ہے زہرون کو اور تحریک کرتی ہے شہوت جماع کو اور مارتی ہے کیڑے
پیٹ سے پیٹ کے کیڑے مارتی ہے اور جو سقت ون کی تپ کو نفع کرتی ہے اور اسکے لگانے سے بہایان اور جھیپ
جاتی ہے اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہے زکام کو اور تپ اور وبا کو اور سوا اسکے منافع اس مین بہت ہین کتب طب
مین ذکر ہین اسلیے اسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہے بحری اور ہندی بحری سفید ہے اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہے بہت ہی سے اور گرمی اس مین کم ہوتی ہے ہذا (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرۃ وعلیکم بالقسط متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکون کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے بیماری حلق کی
اور لازم ہے تمکو استعمال قسط کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہے لڑکون کے حلق مین پیدا
ہوتی ہے جوش خون سے دایان اسکے دفع کے لیے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین سے خون سیاہ نکلتا
ہے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج قسط سے کرو یعنے اسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دے کہ اسکو سعوط کہتے ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اسکو دفع کرے گا اور قسط حار یابس ہے اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنے کو ساتھ قسط کے
تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قسط حار ہے اور عذرہ لڑکون کو حرارت سے ہوتا ہے خصوصا نواح حجاز مین کہ حار ہے اور علما اسکا
جواب یہ دیتے ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہے کہ بلغم اسپر غالب ہوتا ہے پس معالجہ ساتھ قسط کے مفید ہوتا ہے اسکو
اسلیے کہ قسط مجفف اور مقوی عضو ہے اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیۃ بھی ہوتا ہے یا آنکہ ہو سکتا ہے کہ یہ معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ہذا (وعن ام قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علام
تدغرن اولادکن بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط
من العذرۃ ویلد من ذات الجنب متفق علیہ) اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیون دباتے ہو حلق اولاد اپنی کے انگلی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہے تمپر استعمال کرنا
عود ہندی کا یعنے قسط کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہے ایک ان سات مین سے ذات الجنب ہے سعوط
کی جاوے عذرہ سے یعنے عذرہ کے دفع کے لیے ناک مین ٹپکائی جاوے اور لدود کی جاوے یعنے منہ مین باچھ کی طرف سے ٹپکائی
جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تدغرن الخ دغر کہتے ہین حلق کے دبانے کو انگلی سے بسبب عذرہ کے

کہ نہی کی اُس سے حدیث سابق مین اور یہان بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کس واسطے داغتے ہو حلق لڑکون کے اوپر
اعلاق کے وہی ہین جو دفعہ کے مذکور ہوے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتھ زیر ہمزہ کے اور کہا ہو علماء نے کہ یہ روایت
اولے اور اصوب ہی اور معنے اعلاق کے وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنی اولاد کے حلق ساتھ اونگلی کے بیماری عذرہ
مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سے یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود ہندی
قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہی اُسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونون ہین لیکن بحری
کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سے ہی اور یہان مراد ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پسلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج اونکی تفصیل کی نتھی اُسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سے زیادہ کی دوا نہین بلکہ بہت
بیماریون کو مفید ہی جیسے کہ بعض نسخے اوپر مذکور ہوے مین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اسلیے اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ستر کے بیچ بعض
(وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے ازقسم
مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنے نمونہ اُسکا ہی اور بعضون کے نزدیک محمول حقیقت پر ہی جیسے
کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی بھی اثر اُسکا ہو
اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنے مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ انکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب کے
یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کہ اسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنے پانی بدن پہ ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹھنڈا
کرنے سے استعمال کرنا ہی دوا کا یا سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنے سے یہ ہی کہ شہد پانی پلا دے اُسکی برکت سے خداے
تعالے تپ کو دور کر دے گا شرح مولانا عن الشروح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈنک سے اور بیماری نملہ کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے دعائین
اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کے اور دعائین نظر کی ابتدا کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سے یعنے ڈنک زہر
سے اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کے حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری
ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اُسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اُسکے کے اور افسون جائز ہی
تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین اولے اور انفع ہی
نسبت اور امراض کے اور بعضے روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین اوس مین

بھی یہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان تین چیزون
مین بسبب اہتمام شان انکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ۔
(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ يَعْنِيْ صُفْرَةً
فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنے بیٹی یا لونڈی کہ اُسکے چہرے مین سفعہ یعنے زردی تھی فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھوا واسطے اسکے پس تحقیق اُسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہو کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اُسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی
تیز تر بھالے سے ہی ۔ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع
کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے
پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اسکو ڈنک مارنے
بچھوکے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونھون نے وہ منتر روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پہونچا دے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہونچا دے اسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو
یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ
شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے
پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا پیش کرو
روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اُسمین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسما جن وشیاطین کے ہون اور معانی اُسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہا ہی علمانے
کہ جن الفاظ کے معانی معلوم نہون افسون ساتھ اُنکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب
عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھے جاتے ہین افسون
ساتھ اسماء شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات انکو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنی سے اور اسی طرح سانپ
کے کاٹنے ہوے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ کے ہوکر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا ہی

اسپر افسون ساتھ نامون شیاطین کے توسیلان کرتا ہی زہر اُسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہی اُس سے
پس اجماع ہی علماے امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسما و صفات اُسکے سے
اور بزرگترین افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتین کہ
مشتمل ہین اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوے
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین ازانجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اُسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کی
نظر اپنے مال پر یا فرزند پر کہ جو اُسکو خوش لگتا ہی پڑے چاہیے کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اُنھون نے ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑہا ٹھوڑی اُسکی کا تا نظر اُسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سے آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
ایسے کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نے آپ کی
جناب مین بیٹے کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نے قرآن مین آیات شفا
کو پس پائین مین نے چھ جگہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مومنین و شفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکھا مین نے اُن آیات کو اور پانی مین دھوکر پلا مین اسکو پس شفا پائی لڑکے نے اسحال گویا بند اُسکے پانون سے کھولا
گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کے حکایت ابو سعد و ابو القاسم قشیری کی لایا ہی
اور دیکھنا اللہ تعالے کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا اُنکا چینی کے باسن مین اور
دھوکر پلانا اُسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سے نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے تھے
ان آیات کو واسطے بیماری کے رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزا آیات ہین انھین کو لکھے یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا ہی لکھنا انھین
اجزا کا ہی واللہ اعلم ۱۲ ح (وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق فلو کان
شیء سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑھنے والی تقدیر سے
تو بڑھ جاتی اُس سے نظر اور جس وقت کہ طلب دھونے کے لیے جاؤ تم پس دھو ڈالو نقل کی یہ مسلم نے **ف** نظر
حق ہی یعنے کارگر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جان کر نظر کرے ثابت و واقع ہی ساتھ تقدیر الٰہی کے
اور حق تعالے نے یہ خاصیت بعضون مین رکھی ہی مانند سحر کے اور اُسکو سبب ضرر اور ہلاک اُس چیز کا کیا ہی اور بڑھنے والی
یعنے اگر کوئی چیز پیش اُسنے لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور تغییر کر دیتی اُسکو اور یہ مبالغہ ہی
بیچ شدت تاثیر نظر کے اور سرعت نفوذ اُسکی کے اشیا مین اور طلب دھونے کے لیے جانا الخ عادت تھی لوگون
کی کہ نظر لگانے والے کے ہاتھ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دھوتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اسپر کہ جسکو
نظر لگتی تھی اور اُسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس آنحضرت نے اسکی رخصت دی اور اُسنے فائدہ امین یہ ہی

کہ وہم دفع ہوجاتا ہی اور ظہور اس دعوی کا فصل دوسری کے اخیر مین آویگا اور جمہور علماے اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہی نفوس واموال وغیرہ مین اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہین جیسے تاثیر دعا وصدقہ کی وہ کہتے ہین کہ جو چیز مقدر مین ہی ہونیوالی ہی کسی اور چیز کو دخل نہین ہمین اور نہین جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کے نہین رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ خاصیت اللہ تعالے نے ہمین رکھدی ہی اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد از ان کلام کیا ہی علمانے بیچ کیفیت نظر کے کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہونچاتی ہی بعضے نظر لگانے والون سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے کہ جب ہم دیکھتے ہین کسی چیز کو اچھا جان کر تو گویا حرارت پاتے ہین ہم کہ آنکھ سے نکلی اور بعضون نے کہا کہ نظر لگانے والی کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی ساتھ اسکے ہوا اور پہونچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کے کہ افعی سے پہونچتا ہی یعنے بعضے افعی ایسے ہوتے ہین کہ مجرد نظر کرنے کے زہر پہونچاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہ کہ مثال تیر کے ایک چیز نظر لگانے والے سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع کہ بچاوے اسکا کرے درمیان نہین ہو تو پہونچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہی تو نہین پہونچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹ آتی ہی مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کے اور جیسے کہ بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اسکی کا بھی دیا ہی ؛ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن اسامة بن شريك قال قالوا يا رسول الله افنتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله لم يضع داء الا وضع له شفاء غير داء واحد الهرم رواه احمد والترمذي وابو داود) روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان اے بندون اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نہین رکھی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کی اسکے لیے شفا سوا ے ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف اے بندون اللہ کے یہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کے لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا ع

(وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله يطعمهم ويسقيهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنے بیمارون کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالے کھانا کھلاتا ہی انکو اور پلاتا ہی انکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف کھانا کھلانے پر یعنے کھانے پلانے پر اور انھین کے حکم مین ہی دوا اور اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالے اور مدد کرتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدے کھلانے اور پینے کے اور زندہ رہنا اور قوت ہونی ساتھ قدرت الہی کے ہی نہ ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکھتا اور اگر ساتھ جریان عادت کے کوئی سبب واسطے بقا کے چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل انکو کرے کافی ہی ؛ ح

(وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كوى اسعد بن زرارة من الشوكة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب) اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف داغ دیا یعنے اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لیے داغ کہان دیا ؛ ح

(وعن زيد بن ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت رواه الترمذي

اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کریں ہم بیماری ذات الجنب کے لیے ساتھ قسط بحری کے
یعنے کٹ کے اور تیل زیت کے یعنے ساتھ کھانے یا لگانے انکے کے یا دونوں کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان
کرتے اور مدح کرتے زیت اور ورس کی واسطے علاج ذات الجنب کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کے نام ایک گھانس کا ہی
زرد ہوتی ہی مانند زعفران کے اُس سے رنگتے ہیں اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکے بطریق لدود کے یعنے ٹپکانے کے منہ میں ہوگا (وَعَنْ
اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ
بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی اسماء بنت عمیس کی سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا انسے
کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کے فرمایا کہ گرم و رم ہی کہا اسماء نے پھر جلاب لیا مینے ساتھ سنا کے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اسمیں شفا موت سے تو البتہ ہوتی بیچ سنا کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف شبرم نام ایک گھانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضوں نے کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دے کر پانی اسکا پیتے ہیں
اور لفظ حار جار دونوں ساتھ فتح حا مہملہ اور تشدید رے کے ہیں اکثر صحیح نسخوں میں اور اصول معتمدہ میں آیا اور بعضوں نے دوسرے لفظ کو ساتھ
جیم کے ضبط کیا ہی قبیلہ اتباع سے اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کے کہ مناسب ہوتا ہی لاتے ہیں واسطے مبالغہ کے جیسے حار دار اور
بہر تقدیر معنی یہ ہیں کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم میں ہی اور اطبا نے منع کیا ہی اسکے استعمال سے بسبب زیادہ مسہل ہونے اسکے کے اور اخیر جملہ میں
مبالغہ ہی بیچ تعریف سنا کے کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سے اور افضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمیں خوف ضرر کا نہیں اور قریب باعتدال ہی اور حار
ہی درجہ اول میں اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو جملہ خاصیتوں اسکی سے یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی
کو وضع بیچ (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً
فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالے نے اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطے ہر بیماری کے دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کے نقل کی
ابو داود نے ف ساتھ حرام کے یعنے مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکے کے کہ جو حرام ہیں دوا کرو اور بیچ نہی کے دوا کرنے سے ساتھ حرام چیزوں کے
مطلق اور ساتھ شراب کے علی الخصوص حدیثیں متعدد آئی ہیں ابن مسعود سے روایت ہی کہ خدا تعالے نے نہیں رکھی شفا تمہاری اُن چیزوں میں کہ
حرام کی ہیں اور جب طارق جعفی نے سوال کیا آنحضرت سے شراب کے بنانے کا منع فرمایا انکو انھوں نے کہا کہ دوا کے لیے بناتا ہوں میں فرمایا وہ دوا نہیں
ہی بلکہ روگ ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہیہ میں آیا ہی کہ اگر اطباء حاذق اتفاق کریں کہ اس بیماری کی
سوا اسکے دوا نہیں ہی جائز ہی دوا کرنی ساتھ اسکے لیکن وجود حاذقوں کا اور اتفاق انکا اوپر انحصار دوا کے ایک چیز میں متعذر ہی (وَعَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سے نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف یعنے دوا نجس اور حرام کے استعمال سے منع فرمایا مراد خبیث سے دوا بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اسکے استعمال سے متنفر ہو وہ بھی خوب نہیں کہ

منع او سمین کہتا ہون یہ بسبب قبول کرنے بدعت کے اور اس تقدیر پر نہی تنزیہی ہوگی ش ع (وعن سلمیٰ خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضبہما رواہ
ابوداؤد) اور روایت ہی سلمیٰ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا
بیچ سر اپنے کے یعنے اس بیماری کا کہ ہوئی کثرت خون سے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پانون اپنے کے یعنے اس درد کا
کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر فرماتے مہندی لگاؤ انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث مطلق شامل ہے مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہ ہے کہ اکتفا کرے ساتھ مہندی
لگانے کے تلوون پر اور پرہیز کرے ناخنون پر لگانے سے واسطے احتراز کرنے کے مشابہت عورتون کی سے حتی الامکان ش ع (وعنہا قالت
ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی) اور روایت ہی سلمیٰ سے
کہ کہا نہ پہنچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکے کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتے مجکو یہ کہ رکھون اسپر مہندی نقل کی یہ
ترمذی نے ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہوجاتی ہے بیچ حرارت اور الم زخم کے ش ع (وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء لشیء
رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگی کھچواتے تھے
اوپر سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈھون اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونون میں سے پس نہین ضرر کرتا اسکو یہ
کہ نہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اپنے سر مبارک پر الخ احتمال ہے کہ کبھی سر پر سینگی کھچواتے ہون
اور کبھی درمیان مونڈھون کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونون جاے کھچواتے ہون اکٹھی اور خونون میں سے ظاہر ہے کہ مراد خون ان اعضاے
مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اسکے نکالنے کی ش ع (وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ورکہ
من وثء کان بہ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی یعنے بھری ہوئی اپنے کولے پر بسبب
موچ کے کہ آئی تھی حضرت کے پاے مبارک میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف وثی ساتھ زبر واو اور جزم ثے اور ہمزہ کے درد اور ضرب کہ پہونچے عضو
کو بغیر اسکے کہ ٹوٹ جاوے ش ع (وعن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملاء
من الملائکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت
ہی ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دون شب معراج کی سے یہ کہ نہین گذرے اوپر کسی جماعت
کے فرشتون میں سے مگر کہ حکم کیا انھون نے حضرت کو یعنے پہونچایا انکو حکم الہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن
ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنون کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتے ہین اور
اطبا قائل ہین اسکے کہ بلاد گرم مین پچھنے افضل ہین فصد سے اسلیے کہ خون انکا رقیق اور پختہ ہوتا ہے اور اوپر سطح بدن کے آجاتا ہے اور پچھنون سے
باہر نکلتا ہے نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہین کہ اس وقت مین موجود تھے یا مراد اس سے قوم حضرت کی ہے یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت پڑے
خون نکلوانے کی حضرت صلعم کی امت مین سے ش ع (وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سے یہ کہ تحقیق
ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دوا مین کہ مینڈک کے سے دوا مین ڈالنے کو کہ درست ہے یا نہین پس منع کیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے

نہیں پروا کرتا ہوں ہر عمل سے کہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں میں گلے میں منکا یا کہوں میں شعر یعنے تصنیف کروں میں اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داؤد
ف نہیں پروا کرتا ہوں الخ یعنے اگر ان چیزوں میں سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو میں اُن لوگوں میں سے ہوں کہ پروا نہیں کرتے ہیں جو چیز کہ کرتے ہیں اور پرہیز
نہیں کرتے نامشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا کام اُس شخص کا ہے کہ بیقید اور بے پروا ہو بیچ کرنے نامشروعات کے اُن چیزوں کا استعمال حضرت سے بسبب اسکے
کہ تریاق میں تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہے پس حرام ہے وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اُسمیں حرام چیزیں نہ پڑیں کچھ مضائقہ نہیں اسکا اور بعضوں نے کہا
کہ ترک اسکا بھی اولے ہے عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہیں یعنے منتر اونکے اور منکا اور مانند انکے غیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن
اور اسمائے الٰہی کے ہوں خارج ہیں اس حکم سے بلکہ مستحب ہیں اسیدہ ہے برکت کی نہیں اور کہوں میں شعر الخ یعنے قصد کروں میں شعر کہنے کا اور کہوں اپنے
دل سے یہ بات حضرت نے بسبب اس قول اللہ تعالے کے فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد و بے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے
وہ اور بات ہے داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہیں اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اسکو داخل شعر کے نہیں رکھتے چونکہ حق تعالے نے آنحضرت کو منزہ اور معصوم
کیا تھا مطلق شعر کہنی حضرت کے لیے روا نہ تھی اور یہ کمال مخصوص ہے ساتھ حضرت کے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلاموں کے ہیں اچھے مضمون
کے اچھے ہیں اور برے مضمون کے برے ہیں تو جہ باطن کی اُنکی طرف اور ضایع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کرنا مانع ہو امور ضروریہ دینی سے مذموم ہے اور کہا ابن ملک نے
یعنے کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمیمہ کا حرام ہیں مجھپر اور بیچ حق امت کے تمیمہ اور کہنا شعر کا حرام نہیں جبکہ نہو اسمیں جھوٹ اور ہجو مسلمان
کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اسمیں کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کے نہیں حرام انتہی ش ع ح (وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داغ لیوے یا منتر پڑھوائے پس تحقیق بری ہوا توکل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے داغ اور منتر اگرچہ
مباح ہیں وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہے اس سے فرمایا اللہ تعالے نے وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون بیچ مباشرت کرنے اسباب کے دلالت ہے
اوپر غفلت اسکی کے رب الارباب سے چنانچہ اسلیے کہا ہے امام غزالی نے کہ جو کوئی بند کرے دروازہ اپنا ساتھ دو قفلوں کے یا ایک قفل کے پھر کہے ہمسایہ کو ساتھ
محافظت کے نکلا توکل سے ش ع (وَعَنْ عِیْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِیْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُكِلَ اِلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عیسے بن حمزہ سے کہا گیا میں عبد اللہ
بن حکیم کے پاس اسحال میں کہ اُنکے بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نے پناہ مانگتا ہوں میں
ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہے طرف اُسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کہا طیبی
نے شاید کہ عبد اللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ کے سے اسلیے کہ وہ تھے متوکلین سے اگرچہ جائز ہے اور جو کوئی کسی چیز کو یعنے لٹکاوے تعویذ اور منکا اور
مانند انکے کے اس اعتقاد سے کہ یہ چیزیں نفع دیتی ہیں اور دفع کرتی ہیں ضرر کو اور لفظ وکل ساتھ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہے یعنی چھوڑا جاتا ہے اور سپرد
کیا جاتا ہے طرف اسکے یعنے محروم کیا جاتا ہے اعانت و امداد الٰہی سے اور شفا نہیں پاتا ہے اسلیے کہ سب چیزیں ماسوائے حق کے نہ ضرر کرتی ہیں اور نہ نفع
دیتی ہیں مقصود رغبت دلانی ہے اوپر تفویض و توکل کے ش ع ح (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا رُقْیَةَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَیْدَةَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منتر تاثیر کرتا مگر نظر سے یا ڈنک زہر دار سے یعنے بچھو اور مانند اسکے کے ڈنک سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور
روایت کی یہ ابن ماجہ نے بریدہ سے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْیَةَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک سے یا خون سے نقل کیا اسکو ابو داود نے ف
اس حدیث میں لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نے مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہے اور ... اور لکھتے ہیں کہ جو بیمار ہو خون کے سبب سے ہو خواہ بسبب
روان ہونے خون کے یا بسبب فساد خون کے تو بھی جائز معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم اور ابو داود کی ایک روایت میں الا فی نفس آیا ہے ... الا فی عین کے اور کہا
علما نے کہ مراد نفس سے نظر ہے اور بجائے اور دم کے اور لدغۃ آیا ہے کہ معنی کاٹنے کے ہیں دانتوں سے جیسے کہ سانپ اور بچھو اور انکے ... منتر ہر ایک بیماری کو نافع ہے مانند
درد سر اور درد دانتوں وغیرہ کے جیسے کہ احادیث میں آیا ہے اور صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آئے اس حال میں کہ حضرت بیمار تھے ... بسم اللہ
ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتھ حصر کے اس حدیث میں مبالغہ ہے اور مراد یہ ہے کہ منتر ان تین چیزوں میں اولے اور انفع ہے بہ نسبت اور چیزوں کے اور ...
اور متعارف ہے درمیان لوگوں کے انتہی (وعن اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان
شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے اسماء بنت عمیس کی سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی
جلدی پہونچتی ہے طرف انکے نظر یعنے بسبب خوبصورت اور خوب سیرت ہونے انکے کے کیا منتر پڑھوا دوں میں انکے لیے فرمایا ہاں اسلیے کہ تحقیق اگر ہوتی
کوئی چیز سبقت لیجانے والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اس سے نظر یعنے نظر امر عظیم ہے پس ... منتر پڑھوا ... نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ
نے ف جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کے ضرر پہونچاتی ہے ایسے ہی انکے مقابلہ میں ... اور دعا انکی نافع ہوتی ہے مانند اکسیر کے کہ کافر کو
مومن کر دیتی ہے اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم انتہی (وعن الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین
ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابو داود) اور روایت ہے شفا بنت عبد اللہ کی سے کہ کہا داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں تھی
نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہیں سکھلاتی تو اسکو یعنے حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تو نے اسکو لکھنا نقل کی یہ ابو داود نے ف شفا ساتھ ... بیٹی ہیں عبد اللہ
بن شمس کی قرشیہ عدویہ ہیں نام انکا لیلی ہے اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہے نام پر اسلام لائیں یہ پہلے ہجرت کے اور تھیں فاضلہ عاقلہ عورتوں میں اور حضرت انکے یہاں
تشریف لیجاتے اور قیلولہ کرتے اور حضرت کے لیے بچھونا اور ازار رکھ چھوڑی تھی کہ وقت آرام کرنے کے خدمت میں آوین اور نملہ پھنسیاں ہیں کہ پہلو پر نکلتی ہیں اور نہایت
دکھ دیتی ہیں اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا چیونٹیاں چلتی ہیں اور یہ شفا منتر پڑھتی تھیں نملہ کی دفع کے لیے مکہ میں جب یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت مدینہ میں تشریف لائے
تو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایام جاہلیت میں منتر نملہ کے لیے کرتی تھی چاہتی ہوں کہ آپ کے آگے عرض کروں پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا
کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام حضرت سے بطور تعریض کے تھا حفصہ کو کہ انھوں نے افشائے سر حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورۂ تحریم
میں مذکور ہے اور مراد رقیہ نملہ سے چند کلمات ہیں کہ مشہور تھے درمیان انکے بایں نام اور عورتیں عرب کی اسکو رقیہ نملہ کہتی تھیں نہ رقیہ نملہ حقیقۃ کہ اسمیں کچھ آفات
تھا اور منع فرمایا تھا اس سے پس کیونکر حکم فرماتے انکے سکھانے کا انکو اور کلمات مشہور یہ ہیں (العروس تنتقل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفتعل غیر ان لا
تعصی الرجل) اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہے کہ عورت آراستہ کرتی ہے اپنے تئیں اور سب کچھ کرتی ہے غیر نافرمانی مرد کے پس آنحضرت نے تعریض کی حفصہ کو
اور تادیب کیا انکو نافرمانی کرنے پر اور افشائے سر کرنے پر اور عورتوں کو لکھنے کے سکھانے سے ایک حدیث میں نہی آئی ہے کہ فرمایا لا تعلموہن الکتابۃ اور اس حدیث سے
جواز سمجھا گیا پس یہ حکم پہلے نہی سے ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ عورتیں آنحضرت کی مخصوص تھیں ساتھ بعضے احکام وفضائل کے اور نہی کتابت سے محمول ہے اوپر تمام
عورتوں پر کہ خوف فتنہ کا وہاں متصور ہے اور یہاں نہیں اور کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتوں کو مکروہ ہے کہا ... نہیں کہ یہ جائز ہوا اسوقت
کی عورتوں کو نہ بعد فساد زمانہ کے اور کہا بعضوں نے کہ یہ حکم خاص حضرت حفصہ ہی کے لیے تھا نہ اوروں کے لیے انتہی (وعن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف
قال رای عامر بن ربیعۃ سہل ابن حنیف یغتسل فقال واللہ ما رایت کالیوم ولا جلد مخباۃ قال فلبط سہل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حرف ... عاصی قادری ۱۲۷۸

فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهٗ فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهٗ بَأْسٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهٗ فَتَوَضَّأَ لَهٗ) اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے پس کہا عامر نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے کوئی دن مانند آج کے دن کے اور نہ دیکھا کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کے یعنے جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل یعنے گر پڑا زمین پر مارے تیوری کے پس لایا گیا سہل واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول خدا کے اے رسول خدا کے کیا ہے آپ کو رغبت بیچ علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہے اللہ کی نہیں اٹھاتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہے پس کہا لوگوں نے گمان کرتے ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہا ابو امامہ نے پس بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عامر کو اور سخت کہا اسکو اور فرمایا کس واسطے قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو کیوں نہ دعا کی تو نے اسکو واسطے برکت کے یعنے کیوں نہ کہا تو نے بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دھو یعنے اعضا اپنے سہل کے لیے اور ڈال پانی اُسپر پس دھویا سہل کے لیے عامر نے منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور کہنیاں اپنی اور گھٹنے اپنے اور سرے اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اور اعضا ازار کے اندر کے یعنے ستر اور ران اور کوسے ایک پیالہ مین پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اُٹھکر ساتھ لوگوں کے اس حال مین کہ نہ تھا اسکو کچھ خلل یعنے اُسی وقت صحت پائی اور نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت مین یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنے ٹوکنے والے کو تحقیق نظر حق ہے وضو کر واسطے اسکے پس وضو کیا واسطے اسکے ف کہا نووی نے کہ صورت ٹوک لگانے والے کی وضو کا نزدیک علما کے اسطرح ہے کہ لایا جاوے پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ مین پھر لیوے اسمین سے پانی اور دھووے اُس سے منہ اپنا پھر لیوے بائین ہاتھ سے پانی اور دھووے داہنی ہتیلی اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھووے اُس سے ہتیلی بائین پھر بائین ہاتھ سے پانی لیوے اور دھووے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور دھووے اپنی کہنی بائین اور نہ دھووے اُس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتیلیون کے ہے پھر دھووے قدم داہنا پھر بایاں پھر گھٹنا داہنا پھر بایاں بطور سابق کے اور یہ سب پیالہ مین دھووے پھر تہبند کے اندر سے دھووے پس جب یہ سب دھو چکے تو ڈالے پانی اسکے پیچھے سے اُسکے سر پر اور اس طرح کے معالجات اسرار و حکمتوں سے ہین کہ عقل دریافت کرنے انکے سے عاجز ہے اور کہا مازری نے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور جبر کیا جاوے ٹوکنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوک زدہ کے بسبب صحیح روایت کے اور کہا کہ بعید ہے خلاف کرنا اس مین جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کے ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض رحمہ نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانے کے تو لازم ہے کہ پرہیز کیجیے اس سے اور لائق ہے امام کو کہ منع کرے اسکو آنے سے لوگون مین اور حکم کرے اسکو کہ اپنے گھر مین رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کرے اسکے لیے بقدر کفایت اسکی کے اسلیے کہ ضرر اسکا اشد ہے ضرر جذامی کی اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنے والے کا صحیح متعین ہے اور نہیں معلوم ہوتا غیر اسکے سے خلاف اسکا واللہ اعلم (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنون سے اور ٹوک آدمی کی سے یہانتک کہ اُترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اترین یہ شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونون سورتون کے اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سوا ان دونون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

ملایا گیا ہو یعنی ملاتے ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انمیں جن نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف شریک ہوتے ہیں جن یعنی انکے نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کے وقت صحبت کرنے کے بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اسکے ستر کے
ساتھ ملاتا ہے اور دخل کرتا ہے ساتھ انکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب
صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان
صحبت کرنے میں پس معنے مغربون کے ہیں تجاوز کرنے والے ذکر خدا سے اور دور ڈالنے والے نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کے یا دور ڈالنے والے
فرزند کو جنس اپنی سے اور رلانے والے رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تا بچے اس بلائے عظیم سے اور بسبب اسکے ترک
کرنے کے فساد اور بنائے روزگار کا ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد مشارکت جن سے ان میں حکم کرنا انکا ہے انکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا انکو پس پیدا ہوتی
ہے اولاد حرامی نہ ہو (وذکر حدیث ابن عباس خیرکم من لم یترکھا وتیمم فی باب الترجل) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ ستر اسکا خیر کم اور تیمم ہے بیچ باب ترجل کے الفصل
الثالث فصل تیسری (عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعدۃ حوض البدن والعروق الیھا واردۃ فاذا صحت المعدۃ
صدرت العروق بالصحۃ واذا فسدت المعدۃ صدرت العروق بالسقم) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا
بہ نسبت بدن کے مانند حوض کے ہے بہ نسبت درخت کے اور رگیں بیچ بدن آدمی کے کہ اعضا سے آئی ہیں طرف معدہ کے اور پیوستہ ہیں ساتھ اسکے ایسی ہیں کہ
جیسے کوئی پانی پینے کے لیے حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں معدہ سے طرف اعضا کے ساتھ رطوبات جیدہ اور غذائے صالح
کے کہ سبب صحت بدن اور قوت اسکی کے ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کے ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور
ضعف اسکے کے ہیں ف یعنے حال معدہ مانند حال حوض کے ہے کہ رگ و ریشے درخت کے اسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتے ہیں اگر پانی صاف و شیریں ہے
تو سبب تازگی اور نشو نمائے درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حمل کریں اسکو طب نبوی
پر کہ افعال آدمی کے اور اقوال و آداب اسکے موافق کھانے پینے اسکے کے ہوتے ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ میں صادر ہوتے ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر
داخل ہو فضول نکلتے ہیں افعال وغیرہ فضول ہے اصول و فروع سے پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کے کہ ظاہر ہوتے ہیں اس سے فی الحال
جیسے کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیہ فرمایا اللہ تعالے نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے من نبت لحمہ من حرام فالنار اولی بہ
اور اس حدیث میں بعضوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکی کے ساتھ
روایت طبرانی اور بیہقی کے ہے حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے اسکے حق میں انہ باطل لا اصل لہ شرع ح (وعن علی قال بینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فناولہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلہا فلما انصرف قال لعن اللہ
العقرب ما تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا وغیرہ ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ حیث لدغتہ ویمسحہا ویعوذہا بالمعوذتین رواہما البیہقی
فی شعب الایمان) اور روایت ہے حضرت علی سے کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین
پر کاٹا آنحضرت کی انگلی میں بچھو نے پس مارا اسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کے پس مار ڈالا اسکو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو
کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اسکو یعنے ہر ایک کو ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ
ڈالتے تھے اسکو یعنے اس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی انگلی پر اس جگہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اسپر قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں (وعن عثمان بن عبد اللہ بن موھب قال ارسلنی اھلی الی ام

سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجکو اہل مری نے طرف ام سلمہ کے ساتھ پیالے پانی کے اور تھی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تھین رکھتین بال کو بیچ نلی چاندی کے پس ہلاتین اُسکو اُسکے لیے پس پیتا وہ اُس پانی سے کہا راوی نے پس جھانک کر دیکھا مین نے نلی مین پس دیکھے مین نے کتنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نے ف کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تھا مانند ڈالنے حریر کے کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تے یا بھورے تھے بسبب آمد بڑھاپے کے یا مہندی مین رنگے ہوے تھے یا بسبب خوشبوئی کے متغیر ہوگئے تھے ؛ ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کتنے ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ مین سے کہا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھنبی قسم من سے ہی اور پانی اسکا شفا ہی واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہی بہشت سے ہی اور وہ شفا ہی زہر سے کہا ابو ہریرہ نے پس لین مین نے تین کھنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نے اُنکو یعنے کوٹکر عرق اُنکا نچوڑا اور رکھا مین نے انکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کے دیا مین نے اُسکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ مین پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہی ف چیچک ہی الخ یعنے جیسے دانہ چیچک کے فضلات ردیہ ہین کہ لڑکون کے پوست مین سے باہر نکل آتے ہین ایسے ہی یہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتی ہی یہ بات صحابہ نے از راہ مذمت کھنبی کے کہی پس آنحضرت نے اُنکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہی یعنے جملہ عطایا سے ہی کہ منت رکھی اللہ تعالے نے اپنے بندون پر ساتھ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کے زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی اُس من کے ساتھ کہ حضرت موسی کی قوم پر اُترتی تھی یعنے جیسے وہ بے مشقت اُترتی تھی ویسے ہی یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہی اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی الکمأة من المن والمن من الجنة اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہ کہا بعضون نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہی اور بعضون نے کہا ملاکر ساتھ کسی دوا کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو واسطے ٹھنڈک آنکھون کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکے تو ملاکر ساتھ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی شفا ہی مطلق چنانچہ دیکھا مین نے بعضے مشائخ زمانہ اپنے کے تھین کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی بجرد دینے پانی اسکے سے بسبب اعتقاد کرنے کے ساتھ حدیث کے اور تبرک جاننے اسکے کے شفاے کامل پائی (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ) اور روایت ہی انہین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے مین صبح کو نہین پہونچتی اسکو بڑی بلا ف یعنے برکت اور رعایت صحت شہد سے بلاے عظیم دفع ہوتی ہی چہ جاے حقیر اور کہا صاحب سفر السعادة نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتھ پانی کے ملاکر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے انتہی اور لکھا ہی علماے کہ بیچ پینے شہد کے پانی مین ملاکر ایسی حفظ صحت ہی کہ راہ نہین پاتی معرفت اُسکے کی مگر فضلاے الہیہ اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلونکو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہی سدونکو ؛ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْأَخِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن مین

نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہی ف شہد مین شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالے کے فیہ شفاء للناس اور قرآن کے حق مین فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی وشفاء ع ح (وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین) اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر پر بسبب بیماری کے کہ ہوئی تھی کہ کھاتے بکری زہردار کے سے کہا معمر نے کہ روات اس حدیث سے ہی پس پچھنے لیے مین نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھسے یہانتک کہ سکھلایا جاتا تھا مین الحمد نماز مین ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی ع ح (وعن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہی میرے بدن مین خون نے پس بلالا میرے پاس سینگی والی کو کہ پچھنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنے قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے بھری ہوئی سینگی کھچوانی نہار منھ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنے اسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظہ کو حافظہ یعنے کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانے والا پس کھچواوے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالے کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ کے اور دن ہفتے کے اور دن اتوار کے اور سینگی کھچواؤ پیر کے دن منگل کے دن اور بچو سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑے اسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات ف پڑے اسمین ایوب بلا مین ظاہرہ یہ ہی کہ سبب پڑنے کا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدھ کے دن اور مفسرون نے اور بھی اسباب اسکے ذکر کیے ہین شاید کہ یہ جملہ ان اسباب سے ہو اور لکھا ہی علما نے کہ حدیث کبشہ بنت ابوبکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کے دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ کہ برتقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کو سترہوین تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدھ کے ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کے ہی ع ح (وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجامۃ یوم الثلثاء لسبع عشرۃ من الشہر دواء لداء السنۃ رواہ حرب بن اسمعیل الکرمانی صاحب احمد ولیس اسنادہ بذلک ہکذا فی المنتقی وروی رزین نحوہ عن ابی ہریرۃ) اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوانی منگل کے دن سترہوین تاریخ مہینے کے سے دوا ہی واسطے بیماری برس روز کے نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہی امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اسپر اعتماد کرین اسی طرح سے منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی اور روایت کی رزین نے مانند اسکے ابی ہریرہ سے ف منگل کے دن پچھنے لینے مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہ کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ نہو اسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم ع ف چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی رح نے احکام واقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہیے کہ حکم سحر کا مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنے نام بتون کے

اور ارواح خبیثہ کے ساتھ ایسی تعظیم کے کہ شایان رب العزت کے ہو مانند ثابت کرنے عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکلکشائی کے یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنے والا اُسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے کے کرواوے دیدہ و دانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کے اُسپر جاری ہونگے اگر مرد ہی تو اُسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیے تا توبہ کرے اور اس قول و فعل سے تبرا کرے اور بعد تین دن کے اگر توبہ اُس سے درست نہوئی تو اُسکو مار ڈالیں اور پھینکدین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اُسکو دفن نکرین اور اہل مسلمانون کے اُسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اُسکے لیے فاتحہ اور درود و صدقات ندین اور اگر عورت ہی تو اُسکو بھی نزدیک امام شافعی کے بطریق مردون کے بعد مہلت دینے تین روز کے مار ڈالین اور امام اعظم رح کے نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تو بہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنے والا اُسکا دعوے کرتا ہی کہ مین اپنے سحر سے کار خدائی کرسکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کے یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کرسکتا ہون یا کام پیغمبرون کے اور معجزات اُنکے کرسکتا ہون مانند اوڑنے کے ہوا مین یا قطع کرنے مسافت ایک مہینے کے ایک لحمہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوے کے بسبب نفس سحر کے اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال بد میرے مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اُسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہونچانا اُن کا اور رفا سد کرنا خیال کا کرسکتا ہون پس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہی اور کرنے والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنے سحر سے نفس معصومہ کو ہلاک کرے تو مانند قاتل اور پھانسی دینے والے کے اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنے والا ساتھ فساد کے ہی اور اسباب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کے کچھ فرق نہین یہ ہی جو کچھ کہ امام فخر الدین زاہدی اور علمائے حنفیہ نے منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سے یون آیا ہی کہ جو کسی کو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتھ اقرار و تنبیہ کے یہ بات ثابت ہو تو اُسکو مار ڈالنا چاہیے اور طلب توبہ کی اُس سے نکرنی چاہیے اور اگر کہے کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اُسکی بات کو قبول نکرنا چاہیے ہان اگر کہے کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سے اس شغل کو ترک کردیا ہی مین نے تو اُسکے قول کو قبول کرین اور اُسکے خون سے درگذر کرین اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اُسکے کے سحر زدہ مرگیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ مین نے اُسکو سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی اُسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہے کہ مین نے اسکو سحر کیا ہی لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہی اور کبھی نہین پس یہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کے جاری کرنے چاہیین اور اگر کہے کہ مین نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھ نام اُسکے کے موافق پڑا یا گذر اسکا بیچ جگہ سحر کے پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کے اسپر جاری ہوتے ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتے ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کے ہین مانند زندہ کرنے موتے کے اور قطع کرنے مسافت طویلہ کے ایک ساعت مین اور مانند اُنکے کہ اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور اہل احوال لکھنے والے ان اولیاء کے اُن افعال کو بیچ کرامات و مناقب اُن اولیا کے لکھتے ہین اگر نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کے کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کے حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال دعوتیون کے اور عزائم خوانون کے کہ ساتھ سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہین مشابہت تمام ساتھ ساحرون کے بہم پہونچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کے ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالے کے قبضۂ قدرت مین ہین اور اُسی کے ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ اولیا کے ہاتھ سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتے ہین اسباب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالے کے یا خواص اسما اُسکے کے نسبت کرتے ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیارون اور خواص منترون کے اور

نام بتون کے ہین اور اسلیے اُن افعال کو اپنے قابو اور حکم مین جانتے ہین اور اُن افعال پر اجرت لیتے ہین اور سبھینٹ چاہتے ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے
اُن ارواح خبیثہ اور ان بتون کے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کے کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنے فرزند
کے اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا مریض کے اور مانند انکے کو مشترک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہین اور کافر ہوتے ہین اور موحد تاثیر
اسمائے الٰہی سے یا خواص مخلوقات اُسکے سے کہ دوائین ہین جانتے ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اُسکے سے کہ اُسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی کراتے
ہین سمجھتے ہین اور انکے ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آدمیم پر آنکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اسکے کتنے ہین اور کون سی قسم اُسکی موجب کفر کی ہے اور کون سی موجب
فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کے
بسبب مزاولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الٰہی مین ساتھ دعا یا پڑھنے اسماء اللہ تعالے کے اور بغیر نسبت کرنے اُن افعال کے طرف قدرت اللہ تعالے
کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط ان اقسام کا یہ ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور
روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امزاج اشخاص
اور جن اور شیاطین کے اور جانون کے کہ بنی آدم کے بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اُن جانون کو بعد از مسخر کرنے کے اپنے کام مین بیر کہتے ہین لغت ہندی مین
اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کے تاثیر عجیب کرتے ہین یا بسبب خواص کے یعنے بمقتضاے صور نوعیہ کے بغیر توسط کیفیات کے مانند
جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات کے اور طریق کھینچنے تاثیر اُنکی کا یا ذکر کرنا نامون اُنکے کا ہے اور التجا کرنی طرف
اُنکے ساتھ شرائط معتبرہ کے یا بنانا صورتون مناسبہ کا اور کرنا عملون مرغوبہ انکے کا یا پڑھنا اس کلام کا کہ مفردات اس کلام کے بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ
کرتے ہین اوپر عظمت ایک روح کے ارواح مین سے یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اُس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص وعام کے ساتھ مدح اور ثنا
اُسکے کے جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر نے بنظر ان شقوق کے تعدد وکثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اُس سے کہ عمدہ اقسام سحر کلدانیین
اور سحر بابل ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطے رد مذہب اور باطل کرنے عقیدہ اُنکے کے مبعوث ہوئے تھے اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت
وماروت سے ہے کہ اہل بابل اسکو اُنسے سیکھ کر کام مین لاتے تھے اور اسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتے تھے بہت اس علم مین مشغول رہتے تھے
تواریخ معتبرہ مین لکھا ہے کہ حکماے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اسکا تھا چھ طلسم بنائے تھے کہ عقول واوہام بیچ دریافت کرنے کیفیت اُنکی
کے حیران تھین اول یہ کہ ایک بط تانبے کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اُس شہر مین آتا تو اُس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اُس آواز کو سنتے اور
جانتے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اُس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اُس نقارے پر چوب مارتا اُس
نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہے اور بعد از تلاش کے اسی طرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطے معلوم کرنے حال غائب کے کہ صاحب غرض
اُس آئینہ مین دیکھتا حال اسکے غائب کا اُس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا کشتی مین یا جنگل مین یا پہاڑ مین صورت اُسکی ساتھ اُس حال کے کہ غائب اُس
حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھے ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارے
اس حوض جمعیت کرتے تھے اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے تھے اور ہر کوئی جو کچھ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اُس حوض مین ڈالتا اور جب
ساقی اُس حوض پر واسطے پلانے لوگون کے کھڑے ہوتے اور حوض مین سے نکالتے تو ہر کسی کے لیے وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا
واسطے فیصلہ قضایا کے کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتے اور تالاب مین جاتے جو کہ حق پر ہوتا پانی
تالاب کا اسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اسکے سر پر پھر جاتا اور اُسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تائب حق کا ہوتا اور دعوے باطل

لینے سے باز آتا تو اُسوقت نجات پاتا پانچویں نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اُسکے سایہ کے نیچے دربار کے لوگ بیٹھتے تھے اور جسقدر لوگ بڑھتے جاتے سایہ درخت کا بھی بڑھتا جاتا تا آنکہ اگر لاکھ آدمی ہوتے سایہ بھی اُسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس حد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نہ رہتا اور سب آفتاب مین بیٹھے رہجاتے اور نمرود کہ بادشاہ اُنکا تھا وہ بھی اس باب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتے ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہے اور بعد ازانکہ کسی کو پہونچنا طرف حقیقت اُس صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہے ظاہر کرنے مخالف عادت سے یا منع کرنے موافق عادت سے کر سکتا ہے جیسے کہ معالجہ کرنا اُن امراض کا کہ اطبا اُس سے عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کے سبب اُس سے ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کے تدبیر کرتا ہے اور طلب ساتھ استعانت جسمانیات کے جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو اللہ تعالے نے انکو ارواح و اجسام دکھائے اور سب کو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بے اختیار دیکھا سب سے منھ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کے ہوئے جیسے کہ سورہ انعام مین فرمایا: وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات وما انا من المشرکین اور اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیے کہ شرائط اس سحر مین پندرہ ہین لکھا ہے کہ اول شرط اسکی یہ ہے کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانے اور ہر گز گمان عجز و جہل کا اُنکے حق مین نہ کرے و الا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پہونچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو اکثر مین لکھتے ہین کہ ابتدا ساتھ دعوت کے کرتے ہین یا ہین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتے ہین کل ما حصل لی من السحر فہو منک کلما یندفع من الشر منی فہو منک و علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہے اور قسم دوسری اُس سحر ہے مسخر کرنا جن و شیاطین کا ہے خاصۃ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اس مسخر کرنے مین بڑے جنون سے مانند بھوانی اور ہنومان اور مانند انکے کے التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اُنکے لیے گذرانی اور عطریات مناسب بیچ جگہون حضور اُنکے کے رکھنی ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا بیر کا ہے اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہے کہ اول اس انسان کو کہ قوی القلب و الجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اُسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانون کے ہوتے ہین او تعظیم بہت اُنکی اُنمین بیان ہوتی ہے اپنی طرف کھینچین اور بقوت ان الفاظ کے اور رکھنے نذر و ہدیہ کے اُس روح کو اپنے قابو مین لیوین بحدیکہ مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سر انجام کرین پس یہ عمل بھی لازم کرنے والا کفر کا ہے یا قریب بحد کفر کے پہونچتا ہے اور غالبًا اس طرح کے ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہون نہین ہون مگر جنس خبیث سے مانند ہنود یا فساق کے پس مخالطت خباثت کی بھی اس عمل مین لازم آتی ہے اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہے کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کے بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اُسکو بوجہ کہ موجود نہین ہے نظر آوے تا صورتون باطلہ متخیلہ اپنی سے ڈرے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہین اور بیچ قصہ ساحرون فرعون کے بیچ آیہ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کے اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہے اور اسطرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کے واسطے دفع کرنے دلالت اُسکی کے نبوت پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ اُنکے کے عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہے اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کے کسی کو دغا دیوین اور اسکے ایذا دین یا مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہے اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتے ہین التجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑے جنون کا ضرور پڑتا ہے اگر وہ التجا یا ذکر ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آویگا اور قسم پانچوین سحر وہم والونکا ہے کہ پہلے ہنود مین رواج بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اُسکا موجود نہین اور اُسکو تعلیق الوہم بھی کہتے ہین اور طریقہ اُسکا یون ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کے پیش نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے متعلق کرتے ہین اور شرائط اس تعلیق کے کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سے وغیرہا ہین عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اُسکے قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان دو زناکارونکے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہے اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اُسکے قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میان بیوی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہے اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہے یعنے بسبب خواص

اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکے کہ جب چاہین کہ انگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کابلی سیر کرین تر کرکر تھوڑا سا کف دریا اسمین ملادین اور انگلی پر ملین رال اس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اسمین جلتا ہو اُس انگلی کو آگے چراغ کے لیجا دین وہ انگلی روشن ہوجاوے گی اور جلنے کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین کہ ساتھ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کے امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اُن آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہے اوپر تعمق کے ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہے کہ مرد و عورت بہت یعنے بھان متی عمل مین لاتے ہین واسطے متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کے سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل امثال کا ساتھ سرعت کے ہے اور یہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اسکے کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سے حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اولیاے امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اصلاح کرکرا ور کفر و شرک کو اُس سے دور کرکر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہے کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اسکے تسخیر کرتے ہین لیکن باستعانت اسماے عظام الٰہی اور آیات قرآنی کے اور اصلاح قسم دوسری کے عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن باستعانت اسما و آیات کے بغیر آمیزش کفر و شرک کے یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھ حکومت او استیلا کے اور اصلاح قسم تیسری کی حاصل کرنا ربط کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر اویسے مشرب عمل مین لاتے ہین اور اپنے حوائج مین اور خلق کے حوائج مین ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہین اور بیچ طریق حاصل کرنے اسکے کے بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطے اُن ارواح کے منظور رکھتے ہین اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاے ابرار سے واسطے حل مشکلات کے عمل مین آتا ہے اور وہ تعلیق وہم متکیف ساتھ کیفیت عظمی کے ہے کہ بسبب استغراق کے بیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسماے الٰہی سے میسر ہوتا ہے اور اصلاح قسم چھٹی کی تعمق ہے بیچ خواص آیات اور اسما اور ارقام اور اعداد اُنکے کے اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسے کہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسما اور سورتون قرآن کے ساتھ قیود و شروط کے اور بیچ کتابون تکسیر کے مفصل اور مشروح ہے حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہے کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کے طرف غیر خدا اور منہمک رہنے کے بیچ دیکھنے اسباب کے ساتھ اسطرح کے کہ دیکھنے قدرت مسبب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہوجاوے تو بس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کے ہے اگر مقصد خیر ہے تو سحر اسکے لیے بہتر ہے اور اگر شر ہے تو شر ہے (فائدہ جلیلہ) مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کے لکھتے ہین کہ یہود اوپر توغل کرنے کے بیچ سیکھنے اس طرح کے سحر کے کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتے بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنے اُن علمون کے بھی کہ سوا اغراض علم شریعت اور وحی الٰہی سے ہین صرف کرتے ہین ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم یعنے سیکھتے ہین اُن علمون کو کہ ضرر کرتے ہین اُن کو گو کہ اور ونکو ضرر نکرین اور نفع نہین دیتے اُنکو گو کہ اور ونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کرے اُس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہان جاننا چاہیے کہ علم مذموم نہین ہوتا بندون کے حق مین مگر بسبب ایک بہت کے تین جہتون مین سے اوّل یہ کہ توقع ضرر کی ہو اُس سے اپنے تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے ہے اسلیے کہ اکثر خلق کو مضر ہے اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد ازاوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اُنکی خاطرون مین متقرر ہوتا ہے کہ بسبب تاثیر فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہے پس امید حاصل ہونے مطالب کی اور خوف فوت ہونے اُنکے کا جہت ستارہ اور برج سے دلمین جگہ پکڑتے ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہین رہتا اور حجاب عظیم دلپر حائل ہوتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہے دوسرے یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھے لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کے دقائق اُس علم کے نہین معلوم کرسکتا اور جبکہ اُسکے دقائق کو نہ پہونچا جہل مرکب مین گرفتار رہا چنانچہ اسی قبیلے سے ہے بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اُن بزرگون کے واقع ہوئین وغیر ذلک اور اسی طرح ہے حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ اُنکے دل بھرے ہوئے شہوات سے ہین حکم سم کا

رکھتا ہی اور صورت مثل تخیل و مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بیچ علموں محمودۂ شرعیہ کے تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط کرے مثلا علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلوں اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک میں اشغال جوگیہ کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماء کے میں قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور بیچ علم قصص انبیاء کے جھوٹ بیہودہ اور روافض کے کہ سننے نا موجب فساد عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہیں اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہی انکو نہیں پہونچتا اور یہودی اسی طرح کے علم میں مشغوف تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کے ف فال ساتھ ہمزہ کے اور اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال ہمزہ کے الف سے ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہی جیسے کہ مثلا بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کہ صحت پاویگا یا نہیں سنے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنے یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہی جیسے کہ کہتے ہیں فال نیک فال بد اور طیرہ ساتھ زیر طا اور زبر یا کے مصدر ہی تطیر سے جیسے کہ خیرہ تخیر سے اور سوائے ان دو لفظوں کے مصدر اس وزن پر نہیں آیا ہی اور استعمال طیرہ کا نہیں ہوتا ہی مگر فال بد میں اور کبھی طیرہ بمعنے مطلق فال کے بھی آتی ہی عام نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصا لوگوں کے ناموں سے اور جگہوں سے اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکے کی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتے تھے باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھیڑ کا رتے اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لیے نکلتے اور اگر بائیں طرف جاتا نحس جانتے اور اس کام سے باز رہتے اور شکار کے آنے کو بائیں طرف سے سنوح کہتے ہیں اور داہنی طرف سے آنے کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتے ہیں اور بروح کو نحس اور یہی ہیں معنے فال لینے کے ساتھ سوانح اور بوارح کے کہ عبارات میں واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کے یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سے اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اسکے کا ہونا بہرحال بہتر ہی اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا امید کا حق سے اور ناامید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعا اور ہو ویگا وہی جو اسنے چاہا ہی تحقیق معنے فال طیرہ کے یہ ہیں جو ذکر کیے گئے اور مؤلف اور حضرت شیخ بھی لایا ہی اس میں بیچ مقدمہ عدوے اور ہامہ اور مانند انکے کے کہ بیچ حکم تطیر کے ہیں مدح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں شگون بد اور بہترین اسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہی فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں شگون بد یعنے نہیں ہی شگون بد لینے کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہووے گا اور شارع نے اسکو سبب اعتقاد نہیں کیا ہی اور زیادہ ان کہ نفی کی تطیر کے اور منع فرمایا اس سے مدح کی فال کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کے فال نیک یعنی ہی یہاں طیرہ بمعنی مطلق فال لیے گئے آیا ولیکن یہاں اشکال یہ ہی کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک یعنی بہتر ہی و فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعا اچھی نہیں جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہاں بمعنے بد کے ہی نہ بمعنے بہتر کے جیسے کہ کہتے ہیں وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ میں بھی اعتقاد بھی کا رکھتے تھے یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا اور یقال قول ہے اس سے جیسے ڈھونڈھنے والا سنے یا واجد اور گمراہ سنے یا راشد شرح:

(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسے کہ بھاگتا ہی تو شیر سے نقل کی یہ بخاری نے ف نہیں ہی لگنا بیماری کا یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگجاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو میں بیمار کے بیٹھتا ہی

یا ہمراہ اسکے کھاتا ہے تو سرایت کرتی ہے بیماری اُسکی اُسمین لکھا ہے علماء نے کہ اطباء کے زعم مین یہ سرایت سات امراض مین ہے جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑجاتے ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نے جیسے اسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہوچکا اور ہامہ ساتھ تخفیف میم کے اصل مین بمعنے سر کے ہے اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہے کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہے اور اُڑتا ہے اور کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہے سر مقتول سے ایک جانور کہ نام اُسکا ہامہ ہے اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ پانی دو مجھکو پیاسا ہون تک کہ مارا جاتا ہے مارنے والا اُسکا اور بعضون نے کہا کہ روح اُسکی جانور ہوجاتی ہے اور فریاد کرتی ہے تاکینہ اپنا مارنے والے اپنے سے لیوے اور جب کینہ لیا جاتا ہے اُڑجاتا ہے اور چلا جاتا ہے پس شارع نے اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ کچھ نہین اور بعضون نے کہا کہ ہامہ اُلو ہے جسوقت کہ آبیٹھتا ہے کسی کے گھر پر اور بولتا ہے تو گھر ویران ہوجاتا ہے یا کوئی مرجاتا ہے اسکو باطل کیا کہ یہ داخل طیرہ کے ہے اور بعضے نسخون مین اقوال آئے ہین بعضون کے نزدیک صفر سے مراد یہی مہینا ہے کہ بعد محرم کے آتا ہے عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتے ہین یہ اعتقاد بھی باطل ہے اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور کہتے تھے کہ الم کہ وقت بھوک کے ہوتا ہے اسی سے ہوتا ہے اور ایک سے دوسرے مین سرایت کرتا ہے اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ وہ کیڑے ہین پیٹ مین کہ کاٹتے ہین وقت بھوک کے اور کبھی اُس سے زرد ہوجاتا ہے بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہے پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہے اور باوجودیکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سے الخ وجہ تطبیق اُنکے کی آخر فصل مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ پس کیا حال ہے اونٹون کا کہ ہوتے ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنے بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہے انہین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہے اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کسنے خارشتی کیا ہے پہلے کو یعنے وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الٰہی ہوئے روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ نوا ہے اور نہ صفر ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ف نوا ساتھ زبر نون اور سکون واو کے اور آخر مین ہمزہ ہے بمعنے غروب ہونے ایک ستارہ کے اور نکلنے اور ستارے کے عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سبب سے برستا ہے جیسے ہنود کہتے ہین کہ مینہ برستا ہے فلانے نچھتر سے اور نہایہ مین ہے کہ نوء کی جمع انواء ہے بمعنے منازل قمر کے اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناه منازل اشارہ انہین کی طرف ہے پس عرب نسبت کرتے تھے نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر انہین آنا چاند کا ہے بعضے منازل مین پس شارع نے اُسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الٰہی ہے نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہے اور اگر سب جانے بایں معنی کہ حق سبحانہ تعالےٰ مینہ برساتا ہے اُسوقت مین نہ اسلئے کہ یہ وقت علت ہے اور قادر ہے کہ پہلے اُسوقت سے اور بعد اُسوقت کے بھی برساوے اور اگر چاہے اُسوقت مین بھی نہ برساوے جیسے کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہے باطل و کفر نہ ہوگا اور امام نووی نے کہا کہ باوجود اسکے بھی کفر ہے اسلیے کہ شعار کفر سے ہے اور موہم علیت کا انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی مطلق ہے واسطے قطع کرنے مادہ اعتقاد فاسد کے اور اسلیے کہ نہین وارد ہوئی ہے کوئی حدیث کہ دلالت کرے اوپر جواز اسکے اور حاصل معنون کا یہ ہے کہ نہ کہو کہ برسائے گئے ہم فلانی نوء سے بلکہ کہو کہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ تعالےٰ کے واللہ اعلم ع ح ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین لگجاتی بیماری کسی کی کسی کو اور نہ صفر ہے اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ف

غول ساتھ پیش غین کے اور بلون واو کے جمع اُسکی غیلان ہے وہ ایک جنس ہے جن وشیاطین سے عرب گمان کرتے تھے کہ غول جنگلون مین دکھائی دیتے ہین لوگون کو
ساتھ شکلون طرح طرح کے اور لوگونکو راہ بھلا دیتے ہین اور ہلاک کرتے ہین پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہے علمانے کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہے بلکہ نفی ہوجانے
انکے کی ہے صورتون مختلف مین اور ہلاک کرنے کی آدمیونکو یعنے انکو بغیر اذن اللہ تعالے کے اوپر راہ بھلا دینے اور ہلاک کرنے لوگون کے قدرت نہین ہے ف ح (وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمرو بن شرید سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کے ایک شخص جذام والا یعنے اور ارادہ کیا اُسنے اسکا کہ آوے آنحضرت کے پاس بیعت کے لیے پس بھیجا آنحضرت
نے طرف اسکے ایک شخص کو یہ کہنے کے لیے کہ تحقیق ہمنے بیعت کی تجھسے یعنے زبانی بغیر پکڑنے ہاتھ کے پس پھر جا روایت کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے اور اس
کلام پر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہے دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سے اور حدیث لا عدوی سے خلاف اسکے پس انکے تطبیق مین علما کے بہت اقوال
آئے ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبہ مین کہا کہ اولے بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہے اوپر عموم واطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیمارون کی
اصلا سبب لگنے بیماری کے نہین ولیکن امر بھاگنے کا جذامی سے باب سد ذرائع سے ہے تا کوئی ورطۂ شرک مین نہ پڑے یعنے اگر کسی نے مخالطت جذامی سے کی ونا گہان
تقدیر الٰہی سے علت جذام مین مبتلا ہوگیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کے ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنے کے تا اُس وہم مین نہ پڑے اور اسلیے آنحضرت نے آپ جذامی
کے ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کے اور بعدم توہم کے پس حکم بھاگنے کا اُسکے لیے ہے کہ اپنے نفس مین صدق یقین نہ پاوے اور بر تقدیر پہونچنے مرض کے ورطۂ
شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی نے کہا کہ جذام مستثنی ہے لا عدوی سے اور نووی نے کہا کہ جذام کے لیے ایک بو ہے کہ بیمار کردیتی ہے اسکو کہ دراز ہو صحبت
و ہم خوری وہم بستری پس یہ بات طب سے ہے عدوی نہین جیسے کہ ضرر کرتا ہے طعام ناخوش اور بوے ناخوش وسبب باذن خدا ہے واللہ اعلم ف ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری
(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور دوست رکھتے نام نیک کو یعنے فال لیتے ساتھ اسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین (وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہے روایت کی یہ ابو داود نے ف عیافہ ساتھ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور سے کہ بیچ بیان
معنے تطیر کے پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار اسمین ساتھ نام جانورون کے ہے جیسے کہ فال لیجاوے ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کے غربت پر
اور ساتھ ہدہد کے ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کے یہ ہے کہ طیرہ عام ہے یعنے شگون بد پرندہ سے لیا جاوے یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانورہی
کے آواز وغیرہ سے فال لینے مین آتا ہے اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ زجر اسما پرندہ کا اور فال لینے ساتھ اسما اور آواز اور گذرنے اسکے کے اور طرق ساتھ زبر طا اور جزم را کے
سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کی عورتون کی تھی کہ وقت فال لینے کے مارتی تھین اور بعضون نے کہا کہ خط ریت مین کھینچنا جیسے کہ عادت رمالون کی ہے اور جبت ساتھ زبر جیم اور
جزم با کے معنی سحر وکہانت کے ہے اور بعضون نے کہا کہ جبت وہ چیز ہے کہ عبادت کیجاوے سواے اللہ تعالے کے یعنے یہ افعال سب شرک اور اعمال مشرکون کے سے ہین اور اظہر یہ ہے
کہ جبت شیطان ہے یعنے یہ افعال شیطان سے ہین ف ح (وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ
يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ هَذَا عِنْدِي
قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ) اور روایت عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہے فرمائی یہ بات تین بار یعنے مبالغۃً تا لوگ
بہت بچین اُس سے اور نہین ہم مین سے کوئی مگر یعنے مگر وہ کوئی کہ کبھی اُسکی خاطر مین فال بد سے تردد وخلجان راہ پاتا ہے ولیکن خداے تعالے لیجاتا ہے اسکو بسبب توکل
کے یعنے اگر بحکم بشریت کے کچھ شک اور وہم خاطر مین آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اُس کام کو جاوے تابع اُس وہم کا نہو ف نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے

کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ تھا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہے کہتا اس حدیث میں وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام نزدیک میرے قول ابن مسعود سے ہے نہ قول آنحضرت کا ف شرک ہے یعنے شگون بدلینا مشرکون کے رسمون میں سے ہے اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہے ش ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَھَا مَعَہٗ فِی الْقَصْعَۃِ وَقَالَ کُلْ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ جذام والے کا اور رکھا اسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کے اور فرمایا کھا اعتماد کرتا ہوا ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہوں اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہے اسپر کہ بعد حصول توکل یقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہین ش ح (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ھَامَۃَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَاِنْ تَکُنِ الطِّیَرَۃُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے ہامہ اور نہین ہے عدوی اور نہین ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد کسی چیز مین تو ہوتا گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین نقل کی یہ ابو داود نے ف حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہین بعضیون سے نفی تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اسکے سے مطلق سمجھی جاتی ہے اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین ساتھ لفظ جزم کے جیسے کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے انما الشوم فی ثلث الفرس والمراۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کے یا ساتھ لفظ شرط کے آیا ہے جیسے کہ اس حدیث مین اور مانند اسکے مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجھا جاتا ہے مانند تمام امور کے جیسے کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سے آیا ہے اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کے تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہے وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہے اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اسکا تو یہ چیزین مظنہ اور محل اسکی ہین اور جگہہ اسکی رکھتی ہین کہ اگر ثابت ہو یہ ایسا ہے جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسی طرح کلام ہے قاضی کا کہ کہا پیچھے لا نالا طیرہ کے اس شرط کو ذکر کو دلالت کرتا ہے اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہے اسی یعنے اگر نحوست کو وجود وثبوت ہوتا تو ان چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود وثبوت نہین انمین پس اصلاً وجود نہین رکھتے اور بعضیون نے کہا کہ نحوست عورت مین ناموافقت اسکی ہے اور یہ کہ بچہ نہوتا ہو اسکے اور اطاعت خاوند کی نہ کرے یا مکروہ شکل ہو نزدیک اسکے اور نحوست گھر مین یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایے برے ہون اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے مین یہ ہے کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہے یا نحوست محمول ہے اوپر کراہت وناخوشی کے بحسب شرع یا طبع کے پس نفی شوم وتطیر کی اوپر عموم او حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم ش ح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُہٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا انکو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے یہ کہ سنین ای راشد ای نجیح یعنے یہ فال نیک ہے نقل کی ترمذی نے (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِہٖ فَاِذَا اَعْجَبَہُ اسْمُہٗ فَرِحَ بِہٖ وَرُءِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ وَاِنْ کَرِہَ اسْمَہٗ رُءِیَ کَرَاھِیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَۃً سَاَلَ عَنِ اسْمِھَا فَاِنْ اَعْجَبَہُ اسْمُھَا فَرِحَ بِذٰلِکَ وَرُءِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ وَاِنْ کَرِہَ اسْمَھَا رُءِیَ کَرَاھِیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اسکے سے پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک انکے کے اور اگر مکروہ جانتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک انکے کے یعنے اور بدل دیتے اس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی مین پوچھتے نام اسکے سے پس اگر اچھا لگتا انکو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرے انکے کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرے انکے کے نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ تطیر نہین ہے اسلیے کہ بسبب اسکے اس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت وقبح اسکے کا چہرہ مبارک مین ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی وناخوشی کے قطع نظر کرنے کو تطیر وتفاول سے اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیے نام اچھا اسلیے کہ برے نام کبھی موافق ہوجاتے ہین تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاتی ہوتی ہے

تقدیر الٰہی ساتھ اسکے کہ لاحق ہو اُس شخص کو یا اُسکے بیٹے کو خسارہ پس اعتقاد کرتے ہیں بعضے لوگ یہ کہ یہ بسبب نام اُسکے کے ہے پس نحس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اُسکی سے

ف ح ع (وعن انس قال قال رجل یا رسول اللّٰہ انا کنا فی دار کثیر فیہا عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیہا عددنا واموالنا فقال علیہ الصلوۃ والسلام ذروہا ذمیمۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے اُس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس انتقال مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گھر کے کم ہوگئے اُسمین عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے چھوڑ دو اُس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابو داود نے

ف حضرت نے جو اُس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اُسکی ناموافق ہوئی اُنکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اُنکے تئین اسلیے فرمایا کہ اُنکے دلون میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان و خرابی بسبب رہنے کے اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل آوین تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑین م ع (وعن یحیی بن عبد اللّٰہ بن بحیر قال اخبرنی من سمع فروۃ بن مسیک یقول قلت یا رسول اللّٰہ عندنا ارض یقال لہا ابین وہی ارض ریفنا ومیرتنا وان وباءہا شدید فقال دعہا عنک فان من القرف التلف رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے یحیی بیٹے عبد اللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجکو اُس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنے اور شہرون سے وہان آکر غلہ جمع ہوتا ہے بکنے کے لیے یا یہان سے اور شہرون کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اُسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اُسکو داخل ہونے اپنے سے اُسمین اور دور کرنے سے طرف اُسکے اسلیے کہ قرب ہونے بیماری اور وبا کے سے پیدا ہوتا ہے تلف وہلاک نقل کی یہ ابو داود نے ف کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوی کے سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کے سے ہے اسلیے کہ ہونے صالح اور موافق ہوا اور اشیا کے سے ہے اور صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اُسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنے والے وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اُس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اُس زمین میں ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اُسکو اور باہر نکل اُس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض و وبا کے باعث ہلاکت کی ہوتی ہے و لیکن تمسک ساتھ اسکے نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اُس شخص نے شکایت کی واقع ہونے وبا کی سے اُس زمین میں اور اُسکو نحس و مکروہ جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اُسکے اور خوف واقع ہونے کے بیچ ورطہ شرک خفی کے اُسکو ساتھ نکل آنے کے وہان سے رخصت دی نہ یہ کہ وبا وہان واقع ہووے اور بعد از واقع ہونے کے وہان سے بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام اُسمین ہے اور ظاہر صریح بلا کے پیش از وقوع کے احتراز و اجتناب ہے اور بعد از وقوع کے صبر و رضا ہے مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتھ اسکے فرمایا ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما میں ہے ساتھ منع اور نہی کے نکلنے اور بھاگنے وبا کے سے اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئے ہیں اور یہ حدیث سنن ابی داؤد میں ہے معارض صحیحین کے حدیثون کی نہیں ہو سکتی اور لکھا ہے علماء نے کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کے روایت نہیں کی گئی ہیں اور وہ بھی ایک مرد مجہول سے کہ معلوم نہیں نام اُسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کے بھی اختلاف ہے کہ ثقہ ہے یا نہیں حاصل یہ کہ بیشک وبا سے بھاگنا ممنوع اور معصیت ہے اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ برتقدیر صبر کے مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہے اور بغیر اس اعتقاد کے عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنے کے گھر کے اندر سے وقت نزول زلزلہ اور لگنے آگ کے فاسد ہے بسبب وارد ہونے نص کے اوپر خلاف اسکے کے اور یہ بھی ہے کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کے اور گر پڑنے گھر کے اور لگنے آگ کے گھر میں غالب بلکہ یقینی ہے عادۃً بخلاف مرنے کے وقت نہ نکلنے کے وبا سے کہ مشکوک و موہوم ہے ش ع

الفصل الثالث

فصل تیسری (عن عروۃ بن عامر قال ذکرت الطیرۃ عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللّٰہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ رواہ ابو داؤد مرسلا) روایت ہے عروہ بن عامر سے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہتر اُنمین سے فال ہے اور نہ روکے شگون بد یعنے کسی مسلمان کو اُس کام سے کہ قصد اُسکا کیا ہے پس جس وقت کہ دیکھے ایک تمہارا اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہے یعنے وہ چیز کہ شگون بد اُس سے لیتے اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہے پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی نہیں لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہیں ہے پھرنا برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کے نقل کی یہ ابو داود نے بطریق ارسال کے باب الکہانۃ باب ہے بیچ کہانت کے ف صراح میں لکھا ہے کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کے فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے حرفہ اُسکا

اور طیبی نے کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کرے حوادث آئندہ کی اور دعوے کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے اُنمین سے دعوے کرتے تھے کہ ہمکو جنات
خبرین پہنچاتے ہین اور منقول ہے کہ شیطان چوری سے سن آتے تھے احکام الٰہی آسمان پر سے اور کاہنون سے کہدیتے تھے اور وہ اُسمین جو کچھ چاہتے زیادہ کر کرتے پس قبول اُن کی بات
اُسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو شیطان آسمان پر جانے سے روکے گئے اور باطل ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سے کچھ معلوم کرتے تھے انکو عراف
کہتے تھے وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئے کا پتا دیتے تھے جیسے رمال کرتے ہین اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہے اور یہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بھی حرام ہے
اور لینے والا اور دینے والا دونون گنہگار ہوتے ہین اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہے ع الفصل الاول فصل پہلی (عن معاویۃ بن الحکم قال قلت یا رسول اللّٰہ
امورا کنا نصنعہا فی الجاہلیۃ کنا نأتی الکہان قال فلا تأتوا الکہان قال قلت کنا نتطیر قال ذلک شیء یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال
کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک رواہ مسلم) روایت ہے معاویہ بن حکم سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تھے ہم کرتے انکو جاہلیت
مین ایک انمین سے یہ ہی کہ تھے ہم آتے کاہنون کے پاس یعنے اور پوچھتے ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کے پاس کہا معاویہ نے کہ کہا مین نے دوسری چیز یہ ہے
کہ تھے ہم شگون بد لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتا ہے اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس نہ باز رکھے تمکو یعنی کسی کام سے یہ خیال آتا کہا معاویہ نے کہ کہا مین نے ایک انمین سے یہ ہے کہ ہم مین کتنے ایک شخص
خط کھینچتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے یعنے بامر الٰہی یا ساتھ علم لدنی کے پس جو شخص کہ موافق ہے خط اُسکا خط اُس پیغمبر کے پس وہ مباح ہے ف مراد نبی سے
دانیال ہے اور بعضون نے کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہے مراد اس سے یہی ہے یعنے جب علم اُس خط کے کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اُسپر حرام و ممنوع ہوا
یعنے یہ کیا جانتا ہے کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب مالا یجوز من العمل فی الصلوۃ مین بھی ہو چکا
ہے ع (وعن عائشۃ قالت سال اناس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللّٰہ فانہم یحدثون
احیانا بالشیء یکون حقا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ)
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ سوال کیا لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنون کا کہ بات انکی سچ اور لائق اعتماد کے ہے یا نہیں پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہیں وہ کچھ یعنے پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو انکی خبرون پر عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہین اور خبر دیتے ہین کبھی ساتھ ایک چیز کے
کہ ہوتی ہے حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ ہے سچ اچک لیتا ہے اسکو جن پھر ڈالتا ہے اسکو بیچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ بلاتا ہے دوسرے مرغ کو دانہ کے لیے
پس ملاتے ہین وہ کاہن اس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچ اور ثابت ہے کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اُنھون نے حق سے بواسطہ وحی کے یا ساتھ
مکاشفہ لوح محفوظ کے واسطے انکے اور بعضون نے کہا کہ معنے یقرہا کے ڈالنے کے ہین یعنے ڈالتا ہے وہ کلمہ مانند ڈالنے مرغ کے یعنے جیسے وہ منی ڈالتا ہے مرغی سے جفتی کرنے کے
وقت اسطرح کہ نہیں جانتے اسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہے اس کلمہ کو اپنے دوست کے کان مین اسطرح کہ نہیں مطلع ہوتا اُسپر غیر اسکا ع (وعنہا قالت سمعت رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل فی العنان وہو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من
عند انفسہم رواہ البخاری) اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنے ایک جماعت انمین سے اُترتے ہین عنان
مین اور عنان کہتے ہین ابر کو پس ذکر کرتے ہین کامون کا کہ تقدیر کیے گئے آسمان مین پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہین اُسپر شیاطین پس سنتے ہین اُس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہے
پس پہنچاتے ہین اُسکو طرف کاہنون کے پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھ اُن کلمون کے کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے اس سبب سے
بعضی خبرین موافق واقع کے ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہے اُسمین جھوٹھ بند کر دیا شارع نے دروازہ استفادہ کا اُنسے اور فرمایا کہ نہیں وہ کچھ ع (وعن حفصۃ قالت
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی کے پاس اور پوچھے اُس سے کچھ یعنے غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطے اُسکے نماز چالیس رات مین کی نقل کی یہ مسلم نے ف یہ نہایت

ضرر اور کم بختی اسکی ہے کہ نماز کہ افضل عبادات و اشرف اعمال ہے ضایع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہے کہ جب نماز قبول نہوئی تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگے اور مراد نہ قبول ہونے سے یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اُس سے واجب نہو حاصل ہے اور حدیث میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہے اسلیے کہ کلام عرب میں اکثر اسی طرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہیں اور دوسرا تابع اسکا ہوتا ہے ح (وعن زید بن خالد الجہنی قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب متفق علیہ) اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پیچھے مینہ برسنے کے کہ تھا رات کو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے یعنے اسوقت اشارت کی ساتھ آنے وحی کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ صبح کی بعضے بندوں میرے نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائے گئے ہم بسبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور نکلنے ایک ستارے کے یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ ستارے فاعل اور مدبر مینہ برسانے کے ہیں جیسے اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کفر ہے اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کی طرف سے اور فضل اسکے سے ہے اور ستارے علامات و مظنہ مینہ برسنے کے ہیں یہ کفر نہیں و ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے ع (وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بہا کافرین ینزل اللہ الغیث فیقولون بکوکب کذا وکذا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں نازل کرتا اللہ تعالے آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اسکے کفر کرنیوالی اوتارتا ہے اللہ تعالے مینہ پس کہتے ہیں کہ مینہ برسا بسبب ستارے فلانے اور فلانے کے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد برکت سے مینہ ہے اور جملہ وینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال ہے کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکے کا ہو ح

الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہے ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہے ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف تشبیہ دی علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد برائی بیان کرنے اسکے کے گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جادوگروں اور کاہنوں سے ہے کہ برے کام کرتے ہیں اور خبریں غیب کی بتاتے ہیں ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی کاہنا فصدقہ بما یقول او اتی امراتہ حائضا او اتی امراتہ فی دبرہا فقد بری مما انزل علی محمد رواہ احمد وابوداود) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اسکو بیچ اس چیز کے کہ کہتا ہے یا صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا بدفعلی کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اسکی کے پس تحقیق بیزار ہوا اس چیز سے کہ اتاری گئی محمد پر یعنے شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نے اور ابوداود نے ف بیزار ہو لینے کا فرمودہ محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہے اوپر کرنے ان شنایع کے ع

الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وہو العلی الکبیر فیسمعہا مسترقو السمع ومسترقو السمع ہکذا بعضہ فوق بعض ووصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الاخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاہن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاہا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالے کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں فرشتے بازو اپنے یعنے ڈرتے ہوئے بکمال خشیت میں ہیبت اور عظمت حکم الٰہی سے بسبب خوف ف قول اور کلام الٰہی کے گویا آواز کلام الٰہی کی یعنے بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اسکے کے مانند

زنجیر کے اوپر کہ کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کے دلون سے کہتے ہین یعنے تمام فرشتے کم رتبہ فرشتون مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے
نے کہتے ہین فرشتے مقرب اُس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہین اُن فرشتون پوچھنے والون سے حق ہی یعنے حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالے کی
بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتے ہین اُن باتون کو چوری سے سننے والے کہ جن وشیاطین ہین اور چوری سے سننے والے اسطرح ہین کہ بعضے اُنکے اوپر بعضون کے ہین اور بیان کی
سفیان نے ہیئت اُنکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے ساتھ انگلیون ہاتھ کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کے پس سنتا ہی چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہی اُسکو طرف
اُسکے کہ نیچے اُسکے ہی پھر ڈالتا ہی اُسکو دوسرا طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اُس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہی چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اس بات کے
طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہی اُس بات کو پہلے پہونچنے شعلہ کے پس پہونچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھ اس بات کے سو جھوٹ یعنے اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھ
اُس بات کے بیچ اثنا جھوٹی باتون کے پس جب جھٹلاتا ہی اُسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتون اُسکی کے تو کہا جاتا ہی یعنے کہتا ہی تصدیق کرنے والا کاہن کا ساتھ اُسکے کہ جھٹلاتا ہی اُسکو کیا نہین کہا
تو نہین جانتا تو کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی و ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اُس بات کے کہ سُنی گئی آسمان سے اور راست گو ہوا اُسمین یعنے
اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتے بسبب گمراہی کے کہ اُنکے باطن مین ہی جیسے کہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اُنکی بسبب اتفاق سچی ہوگئی تو دنیا دار معتقد اُنکے ہوجاتے ہین بسبب
نہایت محبت دنیا کے اور گمراہی کے کہ اُنکے دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نے ف ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگے آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس لحاظ سے یہان مراد کاہن ہی
اس صورت مین او شک کے لیے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہی جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر اسلیے کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہی پس لفظ او والکاہن مین تنویع کے لیے ہوگا اور
اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پاکر پھرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھ رجم کے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّھُمْ بَیْنَا ھُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَۃً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَّاسْتَنَارَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ ھٰذَا
قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ وَّمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّھَا لَا یُرْمٰی بِھَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ رَّبُّنَا تَبَارَکَ اسْمُہٗ اِذَا قَضٰے
اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَھْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَھْلَ ھٰذِہِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ حَمَلَۃَ الْعَرْشِ لِحَمَلَۃِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ فَیُخْبِرُوْنَھُمْ مَا قَالَ فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ
اَھْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغَ ھٰذِہِ السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیَقْذِفُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِھِمْ وَیُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِہٖ عَلٰی وَجْھِہٖ فَھُوَ حَقٌّ وَّلٰکِنَّھُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْہِ وَیَزِیْدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سے کہ تھا انصار سے یہ کہ صحابہ اسوقت کہ بیٹھے ہوے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہ نے کہ اللہ ورسول
اسکا دانا تر ہی ساتھ حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنے کبھی یون کہتے تھے اور کبھی یون یعنے اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے
تھے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کے ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اُسکا جسوقت کہ فرماتا ہی کوئی حکم
تسبیح کرتے ہین فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہین وہ آسمان والے کہ متصل ہین عرش کے اُٹھانے والون کے یہان تک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو
پھر کہتے ہین وہ فرشتے کہ متصل اُٹھانے والون عرش کے ہین واسطے عرش کے اُٹھانے والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہین وہ اُنکو اُس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے
ہین بعضے آسمان والے بعضون سے یہانتک کہ پہونچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اُچک لیتے ہین جن سننے کو یعنے اُن خبرون کو چوری سے لے آتے ہین پھر ڈالتے ہین طرف
دوستون اپنے کے یعنے کاہنون کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اُنکے ستارے یعنی پس سبب اُن ستارون کے پھینکے جانے کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدایش وموت کا پس وہ
چیز کہ لاے کاہن اُسکو اوپر اس طرح کے کہ ہی یعنے بغیر تصرف کے راست و درست پس وہ چیز راست ہی ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملا لیتے ہین اُسمین اور زیادہ کرتے ہین یعنے اس
سُنے ہوے پر نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَھَا زِیْنَۃً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُّھْتَدٰی بِھَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْھَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ
اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْلَمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَّفِیْ رِوَایَۃِ رَزِیْنٍ وَّتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَعَنِ الرَّبِیْعِ مِثْلُہٗ وَزَادَ

واللہ ما جعل اللہ فی نجم حیوۃ احد ولا رزقہ ولا موتہ وانما یفترون علی اللہ الکذب ویتعللون بالنجوم) اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے واسطے تین باتون کے ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مارنے شیطانون کے اور تیسری نشانیان کہ راہ پائی جاتی ہے بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنے کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز مین کہ نہین جانتا یعنے نہین معلوم ہے علم اسکا اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ اسمین نہین ہے زیادہ اس چیز سے کہ کہا نقل کی یہ بخاری نے بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یون ہے کہ تکلف کیا اُس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اُس چیز کے کہ نہین اسکو علم ساتھ اُسکے اور تکلف کیا بیچ بات اُس چیز کے کہ عاجز ہوئے علم سے اُسکے انبیا اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اسکے اور زیادہ کیا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالیٰ نے ستارے زمین مین زندگی کسی کی بیچ پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنے مال و جاہ اور نہ مرنا کسی کا اور سوا اسکے نہین کہ افترا کرتے ہین کاہن اللہ پر جھوٹی اور ٹھہراتے ہین طلوع ہونے ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کے ف ضائع کیا حصہ اپنا یعنے اپنی عمر مین سے اور وہ مشغول ہوتا ہے بیفائدہ چیز مین کہ نہ فائدہ دیتی ہے دنیا مین اور نہ آخرت مین اس جگہ ملا علی و حضرت شیخ رح نے خوب تفصیل سے لکھا ہے فلینظر ثمہ (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر رواہ رزین) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اُس چیز کے کہ ذکر کی اللہ نے یعنے قرآن مین کہ وہ تین چیزین ہین کہ ذکر کی گئین اوپر کی حدیث مین پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنے اور وہ برا علم ہے کہ بعض اسکا فسق ہے اور بعض اسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہے کہ ساتھ علامتون کے خبرین غیب کی بتاتا ہے اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہے کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہے اور ساتھ اسکے ضرر خلق کو پہونچاتا ہے اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد اسکا رکھے کافر ہو یعنے پس اسطرح کاہن اور منجم کافر ہین حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہین اور کافرون اور بد دینون کے اعمال سے ہین نعوذ باللہ من ذلک (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنے بندون سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برساوے البتہ ہو ایک جماعت آدمیون مین سے کہ مقید ہین ساتھ نجوم کے کفر کرنیوالے کہین برسائے گئے ہم بسبب منزل قمر کے کہ نام اسکا مجدح ہے نقل کی یہ نسائی نے ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کے نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہے کہ سبب اُسکے مینہ کا آنا ہے (کتاب الرؤیا کتاب ہے بیچ بیان خواب کے ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالیٰ کا ہے بیچ دل سونے والے کے علوم اور ادراکات کو جیسے کہ جاگتے کے دل مین اور اللہ سبحانہ قادر ہے اسپر نہ بیداری باعث اسکی ہے اور نہ نیند مانع اس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتے کے دل مین علامت ہے اور امور پر کہ پیش آتے ہین ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہے جیسے کہ ابر دلیل ہے وجود مینہ پر) الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراہا الرجل المسلم او تری لہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین باقی رہا آثار نبوت سے کچھ مگر مبشرات یعنے خوشخبری دینے والے کہا صحابہ نے کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایات عطا بن یسار کے اسی عبارت کو کہ دیکھتا ہے اس خواب کو مرد مسلمان یعنے اپنے لیے یا دکھایا جاوے واسطے اُسکے یعنے کوئی اور مسلمان دیکھے واسطے اسکے ف نہین باقی رہا الخ یعنے وحی منقطع ہو جائیگی بسبب مرنے میرے کے اور نہین باقی رہیگی وہ چیز کہ جانی جاوے اُس سے چیز ہونے والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزین معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سے ہے ساتھ پیش میم اور زیر شین کے یعنے خوشخبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہے اور کبھی شر مین بھی اور اکثر اطلاق رؤیا کا خواب نیک پر آتا ہے اور خواب بد کو حلم کہتے ہین ساتھ پیش ح کے لیکن یہ تخصیص شرعی ہے اور لغت مین بمعنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین بھی یہی مراد ہے اور اگر رؤیا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صالحہ کے واسطے بیان و ایضاح کے ہے یا صالحہ بمعنے صادقہ کے ہو یعنے خواب صحیح مطابق واقع کے اور معنی اول اگرچہ ظاہر اور موافق تر ہین ساتھ معنے مبشرات کے کہ غالباً یا کلیاً بیچ خبر نیک شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہے اور اگرچہ بیچ حق کبھی معتبر ہے جیسے کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث ناظر بیچ معنے ثانی کے ہے اسلیے کہ ثبوت مین خبر صدق معتبر ہے خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا

باعتبار تغلیب کے ہی یا محمول اوپر معنی مطلق کے کہ مخبرات ہین ح اوعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑون نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ رویاے صالحہ کے یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جز شیئی کا ساتھ شیئی کے ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جز اسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ رویا ایک جز ہی اجزاے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہ پرتوہ ہی نبوت کا اور مانند اسکے اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ وروش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی اگرچہ علما نے کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ کہ علم اسکا اور اور چیزون معدودہ کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھبیس آیا ہی بدلے چھیالیس کے اور ایک مین چالیس اور ایک مین چوبیس وغیرہ لیکن مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ع ح اوعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتے ہین اسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کرے اس چیز پر کہ سُنے اُس حالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنے زمانہ کے لوگ ہین یعنے میرے وقت کے لوگون مین سے جسنے مجکو خواب مین دیکھا توفیق دیگا اُسکو اللہ تعالے میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین یا دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہ بمعنے اخبار کے ہی یعنے جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اسکو کہ خواب اُسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنے یہ مجال نہین شیطان کی کہ کسی کے خواب مین آوے اور اُسکے خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جھوٹ باندھے اور بعضے محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالے بن سکتا ہی اور جھوٹ باندھ سکتا ہی یعنے دیکھنے والے کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالے سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کے ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کے ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت و ضلالت کے ضد ہی اور حق تعالے جامع ہی صفات ضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور بھی ہی کہ دعواے الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کے چنانچہ اسی لیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اُس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اُس سے ظاہر نہین ہوتا ع ح اوعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنے سچا ہی خواب اُسکا کہ اُسنے مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ یہ حدیثین ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب مین دیکھا اُسنے حق دیکھا اور دروغ اور شیطان کو اُسمین دخل نہین اور علما نے اِسکو خصائص حضرت کے سے شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسمین بعضون نے تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھے آنحضرت کو ساتھ صورت و حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضون نے ان مین سے توسعہ کیا اور کہا کہ اُس شکل و صورت مین دیکھے کہ مدت عمر شریف مین اُسپر تھے خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اُس صورت پر دیکھے کہ بیچ آخر عمر کے اُس صورت پر اس عالم سے سدھارے تا آنکہ عدد سفید بالونکا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھے اور نوبت بیس کی نہ پہونچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کے پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنے حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتے کہ بیان کر کس صورت مین دیکھا ہی تو نے اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتے کہ جا تو نے آنحضرت کو نہین دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہی کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ اُنکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سواے اُسکے اختلاف صورت کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکھنے والے کے ہی جسنے حضرت کو اچھی صورت مین دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسنے برخلاف اُسکے دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح ہی ایک نے بوڑھا دیکھا اور ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتے ہوے اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والے کے اور یہ ضابطہ مفید ہی سالکون کے لیے کہ اُس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کر علاج اسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب مین سُنے تو اسکو سنت قویمہ پر عرض کرے

اگر موافق ہو تو حق ہوا اور اگر مخالف ہو تو بسبب خلل سامعہ اُسکے کے ہو پس رویاے ذات کریمہ اُنکے کا اور ہر چیز کا کہ دیکھی جاتی ہو حق ہوا اور حقیقت میں تفاوت اور اختلاف کا ہر
سمجھے ہو حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیہ نے فقراے مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اُسکو شراب پینے کے لیے فرماتے ہیں اُسنے واسطے رفع اس اشکال کے علمار سے
استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہو ہر ایک عالم نے حل اور تاویل اُسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت کے کہ انکو شیخ محمد بن سراہ لکھتے تھے جب وہ استفتا اُنکی نظر سے گذرا
تو اُنھون نے فرمایا کہ یون نہین ہو کہ جسطرح اُسنے سنا اُس شخص کے سامعہ میں خلل ہو آنحضرت نے اُسکو فرمایا لا تشرب الخمر اُسنے لا تشرب کو اشرب سنا تھا (وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیہ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے دیکھا مجکو خواب میں پس شتاب دیکھے گا مجکو جاگتے میں اور نہین بنتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ
دیکھتا تھا خواب میں حضرت کو تو اللہ تعالے توفیق دیتا تھا اُسکو جاگتے میں دیکھے اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہو کہ آخرت میں دیکھے گا جاگتے میں ش ع (وعن ابی قتادۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بہ الا من یحب واذا رای ما یکرہ فلیتعوذ باللہ من
شرہا ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بہا احدا فانہا لن تضرہ متفق علیہ) اور روایت ہو ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب
اچھا اللہ کیطرف سے اور خواب برا شیطان کیطرف سے پس جسوقت دیکھے ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اُسکو پس نہ بیان کرے اُسکو مگر اُس شخص کے روبرو کہ دوست
رکھتا ہو اُسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالے کی جیسے کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہو اور جسوقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہو پس چاہیے کہ
پناہ مانگے ساتھ اللہ کے برائی اُسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھتکارے تین بار یعنے بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے
اس خواب کو کسی کے روبرو یعنے دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ دے بحسب ظاہر صورت اُسکی کے اور تعبیر جیسی دیتا ہو ویسی ہی واقع ہوتی ہو بتقدیر الٰہی پس
تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شیطان کیطرف سے یعنے باعث خوشی اُسکے کا ہوتا ہو اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونون کا ساتھ پیدایش الٰہی
کے ہو حاصل یہ ہو کہ اچھا خواب بشارت ہو حضرت پروردگار کیطرف سے بندے کے لیے تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالے کے اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا
شیطان دکھاتا ہو تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کے آور معنے نہ ضرر کرنے کے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے گردانا ہو ان افعال مذکورہ
کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسے کہ گردانا ہو صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا ش ع (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم
الرؤیا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ رواہ مسلم) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانے اُسکو پس چاہیے کہ تف کرے بائین طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھیرے کروٹ
اپنی سے کہ تھا اُسپر وقت دیکھنے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث میں بصاق ذکر کیا کہ تفل سے زیادہ ہو تفل تھوک منہ سے نکالنا اور بصق منہ کے اندر سے نکالنا کہ
کچھ حلق سے نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور اُسکو بزاق بھی کہتے ہین پس تفل بعد بصق کے ہو اور بعد ازان نفث ہو کہ پھونکنا ہو ساتھ آب لبون کے اور بعد اُسکے نفخ ہو کہ پھونکنا ہی فقط
اور بیچ بعضی روایات مسلم کے فلینفث بھی آیا ہو اور اس حدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں مطلق اور اس حدیث میں کروٹ سے پھرنا بھی آیا ہو اسلیے کہ اسکو بہت تاثیر ہو
بیچ تغیر حال کے ش ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقترب الزمان لم یکد یکذب رؤیا المؤمن ورؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا
من النبوۃ وما کان من النبوۃ فانہ لا یکذب قال محمد بن سیرین وانا اقول الرؤیا ثلاث حدیث النفس وتخویف الشیطان وبشری من اللہ فمن رای شیئا یکرہہ فلا
یقصہ علی احد ولیقم فلیصل قال وکان یکرہ الغل فی النوم ویعجبہم القید ویقال القید ثبات فی الدین متفق علیہ قال البخاری رواہ قتادۃ ویونس وہشیم وابو ہلال عن
ابن سیرین عن ابی ہریرۃ وقال یونس لا احسبہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القید وقال مسلم لا ادری ہو فی الحدیث ام قالہ ابن سیرین وفی روایۃ نحوہ وادرج
فی الحدیث قولہ واکرہ الغل الی تمام الکلام) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جھوٹا ہو

خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جز ہے چھیالیس جز نبوت کے سے اور جو چیز کہ ہو اجزاے نبوت سے پس تحقیق وہ نہین جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے
کہ مین کہتا ہون اور روایت کرتا ہون ان احادیث سے کہ آنحضرت نے فرمائی مین خواب تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو خیال النفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور
تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اسکو رو بروکسی کے اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنے بسبب
برکت اور نورانیت نماز کے توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہے جاتا رہے کہا ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت مکروہ رکھتے طوق دیکھنا خواب مین اور خوش آتا انکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہے
یعنے اہل تعبیر کہتے ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہے نقل کی یہ یعنے ساری حدیث کہ مشتمل ہے اوپر مرفوع و موقوف کے بخاری اور مسلم نے لیکن دونون کو تردد ہے آخر حدیث مین
کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنے مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے کہ نقل کی اُسنے ابی ہریرہ سے اور کہا
یونس نے کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سے مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کے کہ واقع ہوا ہے یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین بیچ مقدمہ غل کے کہ کہا
کان یکرہ الغل یعنے یہ حدیث مرفوع ہے نہ موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنے روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھون نے آنحضرت سے بخاری نے تو یون
کہا اور کہا مسلم نے راوی ابن سیرین سے کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہے یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی
مین مانند اسی کے ہے کہ کہا گیا اور یہ بھی کہا مسلم نے کہ ادراج کیا یعنے ابن سیرین یا ابو ہریرہ نے حدیث مین اس قول اپنے کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنے تمام کلام کو بیچ غل اور
قید کے واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہے کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہے کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال ضمیرون قال اور کان یکرہ کے بھی ظاہر ہو جاتی ہے قولہ جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہے
علما نے اول تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہے جیسے کہ اور حدیث مین صریح آیا ہے کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جھوٹ ہووے خواب مومن کا اور
بعضے مشائخ اپنے سے سنا مین نے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہے دوسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز ہے اسلیے کہ جس موسم مین رات دن برابر ہوتے ہین مزاج سب
اور معتدل بہت ہوتا ہے خواب درست تر اور خلط خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کے گذرینگے اور مہینے مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کے
اور روز مانند ساعت کے اور لکھا ہے علما نے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ ان دنون مین انکے عدل سے سب عیش مین ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ
غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اُسکا بھی
راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور بیچ اسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہے اسپر کہ تمام اقسام خواب کے
صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کے ہے اور خیال نفس ہے جیسے کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہے اور اسکے وہ خیال میں
بیٹھ رہا ہے وہی خواب مین دیکھتا ہے یا عاشق معشوق کے خیال مین ہوتا ہے اسکو خواب مین دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور رنجیدہ کرے اسکو بسبب دشمنی کے کہ بنی آدم سے رکھتا ہے اور وہ فعل
شیطان ہے کہ ساتھ اسکے آدمی زاد سے بازی کرتا ہے جیسے کہ دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے اور کبھی سبب فوت ہونے نماز اور تاخیر اسکی کا ہوتا ہے
وغیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کے نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرتا ہے جانب حق سے بندہ کے لیے تا ساتھ اسکے خوش ہووے اور طلب حق مین زیادہ ہووے اور
حسن ظن اور امیدواری رکھے قابل تعبیر کے ہے اور نہ بیان کرے الخ یعنے اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کے نہین تو کہنا اسکا داخل عبث و لایعنے کے ہے اور یہ بھی ہے کہ جب کہیگا اور سننے والا
تعبیر بد کہیگا تو توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع مین اور شارحون نے بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کے چند احتمالات لکھے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر قال کی
ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلے گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اس مین اور اس تقدیر پر ضمیر سیرین کان یکرہ کی پھرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنے یہ ہونگے کہ کہا
ابن سیرین نے تھے آنحضرت کہ ناخوش رکھتے اسکو کہ کوئی دیکھے خواب مین کہ طوق اسکی گردن مین ڈالا ہے اسلیے کہ یہ صفت دوزخیون کی ہے جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال
یہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرے اور کان یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنے کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے

دیکھنے طوق کو خواب میں اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنے اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی پھیرے طرف راوی کے ابن سیرین سے اور کان یکرہ میں ابن سیرین
کی طرف یعنے کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر ایہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہیں تعبیر خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا
اُنکو دیکھنا قید کا یعنے بیڑیون کا پانون میں اور یعجبہم ساتھ صیغہ جمع کے روایت بخاری کی میں آیا ہے پس بسبب احتمال اول کے ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کے اور صحابہ اُنکے کے اور بسبب
احتمال دوسرے کے طرف ابوہریرہ اور اتباع اُنکے کے اور بسبب تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور تعبیر کہنے والے اہل عصر اُنکے کے یعنے اگر کوئی خواب میں دیکھتا کہ قید اُسکے پانون میں ہے تو
اسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت باز رہنے کی قبایح اور معاصی سے اور ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسے کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و اطاعت
کے ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پانون میں ہے تو تعبیر اسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی
ہے ساتھ اختلاف دیکھنے والے کے مثلا اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکھکر بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے اور اگر یہی خواب کوئی
سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنے کی مقام حقیقت میں ہے متن ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ
فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا ایک
شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہے کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہ کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے
خواب اُسکے میں پس نہ بیان کرے اُسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ خواب تیرا اضغاث احلام میں سے ہے اور اس قسم سے ہے کہ شیطان بازی کرتا ہے ساتھ آدمی کے تا غمگین
کرے اُسکو ایسے خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے وحی سے جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہ خواب اضغاث احلام میں سے اور بازی شیطان ہے اگرچہ نزدیک تعبیر
کہنے والون کے اسکی تعبیر ہے مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم اور مانند اسکے کے متن ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ
فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ایک رات بیچ اُن چیزون کے کہ دیکھتا ہے سونے والا یعنے خواب میں دیکھتا ہون کہ گویا میں اور صحابہ میرے بیٹھے ہیں بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کے پس
لائی گئیں میرے پاس کھجورین تر کہ اُنکو رطب ابن طاب کہتے ہیں پس تعبیر کی میں نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہے دنیا میں اور عاقبت نیک آخرت میں یعنے رفعت لفظ رافع
سے لی، عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہے یعنے یہ لفظ رطب ابن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاول و تاویل کے
معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری میں بھی ساتھ اُنکے فال لیتے تھے جیسے کہ سفر ہجرت میں کہ مکے سے مدینہ کو تشریف لیے جاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سوارون
کے راہ میں کہ قریش نے اسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کے متعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے اسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا
قد برد امرنا یعنے سہل ہوئی کام ہمارے میں الی آخر الحدیث متن ح (وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ
اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ
فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے خواب میں کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہون
مکے سے طرف ایک زمین کے کہ اسمین کھجورین ہیں پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اسکی کے طرف اسکے کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اسکا یثرب ہے اور دیکھا میں نے اس
خواب اپنے میں کہ تحقیق ہلاتا ہون میں تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہان تعبیر ٹوٹنے تلوار کی وہ تھی کہ پہونچی بعضے مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کے یعنے زخمی ہوئے بعضے اور بعضے
شہید ہوئے پھر ہلایا میں نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اس چیز سے کہ تھی پس ناگہان تعبیر درست ہونے تلوار کی وہ تھی کہ لایا اسکو خدای تعالے
کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنے فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہے شہرون حجاز کے سے کہ اسمین کھجورین
بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہے اور ایام جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلئے کہ یثرب

مشتق ہے شرب بالتحریک سے کہ بمعنی فساد کے ہے اور اس حدیث میں اور بعضی حدیثوں میں جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا ہو یا بیان جواز کے لیے اور نہی تنزیہی ہو یا اسلیے
کہ ابتداے ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے چاہا کہ پہچانیں اسلیے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام اللہ میں جو آیا ہے یا اہل یثرب
لا مقام لکم الآیۃ تو زبانی منافقون کے فرمایا ہے ف ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران
من ذہب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما فذہبا فاولتہما الکذابین الذین انا بینہما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ متفق علیہ وفی روایۃ یقال لاحدہما مسیلمۃ
صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین وذکرہا صاحب الجامع عن الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
تھا میں سوتا لایا گیا میں خزانے زمین کے پس رکھے گئے میرے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے پس گران ہوے مجھپر یعنے ناگوار ہوے بسبب کراہت پہننے سونے کے پس وحی کی گئی
طرف میرے یعنے الہام کیا اللہ نے مجکو سوتے میں یہ کہ پھونک مار انکو پس پھونک مارا میں نے انکو پس اڑگئے وہ پس تعبیر کی انکی میں نے دو جھوٹے کہ میں درمیان ان دونوں کے
ہوں یعنے باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یعنے ترمذی کی یوں ہے بیچ بیان تعیین ان دونوں
جھوٹوں کے فرمایا کہ کہا جاتا ہے ایک انہیں سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول
نے ترمذی سے ف لایا گیا میں الخ یعنے لاے میرے پاس کنجیاں زمین کے خزانوں کی اور بعضوں نے کہا کہ خزانے حقیقۃ لاے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگے اسکے
حضرت اور امت انکی اور دین وملت انکی عالم میں پھیلیگی اور صنعا ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کے میں دعوی نبوت کا
کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات آنحضرت کے اسکو مار ایس فرمایا آنحضرت نے فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اسکو وحشی قاتل حمزہ کے نے حضرت صدیق
کی خلافت میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑوں کے ساتھ دونوں جھوٹوں کے لکھا ہے علما نے کہ کڑے مشابہ ساتھ قید ہاتھ کے ہیں اور قید باز رکھتی ہے ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور کیا
تصرف کرنے سے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کے ہوے تھے مشابہ قید کے ہوے کہ دست مبارک انکے میں ہے اور مانع ہے عمل وتصرف سے گویا ہاتھ انکا پکڑ رکھا ہے اور
نہیں چھوڑتے کہ کام کریں اور دیکھنا سونے کے کڑوں کا تھا بسبب انہماک کے بیچ زیب وزینت دنیا کے اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب
ف ع ح (وعن ام العلاء الانصاریۃ قالت رایت لعثمان بن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ رواہ البخاری)
اور روایت ہے ام العلاء انصاریہ سے کہا دیکھا میں نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہے پس بیان کیا میں نے اسکو روبرو حضرت کے پس
فرمایا یہ ثواب عمل اسکے کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے پہونچتا ہے طرف اسکے ثواب اسکے عمل صالح کا بعد مرنے اسکے کے قیامت تک اسلیے
کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں اسکے لیے عمل اسکے قیامت تک ف ع (وعن سمرۃ ابن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل
علینا بوجہہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا قال فان رای احد قصہا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ہل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین
اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک
ویلتئم شدقہ ہذا فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ بفہر او صخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ
تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا حتی یلتئم راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا الی ثقب مثل التنور اعلاہ
ضیق واسفلہ واسع توقد تحتہ نار فاذا ارتفعت ارتفعوا حتی کاد ان یخرجوا منہا واذا خمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال ونساء عراۃ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا
حتی اتینا علی نہر من دم فیہ رجل قائم علی وسط النہر وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فردہ
حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتہینا الی روضۃ خضراء فیہا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلہا شیخ
وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار یوقدہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا وسط الشجرۃ لم ار قط احسن منہا فیہا رجال شیوخ وشباب ونساء

وصبیان ثم اخرجانی منها فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ہی احسن وافضل منها فیها شیوخ وشباب فقلت لهما انکما قد طوفتمانی اللیلۃ فاخبرانی عما رأیت اور روایت
ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنے صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم میں سے آج کی رات خواب کہا
سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالے پس پوچھا حضرت نے ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب
عرض کیا ہمنے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصونکو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنے شام کے پس ناگہان
ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کے اور چیرتا ہے اسکو یہان تک کہ پہونچتا ہے جبڑا گدی اسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ
کلے دوسرے اسکے کے مانند اسی کے یعنے آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلا اسکا یہ پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسی کے یعنے ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب ملجاتے ہیں پھر چیرتا ہے ہر بار پس
یونہین کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہا میں نے ان دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے چلو یعنے پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہیں تعبیر اسکی معلوم ہو جائیگی پس
چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اسکے
سر اسکا پس جس وقت مارتا ہے اسکو لنڈھ جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اس پتھر کے تاکہ لاوے اسکو یعنے مارنے کے لیے پس نہیں پھرتا طرف اسکے یہان تک کہ ملجاتا ہے سر اسکا اور ہو جاتا ہے
سر اسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اسکے اور مارتا ہے اسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند
تنور کے اوپر اسکا تنگ تھا اور نیچا اسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہان تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اس سے پھر جسوقت
پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اسمیں اور اس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک
کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اسمیں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ بیچ
نہر کے تھا پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منہ اسکے کے پس پھیر دیتا ہے اسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا
بیچ منہ اسکے کے پتھر پس پھرتا ہے اسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا ان دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اسمیں تھا ایک درخت
بڑا اور اسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں وہاں ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کے آگے اسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اسکو پس لے چڑھے مجکو دونوں شخص درخت پر اور
داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ درخت کے نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اس گھر سے اسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا ان دونوں نے
مجکو اس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اسمیں تھے بڈھے اور جوان پس کہا میں نے واسطے
ان دونوں شخصوں کے کہ تحقیق تم نے بہت پھرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اس چیز سے کہ دیکھی میں نے (قالا نعم اما الرجل الذی رأیتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث
بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رأیتہ یشدخ رأسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما
رأیت الی یوم القیمۃ والذی رأیتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رأیتہ فی النہر اکل الربوا والشیخ الذی رأیتہ فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس
والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع رأسک فرفعت
رأسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قال ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فاذا استکملتہ اتیت منزلک
رواہ البخاری) کہا ان دونوں نے کہ ہاں خبر دیتے ہیں ہم لیکن وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو کہ چیرے جاتے ہیں کلے اسکے پس وہ شخص جھوٹا ہے بولتا ہے جھوٹ پس نقل کی جاتی ہیں
جھوٹی باتیں اس سے یہان تک کہ پہونچتی ہیں اطراف زمین میں پس کیا جاتا ہے ساتھ اسکے جو کچھ کہ دیکھا تم نے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو کہ کچلا جاتا ہے سر اسکا پس
وہ شخص ہے کہ سکھلایا اسکو اللہ تعالے نے قرآن یعنے توفیق دی اسکے سیکھنے کی پس سو رہا اس سے راتکو اور نہ عمل کیا دنکو موافق اس چیز کے کہ قرآن میں ہے کیجاتی ہے ساتھ اسکے
وہ چیز کہ دیکھی تم نے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تم نے تنور میں پس وے زنا کار ہیں اور وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو نہر میں وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تم نے اسکو بیچ جڑ درخت کے

ابر سے جسم مین اور لڑکے گرد انکے پس وہ اولاد ہے آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہے آگ مالک ہے داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اسمین گھر ہے عامہ مومنین کا یعنے وہ بہشت
کہ جسمین تمام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اٹھاؤ تم سر اپنا پس اٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر
کے تھا یعنے بادل ہی ہیں اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا ان دونون شخصون نے کہ یہ مکان آپکا کہا مین نے چھوڑ دو مجھکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا
ان دونون شخصون نے تحقیق باقی رہی ہے عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنے اسکو پس اگر پورا کروگے تم اسکو داخل ہوگے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے ف سو رہا اس سے انکو
الہ یعنے نہ پڑھا قرآن رات کو اور ذکر اسپر عمل نہ کیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہے ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ
تلاوت اسکی کے ہے مخصوص کیا ساتھ اسکے اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے باوجودیکہ بڑی
نعمت ملی تھی یعنے علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہوکر سو رہا اور بعض اوقات باعث بھول جانے کا ہوتا ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور تنہا عمل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن کا
باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہے چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہے کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہے قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اس چیز پر
کہ اسمین ہے پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اس سے یعنے اعراض کیا اس سے اور جو کہ سووے بغیر اعراض کے اس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہے اس وعید
سے انتہی اور شہیدون کا یعنے مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ
ہے اوپر استحباب متوجہ ہونے امام کے بعد سلام کے مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچھنے کے خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر کرنے والے کے طرف تعبیر اسکی کے اول روز مین تاکہ ذہن
پریشان نہو بسبب فکر معاش کے (وذکر حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ) اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ
بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین بیچ باب حرم مدینہ کے الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وہی علی رجل طائر ما لم یحدث بہا فاذا حدث بہا وقعت واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ
ابی داؤد قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصہا الا علی واد او ذی رای) روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزو ہے چھیالیس جز و نبوت کے سے اور خواب اوپر پانون پرندہ کے ہے جبتک کہ نہین کہتا اسکو پس جسوقت کہتا ہے کسی کے روبرو واقع ہوتا ہے
اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے خواب اوپر پانون پرندہ کے ہے جبتک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوے واقع ہوتی ہے اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو
دوست کے یا صاحب عقل کے ف اوپر پانون پرندہ کے یہ مثل ہے بیچ عدم تقرر شے کے یعنے جو امر کہ قرار نہین پاتا ہے اسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنے جیسے پرندہ اکثر اوقات
ٹھہرتا نہین اڑتا رہتا ہے اور حرکت کرتا ہے اور جو کچھ اسکے پانون پر ہو وہ بھی نہین ٹھہرتا ہے ویسے ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہین پس فرماتے ہین کہ خواب جبتک کسی سے کہا نہین ہے اور دل مین پوشیدہ
رکھا ہے اعتبار نہین رکھتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اسنے تعبیر کہی واقع ہوتا ہے اس طرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہیے اور یہ برے خواب کے حق مین ہے کہ اسکے
وقوع سے ڈرتا ہے اور توہم ضرر کا رکھتا ہے جیسے کہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور مگر ساتھ دوست کے تاکہ حمل نیکی پر کرے اور تعبیر اچھی کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے
تعبیر بری کہے گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کے تعبیر اچھی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وقوع سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کے ہے تو تاثیر کرنا خواب کی بیچ سقوط
کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہے جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہے مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کے بیچ (وعن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ
فقالت لہ خدیجۃ انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس
غیر ذلک رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہ رض نے
کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپکی ولیکن مرے پہلے ظاہر ہونے نبوت آپکی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلایا گیا ہون مین اسکو خواب مین اس حال مین کہ اسپر کپڑے سفید ہین اور اگر ہوتا وہ

دوزخیون مین سے تو ہوتے اُسپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کے بیٹے حضرت خدیجۃ الکبری کے تھے اور اُنھوں نے ایام جاہلیت مین دین نصاریٰ سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالے کی کرتے تھے اور عبادت بتون کی سے بیزار تھے پیر تھے اور آخر عمر مین اندھے ہو گئے تھے اور قصہ لیجانے حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداے وحی مین انکے پاس اور بشارت دینے انکے کا آنحضرت کو ساتھ صدق حال کے اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہے اور کتاب اسد الغابہ مین انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور اختلاف علما کا بیچ اسلام انکے کے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع کے صحابہ سے روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کے آنحضرت کی خدمت مین نہین تھین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے الخ یعنے پہلے جواب دینے حضرت کے حضرت خدیجہ نے برعایت حال اپنے چچا کے بیٹے کے اور نگہداشت ادب کے ساتھ آنحضرت کے کلام مین بھی کہا کہ اول ناظر بیچ ثبوت ایمان انکے کے ہے کہ کہا اسنے اور تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ آپنے دیکھا ہے وہی ناموس ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اترتا تھا اور تم پیغمبر خدا کے ہو اگر مین بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارے کے زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہے اوپر تردد ایمان انکے کے کہ کہا ولکن مات قبل ان یظہر الخ اگر آنحضرت نے کلام مذکور فرماکر ایمان اسکا ثابت کیا بس حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ایمان ورقہ کے اور اُسمین کیا جگہ اختلاف کی ہے کہ حالت نبوت آنحضرت کی مین اُنھون نے تصدیق کی اگر پہلے نبوت کے کرتے تو گنجایش رکھتا تھا شرح (وعن ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ سجد علی جبہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبہتہ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہے یہ کہ اُنھون نے دیکھا اس حالت مین کہ دیکھتا ہے سونے والا یعنے خواب مین دیکھا کہ سجدہ کیا ہے اوپر پیشانی آنحضرت کے پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرت کے پس لیٹ گئے حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کرلین اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضاے خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسے کہ خواب مین دیکھے کہ روزہ رکھا ہے یا نماز ادا کی ہے یا تصدق کیا ہے یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہے وغیر ذلک شرح (وسنذکر حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر وعمر) اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابوبکر و عمر کے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ہل رای احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانہما ابتعثانی وانہما قالا لی انطلق وانی انطلقت معہما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ زیادۃ لیست فی الحدیث المذکور وہی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیہا من کل نور الربیع واذا بین ظہری الروضۃ رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان ما رایتہم قط قلت لہما ما ہذا ما ہؤلاء قال قالا لی انطلق فانطلقنا فانتہینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منہا ولا احسن قال قالا لی ارق فیہا قال فارتقینا فیہا فانتہینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذہب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناہا فتلقانا فیہا رجال شطر من خلقہم کاحسن ما انت راء وشطر منہم کاقبح ما انت راء قال قالا لہم اذہبوا فقعوا فی ذلک النہر قال واذا نہر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذہبوا فوقعوا فیہ ثم رجعوا الینا قد ذہب ذلک السوء عنہم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ہذہ الزیادۃ واما الرجل الطویل الذی فی الروضۃ فانہ ابراہیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض المسلمین یا رسول اللہ واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین کانوا شطر منہم حسن وشطر منہم قبیح فانہم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنہم رواہ البخاری) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے اصحاب اپنے کے کہ کیا دیکھا ہے کسی نے تم مین سے خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک روز کہ آئے میرے پاس آج کی رات دو شخص آنیوالے اور تحقیق اُن دونون نے اُٹھایا مجکو اور انھون نے کہا مجکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ انکے اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کے بیچ فصل پہلی کے ساتھ درازی کے اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہے کہ نہین بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ اندھیرے کے یعنے بسبب ۱۰

سبزے کے اندھیرا ہو رہا تھا اُس مین ہر طرح کے شگوفہ بہار کے تھے اور ناگہان درمیان اُس باغ کے ایک شخص ہین لنبے نہین قریب ہے کہ دیکھون مین سر اُنکا بسبب درازی کے جانب آسمان مین
اور ناگہان گرد اس شخص کے اکثر لڑکے ہین کہ نہین دیکھا مین نے اُنکو ہرگز کہا مین نے اُن دونون شخصون کو کہ کون ہے یہ لنبا شخص کون ہین یہ لڑکے فرمایا حضرت نے کہ کہا اُن دونون
شخصون نے مجھکو چلیے چلو پس چلے ہم پھر پہونچے ہم طرف ایک بڑے باغ کے کہ نہین دیکھا مین نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اُس سے اور نہ بہتر اُس سے فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہا اُن دونون نے
مجھکو کہ چڑھ اُس مین فرمایا پس چڑھے ہم اُس مین پس پہونچے ہم طرف ایک شہر کے کہ بنایا گیا ہے ساتھ سونے کی اینٹون کے اور ساتھ چاندی کی اینٹون کے پس آئے ہم اس شہر کے دروازے
پر اور کھلوایا ہمنے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوے ہم اُس مین پس ملے ہمسے اُس شہر مین کتنے ایک شخص کہ تھا آدھا بدن ہر ایک کا اُنمین سے مانند بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا
ہے اُسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے اُسکو فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہا اُن دونون نے اُن شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت صلعم نے اور ناگہان وہان ایک نہر تھی عرض مین بہتی
گویا کہ پانی اُسکا وہ خالص ہے سفیدی مین پس گئے وہ اور پڑے اُس مین پھر پھر آئے طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ برائی اُنکے بدن سے پس ہو گئے بیچ بہترین صورت کے اور ذکر کیا آنحضرت
نے بیچ تفسیر اس زیادتی کے یہ کہ وہ شخص لنبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھے اور یہ کہ وہ لڑکے کہ تھے گرد اُنکے پس ہر لڑکا کہ مرا فطرت پر یعنے جو لڑکا چھوٹی عمر مین غیر
بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کے پاس ہوتا ہے کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے مشرکون کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکے مشرکون کے بھی اُنکے
سپرد ہوتے ہین اور یہ کہ وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اُنکا اچھا اور آدھا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کئے اُنھون نے عمل ملے جلے کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالے نے اُنسے نقل
کی یہ بخاری نے ف لفظ قط پہلا بہان تاکید نفی کے واسطے واقع ہوا ہے اور نحویون نے اسکو مخصوص ساتھ تاکید نفی کے کیا ہے مثل ما رأیتہ قط او نہین لیتے ہین اثبات قط لیکن تحقیق یہ ہے کہ وارد ہوا
حدیثون مین مقام اثبات مین بھی واقع ہوا ہے اور طیبی نے کہا کہ اصل ترکیب یہ ہے واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہے ولم ار روضۃ قط
اعظم منہا ع وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بہتانون بہتانون مین یہ ہے کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز کہ نہین دیکھا ہے اُنھون نے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے جھوٹا بنا کر کہے کہ خواب مین دیکھا
ہے کہ اُنھون نے دیکھا ہے حال آنکہ واقع مین کچھ نہین دیکھا ہے اور یہ افترا بہتان ہے اسلیے کہ خواب بیچ معنی وحی کے ہے پس گویا خدا تعالے پر افترا کرتا ہے
اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالے فرشتہ کو بھیجتا ہے خواب دکھانے کو ع وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی
والدارمی اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہت سچا خواب پچھلی رات کا ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف اسلیے کہ اکثر اُس وقت
خاطر جمعی ہوتی ہے اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہے ختم ہوئی کتاب الرؤیا **كتاب الآداب** کتاب ہے بیچ بیان آداب کے ف ادب کہتے ہین استعمال کرنے
اُس قول اور فعل کو کہ محمود ہے اور بعضون نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے اور بعضون نے کہا کہ تعظیم
کرنی اُسکی کہ اعلی اُس سے ہے اور نرمی کرنی اُس سے کہ پست اُس سے ہے ع **باب السلام** باب ہے بیچ بیان سلام کے ف سلام اسم ہے تسلیم سے یعنی سلامت اور بری ہونا
نقائص و عیوب سے اور اسم ہے اسماے الہی سے اور معنی السلام علیک کے یہ ہین کہ اللہ تعالے مطلع ہے تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالے کا تجھ پر ہے یعنے اُسکی
حفاظت اور نگہبانی مین ہو تو جیسے کہتے ہین اللہ معک اور اکثر یہ ہین کہ معنی السلام علیک کے یہ ہین کہ سلامتی ہین ہو تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکھ اپنے سے یا مشتق ہے سلم سے کہ بمعنی
مصالحت کے ہے یعنے با امن رہ مجھسے اور با امن رکھ مجھکو اور شریعت اسکی ابتداے اسلام مین تھی واسطے تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نہ کرے گویا آگاہ کرتا تھا ساتھ اسلام کے اپنے اور
جاری رہی یہ شریعت ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال
اذہب فسلم علی اولئک النفر وہم نفر من الملائکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذہب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ قال فزادوہ
ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم وطولہ ستون ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الان متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اُنکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اُسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتون کی بیٹھی ہوئی

پس سُن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہو تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدم اور کہا سلام ہو اوپر تمہارے پس کہا فرشتون نے سلام ہو تجھپر اور
رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدم کے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت
مین اوپر صورت آدم کے ہوگا حال آنکہ لنبائی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی یعنے بابن بلندی قد اور حسن وجمال کے کہ آدم رکھتے تھے بہشت مین داخل ہونگے اور دونچی ہیئت اور
بدصورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنے لوگونکے پیچھے آدم کے اب تک کہ اس مقدار کو پہونچے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف
کیا ہے علمانے بیچ معنے اس حدیث کے بعضے تو کہتے ہین کہ یہ احادیث صفات مین سے ہے پس تاویل اسکی ست باز رہے جیسے بیچ امثال اسکے کے متشابہات سے مذہب سلف یہی ہے
اور بعضے تاویل اسکی کرتے ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہے کہ صورت بمعنی صفت کے ہے جیسے کہ کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہے اور صورت حال یون ہے یعنے پیدا کیا اللہ تعالے نے
آدم کو اوپر صفت اپنی کے اور موصوف کیا اسکو ساتھ ان صفتون کے کہ پرتو صفات کریمہ اسکے کی ہین پس کیا اسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کے لیے ہے
جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنے پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار ولطائف کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر
آدم کیطرف پھرتی ہے یعنے پیدا کیا آدم کو ابتدا سے حال سے بشر تام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کے نہ جیسے کہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس
ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتے ہین پس یہ بیان پیدائش آدم کا ہے اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے اسکے کے ہے بخلاف تمام
صفات کے اور مقدار عرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہے اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے اگر کوئی کہے السلام علیک اسکے جواب مین کہے
وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہے اسکے جواب مین وبرکاتہ کہے اور بعضے روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین کچھ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے
اور شاید کہ ملائکہ نے بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنے کا ابتدا آدم پر جیسے کہ واقع ہوتا ہے اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہے بیچ صحت جواب کے یہ کہ واقع ہو بعد سلام کے نہ یہ کہ واقع
ہون دونون معًا جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہے
ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم وتاخیر ہے یعنے آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکھتے تھے بعد انکے لوگ کوتاہ ہونے لگے پھر جب بہشت مین جاوینگے بلند قد ہو جاوینگے
مانند آدم علیہ السلام کے ع وعن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من
عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے فرمایا
کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تخصیص ان دونون صفتون کی مناسب حال سائل کے ہے یعنے بعضی جا نے کسی عمل کو
افضل فرمایا ہے اور بعضی جا نے کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والے کے ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اسکے لیے اس خصلت نیک کو افضل
فرماتے مثلا ایک کے مزاج مین بخل دیکھا اسکے لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرء ساتھ پیش ت کے مشتق ہے اقرار سے بمعنے پڑھوانے کے اور ساتھ زبر ت کے قرأت
سے بمعنے پڑھنے کے بھی آیا ہے اور معنی اسکے ظاہر تر ہین اور باوجود اسکے پیش صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن معنے اسکے خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ سلام کرنے والا باعث
ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہے اسکو سلام کے تئین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہے نہ حق صحبت وآشنائی اور اسی طرح عبادت اور مانند
اسکے کے جیسے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشہدہ اذا مات
ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شہد ولم اجدہ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ صاحب الجامع بروایۃ النسائی
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین عیادت کرے اسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اسکی نماز وغیرہ کے
پیچھے جس وقت کہ مرے اور قبول کرے دعوت اسکی جبکہ بلاوے اسکو کھانے کے لیے یعنے اگر کوئی مانع نہو مثل حرام وغیرہ کے یا از راہ فخر وریا کے ہو اور سلام کرے اسپر جسوقت

کہ ملے اس سے اور جواب دے اسکی چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنے اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کے ورنہ مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کرے اسکی جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر
ہو کہا مؤلف نے کہ نہیں پائی یہ حدیث میں نے صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی میں ولیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے ف خیر خواہی کرے
الخ یعنے حاضر و غائب خیر خواہ رہے یہ نکرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت کرے کہ یہ صفت منافقین کی ہے ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوگے تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگے یعنے ایمان کامل نہیں ہوگا یہانتک کہ آپس میں دوستی کرو یعنے للہ اور کہا گیا او
نہ بتلاؤں میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اسکو آپس میں تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنے آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے ف مشکوۃ کے
صحیح اور معتمد نسخوں میں کہ مشائخ کبار کے آگے پڑھے گئے ہیں لفظ لاتؤمنوا ساتھ حذف نون کے ہے اور حذف نون کا سبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کے ہے اور بعضے نسخوں
میں و لاتؤمنون نون سے آیا ہے اور وہ موافق قاعدہ کے ہے ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى
الْكَثِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام علیک کرے سوار پیادہ پا چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہتوں
پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوار پیادہ پر سلام علیک کرے واسطے تواضع کے سبب اسکے کہ رفعت دی ہے اللہ نے اسکو بسبب سواری کے اسکو فروتنی ہی کرنی
چاہیے اور تھوڑے بہتوں پر کریں واسطے تواضع کے اور اکرام بہتوں کے اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کتنے ایک لوگوں کو
انمیں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہے اسلیے کہ قصد سلام سے موانست اور الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلاتی ہے باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے
اور جبکہ چلتے ہوں بازار میں یا شارع عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہے اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سے ع (وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے ف لکھا ہے علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات
کریں حکم یہ ہے اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتداے سلام وارد پر ہے بہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى
غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا ان پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ نہایت
تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلے اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَ
لَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیوں
اور نصرانیوں سے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک انکے سے راہ میں پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ تر کے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ابتدا کرو الخ یعنے اول تم انسے
سلام علیک کرو اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح جائز نہیں محبت کرنی انکے ساتھ سلام اور مانند اسکے کے سوا فوق
فرمودہ خداے تعالے کے (لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ الخ) اور اگر وہ سلام علیک کریں انکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہے
علما نے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک اللہ اور بعضے علما نے ابتداے سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے مبتدعون اور فاسقون
کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنے طلب کی میں نے پھیرنے
سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو ایسا کہ وہ یکسو ہو جاوے اور تنگ ہو اسپر راہ واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنے
سے حکم کرنا ہے یکسو ہونیکا بیچ راہ کا چھوٹا رہے مسلمانوں کے لیے ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ
عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہیں تم سے یہود پس سوائے اسکے نہیں کہتا ہے ایک انکا

سام علیک یعنے موت ہو تجھ پر پس کہہ تو انکے جواب میں وعلیک یعنے تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کریں تم سے اہل کتاب یعنے یہود و نصاریٰ پس کہو انکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلی حدیث میں لفظ فقل وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہے اور اس میں فقولوا وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے اور اور روایتوں میں وعلیک و علیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونوں طرح آیا ہے اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کے ہے اور روایت موطا میں علیک ہے بدون واو کے اور اسی طرح روایت دارقطنی میں علیکم ہے بدون واو کے پس بعضے علماء نے کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون واو کے کہے تا مشارکت لازم نہ آوے اس چیز میں کہ کہا اور بعضوں نے کہا کہ مضائقہ نہیں ساتھ مشارکت کے اسلیئے کہ موت سبکو آنے والی ہے گویا معنے یہ ہونگے کہ ہم اور تم اس میں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں مشارکت کے لیے نہیں ہے بلکہ استیناف کے لیے ہے اس صورت میں تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور صواب یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واو کے بھی اور بدون واو کے بھی بسبب واقع ہونے روایت کے دونوں طرح اور کہا نووی نے اتفاق رکھتے ہیں علماء اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جاوے وعلیکم السلام یعنے نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا علیکم کہے اور وعلیکم بھی جیسا کہ جب وہ کئی ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک کہے کہ اسمیں تعظیم اسکی لازم آویگی انتہی ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ رَھْطٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَیْکُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلَیْکُمْ وَلَمْ یَذْکُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہا اجازت مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اور آنے کے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انھوں نے السام علیکم یعنے موت تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کے کہا میں نے کیا نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا انھوں نے یعنے بجائے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے بھی یعنے انکے جواب میں اور تم پر اور ایک روایت میں تم پر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَتْ اِنَّ الْیَھُوْدَ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَیْکَ قَالَ وَعَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ السَّامُ عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْلًا یَا عَائِشَۃُ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَیْھِمْ فَیُسْتَجَابُ لِیْ فِیْھِمْ وَلَا یُسْتَجَابُ لَھُمْ فِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَکُوْنِیْ فَاحِشَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ) اور ایک روایت میں بخاری کی ہے کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہو تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کے موت ہو تم پر اور لعنت کرے تم پر اللہ اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ اوپر تیرے ہے نرمی کرنی اور بچ سختی سے اور بیہودہ گوئی کی باتوں سے کہا عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر نے کیا نہیں سنا تو نے اس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اوپر انکے پس قبول کی جاتی ہے دعا میری انکے حق میں اور نہیں قبول کی جاتی دعا انکی بیچ حق میرے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو اے عائشہ بیہودہ باتیں کرنے والی اسلیئے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیہودگی کو اور بیہودگی کو تکلف سے (وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اسمیں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے انپر یعنے بقصد سلام کے مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ ان میں کئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے انپر بقصد مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور لکھا ہے علماء نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی انتہی ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنے بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم انمیں یعنے دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور

ذاکرہ اور معالجہ اور معاملہ کرو اور معاملہ کے فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنے اگر باز نہ آؤ بیٹھنے سے راہوں میں پس دو تم راہ کو حق اسکا یعنے اگر
راستے میں بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کے حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہے حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنے حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالے اور باز رہنا ایذا سے
یعنے گذرنے والوں کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور مانند اسکے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع کے اور منع کرنا نامشروع سے
یعنے اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلیے کہ سنت یہ ہے کہ چلنے والا اسلام کرے بیٹھے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا
ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے یعنے جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنے بھولے ہوئے کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے پیچھے
حدیث ابو سعید خدری کے اسی طرح یعنے جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اسکا مشکوۃ والے نے (وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا
الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ) اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کے اسی طرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں
حدیثوں کو صحیحین میں یعنے بخاری اور مسلم میں اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ
إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے حضرت علی سے
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کرے اُس سے جسوقت کہ ملے اُس سے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے
اسکو یعنے کھانے کے لیے یا اور کام کے لیے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھے اسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کے جسوقت کہ مرے اور دوست رکھے اسکے لیے
اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکے لیے دس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے
کہ لکھی گئیں اسکے لیے بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نے اسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اسکے لیے تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داؤد نے ف یہ کلام بیچ فضل مسلم کے تھا اور اگر مسلم السلام علیکم کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب میں لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کرے یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم
علیہ اسکے جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اسکے لیے بھی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اخیر کے اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے ع (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت
ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق مضمون پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص چوتھا پس کہا اسنے سلام ہے تمپر
اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی اور بخشش اسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنے جسقدر سلام کرنے والا الفاظ
بڑھاتا جاوے ثواب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لکھا ہے علما نے کہ افضل سلام میں یہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیہ
ایک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع اور واو کے کہے یعنے وعلیکم السلام اور ادنے سلام کا السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب کے
ادنے وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم شیئًا تو جواب ادا اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ
واو کے کہے ایسی دو وجہیں ہیں ع (وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور

روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپس میں اسلیے کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کے اور اگر ایک بیٹھا ہوا ور دوسرا اسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر نہ ہوگا اسلیے کہ اُسنے ادا کیا ہے حق کو کہ لازم تھا اُسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اُسکے لیے ہوگی اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ تین چیزیں موجب خلوص محبت بھائی مسلمان کی ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اُس نام کے کہ دوست رکھے اسکو تیسرے جگہ دینی جب آوے مجلس میں انتہی (وَعَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے جریر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اُنپر نقل کی یہ احمد نے ف یہ مخصوص ہے حضرت کے لیے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر انکے کو مکروہ ہے یہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہ کہ ہو بڑھیا بعید مظنہ فتنہ سے اس سے سلام علیک جائز ہے انتہی (وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَرْفُوعًا وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ أَبِي دَاوُدَ) اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا کفایت کرتا ہے جماعت کیطرف سے جسوقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اُن میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک اُنمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے یعنے قول آنحضرت کا ہے نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے یعنے بطریق موقوف کے اور کہا ابو داؤد نے یعنے بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا اسکو حسن بن علی نے اور یہ حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کے یعنے نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داؤد نے طریق حسن ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسرے سے موقوف ف جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا ٹھہریں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سب کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے انتہی (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنے غیر اہل ملت ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ تمام افعال انکے کے خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام کرنے میں یا جواب دینے میں یا دونوں میں ساتھ اشاروں مذکورین کے بغیر کہنے لفظ سلام کے کہ جو سنت حضرت آدم کی ہے اور انکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ انکی امت میں سے بعضے لوگ کرینگے اس طرح یا مثل اسکے کہ وہ خم کرنا پشت کا ہے یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کے فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہے کہ وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر میں مذکور ہے انتہی (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اُسپر پس اگر حائل ہو درمیان اُن دونوں کے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملے اُس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اُسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اس قسم مفارقت میں سلام مستحب ہوتا ہے چہ جائے کہ زیادہ ہو اور اس میں کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام کے اور رعایت اہل ادب کے اور مستثنی ہیں اس سے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکے کے تو مکروہ ہوتا ہے سلام کرنا اُسپر اور جواب دینا اُسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام میں یا کھاتا ہو اور نوالہ اُسکے منہ میں ہو پس اگر سلام کرے اُسکو ایسے وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کے وقت نہ سلام کرے اور نہ جواب دے اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نکرے اور اگر کوئی کرے تو اسکے تئیں چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر اعوذ پڑھکر پڑھنا شروع کرے انتہی (وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا) اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب داخل ہو تم گھر میں پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگون پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے
ف اور اگر گھر میں کوئی نہو تو مستحب ہے یہ کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہووین سلام پہونچے اور ظاہر یہ ہے کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کے ہے
وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بعضے ہمارے علما نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیے کہ یہ دعا اور وداع ہے کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ اودعوا ایداع سے ہے یعنے ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنے جب سلام کیا تمنے وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تمنے سلام کی خیر برکت کو پاس گھر والون
کے اور لوگے اسکو آخرت میں جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہے اور پھر لیتا ہے اور طیبی نے کہا کہ تا رجوع کرو طرف انکے اور پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعتین لیجاتی ہین
اسمین تفاول ہے ساتھ سلامتی کے اور سعادت کے دوبارہ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ
بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنے کے تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت
کا تجھپر اور تیرے گھر والون پر نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ) اور روایت
ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے یعنے اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت
ہے عمران بن حصین سے کہ کہا تھے ہم جاہلیت مین کہتے یعنے وقت ملاقات کے ٹھنڈا کرے اللہ بسبب تیرے آنکھون کو اور داخل رہے تو نعمتون مین وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع
کیے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہے نعومت سے بمعنے نرمی اور تازگی اور خرمی کے اور یہ عبارت محتمل دومعنے کو ہے ایک تو یہ کہ باء بمعنے سبب
کے ہے یعنے تازہ اور روشن کرے خداے تعالے بسبب تیرے آنکھین تیرے دوستون کی کہ کنایہ ہے رفاہت حال مخاطب سے کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنے اسکے کے خوش
ہون دوسرے یا یہ حرف با زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کے یعنے تازہ اور خرم کرے تجکو خداے تعالے یعنے بسبب دیکھنے اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے تو اور چاہتا ہے اور دوسرا لفظ
انعم صیغہ امر کا ہے یعنے تروتازہ لو اور خوش دار روے صباح کے یعنے خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہ بھی کنایہ ہے خوش گذرانی اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت
صباح کی بسبب اسکے ہے کہ اکثر غارت اور مکارہ واقع ہوتے ہین وقت صبح کے ہوتے ہین نج ع (وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ
اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهٖ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)
اور روایت ہے غالب سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہوے اوپر دروازہ حسن بصری کے ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے دادا میرے سے کہ کہا بھیجا مجکو
باپ میرے نے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میرے نے پس آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہے آپکو پس فرمایا آنحضرت نے تجہپر اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سے
سلام پہونچاوے تو سنت یہ ہے کہ پہونچانے والے پر بھی سلام بھیجے اور جسکی طرف سے سلام پہونچا یا اسپر بھی یعنے علیک وعلی فلان السلام یا کہے وعلیک وعلیہ السلام
چنانچہ نسائی مین بعینہ یہ الفاظ روایت کیے ہین نج ع (وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ
بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ابو العلا حضرمی سے یہ کہ علا حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تھا علا جسوقت لکھتا طرف پیغمبر خدا
کے خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابو العلا کا نام ہے یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضے نسخون مصابیح کے آیا ہے وعن ابن العلا الحضرمی
اور حضرمی نسبت ہے طرف حضرموت کے کہ نام شہر کا ہے اور اسکے آگے کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہے اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین
لکھا ہے کہ علاء بن الحضرمی حلیف بنی امیہ کے تھے صحابی بزرگ عامل ہوے تھے بحرین کے آنحضرت کی طرف سے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے بھی بدستور انکو عامل بحال رکھا

پہلے لکھتے وہ مہرے اور شروع کرتا الخ یعنے یون لکھتے تھے العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت صلعم کے اس طرح لکھا کرتے تھے کہ آنحضرت بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الے فلان بعد ازان سلام لکھتے اُسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علے العموم لکھتے سلام علے من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرت نے معاذ کو اُنکے بیٹے کی تعزیت مین یون لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الے معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونے اسکے کے ہے مقدمہ سلام کا جیسے کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکے لایا مؤلف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونے اُنکے کے ہے ساتھ سلام کے کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہے اور اسی طرح ہے عادت مؤلف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہے کہ متعلق اور مناسب مقام کے ہوتی ہین ث ح ع (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ لکھے ایک تمہارا خط پس چاہیے کہ مٹی پر ڈالدے یا مٹی اسپر برباد ے اسلیے کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانے والا ہے واسطے حاجت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف یہ بالخاصیت ہے واسطے حاجت برآری کے کہ سوا شارع کے کسی کو وجہ اسکی معلوم نہین لیکن بعضے ارباب معرفت نے بیچ توجیہ معنے اول کے لکھا ہے کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اسکی کے ہے نظر اعتبار سے اور اعتماد ہے حق جل وعلا پر بیچ پہونچانے اسکی کے مقصد کو اور دوسرے معنونکو موئد ہے یہ قصہ کہ امام غزالی نے منہاج العابدین مین نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کے مکان مین پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالے اسپر مکان کی دیوار مین سے پھر یہ خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہے پھر یہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہے اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اُسنے ہاتف کو کہ کہتا ہے کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کے اور یہ حدیث منکر ہے باعتبار راویون کے اور طبرانی نے اوسط مین ابی درداء سے بطریق مرفوع کے نقل کی ہے اذا کتب احدکم الے انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ث ح ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْكَرُ لِلْمَآلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهِ ضُعْفٌ) اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور روبرو حضرت کے ایک لکھنے والا بیٹھا تھا پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان پر اسلیے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہے مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہے ف یاد دلاتا ہے مطلب کو یعنے عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیۃ ہے کہ اسکو شارع ہی جانتا ہے او طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہے جیسے کہ کہا علماء نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہے اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننے کی ہے موجب نزدیکی کا ساتھ دل کے ہوتا ہے جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہے یعنے عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہائے نحو یا نہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہے واللہ اعلم اور غریب ہے یعنے باعتبار متن کے یا سند کے اور ضعیف ہے یعنے بنسبت بعض راویون اسکے کے پس حدیث ضعیف ہے اور یہ منافی صحت کے نہین اور موید اسکی ہے روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی انس سے بطریق مرفوع کے اذا کتبت فضع قلمک علے اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہے روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کے ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ث ح ع (وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سیکھون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہے یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھون مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا ہے یہود سے اوپر خط کتابت کے کہا زید نے پس نگذرا مجکو آدھا مہینہ یہان تک کہ سیکھا مین نے پس تھے حضرت جسوقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرت کے تو پڑھتا مین واسطے حضرت کے خط اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف سریانی زبان یہود کی ہے اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنے ڈرتا ہون کہ اگر یہود سے نامہ کسی یہودی کے لیے لکھواؤن تو کم زیادہ لکھدے اور اُنکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤن تو کم زیادہ نہ پڑھدے اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کے زبان کفار کی سیکھنی جائز ہے اور بغیر ضرورت کے سیکھنا اسکا اچھا نہین کہ تشبہ ساتھ کفار کے لازم آتا ہے اور منع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم بلکہ طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہے ث مولانا ع (وَعَنْ

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ پہونچے ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل مین آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس پھر جس وقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کے پس چاہیے کہ سلام کرے اسلیے کہ نہین سلام کرتا پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف جس وقت کہ کھڑا ہو یعنے بعد بیٹھنے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے چلنے کا اور اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی جواب بھی دونون کے واجب ہین اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتے وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہے

ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ہدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین بھلائی بیچ بیٹھنے کے راہون پر مگر واسطے اس شخص کے کہ بتاوے راہ یعنے اندھے کو اور راہ بھولے ہوئے کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنے دیکھنے حرام چیزون کی سے اور مدد کرے اس شخص کی کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف حمولہ ساتھ پیش ح کے ہے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ح کے ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے وہ جانور ہے کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہے مانند گدھے وغیرہ کے اور ساتھ پیش ح کے بوجھ کہ لادا جاتا ہے یعنے مدد کرے اس شخص کی کہ لادتا ہو بوجھ اپنے جانور کی پیٹھ پر رکھنے کے لیے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کے لیے ع (و ذکر حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذہب الی اولئک الملائکۃ الی ملاء منہم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام علیکم قالوا علیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ہذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ہؤلاء قال ہؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم رجل اضوؤہم او من اضوئہم قال یا رب من ہذا قال ہذا ابنک داؤد وقد کتبت لہ عمرہ اربعین سنۃ قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اہبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت فقال لہ آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داؤد ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی انمین روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اسکے نے رحمت کرے تجکو اللہ اے آدم جا طرف ان فرشتون کے کہ جماعت ہے ان مین سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنے پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تمپر کہا فرشتون نے تجھپر بھی سلام اور رحمت اللہ کی پھر پھر آئے آدم طرف رب اپنے کے یعنے اس مکان مین کہ کلام کیا تھا ان سے اللہ تعالے نے پس فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی انکے آپس مین پس فرمایا واسطے انکے اللہ تعالے نے اس حال مین کہ دونون ہاتھ اسکے بند تھے پسند کر تو ان دونون مین سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے کہ اختیار کیا مین نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے با برکت ہین پھر کھولا اسکو پس ناگہان اس مین مثل آدم کے اور اولاد انکی کے تھے یعنے دیکھا آدم نے مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نے اے رب میرے کون ہین یہ فرمایا یہ ہے اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اسکی درمیان دونون آنکھون اسکی کے پس ناگہان ان مین ایک شخص تھا بہت روشن ان کا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنے یہ شک راوی ہے یعنے ان مین ایک جماعت تھی روشن تر اور ان مین سے اور یہ شخص سبجملہ انکے تھا کہا آدم نے اے رب میرے کون ہے یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی مین نے واسطے اسکے عمر اسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے اے رب میرے زیادہ کر بیچ عمر اسکی کے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی مین نے واسطے اسکے کہا آدم نے اے رب میرے پس تحقیق دیے مین نے واسطے اسکے عمر اپنی مین سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور مطلوب تیرا یعنے تو مختار ہے فرمایا آنحضرت نے پھر رہے آدم بہشت مین جب تک کہ چاہا اللہ نے پھر اتارے گئے بہشت سے اور تھے آدم گنتے واسطے اپنے

یعنے عمر اپنی یعنے تا آنکہ عمر اُنکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اُنکے پاس ملک الموت یعنے روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطے اسکے آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہو واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم نے پس انکار کرتی ہو اولاد اُنکی اور بھول گئے آدم یعنے اللہ تعالے کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھالیا اسکو پس بھولتی ہو اولاد اُنکی فرمایا آنحضرت نے پس اُس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے ف بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ رکھکر ہاتھ بند کرکر اسکو چھپا لیتا ہو اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کے الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہو یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات سے ہو اور علما نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالے کے لیے ثابت ہو یہ صفت نہ بید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہو نفی ید جارحہ سے اسلیے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور آخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہو کہ لازم ید یمنی اور مادہ اشتقاق اُسکے کا ہو اور دوسرے یہ کہ شمال یعنے بایان ہاتھ ناقص ہوتا ہو قوت اور گرفت میں پس دونون ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہو نفی نقصان سے بیچ صفات اللہ تعالے کے اور بیان ہو اسکا کہ صفات اُسکی کامل ہیں اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالے کا ہو ساتھ نہایت جود و کرم اور احسان کے اسلیے کہ عرب کہتے ہیں اُسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہو کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اُنکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہو کہ اس سے لازم آتی ہو فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہو کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی امتیاز کے تا باعث ہوا و پر سوال کے حال اُنکے سے اور مترتب ہو اُسپر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنے قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے مراد نہیں ہو کہ زیادتی رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم میں ہو یا اس عالم میں بھی کہ ساتھ اُسکے ممتاز ہون اور پیغامبروں میں سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اس سے نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اُنکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ یہ قول حضرت آدم کا سچا تھا اور اُسکے ضمن میں انکار تھا صریح کہ کہتے میں نے نہیں دیا اپنی عمر سے کچھ اس لیے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصدًا اور صریحًا انبیا علیہم السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہو یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور پس انکار کیا الخ یعنے انکار آدمیوں کی طبیعت میں اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اُن سے بطریق تعریض و نسیان کے تھا اور ان سے صریحًا اور عمدًا صادر ہوتا ہو ع (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا گذرے ہم پر یعنے جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹھیں تھیں ہم درمیان جماعت عورتوں کے پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنے جماعت عورتوں پر نقل کی ابو داؤد نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ مخصوص ہو آنحضرت کے لیے جیسے کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کے بیان اسکا گذرا ع (وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبحکو جاتے ساتھ ابن عمر کے طرف بازار کے کہا طفیل نے پس جسوقت جاتے ہم طرف بازار کے نہ گذرتے عبد اللہ بن عمر اوپر کسی کباڑی کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتے اُس سے کہا طفیل نے پس آیا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانے لگے مجکو عبد اللہ طرف بازار کے پس کہا میں نے اُنکو کیا کروگے تم بازار میں حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو اسکو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسوں میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ باتیں کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نے اے بڑے پیٹ کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوائے اسکے نہیں کہ ہم جاتے ہیں یعنے بازار کو واسطے سلام کرنے کے سلام کرتے ہیں ہم اُس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم اس سے یعنے اُس میں ثواب حاصل ہوتا ہو نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ع (وَعَنْ

جابر قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق وانہ قد اذانی مکان عذقہ فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بعنی عذقک قال لا
قال فھب لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت الذی ھو ابخل منک الا الذی یبخل بالسلام رواہ
احمد والبیھقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے یعنے نام لیا اسکا
بیچ باغ میرے کے درخت ہے کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہے کہ ایذا دی ہے مجکو ہونے درخت اسکے نے کہ بتقریب اسکے وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہے پس بھیجا آنحضرت نے
یعنے اسکے پاس کسیکو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اسنے کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنے اگر بیچنے مین عار آتی ہے تو تو مفت ہبہ کر تاکہ مین ہبہ
کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدلے درخت کھجور کے کہ جنت مین ہو تیرے لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین دیکھا مین نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہے ساتھ سلام کے یعنے وہ البتہ تجھسے زیادہ بخیل ہے کہ بسبب تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت
نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف لکھا ہے علما نے کہ یہ حضرت نے اسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا خلاف امر
کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا دلیل فرمانے آنحضرت کے کہ اسکے عوض درخت جنت مین لے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سے نہ تھا ح (وعن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال البادی بالسلام بریٔ من الکبر رواہ البیھقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ نقل کی اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا
ساتھ سلام کے پاک ہے تکبر سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ پا چلتے ہون یا دونون سوار
ہون انہین سے جو پہلے سلام علیک کہے وہ پاک ہے تکبر سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے انپر جواب سلام کا اور
اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا تو واجب نہین اسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ اسکے ساتھ
مین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا م ح باب الاستیذان یہ باب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کے ف کسی کے
دروازے پر جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہے گھر مین آنے کے لیے اور اصل اس مین قول اللہ تعالے کا ہے یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی
اھلھا الخ یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین کہ غیر ہون تمھارے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت اس مین یہ ہے کہ کہے السلام علیکم
مین آؤن ح ع الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی سعید الخدری قال اتانا ابو موسی قال ان عمر ارسل الی ان اتیہ فاتیت بابہ فسلمت ثلثا فلم یرد علی فرجعت
فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیت فسلمت علی بابک ثلثا فلم تردوا علی فرجعت وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن
لہ فلیرجع فقال عمر اقم علیہ البینۃ قال ابو سعید فقمت معہ فذھبت الی عمر فشھدت متفق علیہ) روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسے
اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین انکے پاس پس حاضر ہوا مین انکے دروازے پر اور سلام کیا مین نے تین بار یعنے بقصد اذن
چاہنے کے پس نہ جواب دیا مجکو پس پھر آیا مین پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مین نے کہ تحقیق مین آیا تھا پس سلام کیا مین نے اوپر دروازے تمھارے کے
تین بار پس نہ جواب دیا تمنے یعنے تمنے اور تمھارے خدام نے مجکو پس پھر گیا مین اور تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے ایک تمھارا تین بار پس نہ اذن
دیا جاوے واسطے اسکے پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ پس کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا مین ساتھ ابو موسے کے اور گیا مین پاس حضرت عمرؓ کے
پس گواہی دی مین نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسے نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تمنے بھی یہ حدیث سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمرؓ کے پاس اور گواہی
دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمرؓ کی بنا بر احتیاط کے تھی تا جھوٹی جرأت نہ کرین حدیث بنا لینے پر والا خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصاً ابو موسی اشعری جلیل
کبار صحابہ سے تھے اور تین سلام اسلیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے ہو اور دوسرا تامل کے لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے ح ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال

صلی اللہ علیہ وسلم اذنک علی ان ترفع الحجاب وان تسمع سوادی حتی انہاک رواہ مسلم) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا مجھ پر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرے یہاں تک کہ منع کروں میں تجکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے گھروں کے دروازوں پر پردے ہوتے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے کی واسطے آنے تیرے کے مجھ پر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنے تو پردہ اٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہے یعنے اگر مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آئیو چہ جائے کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہونا میرا گھر میں جانے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہیں ہے تاآنکہ منع کروں میں تجکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا ٹھہرا گیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہتے ہیں چلے آتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ میں وقت حاضر ہونے سورتوں کے ہوگا خصوصاً بعد اترنے آیہ حجاب کے بیچ (وعن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہہا متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہ ہے کہ باپ جابر کے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے آنکر جابر کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لیے آئے تا انسے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرت کے انکے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت وجود میں آئی حتے کہ بعد ادا دین کے جتنی کہ تھیں باقی رہیں کچھ انمیں سے کم نہوا اور سبب برا جاننے کلمہ انا انا کا یہ تھا کہ اسمیں ازالہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعیین وتشخیص نہیں حاصل ہوتی ہے جیسا چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعیین حاصل ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کے جابر پر بھی شرح (وعن ابی ہریرۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدح فقال ابا ہر الحق باہل الصفۃ فادعہم الی فاتیتہم فدعوتہم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لہم فدخلوا رواہ البخاری) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے آپکے گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کے پاس اور بلا انکو میرے پاس پس آیا میں انکے پاس اور بلایا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اہل صفہ آئے اور سبھوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ تھے فقراے مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو انتہی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اسکے لیے یعنے اسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں ہے [illegible] حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے آئے ہونگے ساتھ نہ آئے ہونگے پس محتاج ہوئے اذن کے یا بسبب نہایت ادب حیا کے اذن چاہا یا لوگونکو وہ حدیث نہ پہونچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات بیچ الفصل الثانی فصل دوسری (عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعث بلبن وجدایۃ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل رواہ الترمذی وابوداود) روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا یعنے میرے ہاتھ دودھ اور بچہ ہرن کا اور ککڑیاں پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہ اسکو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنے پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تعلیم کے کہ پھر جا تو یعنے دروازے پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوؤں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن وفی روایۃ لہ قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنے بلانے والے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اسکے اذن ہے نقل کی یہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کے آئی ہے

کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اسکا ہی ف یعنے جسوقت کسیکو بلانے کے لیے بھیجا اور وہ اسکے ساتھ آیا حاجت پر وانگی مانگنے کی نہین ۱۲ مولانا (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِہٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِہِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازے پر تو نہ سامنے
کرتے دروازہ کے منھ اپنا یعنے تاکہ گھر والون پر نظر نہ جا پڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازے کے یا بائین اسکے پھر کہتے سلام ہو تمپر سلام ہو تمپر اور یہ یعنے سامنے نہ آنا اسواسطے تھا
کہ نہ تھے اُن دنون مین دروازون پر پردے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تکرار سلام کی اسلیے تھی کہ تاتحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہی نہ اقتصار دو بار پر اسلیے کہ عادت
شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے مین کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہو اُسپر تو نہین مضائقہ ہی سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولے ہی
برعایت اصل سنت کے اور اسلیے کہ بعض اوقات کواڑ کیا پردہ کھولتے ہوے اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنے ہوتا ہی ۱۲ ع (وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ
رَحْمَةُ اللّٰہِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ سرا اُسکا یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کے الفصل الثالث
فصل تیسری (عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا
اور روایت ہی عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کرون مین وقت جانے کے اپنی مان کے
پاس پس فرمایا کہ ہان یعنے اسلیے کہ بعض اوقات کھلے ہوتے ہین اسکے وہ اعضا کہ نہین جائز بیٹے کو دیکھنا انکا پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق مین ساتھ اسکے رہتا ہون یعنے ایک
گھر مین پس اذن کیون مانگون گویا اس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کے لیے ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کے
اُس پاس پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق مین خادم ہون اسکا یعنے باربار جاتا ہون اُس پاس خدمت کے لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کے لیے بمقتضاے قواعد شرعیہ کے
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانے کے اُس پاس یعنے اگرچہ ساتھ کھنکارنے اور آہٹ پاؤن اور بلند کرنے آواز کے ہو کیا دوست رکھتا ہی تو یہ کہ دیکھے اسکو
ننگا یعنے اگر نا گہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہین چاہتا مین کہ دیکھون اسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کے پاس اسکے نقل کی یہ مالک نے
بطریق ارسال کے ف مان کا سا حکم اور محارم کا بھی ہی خواہ وہ نسبی ہون یا دودھ کے علاقہ کے یا سسرال کے سوائے بیوی کے ۱۲ ع (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا مین جسوقت داخل ہوتا رات کو کھنکھارتے آنحضرتؐ واسطے اذن میرے کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت
اذن کی رات کو کھنکھارنا تھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تھا مین جب آتا رات کو پس اگر کھنکھارتے پھر آتا مین پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکھارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہرا ہو وقت
مین بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اب رہا یہ کہ علامت داخل ہونے کی دن مین کیا تھی پس احتمال معلوم ہوا ہی یہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضاے مفہوم مخالف کے یعنے
تھا مین جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکھارتا مین واسطے انکے اور احتمال ہی غیر اسکے کا واللہ اعلم ۱۲ ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنے کا اسکے لیے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اسکو
بیہقی نے شعب الایمان مین باب المصافحۃ والمعانقۃ باب ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کے ف معانقہ کے معنے ہین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور
مصافحہ کے معنے ہین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کے اور چاہیے کہ دونون ہاتھون سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہین بعد از نماز
عصر کے یا جمعہ کے کچھ نہین ہی اور بدعت ہی بسبب تخصیص وقت کے اور تصریح کی ہی بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آوے
مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون یا ارادہ شروع نماز کا رکھتے ہون پس بعد فراغ کے مصافحہ کرے اُنسے لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سے ہی

وسطے اسوقت کہ پھیلا دے مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کے لیے تو نہین لائق ہی اعراض ساتھ کھینچ لینے ہاتھ کے اسلیے کہ رنج ہوگا اسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب سے اور عورت جوان
سے مصافحہ کرنا حرام ہی اور مصافحہ نہین اس بڈھیا سے کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتے اپنی خلافت مین اُن بڑھیوں سے کہ دودھ اُنکا پیا تھا اور اسی طرح اگر مرد
بڈھا کہ امن مین ہو شہوت سے اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہی اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کے درست نہین اور جسکو دیکھنا حرام ہی اسکو چھونا بھی حرام ہی بلکہ حرمت چھونے کی
سخت تر ہی نظر سے کذا فی مطالب المومنین او رصلوۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ جب سلام علیک کرے ہاتھ دے یعنے مصافحہ کے لیے کہ ہاتھ دینا سنت ہی ولیکن ہتھیلی ہتھیلی پر رکھے اور
سر انگلیون کی نہ پکڑے کہ بدعت ہی اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصاً وقت آنے کے سفر سے جیسا کہ بیچ حدیث جعفر ابن ابی طالب کے آتا ہی اور امام ابوحنیفہ رح اور محمد رح سے
منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنے ہاتھ ساتھ منھ اور آنکھون کے اور وہ کہتے ہین کہ معانقہ سے نہی آئی ہی چنانچہ فصل اول مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو
روایت کیا گیا ہی پہلے نہی کے تھا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کے نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کے ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ بر و کرامت کے ہو
مشروع ہی اور لکھا ہی علما نے کہ اختلاف اس جگہ ہی کہ ننگا ہو اور ساتھ قمیص و جبہ کے مضائقہ نہین بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہی اور بعضون
نے کہا کہ مستحب ہی اور بعد مصافحہ کے جو اپنا ہاتھ چومتے ہین کچھ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ہی اور زمین بوس کرنا آگے امرا و علما و مشائخ کے حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا
اُسپر دونون گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نے کہا کہ جو کوئی زمین بوس کرے آگے سلطان و امیر کے یا سجدہ کرے اگر بوجہ تحیہ کے ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب
کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچھ نیت نکریگا تو بھی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کے اور زمین بوس کرنا سکتا ہی رکھنے رخسارہ یا پیشانی کی سے زمین کذا فی الظہیریہ
اور اگر اوپر ہاتھ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کے کچھ مضائقہ نہین اور اگر واسطے غرض دنیاوی کے کرے تو اشد مکروہ ہی اور کوئی اگر عالم یا زاہد سے
التماس اسکے پاؤن چومنے کی کرے تو چاہیے کہ نہ مانے کہنا اسکا اور بیچ بوسہ دینے اطفال کے رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر رخسار طفل کے سنت ہی اور کہا ہی
علما نے کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکے کے رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کے سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کے منھ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون کا ہی آپس مین ہاتھ پر اور پانچوان بوسہ دینا بہن کا ہی بھائی کی پیشانی پر اور بعضون کے نزدیک
دینا آپس مین اوپر ہاتھ اور منھ کے مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک بوسہ لینا چھوٹے لڑکے کا واجب ہی اور کہا نووی نے کہ بوسہ لینا ساتھ شہوت کے حرام ہی بالاتفاق برابر ہی اس مین باپ اور غیر اسکا انتہیٰ ع
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے انس
کے کیا تھا مصافحہ بیچ یارون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا کہ ہان نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے
دس بیٹے ہین نہین بوسہ لیا مین نے انمین سے کسی کا پس دیکھا طرف اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہین مہربانی و شفقت کرتا یعنے خلق خدا پر یا اولاد پر نہین رحم
کیا جاتا یعنے اللہ بھی اسپر نہین رحمت کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَثَمَّ لُكَعُ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ) اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالے
اور ذکر کی گئی حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ
اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا) روایت ہی براء ابن عازب سے
کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنے آپس مین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اُن دونون کے پہلے جدا ہونے سے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطے

اُن دونون کے ف روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابوالشیخ نے عمرؓ سے بطریق مرفوع کے کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کرے ایک اُن دونون کا اپنے یار پر ہوتا ہی محبوب تر بین اُنکا نزدیک
اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہی اپنے یار سے پھر جب مصافحہ کرتے ہین دونون تو اللہ تعالےٰ نازل کرتا ہی اُنپر سو رحمتین نوے تو ابتدا کرنے والے پر اور دس اُسپر
کہ جس سے مصافحہ کیا ہی ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاہُ اَوْ صَدِیْقَہٗ اَیَنْحَنِیْ لَہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَاْخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ
قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انسؓ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اُسکے
یعنی وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہین کہا اُس شخص نے کیا گلے لگے اُس سے اور بوسہ لے اُسکا فرمایا کہ نہین کہا اُس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اُسکا اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا کہ
ہان نقل کی یہ ترمذی نے ف جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کے ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کے اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہی سبب
وارد ہونے حدیث صحیح کے بیچ نہی کے اُس سے اگرچہ بہت اہل علم وصلاح اُسکو کرتے ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اُسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سے
نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے کوئی آگے کسی کے زمین کو یا پیٹھ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوے کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع ہونے
اسکے کے تغلیظ وتشدید بہت کی ہی اور کہا کادَ الانحناءُ اَن یکون کفراً واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہی انھون نے کہ مکروہ کہتے ہین گلے لگنے اور بوسے لینے کو جیسے کہ اوپر امام
ابو حنیفہ رح اور محمد رح سے نقل کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق وتعظیم کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنے کے اور آنے کے سفر سے ہو یا ہو بسبب بہت مدت کے ملاقات کے
دونون سے یا بسبب غایت محبت اللہ کے اور اگر بوسہ دے تو ہاتھ پر نہ دے بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دے نح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ
اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْہَتِہٖ اَوْ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ) اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر یا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اُس سے کہ کیسا ہی وہ اور پورے سلام تمہارے جو آپسمین کرتے ہو مصافحہ ہی یعنی
جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے
کہ کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر مین پس آئے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوے اور چلے طرف اُسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنی سواے تہبند کے کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوے کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہین دیکھا مین نے اُنکو ننگا پہلے اسکے اور
نہ پیچھے اسکے یعنی وقت استقبال کسی کے ساتھ اس طرح کے شوق کے ننگے بدن جاتے نہین دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ حدیث
اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کے اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کے سفر سے جائز ہی بلا کراہت غنغ
(وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ
وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ
بنو عنزہ سے تھا یہ کہ اُسنے کہا کہ کہا مین نے واسطے ابی ذر کے کہ کیا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تمسے جس وقت کہ ملتے تم اُنسے کہا ابو ذر نے نہین ملاقات کی مین نے
اُنسے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپنے مجھسے اور بھیجا میرے پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میرے بلانے کے لیے اور نہ تھا مین اپنے گھر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرت کے
پاس اور حضرت بیٹھے ہوے تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنے کے سفر سے بھی آیا ہی اور واسطے اظہار محبت اور عنایت کے ہی ح (وَعَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُہٗ
مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُھَاجِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسدن کہ آیا مین اُنکے پاس یعنی سال فتح مین خوش آنا واسطے
بہت سلام کے خوشنودی ہو سوار ہجرت کرنے والے کو نقل کیا اُسکو ترمذی نے ف سیوطی نے جمع الجوامع مین مصعب بن عبداللہ سے نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نے عکرمہ

بن ابی جہل کو دیکھا تو اُٹھے اور اسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرتؐ سے اور عکرمہ سوار مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کے اور پہونچا یمن میں پس گئی پاس اُسکے بیوی اُسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اُسکو حضرتؐ کے پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچھا ہوا اسلام اُسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرتؐ سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کے ساتھ مصافحہ کے ہے (وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص میں انصار میں سے کہا راوی نے اسوقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی اُنکے مزاج میں خوش طبعی اسوقت کہ ہنساتے تھے اسید قوم کو پس چوکا دیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو اُنکے کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اُسنے بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بدلا لے مجھسے کہا اُسنے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک پر کرتا ہے اور نہ تھا میرے بدن پر کرتا یعنے اگر میں کرتے پر سے چوکونگا تو پورا بدلا نہیں ادا ہونے کا پس اُٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کے پہلو پر کہا اُسنے کہ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہ یعنے بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ رجل جو ساتھ کہ مصابیح میں مذکور ہے یعنے ساتھ زیر لام کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینے والا وہی اسید بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول یوں ہے عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح بینما ہو یحدث القوم یضحکہم اذ طعنہ النبی الخ یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اسکے حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکے کیا ہے اور اسمیں تکلفات کیے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر عظمائے صحابہ سے ہیں اُنسے وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرتؐ نے اُنکے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور سننا اسکا مباح ہے اگر اسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو ہے (وَعَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا) اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر ابن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا اُنکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں اُنکی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے ف یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ سے جیسے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے [illegible] اور بیاضی منسوب ہے بیاضۃ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو مذکور ہوتا ہے بغیر نام کے تو مراد اُس سے عبداللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتے ہیں (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ قِصَّةِ رُجُوْعِهِمْ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِيْ اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پھرنے اُنکے کے حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنے حبشہ سے یہاں تک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے مالک نے اُنسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہیں وہ کہ بہتر مجھسے اور تمسے تھے گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر ابن ابیطالب سے اور بوسہ دیا اُنپر وقت آنے اُنکے کے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں اذن دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا ہے (وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبد القیس کے کہا جب آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اُترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگے کہ یہ خصائص حضرت سے ہو یا ابتدا یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطرابی میں اُنسے یہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب (وَعَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي
مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت مشابہ
ہو چال ڈھال میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہؓ سے یعنے حضرت فاطمہؓ ان
اموروں میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کے پس حضرت عائشہؓ نے یہ بیان کر کر انکی محبت آپس کی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کے ہے کہا تھیں فاطمہ جس وقت داخل
ہوتیں حضرت کے پاس کھڑے ہو جاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف انکے پھر پکڑتے ہاتھ انکا اور بوسہ لیتے انکا یعنے دونوں آنکھوں کے درمیان میں اور بٹھلاتے انکو بیچ جگہ بیٹھنے
اپنی کے یعنے اپنی جگہ انکے لیے چھوڑ دیتے اور انکو بٹھاتے اور تھے حضرت جس وقت کہ آتے حضرت فاطمہ کے پاس کھڑی ہو جاتیں طرف حضرت کے اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور چومتیں
انکا یعنے حضرت کے دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتیں انکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ
مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کے یعنے انکے گھر میں بیچ ابتدا آنے انکے کے
مدینہ میں یعنے کسی غزوہ سے پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق انکو پہونچی تھی تپ پس آئے انکے پاس ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو اے
بیٹی میری اور بوسہ دیا انکے رخسارہ پر یعنے از راہ شفقت و محبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ
أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اسکا آنحضرت نے اور
فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہے
کہ کسی کو کچھ دیتا نہیں اور انکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی انکی
بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہے ریحان کے معنے یا تو رزق و نعمت کے ہیں یا مراد ریحان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی انکا اور سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے انکو دیکھکر مانند پھول کے **فصل**
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ يَعْلَى قَالَ إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت
ہے یعلی سے کہ کہا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دوڑ کر آئے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا ان دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا
نقل کی یہ احمد نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور بیچ ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے (وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) اور روایت ہے عطاء خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَأَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت
ہے براء ابن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ
مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان ان دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ظاہر مراد گناہوں سے عام گناہ ہیں اور
طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم (**بَابُ الْقِيَامِ**) باب ہے بیچ بیان کھڑے ہو جانے کے یعنے تعظیم کے لیے **ف**
کہا بعضے علماء نے کہ کھڑے ہو جانا واسطے آنے والے کے سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت
ہوا ہے حدیث انس کی میں کہ مکروہ رکھنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابوامامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسے کہ عجمی اٹھتے ہیں اور یہ فرمایا کہ یہ عادات عجمیوں کی سی ہے
اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا
دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُوْمُوْا إِلَى سَيِّدِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف سعد بن معاذ کے بیجنے اور بلایا انکو تا آوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد خر پر سوار ہوکر پس جب نزدیک
پہونچے سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود کا جنہون
سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے پچیس روز تک انکو گھیر اقامہ مین پھر وہ اترے قلعہ سے اوپر حکم سعد کے کہ سردار انکے تھے اور بنو قریظہ خلفا انکے تھے انھون نے گمان کیا کہ سعد
رعایت حال ہمارے کی کرینگے پس جب اترے اس عہد پر کہ جو کچھ سعد حکم کرے اختیار کرینگے ہم آنحضرت نے سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین انکے حق مین اور سعد قریب اترے ہوے تھے
حضرت سے اور انکے زخم پہونچا تھا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم سے جاری تھا جب آنحضرت نے انکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہی کہ جہان آنحضرت
مدت اقامت مین نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلیے کہ حضرت بنو قریظہ مین اترے ہوے تھے وہان مسجد کہان تھی یا شاید کہ اس تاریخ مین وہان مسجد بھی بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث
کے دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے ہوجانے کے اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہی کہ واسطے آنے والے مجلس کے متعارف
وعادت ہوا ہی اور اس سے نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کی سی ہی اور آنحضرت کے نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو فرماتے
السیدکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہی کہ اٹھکر جلدی جاؤ انکی طرف اور مدد کرو انکے اترنے مین سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہو اور یہ جو روایت
کیا گیا ہی کہ آنحضرت کھڑے ہوگئے عکرمہ بن ابی جہل کے لیے وقت آنے انکے کے پاس حضرت کے اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سے کہ کہا نہین آیا مین آنحضرت کے پاس کبھی مگر
کہ کھڑے ہوجاتے تھے واسطے میرے یا ملتے تھے پس ان روایتون سے دلیل پکڑنی صحیح نہین ہی بسبب ضعیف ہونے انکے کے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہے کہ قیام آنحضرت کا حضرت
فاطمہ کے لیے اور قیام انکا حضرت کے لیے سابق مین معلوم ہوا اور ہمین یہ تاویل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی بعد سے نہین اور طیبی نے بھی
محی السنۃ سے نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نے ساتھ اس حدیث کے اوپر اکرام اہل فضل کے یعنے علما صلحا کے اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ قیام اہل فضل کے لیے بیچ وقت آنے کے
مستحب ہی اور حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ نہی اسکی کے صریحا کچھ صحیح نہین ہوا اور مطالب المومنین مین قنیہ سے نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹھنے والون کا
واسطے آنے والے کے بسبب تعظیم کے اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اسکے لیے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھے قیام اسکے لیے مکروہ نہین ہوگا اور
قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ اسکے حق مین ہی کہ بیٹھا ہو اور اسکے آگے لوگ کھڑے ہین اسکے بیٹھنے تک جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور بیچ قیام و تعظیم کے واسطے اہل دنیا
کے وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ع (وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ) اور گذری حدیث تمامی بیچ حکم قیدیون کے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اٹھاوے کوئی
کسی کو جگہ بیٹھنے اسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ اسکی مین ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو یعنے تا حاجت اٹھانے کی نہ پڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون
نے کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی ولکن لیقل تفسحوا یعنے ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہوجاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کے ہی پس جو کوئی سبقت کرے طرف ایک جگہ مباح کے یعنے
مسجد وغیرہ کے دن جمعہ وغیرہ کے واسطے نماز کے یا غیر اسکے کے پس وہ احق ہی ساتھ اسکے اور حرام ہی اوپر غیر اسکے کے اٹھا دینا اسکا بسبب اس حدیث کے ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہ اٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھرے طرف اسکے پس وہ احق ہی ساتھ اس جگہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہی علما نے کہ یہ حکم اس صورت مین ہی کہ اٹھا ہو بقصد پھر آنے کے مثلا جیسے
وضو کو یا اور کسی تھوڑے سے کار ضروری کے لیے اٹھا اور پھر آیا جلدی سے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہی پس اگر کوئی وہان آن بیٹھے تو اسکو اٹھا دینا درست ہی اسلیے کہ نہین باطل ہوا ہی
اختصاص اسکا واسطے رجوع کرنے مباح کے طرف اصل اپنی کے اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ آگے آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھے پھر اٹھتے اور ارادہ کر رکھتے پھر آنیکا
تو نعلین اتار جاتے تھے یا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اٹھا اور کسی کام کے لیے دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہ اسکی نہ رہی اور وہ مستحق اسکا نہین رہا ع ح (اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ) فصل دوسری
(عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ)

روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب تر صحابیوں کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جسوقت کہ دیکھتے حضرت کو نہ کھڑے ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آنحضرت کا اُسکو یعنے کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف ناخوش رکھتے تھے حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے قیام میں اور بیٹھنے میں اور کھانے میں اور پینے میں اور چلنے میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہے انا واتقیاء امتی برآء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تھا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کے حاجت تکلف ظاہری کی نہیں رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہے بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کے ۱۲ع (وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں آگے اسکے لوگ کھڑے رہنے کر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہے گویا کہ فرمایا جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اسکے یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہے کہ یہ وعید اسکے حق میں ہے کہ بطریق تکبر و تعظیم کے دوست رکھے لوگوں کے کھڑے رہنے کو اور اگر یہ خواہش کرے اسکی اور کھڑے رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کے لیے یا واسطے ثواب کے لیے یا بقصد تواضع کے تو نہیں مضائقہ حاصل یہ کہ مکروہ اور منہی عنہ دوست رکھنا ہے کھڑے رہنے کو بطریق تعظیم و تکبر کے اور اگر اس طرح نہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنی حدیث کے کہ وہ یہ ہے کہ حکم کرے انکو ساتھ اسکے اور لازم کرے اُنپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کے اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کے دلیل ہے اسپر کہ کھڑا رہنا آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل کے مانند کھڑے رہنے متعلم کے واسطے معلم کے مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہے ان میں جو بطریق بر و اکرام کے جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطے کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہے واسطے اُس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہے واسطے اسکے یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب اپنے سے یہاں تک کہ اگر نکرے وہ قیام تو کینہ رکھے اُس سے یا شکوہ کرے یا غصے ہو اُس سے (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابوامامہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ کیے ہوئے اوپر عصا کے یعنے عصا ٹیکے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم واسطے حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض اُنکا بعض کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جب کوئی سردار انمیں آتا ہے تو بمجرد دیکھنے اسکے کے اُٹھ کھڑے رہتے ہیں گھبرا کر اور اسکی تعظیم کے لیے کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اسکی طرف ساتھ قول اپنے کے کہ تعظیم کرتا ہے بعض انکا یعنے چھوٹے بعض کی یعنے اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سے اصل قیام ممنوع نہوا جیسے کہ بعضی حدیثوں میں آیا ہے بلکہ جو کہ بطریق تکبر و عظمت شان کے ہو ۱۲ح (وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْبَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابوبکرہ صحابی واسطے ادائے شہادت کے یعنے ایک قضیہ میں کہ گواہ تھے وہ اُسمیں پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم انکی کے ایک شخص جگہ اپنی سے یعنے تا وہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابوبکرہ نے بیٹھنے سے اُس جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے یعنے بیٹھنے سے اُس جگہ میں کہ اُٹھے اُس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اُس شخص کے کہ نہیں پہنایا اسکو کپڑا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اسکا ہو کہ اُسنے کپڑا اسکو دیا ہے اسکے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اُسکے پونچھنے سے تو جائز ہے اسکو یا اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اُٹھا ہے تو مضائقہ نہیں ہے بیٹھنے کا جگہ اسکی میں جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ اور جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث صَدْرُ الدَّابَّةِ اَحَقُّ بِصَاحِبِهَا اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ اور مانند اسکے بہت سے فروع میں اور ابوبکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو انکو شک ہوگا اُس شخص کی رضا میں کہ شاید وہ کسی کے کہنے سے اُٹھا ہو یا بسبب حیا کے یا احتیاط کے یا ورع کے نہ بیٹھے حمل کیا اُنھوں نے حدیث کو اطلاق پر ۱۲ع (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد انکے پھر اُٹھتے یعنے گھر میں جانے کے لیے اور ارادہ رکھتے پھر آنیکا تو اُتار جاتے پاپوش اپنی یعنے بیٹھنے کی جگہ اسکو کبھی جاتے

اور ننگے پاؤں جاتے یا چھوڑ جاتے بعض اس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنے چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکے اصحاب حضرت کے بیچ آنا آپکا مجلس مین پس ٹھہرے رہتے وہ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف گرد انکے یعنے داہنی بائین اور آگے انکے یہ اسلیے کہا گیا کہ وارد ہوئی ہے نہی بیٹھنے سے درمیان حلقہ کے ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصون بیٹھے ہوؤن کے مگر ساتھ اذن اُنکے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے انکے بیچ مین آپ نہ آ بیٹھے اسلیے کہ کبھی ہوتی ہے ان مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اسکا بیچ مین انکے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر اسکو محبت ہوتی انکی آپس مین معلوم ہے تو نہ بیٹھے اور اگر معلوم ہے کہ علاقہ محبت کا نہین ہے ان مین تو بیٹھ جاوے اور اگر مبہم و نامعلوم ہے تو احتیاط اسمین ہے کہ نہ بیٹھے ع ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون کے مگر ساتھ اذن انکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ساتھ ہمارے مسجد مین باتین کرتے ہمسے پس جس وقت اٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہونا یعنے دراز یہان تک کہ دیکھتے ہم آپکو داخل ہوئے بعضے گھرون بیویون اپنی کے مین ف کھڑے ہوتے یعنے بسبب برخاست ہونے مجلس کے نہ واسطے تعظیم حضرت کے اسلیے کہ صحابہ نہین کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے پس کیونکر کھڑے ہوتے وقت جاتے کے اور کھڑے رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیے تھا کہ وہ منتظر اسکے رہتے ہونگے کہ حضرت کسی کام کے لیے فرماوین یا پھر تشریف لاوین بیٹھنے کے لیے پس جب مایوس ہوتے تو متفرق ہوتے ع (وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے تھے پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے اپنی جگہ سے اُسکے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہے یعنے پس کیون تکلیف فرمائی آپنے حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہے جب دیکھے اُسکو بھائی مسلمان اُسکا یہ کہ حرکت کرے واسطے اُسکے یعنے قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا ایک طرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کے حق ہے روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ باب ہے بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے اور اسمین ذکر لیٹنے کا بھی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ صحن خانۂ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوت مارے ساتھ ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف ہیئت اس نشست کی یہ ہے کہ دونون زانو کھڑے رکھے اور تلوے زمین پر رکھے اور دونون ہاتھون سے پنڈلیون پر حلقہ کرے خواہ سرین زمین پر رکھے یا نہ رکھے اور بجاے ہاتھون کے کبھی کپڑا بھی پانون پر لپیٹ لیتے ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کے اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتے ہین اور آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بھی روایت کیا گیا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہے ح ع (وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عباد بن تمیم سے نقل کی اُسنے چچا اپنے سے کہا اُسنے کہ دیکھا مین نے آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رکھنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کھلنے ستر کا بخلاف رکھنے پانون کے پانون پر کہ اس سے بعض اوقات ستر کھلجاتا ہے سو اس سے تطبیق ہو جاتی ہے درمیان اس حدیث کے اور درمیان حدیثون نہی اسکی کے کہ آگے آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگے ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنے راحت اور دفع تکان کے والا معلوم ہوا ہے کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکے تھا کہ بیٹھتے تھے آپ چار زانو با وقار و با تواضع ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اُٹھاوے مرد ایک پانون اپنا دوسرے پانون پر

اس حال میں کہ وہ لیٹا ہوا ہو پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستلقین احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر نقل کی یہ مسلم نے ف یہ دو حدیثیں جابر سے آئی ہیں ظاہر میں منافات رکھتی ہیں ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ اول مذکور ہوئیں اور تطبیق ان میں یوں ہی ہے کہ رکھنا ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر دو طریق سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دونوں پاؤں دراز ہوں اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مضائقہ نہیں ہے اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہیں آتا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ زانو ایک پاؤں کا کھڑا رکھے اور پاؤں دوسرا اس پاؤں کے زانو پر کہ کھڑا کیا ہے رکھے یہ منع ہے اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ ستر کھل جاوے جیسے کہ پائجامہ نہ پہنے ہو اور نہ تہبند یا دامن کرتے کا دراز ہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہیں پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہے ایسا ہی کہا ہے علما نے شرح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یتبختر فی بردین وقد اعجبتہ نفسہ خسف بہ الارض فہو یتجلجل فیہا الی یوم القیمۃ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑوں خطدار کے اور تحقیق عجب میں ڈالا تھا اسکو نفس اسکے نے اور خوش آتے تھے اسکو وہ کپڑے یعنی انکے پہننے سے تکبر اور عجب میں پڑا تھا دھنسا یا گیا اسکو زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت میں سے ہو یا اگلی امتوں میں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنے میں برا ہے اور انجام اسکا بد اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمیں آئی ہیں اور ہر ایک کا زبان عرب میں ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی میں ذکر کی ہیں بہتر اور افضل سب میں ہون ہے ساتھ زبرہ اور جزم واو کے کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سی سرعت کے چلیں نہ مثل مردہ دلوں اور افسردوں کے مانند لکڑی خشک کے چلیں اور نہ ساتھ ہلکا پن اور گھبراہٹ کے کہ یہ دونوں قسمیں بری ہیں اور دلیل ہیں اوپر مردہ دلی اور بے عقلی کے اور قرآن شریف میں اللہ تعالے نے ہون کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندوں کو ساتھ اسکے وصف کیا ہے وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنے بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں زمین پر آرام و با وقار بے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی کے الفصل الثانی

فصل دوسری (عن جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ رواہ الترمذی) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا جابر نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائیں طرف آپکے نقل کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نکرے جیسے کہ بیچ مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہے شرح (وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ رواہ رزین) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد میں گوٹ کرتے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ رزین نے (وعن قیلۃ بنت مخرمۃ انہا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد وہو قاعد القرفصاء قالت فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع ارعدت من الفرق رواہ ابو داود) اور روایت ہے قیلہ بیٹی مخرمہ کی سے کہ تحقیق دیکھا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے بہیئت قرفصا کے کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سے بیٹھے کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور میں تھے کانپ گئی میں مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابو داود نے ف قرفصا ساتھ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر اسکے کے اور ساتھ صاد مہملہ کے مقصور اور ممدود دونوں طرح آیا ہے اور قاموس میں مثلثۃ القاف والفا کہا ایک قسم ہے بیٹھنے کی اور وہ اسطرح کہ بیٹھے دونوں سرین پر اور لگاوے رانیں پیٹ کو اور احتبا کرے ساتھ دونوں ہاتھوں کے یعنے دونوں ہاتھوں سے حلقہ کرے پاؤں پر یا بیٹھے تکیہ کر کر دونوں زانوؤں پر اور لگاوے رانیں پیٹ سے اور داخل کرے ہتیلیاں ہاتھ کی دونوں بغلوں میں یعنے داہنی ہتیلی بائیں بغل میں اور بائیں ہتیلی داہنی بغل میں اور یہ بیٹھنا عرب کے جنگلیوں کا ہے اور غربا اور مشغول کہ لمبین فکر اور اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتے ہیں شرح (وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابو داود) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑھ چکتے فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابو داود نے (وعن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ اترتے رات کو سفر میں یعنے راحت سونے کے لیے لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح کے کھڑا کرتے

پہونچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنے عادت شریف یہ تھی کہ جب اُترنے کے وقت سفر میں کچھ رات ہوتی تو داہنی کروٹ
آرام فرماتے جیسے عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کر ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے
اور داہنی کروٹ سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیے کہ دل لٹکتا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اسکو اور جب بائیں پہلو پر سوتا ہے تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہے اور آرام پاتا
ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائیں کروٹ سوتے ہیں تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جاوے اور موجب
ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اُترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کے اُترتے تو پہونچا کھڑا کر کر سر مبارک ہتھیلی پر
رکھتے **ع** (**وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ**) اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ کی
سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلعم کے آرام کرنیکا مانند اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک آپکے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اول جملہ کے معنے یہ ہیں کہ تھا بچھونا
حضرت کے آرام کرنیکا قریب اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا یعنے لوگوں کو یعنے تھوڑا سا تھا طول وعرض میں تھا اور بعضوں نے یہ معنے کہے ہیں کہ بچھونا حضرت کا
اس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا اُس نے بغیر اتفاق
صحابہ کی قبر شریف میں جسد مبارک کے نیچے رکھدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہنے حضرت کا بعد انکے کوئی پہننا اور بیضہ یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اُسکے کہ ہنوز قبر بند نہوئی تھی وہ چادر نکال لی
اور ظاہر یہ تھا کہ بجاے یوضع کے وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطے حکایت حال کے اور تھی مسجد الخ یعنے وقت آرام کرنے کے سر مبارک
مسجد کیطرف کرتے تھے اسلیے کہ جب رو بقبلہ لیٹتے حجرۂ شریف میں تو سر مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرۂ شریف بجانب دست چپ مسجد کے ہے اسمین رو بقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہے
اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زیر جیم کے ہے یعنے مصلے کے یعنے وقت آرام کرنے کے مصلی سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کے لیے بچھالیں **ع** (**وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے
اوندھا پس فرمایا آپنے اسکو کہ یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا
اہل عبرت کا ہے کہ پیچ ملکوت آسمان اور ستاروں کے نظر عبرت سے دیکھتے ہیں اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالے کے دلیل پکڑتے ہیں اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور
یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کے مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتے ہیں واسطے نماز اور طاعت مولے عز وعلا کے اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا چین والونکا
ہے کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہیں ہضم ہونے طعام کا اور راحت وآرام طبیعت کا اور چوتھے لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ اور منہ کا شرف اعضا اور افضل اجزاے
بدن کے ہیں نکما غفلات پر اوندھا ڈالتے ہیں بیچ غیر طاعت وسجود کے اور یہ لیٹنا اغلامیوں کا ہے پس مشابہت کرنی انسے بری ہے **ع** (**وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ**
الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے یعیش بیٹے طخفہ بیٹے قیس غفاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے طخفہ سے اور تھا باپ اسکا اصحاب صفہ سے کہا اُسکے باپ نے ہو وقت
سحر میں لیٹا ہوا تھا بسبب درد سینے کے اوپر اپنے پیٹ پر یعنے اوندھا کہ ناگہاں ایک شخص ہلاتا ہے مجکو اپنے پانوں سے اور کہا اُس شخص نے کہ یہ لیٹنا ہے کہ دشمن رکھتا ہے اللہ تعالے اسکو پس دیکھا میں نے
پس ناگہاں دیکھتا ہوں کہ وہ شخص پانوں سے ہلانے والے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہو گا اسلیے اسطرح فرمایا
اسلیے فرمایا کہ ممکن تھا کہ دونوں رانوں پر جھک جاتے واسطے دفع درد کے بغیر پھیلانے پانوں کے **ع** (**وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ**
بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ حِجًى) اور روایت ہے علی بن شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چھت پر کہ نہو اُس پر پردہ یعنے گرد اُسکے دیوار کہ مانع ہو گرنے سے اور ایک روایت میں ہے لفظ حجار کا یعنے بدلے حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہے ساتھ زیر
ح کے یعنے چیز مانع کے گرنے سے مانند دیوار وغیرہ کے پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سووے پس تحقیق بری ہوا اُس سے ذمہ نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام

کتاب خطابی کا ہی بجاے حجاب کے حجی واقع ہوا ہی ف بری ہوا اس سے ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نے واسطے نگہبانی اُسکی کے باندھا ہی اسلیے کہ اللہ تعالے نے از راہ کرم و مہربانی
کے واسطے حفاظت اپنے بندون کے عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کے لیے پیدا کیے پس جب اس شخص نے اپنے ہاتھ سے نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ بحکم عادت کے
سبب ہلاکت اُسکی کا ہو وہ عہد و محافظت اُسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر ح اور زبر اُسکے کے مقصور ساتھ تنوین کے ہی اور مراد دونون وجہ سے پردہ ہی اسلیے کہ زیر
سے حجی ہی بسبب عقل کے ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کے کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشائستہ سے ویسے ہی پردہ مانع ہی گرنے سے اور ساتھ زبر کے جو حجی ہی یعنے جانب کے ہی کہ احجاء شیئے
جوانب کو کہتے ہین اور پردہ جانب کوٹھے کے ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
اور روایت ہی جابر سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کے سے اُس کوٹھے پر کہ نہو پردہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی ترمذی
اور ابو داؤد نے ف اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹھے ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سے پھلانگ کر بیچ مین جا کر بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہان جگہ پاتا
وہین بیٹھ جاتا اور دوسرے یہ کہ بیچ مین حلقہ کے جا کر بیٹھا اسطرح کہ بعضے لوگونکے منہ کا سامنا رکا کہ ایک دوسرے کو نہین دیکھ سکتا پس ضرر پایا لوگون نے اس سے اور تیسرے یہ کہ
بیچ مین جا کر بیٹھا مسخراپن کرنے کے لیے تا کہ لوگون کو ہنساوے ح (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور
روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین اُنکی ہی یعنے ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور
ایذا نپاوین نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ
سے کہ کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون تمکو متفرق نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
عزین جمع عزت کی ہی ساتھ تخفیف ز کے یعنے جماعت کے مکروہ رکھا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کے کہ
نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کے بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتین بنا کر نہ بیٹھو ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهٗ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهٗ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهٗ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ
هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوا ایک تمہارا بیٹھا سایہ مین پس اُٹھ جاوے اُس سے سایہ پس ہو کچھ اُسکا آفتاب مین اور کچھ
سایہ مین پس چاہیے کہ اُٹھ کھڑا رہے یعنے اور جگہ جا بیٹھے تا کہ ہووے سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیے کہ جب آدمی بیٹھتا ہی ایسی جگہ کہ کچھ سایہ مین ہو اور کچھ دھوپ مین تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج
اُسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثرین متضادین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے یعنے مرفوع اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا ابو ہریرہ نے جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس
اُٹھ جاوے اس سے سایہ پس اُٹھ کھڑا رہے اسلیے کہ جگہ کہ کچھ سایہ مین ہی اور کچھ آفتاب مین جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی اسی طرح یعنے جیسے کہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نے موقوف
ابو ہریرہ پر ف یعنے قول ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع مین ہی اسلیے کہ یہ چیز اجتہاد اور قیاس سے نہین معلوم ہو سکتی اُسکو صحابی بغیر سنے کے حضرت سے
نہین کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر تا کہ پہونچے اسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن
کا ہی جیسا کہ دشمن ہی دین کا ف اگر تمام آفتاب مین ہو تو یہ بھی بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت مین ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے اُسکے کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب
جاڑے کا ہو تو مضائقہ نہین ح (وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ
اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت
ہی ابی اسید انصاری سے کہ انھون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے یعنے باتین امر و نہی کرتے تھے لوگون کو اسحال مین کہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد مین سے پس
مل گئے مرد ساتھ عورتون کے راہ مین پس فرمایا حضرت نے عورتون کو پیچھے چلو مردون کے اور الگ ہو اسلیے کہ نہین پہونچتا تمکو اے عورتون یہ کہ بیچ مین راہ کے چلو لازم کرو اپنے پر کہ چلو

راہ کے کنارہ نہین پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے مین دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہان تک کہ کپڑا اُسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنے کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بسبب فرمانبرداری امر حضرت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنے مرد درمیان دو عورتون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ یعنے تفسیر ہے بعضے راوی سے یعنے ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہین ہے اصل حدیث سے پس یہ جملہ معترضہ ہے اور یہ منع اسلیے ہے کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مروت سے بھی دور ہے اور مرد کو جیسے دو عورتون کے بیچ مین چلنا منع ہے اسی طرح راہ مین ساتھ بھی اُنکے چلنا منع ہے در صورت خوف فتنہ کے ن ع ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَہِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے انکی مجلس شریف مین بیٹھ جاتا ایک ہم مین سے اُس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جہان جگہ پاتا وہین بیٹھ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالفت حظ نفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہے جیسے کہ شان اہل جاہ کی ہے ش ع (وَذُکِرَ حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ہُرَیْرَةَ فِیْ بَابِ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور ذکر کی گئین وہ حدیثین عبداللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے کہ سر ایک حدیث کا تو یہ ہے لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اُسکے ہے لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے ہم دونون حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے انشاء اللہ تعالے کہ ایک کا سر تو یہ ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفأ اور دوسری کا یہ ہے ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ہٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَہْرِیْ وَاتَّکَأْتُ عَلٰی اَلْیَةِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) روایت ہے عمرو بن شرید تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شرید بن شرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذرے مجھپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ مین بیٹھا تھا اس طرح یعنی جسطرح کہ دکھاتا ہون بعد اُن بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا مین نے بایان ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا مین نے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ مین ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر ہیئت بیٹھنے اُن لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہے اُنپر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد مغضوب علیہم سے یہود ہین لیکن انکو اسطرح ذکر کرنے مین دو فائدے مین ایک تو تنبیہ ہے اسپر کہ اسطرح کا بیٹھنا اُن چیزون کی جنس سے ہے کہ دشمن رکھتا ہے انکو حق تعالے اور دوسرے یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہین چاہیے کہ تشبہ نکرے اُنکے ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالے نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بھی مغضوب علیہم سے یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کے ہویدا ہین ن ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا جُنْدُبُ اِنَّمَا ہِیَ ضِجْعَةُ اَہْلِ النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ گذرے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنے اوندھا پس لات ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا اے جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جندب نام ہے ابوذر کا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادت کفار یا فجار کے سے ہے اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا انکا ہوگا اسحال مین کہ ہونگے دوزخ مین

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

باب ہے بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ہُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ ہَا ضَحِکَ الشَّیْطَانُ مِنْہُ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پس جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سنے اسکو یہ کہ کہے واسطے چھینکنے والے کے یرحمک اللہ پس لیکن جمائی پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان سے ہے پس جسوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیے کہ دفع کرے اسکو جبتک کہ ہو سکے پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہے یعنے کھولتا ہے منہ ہنستا ہے اس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے یون ہے اسلیے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہے ہا یعنے جمائی لیتے مین ہنستا ہے شیطان اُس سے ف دوست رکھتا ہے چھینکنے کو

الخ اسلیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوائے ادراکیہ کا ہی پس باعث او معین ہوتا ہی طاعت او حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہونے دیتی پس شیطان اُس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب اسکو شیطان سے کہا اور نسبت اُسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالے کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اُنکے کے ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اُسمین ہی اور تعریف کرے الخ یعنے الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین زیادہ کہے بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطریق موقوف کہ جو کوئی کہے وقت چھینکنے اپنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاویگا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کے بعد چھینکنے کے یہ ہی کہ چھینک باعث صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور یہ حق الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کے فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بھی حاضرون مین سے کہے کا سب کے ذمے سے ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہی اور سفر السعادۃ کے مؤلف نے کہا کہ ظاہر حدیثون کا یہ ہی کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اورون سے نہین ساقط کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہی اور مذہب شافعی یہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی لیکن افضل یہ ہی کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت مین ہی کہ چھینکنے والا حمد کہے اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہے مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکے کے اور شرح السنہ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو ع (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اُسکے مسلمان بھائی اُسکا یا فرمایا یار اُسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہے اُسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ بخاری نے ف خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار غالب کے ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہین پس دعا مین سب کو شریک کرے یا خطاب مذکور واسطے تعظیم کے ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی ع (وعن انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدہما ولم یشمت الآخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمت ہذا ولم تشمتنی قال ان ہذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ متفق علیہ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا چھینکا دو شخصون نے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے اُن دونون مین سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب ندیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے اُسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تھی اللہ کی اور نہین حمد کی تونے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے پس نہ مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نے کہ تھا مین ابن عمر کے پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب مین پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اُسکی چھینک کا ع (وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو موسے سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اُسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اُسکو نقل کی یہ مسلم نے (وعن سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم) اور روایت ہی سلمہ رضی بن اکوع سے یہ کہ اُنھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اُسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت ترمذی کی مین ہی یہ کہ حضرت نے فرمایا اُسکو تیسرے بار مین کہ یہ زکامی ہی ف یعنے یہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کریگا اور اُسکے ہر بار کے جواب مین حرج ہوگا اور حدیث مین ابوداؤد اور ترمذی سے آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہی چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت مؤکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سے زیادہ مین اختیار رکھتا ہی درمیان سکوت کے کہ رخصت ہی

اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہو کہ واجب یا سنت نہیں جواب اسکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم (وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی
لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنے اسکے منہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ مراد داخل ہونا حقیقۃً ہے یا مراد
قادر ہونا ہے اسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کے ۱۲ ع (الفصل الثانی) فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ
رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے
اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنے آواز بلند نہ کرتے تھے چھینکتے میں اور منہ ڈھانکتے
تھے اسلیے کہ یہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت بھی چہرہ میں واقع
ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے کہ کبھی بلند آواز ناگہان سے لوگ چونک اٹھتے ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست
کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مطالب المومنین ۱۲ ع (وعن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل
الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ہو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے
ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست
کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وعن ابی موسی قال کان الیہود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لہم یرحمکم اللہ فیقول
یہدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہے ابو موسی رض سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے بہ تکلف پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بامید اسکے کہ کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ
پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے نفرماتے یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا
ہدایت کی مناسب حال انکے کرتے ۱۲ ع (وعن ہلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال لہ سالم وعلیک وعلی امک فکان الرجل
وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا
عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العلمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ
سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنے بگمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطے اسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام
پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں یعنے لفظ وعلی امک کے کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ چھینکا تھا ایک
شخص نے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے
الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنے چھینکنے والا بطریق استجابت کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف
یعنے چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے کہ اولی یہ ہے کہ جمع کرے درمیان یغفر اللہ الخ کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم
کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوا الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اسکے کا دیا لیکن
جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہ کہ سلام بے محل بے موقع کے ہے جیسے کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیرے کے سلام تیری ماں پر کرے دوسرا یہ کہ یہ
نصیحت و تنبیہ کرنا اسکو ہے ساتھ اسکے کہ یہ ادب آدمیوں کا ہے اور اسکا تربیت مردوں سے نہ پائی ہے اور ماں کے پاس ادب نہ حاصل کیا ہوا اور یہ بھی لکھا ہے علما نے کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت
اسکی کے بسبب سرایت صفات ماں اسکی کے اسمیں پس محتاج ہوا دعا کا واسطے ماں اپنی کے ۱۲ ح (وعن عبید بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شمت العاطس ثلثا فما زاد
فان شئت فشمتہ وان شئت فلا رواہ ابو داود والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے

تین بار یعنے ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے نہ جواب دے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وعن ابی ہریرۃ قال شمت اخاک ثلثا فان زاد فہو زکام رواہ ابو داؤد وقال لا اعلمہ الا انہ رفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی اپنے کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا ابو داؤد نے نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہ کہ اُنہنے پہونچائی حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک ف یعنے یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر نہ کریں تو بھی بیچ حکم مرفوع کے ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننے کے شارع سے نہیں کرسکتے ؎ الفصل الثالث فصل تیسری (عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ قال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ولیس ہکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نقول الحمد للہ علی کل حال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کے لیکن نہیں اس طرح سے یعنے نہیں ہے ادب مامور و مستحب اس طرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کے بلکہ ادب متابعت امر کی ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے سکھایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر ہر حال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ؎ باب الضحک باب ہے بیچ بیان ہنسنے کے الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما کان یتبسم رواہ البخاری) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حضرت کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنے اکثر نقل کی یہ بخاری نے (وعن جریر قال ما حجبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا تبسم متفق علیہ) اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجکو مگر کہ مسکراتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں منع کیا یعنے آنے سے پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی یا منع نہ کیا مجکو اُس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنے جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجکو ؎ (وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاہلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی یتناشدون الشعر) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں اُٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنے اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اُٹھتے اور تھے صحابہ باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے یعنے طریق ذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر ف اُٹھتے یعنے واسطے نماز اشراق کے یا بیچ گھر میں تشریف لیجانے کے لیے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا انپر ؎ الفصل الثانی فصل دوسری (وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی) روایت ہے عبد اللہ بن الحارث بن جزء سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکراتے زیادہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے الفصل الثالث فصل تیسری (عن قتادۃ قال سئل ابن عمر ہل کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحکون قال نعم والایمان فی قلوبہم اعظم من الجبل وقال بلال بن سعد ادرکتہم یشتدون بین الاغراض ویضحک بعضہم الی بعض فاذا کان اللیل کانوا رہبانا رواہ فی شرح السنۃ) روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گئے ابن عمر کہ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمر نے ہاں اور حال آنکہ ایمان انکے دلوں میں بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا میں نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانوں تیر کے یعنے وقت تیر اندازی کے اور ہنستا تھا بعض انکا ساتھ بعض کے پس جسوقت ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنے والے اللہ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف حال آنکہ یعنے ایسا نہ ہنستے تھے کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہیں اور ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے اور خلل نور ایمان میں آتا ہے بلکہ اس حال میں بھی آداب شرع نہ چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنے مارے خوف الٰہی کے عبادت کرتے خدا کی اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے ؎ باب الاسامی باب ہے بیچ بیان ناموں کے ف مراد بیان احکام ناموں کا ہے کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے اور کونسا نام اچھا ہے اور کونسا برا ؎ الفصل الاول فصل پہلی (عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السوق فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال انما دعوت ہذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی متفق علیہ) روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنے پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اس شخص نے کہ نہین پکارا تھا مین نے مگر اس شخص کو یعنے اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما اقسم بینکم متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کنیت اسکو کہتے ہین کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہون یعنے علم و غنیمت اور مانند انکے کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنے جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنے دوزخ وغیرہ سے گنہگارونکو پس یہ بات تمہارے حق مین نہین موجود ہے بلکہ نرا نام ہے لفظاً اور صورۃً تمہارے حق مین اور تمہاری اولاد کے حق مین حاصل یہ کہ مین ابو القاسم نرا اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کیے گئے ہین بیچ میرے معنے قاسمیت کے باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کے پس نہین ہون مین مانند ایک تمہارے کے نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس تمکو میری سی کنیت نرکھنی چاہیے اور اس صورت مین معنے ابو کے ہین صاحب اس وصف کے جیسے کہ کہا جاتا ہے ابو الفضل اگرچہ بیٹا اسکا فضل نہو اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کے زمانہ مین تھی تاکہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتھ خطاب غیر انکے کے اور یہی صحیح ہے کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہے اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون اسمین جمع ہون یا نام اور کچھ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی اور اصحاب ظواہر کا ہے اور تمسک انکا ساتھ انھین دونون حدیثون کے ہے اور علما کے اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہے جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہے کہ جمع کرنا روا نہین یعنے اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنے حدیث مذکور کے انکے نزدیک یہی ہین کہ جمع نکرو فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہے اور قول تیسرا یہ ہے کہ جمع کرنا بھی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کی طرف کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہے کہ منع آنحضرت کے زمانہ شریف مین تھا اور بعد انکے درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی کی ہے کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکے میرے یہان فرزند پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھون حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کے پیدا ہوے حضرت علی نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ انکے قول پر اعتماد نہین رکھتی ہے کہ نام بھی حضرت کا رکھنا جائز نہین اور قول صواب ان قولون مین سے یہ ہے کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کے اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو ممنوع ہے اور زمانہ شریف مین منع قوی تر تھا اور ایسے ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولے ہے اور حضرت علی رض نے جو یہ کہا تو وہ مخصوص تھا انکے لیے اور کو جائز نہین جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور جمع الجوامع مین ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر نامون تمہارے کے طرف اللہ عز وجل کے عبد اللہ و عبد الرحمن ہین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کے نامون کے یہ نام دوست تر ہین پس یہ دونون نام اسم محمد سے دوست تر نہین ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین یا کم ہین (وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ہو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا) اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نام رکھو اپنے غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھیگا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنے یسار یا رباح مثلاً پس نہووے وہ فرضاً پس کہے گا جواب دینے والا نہین یسار یا رباح یہان نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع ف یسار یسر سے ہے بمعنے آسانی اور فراخی کے اور رباح ربح سے ہے بمعنے فائدہ کے اور نجیح نجح سے بمعنے پیروزی اور برآنے حاجت کے اور افلح فلاح سے ہے بمعنے چھٹکارے کے اور نافع نفع سے ہے پس اس طرح کے نام رکھنے کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والون سے پوچھے کہ فلانا یہان ہے اور کہے وہ کہ نہین ہے تو باعتبار اصل معنے الفاظ کے مکروہ ہے اگرچہ مراد یہان ذات معین ہے اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نجیح نہین پس معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہین

پر نہین ہی بلکہ جو کہ انکی معنے مین ہون ہی حکم رکھتا ہی اور کہا نووی نے کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ کروہ تنزیہی ہی ان اسطرح کے نام رکھنے نہ تحریمی (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْہٰی اَنْ یُّسَمّٰی بِیَعْلٰی وَبِبَرَکَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِیَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِکَ ثُمَّ رَاَیْتُہٗ سَکَتَ بَعْدُ عَنْہَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ یَنْہَ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کرین نام رکھنے سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانند انکے پھر دیکھا مین نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کے ان ناموں کے منع کرنے سے پھر وفات کیے گئے اور نہین منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسطرح کے نام رکھنے سے نہی واقع نہین ہوئی کہا طیبی نے گویا جابر نے علامتین نہی کی دیکھین اور سنی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تھی اور نہین سنی تھی صریح اسلیے اسطرح کہا ولیکن نہی اس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انتہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بھی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنیکا پھر سکوت کیا بعد اسکے از راہ رحم کرنے کے امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبح ناموں مین فرق کرنے مین حرج مین پڑینگے پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْنَی الْاَسْمَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ اِلَّا اللّٰہُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہی کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنے بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے فرمایا بہت ناخوش ترین مردوں کا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام رکھا جاوے بادشاہوں کا بادشاہ نہین ہی بادشاہ مگر اللہ ف یعنے بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہی سوائے اللہ تعالے کے پھر جاوے بادشاہ بادشاہان کہ اصلا و ہم شرکت کا بھی اس راہ مین نہین رکھتا ہی (وَعَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّیْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَہْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ سَمُّوْہَا زَیْنَبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سے کہ کہا نام رکھی گئی مین برہ یعنے نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسوں کو اللہ دانا تر ہی ساتھ اہل نیکی کے تم مین سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہیے جس مین نفس کی تعریف ہو (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ جُوَیْرِیَةُ اسْمُہَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَہَا جُوَیْرِیَةَ فَکَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تھین جویریہ کہ ازواج مطہرات سے مین نام انکا تھا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نام انکے کو جویریہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف برہ کے معنے ہین نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے اسلیے کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہین اور کان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرت ہی نے خبر دی ہو مانی الضمیر کی اور سبب ممانعت اسطرح کے نام رکھنے کا یہان یہ فرمایا اور درباب زینب کے تزکیہ نفس اسلیے کہ مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کی رکھتی ہین شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد انکا اس نام کے رکھنے سے مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور یہی ہی کہ یہ عبارت کہ آئے حضرت فلانی بیوی کے پاس اور نکلے فلانی کے پاس سے مستعمل و متعارف تھے پس یہان اسی کو کہا واللہ اعلم اور بد فالی جیسے نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی ہی احتمال ہی کہ یہان بھی ہوا اور تزکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بھی ممکن ہی (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا کَانَتْ لِعُمَرَ یُقَالُ لَہَا عَاصِیَةُ فَسَمَّاہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَةَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ یعنے گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہ مسلم نے ف عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکھتے تھے بمعنے سرکشی اور تکبر اور تعظیم کے عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سے جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہی (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وُلِدَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ فَقَالَ مَا اسْمُہٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰکِنِ اسْمُہُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرت صلعم نے اسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہین لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف فلانا یعنے جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہی کہ بمعنے تبلیغ احکام اور ڈرانے کے ہی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَآئِکُمْ اِمَآءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ سَیِّدِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَقُلِ الْعَبْدُ

سَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنے میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہارے بندے اللہ کے ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنے لڑکی میری اور خادم میرا و خادمہ میری اور نہ کہے غلام یعنے مالک کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت مین ہے چاہیے کہ کہے سید میرا اور مولے میرا اور ایک روایت مین ہے نہ کہے غلام اپنے مالک کو مولے میرا اسواسطے کہ مولے تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ کہے عبدی الخ سے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کے عبودیت مین یا حقیقت عبدیت مین اور اسی طرح امتی کہنے سے منع فرمایا امۃ بمعنے مملوکہ کے ہے کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کے لیے اور غلام بمعنے لڑکے کے ہے اور جاریہ بمعنے لڑکی کے اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنے شفقت اور مہربانی کے ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیے کہا کہ لونڈی اور غلام ہرچند بڈھے ہون انکے ساتھ معاملہ جوانون کا سا کرتے ہین اور حرمت بڑھاپے کی نگاہ نہین رکھتے اور ہوسکتا ہے کہ بسبب قوت وستعد ہونے انکے کے خدمت گذاری مین کہتے ہون پس فرماتے ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی غلام کے لیے بہتر ہین عبدی اور امتی کہنے سے اور لکھا ہے علما نے کہ نہی الفاظ عبد اور امۃ سے اس صورت مین ہے کہ بروجہ تفاخر اپنے کے اور حقارت انکی کے ہو والا اطلاق عبد و امۃ کا قرآن و احادیث مین آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے والصالحین من عبادکم و امائکم وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیئ اور اسی طرح حدیثون مین بھی بہت آیا ہے اور جیسے کہ مالکون کو فرمایا ساتھ محافظت زبان کے بعضے الفاظ ناشائستہ سے مملوکون کو بھی فرمایا کہ نہ کہین اپنے مالک کو ربی اسلیے کہ رب اگرچہ بمعنے تربیت کرنے والے کے ہے ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالے کی ہے پس اطلاق آدمی پر وہم دلانے والا شرک کا ہے اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کے ہو تو منع ہے والا قرآن مین آیا ہے اذکرنی عند ربک اور سید کہے اسلیے کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہے مالک کو بہ نسبت مملوک کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مولے کہے اور ایک مین آیا کہ نہ کہے تو جاننا چاہیے کہ مولے کے کئی معنی آئے ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سے ہے کہ مولے کہے اور اسکو متصرف اپنا مراد رکھے چنانچہ اسلیے اطلاق کیا جاتا ہے لفظ مولے معتق پر جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے مولے القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولے الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکے ہے کہ ناصر اور معین مراد رکھے اسلیے کہ مولائے حقیقی باعتبار معنی مذکور کے اللہ ہی ہے نعم المولے ونعم النصیر پس منافات نرہی دونون روایتون مین حاصل یہ کہ مرجع اسکا بھی قاعدہ پہلا ہے کہ بطریق غایت تعظیم کے منع ہے والا نہین ع ح (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَۃَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کہو یعنے درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سے ہے کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ ف حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی ہے بمعنے درخت انگور کے اور کبھی بطریق مجاز کے انگور کو بھی کہتے ہین یعنے انگور اور درخت انگور کے اور یہی نام ہین وہ نام لیا کرو ولیکن کرم نہ کہا کرو اسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم کے کہتے تھے بعلاقہ اسکے کہ شراب اس سے بنتی ہے اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہے پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اس سے اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم وخیر کے ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہے مناسب نہین تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانے اسکے کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اسکے کے کہ کان انوار علم و تقوے کا اور منبع اسرار معارف کا ہے مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بھلائیون کو ہے اور لکھا ہے علما نے کہ جب وصف کیا تونے کسیکو ساتھ کرم کے ثابت کین اسکے لیے تمام بھلائیان ق ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا خَیْبَۃَ الدَّہْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الدَّہْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو نا امیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ یعنے زمانہ اسی کے اختیار مین ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ایام جاہلیت مین جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تھی تو کہتے تھے یا خیبۃ الدہر مراد رکھتے تھے اس سے برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے گیے اس سے اسلیے کہ پھیرنے والا احوال زمانہ کا اللہ تعالے ہے یعنے خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو حقیقت مین خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہے پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالے کو برا کہنا ہے ق ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّہْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الدَّہْرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہے ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے وہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن

کہے لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبثت نفسی اور لقست نفسی کے زبان عرب میں ایک ہی معنے ہیں یعنے غثیان اور شورش ال یعنے جی متلانا قے سے ولیکن آنحضرت نے مکروہ رکھا کہ خبثت نفسی نہ کہے بسبب قبیح اس عبارت کے اور بسبب احتراز نسبت کرنے مومن کے خبث کو طرف نفس اپنے کے ح (وَ ذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ فِیْ بَابِ الْاِیْمَانِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے یوذینی ابن آدم باب الایمان میں اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ شُرَیْحِ ابْنِ ہَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِہٖ سَمِعَہُمْ یُکَنُّوْنَہٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکْنٰی اَبَا الْحَکَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَہُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ بِحُکْمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ہٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُہُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اسکی قوم کو کہ کنیت کرتے ہیں اسکو ساتھ ابی الحکم کے پس بلایا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے وہی ہے حکم اور طرف اُسی کے ہے حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا ابی نے کہ تحقیق قوم میری جسوقت کہ اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان انکے پس راضی ہوتے ہیں دونوں فرقے ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنے حکم کرنا درمیان لوگوں کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبداللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمیں کہا میں نے شریح ہے فرمایا تو ابو شریح ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ ابی الحکم کے کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ اوصاف کے جیسے کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کے ہوتی ہے جیسے کہ ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا انکو اس حال میں کہ انکے ساتھ بلی تھی پس کنیت کی انکی ابوہریرہ اور کبھی ہوتی ہے نری علمیت کے لیے مانند ابی بکر اور ابوعمرو کے اور طرف اُسی کے حکم ہے یعنے ابتدا اور انتہا حکم کی اُسی کی طرف ہے نہیں رد کرسکتا کوئی اُسکے حکم کو اور نہیں خالی ہے حکم اُسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری ہی کے لیے سزاوار ہے نہ غیر اسکے کے لیے اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنیکا اُسکے وصف میں اگرچہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہے اسم ابو الحکم بسبب وہم دلانے والدیت اور ولدیت کے ح (وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا ملاقات کی میں نے حضرت عمرؓ سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے میں مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل میں کہتے ہیں کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹے ہوئے کو اور اس نام میں مراد یہ ہے کہ نے دلیل ہے اور حضرت عمرؓ نے کلام مذکور از راہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈال ح (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکارے جاؤگے تم دن قیامت کے ساتھ ناموں اپنے کے اور ناموں باپوں اپنے کے پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اچھے رکھو الخ یہ خطاب تمام بنی آدم کو ہے پس باپ بھی داخل ہیں اسمیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگوں کو نام ماؤں کے پکارینگے اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت اسمیں یہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہوں اور واسطے رعایت حال عیسیٰ بن مریم کے کہ بے پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر روایت ثابت ہو تو آباء کو حمل تغلیب پر کرینگے جیسے کہ ابوین کہتے ہیں اور شاید کہ کبھی بنام ماؤں کے یا بعضوں کو بہ نسبت باپوں کے اور بعضوں کو بہ نسبت ماؤں کے یا بعضے جگہوں میں اس طرح اور بعضے میں اس طرح ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِہٖ وَکُنْیَتِہٖ وَیُسَمِّیْ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت انکی کے اور نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھ ابوالقاسم کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے اس تقدیر پر ہونگے کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخوں مصابیح کے میں واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخوں مصابیح کے میں محمدا واقع ہوا ہے ساتھ نصب کے اس تقدیر پر یسمی ساتھ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنے نام و کنیت کرے کوئی محمد نامے کو ساتھ ابوالقاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے اوپر ہو چکی ہے ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ بِاِسْمِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ [illegible] حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ

سلہ در اعتذار از کنیت کردن قوم او را بابی الحکم ۱۲ ح سلہ یہ جواب بطور مقابلہ کے نہیں ہے بلکہ مراد اسکی یہ ہے کہ آپ نے سچ فرمایا لیکن کیا کروں اس سبب سے مجھکو ابو الحکم کہتے ہیں ۱۲ ح سلہ وجہ استعارہ من مقطوع الاطراف لمقطوع الحجۃ ۱۲

سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ وَمَنْ تَکَنّٰی بِکُنْیَتِیْ فَلَا یَتَسَمَّ بِاسْمِیْ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داؤد کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیث صریح ہے بیچ نہی کے جمع کرنے سے درمیان اسم و کنیت حضرت کے تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں شرع (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا وَکَنَّیْتُہٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُکِرَ لِیْ اَنَّكَ تَکْرَہُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اسْمِیْ وَحَرَّمَ کُنْیَتِیْ اَوْ مَا الَّذِیْ حَرَّمَ کُنْیَتِیْ وَاَحَلَّ اسْمِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّةِ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اسکا محمد اور کنیت رکھی میں نے اسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا روبرو میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کے تحریماً پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال و جائز کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کے یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنۃ نے کہ یہ غریب ہے **ف** شک ہوا ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد از ان حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اسکے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود میں نہیں لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کے احتیاط تمام رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کے تحریم کے لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لیے ہے ہو خ (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّیْهِ بِاسْمِكَ وَاُکَنِّیْهِ بِکُنْیَتِكَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علیؓ ہیں کہا علی مرتضیٰ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر پیدا کیا جاوے میرے یہاں بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہؓ سے یا اور سے تو نام رکھوں میں اسکا ساتھ نام آپ کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کے فرمایا اچھا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرتؐ کے بعد حضرتؐ کے جائز ہے اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ کُنْتُ اَجْتَنِیْهَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ ہٰذَا الْوَجْهِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ صَحَّحَهٗ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا کنیت رکھی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک ساگ کے کہ اکھیڑا تھا میں اسکو یعنی ترہ تیزک اکھیڑ رہا تھا کہ اسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ساتھ اس وجہ کے یعنی ساتھ اس اسناد کے کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنے کے یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کے اور مصابیح میں صحیح کہا ہے اسکو (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مثلاً ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرتؐ نے اسکو اور رکھا اسکا نام ابیض یعنی گورا ہو خ (وَعَنْ بَشِیْرِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهٖ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِیٍّ اَنَّ رَجُلًا یُقَالُ لَهٗ اَصْرَمُ کَانَ فِی النَّفَرِ الَّذِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ اَصْرَمُ قَالَ بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَغَیَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِیْزٍ وَعَتَلَةَ وَشَیْطَانٍ وَالْحَکَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَکْتُ اَسَانِیْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ) اور روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے یہ کہ ایک شخص تھا کہ اسکو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اسنے کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت کے ناخوش رکھا اسکو آنحضرتؐ نے اور اسکے بدلے زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے مشعر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابو داؤد نے یعنی بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ بمعنی عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسمائے الٰہی سے ہے پس لائق ہے یہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت اور غلبہ پر اور داب بندوں کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسی طرح نہیں لائق ہے کہ نام رکھا جاوے حمید اسلیے کہ یہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے پر وجہ مبالغہ کے پس نہ نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکے کے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنے اسکے غلظت و شدت کے ہیں اور مومن موصوف ہے ساتھ لین جانب اور خفض جناح کے اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے

اور نہیں حکم ہے مگر اسی کا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسے کہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولے لائق تغیر کے ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنے اسلیئے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہیں پلید تر ہے جانوروں میں کہ مردار و نجاست کھاتا ہے اور اسلیئے کہ معنے اُسکے دوری کے ہیں اور تغیر کیا نام حباب کو یعنے اسلیئے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہیں اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنے اسلیئے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہیں اور ہانکے جاتے ہیں ساتھ اُسکے شیاطین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کے یعنے شہاب الدین نام رکھیں تو نہو مکروہ اور کہا ابو داود نے کہ ذکر کی ہیں میں نے اسناد ان حدیثوں کی کہ جنمیں تغیر ان ناموں کا واقع ہوا واسطے اختصار کے (وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لِاَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ حُذَیْفَۃُ) اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کے یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود کے یعنے شک ہوا ہے کسی راوی کو آمین کیا سنا ہے تو نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری مرد کی ہے یعنے زعموا نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے تھے ف بیچ زعموا کے یعنے بیچ حق اس لفظ کے اور معنے اسکے کے کہ نسبت زعم کی کرتے ہیں طرف لوگوں کے کہ کہتے ہیں زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زے کے قریب معنے ظن کے ہے کذا فی النہایہ اور صراح میں لکھا ہے کہ زعم کے معنے کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اسناد کو کہتے ہیں اور قاموس میں کہا کہ زعم ساتھ پیش زا اور زبر اور زیر اُسکے کے قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اس چیز میں کہا جاتا ہے کہ اُسمیں شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت زعموا کے حق میں کیا فرماتے تھے اور بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام میں لاتا ہے تا پہونچیں بسبب اُسکے غرض کو کہ رکھتا ہے ساتھ سواری کے اُسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہونچتے ہیں اور اولے حاجت کرتے ہیں پس فرماتے ہیں کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنے ایسا کلام کہتے ہیں کہ مبنی اور مدار اُسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیئے کہ زعم اُس حدیث و کلام میں کہتے ہیں کہ کچھ سند اور ثبوت نرکھے بلکہ نری حکایت ہے کہ بسبیل گمان کے زبان پر آئی ہے پس چاہیئے کہ بیچ روایت و حکایت کے احتیاط کریں کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکریں اور اسلیئے مثال میں آیا ہے و زعموا مطیۃ الکذب اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ آدمی کو نچاہیئے کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا اگرچہ کہ یقین رکھتا ہو ساتھ دروغ گوئی اُسکی کے اور چاہیئے کہ لوگ اُسکے جھوٹ سے پرہیز کریں اور دغا نہ پاویں اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم کی جیسیکہ محدث وغیرہ کرتے ہیں انتہی (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہے حذیفہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو تم جو کچھ کہ چاہے اللہ اور چاہے فلانا یعنے وہی ہوگا اسلیئے کہ اسمیں برابر کرنا بندیکا ساتھ اللہ کے ہوتا ہے ارادے اور مشیت میں ولیکن کہو یعنے اگر سوائے اللہ تعالے کے کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلانا یعنے تا تبعیت مشیت اللہ تعالے کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کے یعنے سند متصل نہیں اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنے خواہ چاہے غیر اُسکا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہیں ہے اسواسطے کہ پہلی روایت کے کہ جس میں کہا ما شاء اللہ ثم شاء فلان کا ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تمنے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ ابو داود نے ف اگر ہو وہ سید یعنے سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اُسکے سید کہنے سے اللہ تعالے غضب ہوتا ہے اسلیئے کہ اُسمیں تعظیم اسکی ہوتی ہے اور وہ مستحق تعظیم کا ہے نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق و فاجر بھی حکم منافق میں ہو ولیکن خاص منافق کو اسلیئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اسکا پوشیدہ ہے تعریف و تملق اُسکے لیے محتمل تھی پس نہی کی کہ اسکو سید نکہو

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَۃَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ جَدَّہٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُکَ قَالَ اسْمِیْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَہْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَیِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِیْہِ اَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَمَا زَالَتْ فِیْنَا الْحُزُوْنَۃُ بَعْدُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی [illegible] کہ دادا [illegible] اسکا نام اسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہو نام تیرا کہا نام میرا حزن ہو فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہو کہا مین نہ کہا اُسنے نہین مین تغیر کرنے والا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن المسیب نے پس ہمیشہ رہا ہمارے بیچ خاندان ہمارے کے سختی ابتک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حزن زمین سخت کو کہتے ہین اور سہل ضد اسکی یعنے نرم اور چونکہ اُسنے نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ رکھا اور نام بڑا ہی رہنے دیا نشومی اسکی کہ اُسکے خاندان مین سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نکرنا اُنکا ابتدای ہجرت مین تھا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کے لیے آئے تھے اور ہنوز رسالتو صحت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے شرف نہوئے تھے ع ح (وَعَنْ اَبِیْ وَهْبِ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِیَآءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہو ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ نامون انبیا کے اور بہتر نامون مین طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور مانند انکے کے مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکے کے اور خوب سچے نامون مین یعنے مطابق واقع کے حارث اور ہمام اور بدتر نامون کے حرب اور مرہ کہ بمعنی لڑنے اور تلخی کے ہو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ساتھ نامون انبیا کے یعنے نہ ملائکہ کے اور نہ نامون جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند انکے کے اور حارث کے معنی ہین کسب کرنے والا اور ہمام ہم سے ہو بمعنی قصد و ارادہ کے اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں اسلیے انکو خوب سچا فرمایا ع

باب البیان والشعر باب ہے بیچ بیان اور شعر کے ف بیان کے معنے اصل مین کشف و ظہور اور وضوح کے ہین اور صراح مین لکھا ہو کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح و اوضح کلاما اور شعر لغت مین بمعنی دانائی اور زیرکی ہو شاعر بمعنی دانا اور زیرک کے اور اصطلاح مین شعر کہتے ہین کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والے نے قصد موزون بیت اسکے کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث مین موزون واقع ہوا ہو مقصود بالذات نہین ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَیَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا آئے دو شخص جانب مشرق سے پس کلام آپس مین کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگون نے بسبب بیان و فصاحت انکی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے ف یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمین دو شخص تھے کہ ایک کا نام حصین بن بدر تھا اور لقب اُسکا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم تمیمی زبرقان نے بیان اپنے فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا اور ایسا ہون اور عمرو اس بات کو جانتا ہی عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اُسکا دیا اسطرح کی برائیان اسکی بیان کین زبرقان نے کہا یا رسول اللہ یہ فضائل میرے جانتا ہی اور خلاف اس چیز کے کہ کہا اعتقاد رکھتا ہی لیکن بسبب حسد کے اسطرح کہتا ہو پس اسپر حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہو یعنے حکم سحر کا رکھتا ہی بیچ تغیر حال اور پھیرنے دلون کے کہ جیسے کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پھیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہو کہ یہ کلام حضرت کا بیچ برائی بیان کے فرمایا یا اسکی تعریف مین اور ظاہر تر یہ ہو کہ محتمل دونون وجہون کو ہی اور معنے یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کے ہو بیچ مائل کرنے دلون کے اور عاجز کرنے کے لانے سے مثل اسکے اور یہ محمود ہو اگر حق مین ہوا اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسے کہ حدیث مین آیا ہو الشعر کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ع ح (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہو ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے تمام شعر برے نہیں ہوتے بلکہ بعضے انمین فائدے کے بھی ہوتے ہین ع مولانا (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوئے مبالغہ کرنے والے کلام مین فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے تکلف کرنا کلام کرنے مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کے اور متوجہ کرنے انکے کے اپنی طرف مراد ہی ع ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہو کہ یہ وہ ہو خبردار ہو ہر چیز سواے اللہ کے فانی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لبید صحابی تھے اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہے اور ایک سو ستاون برس کی عمر انکی ہوئی ع ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِیْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَیْتًا فَقَالَ هِیْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَیْتًا فَقَالَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَیْتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور

روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پیچھے بیٹھا میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو شعروں امیہ بن ابی صلت سے کچھ کہا میں نے کہ ہاں یاد ہیں مجھے فرمایا کہ ہاں پڑھ پس پڑھی میں نے روبرو حضرت کے ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ ایک بیت پھر پڑھی میں نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہاں پڑھ کوئی اور بیت یہاں تک کہ پڑھیں میں نے سو بیتیں نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہو کہ ہربار آنحضرت طلب یادی کی کرتے تھے اور وہ پڑھتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف میں کہ عہد جاہلیت میں اہل کتاب سے دین سیکھتا تھا اور عبادت اور دینداری کی باتیں کرتا تھا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اُسکے حق میں فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور حریص تھا اور پوچھنے اور جاننے خبر کے اور صفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہونگا جب سنا کہ قریش میں ہونگے اور صفات آنحضرت کے بہ تفصیل جانے پھر گیا اس طریق سے از حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نہ چاہیے مجھے ایمان لانا اسپر کہ ثقیف سے نہو اور ابن جوزی نے کتاب وفا میں لکھا ہے کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ کاشکے پاؤں انکو اور خدمت اور مدد انکی کروں جب نور نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اُس شعر کا کہ اسمیں علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنے والا اُسکا کافر و فاسق ہو ش ح (وعن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بعض المشاہد وقد دمیت اصبعہ فقال ہل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللہ ما لقیت متفق علیہ) اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائی کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر انگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کے ہے وہ چیز کہ دیکھی تو نے اور پیش آئی تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں تو الخ جب انگلی حضرت کی غزوہ احد میں زخمی ہوئی تو خطاب اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیقۃ کے درحالیکہ تسلی دیتے تھے اسکو اور معنی یہ ہیں کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہے تجھپر اسلیے کہ تو نہیں مبتلا ہوئی ساتھ کسی چیز کے یعنے ہلاک و قطع کے سوائے اسکے نہیں کہ خون آلودہ ہوئی ہے تو اور یہ بھی ضائع نہیں بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اُسکی کے ہے ثواب دیگا اسپر چنانچہ کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت اور اسمیں تلطف ہے امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہونچے تو صبر کریں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ یہ شعر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اُس سے اور تصور نہیں صدور اسکا حضرت سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہے کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیل رجز سے ہے اور اُسکو داخل شعر کر نہیں رکھتے ہیں اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی شعر کہے وہ شاعر نہیں ہے اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہے کہ وہ شاعر نہیں ش ح (وعن البراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اہج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس متفق علیہ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ کے واسطے حسان بن ثابت کے کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبریل ساتھ تیرے ہیں یعنے امداد و اعانت تیری کرتے ہیں بیچ القاء و الہام مضامین کے اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کے جواب دے میری طرف سے یعنے کافروں کو کہ ہجو کرتے ہیں اور ناسزا کہتے ہیں مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبریل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن قریظہ کے بنی قریظہ ایک فرقہ ہے یہود میں سے ایک جانب مدینہ کے انکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کے اور حسان بن منذر انصاری مدنی صحابی بڑے شعرائے اسلام سے ہیں ایکسو بیس برس کی عمر انکی ہوئی ساٹھ برس کفر میں گئے اور ساٹھ برس اسلام میں ش ح (وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اہجوا قریشا فانہ اشد علیہم من رشق النبل رواہ مسلم) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنے شاعروں کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہے اُنپر پھینکنے تیر کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہجو کرنی کافروں کی اور دشمن دین کی لیکن چاہیے کہ ہجو کریں انکی بعد ہجو کرنے انکی کے مسلمانوں کی اور اس سے پہلے ہجو انکی نکریں تا باعث ہجو مسلمانوں کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالے کے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (وعنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہجاہم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے واسطے حسان کے کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے تو واسطے خدا اور رسول کی طرف سے یعنے مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتا ہے اور ذکر کرتا ہے اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ یعنے تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے (وعن البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق

[illegible]

حَتّٰى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا اَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اٹھاتے مٹی دن خندق کے یعنے جس زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوۂ احزاب میں تو حضرت خود ذات شریف سے اسکے کاروبار میں مشغول رہتے تھے کہ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہانتک کہ غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنے پڑھتے یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سے ہے قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم پس اوتار اے اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہے ہمپر بسبب اسکے کہ جب ارادہ کرتے ہیں وہ فتنہ کا یعنے کفر کے طرف پھیرنیکا انکار کرتے ہیں ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتوں کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہا کی ضمیر پھرتی ہے طرف کلمہ ابینا کے اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائلا مقدر ہے اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ اور سنانا اوروں نکے مسلمانوں اور کافروں سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہے ضمیر بہا کی طرف بیتوں کے اور ابینا ابینا حال ہے یعنے مخصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کے ۱۲ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجروں اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس رجز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جبتک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حالانکہ جواب دیتے تھے انکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالے کے وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور الخ ۱۲ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرا جانا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردے پیٹ اسکے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر بد مضمون ہے کہ مشتمل ہووے فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

(عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ) روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالے نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے کے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے ف لکھا ہے علماء نے کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب بیچ دل انکے کے اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب انکے کے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے انکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے بیچ شعر سے اور تاسف کے اور حال اپنے کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالے نے بیچ مذمت شعر کے یہ آیت اتاری والشعراء یتبعھم الغاوٗن حضرت نے فرمایا کہ شعر اکہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں اور رکھنے والا اسکا ان شعراء میں کہ اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسلیے استثنا کیا ہے اللہ تعالے نے انکو ساتھ قول اپنے کے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ہونے ہجو کفار کے بیچ حکم جہاد کے والذی نفسی بیدہ الخ ۱۲ع (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی بری بات سے دو شاخیں ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور کھولکر بیان دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے ف حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں ہو بھی چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور کھولکر بیان کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن کے قدرت نہیں رکھتا ہے

اوپر تقریر و بیان کے اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقوے کرتا ہے بُری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کے ت ح (وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْكُمْ اَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْهِقُوْنَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ عَنْ جَابِرٍ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ) اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمھاری طرف میرے اور بہت نزدیک تمھارے مجھسے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق تمھارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمھارے طرف میرے اور دور ترین تمھارے مجھسے بد اخلاق تمھارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے اور متفیہق نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے ترمذی کے مانند اسکے جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے ف منھ کھنے میں فراخ کرنے سخن کو اور منھ بھر کر کلام کرنے کو جیسے متکبر بغباتے ہیں پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کے بعلاقہ لزوم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی اور تقریریں بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں بہ نیت تاثیر کے دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کے اور متوجہ کرنے کے طرف طاعتوں کے کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن اسمین بھی موافق سمجھ لوگوں کے کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں سامنے ان پڑھوں کے کہ یہ بھی اچھا نہیں ہے ش ع (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ زبانوں الخ یعنے زبانوں کو وسیلہ کھانیکا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹی اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پھانسیں اور حاصل کریں اُنسے دنیا اور خواہش نفسوں اپنے کی جیسے کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنے جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کے درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کے اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ مقاصد لینے کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کے ت ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں وہ جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتوں کے یعنے از راہ مبالغہ کے بیچ اظہار بلاغت و بیان کے جیسے کہ لپیٹتی ہیں اور کھاتی ہیں چارا گائیں ساتھ زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف پس وہ کلام اچھا ہے کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اسکا ساتھ باطن اسکے کے بموجب شریعت کے ت ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ یَا جِبْرَئِیْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں اس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجھکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ انکے ساتھ مقراضوں آگ کے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ قوم تیری کے وہ جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنے لوگوں کو نیک کام کرنیکو کہتے ہیں اور آپ نہیں کرتے اور برائی انکے نہ کرنے میں ہے اور کہنے میں برائی نہیں اگرچہ آپ نکریں چنانچہ اسلیے امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر کریں تو بہتر ہے ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا ت ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِیَسْبِیَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنے طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاکہ قابو میں لاوے بسبب اسکے دل مردوں کے یا فرمایا لوگوں کے نہیں قبول کریگا اللہ تعالے اس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَقَدْ

رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے عمرو بن عاص سے یہ کہ انھوں نے کہا ایک دن اس حالت مین کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنے خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت بیان کیا یعنے واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کے بیان کو کہ تنگ ہو نے لگے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اسکے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا مین نے یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہ کہ اختصار کرون مین تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کے اسلیے کہ او قصد الخ مقولہ ہے قال یوما کا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ مین فرق پڑ گیا بسبب حال کے پھر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو بن ع (وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ سے اُسنے نقل کی صخر کے دادا سے یعنے بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنے کہنے والے پر یا ملال ہے سننے والے پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہین اور اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے پس گران ہے اُسپر کہ نہین چاہتا کہ سنے اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بعضا علم جہل ہے اسکے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کہ احتیاج نہین ہے انکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکے کے اور چھوڑ دے اُن علوم کو کہ محتاج ہین لوگ انکے یعنے قرآن اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنے والے جہل اور علوم کے ہوتے ہین پس اعتبار اُسکو جہل کہا دوسرے یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل نکرے یہ جاہل اسلیے ہوا کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک دعوے علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان مین عالم ہے اور واقع مین جاہل ہے یہ علم اُسکا علم نہین بلکہ جہل ہے اور حکم ساتھ ہیش ح کے بمعنے حکمت کے ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے شرح الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے واسطے منبر مسجد مین کہ کھڑے ہوتے اُسپر کھڑے ہونا در آنحالیکہ فخر کرتے حضرتؐ کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتے حضرتؐ کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالے تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیلؑ کے جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اُسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اُسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک اونٹونکو اے انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنے آنحضرتؐ ساتھ شیشون کے ضعیف عورتونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانے اور آواز کے کذا فی الصراح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسیکو علما مین سے خلاف نہین ہے اسمین اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تھک جاتے ہین تو خوش آوازی کرتے ہین اور حدی کہتے ہین اُس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتے ہین اور تیز چلنے لگتے ہین اور قواریر جمع قارورہ کی ہے بمعنے شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کے دو ہین ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کے کہ عورتون کے بدن مین ہے تیز چلنا اونٹونکا اور جنبش موجب مشقت کی ہے اور دوسرے معنے یہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتون کی ہے یعنے مبادا اُسکے گانے سے تغیر انکے باطن مین پیدا ہوا اور خطرے برے آنے لگین کہ گانا بالخاصیت طبیعت کو جنبش مین لاتا ہے اور وسوسے دلمین لاتا ہے اسی سبب سے فضیل بن عیاض رحمہ نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنے گانا منتر زنا کا ہے اگرچہ یہ احتمال ازواج مطہرات مین ضعیف ہے لیکن وسوسے خاطر کے طبیعی ہین اختیار مین نہین راہ احتیاط کی چلنی اولے ہے کذا قالوا اور حقیقت مین افعال و اقوال آنحضرتؐ کے واسطے تعلیم و تلقین امت کے ہین اور اکثر شارحین نے دوسرے معنون کو ترجیح دی ہے اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہین باعتبار الفاظ کے شرح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شعر یعنے پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعر کلام ہے پس اچھا اُسکا اچھا ہے اور برا اُسکا برا ہے یعنے مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے نقل کی یہ

دارقطنی نے اور نقل کی شافعی نے عروہ سے مرسل (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطٰنَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطٰنَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جس وقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عرج مین کہ نام ہے ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان روبرو آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانے دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اسکے لیے بھرنے سے ساتھ شعر کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہ شعر پڑھتا ہے وہ بیباک اپنے محال چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانون کی طرف نہیں کرتا جانا کہ نہایت شائق ہے شعر کا اور یہ ہے ... شعر انکے باطن ... اور یہ ... پس اسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب و رحمت الٰہی سے اور مذمت کی شعر کی کہ ساتھ اسکے مغرور و مبتلا تھا ہ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ پیدا کرتا ہے نفاق کو دل مین جیسا کہ جماتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے راگ ہے سبب نفاق کا اور بیچ روایت دیلمی کے انس سے یہ الفاظ آئے ہین کہ ان الغناء واللھو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر لینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب اور کہا نووی نے کتاب روضہ مین کہ گانا ساتھ نرمی آواز کے مکروہ ہے اور سننا بھی اسکا مکروہ ہے اور اگر ہو سننا اسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کے شعار شراب پینے والونکا ہے مانند عود اور طنبور اور رباب اور باجون کے حرام ہے ایسا گانا بھی اور سننا بھی ہ ح ع (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ ہَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ مِنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمر کے بیچ راہ کے پس سنی آواز نے کی پس رکھین دونون انگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوے راہ سے دوسری طرف یعنے بقصد احتراز اور اجتناب کے پھر کہا واسطے میرے پیچھے اسکے کہ دور ہوے اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ یعنے اس آواز سے کہا مین نے نہین پس اٹھالین انگلیان اپنی دونون کانون اپنون سے کہا ابن عمر نے تھا مین ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس سنی آواز نے کی پس کیا حضرت نے مانند اس چیز کے کہ کیا مین نے کہا نافع نے اور تھا مین اسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف یعنے اس سبب سے مجکو منع نہ کیا سننے اسکے سے کہ مین چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر نہتی تا کوئی نہ کہے کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوے اور ورع کے تھا والا نافع کو بھی اس سے منع کرتے اور کلام درباب غنا کے طویل ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ محدثین کہتے ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہیں ہوئی اور مشائخ کہتے ہین کہ جو کچھ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اسکے ساتھ باجا ہوا اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ رکھتے ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے کہ سننا آواز لہو کا یعنے باجون کا حرام اور گناہ ہے بموجب فرمانے آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنے اچانک پس نہین گناہ ہے اسپر اور واجب ہے اسپر یہ کہ بہت کوشش کرے اس مین کہ نہ سنے اسلیے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ انگلیان کان مین رکھ لین ہ ح ع باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کے یعنے اس کلام سے کہ نہ کہنا چاہیے خصوصاً غیبت اور برا کہنا اسکا کہ سچا ہے اسکی غیبت کرنی اور برا کہنا الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اسکے کے ہے یعنے زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور برے سے اور دانتون کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اسکے کے ہے یعنے ستر کو محفوظ رکھے زنا سے ضامن ہون مین واسطے اسکے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سے ہے جیسا کہ اپنے فضل سے ضامن رزق بندون کا ہوا ہے ویسے ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہے اور آنحضرت نائب اسکے ہین ؛ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِہَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَہْوِیْ بِہَا فِیْ جَہَنَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُمَا یَہْوِیْ بِہَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ

ایک بات کہ اسمین رضامندی حق کی ہو نہین جانتا اُس بات کی شان بلند کرتا ہو اللہ بسبب اُسکے بڑے درجے یعنے بندہ نہین جانتا ہو قدر اُسکی اور گمان کرتا ہو اُسکو سہل وکم اعتبار
حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہو اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہو ساتھ ایک بات کے کہ اسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہو مضائقہ نہین جانتا اُسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہی
اُسکو گرتا ہو بسبب اُسکے دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے یہ الفاظ آئے ہین کہ گرتا ہو بندہ بسبب اُس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان
مبدا اور منتہی کے دور تر ہو اُس مسافت سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہو ف یعنے زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اُسکے فعل کو آسان نہ جاننا چاہیے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے
نکلتی ہو اگرچہ آدمی اُسکو آسان وسہل جانے اگر وہ بات حق ہو تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہو اور اگر بُری ہو تو موجب گرنے کی درکات دوزخ مین ہوتی ہو ع (وَعَنْ
عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بُرا کہنا مسلمان کا فسق ہو اور مار ڈالنا اُسکا کفر ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ تغلیظ و تشدید ہو بیچ نہی کے مار ڈالنے مسلمانون کے سے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہو جیسے کہ حدیث
المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اُسپر رکھتی ہو یا مراد مار ڈالنا ہو بسبب اسلام کے کہ حلال و مباح جانے بسبب اُسکے قتل اُسکا اور یہ بیشک ہو کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اُسکے کے اور
حلال و مباح جاننے کے کفر ہو ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِہَا اَحَدُہُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہو ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اُن دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے کہنے والا اس
کلمہ کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہو اسلیے کہ اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہو اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہو اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین
اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اُن حدیثون مین سے ہو کہ گنا ہو انکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہو کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہو کہ کفر
کے نسبت نہ کیا جاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتل و زنا کے اور کہنے اُسکے کے اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہو ایک
تو یہ کہ محمول ہو اوپر حلال جاننے والے اُسکے کے پس اس صورت مین معنی باء بہا کے یہ ہونگے کہ رجوع کرتا ہو طرف اُسکے کفر اور دوسرے یہ کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہو اُسپر معصیت
تکفیر اُسکے کی اور تیسرے یہ کہ یہ محمول ہو اوپر خوارج کے کہ کافر کہتے ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہو اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہو کہ خارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نکیے جاوین
کہتا ہون مین کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانے ہمارے کے ہو اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع
طیبی ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت
ہو ابی ذرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اُسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہو کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہو یار اُسکا کہ
جیسا وہ کلمہ کہا اس طرح کا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے فاسق و کافر نہین یعنے اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہو تو آپ کافر ہوا ع
(وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کے اور نہین ہو وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہو کفر یا عداوت اُسپر یعنے آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو انسؓ سے اور ابی ہریرہؓ
سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص برا کہنے والے آپس مین گناہ اُس چیز کا کہ کہین اُسپر ہو کہ پہلے برا کہا یعنے دوسرا شخص کہ برا کہتا ہو اُسکا گناہ بھی اول پر ہو کہ
ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہو اور وہ باعث ہوا اُسکو برا کہنے پر جبتک کہ تجاوز نکرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے ف پس اگر تجاوز کی مظلوم نے حد سے باین نہج کہ زیادہ ہوا برا کہنا اُسکا
برا کہنے پہل کرنیوالے کے سے اور ایذا اُسکی سے ہوتا ہو گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہو گناہ فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہو
دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۵ ع ۵ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے
کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جائز واسطے صدیق کے یہ کہ ہو بہت لعنت کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہو بمعنی کثیر الصدق کے اور

اصطلاح صوفیہ میں صدیقیت ایک مقام ہے بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہے اسپر
اور چونکہ صدق و راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسے مقام میں پہونچا کہ بعد مقام نبوت کے ہے اور تمام انبیا واسطے رحمت کے اور نزدیک کرنے دوروں کے مبعوث ہیں لعنت کرنی کہ دور
ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہے شان اسکی نہوا و مقتضاے مقام صدیقیت کا نہیں اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت و جماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہے کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اسکا
ہو اور اپنی زبان کو ساتھ اسکے آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھ اسکے نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہے نزدیک خدا کے کیا حاجت کہ اور کوئی اسکو
لعنت کرے مگر جائز ہے اُس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو ساتھ مرنے اسکے کے کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہے رحمت آلہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہے فضل
ناگہانی اسکے سے یہ تو مخصوص کافرون کے لیے ہے اور دوسرے دوری اور محرومی مقام قرب و رضاے حق سے کہ راجع اور عائد ساتھ ترک اولے اور احوط کے ہے پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہے
بیچ ترک بعضے اعمال ہو اور راہ کے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول و ماثور ہے سب اسی باب سے ہے نہ قسم اول سے اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائے کہ احتراز تھوڑی سی لعنت سے نادر الوقوع
ہے مومنین میں کہا ابن مالک نے کہ صیغہ مبالغہ میں اشارہ ہے اسپر کہ یہ ذم نہیں ہے اسکے لیے کہ صادر ہو لعنت اُس سے ایکبار یا دو بار ف ح (وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان اللعانین لایکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیمۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی درداء سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت
کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف گواہی دینے والے یعنے لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہیں اوپر امت محمدی گواہی دینگے
کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام الٰہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والونکو لعنت عادت ہو رہی انکی
درجہ شہادت یعنے گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہونیکا دن قیامت کے ف ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوے لوگ اور مستحق آگ دوزخ
کے ہوے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے لوگون کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحسر اور
غمخواری اور تاسف کے اوپر حال انکے تو وہ کہنے والا اُنکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنے
اہلکہم کے ہیں کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگونکو اور بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک
طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی میں ڈالتا ہے اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور نا امید و بے شوق ہوتے ہیں گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہیں انکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی
اور ساتھ رحمت و مغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہے پس یہان اشارہ ہے اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیے ف ح (وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدترین
لوگون کا دن قیامت کے دو روئیہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنے ہر جماعت سے از راہ خوشامد کے
ایسی باتین کرتا ہے کہ موافق مرضی انکی کے ہو و رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ مسلم نمام) اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنے ساتھ
نجات پانے ہو دنکے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں بجاے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہے ف قتات اور نمام کے ایک ہی معنے ہین کہ جو ایک کی بات
دوسرے کو پہونچاوے اوپر وجہ فساد کے ف ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وما
یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب
حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یہدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یہدی الی النار) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنے خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور

تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنے پہونچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنے مراتب عالیہ اُسکے کہا اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیتہ طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہے طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اُسکا نزدیک اللہ تعالے کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ الفاظ آئے ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہونچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہے طرف آگ کے ف لکھا جاتا ہے الخ یعنے حکم کیا جاتا ہے اُسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اُسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اُسکا یا لکھا جاتا ہے نام اُسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلی کے یا لوگ اپنی کتابون مین نام اُسکا صدیق لکھتے ہین اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتھ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہے لوگون کے دلون مین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہ سچا ہے بر قیاس قول اللہ تعالے کے اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اُسکے لیے عذاب جھوٹون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اُس سے بغض رکھتے ہین ش ح (وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا اَوْ يَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ام کلثوم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگون کے اور کہتا ہے باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کے ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پہونچاتا ہے اچھی باتین یعنے ایک طرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہتا ہے الخ یعنے کلام کہے شخص ہے خیر کو نہ شر کو مثلا زید و عمرو مین بگاڑ ہے یہ آپس کی اصلاح کے لیے کہتا ہے ایک طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو اگرچہ اُسنے نہ کہا ہو ش ح (وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اُنکے منھ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہارے بطمع مال کے برابر ہے کہ تعریف نثر ہو یا نظم اُنکے منھ مین مٹی ڈالو یعنے محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشابہ ہو ساتھ ڈالنے خاک کے قلت و حقارت مین تاکہ بچو تکبر سے تمہاری اور بعضے علماء نے اُسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ اُسنے خاک لی اور سامنے امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنیوالے کے منھ مین ڈالدی اور اُسمین زجر ہے تعریف کرنے والے کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہے اُسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہے انہون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہے تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اُسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس وہ تعریف کرے کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تاکہ اُسکو رغبت ہو اور بھلائیون کے کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اُسکے اقتدا کی پس نہین ہے وہ مداح یعنے مداح برا ش ح (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ ثَلٰثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے مبالغہ کیا اُسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت نے واے تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنے مرد صالح مثلا حال اُسکا اللہ تعالے جانتا ہے حقیقت حال اُسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اُسکا ہے اُسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے یعنے جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنے احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور بجزم نہ کہے کہ بلاشبہہ ایسا ہی ہے تا حکم علم الٰہی پر ہجوم ہو ف کاٹنا گردن کا یعنے ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہے استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اُس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دنیا مین ہے اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسی کو ہلاک کیا اور اُسکے قصاص مین اُسکو ہلاک کیا حاکم نے شرح ف تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی اُسکے منھ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اُس سے اور دوسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہے کہ خبر تعریف کی اُسکو پہونچے پس اس سے بھی نہی کی گئی اور تیسرے یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اُسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرنی اُسکی ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے پس اس تعریف کا

نقصان نہیں ہے عالمگیریہ۔ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْكَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز وصفت کے کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہووے بیچ بھائی میرے کے یعنے اُس شخص مین کہ اسکو بہ بدی ذکر کیا مین نے وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنے اگر وہ صفت بد اُسمین ہے اور سچ مین نے کہا اور اُسکو ناخوش آگا یہ بھی غیبت ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہے اُس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اُسکی اور اگر نہو اُسمین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ ہوے تو افترا بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ الفاظ آئے ہین جسوقت کہ کہے تو واسطے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اُسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اُسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہین اُسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر ف جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اُس سے اور غیبت کہتے ہین کسی کے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اُسکو خواہ وہ عیب اُسکے بدن مین ہو یا اُسکی عقل مین یا اُسکے دین مین یا اُسکی دنیا مین یا اُسکی خلق مین یا اُسکے نفس مین یا اُسکے مال مین یا اولاد مین یا مان باپ مین یا بیوی مین یا اُسکے خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اُسکے حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی و خاموشی مین اور سوا اُنکے مین جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ اُسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز کے یا اشارہ کے ساتھ آنکھ اور بھوون اور سر اور ہاتھ اور مانند اُنکے کے اور قاعدہ کلیہ اُسمین یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا وے تو کسی کو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اُسکے ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اُسکے منہ پر کہے اور ناخوش لگے اُسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ اور بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشوا لیے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اُس غیبت کی اُسکو پہونچی ہے اور اگر نہین پہونچی ہے یا وہ مرگیا یا مسافت دور ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوا لینے مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے مین نے بخش و ہو الصحیح اور بیچ استغفار کرنے کے اُسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہے یہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث مین آیا ہے شرح ف ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضائقہ ہے اور مکروہ ہے اُس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذافی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہونچاتا ہے لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہونچا وے سلطان کو اُسکی تا کہ وہ تنبیہ کرے اُسکو پس نہین گناہ ہے اُسپر کذافی فتاوے قاضی خان ہے عالمگیریہ (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَهِدْتِّنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اُسکو آنیکا پس برا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرتؐ نے بیچ ملاقات اُسکی کے اور تبسم کیا واسطے اُسکے یا میٹھی باتین کین اُس سے پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اُسکے حق مین ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اُسکی کے اور میٹھی باتین کین اُس سے پس فرمایا حضرتؐ نے کب پایا تو نے مجکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیون کا نزدیک اللہ کے مرتبے مین دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑین اُسکو لوگ واسطے بچنے برائی اُسکی کے اور ایک روایت مین واسطے بچنے فحش اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مولفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اُس سے حضرتؐ کی حیات مین اور بعد وفات حضرتؐ کے ظہور مین آئے اور بعد رحلت آنحضرتؐ کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور اُسوقت مین کہ آنحضرتؐ کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نہ تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اُسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اُسکے سے دی آخر کو آثار بدی کے ارتداد وغیرہ اُس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اُسکی واسطے ظاہر کرنے

قید تہمت سے اسکی بری تھی اور اسکو چھپاتے ہیں اور فریشتہ کھا دیتا ہے قید بین مذہب میں بس غیبت نہ تھی اور نووی نے کہا کہ حضرت میں اس سے نرم کلام کیا واسطے تالیف قلب اسکے

اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اسکی کہ ڈرہوا سکی فحش گوئی یا اوسکے ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے

اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونون کے معاً اور وہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی ہوتی ہے اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کے اسلیے

کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونون میں فرق نہیں جانتے۔ یا ملین اور نرمی سے جو فرمایا کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہے حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب میں

پس کیون برا کہا آپ نے اسکو حاضر میں جیسے کہ برا کہا آپ نے غائب میں اور واسطے بچنے فحش اسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہیں ایک تو یہ کہ ہین سے کہ اسکے منہ پر فحش اور سخت نہ کہا

اسکے کہ فحش گو نہون میں اور اس جماعت سے نہیں کہ لوگ ساتھ ترک کریں انکے کہ کہیں بسبب فحش انکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا مین نے اور اسکے منہ

اسکو برا نہ کہا اور برا شخص ہے وہ کہ چھوڑ دین اسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کے برائی اسکی سے۔ متفق علیہ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى

إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور نہین عذاب کیجاتی سخت مگر آشکارا کرنے والی برائی کے

اور تحقیق بے پروائی سے ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلاً عمل بد پھر صبح کرے اس حال مین کہ تحقیق ڈھانپا تھا اسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی اسکے عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تھی اسکی کہ نہین

عذاب کیا اسکو رات میں بیان کہ جیتا رہا دن تک پس کہے وہ شخص کسی سے اے فلانے کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اسکی پروردگار اسکے نے اور

صبح کرتے ہی کھولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت شیخ نے معنی معافی کے یہ لکھے ہیں کہ سلامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ

کرنے والے اور طیبی نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوے اور شیخ مرحوم نے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا

کہ غیبت کہ حرام ہے اسکی ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور جو کہ چھپا ہے اور آشکارا برائی کرتا ہے غیبت اسکی غیبت نہین اور لکھا ہے علما نے کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور

بدعتی داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کی طرف بلاوے اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہے غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی (اور ذکر

حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اسکا یہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافۃ مین الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ غَرِيبٌ) روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ

کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اسکے لیے محل بیچ کنارہ جنت کے اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اس حالت مین کہ ہو حق بنایا جاتا ہے اسکے لیے مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس

شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اسکے لیے بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی ہے بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کے

کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور وہ ہو ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضے مواضع مین جائز ہے جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے مین اور محافظت

مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہو یا ہو کہ دو بیبیان رکھتا ہو جائز ہے کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون اور ہو حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اسکے تھا لیکن منع تنازع کی واسطے اور رد تواضع

اور کسر نفسی کے اور بیچ عدم مردی کے ہے کہ سکوت کرنے سے اس مین کوئی خلل دین مین نہ پڑے امام شافعی رح سے منقول ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا مین نے ہرگز مگر دوست

رکھا مین نے کہ حق اوپر ہاتھ خصم میرے کے ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراء یعنی جھگڑے کی اعتراض کرنا ہے اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اسمین باعتبار لفظون کے

یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مراء یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہو تصدیق کر اسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کر اس سے

حسن خلق شامل ہے تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اسکا بیچ صرف بیان کے کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہے۔ صحیح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو بہشت میں یعنی اسباب جو داخل کرنے والے ہیں بہشت میں ساتھ فائز ہونے کے
ہیں ان میں سے کونسی چیز ہے کہ اکثر سبب ہوتی ہے وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں وہ چیزیں کا واک منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے **ف** ادنے تقوے کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اعلیٰ اُسکا یہ ہے کہ بچے خطرہ ما سوے اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنے اسکا ترک کرنا ایذا انکے کا ہے اور اعلے
اسکا یہ ہے کہ احسان کرے اسپر کہ جو بدی پہونچاوے اسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوے میں ہے پس ذکر اسکا بعد ذکر تقوے کے تخصیص بعد تعمیم ہے مگر
یہ کہ مراد تقوے سے اعمال ظاہر رکھیں اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجالاوے تمام اوامر کو
اور حسن خلق اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور منھ کہ زبان بھی داخل اسمین ہے اور پیٹ یا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ زبان کے
ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اسکے مخالفت خالق کرتا ہے اور مغلوب ہو جاتا ہے (وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ
لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ) اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بھلائی کی نہیں
جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اسکے بسبب اسکے خوشنودی اپنی اُس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالےٰ سے اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات برائی کی کہ نہیں جانتا
قدر اسکی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اسکے اسپر خفگی اپنی اُسدن تلک کہ ملاقات کرے اُس سے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکے **ف**
ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الخ یعنے دنیا میں توفیق دیتا ہے ایسی چیزوں کی کہ راضی ہو اللہ اُس سے اور برزخ میں بچاتا ہے عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہے قبر اسکی اور کہا جاتا ہے کہ سورہ
مانند سونے عروس کے اور روز قیامت کے اُٹھے گا سعید اور اللہ تعالےٰ کے سایہ میں ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت میں اور وہاں کی نعمتیں پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اُسکے حق میں عکس اسکے سمجھ
پس معنی توقیت یعنی اُسدن تلک الخ کے یہ نہیں ہیں کہ رضا اور غضب اُسدن تلک ہے بعد ازاں منقطع ہونگے اور نظیر اسکی قول اللہ تعالےٰ کا ہے بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی
الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد پہلی بات سے کلمہ حق کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کے انتہے اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے
دین میں اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلمہ ہو شرح ع (وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ
الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے واے ہے واسطے اس شخص کے کہ بات کرے جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اسکے قوم کو واے ہے واسطے اسکے واے ہے واسطے اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد
اور دارمی نے **ف** ویل کے معنے ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک گھری کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے وعید میں اور جھوٹ بولی اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ
اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے مضائقہ نہیں اور چاہیے یوں کہ اسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی نہ
ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرماتے ہیں شرح ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ
بِهَا النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اسکے لوگوں کو گرتا ہے بسبب اُس بولنے کے یعنے دوزخ میں گرتا کہ دور تر ہے مسافت
مبدا اور منتہی اسکے کی اُس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے بسبب زبان کے اپنے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان
میں **ف** یعنے جھوٹ وغیرہ کہ اسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اسکو بہ نسبت ضرر کرنے اسکی کے پاؤں سے منھ کے بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے شرح
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنے کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت میں اسلیے کہ اکثر آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان کے سبب سے

پہونچتی ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اُسی میں ضرر بھی ہی اور نفع بھی ہی اور چوتھا وہ کہ نہ اُسمیں ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور و لازم ہی خاموشی اُس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اُسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہی اور یہی ٹوٹا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اُسمیں بھی خطر و آفت ہی کہ کبھی اُسمیں آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہوجاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اُسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہرحال بہتر ہی کہ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں کیا خوب کہا ہی کسی نے اللسانُ جِرمُہ صغیرٌ وجُرمُہ کبیرٌ وکثیرٌ ع (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنے دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہوں پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کے اور زیر لام کے یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اُس چیز سے کہ نہیں اُسمیں خیر کہا ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر ضرر پہونچانیوالے کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اُسمیں اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اُسمیں بلکہ غنیمت جان تو اُسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر میں وارد ہی گھر پر اور حقیقت میں مخاطب پر یعنی بیٹھ گھر میں مشغول ساتھ عبادت کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہوں پر ع (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ پہونچائی اُنہوں نے حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہیں روبرو زبان کے اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے بیچ حق ہمارے کے اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی رہی تو سیدھے رہیں گے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث میں آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اُسکا ہی پس حکم اُسکا حکم دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اُسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اسپر عمل کرتے ہیں ع (وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا) اور روایت ہی علی بن حسین سے یعنے حضرت امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سے ہی چھوڑ دینا اُسکا اس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اُسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے یعنے ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے ف یعنے علامت خوبی اور کمال ایمان کے ترک کرنا اُسکا ہی اُس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اُسکے نہ رکھے اور غرض ساتھ اُسکے متعلق نہو اور شان اُسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے ساتھ اُسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے یعنے امر ضروری نہو امر ایسے کہ کہتے ہیں اُسکے بھی معنے ہیں اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اُسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اُسکی کے معاش میں اور سلامتی و نجات اُسکی کے معاد میں متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اُسکی کی ہو اور مانند اُسکے وہ چیزیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوے اُنسے اور بہرہ مند و دولتمند ہو اُنسے اور نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے اسلام اور ایمان اور احسان ہیں جیسے کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزیں ضروری ہیں اُسکی معاش و معاد میں اور سبب خداوندی مولی کے ہیں وہ تو لایعنے نہیں اور سوائے اُنکے لایعنے میں عام ہی کہ وہ چیزیں کرنے کی ہوں یا کہنے کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنے کی یہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اُس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اُسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اُنسے احوال سفروں کا اور اُن چیزوں کا کہ سفروں میں دیکھیں مانند پہاڑوں اور نہروں کے اور وقائع کہ وہاں واقع ہوں اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیرہ ذلک پس یہ ایسے امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو اُنسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوش وقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنے ببرکت صحبت آنحضرتؐ کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اُسنے کلام کیا ہو بیچ اُس چیز کے کہ ضرور نہو اسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرتے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اُسکے کے بہشت میں شاید کہ کلام لا یعنے کہا ہو اُسنے اور بخل کیا ہو اور اُسکے سوال و حساب میں گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے بہشت کے سے منع کیا گیا ہو (وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ہٰذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ) اور روایت ہے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کون سی چیز بہت خوفناک ہے اُن چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اُنسے مجھ پر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرتؐ نے زبان اپنی اور فرمایا یعنے یہ اسکے شر سے بہت ڈرتا ہوں تمہارے حق میں کہ اکثر باتیں گناہ کی اُس سے سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتے ہیں اُس سے فرشتے یعنے محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد اُس چیز کی کہ لایا بندہ اسکو یعنے جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَسِیْدٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا ہُوَ لَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِہٖ کَاذِبٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سفیان بن اسید حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہے ازروے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجکو ساتھ اُس بات کے سچا جاننے والا ہے اور تو اُس بات میں جھوٹ بولنے والا ہے [illegible] جھوٹ بولنا تو بہر حال بُرا ہے اور اِس صورت میں بدتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ ذَا وَجْہَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے عمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اُسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نے ف دورویہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اُسکے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ باعث اُسکی ایذا کی ہوں اور بعضوں نے کہا کہ دورویہ وہ ہے کہ دو شخصوں میں عداوت ہے یہ ہر ایک پاس جاکر ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے یعنے ہر ایک کے پاس جاکر دوسرے کو بُرا کہتا ہے اور اُسکی محبت ظاہر کرتا ہے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہے ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِیِّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ اور روایت بیہقی کے اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا یعنے اس روایت میں وصف کیا فاحش کو ساتھ بدی کے یعنے نہیں ہے مومن فحش کہنے والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَکُوْنَ لَعَّانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اُسکی اور نہ چاہیے اسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں نہیں لائق مومن یعنے مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنے والا (وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰہِ وَلَا بِجَہَنَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کے یعنے آپس میں ایک دوسرے کو نہ کہے کہ تجھپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ میں یعنے نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھپر اور دوزخ میں جاوے تو اور ایک روایت میں ہے اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ اِلَی السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَہَا ثُمَّ تَہْبِطُ اِلَی الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُہَا دُوْنَہَا ثُمَّ تَاْخُذُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَی الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ کَانَ لِذٰلِکَ اَہْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰی قَائِلِہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہے کسی چیز کو یعنے آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہے

لعنت طرف آسمان کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہے لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے اُسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہے داہنی اور بائین یعنے پس اودھر سے بھی روکی جاتی ہے پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پھرتی ہے طرف اُسکے کہ لعنت کیا گیا ہے پس اگر ہوتا ہے وہ لائق اُسکے تو پہونچتی ہے اُسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اُسکے پھر آتی ہے لعنت طرف کہنے والے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے جب لعنت کی جاتی ہے کسی پر تو اول ہی متوجہ اُسپر نہین ہوتی بلکہ جاتی ہے کہ باہر نکلجاؤن جب جگہ نکلنے کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہے اُسپر اور اگر وہ مستحق اُسکا نہین ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہے تو لعنت نکرے اُسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہین ہے ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اوڑائی ہوا نے چادر پس لعنت کی اُسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اُسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہے اور تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہے لعنت اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے ف حکم کی گئی ہے ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہے اُسکو واسطے حکمتون کے تنگ آنا اُس سے اور مکروہ جاننا اُسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہے اور اسی طرح ہے ادب بیچ نزول حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن اور ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون مین سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنے جنس تقصیرات اور افعال اور خصلتون بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہے اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنے گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و باکینہ نہون نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسمین تعلیم ہے امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسی کے کسی کی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کے نہو ح معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سے اس حال مین کہ دل انکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ح ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کفایت ہے تمکو صفیہ سے یعنے انکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھین عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہؓ کوتاہ قد تھین عائشہؓ نے چاہا کہ باین عیب انکو حضرتؐ کے سامنے ذکر کرین پس حضرتؐ کو یہ غیبت کرنا عائشہ رض سے ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اُس دریا پر اور تغیر کردے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف یعنے جب دریا کو باوجود اُس عظمت کے تغیر کردے اور غالب آوے اُسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اس قدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہے یہ بھی غیبت ہے اور لفظ کذا و کذا کنایہ ہے ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہؓ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سے تعدد لغت اُسکی کا ہے پس شاید کہ اونہون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہے اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہے پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ح ح ع (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا فحش یعنے سخت کلامی کسی چیز مین یعنے کسی امر مین امور مین سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہے اُسکو اور نہین ہوتی حیا اور نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہے کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اُسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیوے ح ع (وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ) اور روایت ہے خالد بن معدان سے کہ اُسنے نقل کی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنے سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ کیا اور توبہ کی اُس سے پہلے نہین مرتا وہ عار دلانے والا یہانتک کہ کرتا ہے وہ اُسکو مراد رکھتے تھے معاذ

اس گناہ سے کہ توبہ کر چکا ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور نہیں اسناد اسکے متصل اسلیے کہ خالد نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو ف توبہ کر چکا ہو اور اگر توبہ نہیں کی
ہو اور اُس گناہ میں گرفتار رہے تو سرزنش کر سکتے ہیں اُسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اُس سے اور یہ تفسیر یعنے قول یعنے من ذنب الخ منقول
ہو امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے (وَعَنْ وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰہُ وَيَبْتَلِيْكَ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظاہر کر تو
خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنے اگر کوئی مسلمان پڑا ہو بلاے دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہو اُس سے پس اگر خوش ہووےگا تو رحم کریگا خداے تعالے اُسپر
اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہو (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہو عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں دوست رکھتا یہ کہ نقل نکالوں میں کسی کی حال آنکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنے اگرچہ دیا جاؤں میں کتنا ہی
مال و دنیا سے بسبب اس نقل نکالنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو ف حرام ہو نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہو غیبت محرمہ میں ۵ ع (وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ
جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتٰى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُوْلُوْنَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا إِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى رَوَاہُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہو جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اُسنے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا
پانوں اُسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا آلٰہی رحم کر
مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہو یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنے اور کان نہیں کیا
تمنے طرف اُس کلام کے کہ اُسنے کہا کہا اصحاب نے کہ ہاں سنا ہمنے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے اُسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوے پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے
کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہوا اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ش ح (وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ) اور ذکر کی گئی
حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اُسکا ہو کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کے فصل پہلی میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری (عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ
غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاہُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) روایت ہو انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تعریف کیا جاتا ہو فاسق یعنے مثلاً کہا
اُسکو ای سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہو پروردگار تعالے یعنے تعریف کرنیوالے پر اور ہلتا ہو اور کانپتا ہو بسبب تعریف اسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف ہلنا عرش
کا یا تو محمول ہو ظاہر پر یا کنایہ ہو واقع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہونا ہو ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہو بلکہ نزدیک ہو کہ ہو موجب کفر
اسلیے کہ قریب ہو یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے نے عمل اور شاعرون اور قاریون ریاکار کے داخل ہو اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا
تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے عظیم سے جب ہی ہو کہ پرہیز کرے اُنکی صحبت سے ح ع (وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ
عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ رَوَاہُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ) اور روایت ہو ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا
جاتا ہو مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے ف یعنے مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں
ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہو صدق و امانت پر کہ مقتضاے تصدیق و ایمان کے ہیں یا مراد مبالغہ ہو بیچ نفی ان دونون صفتون کے مومن سے کہ حاصل بار امانت ایمان کا ہو اور ظاہر
تر یہ ہو کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سے ہو یعنے نچاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ش ح (وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَكُوْنُ
الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا) اور روایت ہو صفوان بن سلیم سے کہ
کہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہو مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہو مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہو مومن
بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف یعنے مومن جھوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہو

کہ نفس الامر میں باطل و ناحق ہو اور یہ بھی محمول ہو اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہے ایما ہے اسپر کہ اگر کبھی بحکم بشریت کے بیچ بعض جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دینویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جاوے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہے اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ کے بیٹھے ہوئے جان دی اور انکی پیشانی میں کثرت سجود سے سوراخ ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ پادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور مناقب انکے بہت سے ہیں ف (وعن ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ یحدث رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہے بیچ صورت ایک شخص کے یعنے کبھی کبھی پس آتا ہے ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص انمیں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اسکا یعنے اگر دیکھوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اسپر کہ احتیاط و تحری کرے سننے حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچھ کہ سنے اور جس سے سنے نقل نہ کرے بغیر دریافت صدق اسکے کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہیں حکم مرفوع میں ہے ف (وعن عمران بن حطان قال اتیت ابا ذر فوجدتہ فی المسجد محتبیا بکساء اسود وحدہ فقلت یا ابا ذر ما ھذہ الوحدۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر من املاء الشر) اور روایت ہے عمران بن حطان سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابو ذر کے پاس پس پایا میں نے انکو مسجد میں گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے ای ابو ذر کیا ہے یہ تنہائی یعنے کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابو ذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر بہتر ہے چپ بیٹھنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کے سے یعنے اوسی پر سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہے ف تنہا بیٹھنا الخ یعنے چونکہ اسوقت میں یاران خاص سے کہ اعتماد اوپر نیکی و صلاح انکی کے ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جب ہوتے ہیں تو بیٹھتا ہی ہوں ف (وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے ف لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ پیش میم کے بھی آیا ہے یعنے ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنے مداومت سکوت اسکے کے شر سے افضل ہے اس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کے ہو اور طیبی نے مقام کے معنے کہے ہیں مرتبہ اسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے کہ عبادتوں میں بہت سی آفتیں ہیں سلامت رہنا ہے انسے بسبب چپ رہنے کے جیسے وارد ہوا ہے من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نے یوں لکھا ہے کہ کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کے بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جو سکوت کہ اسمیں جولانی کرے فکر بیچ معاد اور حقائق الٰہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریاے ذکر خفی کے اور منور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے طاعت و عبادت جوارح یعنے اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بے حضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہ ہو اگرچہ سالہا ہو ف (وعن ابی ذر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ الی ان قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ عز وجل فانہ ذکر لک فی السماء ونور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک قلت زدنی قال ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذھب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق وان کان مرا قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک) اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا ابو ذر نے داخل ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابو ذر نے یا راوی ابو ذر نے حدیث دراز یعنے حدیث دراز کو کی کہ بیان اسکا نہیں ہوا اسجگہ کہا ابو ذر نے کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہے واسطے سب کاموں تیرے کے یعنے امور دینی و دنیوی کے کہا میں نے زیادہ کرو مجکو یعنے اور نصیحت فرمائیے فرمایا لازم ہے تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہے اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہے تجکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اسپر فاذکرونی اذکرکم

اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین میں یعنے اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون
ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون آلہی کے اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور رجا وبلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے
کہ سلامتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی سبب ذکر خفی کے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا بچار رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار تا
ہی دل کو یعنے بسبب وارد ہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اس مین ہی اور کھو دیتا ہی منھ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو منھ بے نور ہوجاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات حسی اور معنوی کے ہی
کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنے ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت
اسکی کے ملامت ملامت کرنے والے کسے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بہ نیت
نصرت الی اللہ کے کرین و اخل ذکر کے ہین اگر اس معنے پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ اراد کینگے تو قبیلہ
ذکر جزو کے ہے بعد کل کے بسبب زیادتی فضل و شرف کے اور نہ ڈر اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذہب لوگون کے اور تعریف انکی کے فرمایا
اللہ تعالے نے وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنے سے یعنے عیوب نفس اپنے سے یعنے امر بالمعروف اور نہی منکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت انکی نکر اور اپنے تئین ڈالمین سب سے خوار و ناقص جان سے فلنعم
این خلق از خود بہتر ہ لاجرم گوید عیب یکد گر ہ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس (وعن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر الا
ادلک علی خصلتین ھما اخف علی الظھر واثقل فی المیزان قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلھما) اور روایت ہی انس سے کہ انسنے
نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ای ابو ذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنے پشت مکلف پر اور ہوین لنگے پر یا پشت زبان پر اور بہت
بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے ہان فرمائیے فرمایا درازی چپ رہنے کی یعنے ساتھ تفکر اور خوش خلقی کے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہی
نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنے کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ف ہلکی و آسانی دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین محنت و مشقت
نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کے ترتیب دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور ہلکی خوش خلقی مین اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سختی و جزولی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انہین ہ ح (وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابو بکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیھقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان) اور روایت ہی عائشہ سے کہ
کہا عائشہ نے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتے تھے بعضے غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف انکے اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہی تو نے لعنت کرنیوالون
اور صدیقون کو یعنے انکو کہ جامع ان دونون صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسے کہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز
نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکر نے اسدن بعضے غلام اپنے کو یعنے کفارہ لعن اس تقصیر کے پھر آئے ابو بکر یعنے عذر کرنے کے لیے پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نہ کرونگا مین ایسا کام یعنے کسی کو لعنت نہین کرونگا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران بن حطان سے اس
حدیث تک ہوتی ہین ہ (وعن اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وھو یجبذ لسانہ فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابو بکر ان ھذا اوردنی الموارد رواہ مالک)
اور روایت ہی اسلم سے کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوے ایکدن ابو بکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ ابو بکر کھینچتے تھے زبان اپنی یعنے گویا نکالا چاہتے تھے اُسکا مقصود تھا ہر
گز بازو قدر کا انکا اسپر پس کہا حضرت عمر نے چپ رہ کرو بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے انکے ابو بکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہ مالک نے (وعن عبادۃ بن
الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم
اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے تحقیق فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ضامن ہو واسطے میرے چھ چیزون کے واسطے نفسون اپنے کے

ہونگا مین واسطے تمہارے بہشت کا یعنے داخل ہونے بہشت کا ساتھ اچھے لوگون کے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دئے جاؤ اور
نگہبانی کرو شرمگاہ اپنے کی یعنے حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنے دیکھنے اُس چیز کے سے کہ نہین جائز ہی دیکھنا اُسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنے مارنے سے اور
پکڑنے اُس چیز کے سے کہ حرام ومکروہ ہی یا یہ معنے ہین کہ باز رکھو اپنے نفسون کو ظلم سے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی عبدالرحمن بن غنم اور اسماءؔ
بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین
ساتھ چغلی کے یعنے بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اُسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنے ایک جماعت
کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ وفساد وعیب سے متہم کرتے ہین انکو ساتھ گناہ اور فساد وعیب کے اور مشقت وہلاکت مین ڈالتے ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یاد کیا جاوے اللہ یعنے بیچ تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالے کے ایسے مرتبہ کو پہونچے ہین کہ آثار وانوار اُسکے اوپر احوال واطوار اُنکے کے ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اُنکے جمال پر
پڑتی ہی تو خدا تعالے یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کے اوپر مُنھ اُنکے کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ دیکھنا اُنکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسے کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی
عالم کے منھ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے مُنھ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ اور
یہ حدیث تصدیق کرتی ہی سخن اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علیؓ گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اُنکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی
لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اُنکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ توحید کا ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ
فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا) اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونون روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا
یعنے افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اُسکے ایکدن اور اور یعنے یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہی قضا اُسکی ولیکن باوجود اسکے بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اُسکے
بدلے رکھو احتیاطا اور کہا اُن دونون نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنے اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی ف یعنے اور غیبت توڑتی ہی وضو
اور روزہ کو اور لکھا ہی علما نے کہ یہ حدیث بسبیل تغلیظ وزجر کے واقع ہوئی ہی والا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال وثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک
سفیان ثوری کے غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط وتقوی اسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کے تجدید وضو کی کرنی
چاہیے بلکہ کہا ہی علما نے کہ اگر منھ سے سخن لا یعنے کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہی واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اُس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے
احتراز کرے بیج (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ
فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ
تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنی سخت تر ہی زنا
کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اُسکی اور ایک روایت مین یون آیا ہی
پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطے اُسکے یعنے اسلیے کہ حق اللہ کا ہی اور تحقیق غیبت والے کو نہین بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اُسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنے اسلیے کہ یہ اُسکا حق ہی اور
بیچ روایت انس کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اُسکے توبہ نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف نہین
واسطے اُسکے توبہ یعنے غالبا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اُسکی
برائی دل سے نکلجاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر وحلال جانے اور ورطہ کفر مین جا پڑے یا یہ معنے ہین کہ نہین اُسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اُسکی اوپر

رضامندی اسکی کے جسکی غیبت کی ہے جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ﴿ع ح﴾ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اُس شخص کے کہ غیبت کی ہے تو نے اُسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اُسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین کہ نام اُسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکے اسناد مین ضعف ہے ف بخش ہمکو یعنے اگر ہون یہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنے سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بخشش چاہنا اس صورت مین ہے کہ نہ پہونچی ہو غیبت اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور جبکہ پہونچ جاوے اُسکو تو ضرور ہے بخشوانا اُس سے اسی طرح کہ خبر دے اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کہا ہے اُسکو اور بخشواوے اُسکو اُس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشوا لیگا اُس سے پس جبکہ بخشوا لیگا اُس سے جو کچھ کہ اُسکا حق تھا اُسپر اور اگر عاجز ہو اس سبب سے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہے اللہ تعالے سے اُسکے فضل و کرم سے امیدوار رہے کہ راضی کردے اُسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہے لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہے بغیر بخشوانے کے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہے اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہے تو توبہ اُسکی یہ ہے کہ بخشواوے اُس سے اور اگر نہ پہونچے غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل مین یہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیے کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہے حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے مقوی اسکی بھی آئی ہے کہ الفاظ اُسکے یہ ہین کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لہ

﴿ع﴾ **باب الوعد** باب ہے بیچ بیان وعدہ کے ف استعمال وعدہ کا خیر اور شر مین ہوتا ہے اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہے وعدتہ خیرا او وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہے خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ﴿ع﴾ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ کَانَتْ لَہٗ قِبَلَہٗ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَبَسَطَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثٰی لِیْ حَثْیَۃً فَعَدَدْتُّھَا فَاِذَا ھِیَ خَمْسُمِائَۃٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیق کے پاس مال جانب علاء بن حضرمی کے سے کہ عامل تھے حضرت کے بحرین پر پس کہا ابوبکرؓ نے جس کسی کا ہو حضرت پر دین یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنے آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا مین نے وعدہ کیا مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے تین بار دونون ہاتھ بھر کر پس کھولے جابرؓ نے دونون ہاتھ اپنے تین بار یعنے واسطے دکھانے صورت عطا کے کہ آنحضرت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس لپ بھر کر مجھکو ابوبکر صدیقؓ نے ایکبار پس گنا مین نے اس چیز کو کہ تھی لپ مین پس تھی وہ پانسو درم پس فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکے یعنے ہزار تاکہ زیادہ ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اسکے کا خلیفہ کے لیے اور برابر ہے اسمین وارث اور اجنبی اور اس مین اشارہ ہے اسطرف کہ وعدہ ملحق ہے ساتھ دین کے جیسے کہ آیا ہے آنحضرتؐ سے العدۃ دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود ﴿ع﴾ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَۃَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَھَبْنَا نَقْبِضُھَا فَاَتَانَا مَوْتُہٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَجِئْ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنے مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا اور تھے حسن بن علیؓ مشابہ حضرتؐ کے یعنے نصف اعلی مین یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کے حضرتؐ سے اسلیے کہ صغیر سن تھے صحابہ مین اور وقت رحلت کے صغیر تھے پس کہتے ہین ابوجحیفہ کہ دیکھا مین نے آنحضرتؐ کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرہ اونٹنیون جوان کے یعنی گیے ہم تا قبض کرین اُن اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑے ہوے ابوبکر یعنے خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوے کہا جو کوئی کہ ہو اُسکے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنے کچھ دینے کا پس چاہیے کہ آوے پس کھڑا ہوا مین اور گیا طرف ابوبکرؓ کے پس خبر دی مین نے یعنی کہ حضرت نے وعدہ کیا تھا تیرہ اونٹنیون کے دینے کا پس فرمایا ابوبکرؓ نے واسطے ہمارے ساتھ دینے اونٹنیون کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَآءِ قَالَ

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عبداللہ بن ابی الحساء سے کہ کہا خریدا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے مجھپر کچھ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرتؐ سے یہ کہ لاؤنگا میں اُنکے لیے بقیہ مول کو بیچ جگہ انکی کے کہ جہان آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ بیع کے پس بھول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کے یعنے اور لیگیا میں وہ مول نزدیک آنحضرت کے اُسی جگہ پس ناگہان دیکھا میں نے کہ آنحضرتؐ وہین بیٹھے ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تونے مجھکو میں اسی جگہ ہوں منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابی داؤد نے ف لفظ حسما مشکوٰۃ کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کے سین ساکنہ پر واقع ہوا ہے اور اسیطرح مصابیح کے نسخوں میں ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ سہو و خطا ہے مصابیح والے سے اور اُسی کی تقلید مشکوٰۃ والے نے کی اور صواب ابی الحمسا ساتھ تقدیم میم کے سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے اور انتظار کرنا حضرتؐ کا واسطے پورا کرنے وعدے کے تھا نہ واسطے لینے مول مذکور کے اور اسی میں تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنیکا حکم سب دینوں میں رہا ہے اور سب رسول محافظت اُسکی کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کے فرمایا وابراہیم الذی وفی ح ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِّيَّتِهٖ اَنْ يَّفِيَ لَهٗ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت میں ہو پورا کرنا اس وعدہ کا اسکے لیے اور نہ پورا کیا یعنے بسبب کسی عذر کے اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہیں گناہ اسپر نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی اس سے سمجھا گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور نیت میں یہ ہے کہ نہیں وفا کرنیکا اسکو تو گنہگار ہوتا ہے برابر ہے کہ پورا کیا اسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہ اخلاق منافقین سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہے اور مراد حدیث میں بھی یہی ہے اور مجمع البحار میں کہا کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرے اسکو اور وفا سے وعدہ واجب ہے یا مستحب اسمیں اختلاف ہے جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہے لیکن گناہ نہیں اور ایک جماعت اسپر ہے کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبدالعزیز بھی انھیں میں سے ہین اور عبداللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی آیا ہے کہ فرماتے تھے لفظ عسیٰ

ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عبداللہ بن عامر سے کہ کہا بلایا مجکو میری ماں نے ایکدن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میرے گھر میں پس کہا میری ماں نے آگاہ ہو آ دون میں تجکو پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تونے دینےکا اسکو کہا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ دون میں اسکو ایک کھجور پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اسکو کچھ لکھا جاتا تجھپر ایک جھوٹ نقل کی ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف کیا ارادہ کیا تھا الخ آنحضرتؐ سمجھے کہ کہنا اسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اُسکی کے ہے جیسے کہ بچون کے آگے وقت رونے کے تمسخر کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور ڈراتے ہین اور حقیقت کلام وہاں مراد نہیں ہوتی پس بقصد اعتراض کے اُس عورت سے پوچھا ہے ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک انمیں سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تاکہ نماز پڑھے پس نہیں گناہ اُسپر نقل کی یہ رزین نے ف صورت اسکی یہ ہے کہ دو شخصوں نے آپس میں وعدہ کیا کہ فلانی جگہ فلانے وقت ہم دونون آوینگے اور جمع ہونگے پھر ایک اُن دونون میں سے پہلے وہاں گیا اور منتظر دوسرے کے آنیکا رہا تا آنکہ وقت نماز کے اور وہ دوسرا اُسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اسکا بیٹھا تھا بعد اسکے انتظار نکرے اور نماز کے لیے اٹھکر چلا جاوے خلاف وعدہ اُسنے نکیا اور گنہگار نہیں ہوگا اسلیے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہے اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورت اٹھکر چلا جاوے برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کھانے [illegible] ہو تو گناہ نہیں اُسکے

[illegible]

باب المزاح باب ہے بیچ بیان خوش طبعی کے ف لفظ مزاح ساتھ زیر میم کے مصدر ہے بمعنے خوش طبعی کرنے کے اور ساتھ پیش میم کے
اسم ہے بمعنے مطائبہ یعنے خوش طبعی کے اور مزاح اُس خوش طبعی کو کہتے ہین کہ بغیر ایذا دغیرہ کے ہوا ور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اسکو سخریہ کہتے ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہے لا تمار اخاک
ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہے کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اُسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہے ہنسنے اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہے ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین
اور اکثر اوقات انجام کو اُسکے ایذا ہوتی ہے اور سبب ہوتا ہے کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہے ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہے ان امور سے پس وہ مباح ہے کہ آنحضرت بھی کرتے تھے
واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور موانست کے اور یہ سنت مستحبہ ہے لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اس حدیث کے ہے کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے
کہ کہا ما رأیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جواب اُسکا یہ ہے کہ حضرت کے برابر اور کوئی اپنے نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مخصات حضرت کی سے ہوا اور
اورون کو ترک کرنا اسکا اولے ہے چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ مین نہین کہتا مگر حق پس حاصل یہ کہ سوا آنحضرت کے
اور لوگ اخل ہین نہی مین مگر جبکہ قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اُسکے حد پر اور نہ منحرف ہونے کی راہ اُسکی سے ع الفصل الاول فصل پہلی (عن انس قال ان کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر کان لہ نغیر یلعب بہ فمات متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا اُسنے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتے ہمسے یہانتک کہ فرماتے یعنے بطریق خوش طبعی کے واسطے بھائی چھوٹے میرے کے ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تھا چھوٹے بھائی میرے کے لیے نغیر کھیلتا تھا ساتھ
اُسکے پس مر گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس کا یہ چھوٹا بھائی تھا اخیافی یعنے ماں شریک کہ اُسکا باپ تھا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اُسکا نام تھا کبشہ اور نغیر ایک جانور
ہوتا ہے مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضون نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہے سرخ سر کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور بلبل ہوگا یا مانند اُسکے اسکو انکے بھائی
لیکر حضرت کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہین ناگہان وہ جانور مر گیا پھر جو وہ حضرت کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے از راہ خوش طبعی کے کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اُسکی
سفر کی واسطے موافقت سجع نغیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے لڑکون کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکرین اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کنیت کرنی چھوٹے
کی اور داخل نہین ہے جھوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کے ہے ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول
الا حقا رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نے
ف یعنے سچ اور نہین ہے ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ منشا صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرت نے منع کیا تھا انکو مزاح سے
جیسے کہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مگر سچ یعنے مین مزاح کرنے مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کے ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کے معلوم ہو اور رضا بطے
بیچ جواز اور عدم جواز کے یہی ہے کہ اگر متضمن جھوٹ کو ہو جائز ہے لیکن باوجود اسکے مداومت اُسپر نکرنی چاہیے کہ ہیبت و وقار کو کھو دیتی ہے اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ اس
حدیث سے معلوم ہوا (وعن انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہل تلد الابل الا النوق رواہ الترمذی وابو داود) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری
دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف وہ شخص سمجھا تھا
کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہے کہ قابل سواری کے نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہے اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کے فرمایا بعد ازان
تنبیہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہے اسپر کہ لائق کلام کے ہے سننے والے کو کہ تامل کرے اُسمین اور نہ سبقت کرے اُسکے رد پر مگر بعد غور کرنے کے
ع (وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین رواہ ابو داود والترمذی) اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ای دو کانون والے نقل کی یہ
ابو داود اور ترمذی نے ف اسمین خوش طبعی بھی ہے اور تعریف بھی ہے انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننے کی ع (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامرأۃ عجوز انہ لا تدخل
الجنۃ عجوز فقالت وما لہن وکانت تقرأ القرآن فقال لہا اما تقرئین القرآن انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا رواہ رزین وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح) اور روایت ہے

انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق مزاح کے ایک عورت بڑھیا کو یعنے جب اُسنے التماس دعا کی کی آنحضرتؐ سے ساتھ داخل ہونے بہشت کے یہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت مین بڑھیا یعنے پس کہا بڑھیا نے ازراہ تحیر وحسرت کے کیا ہے واسطے اُنکے کہ نہ داخل ہونگے بہشت مین اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے اُسکے کیا نہین پڑھا تونے قرآن مین کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرینگے ہم اُنکو کنواریان یعنے بڑھیون کو بھی باکرہ اُٹھاوینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیان بصفت بڑھاپے کے بہشت مین نہین داخل ہونگی نقل کی یہ رزین نے یعنے بایں الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین اور شرح السنہ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے ف مصابیح مین یون ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑھیان پس منہ پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال مین کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دو اُسکو کہ نہین داخل ہوگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑھاپے کے ہوگی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا الآية (وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيمًا فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ أَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اُسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنے ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ اور لکڑیون اور پھولون وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کردیتے اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنے مدینہ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُسکے حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہے باہر کا کہ لاتا ہے ہمارے لیے باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ مین اُسکے شہر کے دیتے ہین اُسکو چیزین شہر کی اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اُسکو اور تھا ظاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنے بازار مین اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس کولی بھرے آنحضرتؐ آئے اُسکے پیچھے سے اس حال مین کہ وہ نہین دیکھتا تھا آنحضرتؐ کو یعنے پیچھے بیٹھکر دونون ہاتھ اُسکی بغلون کے نیچے سے نکالکر اُسکی آنکھون پر ہاتھ رکھدیے تا نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجکو کون ہے یہ پس کنکھیون سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے مین ساتھ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنے واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے کون شخص خریدے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہے خدا کی پاؤگے مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرتؐ نے لیکن نزدیک خدا کے نہین تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ مین ف غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہے اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہے لغت مین کبھی اوپر مقابلہ شے کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہ ہے کہ حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہے اس غلام کے اکرام کو یعنے اُسپر اکرام کرے یا کون بدلے اُسکو مجھسے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکے اور ممکن ہے یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سے پس معنے یہ ہونگے کہ کون شخص لے اس عبد کو ہے ع (وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ إِنَّمَا قَالَ أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک مین اس حالمین کہ حضرت تھے بیچ خیمے چمڑے کے پس سلام علیک کی مین نے پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا مین نے بطریق مزاح کے آیا تمام بدن میرا آوے یا تمام بدن اپنے کو دلاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے آوے تمام بدن تیرا یا درلا اپنے تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمے کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سواے اسکے نہین کہ کہا عوف نے درلاؤن تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے مقام بے تکلفی مین ہے ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنے کا چاہا ابوبکر رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہؓ کی بلند پس
تب داخل ہوئے گھر میں ابوبکرؓ پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجکو یعنے بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیقؓ کو یعنے مارنے حضرت عائشہ کے سے اور نکلے ابوبکرؓ غصہ میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے ابوبکرؓ
کس طرح دیکھا تو نے مجکو اے عائشہ چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنے ابوبکرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس درنگ کی حضرت ابوبکرؓ نے یعنے نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنے بسبب خفگی
کے کہ عائشہؓ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن آنے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرتؐ کو صلح میں بیٹھے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے
اون دونوں کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسے کہ داخل کیا تمنے مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنے تحقیق کیا ہمنے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر
تاکید کے لیے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمین قول آنحضرتؐ کا ہے کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور اسی لیے نہ فرمایا کہ تیرے
باپ سے گویا آنحضرتؐ نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہؓ سے بقصد مزاح کے (**وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ**
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے انسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اس سے یعنے ایسی مزاح
کہ باعث ایذا ہوا اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اسکو اور حضرت شیخ رح نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اسکو یعنے وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ
کرے مت اور راہ وعدہ کرنے کی بند کر تا خلاف وعدگی میں نہ پڑے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ❊ **بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ** باب ہے بیچ بیان
مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور فخور ناز یدن یعنے اترانا باب نصر سے تفاخر ناز یدن درمیان دو گروہ کے تفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر
بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت دینی کے اور اظہار قوت کے اعدا پر تو جائز ہے اور اصحاب و سلف سے آیا ہے
اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا صرف میں باندھنے آتا ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبی اسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور انکے لیے
غصب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اسکے لیے کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب سے اور تعصب اصل میں بیچ تشدید اور سختی
کرنے کے آتا ہے چنانچہ اسلیے پٹھے کو عصب کہتے ہیں کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور تعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور
وہ کہ جدال و خصومت کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہ ہو تو ... ن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کے ہو مذموم ہے اور اکثر
اطلاق اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کیے جاوینگے ❊ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (**عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ
عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پوچھا گیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنے اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اسمین اعتبار منسوب ہونے کا باپ دادا
کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل انکے کے اور خصائل نفس اپنے کے نہو وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرتؐ نے یعنے اگر بزرگی حسب و نسب سے
پوچھتے ہو تو بزرگ لوگوں کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پرپوتا دوست خدا کا یعنے طرح طرح کی بزرگیاں جمع ہوئی ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور تین
پشت بھی انکی نبی ہیں اور پردادا کو انکے لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالے نے انکو دوست خاص اپنا پکڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور حلم اور عفو اور کرم اور اخلاص اور
عدل اور ریاست کی دین اور دنیا میں پس اس اعتبار بزرگ تر وہ تھے کہا صحابہ نے نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب اور نسب لوگوں عرب سے سوال
کرتے ہو مجھسے کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنے کے اور باپوں اپنے کے افتخار اور دعوے بزرگی کا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے میں ساتھ ان صفات کے بزرگی کرتے ہیں بلا اعتبار
تقوے اور نسب کے کہا کہ ہاں یہ پوچھتے ہیں فرمایا بہترین تمہارے جاہلیت میں بہتر تمہارے ہیں اسلام میں یعنے جو کہ جاہلیت میں بزرگتر اور رئیس تر اور پسندیدہ تر تھا

بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہ و دانا ہون ساتھ شرائع اور احکام دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جنکی جوہر ذات مین صفات حقہ ہین کہ ساتھ انکے ممتاز و متعین تھے جاہلیت مین ساتھ ان صفات کے اسلام مین بھی معزز و مکرم ہوئے غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث و مظلوم تھے اور ساتھ ہوائے شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر اور منور ہوئے اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگون کے ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضة الخ کہ کتاب العلم مین مذکور ہو چکی ہے (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پردادا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے (وعن البراء بن عازب قال فی یوم حنین کان ابو سفیان بن الحارث آخذا بعنان بغلته یعنی بغلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشیه المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال فما رؤی من الناس یومئذ اشد منه متفق علیه) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابو سفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر انکے کی یعنے خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نے اوترے یعنے خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچھ جھوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سے اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت خچر کو ہانکتے تھے تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا انھون نے اوترے اسمین دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کے کہ ایسے معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان و غیرہم سب جمع ہوئے تھے اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب نہ چھوڑا انھون نے پیادہ ہوئے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن یہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ برسم جاہلیت کے بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کے ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کے تھا کہ وہ جائز ہے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلے ظہور حضرت کی خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے امر نبوت انکی کے اور نشانون نبوت کے کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب مین سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتے تھے کہ مین وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہون کہ نشان دیتے تھے ساتھ ظہور میرے کے (وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کے ابراہیم تھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئے جواب اسکا تین طرح پر دیا ہے علما نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کے فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونے کے جیسے کہ ایک شخص کہ احق ہے ساتھ تعظیم و تقدیم کے وہ اور کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ حضرت نے پہلے اسکے فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کے اپنے وقت مین تھے ولیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کے ہے (وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ) اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے جیسے کہ زیادتی کی نصاری نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب سے کامل تر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہے (وعن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد رواہ مسلم) اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف میرے یہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اوپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کے ہو حرام ہے

(الفصل الثانی) فصل دوسری

(عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَّفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آوینگے وہ قوم کہ فخر کرتے ہین ساتھ باپون اپنے کے کہ مر گئے سوائے اسکے نہین کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہین یا البتہ ہونگے ذلیل تر نزدیک خدا کے یعنے اگر باز نہ آوینگے فخر کرنے سے ہونگے خدا کے نزدیک خوار تر کرم نجاست کی سے کہ ڈھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالی نے دور کی تمسے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپون کے نہین آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بدکار یعنے پھر فخر کرنا ساتھ باپون کے اور تکبر کرنا اسکو لائق نہین اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپون کے فخر کرنے کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اُسکے ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کے اُسکو تکبر کرنے کی کیا جگہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے یعنے اور مٹی خوار و پست ہے اور تعزز اور ترفع اسکو سزاوار نہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مگر کوئلے دوزخ کے کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتے ہین مانند کوئلون کے ورود اسکا مشرکون کے حق مین ہے کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کرین اسکو بھی محتمل ہے اسلیے کہ مرنا انکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ خرء ساتھ پیش خ اور زیر کے بھی اور ساتھ سکون ر کے اور آخر مین ہمزہ بمعنی پلیدی کے تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والون کو ساتھ باپون کہ ایام جاہلیت مین مرے ہین ساتھ کرم نجاست کے اور تشبیہ دی انکے باپون کو کہ مرے ہین ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی انکے فخر کرنے کو ساتھ باپون کے ساتھ ڈھکیلنے اور ہلانے کرم کے نجاست کو کیا خوب کہا ہے کسی نے ؎ دوش دیدم کہ ابلہے میگفت ؛ پدر من وزیر خاقان بود ؛ با وجودیکہ نیست معلومم ؛ خود گرفتم کہ آنچنان بودہ است ؛ ہیچکس دیدہ کہ گہ خوردہ است ؛ کین بعہد قدیم نان بودہ است ؛ ح (وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ اَبِيْ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنے میرے باپ نے یعنے عبد اللہ نے کہ صحابی ہے جیسے کہ ابو داؤد مین ہے گیا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کے بھیجا تھا بنی عامر نے انکو طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے یعنے بعد پہونچنے کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہے پس کہا ہمنے آپ بہترین ہمارے ہین از روے بہترائی کے اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش مین پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اُس چیز کے کہ لائق خدا تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنے اس مقدار کہ سکتے ہو بلکہ اگر اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہے اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زیر جیم اور زیر را اور تشدید ی کے وکیل کو کہتے ہین کہ جاری مجری موکل اپنے کے ہے اور لا یستجرینک کو ساتھ ہمزہ کے جگہ ی کے بھی پڑھا ہے جرات سے یعنے دلیر و بیباک نکرے شیطان تمکو کہ جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنے وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اُسکے مین ہے وہ خدا ہی ہے نہ اور کوئی کہا ہے علمانے کہ انکار آنحضرتؐ کا اس جماعت پر اس سبب سے تھا کہ اونھون نے خطاب کیا آنحضرتؐ کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کے کرتے ہین اور چاہیے یون تھا کہ خطاب کرتے ساتھ لفظ نبی کے اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہے نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت انکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کے ہین بلا شبہ ح (وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے حسن سے اُسنے نقل کی یہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہے اور گنتا ہے اپنی اور اپنے بزرگون کی پس فرماتے ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کے یہی مال ہے کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بقدر و خوار ہے اور کرم نام واسم صفات خیر کا ہے اور شامل ہے تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالے کے اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہے اور بغیر تقوی کے کوئی فضیلت اعتبار نہین رکھتی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ح (وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی کہ نسبت کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اسکو ہن باپ اسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتھ زیرہ اور تخفیف نون کے اور نہایہ مین ہے ساتھ تخفیف و تشدید کے ہر چیز قبیح کو کہتے ہین

کہ نام اسکا نہ لے سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ داداؤن اپنے کے کہ ایام جاہلیت مین گذرے ہین پس کٹوا و اسکے منھ مین
ڈلواؤ یعنے کہو اُسکو کہ کاٹے اور منھ مین ڈالے ستر باپ اپنے کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے تا مفاخرت نکرین ساتھ اُنکے اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکے
یہ ہین کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر یعنے رسوم جاہلیت کے قبیلہ پر ابر کہنے اور لعنت کرنے اور عار دلانے اور گالی گلوج کرنے لوگون کے سے پس ذکر کرو صراحۃً نہ کنایۃً واسطے اُسکے
قبایح باپ اُسکے کی قسم پرستش بتون سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند اُنکے کے تاکہ وہ کسی کو نہ برا کہے اور آبروریزی نکرے ہ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَةَ عَنْ
اَبِیْ عُقْبَةَ وَکَانَ مَوْلًی مِنْ اَہْلِ فَارِسَ قَالَ شَہِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْہَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ
ہَلَّا قُلْتَ خُذْہَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا وہ مولی یعنے بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس
سے تھا کہا ابو عقبہ نے کہ حاضر ہوا مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد مین پس مارا مین نے ایک شخص کو مشرکین مین سے یعنے تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مین نے لے تو یہ ضرب
میری طرف سے اور مین ہون غلام فارس کا یعنے دلیر و بہت مارنے والا پس دیکھا آنحضرت نے طرف میرے اور فرمایا کیون نہ کہا تو نے کہ لے مجھسے اور مین غلام ہون انصاری نقل
کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کے ہین اور بحکم مولی القوم منہم کے تو انمین سے ہے تو یہ بہتر ہوتا منجر
کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین اور سوائے بعض انصار کا عادت یون تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کے مہاجرین اور انصار
مین سے پناہ پکڑتے تھے اور باگ اختیار اپنے کی نیک و بد مین اُنکے ہاتھ مین دیتے اور اُنکو مولا موالات کہتے تھے اور ایک قسم موالے عتاقہ ہے یعنے غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی
تھے نام اُنکا رشد تھا ساتھ پیش راء و زیر شین کے اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہے ہ ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَہُوَ کَالْبَعِیْرِ
الَّذِیْ رُدِّیَ فَہُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہے ابن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس
مانند اونٹ کے ہے کہ گر پڑا کنوین مین پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ دم اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے جو کوئی بلند کرے نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر پاس اُسکو
پس وہ مانند اُس اونٹ کے ہے کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنے یہ گناہ کے کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اُسکے نکالنے کی نرہی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ
اونٹ ہلاک ہونے والے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونے والا ہے اور مشابہت دی اُنکے مددگار کو ساتھ دم اُس اونٹ کے جیسے کہ کھینچنا اونٹ کا ساتھ دم اُسکی کے نہین خلاص کرتا ہے
اُسکو مہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کریگا اُنکو کنوین ہلاکت کے سے کہ پڑے ہین وہ اُسمین ہ ح ع (وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّةُ قَالَ اَنْ
تُعِیْنَ قَوْمَکَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا واثلہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت یعنے جاہلیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ہ ح (وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَا لَمْ یَاْثَمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے پس فرمایا کہ بہترین تمھارا وہ ہے کہ دفع کرے لوگون کے ظلم کو اپنی قوم سے جبتک کہ گنہگار نہو یعنے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اگر کہا جاوے کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہے دفع ظلم سے ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اسکو ہاتھ سے مارنا روا نہین اور اگر مارنے سے حاصل ہو تو جان سے مارڈالنا روا نہین
اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہے ہ ح (وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً وَلَیْسَ
مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہم مین سے یعنے اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص
کہ بلاوے لوگون کو طرف عصبیت کے یعنے باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اُسکی باطل پر اور نہین ہم سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہین ہم مین سے وہ شخص کہ مرے اوپر
عصبیت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بہر تقدیر عصبیت یعنے حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کے ہو مذموم و ممنوع ہے ہ ح (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہے ابی درداء سے اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کردیتا ہے نقل کی

یہ ابو داؤد نے ف یعنے سبب محبت میں اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اس سے بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کے محبوب چیز کے عیب دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سے نہ ملاحظہ جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہی اور نہ سوائے کلام اُسکے کے سنتا ہی اور لا نا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہی کسی کی باطل پر بسبب محبت اُسکی کے نہ حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری (عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرِ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی ایک عورت سے کہ تھی اونمین سے کہا جاتا تھا اُسکو فسیلہ اُس عورت نے کہا کہ سنا مین نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہین بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کرے مرد اپنے قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے

(وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمھارے نہین مین جگہ بُرا کہنے اور عیب سار کی واسطے کسی کے تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہین بھرتے تم اُسکو نہین واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین اور تقوی کے کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف برابر ایک صاع الخ یعنے تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُس چیز کے کہ پیمانہ مین ہی یا برابر ہونے اُسکے کے ساتھ پیمانہ کے جسوقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوے کے یعنے بچنے کے شرک خفی وجلی سے اور احتراز کے کبائر وصغائر سے حاصل یہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان وخسران مین ہین مگر صاحب تقوی وکمال دیندار جیسے کہ اشارہ کیا طرف اُسکے سبحانہ تعالے نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنی نقل کیے ہین کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسرے کے نقصان مین مانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہوا اور طف صاع نزدیک بھرنے کے پیمانہ یعنے نزدیک وبرابر ہو نقصان مین اور نہ پہونچنے مین درجہ کمال کو بسبب ہونے تمھارے کے اولاد آدم کہ پیدا کئے گئے ہین خاک سے **بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ** باب ہی بیچ بیان بر وصلہ کے ف بر ساتھ زیر ب کے بمعنے احسان ونیکی کے ہی اور مراد یہان نیکی کرنی ساتھ والدین کے ہی بعضد اُسکی عقوق ہی اور صلہ لغت مین بمعنے ملانے اور پیوند کرنے کے ہی اور مراد یہان انعام واحسان ہی ساتھ اقارب کے رح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میرے کے فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اُس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنے چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنے بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی جو بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان ہی بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی حق باپ سے اور نیکی واحسان کرنا اُسپر واجب تر ہی مگر یہ کہ اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنے رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہی جیسے کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم واحترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت وانعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے ہی کہ اُنکی تواضع اور تذلل کرے اور اُنکی خدمت کرے یہان تک کہ راضی ہون وہ اور ہر جیز مین اطاعت اُنکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش آوے اگرچہ مشرک ہون اور آواز اپنی اُنکی آواز سے بلند نکرے اور اُنکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اُنسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کرے اور ایک بار کہنے اگر

قبول نکریں سکوت کرے اور دعا و استغفار میں مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو ۔ ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اسکی خاک آلودہ ہو ناک اسکی خاک آلودہ ہو ناک اسکی یعنے وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق میں آپ یہ بددعا کرتے ہیں فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو انمیں سے یا دونوں کو پھر نہ داخل ہو بہشت میں یعنے خدمت انکی نکی اور انکو اپنے سے راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنے مکہ سے مدینہ میں اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنے یہ آنا اسکا اسوقت میں تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ انسے لڑنے کی نہیں اور یہ حدیبیہ میں تھی پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کروں میں اس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی انسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوْا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کے نہیں میرے دوست سوائے اسکے نہیں کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے انکے ناتا ہے یعنے مجھسے تر کرتا ہوں میں اسکو ساتھ تری اسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ فلان کر ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کے ذکر کرنے نام سے صراحۃً خوف رکھتا ہو گا فتنہ کا اور بیچ نسخوں اصول کے بعد از لفظ ابی کے سفیدی چھوڑ دی ہے اور نام نہیں لکھا بسبب علت مذکورہ کے اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہے اور بعضوں نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنے مراد ہیں طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کے اور نہیں میرے دوست جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحا ہیں نہ ایک مخصوص اور بعضوں نے کہا کہ ابوبکر رض مراد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت علی رض اور تر کرتا ہوں الخ یعنے کچھ دیتا ہوں انکو کہ اس سے ضرورت انکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کے ہے اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ بمعنے تری کے ہے استعارہ کرتے ہیں واسطے صلہ رحم یعنے ناتے کے اور یبس کو کہ بمعنے خشکی کے ہے واسطے کاٹنے ناتے کے ہے ح (وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤں کی اور گاڑنا جیتی لڑکیوں کا کہ جاہلیت میں کرتے تھے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تمپر بخیلی و گدائی کرنے اور مکروہ رکھے واسطے تمھارے قیل و قال اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماؤں کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق انکے کے جیسے کہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونے دلوں انکے کے کہ ذراسی بات میں رنجیدہ ہو جاتی ہیں یا بسبب تقصیر و سستی کرنے اولاد کے انکے حقوق میں اور لفظ منع ساتھ جزم اور زبر نون کے اور ساتھ زیر عین کے بنا پر اسکے کہ وہ مصدر ہے یا ماضی اور مراد اس سے بخل و امساک ہے اور لفظ ہات بمعنے آتا کے کہ امر ہے ایتاء سے یعنے دے اور عبارت ہے طلب و سوال سے اور لکھا ہے علماء نے کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہے مال میں اور لینا اس چیز کا کہ حلال نہیں لوگوں کے مال میں سے اور بعضوں نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے اموال میں اور افعال میں اور اقوال میں اور اخلاق میں اور حرام کیا طلب کرنا اس چیز کا کہ واجب نہیں لوگوں پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی انکو ساتھ بجالانے اس چیز کے کہ واجب نہیں ان پر اور کرہ ساتھ زیر رے کے اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید را اور زبر اسکی کے اور قیل و قال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول و معلوم سے ہے اور مقصود نہی ہے اس چیز سے کہ لوگ باہم بیٹھکر فضول باتیں کریں کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور نہی قیل و قال سے اس صورت میں ہے کہ واسطے تحقیق کسی امر کے نہو والا واسطے تحقیق اس چیز کے کہ حقیقت اسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگوں کے نقل کریں حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد قیل و قال سے بہت کلام کرنا ہے

کہ دل کو مار ڈالتا ہے اور قساوت قلبی پیدا کرتا ہے اور وقت کو ضائع کرتا ہے اور بہتایت سوال کے کتنے ہی معنے لکھے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا اچھی اور بری اور تجسس کرنا احوال لوگون
کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنے کے اسمین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرت سے کہ سبب ایذا دینے اور باعث تنگی و تشدید
کا ہے احکام مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنے مال کے سے اسراف ہے اور خرچ کرنا اسکا غیر طاعت حق مین جیسے کہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا اسکو
دیدے اور اہل حقوق اسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدے یا آگ مین جلا دے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہے کہ اگر
خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہے تو اسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ ہے تو بے شبہ ضائع کرنا اور اسراف ہے اشتباہ اس جگہ ہے کہ بظاہر مباح معلوم ہو
لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اس سے نکلتے ہون جیسے کہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون دور و دراز کے بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے انکے کے
وسعت و فسحت مین بھی کہ احتیاج اسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنے مین اور توسع بیچ پہننے اچھے کپڑون کے اور کھانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے نری حفظ نفس کے
اور تفاخر کے بغیر رعایت جانب فقرا و محتاجون کے جیسے کہ عادت اہل اسراف کی ہے اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی کا ہے اور ایسے ہی
آراستہ کرنا ستونون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند انکے کے اور بیباکی اور بیقیدی بیع و شرا مین ساتھ اٹھانے غبن فاحش اور مقرر کرنے مدتون انکے
اور مانند انکے سب داخل بیچ ضائع کرنے اور اسراف کے ہے شرح (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول
اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ گناہ کبائر سے ہے گالی دینی اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگون نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہے آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہان یعنے یہ واقع ہوتا ہے حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر
لیکن تم اسکو نہین جانتے ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہے کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہے اسلیے کہ داخل عقوق کی ہے
مگر با دو خویش دوست داری؛ دشنام مدہ بما در من ہاور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بھی فاسق ہے اور داخل ہے اسکے گناہ مین شرح (وعن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق نیکتر ین نیکیون سے احسان کرنا آدمیون کا ہے اپنے باپ کے دوستون سے بعد مرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو
اسکے پیچھے اسکے دوستون سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہے اور چونکہ غائبانہ رعایت اسکی کی نہایت نیکی کی (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب
ان یبسط لہ فی رزقہ وینسألہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کیجاوے اسکی
روزی مین اور تاخیر کیجاوے اسکی اجل مین یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناطے دارون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اثر اصل مین معنے
نشان پاؤن کے ہے چلنے مین زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہے کہ جو کوئی مرا اسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سے مدت عمر مراد ہے اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہے کہ اجل و وقت
مقدر مین نہ زیادہ ہوتے ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلہم لا یستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہے کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا
برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہے یا درازی عمر ساتھ بقاے نام نیک کے ہے جہان مین یا اولاد صالح مراد ہے کہ بعد اسکے دعا کرین اور
نام نیک اسکا باقی رکھین کہ بقاے اولاد پیدایش ثانی ہے مرد کے لیے اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنے کو ناطے دارون سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہے اللہ تعالی
نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہے جسکے لیے چاہتا ہے کہ رزق اسکا فراخ اور عمر اسکی دراز کرے توفیق ادا ے حقوق کے بخشتا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ محو اثبات بہ نسبت خلق کے ہے
جیسے کہ لوح محفوظ مین لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہے اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدیل نہین اور بات یہ ہے کہ صاحب
شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہ ہے کہ بیچ دسنے مانند ان خبرون کے عمل اسپر کرین اور حقیقت حال اسکی سپرد اللہ تعالی کے کرین

ہے کہ بحث کریں اور چون وچرا میں پڑیں شرح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال
مہ قالت ہذا مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنے تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اُس طرح پر کہ وقت پیدایش کے ہونگے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا
رحم یعنے ناتا اور پکڑے کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہے تو کہا ناتے نے یہ ہے جگہ کھڑے ہونے پناہ پکڑنے والے کی ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنے میں کہ روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن
عزت وعظمت تیرے میں ڈالا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجکو اور صلہ اور پیوند میرے کے رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالے نے کیا نہیں
راضی ہے تو اسپر کہ ملاؤں میں اُسکو یعنے سلوک واحسان کروں اُسپر کہ ملاوے تجکو یعنے سلوک کرے تجھسے اور کاٹوں میں اُس سے یعنے احسان وانعام نکروں اُسپر کہ قطع کرے تجھسے
کہا ناتے نے ہاں راضی ہوا میں اے پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہے تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فارغ ہوا یعنے پیدا کرچکا اور حقیقت فراغ کی بعد اللہ
اشتغال کے کسی کام میں ہے اور اس سے خداے تعالے پاک ہے اسلیے کہ اُسکو ایک کام دوسرے کام سے مانع نہیں ہوتا جیسے کہ دعاے ماثور میں آیا ہے سبحان من لا یشغلہ شان
عن شان اور لفظ حقو ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم قاف کے اصل میں ازار کے باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور چونکہ پیچ باندھنے ازار کے دونوں طرفین اُسکی باہم باندھی جاتے ہیں تثنیہ لائے
کہ کہا بحقوی الرحمن یعنے دونوں طرفین جگہ بندھنے ازار کے اور ازار پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہے وارد ہوا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہے کہ
عادت ہے لوگوں کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہے تو اُسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہے اور کبھی کہ کار سخت ہوتا ہے اور اضطرار ہوتا ہے کلام میں اور مبالغہ اور تاکید منظور ہوتی ہے
تو ہاتھ دونوں حقو ازار پر مارتا ہے تا وہ تنگ ہوکر پوچھے کہ مقصد تیرا کیا ہے اور کیا چاہتا ہے استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈھنے رحم کے ساتھ حضرت رحمن کے قطع
کرنے رحم سے بعد ازان یہ عبارت مثل ہوئی اس معنے میں بغیر اسکے کہ معنے حقو کے اور پکڑنے اُسکے کے منظور ہوں جیسے کہتے ہیں یداہ مبسوطتان یعنے دونوں ہاتھ اسکے فراخ
ہیں یعنے سخی وجواد ہے اگرچہ اول پیدایش سے ہاتھ نرکھتا ہو یا ہاتھ اسکے لیے ہوں یا محال ہو وجود ہاتھ کا اسکے لیے جیسے کہ پروردگار تعالی اور یہ طرز زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہے اور
قرآن اور حدیث اوپر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہے یہ اصل عظیم ہے واسطے تاویل متشابہات قرآن واحادیث کے بلا تکلف اور رحم ایک معنے ہیں معانی سے ذات نہیں ہے کہ کھڑا ہو
اور پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈھنا اسکا بطریق تشبیہ وتمثیل کے ہے گویا رحم ایک شخص ہے کہ کھڑا ہوا اور دامن پکڑا اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈھے
اور کہا نووی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہے اور قطع کیا جاتا ہے وہ معنے ہیں معانی سے نہیں آتا اس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالے
کی اور بڑائی گناہ قطع کرنے والے اسکے کی اور نہیں خلاف ہے اسمین کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اسکا گناہ کبیرہ ہے اور صلہ رحم کے درجے ہیں کہ بعض انکا بلند تر ہے بعض سے
اور ادنے انکا چھوڑنا مہاجرت یعنے ترک ملاقات کا ہے اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہے اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہے وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت کے پس بعض
اس میں سے واجب ہے اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اسکا نہیں نام رکھا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اس چیز سے کہ قادر ہے اُسپر اور لائق تھا اُسکو یہ کہ کرے اُسکو
نہیں نام رکھا جاویگا صلہ کرنیوالا شرح (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرحم شجنۃ من الرحمن فقال اللہ تعالے من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ
رواہ البخاری) اور روایت ہے انہیں ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہے اور لیا گیا ہے لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنے رحم کو
کہ جو شخص ملاوے تجکو یعنے رعایت تیرے حق کی کرے ملاؤنگا میں اُسکو یعنے ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا میں اُسکو یعنے اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری
نے ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ پیدا کیا میں نے رحم کو اور اشتقاق کیا میں نے اسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحمن ہے اور احتمال ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے
معنے ہوں یعنے قرابت رحم کہ واجب ہے رعایت اُسکی ایک شاخ ہے رحمت حضرت رحمان سے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے کہا کہ لفظ شجنۃ مثلثۃ الشین یعنے ساتھ زبر اور زیر اور
پیش شین کے قاموس میں اور نہایہ میں ساتھ زیر اور پیش شین کے اور جزم جیم کے اصل میں رگیں اور جڑیں درخت کی ملی ہوئی ہیں اور یہان مراد اس سے یہ ہے کہ رحم مشتق ہے رحمن سے یعنے
نام اسکا مشتق ہے اس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنے ملا ہوا ہے ساتھ رحمن کے مانند اشتباک رگوں درخت کے اور بعضوں نے کہا ہے وجہ شجنۃ کے یہ کہ حروف رحم کے موجود ہیں بیچ

اسم رحمن کے اور داخل ہین اسمین مانند داخل ہونے رگون درخت کے واسطے ہونے اسکے کے اصل واحد سے اور معنے یہ ہین کہ رحم اثر ہی ہو آثار رحمت سے اسکی اور متصل ہو ساتھ اسکے پس قطع کرنے والا اس سے قطع کرنے والا ہو رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اسکا ملنے والا ہو طرف رحمت اللہ تعالی کے جیسے کہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ ہو ع (وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله متفق عليه) اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکایا گیا ہو ساتھ عرش کے کہتا ہو یعنے بطریق خبر اور دعا کے جو شخص کہ ملاوے مجکو ملاویگا اسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹیگا اسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لٹکایا گیا ہو یعنے پکڑے ہوے ہو عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہو اس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہو حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے از راہ تلذذ کے ساتھ انس جنیکے کہ سنا ہو اللہ تعالی سے یا بطریق دعا کے ہو ع (وعن جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة قاطع متفق عليه) اور روایت ہو جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مراد یہ ہو کہ جو کوئی کاٹنے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب و بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اسکی کے وہ بہشت مین داخل نہین ہوئیگا اور یا یہ مراد ہو کہ ساتھ نجات پائے ہوؤنکے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ہو ع (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي اذا قطعت رحمه وصلها رواه البخاري) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہو صلہ رحم کرنیوالا یعنے کامل مکافات کرنے والا یعنے ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی انپر احسان کرتا ہو ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہو کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اسکا یعنے رعایت نہ کیجاوے حق قرابت اسکے کی وصل کرے رحم کو یعنے رعایت اسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے ف لکھا ہو علما نے کہ جوانمرد وہ ہو کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق اوروں کا ادا کرے ہو ع (وعن ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت فكانما تسفهم المل ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك رواه مسلم) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین انسے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجھسے اور احسان کرتا ہون مین انسے اور وہ برائی کرتے ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون انسے اور وہ جہل کرتے ہین مجھپر یعنے بڑ بکتے ہین اور غضب ہوتے ہین مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہو تو جیسا کہ کہتا ہو پس گویا کہ پھنکاتا ہو تو انکو راکھ گرم اور ہمیشہ ہو ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنیوالا شر و ایذا انکے کا انپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے ف پھنکاتا ہو الخ یعنے چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہو عطا تیری انپر اور حکم آگ کا رکھتی ہو انکے پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہو انکو کھانے اسکے سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو سبب احسان کرنے انپر رسوا و حقیر کرتا ہو انکو آگے نفسون انکے کے مانند اس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہو راکھ گرم کو اور کھاتا ہو اسکو اور بعضون نے کہا احسان تیرا انپر مانند راکھ گرم کے ہو کہ جلاتا ہو اور ہلاک کرتا ہو انکو اور بعضون نے کہا کہ منہ انکا کالا کرتا ہو مانند راکھ گرم کے ہو ح

الفصل الثاني فصل دوسری

(عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرد القدر الا الدعاء ولا يزيد في العمر الا البر وان الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه رواه ابن ماجه) روایت ہو ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہو روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہو اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہو نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالے نے سبب گردانا ہو رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہو یعنے اللہ تعالی نے تقدیر کیا ہو کہ بندہ دعا کریگا اور یہ بلا اسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوائین طبیہ شفا کے لیے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہو وارد ہونے قضا کو اور خوش لگتا ہو اسکو اسکے دل مین یعنے جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہین پھرتی ہو راضی ہوتا ہو اور تن بر تقدیر دیتا ہو پس آسان و سبک ہوجاتا ہو بوجہ اسکا اسکے دل پر بخلاف اسکے کہ یکایک آوے اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نے اسکو کذا نقل الطیبی اور اس مسکین کے دلمین یون آتا ہو کہ ہوسکتا ہو کہ مقصود مبالغہ بیچ تاثیر دعا کے اور بیچ اسکی کے ہو یعنے کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسے کہ مثل اسکے بیچ مقدمہ نظر لگنے کے حدیث مین آیا ہو کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہونا ہو اسمین جیسے کہ

فصل اول مین بیان فصل ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اُسکا فراخ ہے بہ نسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے
تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہے کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہے اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین کہ مال و حشمت و
کامرانی ہے تو جواب یہ ہے کہ مراد محروم رہنا ہے حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب او حضور وقت او صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سے جیسے کہ متقیون اور
مطیعون کے لیے ہے قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہے من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کے کہ حاصل ہے اُنکے وقت مین کدورت او ظلمت و تعب کہ
پیدا ہوتی ہین فکر دنیا او حرص او تعلق قلب او خوف نقصان اور فوت ہونے اسکے سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہے تو
فاید انجامی گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اُسکی کے راہ پاتی ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہے بعضے مومن گنہگارون کے لیے کہ
حق تعالی چاہتا ہے کہ اُنکو کدورت گناہ سے پاک کر کر بہشت مین داخل کرے پس بعضون کے گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہے اور بعضون کو
ساتھ پہونچنے بلا کے متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہے حاصل یہ کہ مومن نے جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالے کی طرف سے شامل حال اُسکے ہے تو ساتھ فقر یا مرض کے اُسکو گناہ سے
پاک کرتا ہے اور اگر عنایت و لطف اسکے حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اسکو مہلت دیتا ہے کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہے نعوذ باللہ من ذلک مترجم (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ فِیْہَا قِرَاءَۃً فَقُلْتُ مَنْ ہٰذَا قَالُوْا حَارِثَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ کَذٰلِکُمُ الْبِرُّ کَذٰلِکُمُ الْبِرُّ وَکَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی
مین نے اسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مین نے کون ہے یہ کہ قرآن پڑھتا ہے کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے کہ فضلاے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہوگا کہ
کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اسکی سنی پس آنحضرت صلعم نے واسطے بیان سبب پانے اُسکے کے اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہے فضیلت و ثواب نیکی
کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ مان اپنی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کے
یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے اپنے تئین بہشت مین یہ عبارت ہے روایت بیہقی مین بجاے اسکے کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین
مذکور ہے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہے اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف اور ایسے ہی حکم
مان کا ہے بلکہ وہ اولی ہے مترجم (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیَ امْرَاَۃً وَاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِہَا فَقَالَ لَہٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَی الْبَابِ اَوْ ضَیِّعْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق
میرے لیے ہے ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہے مجکو ساتھ طلاق اُسکی کے پس کہا اُسکو ابو درداء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہترین
دروازون بہشت کا ہے یعنے سبب در آنے بہشت کے محافظت رضامندی باپ کی ہے پس جو کوئی چاہے کہ در آوے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہے
چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہے اگر چاہے تو محافظت کر اُس دروازے پر یا ضایع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے اگر طلاق دی تو نے رضا
والدہ کی نگاہ رکھی تو نے وگرنہ ضایع کی تو نے اور اس حدیث سے ابو درداء نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس
یعنے شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب تر ہے کہ مان اور باپ دونون کو شامل ہے مترجم (وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ
مَنْ قَالَ اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاکَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل
کی بہز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدہ ہے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا
مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اُس سے کہ قریب تر ہے تجھسے یعنے بعد مان باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اُس سے

کہ بعد اُسکے قریب تر ہو جیسے کہ چچا اور ماموں اور بہ ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والے اور بلند قدر نے کہ میں ہوں اللہ اور میں ہوں رحمن یعنے متصف بصفت رحمت پیدا کیا میں نے یعنے رحم ناتے کو اور نکالا میں نے یعنے نام رحم کا نام اپنے سے یعنے رحمن سے پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے ملاؤنگا میں اُسکو یعنے طرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اُسکو یعنے رعایت اُسکے حق کی نکرے کاٹونگا میں اُسکو یعنے رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** میں ہوں اللہ یعنے واجب الوجود یہ تمہید ہے کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہے مادہ رحم سے یعنے رحمن ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عبد اللہ ابن ابی اوفی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں اُترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمیں کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مراد قوم سے وہ لوگ ہیں کہ مدد کرتے ہیں کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہیں کرتے ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد رحمت سے مینہ ہو یعنے روکا جاتا ہے اُنسے مینہ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے صاحب گناہ کو عذاب دنیا میں باوجود ذخیرہ کرنے اُسکے کے بیچ آخرت کے نکلجانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنے ان دو گناہوں پر دنیا میں بھی عذاب کرتا ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہوں کا دنیا میں بھی ہوتا ہے یعنے ہرج مرج عالم میں اور کینہ وعداوت دلوں میں عذاب انکا دنیا میں بھی جلدی ہوتا ہے اور آخرت میں بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہوں لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہیں ۱۲ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نافرمانی کرنے والا ماں باپ کا اور نہ شراب پینے والا یعنے جو کہ بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** منان منت سے ہے یعنے دیکر احسان جتاوے یہ بُرا ہے فرمایا اللہ تعالے نے ولا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی اور بعضوں نے کہا کہ منان من سے ہے بمعنے قطع کے یعنے کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہے ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا بے جہت شرعی کے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کے ان دونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ ساتھ فائزین کے یعنے نجات پائے ہوؤں کے نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالے چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کردیگا بموجب وعدے اپنے کے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۱۲ ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنی نسبوں میں سے اُس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اُسکے اپنے ناتے داروں سے اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہے کثرت وبرکت کا مال میں اور سبب ہوتا ہے تاخیر کا اجل میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** سیکھو تم الخ یعنے باپ اور دادا اور ماؤں اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد انکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام انکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنے اقرباء کو کہ اُنسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہے ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہونچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے واسطے میرے توبہ یعنے کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنے اللہ تعالے کا مجھ پر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اُس سے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہے واسطے تیرے خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا

کہ صالحہ ہیں سبب کفارہ گناہوں کا ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو خاص اس شخص کے حق مین بوحی معلوم کیا ہوا ور یا یہ کہ اسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو
اور واقع مین وہ صغیرہ ہوا ور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم مان کا رکھتی ہے ﴿وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ﴾ اور روایت ہے ابی اسید ساعدی سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آیا انکے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ
کیا باقی ہے نیکی مان باپ میرے کی سے کچھ یعنے مان باپ سے انکی زندگی مین سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا انکے سلوک سے کچھ کہ کرون مین اسکو بعد مرنے انکے کے یعنے بعد انکے مرنے کے بھی انکے ساتھ
سلوک کرنے کی کوئی صورت ہے فرمایا ہان دعا کرنی انکے لیے کہ اسمین داخل ہے نماز جنازہ پڑھنی انپر اور استغفار کرنی انکے لیے اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنے انکے کے اور سلوک کرنا انکے
ناتون دارون سے کہ نہین کیا جاتا مگر واسطے مان باپ کے یعنے محض انکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا انکی کے کہ رضا ہے حق متعلق ہے ساتھ اسکے نہ واسطے اور غرض کے
اور تعظیم کرنی مان باپ کے دوستون کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ﴿وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتّٰى دَنَتْ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هِيَ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ﴾ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے ایک منزل مکہ سے کہ ناگہان آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپنے اسکے لیے
چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اسپر پس کہا مین نے یعنے بعضے لوگون سے کہ کون ہے یہ پس کہا انھون نے کہ یہ مان حضرت کی ہے کہ جسنے دودھ پلایا تھا حضرت کو نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنے دائی حلیمہ تھین اور ثویبہ لونڈی ابو لہب کی نے بھی دودھ پلایا تھا ابتدا مین اور اختلاف ہے ان دونون کے اسلام مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا
لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا﴾ روایت ہے ابن عمر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا انکو مینہ نے پس گئے
وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس بند کر دیا اسنے دروازہ غار کا پس کہا انھون نے آپس مین کہ دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے مین
تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنے نہ از راہ ریا اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے اون عملون کے امید ہے کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو یا ہٹا دے اسکو ﴿فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ
لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ
نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتّٰى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ﴾ پس کہا ایک نے انمین سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے
میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور حال آنکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور رہتا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون مین دودھ انکا انپر پس جبکہ شام کو آتا مین ان بچون کے پاس اور دودھ دوہتا
مین شروع کرتا مین ساتھ مان باپ اپنے کے پلاتا مین انکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لے گئے مجکو درخت یعنے ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تھے دور پہونچے
پس دور چلا گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نے مان باپ کو کہ سو رہے پس دودھ دوہا مین نے جیسا کہ دوہتا تھا پس لایا مین باسن دودھ کا
بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین مان باپ کے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مین نے جگانا انکا اور مکروہ جانا مین نے یہ کہ دون مین بچون کو پہلے انسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے
مارے بھوک کے پاس پاؤن میرے کے پس یہی رہا حال میرا اور حال انکا یعنے مان باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق
مینے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین سے کھولنا کہ دیکھین ہم اس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالے نے واسطے انکے یہانتک
کہ دیکھا انھون نے آسمان ف گویا بیچ شریعت اس قوم کے حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو اور بعضون نے کہا شاید
کہ مقدار سد رمق کے بچون کو دیا ہوا ور یہ بیتابی اور فریاد انکی واسطے زیادہ کے ہو ﴿قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا

فَأَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً) کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کے عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اسکے نفس اسکے کو یعنے خواہش کی میں نے اسکی صحبت کرنے کی اور بھیجا کسی کو اسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسنے یہانتک کہ لاؤں میں اسکے پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں نے یہانتک کہ بہم پہونچائے میں نے سو دینار پس ملا میں اس سے ساتھ ان دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اسکے کے یعنے جماع کے لیے کہا اسنے اے بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنے ازالہ بکارت نکر پس اوٹھ کھڑا رہا میں اس سے یعنے بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا میں نے اسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے انکے اللہ تعالی نے کشادگی (وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانولوں کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اسپر حق اسکا یعنے دینے لگا اسکو حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اس سے یعنے حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنے بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کے اور چرانے والوں انکے کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانے والے انکے کو پس لیا اسنے انکو اور لے گیا سبکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فرق ساتھ زبر اور جزم رے کے نام ہی ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اسمین سولہ رطل یعنے قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانے والے انکے یعنے غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والوں کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالی نے دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا و ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا انکی راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصًا جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصًا وقت قدرت کے اور نہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت مستی کے کہ زور و شور اسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر میں بہتر اور پہونچانے والے ہیں قرب کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کے اور کشادگی کے تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کے حق ہیں جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ﴿ح﴾ (وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اسکے کے ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے ماں کے پاؤں کے پاس

رہ اور خدمت اُسکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم ساتھ اُسکے اولاد کو واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ ہی ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنے نکاح مین تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا مین اُسکو اور تھے حضرت عمرؓ ناخوش رکھتے اُس عورت کو پس کہا حضرت عمرؓ نے مجھکو کہ طلاق دیدے اُسکو پس انکار کیا مین نے پس آئے حضرت عمرؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرتؐ کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہوا سبب کوئی باعث اور ہی ع (وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اُنکی کے فرمایا وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے حق اُنکا رضا اُنکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اُسکے یا ایک اُنمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اُنکے اور استغفار کرتا ہی واسطے اُنکے یہان تک کہ لکھتا ہی اللہ اُسکو نیکوکار ف یعنے دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اُنکے کے وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئے ہون تو بھی حق تعالے اُنکو راضی کردیگا اُس سے اور لکھیگا نام اُسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے اور جینا جو ہون اُنکے کے ہی ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمانبرداری کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنے حق اُنکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوے بہشت سے اور اگر ہوا ایک ماں باپ مین سے یعنے اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اُسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنے نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کے ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالے کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اُسکے اُسپر ظلم کرین فرمایا اور اگرچہ ظلم کرین اُسپر اور اگرچہ ظلم کرین اُسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین ہی ح (وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنے ایک کے اُن دونون مین سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنے ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنے اُس چیز سے کہ تمھارے گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ؂ (وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ) اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی اُنمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اُسکے کے اور ممکن ہی کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اُنکے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال یہ ہی کہ ہوئے بیچ حکم اُنکے کے تمام حقوق بندون کے اسلیے کہ مثل اُس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی

اوپر نافرمانی ماں باپ کے ش ح ع (وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ
الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہے اوپر بیٹے اپنے کے
نقل کیں بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے نہیں رحمت کرتا یعنے رحمت خاص وکامل اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا
عائشہؓ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہیں لڑکوں کے پس عرض کیا کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکوں کے پس نہیں بوسے
لیتے ہم لڑکوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہوں میں واسطے تیرے یہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
یعنے اللہ تعالی نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے میں اسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہ معنے اسکے ہیں کہ لفظ ان کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑہیں جیسے کہ اکثر روایات میں اور ایک نسخہ میں
ساتھ زبر ہمزہ کے ہے اسکے معنے یہ ہیں آیا مالک ہوں میں رکھنے رحمت کا تیرے دل میں اگر نکال لے اللہ تعالے تیرے دل سے رحمت کو یعنے اللہ تعالے نے جو تیرے دل میں رحمت و
شفقت نہ رکھی میں نہیں رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہے صلہ رحمی پر اور اشارت ہے اسپر کہ دلوں میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہے اگر اسنے نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا
اور مآل دونوں روایتوں کا ایک ہے تفاوت توجیہ اعراب میں ہے فقط ش ح (وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا
إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اسکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھسے پس نہ پایا اسنے
میرے پاس سوائے ایک کھجور کے پس دی میں نے اس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اس عورت نے وہ کھجور درمیان دونوں بیٹیوں کے اور آپ نہ کھایا اسمیں سے کچھ
پھر اوٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا میں نے آنحضرت سے یعنے یہ ماجرا اس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمائش کیا جاوے
جنس ان بیٹیوں سے ساتھ کسی چیز کے یعنے ساتھ ایک کے یا دو کے یا زیادہ کے پس احسان کرے طرف انکے ہونگی وہ بیٹیاں اور احسان کرنا اسکے لیے پردہ آگ دوزخ سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ بیٹیوں کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت بیٹوں کے اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتھ نری ہونے
بیٹیوں کے ہے یا ساتھ اس چیز کے کہ صادر ہو انسے قسم محنت اور ایذا اور صبر کرنے سے اسپر اور ظاہر ثانی ہے اور شرط احسان کی یہ ہے کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ ہے کہ ثواب
مذکور جب حاصل ہوتا ہے کہ ہمیشہ احسان کرتا رہے یہاں تک کہ حاصل ہو بے پروائی انکو بسبب نکاح کے یا غیر اسکے کے ش ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
پرورش کرے دو بیٹیوں کو یہاں تک کہ پہونچیں وہ حد بلوغ کو یا پہونچیں اپنے خاوندوں کے پاس آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ میں اور وہ ہم ہونگے
اسطرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے واسطے بیان معنے ہکذا کے اور کیفیت ہم ہونے کے انگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائیں یعنے جیسے کہ ان دونوں
انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتے ہو اسی طرح میں اور وہ روز قیامت کے ہم ہونگے یعنے میں اور وہ محشر میں ساتھ ہونگے یا جنت میں ساتھ داخل ہونگے ش ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرنے والا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنے والے کے ہے راہ خدا میں یعنے جو کہ سلوک
و خبر گیری کرے عورت بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہے اسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کے ہے راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہے اور گمان کرتا ہوں میں انکو

کہ یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنے والا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنے والے کے ہے رات کو نماز کے لیے کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کے ہے کہ نہین افطار کرتا یعنے دن کو بلکہ صائم الدہر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے ہے بلکہ بالاولی ہے بعضون کے نزدیک اور یہ بھی کہا کہنے والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہے کہ شیخ ہے بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہے کہ روایت کرتا ہے مالک سے جیسے کہ تصریح کی ساتھ اسکے بخاری نے اور معنے اسکے یہ ہین کہ گمان کرتا ہون مین مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہے کہ کہنے والا اسکا ابو ہریرہ ہے پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہے ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول وثانی کے چنانچہ مؤید ہے اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ والقائم اللیل الصائم النہار ۔ع (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور پرورش کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اُسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ اونگلی شہادت کے اور بیچ کی اونگلی کے اور کشادگی رکھی درمیان اُنکے تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نے ف واسطے عدم تصور کثرت کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف اسکے کہ بعد نبوت کے رتبہ فتوت و مروت کا ہے ۔ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنے بعض انکے کے بعض پر بسبب برادری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کے بعلاقہ محبت کے کہ آپس مین رکھتے ہین مانند ملاقات کرنے کے آپس مین اور تحفہ بھیجنے کے آپس مین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنے کے آپس مین مانند حال بدن کے جسوقت دکھتا ہے ایک عضو ملاتے ہین ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کے اور موافقت کرتے ہین اعضا آپس مین بیچ درد و مشقت کے ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جیسے وقت دکھنے بعضے عضو کے تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی مومنون کو ایک تن ہونا چاہیے کہ جب ایک کو اُنمین سے مصیبت پہونچے تو لائق ہے کہ سب اسکے رنج مین شریک ہون اور قصد کرین اُسکی مصیبت کے دفع کرنیکا اسی کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہے ۔ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ؛ کہ در آفرینش زیک گوہر اند ؛ چو عضوے بدرد آورد روزگار ؛ دگر عضوہا را نماند قرار ۔ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنے مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلیے کہ وہ ایک دین پر ہین اگر دکھتی ہے آنکھ اُسکی دکھتا ہے یعنے بیچین ہوتا ہے سارا بدن اُسکا اور اگر دکھتا ہے سر اُسکا دکھتا ہے سارا بدن اسکا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی موسی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہے یعنے تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہین اسباب مین کہ مضبوط رکھتے ہین بعضے اجزا مکان کے بعض کو یعنے اسی طرح مسلمانون کو چاہیے کہ آپس مین ایک دوسرے کی تقویت و تائید مین رہین پھر داخل کین آنحضرت ؐ نے اونگلیان اپنے ایک ہاتھ کی بیچ اونگلیون ہاتھ دوسرے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے واسطے بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپس مین ملے ہوے اور ایک دوسرے کا مددگار رہے لیکن مددگاری حق بات مین ہو حرام و مکروہ اور جو گناہ کی نہو ۔ع ح (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی ابو موسی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا اُنکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنے صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہے اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے تم سفارش کرتے رہو تا ثواب اُسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الٰہی اور بعلم اُسکے کے ہے اور بملاحظہ اسکے کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اسکو اور ثواب اُسکا ہاتھ سے ندو اور جانا چاہیے

کہ سفارش حدود میں بعد از پہونچنے کے امام تک جائز نہیں اور پہلے پہونچنے کے اُس تک جائز ہے اور تعزیر میں جائز ہے سفارش مطلق اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ جسکی سفارش کرتا ہے وہ موذی و شریر نہو ۔ م ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہوں میں اُسکی اس حال میں کہ مظلوم ہے اور کیفیت اسکی معلوم ہے پس کیونکر مدد کروں اُسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت ؐ نے منع کرے تو اُسکو باز رکھے تو اُسکو ظلم سے پس یہ باز رکھنا اُسکو ظلم سے مدد کرنی تیری ہے اُسکی یعنے شیطان اور نفس پر کہ باعث ہیں اُسکے ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہے کہ شریعت حکم ماں کا رکھتی ہے اور شارع صلے اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالے اُسکو ہلاکہ میں اور نہ چھوڑے اُسکو دشمن کے ہاتھ میں بلکہ مدد کرے اُسکی جو کوئی سعی کرتا ہے بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہے اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اُسکی کے اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم یعنے خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہے اللہ تعالے اُس سے ایک بڑا غم غموں دن قیامت کے سے کہ دم نہیں مار سکیگا اُسمیں اور جو کوئی ڈھانکے یعنی یا عیب کسی مسلمان کا ڈھانکیگا اللہ تعالی عیب اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ ڈھانکنے کے اہل مروت سے اور ترک کرنے تجسس کے اور پوشیدہ کرنے ذکر اُسکے کے اور لکھا ہے علما نے کہ پردہ پوشی مستحسن اور مستحب ہے اہل عزت وحیا کے بھی کہ عیب اُنکا پوشیدہ ہے اور اگر کوئی کام ناشائستہ کرتے ہیں تو پردہ حیا میں اسکو پوشیدہ رکھتے ہیں اور جسنے کہ پردہ حیا کا اُٹھا دیا اور ساتھ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہے انکار اُسکا واجب ہے اور منع اور زجر اُس سے لازم اور اگر منع سے باز نرہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اُسکو ایذا لوگوں کی سے اور فساد کے کرنے دین میں باز رکھے اور جرح راویوں کا اور گواہوں اور حاکموں اور ظالموں کا واسطے نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگوں کے واجب و لازم ہے اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کی سے نہیں ۔ م ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ہٰہُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ترک مدد کرے اُسکی اور حقیر نجانے اُسکو پرہیزگاری اس جگہ ہے اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہے مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنے یہ بات برائی میں کامل ہے اور برائی کی حاجت نہیں سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پہ حرام ہیں خون اُسکا اور مال اُسکا اور آبرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف حقیر نجانے الخ یعنے ساتھ ذکر کرنے عیبوں اُسکے کے اور بد زبانی اور ٹھٹھا کرنے کے اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جانتا ہے کہ قدر اُسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہے اور انجام کار اُسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والے ہیں قال اللہ تعالی وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ بموجب عزت ایمانی اُنکی ہاتھ سے نہ دینی چاہیے خصوصاً جو کہ نور علم و عبادت سے روشن ہو رہے ہیں رعایت تعظیم اُنکی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت میں گرفتار ہیں وبال فقراء و غربا میں گرفتار ہیں کہ بیچاروں کو حقیر جانتے ہیں اصل کار کہ باعث عزت و نجات کے دنیا و آخرت میں ہے محبت فقراء و مساکین کی ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ نشستن فقراء کے جیسے کہ سورہ کہف میں مذکور ہے اور پرہیزگاری اس جگہ ہے الخ یعنے نہیں جائز ہے حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہوں سے یا یہ مراد ہے کہ تقوی سینہ میں ہے اور کار باطن ہے اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویت جملہ پہلے کی ہے یعنے چونکہ جگہ تقوی کی دل ہے اور وہ امر مخفی ہے پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کرے حال آنکہ حقیقت حال اُسکی معلوم نہیں یا یہ مراد ہے کہ چونکہ تقوی دل میں ہے پس جسکے دل میں تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکرے اسلیے کہ متقی حقارت کرنے والا مسلمان کا نہیں ہوتا اور یعنے [illegible] حرام ہیں خون اُسکا الخ یعنے ایسا کام نکرے اور کلام نکہے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اُسکا تلف ہو اور آبروریزی اُسکی ہو اور یہ حدیث

جوامع الکلم سے ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی (وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ ثَلٰثَۃٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ وَاَہْلُ النَّارِ خَمْسَۃٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَہٗ اَلَّذِیْنَ ہُمْ فِیْکُمْ تَبَعٌ لَا یَبْتَغُوْنَ اَہْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَہٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَہٗ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِیْ اِلَّا وَہُوَ یُخَادِعُکَ عَنْ اَہْلِکَ وَمَالِکَ وَذَکَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْکَذِبَ وَالشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہین یعنے جو کہ لائق ہین کہ ساتھ سابقین اور مقربین کے بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنے والا لوگون سے توفیق دیا گیا بھلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنے چھوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنے مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنے اُس چیز سے کہ نہین حلال پرہیز کرنے والا یعنے سوال سے اور توکل کرنے والا اللہ پر عیالدار یعنے نہین باعث ہوتی اسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اُنکے رزق کا اوپر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونے کے علم وعمل سے بسبب عیال کے اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنے وہ مستحق عذاب کے ہین بسبب شومی ان افعال بد کے مقصود تو برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اُن پر جیسے کہ اوپر تعریف وتحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اُسکو کہ باز رکھے کار ناشائستہ سے اور ثبات واستقامت نہو اُسکو وقت شہوت کے اور صبر نکرسکتا ہو گناہون اور بری باتون سے وہ لوگ کہ تمہارے تابع اور خادم ہین یعنے اور پھرتے ہین گرد امراء اور اغنیا تمہارے کے اور مد نظر اور خیال نہین ہی اُنکو مگر بھرنے پیٹ کا اور پہننا کپڑے کا اگرچہ شبہ حرام سے ہو نہین ڈھونڈھتے ہین اہل ومال کو یعنے نہ طالب ہین بیوی اور حرام کے پس اعراض کرتے ہین حلال سے اور مرتکب ہوتے ہین حرام کے اور نہ طالب اور راغب ہین بیچ مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہے ہمت انکی کھانے اور پینے اور پہنے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی عقل سے ہے اور دوسرا شخص دوزخیون مین سے وہ ہے دیانت ہے کہ نہین پوشیدہ اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمین اگرچہ شی قلیل ہو بلکہ ڈھونڈھتا ہے اور تفحص کرتا ہے اُسکو تا پاوے اور مطلع ہو اُسپر اور خیانت کرے اسمین اور بعضون نے کہا کہ خفا بہ معنے ظہور کے بھی آتا ہے یعنے خائن کہ ظاہر نہین ہوتی اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اسمین مگر کہ خیانت کرتا ہے اُسکو اور تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہے تجکو بسبب اہل تیرے کے اور مال تیرے کے یعنے ہر صبح وشام کار اُسکا فریب دینا ہے کہ طمع رکھتا ہے اہل ومال تیرے مین اور ظاہر کرتا ہے عفت وامانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہے اُسمین اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے ف مراد رحیم سے صفت فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اُسکا خارج مین یعنے غیر مین اور رقیق سے مراد ہے صفت قلبیہ برابر ہے کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اُسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہے اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام فاعل کے یعنے ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کے بخیل وکاذب کو فرمایا اور راوی دوزخیون مین سے بخیل اور کاذب ہے اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نہ کہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کے یاد نہین رہے یعنے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنے بخل اور کذب کے اُس سے سمجھے جاتے تھے خواہ یون فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول والکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کے ہے یعنے چوتھے بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی روایت مین والکذب واو سے آیا ہے اس صورت مین بھی واو بمعنی او کے ہے اور لفظ شنظیر بعضون نے کہا کہ منصوب ہے بنا بر معطوف ہونے کے کذب پر اور صحیح یہ ہے کہ مرفوع ہے پس ہوگا عطف رجل پر اور ہے نوع بخیل یا کاذب اور یا پانچوان شنظیر ہے ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس خدا کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت مین ہے ایمان نہین لایا یعنے کوئی بندہ یعنے کامل وتمام نہین ہوتا ایمان اسکا یہان تک کہ دوست رکھے واسطے بھائی مسلمان کے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس چیز کو یعنے بھلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہے اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہے عذاب دوزخ سے اور پہونچنا درجات بہشت کو بسبب کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دنیا کی اسباب اور متاع اور اہل واولاد جو کہ وسیلہ آخرت کے ہون پس ان چیزون کو اپنے لیے دوست رکھتا ہے چاہیے کہ سب مسلمانون کے لیے بھی دوست رکھے اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کے اپنے لیے مال وجاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال وعذاب کا ہو چاہتا ہے اور دوست

رکھتا ہے کیونکہ اور مسلمان بھائی کے لیے دوست رکھے اسکو چاہیے کہ نہ اپنے لیے دوست رکھے اور نہ اور کے لیے کیونکہ وہ خیر نہیں یا ایک شخص ہے کہ حصول مال و جاہ اسکے لیے
سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالے کا ہوتا ہے جیسے کہ مال واسطے حج اور خبر گیری فقرا کے کام آتا ہے اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کا ہوتا ہے اور دوسرا ہے کہ نہیں ہوتا اسکے لیے ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہے پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکھنا اسکا اسکے لیے دوست نہ رکھیگا اسلیے کہ
اسکے حق میں وہ خیر نہیں شرح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي
لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ایمان لاتا یعنے کامل قسم ہے اللہ کی نہیں
ایمان لاتا قسم ہے اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہے کہ ایمان نہیں لاتا اور کس کو آپ فرماتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اسکا بدیوں اسکی سے
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنے ساتھ نجات پانے والوں کے وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اسکا برائیوں اسکی سے نقل کی یہ مسلم
نے ف اسمیں مبالغہ ہے کہ گردانا انہوں نے امن کو وقوع ضرر سے سبب واسطے نفی دخول جنت کے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ع (وَعَنْ
عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے تھے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنے ساتھ احسان کرنے کے اسپر اور دفع کرنے ضرر کے
اس سے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کر دینگے یعنے ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث
ہوا کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ
مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نہ کریں دو شخص
آپس میں بے سنائے شخص دوسرے کے کہ تیسرا ہے یہاں تک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کے یعنے بعد ملنے لوگوں کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی دو کریں تو مضائقہ
نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی سے وقت مصاحبت تین شخصوں کے بسبب غمگین
کرنے اس فعل کے ہے اس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کے اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زیر ز کے ہے اور دونوں
لغت فصیح ہیں اور متعدی یحزنہ و اخزنہ اندوہگین کرد اور اول روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونیکا یہ ہے کہ اسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا
مشورہ کرتے ہوں کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی سے روبرو تیسرے کے اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سے روبرو ایک کے نہی تحریمی ہے
پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر مگر باذن اسکے کے اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنے شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہے اور یہ عام ہے دونوں زمانہ
میں سفر میں ہو یا حضر میں شرح (وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنے افضل اعمال دین کے یا امر مہم دین میں خیر خواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات
کہا ہم نے یعنے بعضے صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہے اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالے کے اور واسطے کتاب اسکی کے اور واسطے رسول
اسکے کے اور واسطے مسلمانوں کے اماموں کے کہ امرا و علما ہیں اور واسطے سب مسلمانوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیر خواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اسکی
وحدانیت و صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اسکے صفات میں اور خالص کرے نیت اسکی عبادت میں اور فرمانبرداری کرے اسکی اوامر و نواہی کی اور اقرار کرے اسکی
نعمت کا اور شکر ادا کرے اسکا اور محبت رکھے اسکے فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اسکے نافرمانوں سے اور خیر خواہی اسکی کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کہ اسکی ہے
اور عمل کرے اسپر اور تلاوت اسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کے اور تعظیم اسکی کرے اور خیر خواہی اسکے رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے انکی نبوت کی اور

کرے اس چیز کو کہ اللہ تعالے کے پاس سے لائے ہین اور اطاعت کرے اُنکی اور دوست رکھے اُنکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگون سے اور محبت
رکھے اُنکے اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اُنکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابین اللہ تعالی کی اور مراد رسول سے آنحضرت ہین یا سب رسول اللہ تعالی
کے ہین اور یہ خیر خواہیان راجع بندے کی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنے ہی نفس کی کرتا ہے بسبب اُنکے اور خیر خواہی امرا کی یہ ہے کہ فرمانبرداری اُنکی کرے اچھی باتون مین نہ بری باتون مین
اور خبردار کر دے اُنکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے اُنپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کرے علما کی اس چیز مین کہ موافق حق کے کہین اور روایت کرین اور خیر خواہی سب مسلمانون کی
یہ ہے کہ ہدایت کرے اُنکو طرف بھلائیون دین و دنیا کے اور دفع کرے ضرر اُنسے اور نفع پہونچا دے اُنکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ مدار تمام دین و دنیا کا اُسپر ہے اور تمام علوم
اولین و آخرین کے مندرج ہین اُسمین ۱۲ ع ح (وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور
روایت ہے جریر سے کہ کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے واسطے ہر مسلمان کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام
سے ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہو سکتا ہے کہ روزہ اور حج اُسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کے منقول ہے
کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے تین سو درہم سے آیا بیچتا ہے تو چار سو درہم کو اُسنے کہا کہ یہ تم جانو اے عبداللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا
بہتر ہے اس سے آیا بیچتا ہے تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہان تک کہ پہونچے آٹھسو درہم کو پھر خریدا اُسکو آٹھسو درہم کو پس لوگون نے سبب اُسکا پوچھا کہا اُنھون نے
یہ کہ مین نے بیعت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی ۱۲ ح ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ
الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے ابوالقاسم سے کہ سچے ہین سچے کیے گئے ہین
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہین نکالی جاتی رحمت یعنے شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف سچے کیے گئے یعنے اللہ تعالے نے اُنکے
سچے ہونے کی خبر دی ہے وما ینطق عن الھوی اور بدبخت سے مراد کافر ہے یا فاجر ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ
ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والے
خلق پر رحمت کرتا ہے اُنپر رحمن رحم کرو اُنپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان مین ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف اُنپر کہ زمین مین ہین یعنے جانور اور آدمی خواہ
نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بدون پر یہ ہے کہ اُنکو بدی سے باز رکھین جیسے کہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہ ہے کہ رحم کرو اُنپر کہ مستحق رحم کے ہین اور جو
آسمان مین ہے یعنے اللہ تعالے کہ کمال قدرت اور سلطنت اُسکی آسمان مین ہے یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت کرنی اُنکی یہ ہے کہ محافظت کرین دشمنون سے اور موذیات سے کہ شیاطین
جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سے واسطے رحم کرنے والون کے ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑون کی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے
برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۱۲ (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ
سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبر سن اُسکے کے مگر کہ
مقرر کرتا ہے اللہ تعالے واسطے اُسکے وقت کبر سن اُسکے کے اُس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اسمین
اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمر دراز ہوتی ہے اُس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہے بوڑھے کی منقول ہے کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر مین تھا اور وہان پہونچا
اور ایک مدت اُسکی خدمت مین حاضر رہا اور اُنھین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کے لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اُسی مرید کو کہ جانور سواری کے تھام

پس نکلا وہ مرید لیکن یہ خطرہ گذرا اسکے دل میں کہ یہ سفر دور و دراز کر کرین شیخ کیلیے پس آیا اسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نے اے ولد
میرے قریب ہے کہ تیرے پاس اکابر آوینگے اور متعین کریگا اللہ تعالی واسطے تیرے انکو کہ خدمت کرینگے انکی پس کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا کہ اسکے دروازے پر نہیں پائے جاتے تھے
مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اسکی ملاقات کے لیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالی نے یہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے
کہ دس برس کی عمر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوے تھے پس دراز کی اللہ تعالی نے عمر انکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی انکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوے
ش ع (وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ
الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے تعظیم کرنی بوڑھے
مسلمان کی اور تعظیم کرنی اٹھانے والے قرآن کی یعنے پڑھنے والے قرآن کے اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اسمیں اور نہو دور ہونے والا اس سے اور جملہ تعظیم اللہ تعالے
کی سے ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف دو قیدیں لگائیں اوٹھانے والے قرآن کے لیے ایک تو غلو کرنے والا نہو اور
دوسرے یہ کہ نہ دور ہو اس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ میں اور غلو کرنے والا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظا اور
معنے مانند وسواسیوں اور شکیوں اور ریاکاروں کے یا خیانت کرے لفظ قرآن میں ساتھ تحریف اسکی کے مانند اکثر عوام کے بلکہ مانند اکثر علما کے یا خیانت کرے اسکے معنون میں
ساتھ تاویل باطل کے مانند تمام مبتدعوں کے اور بعضوں نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید میں یا جلد پڑھنا اسطرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کرے
تلاوت قرآن سے اور احکام قرات سے اور عمل کرنے سے اس چیز پر کہ اسمیں ہے اور بعضوں نے کہا عالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت میں رہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور
عبادات کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہوا اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن میں مشغول رہے اور تلاوت نکرے اور ادنی عادل کا یہ ہے کہ غالب ہو عدل اسکا ظلم پر بخلاف عکس اسکے کے یعنے
ظلم اسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہیں کہلاویگا اور رہنا اس سے افضل ہے چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ جو کوئی کہے اس زمانے میں سلطان عادل
تو وہ کافر ہے باوجود اسکے کہ نہیں خالی ہے ہر سلطان ایک طرح کے عدل سے اور تحقیق اسکی مبنی ہے اوپر فرق کے درمیان اسکے کہ عدل کرتا ہے اور درمیان عادل کے پس اول اطلاق
کیا جاتا ہے اسپر کہ عدل کرتا ہے اگرچہ کبھی ہوا ور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہے عرفا اسپر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانا مصلی ہے اور فلانا
نماز پڑھتا ہے اور شرح السنہ میں ہے کہ کہا طاوس نے سنت سے ہے یہ کہ توقیر کرے تو چار کی عالم کی اور بوڑھے کی اور سلطان کی اور باپ انتہی کہتا ہوں میں اور باپ کے حکم
میں ماں بھی ہے اور مراد عالم سے عالم عامل ہے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے لفظ حامل القرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث میں اسلیے ہے کہ ظاہر ہے یا اسلیے کہ کلام اجنبیوں میں ہے پس
جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجاوے تعظیم اسکی اسلیے کہ واجب ہے تعظیم اسکی بہت سی وجہوں کر اور روایت کی خطیب نے جامع میں
انس سے کہ فرمایا آنحضرت نے ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ش ح ع (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ
يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھروں کا مسلمانوں
کے گھروں میں وہ گھر ہے کہ اسمیں ہو یتیم کہ احسان کیا جاوے طرف اسکے اور بدتر گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ گھر ہے کہ اسمیں ہو یتیم کہ برائی کیجاوے طرف اسکے نقل کی یہ
ابن ماجہ نے ف اور ایذا دیجاوے اسکو ناحق اور اگر واسطے تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کے ہے نہ برائی کرنے کے ش ح (وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر یعنے بطریق شفقت کے
اور جانیکہ نہیں پھیرا اسکے سر پر ہاتھ مگر واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب رضا اسکی کے نہ واسطے اور غرض کے ہوتی ہیں واسطے اسکے بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہے اسپر ہاتھ اسکا نیکیاں
اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکی کے یا یتیم لڑکے کے کہ نزدیک اسکے ہے یعنے اسکی پرورش میں ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا میں اور وہ بہشت میں مانند ان دو انگلیوں کے

اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنے بیچ کی انگلی اور اُسکے پاس کی کہ انگوٹھے کی طرف ہے یعنے مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کے نزدیک ہونگے بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف لفظ تمسح ساتھ زبر تا اور پیش میم کے ہے صیغہ مونث کا اور ترجمہ اُسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش یا اور زیر سین کے صیغہ مذکر کا آیا ہے اسی صورت مین فاعل اسکا ضمیر ماسح کی ہے اور یدہ مفعول اُسکا اور ترجمہ اسکا یہ ہے کہ پھیرتا ہے وہ شخص اس بال پہ ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کے ہے بنا بر ہونے اُسکے کے اسم کان کا اور ظاہر یہ ہے کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کیت وکیفیت مین باعتبار اچھا کرنے یتیمون کے اور احسان کرے یعنے شفقت ومہربانی کرے اسپر اور تادیب وتعلیم کرے اُسکو اور نکاح کردے اسکا اور محافظت کرے اسکے مال کی اگر مال ہو اُسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کے لیے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شک کے لیے ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف بشارت حسن خاتمہ اُسکے کے ۰ ع ح (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اٰوی یتیما الی طعامہ وشرابہ اوجب اللہ لہ الجنۃ البتۃ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر ومن عال ثلث بنات او مثلہن من الاخوات فادبہن ورحمہن حتی یغنیہن اللہ اوجب اللہ لہ الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ او اثنتین قال او اثنتین حتی لو قالوا او واحدۃ ومن اذہب اللہ کریمتیہ وجبت لہ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما کریمتاہ قال عیناہ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت مقرر یعنے قطعا بلا شک وشبہ بموجب وعدے اپنے کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیون کو یا پرورش کرے انکو کہ مانند تین بیٹیون کے ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکھا دے انکو اور شفقت کرے اُنپر یہان تک کہ بے پروا کرے انکو یعنے بڑی ہون اور نکاح کیجاوین واجب کرتا ہے اللہ تعالے واسطے اسکے بہشت پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنے فرمایئے کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنے مین بھی یہی ثواب ملتا ہے فرمایا پرورش کرے دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہان تک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کی لے لے اللہ دو پیاریان واجب ہوئی اُسکے لیے بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہے دو پیاریون سے فرمایا دونون آنکھین اسکی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا ہے یعنے شرک اور حقوق بندے کے پس تقدیر یہ ہے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کے یا ساتھ بخشوانے اور مانند اسکے کے حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالے کے ہین بخشے جاتے ہین اگر چاہتا ہے اللہ سوائے شرک کے اور اگر کہتے لوگ الخ یہ بموجب مذہب مختار کے کہ کہتے ہین احکام مفوض ہین آنحضرت کو جو کچھ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین تھا ہے اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہین وہ کہتے ہین کہ بعد التماس اُنکے کے وحی ہوئی ساتھ اس چیز کے کہ موافق مقصود اُنکے کے تھی اور مانند اسکے بہت سی حدیثون مین آیا ہے (وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وناصح الراوی لیس عند اصحاب الحدیث بالقوی) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہے واسطے اسکے تصدق کرنے ایک صاع غلہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کے قوی ف یعنے حفظ وضبط مین کہ اعتماد اسپر کیجیے پس یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہے اجماعا اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہے ۰ ح ع (وعن ایوب بن موسی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا عندی حدیث مرسل) اور روایت ہے ایوب بن موسی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے موسے سے موسی نے نقل کی ایوب کے دادا سے یعنے عمرو بن سعید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہے (وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأۃ سفعاء الخدین کہاتین یوم القیمۃ واومأ یزید بن زریع الی الوسطی والسبابۃ امرأۃ امت من زوجہا ذات منصب وجمال حبست نفسہا علی یتاماہا حتی بانوا او ماتوا رواہ ابوداود) اور روایت ہے عوف بیٹے مالک اشجعی کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنے بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارے اُسکے سیاہ ہو گئے مانند ان دونون انگلیون کے

ہونگے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے کہ راوی اس حدیث کا ہے طرف بیچ کی انگلی کے اور انگلی شہادت کے یعنے واسطے بیان دو انگلیون کے وہ عورت تھی
کہ ہوئی بے شوہر یعنے بسبب مرنے یا طلاق دینے خاوند کے تھی جاہ وجمال والی روکا اپنے نفس کو یعنے نکاح کرنے سے واسطے پرورش اور شفقت کرنے کے اوپر حال یتیمون
اپنے کے یہان تک کہ جدے ہوئے یعنے وہ لڑکے یعنے بسبب بڑے اور بالغ ہونے کے محتاج مان کے نرہے یا مر گئے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے جس عورت کا خاوند مر گیا
یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اس عورت نے اولاد کی پرورش کے واسطے کسی شخص سے نکاح نکیا اور انکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج انکی تک اور
بسبب خدمت انکی کے اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نے اسکے حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون انگلیون کے قریب باہم ہونگے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین
تو بڑی فضیلت رکھتا ہے ☆ ع ح ر (وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له انثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها يعنى الذكور ادخله الله
الجنة رواه ابو داود) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے ہوئی ایک بیٹی یا بہن نگاڑا اسکو زندہ یعنے جیسے کہ جاہلیت مین بسبب عار و
فقر کے کرتے تھے اور نہ حقیر اور ذلیل کر کر رکھا اسکو اور نہ ترجیح دی اپنے ولد کو اسپر یعنے لڑکون کو دینے دلانے وغیرہ مین داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنے ساتھ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹے پر کرتے ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سے مراد حضرت کی بیٹی ہین ☆ ع (وعن انس
عن النبي صلى الله عليه وسلم من اغتيب عنده اخوه المسلم وهو يقدر على نصره فنصره نصره الله في الدنيا والآخرة فان لم ينصره وهو يقدر على نصره ادركه الله به في الدنيا
والآخرة رواه في شرح السنة) اور روایت ہے انس سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوے نزدیک اسکے بھائی مسلمان
کی حالانکہ وہ شخص قادر ہے اوپر مدد کرنے اسکی کے یعنے ساتھ دفع کرنے غیبت وعار کے اس سے اور منع کرنے کے غیبت اسکی سے پس مدد کی اسکی مدد کریگا اسکی اللہ تعالی
دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اسکی اور وہ قادر تھا اسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اس سے بسبب مدد نکرنے کے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین
(وعن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذب عن لحم اخيه بالمغيبة كان حقا على الله ان يعتقه من النار رواه البيهقي في شعب الايمان)
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنے غیبت کرنے والے کو منع کرے غیبت کرنے
بھائی مسلمان کی سے غائبانہ ہے حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اسکو آگ سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانے گوشت کے سے کنایہ ہے غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید مین
فرمایا ہے بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا یعنے آیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ کھانے گوشت مغتاب کے
چونکہ آبروریزی اسکی کرتا ہے گویا کہ اسکو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اسکا کھاتا ہے اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت بمعنے غیبت کے ہے ساتھ زبر غین کے یعنے
غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہے ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہے کہ بالمغیبۃ متعلق ہو اخیہ کے بتقدیر اکل لحم اخیه کے اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زبر غین کے یعنے باز
رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکھنا لوگون کا آپس کی غیبت سے یعنے جو کہ باز رکھے لوگون کو غیبت کرنے سے
اور آزاد کریگا الخ یعنے اول وہلہ مین پہلے داخل ہونے کے اسمین یا بعد داخل ہونے کے پہلے پورا کرنے عذاب کے ☆ ح ع ر (وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ما من مسلم يرد عن عرض اخيه الا كان حقا على الله ان يرد عنه نار جهنم يوم القيمة ثم تلا هذه الآية وكان حقا علينا نصر المؤمنين رواه في شرح السنة) اور
روایت ہے ابو درداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کے سے یعنے منع کرے
اسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر کان حقا الخ یہ آیت کہ
ہے ثابت و واجب ہمپر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ☆ (وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من امرء مسلم يخذل امرأ مسلما في موضع ينتهك
فيه حرمته وينتقص فيه من عرضه الا خذله الله تعالى في موطن يحب فيه نصرته وما من امرء مسلم ينصر مسلما في موضع ينتقص فيه من عرضه وينتهك فيه من حرمته

اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اُسکی سے اُس جگہ کہ بیحرمتی کی جاتی اُسکی اور نقصان کیا جاتا ہے اس جگہ مین آبرو اُسکی سے مگر نہین مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے اُسمین مدد خدا کو یعنے آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اُس جگہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہے اُسمین آبرو اُسکی سے اور بے حرمتی کیجاتی ہے اُسکی اُسمین مگر کہ مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے اُسمین مدد اُسکی نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْؤُدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہے عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے عیب یا برائی یعنے کسی مسلمان مین اور ڈھانکدے اُسکو ہوگا ثواب اُسکو مانند ثواب اُس شخص کے کہ زندہ کیا جیتے گاڑے ہوے کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کی ساتھ زندہ کرنے جیتے گاڑے کے یہ کہی ہے علما نے کہ جبکہ عیب ظاہر ہوتا ہے تو وہ خجالت سے مانند مردہ کے ہوتا ہے اور دوست رکھتا ہے کہ کاش مین نہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اُسکا ڈھانکا تو دفع کی اُس سے خجالت کہ وہ اُسکے نزدیک بمنزلہ موت کے تھی پس ڈھانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنے کے ہے جیسے کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تھی قبر مین اور قریب مرنے کے تھی پس نکالی گئی اور زندہ رہی: ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاؤُدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اُسمین برائی تو چاہیے کہ دور کردے اُس سے برائی یعنے مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اُسکے کے جسطرح کہ ہوسکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کے جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو یعنے روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابو داؤد کے یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہے اُس سے وہ چیز کہ اُسمین ضرر اور ہلاکت اُسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنے حق اُسکا غائبانہ اُسکے ف مسلمان آئینہ دوسرے مسلمانکا ہے یعنے آگاہ کردیتا ہے اُسکو اُسکی برائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے کے وجود مین ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے اور خفیہ آگاہ کرے تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اُسکے کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہے اپنی برائی پر بسبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کے جیسے کہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر بسبب دیکھنے کے آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتے رہین احوال ایک دوسرے کے سے اور جب متفق ہونگے ہلاک ہونگے اور واسطے تقویت و تائید ان معنون کے فرمایا المومن الخ المومن الخ اور نگاہ رکھتا ہے الخ یعنے غیبت نہین کرتا اُسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اُسکی تو منع کردیتا ہے اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اُسکے کی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین وح ع (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے معاذ بیٹے انس کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنے اُسکی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اُسکے کو یعنے اُسکے بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنے عیبون مین سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اُس چیز کے عیب اُسکا قید کریگا اُسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہانتک کہ نکلے عہدہ اُس چیز کے سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے پاک ہو اُسکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اُسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کے بقدر گناہ کے اور منافق سے یہان مراد غیبت کرنے والا ہے اُسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل مین ارادہ رکھتا ہے فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہے کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتے: ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین یار و نکا یعنے اکثر انکا ازروے ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین اُنکا ہے واسطے یار اپنے کے یعنے اکثر اُنکا ازروے احسان کے اگرچہ ساتھ خیر خواہی کے ہو اور بہترین ہمسایونکا نزدیک

اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کس طرح معلوم کروں میں نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنے کیونکر جانوں کہ میں نیک کار ہوں یا بدکار جسوقت کہ صادر ہو مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح اسکا شرعًا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایونکو کہتے ہیں تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جسوقت سنے تو ہمسایونکو کہتے ہیں تحقیق برا کیا تونے پس تحقیق برا کیا تونے یعنے نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی دینے ہمسایوں کے معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف سے تو ہمسایوں کو یعنے سب ہمسایوں کو یعنے اسلیے کہ نہیں جمع ہوتے ہیں سب ضلالت پر غالبًا اور اسمیں اشارہ ہے اسپر اَلْسِنَةُ الْخَلْقِ اَقْلَامُ الْحَقِّ کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اسوقت ہے کہ جسوقت ہوں ہمسائے اسکے اہل حق و انصاف والے اور نہ بہت محبت رکھتے ہوں اور نہ بہت دشمنی (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتارو تم آدمیوں کو بیچ مراتب انکی کے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے بیچ مراتب معینہ انکے کے یعنے حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہے شریف و اہل عزت اور دوسرا ہے وضیع و ذلیل دونوں کو یکساں نرکھو تعظیم و تکریم میں ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا و حط مرتبہ اسکے کا نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم اور مخدوم کے بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اسکے کے پیش آؤ فرماتا ہے اللہ تعالی وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ اور احیاء العلوم میں منقول ہے کہ حضرت عائشہؓ کھانا کھا رہی تھیں کہ ایک فقیر اس راہ سے گذرا ایک ٹکڑا روٹی کا اسکو بھیجا بعد ازاں ایک سوار گذرا اسکو کہلا بھیجا کہ طعام حاضر ہے اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین میں سے تفاوت اس حال سے پوچھا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین اس روٹی کے ٹکڑے سے راضی ہوگیا اور اگر سوار سے بھی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبدا ہے فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کے اور تفضیل خلفا کے اور مانند انکے کے جیسے کہ یہ حدیث منشا ہے وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سے جیسے کہ دیکھا جاتا ہے بیچ مجلسوں انکی کے قد علم کل اناس مشربهم فهم کل فریق مذهبهم یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا یعنے علما کا فہم اس سے بیجا ہے کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہیں انکے غیر پر اور اغنیا کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتے ہیں اور فاسق و دولتمند فاجروں کی عزت و تعظیم کرتے ہیں اور اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں انکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا

﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری

(عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ) روایت ہے عبد الرحمن بیٹے ابی قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیوں نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطے انکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یعنے بوجہ کمال کے یا دوست رکھے اسکو اللہ اور رسول اسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنی بات میں جسوقت کہ بات کرے اور چاہیے کہ ادا کرے امانت لوگوں کی کہ انکے پاس ہے جسوقت کہ امانت سونپی جاوے اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی ف مراد وضو کے پانی سے اکثروں کے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ باسن میں بچ رہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضاے مبارک سے اور لفظ او بیچ اللہ ورسولہ میں تنویع کے لیے ہے اور یہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے اور حقیقت میں دونوں متلازم ایک دوسرے کے ہیں یعنے ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہے اور یا لفظ او بمعنے بل کے ہے اور یہ ظاہر تر ہے اور احتمال ہے کہ شک راوی کے لیے ہو اور معنے حدیث کے یہ کہ دعوے محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتوں سے کہ چنداں نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بلکہ ضرور ہے اسمیں بجا لانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصًا بجا لانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں سے کہ معاملات میں اور حقوق لوگوں میں ان چیزوں میں مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگوں میں حضرت نے کوئی

ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادائے ان حقوق کے ہو اس سبب سے خاص اُن چیزون کو ذکر کیا ۱۲ ش ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اُسکا بھوکا ہو اُسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جاہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اُسکے کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کے اشارہ ہے کمال غافل ہونے اُسکے کے پر خبر گیری ہمسایہ سے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلٰوتِہَا وَصِیَامِہَا وَصَدَقَتِہَا غَیْرَ اَنَّہَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَہَا بِلِسَانِہَا قَالَ ہِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ قِلَّۃُ صِیَامِہَا وَصَدَقَتِہَا وَصَلٰوتِہَا وَاِنَّہَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِہَا جِیْرَانَہَا قَالَ ہِیَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے یعنے لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اُسکی کے اور روزے اُسکے کے اور دینے اُسکے کے یعنے لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایون کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجود دیکہ افضل عبادات مین کفارہ اس گناہ اُسکے کا نہین ہونگے کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کے اور کم دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کے اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنے عبادات نفل کی اور ضائع کرنے وصول کے جیسے کہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علماء اور صلحاء کے کہ علماء تو ترک کرتے ہین اُن چیزون کو کہ واجب ہے اُنپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحاء اُس علم کو کہ واجب ہے اُنپر حاصل کرنا اُسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کے سو مقدم رکھتے ہین رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے والے کے وہ چلتے ہین راہ حکماء کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسلیے گردانا ہے اُنھون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس معنے کے بطریق نفی و اثبات کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کے پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ۱۲ ع (وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے لوگون پر کہ بیٹھے ہوے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیک ترین تمھارے کے اور ممتاز کرون نیک ترین تمھارے کو بد ترین تمھارے سے یعنے بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہے اور بد تر کون کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنے بخوف اسکے کہ متعین کر کر فرما دین کہ یہ نیک ہے اور یہ بد ساتھ مفہوم عام اور عنوان کل کے اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہمارے کو بد ترین ہمارے سے پس فرمایا بہترین تمھارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہون لوگ بھلائی اُسکی کی اور امن مین رہتے ہون اُسکی بدی سے اور بد ترین تمھارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہون لوگ اسکی بھلائی کی اور امن مین رہتے ہون اسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اور جو ایسا ہو کہ امید اُسکی بھلائی کی رکھین اور اُسکی بدی سے امن مین نہون یا اُسکی بدی سے امن مین ہون لیکن امید بھلائی کی اُس سے نرکھتے ہون تو وہ بیچ مین ہے نہ نیکتر ہے نہ بدتر ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے تقسیم کیے درمیان تمھارے خلق تمھارے جیسے کہ تقسیم کیے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہے دنیا اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے یعنے انبیا اور اولیا

[illegible]

مین سے مانند سلیمان عم اور عثمان رض کے اور دیتا ہی اُسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی یعنے مانند فرعون وغیرہ کے اور نہین دیتا دین کو یعنے اخلاق نیک کو مگر اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اُسکو قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنے کامل بندہ یہان تک کہ سلمان ہو دل اُسکا اور زبان اُسکی اور نہین مومن ہوتا یعنے کامل یہان تک امن مین ہو ہمسایہ اُسکا برائیون اُسکی سے ف اسلام دل کا پاک کرنا اُسکا ہی عقائد باطلہ سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اُسکا ملا یعنے سے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن سے اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے انکے کے مدار اسلام و ایمان کی ہی ع (وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بھلائی اُس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنے مسلمانون سے اور نہین الفت کیا جاتا یعنے مسلمان دوست نہین رکھتے اُسکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ مالف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنے فاعل و مفعول کے یعنے یالف و یولف یعنے الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسے کہ ایک روایت مین ہی اور مؤید ہی اُسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہی یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کے جیسے کہ رجل عدل یعنے الفت کرنے والا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنے ہوتا ہی جگہ الفت کی اور منشا اُسکا اسلیے کہ بسبب الفت کے حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کے اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نے منت رکھی ہی مومنون پر ساتھ تالیف قلوب انکے کے اس آیت مین کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ اور کئی جگہ مثل اس مضمون کے ہی ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے یعنے امت اجابت سے درحالیکہ چاہتا ہی یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنے مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین ف اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنے روا کی واسطے بھائی مسلمان کے ایک حاجت ہوتا ہی واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اُسکو خطیب نے انس سے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْہُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِیْہَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ) اور روایت ہی اسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اُسکے تہتر بخششین ایک ان تہتر بخششون مین سے بخشش ہی کہ اسمین اصلاح سب کامون اُسکے کی ہی یعنے دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطے اسکے موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے ہ (وَعَنْہُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی اسی انس سے اور عبداللہ سے کہا اُن دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین جنکو یہ پرورش کرتا ہی اور کھلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی پس یہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کے مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کے حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسے کہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا ع (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے اول دو شخص آپسمین جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل نار کے دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگے بیچ اُس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہویگا بندے سے در مقدمہ نماز کے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اسمین درمیان لوگون کے خون ہوگا اور ایک روایت یہ آئی کہ اول دو جھگڑنے والے دن کے قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے پس تطبیق انمین یون دی ہی علما نے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اُسکی کے تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا

درمقدمہ خون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہ حدیث مفید ہے ساتھ اختصاص خصمین کے یعنے جو لوگ ایسے ہین کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کے قصور کیا ہے اولے حقوق مین
اور اُس سے گناہ لازم ہوا ہے انہین اول یہ دو شخص جھگڑتے آوینگے اور اُنکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر بالفرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطرح
تغلیب اور مشاکلت کے ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے وجزاء سیئۃ سیئۃ پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہے منافات نہ لازم آئی انہین ہوع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
سختی دل اپنے کی کہ علاج اُسکا کیا ہے فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے ف یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آئیگی پس غنیمت جانیگا تو حیات کو
اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہے اور کھلا مسکین کو تاکہ دیکھے تو آثار نعمت الٰہی کے اپنے پر کہ غنی کیا تجھکو اور محتاج کیا تیری طرف اور اُسکو
پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ہوع (وَعَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃً اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا
کَاسِبٌ غَیْرُکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجھکو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی
تیری ہے اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پھیری گئی ہے طرف تیرے یعنے طلاق دی ہے اُسکو خاوند اُسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہے اور نہین واسطے اُس بیٹی کے کوئی کمانیوالا سوائے تیرے
یعنے نہ بیٹا ہے کہ خدمت کرے اُسکی اور نہ کوئی خبرگیران ہے ناچار تیرے گھر مین آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ باب ہے بیچ بیان محبت کے
بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کے ف حب فی اللہ یعنے بیچ ذات اللہ کے اور وجہ اُسکی کے کہ نہ آمیزش ہو اُس مین ریا و خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے
اور رضا اُسکی کے یعنے جب دوست رکھے کسی بندے کو تو دوست رکھے اُسکو واسطے اللہ کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ روحین پہلے آنیکے بدنون مین مانند لشکر کے تھین یعنے ایک جا جمع تھین بعد ازان متفرق کیا اُنکو اور بدنون مین بھیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تھین اُن مین سے
یعنے بعلاقہ مناسب اور مشارکت کے صفات مین آپس مین الفت رکھتی ہین یعنے بعد از تعلق کے بدنون مین اور جو انجان تھین اُن مین سے اختلاف رکھتی ہین نقل کی یہ بخاری
نے اور نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے ف یعنے جن روحون مین روز ازل کے مناسبت تھی صفات مین یہان بھی محبت ہوتی ہے اور جن مین وہان اختلاف تھا یہان
بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی ہے اور فاسقون کو فاسقون سے اور ظہور وہان کے تعارف کا بسبب الہام خدا کے ہوتا ہے کہ لوگون کے
دلون مین بسبب وہان کی محبت کے یہان محبت بھی ڈالدیتا ہے طیبی (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ
فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ قَالَ فَیُحِبُّہٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ
عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْہُ قَالَ فَیُبْغِضُہٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْہُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَہٗ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْبَغْضَاءُ
فِی الْاَرْضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو یعنے ارادہ کرتا ہے لطف کا
محبت اپنی کا واسطے کسی بندے کے اپنے بندون مین سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانے کو پس دوست رکھ تو اُسکو فرمایا حضرت
نے پس دوست رکھتا ہے اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمانون مین یعنے موجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو
پس دوست رکھتے ہین اُسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت یعنے محبت زمین مین کہ زمین والے یعنے جن وانس اُس سے محبت رکھتے ہین اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہے
اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق مین بغض رکھتا ہون فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اُس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہین اہل آسمان
اُس سے پھر رکھا جاتا ہے واسطے اُسکے بغض زمین مین یعنے زمین والے بھی اُس سے عداوت رکھتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو
ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اُسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اُسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہی کرنے کا اور بدبخت کرنے کا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی

احتمال رکھتی ہے دو وجہون کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہین واسطے اُسکی اور ثنا کرتے ہین اُسپر اور دعا کرتے ہین اسکے لیے اور دوسرے یہ کہ محبت ظاہر معنے معروف پر لیکن گروہ
مائل کرنا دل کا طرف اُسکے اور اشتیاق ملنے اُسکے کا ہے کہتا ہون مین یہ ظاہر تر ہے اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اُسکے معنے حقیقی پر تو کیون معنے مجازی کیطرف پھیرتے
معہذا معنے اول تفرع ہین ثانی پر ۱۲ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ
لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے یعنے سب لوگون کے
سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضون بندون کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہان ہین وہ کہ تھے محبت رکھتے
آپس مین واسطے رضا جناب میری کے اور ملنے ثواب میرے کے آج کے دن جگہ دونگا مین اُنکو بیچ سایہ اپنے کے اسیا دن کہ نہین سایہ سوائے سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے
ف مراد سایہ خدائے تعالے کے سے یا سایہ عرش کا ہے جیسے کہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہے اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کے ہے یا مراد سایہ حق سے
حفاظت اور رحمت اُسکی ہے جیسے کہ السلطان ظل اللہ آیا ہے اور یا سایہ عبارت ہے رحمت اور نعمت سے جیسے کہ کہتے ہین عیش ظلیل یعنے زندگانی خوش ۱۲ح (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ
اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اُسی ابی ہریرہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹھایا اللہ نے واسطے اُسکے اُسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اُس فرشتے نے
اُس شخص سے کہ کہان جایا چاہتا ہے تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہے کہا اُس فرشتے نے کہ آیا ہے تیرے لیے اسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے
تو اُسکا یا فاکرے تو یعنے کوئی نعمت دی ہے تو نے اُسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اسکے کے جاتا ہے کہا اُس شخص نے کہ نہین سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون اسکو واسطے
طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بھیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرے تا خبر دون تجکو کہ تحقیق اللہ تعالے نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست رکھا تو نے اُسکو واسطے
خدا کے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین فضیلت ہے محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہے محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبھی اللہ تعالی فرشتون
کو بھیجتا ہے اولیا کے پاس اور وہ کلام کرتے ہین اُنسے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اگلی امتون کے خصائص سے ہے کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ۱۲ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو یعنے علما یا صلحا کو اور نہین پہونچا انکی صحبت مین یا اُنکے
علم و عمل کو نہین پہونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اُسکا اگرچہ محبت
کامل کہ لائق اعتبار کے ہے وہی ہے کہ متابعت اور موافقت کیطرف کھینچے لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد مورث معیت اور اتحاد کا ہے اسمین بشارت ہے دوستدارون صلحا اور علما
اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کے اُنکے زمرہ مین اوٹھینگے اور اُنکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے کذا ذکر الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث کا عموم ہے
کہ شامل ہے واسطے صالح اور بدبخت کے اور مؤید ہے اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسے کہ آویگی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہے اور وعدہ وعید (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ
فَرَحَھُمْ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا ویلے ہے تجکو کیا تیار کیا ہے تو نے قیامت کے لیے اعمال
صالحہ سے یعنے اُسکو کیا پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ سوال اسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت اور استبعاد کے پوچھا ہے
نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہین تیار کیا مین نے اُسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اُسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے تو کہا
انس نے پس دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوے ہون ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے اُنکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

دوست رکھتا ہون مین الخ اسنے یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب تابعین ہین محبت کی اور لازم مین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلیٰ امر ہی کہ باعث ہو واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور توساتھ اسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی بندہ مخلوق کو ساتھ اسکے کہ غالب ہو محبت اسکی اوپر محبت غیر اسکے کے کہ نفس اور اہل اور مال ہی اور دل ہوگا تو بیچ زمرہ اسکے کے اور علامت محبت صادقہ کی ہی کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی اسکی اوپر مراد غیر اسکی کے جیسے کہ کہا رابعہ نے تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ہذا لعمری فی القیاس بدیع لو کان حبک صادقا لاطعتہ ان المحب لمن یحب مطیع اور مسلمان اسلیے خوش ہوے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی معیت پیغمبر ساتھ زیادتی محبت اور متابعت کے بلکہ موقوف ہی اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کے اور مجاہدون کے چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب ترین نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزند میرے سے اور مین اپنے گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہان تک کہ آتا ہون آپ کے پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگے جنت مین اعلیٰ درجہ مین ہونگے ساتھ نبیون کے اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون اس سے کہ نہین دیکھنے کا آپ کو پس نہ جواب دیا اسکا آنحضرت نے یہان تک کہ اتری یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اسکے یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہی اور معیت خاصہ ہی کہ حاصل ہوگی اس سے ملاقات درمیان محب محبوب کے یہ کہ وہ دونون ہونگے ایک جگہ مین اسلیے کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی آیت حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اسکا یہ ہی کہ اعلیٰ درجہ والے اتر طرف انکے کہ اسفل ہین ان سے پس جمع ہونگے بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگے ان چیزون کا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے انپر اور ثنا کرینگے اسپر اور اترینگے انکے لیے اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگے انکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگین گے پس وہ باغ جنت مین خوش ہوینگے اور چین کرینگے پھر ظاہر یہ ہی کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن معاملہ کے واللہ اعلم ع (وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے مشک کے ہی پس اٹھانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اس سے اور یا پاویگا تو اس سے خوشبو یعنے اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہی اسیطرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت شخص نہین پہونچتی ہی بس ہی کہ ایک ساعت اسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹھتا ہی اور پھونکنے والا مشک کا یا جلاویگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اس سے بو بد یعنے دھوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے نفس لفظ یعنی اگرچہ مضمون بعض ترجمہ مین لکھا گیا ہی* حضرت شیخ نے لکھا ہی اور ملا علی نے لکھا کہ مراد یہ ہی کہ لازم کر اپنے پر محبت و مصاحبت اول کی اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سے اس مین رغبت دلائی ہی اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کے کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

الفصل الثانی فصل دوسری (عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی رواہ مالک وفی روایۃ الترمذی قال یقول اللہ تعالیٰ المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء) اور روایت ہی معاذ بیٹے جبل کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ واجب یعنے ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطے محبت کرنے والون کے آپس مین سبب میرے اور واسطے بیٹھنے والون کے سبب میرے اور ثنا میری کے اور واسطے ملاقات کرنے والون کے میری رضا کے لیے یعنے بعض بعض سے ملتے ہین میری عبادت کے لیے اور واسطے مال خرچ کرنے والون کے میری رضا مین نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کے ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنے والے آپس مین سبب

عظمت وجلال میرے کے ہونگے اُنکے لیے منبر نور کے کہ رشک کرینگے اُنپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا افضل سب لوگون سے ہین
علی الاطلاق اور شہدا کہ جان ومال اپنی راہ خدا مین صرف کرتے ہین باوجود اس فضل عظیم کے کہ اُنکو حاصل ہے رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اُس آسانی
کے کیا اور رشک سوا مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علمانے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور ثنا ہے نہ حقیقت معنے اُسکے کہ طلب کرنا ہے مثل اُس
چیز کے کہ یہ رکھتے ہین یعنے انبیا اور شہدا اُنپر ثنا کہتے ہین اور انکے مقام کو اچھا جانتے ہین جواب دوسرا یہ ہے کہ کلام مبنی ہے اوپر فرض وتقدیر کے یعنے اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر
غبطہ ہوتا تو ان پر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل وکمالات کے کہ انکے مقابلہ مین صفت مفضول کی محو
ہے جیسے کہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتھ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کے ہون اور ایک اور کے پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہے
کہ وہ بھی میرے ہاتھ لگ جاوے واللہ اعلم (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا
يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ
بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہین یعنے جماعت
عظیم ہے اولیا سے کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگے ان پر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ اُنکے کے کہ نزدیک خدا کے رکھینگے عرض کیا اصحاب نے
یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا یہ قوم ہین کہ محبت رکھتے ہین آپس مین بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت اُنکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے درمیان اُنکے ہو اور
بغیر اموال کے کہ داد وستد کرتے ہین اُنکو آپس مین پس قسم اللہ کی کہ تحقیق منھ اُنکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نورانی ہونگے یعنے یہ مبالغہ فرمایا مانند رَجُلٌ عَدْلٌ کے اور تحقیق وہ
نور کے منبرون پر ہونگے یا مستولی اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان ومرتبہ اُنکے کا ہے نہ ڈرینگے جس وقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی
حضرت نے یعنے استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدا کی اُنکے لیے اور واسطے نفی خوف وحزن کے اُنسے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہین ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے
نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح مین مذکور ہے ساتھ اور زیادتون کے یعنے جیسے کہ مصابیح مین ہین اور اسیطرح
روایت کی ہے بیہقی نے یعنے ساتھ زیادتون کے شعب الایمان مین ف رشک لیجاوینگے انبیا یعنے وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہوگی اُنسے ملاقات آپس کی واسطے محبت اور ہمنشینی آپس کی
للہ درمیان ہر نبی اور امت کے حاصل ہے بلاشبہ اور اسی طرح شہدا سے وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہے اُنسے ہمنشینی اور مانند اسکے کے اور لفظ روح ...
معنے اُس چیز کے ہے کہ زندہ ہو ساتھ اسکے بدن اور مراد اُس سے یہان قرآن ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۔ اور جیسے کہ حیات بدنون کی
ساتھ روح کے ہے حیات دلون کی ساتھ قرآن کے ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت اُنکی کا قرآن ہے یعنے دین واسلام
نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنے والا ہے ساتھ محبت مومنین کے آپس مین اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت رکھتے ہین اسلیے کہ محبت بھی سبب حیات
اور نشاط اور تازگی دلون کی ہے جیسے کہ محبوب کو کہتے ہین جان من اور بعضے نسخون مین لفظ روح ساتھ زبر رے کے ہے یعنے رحمت اور رزق کے کذا فی الصحاح اور مآل سب معنون کا
ایک ہی ہے یعنے دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کی اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان اللہ عزوجل عبادا لیسوا
بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم تکن بینہم ارحام
یتواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام من عرش الرحمن (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنے شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابو ذر نے

اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس مین بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کے یعنے اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض اُن اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکھا ہے ہمنے اُنکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاہ او زارہ قال اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے اور اُسکے دیکھنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنے بلا واسطے یا زبانی ملائکہ کے کہ خوش ہوئی زندگانی تیری یعنے دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تونے اور پکڑی تونے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ۞ ح

ف خوش زندگانی دنیا مین ہے ساتھ قناعت کے اور رضا کے اور برکت رزق کے اور وسعت دل کے اور حسن خلق کے اور توفیق علم وعمل کے اور یہ تینون لفظ یعنے طبت اور طاب اور تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا بھی رکھتے ہین یعنے خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل (وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ رواہ ابوداود والترمذی) اور روایت ہے مقدام بیٹے معدی کرب کے سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکھے شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کردے وہ شخص اُس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیرخواہ اُسکا رہیگا ۞ ع (وعن انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ناس فقال رجل ممن عندہ انی لاحب ہذا للہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال قم الیہ فاعلمہ فقام الیہ فاعلمہ فقال احبک الذی احببتنی لہ قال ثم رجع فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من احببت ولک ما احتسبت رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ الترمذی المرء مع من احب ولہ ما اکتسب) اور روایت ہے انس سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ نزدیک حضرت کے تھے کتنے ایک شخص پس کہا ایک شخص نے اُن لوگون مین سے کہ حضرت کے پاس بیٹھے ہوے تھے تحقیق مین البتہ دوست رکھتا ہون اُس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تونے اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے تو اُسکو کہا اُسنے کہ نہین فرمایا کہ اوٹھ اور جا طرف اُسکے اور خبردار کر تو اُسکو پس اُٹھا وہ اور گیا طرف اُسکے اور خبردار کیا اُسکو کہ مین دوست رکھتا ہون تجکو پس کہا اُس شخص نے یعنے دعا دی کہ دوست رکھے تجکو وہ کہ دوست رکھا تونے مجکو واسطے اُسکے یعنے اللہ تعالی کہا انس نے پھر پھر کر آیا وہ شخص پس پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا اُس شخص نے تیرے جواب مین پس خبر دی اُسنے حضرت کو ساتھ اُس چیز کے کہ کہی تھی اُسنے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو ساتھ اس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے تو اُسکو اور تیرے لیے ہے جزا اور اجر اُس چیز کا کہ نیت کی تونے واسطے خدا کے یعنے بیچ محبت رکھنے اُسکے کے بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ آئی ہے کہ مرد ساتھ اُس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اور اُسکے لیے ہے اجر اس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنے احتساب کے ہین امید ثواب کی رکھنی خداے تعالے سے اور حسبہ ساتھ زبر ح اور جزم سین کے اسم ہے اس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے بمعنے گنتی کے گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لایا ہے ۞ ح (وعن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ الترمذی وابوداود والدارمی) اور روایت ہے ابی سعید سے اسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نرکھ مگر مسلمان سے یعنے نہ کافر سے یا یہ مراد ہے کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور موید اس معنے کا ہے قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے ف یعنے چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تا قابل کھانے متقیون کے ہو اور چاہیے کہ متقیون کو کھلاوے تاکہ اُنکو اُس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر اُنکے کے تاکہ اُنکو قوت گناہ کی نہو اس سے منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنے ہم نوالہ ہونے کفار فجار کے سے تا سبب الفت ومحبت نہ ہو اور اُنکی مصاحبت سے بری صفتین سرایت نہ کرین اور لکھا ہے علما نے کہ یہ شرط طعام دعوت مین ہے نہ طعام حاجت مین اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر اونکے کافر تھے پس واسطے دفع حاجت کے یعنے بھوک کے کافر کو دینا جائز ہے ۞ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی

وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جو ہوتا ہے اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنے جو کوئی دوست رکھتا ہے کسیکو البتہ اسکے مذہب وسیرت پر ہوتا ہے غالبًا پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا کہ کس سے دوستی کرتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے کہ اسناد اسکی صحیح ہے ف چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہے حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہے دنیا میں اسلیے کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ واقتدا کے اور بعد حدیث کے جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سے مبالغہ ہے رد کے اسپر کہ توہم کیا ہے اُسنے کہ یہ حدیث موضوع ہے ؂ع (وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ہُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اُس سے نام اُسکا اور نام باپ اُسکے کا اور پوچھے کہ کس قبیلہ میں سے ہے اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہے واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِہَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤُدَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابی ذر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے طرف اللہ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز اور زکوۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالے کے دوستی ہے بیچ راہ خدا کے اور بغض بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابو داؤد نے فصل اخیر یعنے جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہیں کیا ف لفظ والزکوۃ میں ظاہر یہ ہے کہ واو بمعنے اوکے ہے یا تقدیر یہ ہے وقال قائل الزکوۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سے ہوں حال آنکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہے کہ جو کوئی محبت اللہ رکھتا ہوگا محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحاء سے اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطے خدا کے دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد وقتال انکے میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیرہ ذلک داخل ہیں انمیں کوئی چیز باہر نہیں ہے اُنسے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہیں اور یا مراد یہ ہے کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت میں کچھ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہے کہ بعد ارتکاب امورات شرعیہ کے اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہیں پس لازم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہے کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزہ اور زکوۃ سے ثواب میں اور موید ہے اسکی وہ روایت کہ طبرانی نے نقل کی ہے ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن ؂ح ع (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو واسطے اللہ کے مگر کہ تعظیم کی اُسنے اپنے پروردگار عزوجل کی نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّہَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق اُسنے سنا پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہتریں تمہارے کون ہیں عرض کی اصحاب نے کیوں نہیں فرمایا بہتریں تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل میں یہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کے گذر چکی ہے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ہٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھیں آپس میں واسطے خدا کے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں یعنے مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اُن دونوں کے دن قیامت کے یعنے

واسطے شفاعت آپس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنے زبانی فرشتے کے یا بلا واسطہ ہر ایک کو ان دونوں میں سے یہ بندہ وہ ہے کہ تھا تو محبت رکھتا اُس سے بسبب میرے (وعن ابی رزین انہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی ملاک ہذا الامر الذی تصیب بہ خیر الدنیا والاخرۃ علیک بمجالس اہل الذکر واذا خلوت فحرک لسانک ما استطعت بذکر اللہ واحب فی اللہ وابغض فی اللہ یا ابا رزین ہل شعرت ان الرجل اذا خرج من بیتہ زائرا اخاہ شیعہ سبعون الف ملک کلہم یصلون علیہ ویقولون ربنا انہ وصل فیک فصلہ فان استطعت ان تعمل جسدک فی ذلک فافعل) اور روایت ہے ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کروں میں تجکو اوپر جڑ اس امر کے یعنے دین کے کہ پہونچے تو بسبب اُسکے بھلائی دنیا اور آخرت کی کو کہ وہ یہ چیز ہیں میں لازم کر اپنے پر بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسوں میں یعنے ذکر کے لیے اور جب تنہا بیٹھے تو پس ہلا زبان اپنی جبتک کہ ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنے لوگوں میں اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جس وقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے پیچھے اُسکے ہوتے ہیں ستر ہزار فرشتے سب دعا و استغفار کرتے ہیں اُسکے لیے اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاقات کیا واسطے تیرے پس ملا اُسکو ساتھ رحمت او مغفرت اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام میں لا دے تو اپنے بدن کو اسمیں یعنے جو کہ ذکر کیا گیا پس کر (وعن ابی ہریرۃ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لعمدا من یاقوت علیہا غرف من زبرجد لہا ابواب مفتحۃ تضیئ کما یضیئ الکوکب الدری فقالوا یا رسول اللہ من یسکنہا قال المتحابون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ روی البیہقی فی شعب الایمان الاحادیث الثلثۃ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کے اوپر بالاخانے ہیں زمرد کے اُنکے دروازے ہیں کھلے ہوئے روشن اور چمکتے ہیں وہ بالاخانے اور دروازے اُنکے جیسے کہ روشن اور چمکتے ہیں ستارے روشن پس کہا اصحاب نے یا رسول اللہ کون رہینگے اُنمیں فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کے اور ہمنشینی کرتے ہیں واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کے نقل کین بیہقی نے شعب الایمان میں یہ تینوں حدیثیں باب ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع واتباع العورات باب ہے اس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اس سے چھوڑنے ملاقات کی سے اور کاٹنے دوستی کی سے اور ڈھونڈھنے عیبوں کے سے ف تہاجر کے معنے ہیں کاٹنا اور یہی معنے ہیں تقاطع کے پس تقاطع بیان و تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اُنسے ترک ملاقات اور سلام بھائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اُوپر اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا نہ تھا اسلیے کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہے اور عورت وہ ہے کہ شرم رکھے اور مکروہ جانے آدمی اُسکے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنے عیب و نقصان کہ آدمی میں ہیں اور اتباع عورت عیب جوئی کرنی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی (عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام متفق علیہ) روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملیں دونوں پس منھ پھیر لیوے یہ ایک طرف اور منھ پھیر لیوے وہ دوسری طرف یعنے ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور بہتر اُن دونو کا وہ ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہیں اسلیے کہ آدمی کی طبیعت میں غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند اُنکے کے بیٹھ رہے ہیں پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہ ہے کہ تین روز کے عرصہ میں خفگی جاتی رہے یا کم ہو جاوے اور بعد اسکے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یلتقیان الخ کے اور مراد یہ ہے کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکے حقوق کے ہو تو منع ہے مثلاً اُسنے اسکی غیبت کی اور اُسکی خیرخواہی نہ کی اس سے اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ بیجا ہے اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہے جیسے اہل ہوا و بدعت تو اُس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اسکی طرف حق کے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبد البر سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کے کلام کرنے سے اور ملنے سے اپنے دین کے فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہے اسکو کنارہ کشی اور دوری ڈھونڈھنی اس سے بااحسن وجوہ یعنے بغیر واقع ہونے سختی کے

غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کے انتہے اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہے کہ بعضون نے انمین سے ترک ملاقات کی تھی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور انکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تھا کہ انسے ملاقات وکلام نکرین بسبب خوف راہ پانے نفاق کے انمین اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیبیون سے خفا رہے تھے اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تھی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہے خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رکھے اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنے پہلے کرے سلام علیک اور رفع کدورت کرے اسمین اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہے سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہے اس سے کم نہ چاہیے تا حق مسلمانی ہاتھ سے نجاوے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان بد سے اسلیے کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہے اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کے خریدنے کا اور منظور نہو لینا اور حسد نکرو آپس مین اور نہ بغض رکھو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو و بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین ہے اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دروغ ترین باتون کا ہے کہ جب کسی پر کچھ گمان لیجاتا ہے حکم کرتا ہے اسپر کہ ایسا ایسا ہے اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جھوٹ ہوگا اور مراد ساتھ بات کے بات نفس کی ہے اور وہ بالقاے شیطانی ہے اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اسکو اس سبب سے ہے یا مبالغہ ہے اسی مین اور قرآنمجید مین آیا ہے ان بعض الظن اثم اور مراد اُس سے گمان بد ہے اور لکھا ہے علما نے کہ گمان بد کہ نہی آئی ہے اُس سے وہ ہے کہ استقرار کرے اور جزم کرے ساتھ اُسکے نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذرے دل مین اور بعضون نے کہا ہے کہ موجب گناہ کا جب ہے کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور زبان پر لاوے اور بہر تقدیر دلیل نہ رکھتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کے جو گمان لیجاوے اُس سے ماخوذ نہین ہوتا اور لاتحسسوا پہلا ساتھ حاء مہملہ کے ہے اور دوسرا ساتھ جیم کے اور بالعکس اور فرق درمیان تحسس اور تجسس کے علما نے کئی وجہ کر کیا ہے قاموس مین بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا چیزون کا مثل تحسس کے اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سے ہے یعنے صاحب سر اور فصل ح مین کہا ہے کہ حاسوس بمعنے جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کے اور جیم سے مخصوص ساتھ خبر شر کے انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کے اور ح سے دریافت کرنا اُسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کے عیبون سے اور ح سے سننا انکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح سے اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کے عیبون کا اور امور پوشیدہ اُنکے کا بذات خود یا بعد غیر کے اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کرنے خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانے کے خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لاتناجشوا نجش سے ہے نجش ساتھ جزم جیم کے کہا بعضون نے کہ مراد اس سے ہے طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنے کے تا دوسرا اسکی دیکھا دیکھی اتنے کو لے لے اور اصل مین نجش کہتے ہین شکار کے برانگیختہ کرنے کو اور بعضون نے کہا کہ نجش حدیث مین بمعنے ورغلانے کے کسی کو کسی سے شر وخصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اُسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوے کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنے احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے والا حب وبغض خلقی ہین کہ بندہ کو انمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا اور مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہے واسطے امر محبت رکھنے کے آپس مین مطلقاً مگر جہان کہ خلل پڑے دین مین تو اس صورت مین نہین جائز ہے محبت آپس کی بلکہ واجب ہے بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہے بموجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اس مین شک نہین ہے کہ محبت آپس کی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنے یہ ہین کہ نہ بغض رکھے بعضا تمہارا بعضے سے اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین پس ہوگی نہی نمیمہ یعنے چغل خوری سے اسلیے کہ اسمین بنیاد رکھنے فساد کی ہوتی ہے اور لاتدابروا یعنے غیبت نکرو آپس مین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہے یعنے ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے منہ پھیر دیتا ہے دوسرے کو یعنے اعراض کرتا ہے بیچ ادائے حقوق اسلام کے اور ہو و بندے اللہ کے الخ یعنے جب تم بندے ایک مولا کے ہو تو سب عبودیت مین برابر ہو اور آپس مین

[illegible]

بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو اور لفظ ولاتنافسوا جو ایک روایت مین ہو ظاہر یہ ہو کہ بعد سب لفظون کے ہو اور ظاہر تر یہ ہو کہ بعد لاتحاسدوا کے اور معنے تنافس کے تحاسد مین یا قریب اسکے اور احتمال ہو کہ معنے تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہو کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنے رغبت کرو اسمین شرح (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا رواه مسلم) اور روایت ہو اسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے دن پیر کے اور جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہو واسطے ہر بندے کے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہو ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکھتے ہین یہان تک کہ صلح کرین آپس مین نقل کی یہ مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یعنے طبقات اُسکے کے یا بالاخانہ اور درجات اُسکے کے ان دونون مین واسطے کثرت رحمت کے کہ اوترتی ہو ان دونون مین اور باعث ہو مغفرت کی کذا قال علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ کھلنا دروازون کا کنایہ ہو کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم خلق سے اور دینے ثواب اور رفعت درجات سے اور ثواب یہ ہو کہ محمول ہو یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہو جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنے والی ظاہر سے نہو اور کھلنا دروازونکا علامت عفو کی ہو اور بیان تک کہ صلح کرین ظاہر یہ ہو کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہو اُسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہو کہ دوسرا صاف ہو یا نہو واللہ اعلم (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض اعمال الناس في كل جمعة مرتين يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه شحناء فيقال اتركوا هذين حتى يفيئا رواه مسلم) اور روایت ہو اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل لوگون کے آگے پروردگار تعالی کے ہر ہفتہ مین دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہو واسطے ہر بندۂ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی اُسکے کے دشمنی پس کہا جاتا ہو کہ چھوڑ دو ان دونون کو یہانتک کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ام كلثوم بنت عقبة بن ابي معيط قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا متفق عليه وزاد مسلم قالت ولم اسمعه تعني النبي صلى الله عليه وسلم يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها) اور روایت ہو ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرے درمیان لوگون کے یعنے ساتھ جھوٹ اپنے کے اور کہے نیک بات یعنے ہر ایک کو دونون دشمنون مین سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہونچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مین نے انکو مراد رکھتی تھی ام کلثوم ضمیر اسمہ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے ان چیزون مین سے کہ کہتے ہین لوگ اُسکے حق مین کہ وہ جھوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کے ایک تو لڑائی ہین اور دوسرے صلح کروانے مین درمیان لوگون کے اور تیسرے بات کرنے مرد کے مین اپنی بیوی سے اور بات کرنے بیوی کے مین اپنے خاوند سے ف پہونچاوے نیک بات دونون کو کہ جو نہ سُنے مثلا کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست رکھتا ہو اور نہین کہتا ہو تیرے حق مین مگر اچھی بات اور مانند اسکے کے اور جھوٹ لڑائی مین یہ ہو کہ ایسی باتین کہے کہ اُس سے قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگون کے قوی ہون اور دشمن فریب کھا جاوے اگرچہ خلاف واقع کے ہو مثلا کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہو اور مدد انکی بہت سی آتی ہو یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ اپنے پیچھے کہ فلانا آپہونچا ہو تیرے پیچھے مارنے کو تیرے اور میان بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کرین زیادہ اس سے کہ واقع مین ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو شرح (وذكر حديث جابر ان الشيطان قد ايس في باب الوسوسة) اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اسکا یہ ہو ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسہ کے الفصل الثانی فصل دوسری (عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الكذب الا في ثلث كذب الرجل امرأته ليرضيها والكذب في الحرب والكذب ليصلح بين الناس رواه احمد والترمذي) اور روایت ہو اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہو جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا ساتھ اپنی عورت سے تا کہ راضی کرے اُسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون کے اور جھوٹ بولنا

اسلیے کہ صلح کرے درمیان لوگون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس روایت مین فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب
کے کہ چونکہ عورتین جاہل اور بدگمان ہین انکی تسلی اور راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے ازراہ اختصار کے ایک ہی کا
ذکر کیا ۞ ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ
بِاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عایشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے
زیادہ تین دن سے پس جسوقت کہ ملاقات کرے اُس سے اس حال مین کہ سلام علیک کرے اس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ
اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جسنے کہ جواب نہ دیا پھر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے یا ساتھ گناہ اپنے کے یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنے والے کے یعنے سلام کرنے والا
گناہ ترک ملاقات کے سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنے والے کا بھی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا ۞ ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چھوڑے ملاقات
زیادہ تین دن سے یعنے اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مرجاوے یعنے اسی حالت مین بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے (وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی خراش سلمی سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ترک
کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنے اسکے کے ہے یعنے گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ
وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے
زیادہ تین دن سے پس اگر گذرین تین دن تو چاہیے کہ ملے اس سے یعنے جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اُس سے پس اگر جواب دیا اُسنے اسکے سلام کا پس تحقیق
شریک ہوے دونون ثواب مین یعنے ثواب ملجانے مین پہلا بسبب ابتداے سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اسکے کے اور اگر جواب نہ دیا اُسنے
سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کے یعنے گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنے والا نقل کی
یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ
ذَاتِ الْبَيْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ
اس عمل کے کہ افضل ہے درجہ اسکا اور بہت ہے ثواب اسکا درجہ روزہ اور ثواب اور صدقہ اور نماز کے سے کہا ابوداؤد نے کہ کہا ہمنے ہان یعنے فرمایئے فرمایا صلح کروانی درمیان
دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کے وہ ہے مونڈنے والا یعنے دین مین خلل ڈالنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف ظاہر یہ ہے
کہ واو والصدقہ وغیرہ مین جمع کے لیے ہے پس معنے یہ ہونگے کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزون مذکورہ سے اور احتمال یہ بھی ہے کہ واو بمعنے او کے ہو پس معنے یہ ہونگے کہ
افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سے یعنے روزہ وغیرہ سے نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ اللہ ہی
خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اسواسطے کہ کبھی متصور ہے یہ کہ ہو صلح کروانی فساد مین کہ متفرع ہو اُسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل اُن عبادات فرض سے
کہ ممکن ہے قضا انکی اور یہ عبادتین اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کے نزدیک بندون کے حقوق سے پس جبکہ ہوا یہ اصطلاح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوے
کہ جنس عمل سے افضل ہے اس جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اسکے کے افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور اصلاح ذات البین یعنے نیک کرنا احوال کا
کہ درمیان یکدیگر کے ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلا ایک جماعت مین واقع ہے اور فساد پڑ رہا ہے انکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کے کرنا اور فساد سے

طرف صلاح کے لانا اصلاح ذات البین کے یہ معنے ہین اور ذات البین نام اُن احوال کا ہے کہ درمیان لوگون کے ہین اور اصلاح انکا نیک کرنا ہے اور مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھ صلاح کے اور فساد احوال کہ ذات البین ہے حالقہ ہے حلق کہتے ہین بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والے اور مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہے یعنے فساد ذات بین ایک خصلت ہے ہلاک کرنے والی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنے والی ثواب کی جیسے کہ استرہ بالون کو جڑ سے مونڈتا ہے اور اسمین رغبت دلانی ہے صلح کروانے پر اور دفع فساد پہ اور نفرت دلانی ہے فساد ڈالنے سے آپس مین ۔ح ع (وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہارے اور سرایت کی ہے تم بیماری امتون کی کہ پہلے تم سے تھین وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ بغض یا ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنے والا ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہے بالون کو و لیکن مونڈتا ہے یعنے جڑ سے اوکھیڑتا ہے دین کو یعنے ضرر اسکا بڑا ہے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہے یعنے فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنے والے کی نیکیون کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابو داود نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ نہین ہے بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنے کا اس حدیث سے یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضون نے یہ جواب دیا ہے کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کے اور اگر یہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکھتا ہے اور کچھ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کے تو ضرور کرتا ہے پس روز قیامت کے نیکیان اسکی محسود کو دینگے عوض مین اسکے حقوق کے کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ مفلس میری امت مین سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اسکا یہ ہوویگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اسکی انکو دیگا کہ جن پر ظلم کیا تھا معنے حبط اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا انکا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کے آویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہے ساتھ آنے کے مع اعمال کے روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہے کہ حسنات مناسب ہوتے ہین ساتھ استعداد و صلاح بندے کے پس جب تکدر خطا و گناہ ہوتا ہے تو مضاعفت سے محروم رہتا ہے ۔ع ح (وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈالنے سے درمیان دو شخصون کے پس تحقیق وہ مونڈنے والی ہے یعنے تباہ کرنے والی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ أَبِيْ صِرْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہونچاوے یعنے کسی مسلمان کو بےوجہ شرعی پہونچاویگا اللہ ضرر اسکو یعنے سزا دیگا اسکے عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور لفظ شاق الخ کے یہ معنے بھی لکھے ہین کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اس سے عداوت کریگا اللہ یعنے عذاب کریگا اسکو ۔ع (وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے یعنے دور ڈالا گیا ہے درگاہ قرب و رحمت الٰہی سے وہ شخص کہ ضرر پہونچاوے کسی مسلمان کو یعنے ظاہر مین یا مکر کرے یعنے ضرر پہونچاوے خفیہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلٰى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا چڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

منبر پر پس پکارا لوگون کو ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا کہ اے گروہ اُن شخصون کے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہونچا ہے ایمان طرف دل اُنکے کے نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنے کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اُنکو اور نہ تلاش کرو عیب اُنکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈھے عیب اپنے بھائی مسلمان کا ڈھونڈھیگا اللہ عیب اُسکا اور جسکا ڈھونڈھا اللہ نے عیب رسوا کریگا اُسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنے لوگون سے بیچ گھر اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلام لائے مین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پہونچا ہے ایمان یعنے اصل ایمان یا کمال اُسکا طرف دل اُنکے کے پس شامل ہے یہ فاسق کو بھی اور یہی ظاہر تر ہے اسلیے کہ آگے آتا ہے من تتبع عورة اخيه المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنے بھائی چارا ہے نہین پس طیبی نے جو اختیار کیا ہے کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہے منافق مین یہ خلاف ظاہر کے ہے اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہے واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنے تنبیہ اور طعن نکرو اس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہے اگلے زمانہ مین برابر ہے کہ جانو توبہ کرلی انکی اس سے یا نہ جانو اور عار دلانے حالت مباشرت مین یعنے جبکہ کر رہا ہے یا بعد اُسکے پہلے ظاہر ہونے توبہ کے واجب ہے اسکے لیے کہ قادر ہو اُسپر اور کبھی واجب ہوتی ہے حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سے ہے اور نہ تلاش کرو یعنے تجسس کرو اُنکے ان عیبون مین کہ نہین جانتے تم اُنکو اور نہ اظہار کرو ان عیبون کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈھونڈھے یعنے طلب کرے عیب یعنے ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنے کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اُس سے اور ڈھونڈھیگا اللہ یعنے ظاہر کریگا عیوب اُسکے یعنے یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہے اور رسوا کریگا یعنے ظاہر کریگا برائیان اُسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہے بدگمانی کا ساتھ مسلمان کے پس دل نہین ٹھہر سکتا اور چاہتا ہے تحقیق کرنے کو پس باعث ہوتا ہے پردہ دریکا اور حد پردہ کی یہ ہے کہ دروازہ اپنا بند کرلے اور جو دیوار مین ہو مکان کی پس نہین جائز ہے چوری سے کان لگانا اسکے گھر پر تاکہ سنے آواز تارون کی یعنے ستار وغیرہ کے تارون کی اور نہ جائز ہے داخل ہونا اُسپر واسطے دیکھنے گناہ کے مگر یہ کہ ظاہر کرے وہ اسطرح کہ معلوم کرے اُسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند آواز مزامیر کے اور آواز نشے والون کے کہ آپس مین نشے والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چھپا لین باسن شراب کے اور آلات لہو کے آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہے کھولنا اُنکا اور اسیطرح نہین جائز ہے سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہین جائز ہے کہ طلب خبر کی کرے اپنے ہمسایون سے تاکہ خبر دیوین وہ اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتا ہے شرابی کے گھر مین اور اس قول مین کہ نہین پہونچا ہے ایمان الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ جبتک کہ نہین پہونچتا ہے ایمان طرف دل کے نہین حاصل ہوئی اُسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اسکے پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہے اور حقوق ادا کرنے مسلمانون کے پس نہ ایذا دیتا ہے کسیکو اور نہ ضرر پہونچاتا ہے اور نہ عار دلاتا ہے اور نہ تجسس کرتا ہے اُنکے احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بیخبر ہو اس سے ع (وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے سعید بن زید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہے بیچ آبرو مسلمان کے ناحق نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اُسپر اور حقیر جاننا اُسکو ناحق اور بے مصلحت شرعی کے اور زیادہ ترین سود ونکا ہے یعنے بڑا سود ہے بہ نسبت اور سودون کے حرمت گناہ مین اور ربوا لغت مین یعنے زیادتی کے ہے اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنے کسی کی آبروریزی مین لینا ہے زیادہ اُس چیز سے کہ استحقاق رکھتا ہے اور زیادہ اُس چیز سے کہ رخصت ہے تشبیہ دی اُسکو ساتھ ربوا کے کہ زیادہ حق سے لیتا ہے اور اُسکو اربی یعنے بڑا ربوا کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہے اُسکے مال سے پس ضرر اور فساد اُسکے لینے مین زیادہ ہے اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضے احوال مین مباح ہوتی ہے آبروریزی جیسے کہ صاحب حق کہے یا ظالم اُسکو کہ حق اُسکا نہین دیتا ہے یا گواہ کو جرح یعنے اسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیلہ سے ہے جرح رواۃ کا کہ محدثین راویون کو واسطے مصلحت دین کے کرتے ہین اور اسکے مانند ہے ذکر کرنی برائی ملکی کرنیوالے کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانے کے لوگون کو بدح ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنے جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اُنکے ناخن تھے تانبے کے کھرونچتے تھے مونھ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مین نے کون ہین

یا اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنے غیبت کرتے ہین اُنکی اور پڑتے ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے غیبت کرتے ہین اور بُرا
کہتے ہین اور بسبب اسکے آبرو ریزی کرتے ہین لوگون کی غیبت کرنی جو کہا کھانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہے باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اُس سے
خوش ہوے حق تعالےٰ نے منھ اور سینے اُنکے بھی اُنکے ہاتھون سے زخمی کروائے ۶ح (وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْلَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا
مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے
مستورد سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہ کھاوے بسبب غیبت کرنے یا بہتان زنا کرنے یا بے آبروئی کرنے کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالیٰ کھلاویگا اسکو مانند
اس لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ پہناوے کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالےٰ پہناویگا مانند اس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص
کہ کھڑا کرے کسیکو بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے پس تحقیق اللہ تعالےٰ کھڑا ہویگا واسطے اسکے بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے روز قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف لفظ اکلۃ سا
پیش ہمزہ اور جزم کاف کے ہے یعنے لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زیر ہمزہ کے بمعنے یکبار کھانے کے جیسے کہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اسکے
پاس جاوے اور از راہ خوشامد کے غیبت اُس مسلمان کی کرے اور اُس وسیلہ سے اپنے لیے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بہم پہونچاوے اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہے یعنے البس شخصا
ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکھا گیا اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مفعول کے ہے یعنے پہنایا جاوے کپڑا اور یہ مناسب ہے قرینہ سابقہ کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اول کے ہین کسی نفسہ ثوبا یعنے
پہناوے اپنے نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کھانے مین اور قام برجل مین حرف ب تعدیہ کے لیے ہے اور مراد رجل سے نفس اُسکا ہے یا غیر اُسکا
یعنے کھڑا کرے اپنے تئین یا کسی اور کو بیچ مقام دکھانے اور سنانے کے یعنے تعریف کرے اور خوبیان دکھاوے اپنی یا اور کی تا لوگ دیکھین اور سنین اسکی فضیحت کرنے کے لیے کھڑا ہوگا اللہ
پس کھڑا ہونا اللہ کا مقام سنانے اور دکھانے مین کنایہ ہے اسکی فضیحت کرنے سے اور کہا مظہر نے کہ ب برجل مین احتمال ہے کہ تعدیہ کے لیے ہو یا سببیہ کے لیے پس اگر تعدیہ کے لیے ہو تو
معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی کھڑا کرے کوئی کسی کو مقام سنانے اور دکھانے مین یعنے تعریف کرے کسی کی ساتھ صلاح وتقوے کے اور ساتھ زہد اور عبادت کے شہرت دے تا لوگ
اُسکے معتقد ہون اور خدمت کرین اُسکی اور اُسکو جال ٹھہراوے اپنے لیے تاکہ اُسکے سبب سے مال وجاہ اپنے تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضے خادم درویشون کے کرتے ہین ہمارے
زمانے مین بقول شخصے پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کھڑا کریگا ساتھ اس طرح کے حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ
یہ جھوٹا ہے کہ ایک شخص کو جھوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لیے بعد ازان عذاب دیگا اسکو عذاب جھوٹون کا اور اگر ب سبب کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر
کرے صلاح اور زہد اور تقوے بسبب اسکے کہ معتقد ہو اُسکا کوئی شخص ذی قدر اور بہت مال والا تاکہ حاصل ہو اُسکو مال وجاہ جیسے کہ کہتے ہین لوگ عرف مین کہ یہ زاہد امیر کا ہے
کھڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اُسکے رسوا کرنے کے لیے یعنے ارادہ کریگا اسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانے اور دکھانے مین یعنے فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہ ریاکار تھا خلق کے لیے کام کرتا تھا
بعد ازان عذاب کریگا اسکو عذاب ریاکار ونکا ۶ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان رکھنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یعنے نیک گمان رکھنا ساتھ اللہ
تعالی کے جملہ عبادات حسنہ سے ہے پس نہین لائق ہے ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اُس چیز کے کہ گمان کرتے ہین عوام کہ حسن ظن یہ ہے کہ ترک کرے عمل کو اور اعتقاد کرے اللہ پر اور کہے
کہ وہ کریم وغفور رحیم ہے پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور ومردود ہے یا معنے یہ ہین کہ گمان نیک رکھنا مسلمانون پر اور اعتقاد
خیر وصلاح کا رکھنا ساتھ اُنکے جملہ عبادات حسنہ سے ہے یا ناشی ہے حسن عبادت سے یعنے جو کوئی متعبد دینکا رہی لوگون پر گمان نیک رکھتا ہے اور بدگمانی اُسسے ہرگز نہین ہوتا یہ گمان باشد ہمیشہ
زشت کار در نامہ خود خواند زحق یار رشد ۶ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ
أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ
صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنے ایک اونٹ تھا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ

پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کے کہ میں دیتی ہوں اس یہودیہ کو پس غصے ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اُنسے ملاقات مہینے ذیحجہ کے اور محرم کے اور کچھ صفر کے مہینے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تھیں حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل میں سے تھا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھیں ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر میں اور یہ پکڑی آئیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے اور بعضے ازواج مطہرات کو اُنسے سوء مزاجی تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی انھیں میں سے تھیں اور آنحضرت حمایت اور رعایت اُنکی کرتے تھے ایک روز انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچھ سخت سست کہا انھوں نے حضرت سے شکایت کی فرمایا کہ تو اُسے کہہ کہ میں پیغمبر زادی ہوں اور تو بیٹی ابو بکر کی اور حضرت زینب بھی بیوی تھیں حضرت کی پس آپ خفا ہوئے اُنسے بسبب بد زبانی کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کے یعنے بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیث میں جو پہلے گذرا اور ذکر حدیث مُعاذ بن انس مَن حَمٰی مُومِنًا فی باب الشفقة والرحمة اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سر اُسکا یہ ہے من حمی مومنا الخ باب شفقت اور رحمت کے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسٰی سَرَقْتَ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اُسکے عیسے نے چوری کی تو نے یعنے کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہیں یوں قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اُسکے پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے نفس اپنے کو نقل کی یہ مسلم نے ف ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے یعنے اسکی وحدانیت کے کہ سمجھی جاتی ہے جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہ ہے کہ تصدیق کیا میں نے تیرے قسم کھانے کو ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنے اس چیز میں کہ کہی میں نے بنا بر ظاہر کے واسطے احتمال اسکے کہ یہ لینا خفیہ نہو چوری واسطے نہونے کسی شرط کے ان شروط میں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ یعنے تصدیق کیا میں نے تجھکو تیری قسم میں اور پھرا میں اس چیز سے کہ گمان کیا تھا میں نے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ برخلاف اُسکے معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور موجب اسکے عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالی کے ہے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہے فقر یہ کہ ہو جاوے کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر ف یعنے قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنے کے اللہ تعالے پر اور یا بسبب نہ راضی ہونے کے قضاے اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنے کے ماسوی اللہ سے یا بسبب میل کرنے کے طرف کفر کے بسبب دیکھنے اسکے کہ اکثر کفار اغنیا و چین والے ہیں اور اکثر مسلمان فقرا آزمایش میں ہیں بمقتضا اسکے کہ وارد ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی تسلی کے لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماویہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار آیا ہے کہ تھے بعضے مومن دیکھتے تھے مشرکوں کو چین میں پس کہتے تھے کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچھا دیکھتے ہیں اور ہم ہلاک ہو گئے مارے بھوک اور مشقت کے اسپر یہ آیت اُتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہے پھر فنا ہونے والا ہے اور تمھارے لیے بڑے چین آخرت کے ہیں اس فانی کو بحکم حرص کے گرو اور متوقع رہو نعمت باقی کے اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہے ایسی ہی زیادتی غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہے اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کے ملنا افضل ہے غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نے کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کے یہ کہ بدل دیگا تقدیر کو ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ فَلَمْ یَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَکْسٍ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَکَّاسُ الْعَشَّارُ) اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کے پس معذور نہ رکھے اسکو وہ بھائی یعنے انکار اُسکے عذر کا کرے اور کہے کہ عذر نہیں رکھتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے یا نہ قبول کرے عذر اسکا اور کہے اگرچہ عذر رکھتا ہے تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوگا اُس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں

بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینے والا ہو ف یعنے وہ کہ ظلم کرے اور بے موافق حق کے ندلے اور اسکا بڑا گناہ آیا ہو حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس
عیاذاً باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہو کہ صاحب مکس کبھی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنے اسکے مین کہ یہ مال امانت کا ہو یا اور شہر مین مجھسے عشر لے لیا ہو
یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکے کے اور حضرت عائشہؓ سے بطریق مرفوع آئی ہو حدیث مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَیَّ الْحَوْضَ نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین
اور منقول ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین ساتھ برے تمہارے کے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا
کہ برا تم مین سے وہ ہو کہ اترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ برے کے اس سے کہا انھون نے ہان اگر چاہیے
تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگون سے اور لوگ بغض رکھین اس سے فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھ برے کے اس سے کہا ہان اگر چاہیے یا
رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتے خطا یعنے عذر خطا اور نہین قبول کرتے معذرت اور نہین بخشتے گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھ برے کے اس سے کہا
انھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اسکے سے نقل کی یہ طبرانی وغیرہ نے اور ابی ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین
کہ فرمایا آپ نے عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنے بد نظر نہ کرو انپر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنے باپون سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان
بھائی اسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہو ت ع **بَابُ
الْحَذَرِ وَالتَّاَنِّیْ فِی الْاُمُوْرِ** باب ہو بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنے کے کامون مین ف حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کے یعنے پرہیز و احتراز کرنے کے اور حذر
ساتھ زبر ح اور زیر ذال کے مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کار مین اور شتابی نکرنی اسمین اور انات بروزن قنات کے اسم ہو اس سے یعنے درنگ کے یعنے آدمی کو چاہیے
کہ لوگون کے شر اور زمانہ کے آفات سے خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے پرحذر رہے اور اپنے کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کامون مین جلدی نکرے
اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کامون خیر کے مین کہ شتابی ان مین فرمائی ہو وہان شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ ت ح **الفصل الاول** فصل پہلی (**عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**) روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ
سے دو بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لدغ کاٹنا سانپ اور بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کے ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکے کا فرماتے ہین کہ شان مومن
دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کے ہو یہ ہو کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہو درگذر نکرے اور غضب اور بدلا للہ لینا چھوڑے اور بہر بار حلم و تغافل نکرے
اور فریب نکھاوے اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کھائے تو سہل ہو لیکن امور دین مین نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہو کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہو اور سبب ارد ہونے
اس حدیث کا یہ ہو کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعرائے کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کرتا تھا اور اپنی قوم کی مدد اتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر مین
بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کے پاس نہ پھٹکونگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بسبب اس عہد و پیمان کے چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا
تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد مین ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرتؐ نے اسکے قتل کا حکم کیا اور اسوقت بعضے لوگون نے درخواست اسکے
عفو کی کی پس فرمایا حضرتؐ نے لا یلدغ المومن الخ ت ح (**وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّہُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ**) اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین ہین کہ دوست رکھتا ہے
انکو اللہ یعنے خواہ تجھ مین ہون یا تیرے غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسرے کام کرنا بہ درنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے ف عبد القیس نام ایک قبیلہ کا آیا ہو کہ جب
جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی زیارت کے لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹون پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف کے لیے دوڑے اور بیقراریان اور وثوق محبت ظاہر کین
آنحضرت نے انکو منع نفرمایا یعنے انکو ان اضطرابون سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام انکا منذر تھا اور رئیس اور سردار انکے تھے مکان پر اوترے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور پانی منگایا
اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی پھر حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع

انکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت نے انکو ساتھ وجود ان دو صفتون کے خبر دی تو انھون نے کہا کہ یا رسول
اللہ یہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا انھون نے
شکر اس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کے کہ دوست رکھتا ہی انکو خدا اور رسول اسکا یعنے اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکھتین لیکن جو کہ
جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ اور باقی رہینگی ؕ ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ
الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَہْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِ الْمُہَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِیْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ) روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی طرف سے ہی یعنے اسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی
اور تحقیق کلام کیا ہی بعضے اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یادداشت اُسکی کے یعنے وہ حافظہ خوب نرکھتا تھا ف یعنے ہی وہ
عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نرکھتا تھا پس امر اُسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے اور لفظ اسکے یہ ہین التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان
اور جلدی کرنی یعنے امور دنیا مین شیطان سے ہی یعنے اسکے وسوسے سے ہی کہا ہی بعضون نے کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہی شبہ انکی خیریت مین یعنے اچھی چیزون مین جلدی
کرنی شیطان سے نہین ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنے
کے نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسری مذموم ہی ع یعنے مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ ہی کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکرے اسمین جلدی سے طیار
ہو کر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ ہی کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرے پس اول یعنے مسارعت اچھی ہی اور دوسری یعنے جلدی سے کرلینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل یہ ہی کہ
تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کے لیے اچھا ہی اور جلد جلد کرنا اسکو برا ہی مؤلف (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحَلِیْمَ
اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب
لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف مگر صاحب لغزش کا یعنے جو کہ گناہ مین پڑا اور خطا و خلل کار مین اسکے
وجود مین آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اُسکے دوست رکھتا ہی کہ لوگ عیب و خطائین اسکی ڈھانکین اور قصور اسکے عفو کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو
کی اپنے مین پائی تو لوگون سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہین دانا اور راست اور استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننے حقیقت ہر چیز کو اور
تجربہ کہتے ہین کامون کے پہچاننے کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جانا نفع انکا اور پہچانا اشیاء کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اسکو حکمت اور وہ
حکیم کامل ہوا ؕ ح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَاَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِہٖ خَیْرًا فَامْضِہٖ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِکْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیے مجکو یعنے ساتھ ایک چیز کے کہ جانا رہے تحیر میرا بیچ کام میرے کے پس فرمایا اختیار
کر تو کام کو یعنے اس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اُسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اُسکے کے اور تامل کرنے کے بیچ مصالح اور مفاسد اُسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اُسکے کے بھلائی یعنے
نفع دنیوی یا اخروی پس کر اسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اس کام مین پس باز رہ اس کام کے کرنے سے اور چھوڑ دے اسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین (وَعَنْ
مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّؤَدَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ خَیْرٌ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی مصعب بن سعد
کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے اسکے باپ نے کہ سعد
ہی آنحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیون کے آفات ہین اور منقول ہی
کہ اکثر جلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہی کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام ان کا انکی ابتدا مین کہ انجام انکا اچھا ہی جلدی کیجاوے انمین
یا برا ہی پس تاخیر کیجاوے انسے بخلاف امور اخرویہ کے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ کہا غزالی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ کہ لائق ہے مومن کو کہ جب حرکت کرے اسکے لیے داعیہ خرچ کرنیکا نہ توقف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہے اس سے فقر کا اور ڈراتا ہے اسکو اور روکتا ہے خرچ کرنے سے تھے ابو الحسن پاپخانہ مین پس پکارا انھون نے اپنے شاگرد کو اور کہا کہ اتار میرے بدن پر سے قمیص کو اور دے اسکو فلانے کے تئین پس کہا شاگرد نے کہ کیون نہ صبر کیا تمنے یہان تک کہ نکلتے پاپخانہ سے کہا انھون نے کہ میرے دل مین آیا تھا دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونے سے ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام مین اور میانہ روی جزو ہین چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے ف میانہ روی یعنے بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال مین اور بچنا دونون طرفون کی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہے اسراف اور بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین ہے تہور اور جبن کے اور اسی قبیلہ سے ہے میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہے اہل سنت کا کہ بیچ مین ہے جبر و قدر کے اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسے کہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقة نصف المعيشة یعنے میانہ روی خرچ کرنے مین کہ بیچ بیچ مین ہو اسراف و تنگی کے آدھی معیشت ہے اور اسیطرح علم ہے میانہ روی کا تمام احوال و افعال مین جیسے کہ بعضی چیزون کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا واقصد فی مشيك الآية اور قول اللہ عز وجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب کر علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکھے تجکو علم سے غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیے اور جزو ہے یعنے سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جزو کے ہین یا ہر ایک انمین سے جزو ہے یعنے ایک خصلت ہے خصال انبیاے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے سے اور تعین عدد کی سپرد ہے شارع کے اور سواے نور نبوت کے حقیقت اسکی نہین معلوم ہوسکتی ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزو ہین پچیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ابو داود نے ف فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کے یہ ہے کہ ہدی متعلق ہے ساتھ احوال باطنہ کے اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کے پس یہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کے ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کے نور علی نور ہے اور تمام موتی ہے ساتھ اسکے حقیقت اور اس حدیث مین ایک جزو پچیس مین سے کہا اور پہلے مین چوبیس جزو سے پس ہوسکتا ہے کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہو یا بسبب اور سر کے واللہ اعلم ۱۲ ح ع احتمال ہے کہ پہلے یہ حکم ہوا ہو پھر از راہ کرم و عنایت کے وہ حکم ہوا ہو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہ کہ ان تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہو اور ان تین چیزون کا ملکر یہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کیطرف راوی کی کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم ۱۲ مؤلف (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہے کوئی شخص کوئی بات یعنے ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہے اسکے اخفا کا پھر غائب ہو وے یعنے چلا جاوے پس وہ امانت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف یعنے حکم اسکا حکم امانت کا ہے بہ نسبت مجلس والون کے کہ جنھون نے سنی ہے پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نہ کرین یعنے افشا نہ کرین ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کے کہ کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہین پس فرمایا کہ جسوقت آوے ہمارے پاس بندی تو آ تو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بردے پس آئے آنحضرت کے پاس بموجب وعدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کرلے تو ایک کو ان دونون مین سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اسکے چاہیے کہ امین ہو یعنے جسمین کہ مصلحت ہو بہبودی مشورہ چاہنے والے کی ہو وے وہی کہے اور خیانت نکرے اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تونے مشورہ مجھسے کیا اور مجھے اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی ایک بردے کی طرف ان دونون مین سے اور فرمایا کہ لے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مین نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکے کے احسان کرنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف اور

حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو الہیثم گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیا ہے اور نیکی اور احسان کرنے کی اُسکے حق میں وصیت کی ہے
انکی بیوی نے کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہے اور احسان یہی ہے کہ اُسکو آزاد کرو ۱۲ ش ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ
دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں یعنے جو بات مجلس میں سنیں
اُسکو کہیں نقل نہ کریں اور سخن چینی نہ کریں مگر تین مجلسیں اور تین باتیں کہ مجلس میں سنیں واجب ہے نقل اور پہونچا دینا اُنکا غیر کو وہ یہ ہیں خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا
کا کہ حرام ہے یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اگر سنی کسی سے یہ بات کہ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ فلانے شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے
کا مال لونگا از راہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتوں کو پہونچاوے ان لوگوں کو تا پر حذر ہوں اور اپنے تو بچاویں یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے کہا معنے یہ ہیں کہ لائق ہے
مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو بُرا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اس چیز کا کہ دیکھی ہے ان سے مگر تین مجلسیں یعنے ایک مجلس تین مجلسوں میں سے الخ (وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ
الْاَمَانَةِ فِیْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اُسکا یہ ہے ان اعظم الامانۃ بیچ فصل باب المباشرۃ کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح میں مکرر
مذکور ہوئی ہے ایک بار باب المباشرت میں کہ کتاب النکاح میں ہے صحاح میں ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سے لایا اور ہمنے باب المباشرۃ میں بحال
خود چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی میں ذکر نہیں کی بسبب تکرار کے اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی میں ہے اور شاید کہ مصابیح کے نسخوں میں کہ مؤلف کے پاس موجود تھے مکرر
مذکور ہو ولیکن جن نسخوں میں کہ ہمنے دیکھی ہیں اس باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہے انتہی غالبًا لکھنے والوں نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم ۱۲ ح
الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ قَالَ لَہٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ
ثُمَّ قَالَ لَہٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا ہُوَ خَیْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَیْكَ
الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِیْہِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے عقل کو فرمایا اسکو کھڑی ہو پس کھڑی
ہوئی پھر فرمایا اسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطے اُسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسے
اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھسے کمال میں اور نہ خوب تر تجھسے بسبب تیرے لیتا ہوں میں یعنے عبادات اپنے بندوں سے یا جس سے کہ نعمت لے لیتا ہوں تیرے ہی سبب سے
لے لیتا ہوں کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیرے دیتا ہوں میں یعنے ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہوں واسطے تیرے دیتا ہوں کہ خدمت کی اور مستحق
انعام کا ہوا اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہوں میں اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہوں اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہوں اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہوں یعنے مدار تکلیف اور خطاب
اور عتاب اور ثواب اور عقاب دنیا اور آخرت میں عقل پر ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بیچ صحت اس حدیث کے بعضے علما نے اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے ف ظاہر حدیث
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسے کہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کیجاویگی درمیان میں جنت و دوزخ کے ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَكُوْنُ مِنْ اَہْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰی ذَكَرَ سِہَامَ الْخَیْرِ كُلَّہَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہے نمازیوں میں سے اور روزہ داروں میں سے اور زکوہ دینے والوں میں سے اور حج اور عمرہ کرنیوالوں میں سے
یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرت صلعم نے سب اقسام خیر کا یعنے کلیات اور بڑی چیزیں خیر کی ذکر کیں یا اکثر ذکر کیں وللاکثر حکم الکل اور جزا نہیں دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے
مگر موافق عقل اپنی کے ف مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیا کا ہے اور معلوم کرنا صلاح و فساد و مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیوں اور آفات نفس
سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتھ حق کے اور عقل معاد کہ بعضوں کے کلام میں واقع ہوئی ہے یہی ہے اور اس جگہ میں ہے اختلاف علما کا
اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہ کہتے ہیں علم افضل ہے یا عقل یعنے بعضے علم کو افضل کہتے ہیں اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو بھی اور پہ معنے تمیز و دریافت کے حمل کریں کہ اثر
عقل کا ہو تو ان معنے کچھ خلاف درمیان میں نہیں رہتا اور ساتھ اس معنے کے علم و عقل افضل ہے عمل و عبادت سے لکھا ہے علما نے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہوگی

اور کئی ہزار رکعتوں سے ؏ ح (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہیں ہے کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہیں ہے ورع مانند باز رہنے کے اور نہیں ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کے ف تدبیر کے معنے ہیں انجام کار کو دیکھنا پس معنے اس جملے کے یہ ہیں کہ نہیں ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اس عقل کے کہ ساتھ ہو اسکی تدبیر یعنے انجام کو دیکھنا اور اسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنے ہیں پرہیزگاری کہ جو معنے تقوی کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ متورع بالاتر ہے متقی سے اور کہتے ہیں کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزوں سے ہے اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سے بھی اور صواب یہ ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنے ہیں اور کلام قوم میں اسیطرح واقع ہوا ہے پس فرماتے ہیں کہ نہیں ہے ورع کامل مانند کف یعنے باز رہنے کے طیبی اس عبارت پر اشکال لایا ہے کہ ورع بمعنے باز رہنے کے حرام چیزوں سے ہے پس لا ورع مثل الکف کیا معنے رکھتا ہے اور جواب اسکا یہ دیا ہے کہ مراد کف سے یہاں باز رہنا ہے مسلمانوں کی ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لا یعنے سے چونکہ مفاسد اسکے اکثر ہیں حصر کیا ورع کو آمیں از راہ مبالغہ کے اور ممکن ہے کہ کہا جاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت میں بمعنے باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہیں لیکن عرف شرع میں شامل ہیں امتثال اور اجتناب کو معًا اور اگر بمعنے اجتناب ہی کے ہوں تو ترک کرنے امتثال اوامر سے بھی اجتناب کرنا چاہیے بر اینوجہ پھر شامل امتثال و اجتناب کو ہونگے اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہے فرمودہ پر اللہ کے امتثال و اجتناب کے پس ورع کے لیے دو چیزیں چاہییں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہے علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرورتر اور مقدم تر ہے نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال میں اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب میں اہتمام خوب کرے تو پہونچ جاویگا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کے اور قرب الہی کے ہے اور اگر اہتمام امتثال میں خوب کرے جیسے کہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہیں پہونچے گا اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بیمار ہے کہ پرہیز کرتا ہے اور دوا نہیں کھاتا اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر میں اچھا ہوا اور اگر دوا کھاوے اور پرہیز نکرے ہرگز شفا نہیں پائیگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہے کہ اور کتابوں میں مذکور ہے اور نہیں ہے حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہے آدمی فضائل اور مفاخر اپنے اور اپنے باپوں کے پس فرماتے ہیں کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہے یہ چاہیے آدمی میں بدون اسکے سب کچھ ضائع ہے اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن لکھیں تو ظاہر ہے کہ حسن اخلاق عمدہ ہے اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسے کہ عرف میں خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہے اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذائے خلق سے باز رہنا ہے اور واسطی نے کہ نام ایک بزرگ کا ہے کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور راضی رکھنا خلق کو راحت و محنت میں ہے اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جفا اٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہ لے اور رحم اور شفقت کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اسکے لیے ؏ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَۃِ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہے نقل کین بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں ف میانہ روی الخ یعنے کمی زیادتی نہ کرنی خرچ میں آدھا سرمایہ ہے زندگانی کا یعنے زندگانی کرنے میں دو چیزیں چاہییں دخل اور خرچ بنائے خرچ میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیوں کی الخ یعنے محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور سررشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہے کہ کچھ کسب و کار کرے اور آپس میں محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت میں ہے کہ محبت انکی سبب فوت ہونے دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچھی طرح سوال کرنا علم سے آدھا علم ہے اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اس چیز سے سوال کرتا ہے کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہے اسکی اور یہ محتاج ہے ساتھ زیادتی علم کے اور تمیز کرنے کے درمیان اقسام سوالات کے کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اسکا حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہے سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہے تحقیق اور تنقیح اسکی سے ساتھ تمام شقوق کے اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچھ نہ رہ جاوے جواب میں پس سوال اسطرح پر قبیلہ علم سے ہوگا اور وارد نہیں ہوگا

کہ سوال ہوتا ہے بسبب جہل و تردد کے نہ علم کے اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہے اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اسکو مشارکت ہے علم مین اور وہ چاہتا ہے یہ کہ ملا دے ساتھ اسکے بقیہ علم بخلاف اسکے کہ سوال کرتا ہے بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہے اُسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہے کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نے کہ جسوقت مشکل ہو تجھپر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہے علم سے اور اُسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم مین کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہے پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ تیرا چپ رہنا بہتر ہے تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہے بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدھے کے ہے اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کے ہے ش ع ح **باب الرفق والحیاء وحسن الخلق** باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے **ف** رفق ضد ہے عنف کی یعنے مدارات کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا اور شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہے کہ وارد ہوتی ہے آدمی پر بسبب ڈر عیب برائی کے اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہے کرنے اس چیز کے سے کہ بری ہے شرع مین اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہے کہ پیدا ہوتی ہے بسبب دیکھنے نعمتون الٰہی کے اور قصور کرنے کے نعمتون کے شکر کرنے مین اور کہا ذوالنون نے پایا جانا ہیبت کا دل مین ساتھ وحشت کے بسبب گناہون گذشتہ کے اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعوی کا ہے آگے مولی کے اور حسن خلق کے بہت ظاہر معنے ہین کہ اتباع کرے اُس چیز کا کہ لائے ہین اُسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسلیے جبکہ پوچھین گئین حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ وارد ہے انکے حق مین و انک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہؓ نے کہ خلق آپ کا قرآن تھا یعنے جو کہ قرآن مین خصلتین اچھی ہین تھے حضرت متصف ساتھ انکے اور جو کہ فعل برے ہین اُسمین پرہیز کرتے تھے حضرت اُنسے پس اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کے ہے لیتا ہے ہر ایک حصہ اپنا ش ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لعائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنے اپنے بندون پر چاہتا ہے انکے لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ایسی چیزون کی کہ طاقت نہین رکھتے انکی یا یہ معنے ہین کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ نرمی کرین بندے آپس مین جیسے کہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہے مہربانی کو یعنے راضی ہوتا ہے اُس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہین دیتا اُس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کر دیتی ہے اسکو **ف** دوست رکھتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تاکہ آپس مین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنے کامون مین خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکے اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق نرمی کے بیچ طلب کرنے رزق کے اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کے کہ دیتا ہے بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنے ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہے سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا اُس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے یعنے اور اسباب پر پہلے ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اسکی ہے اور دوبارہ اشارہ کیا اسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کے اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب قبیلہ نرمی کے سے ہین تو ترجیح گنجائش نہین رکھتی اور اگر قبیلہ سختی سے ہین تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا جواب یہ کہ یہ تاکید ہے پہلے کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سے بطریق نرمی کے کرے کہ دینے والا خدا ہے اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اسکے ہے زیادہ دیگا اُسپر بہ نسبت سختی کرنے اور منہمک رہنے کے بیچ مباشرت اسباب کے ش ح (وعن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یحرم الرفق یحرم الخیر رواہ مسلم) اور روایت ہے جریر سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے سب بھلائیون سے جیسے کہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہے پس اس مین فضیلت ہے نرمی کرنے کی اور رغبت دلائی ہے اسکے حاصل کرنے پر اور مذمت ہے سختی کی اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیون کی ہے ش ع (وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

گذرے ایک شخص پر انصار مین سے کہ وہ نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بیچ مقدمہ حیا کے کہ بہت حیا نکیا کر اسلیے کہ اس سے باز رہتا ہی آدمی رزق سے اور علم سے جیسے کہ ایک روایت مین ہی پس اسکے بھائی نے جب یہ کہا تو حضرت نے اسکو منع کیا کہ تو منع نکر چھوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنے یعظ کے ہین ڈر دیتے ڈرا رہا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اسمین کچھ ڈرانا بھی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے ہی اسطرح کہ دل اُس سے نرم ہو تمام ہوا کلام اُسکا اور وعظ یہان بمعنے عتاب کے ہی جیسے کہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ۞ ع (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہی کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہی بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہی شرعاً بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانون مین سے ہی اور اگر اُسکو حیا کہینگے تو مجازاً کہینگے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کے یہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کے یہ جواب علما نے دیا ہی اور صواب یہ ہی کہ معنے حیا کے انقباض نفس کا ہی کرنے قبیح کے سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر تر جواب مین یہ ہی کہ یہ کلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہی ساتھ اسکے کہ موافق رضاے حق کے ہو ۞ ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اُس چیز سے کہ پایا ہی لوگون نے پہلے انبیا کے کلام مین سے یہ کلام ہی جس وقت کہ شرم نکی تو نے پس کر جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے ف پایا ہی الخ یعنے پہونچا ہی انکو اور باقی ہی حکم اسکا اور نسخ اور تغییر و تبدیل نے اسمین راہ نہین پائی ہی اور معنے اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نے ایک تو یہ کہ یہان معنے امر کے حکم اور طلب مراد نہین ہی بلکہ یہ خبر ہی اور مقصود یہ ہی کہ مانع بری چیزون کے کرنے سے حیا ہی اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کے ہی جیسے کہ اعملوا ما شئتم یعنے جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گے ۞ ح (وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی نواس بیٹے سمعان کے سے کہ کہا اُنھنے کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کرے تیرے سینے مین اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہون اُس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے ف تردد کرے اور اطمینان نہو اسپر دل کو لیکن یہ اس شخص کے حق مین ہی کہ کھولدیا ہی خداے تعالے نے سینہ اسکا اسلام کے لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اُسکا ساتھ نور تقوی کے اور یہ اُس جگہ ہی کہ انکار شارع کا اُس بات مین نہو نہین اور اقوال علما کے وہان مختلف ہون اور علامت دوسرے گناہ کے پہچان کی بعد اسکے فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھے ہی لوگون کا حال ہی ۞ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت محبوب تمھارا طرف میرے نیکترین تمھارا ہی از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے جو کہ خصلتین اچھی رکھتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کے حقوق کی اور بندون کے حقوق کی ۞ ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمھارے نیکترین تمھارے ہین از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری ۞ (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اسکو نصیبہ اُسکا نرمی سے دیا گیا نصیبہ اُسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اُسکا نرمی سے محروم کیا گیا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی یہ شرح السنہ مین ۞ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم کرنی برے کام سے ایمان سے ہی اور ایمان یعنے اہل ایمان بہشت مین ہین اور بے حیائی بدی سے ہی اور بدی آگ مین ہی نقل کی یہ احمد

اور ترمذی نے (وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ)
اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا اس شخص نے کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے اس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان
میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے ہے (وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهٗ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ يُقَالُ الْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ
الْغَلِيْظُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِيْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ) اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنے والے نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول میں حارثہ سے اور اسیطرح شرح السنۃ میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں
اسطرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنے وصف کیا جواظ ساتھ جعظری کے اور کہا کہ کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنے اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ
کے ایک ہی معنے ہیں اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہے یعنے مصابیح کے بعضے نسخوں میں عکرمہ سے ہے والا اکثر نسخوں میں حارثہ ہی سے ہے اور لفظ حدیث ان مصابیح
کے نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے ف یعنے بعضی روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری
دونوں کے ایک ہی معنے ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنے متکبر کے ہے اور جعظری بمعنے بدخلق کے اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ
قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اسلیے کہ خطیب نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کے روایت کی ہے کہ ہر چیز کے لیے توبہ ہے
مگر صاحب بری خلق کے لیے نہیں اسلیے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ سے مگر کہ پڑتا ہے اس سے بری میں اور حرف لا زائدہ جو لائے لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھ
ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہے منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائے ہوؤں کے اگر ہے مومنین سے ش ح ع (وَعَنْ
اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ) اور روایت ہے ابی درداء سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزوں میں کہ رکھے جاوینگے
مومن کی ترازوے اعمال میں دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
روایت کیا ابو داؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنے لفظ حسن تک ف حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی رح نے کسی شارح سے بذی کے معنے
بدخلق نقل کیے ہیں اور لکھا ہے کہ مناسب مقام کے یہی معنے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملہ کے مقابلہ میں لائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی
میزان اعمال میں (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ رات
کے نماز گزار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابو داود نے ف کہا سہل نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے
کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اسکے لیے اور شفقت کرے اُسپر (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ
السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اللہ کا
جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹادے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے ف تقوی کر یعنے
ساتھ بجالانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام برائیوں سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب اسکے حاصل ہوتے ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنے درجہ
تقوی کا یہ ہے کہ بیزار اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اُسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوی اللہ سے اور مابین ان دونوں درجوں کے اور مراتب ہیں کہ بعض انکے برتر ہیں بعض سے

کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنے خلوت مین اور جلوت اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چھپی ہوئی باتون کو بھی جیسے کہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکے کے اور بچنے کے گناہون اسکے سے داؤد طائی سے منقول ہی کہ اونہون نے سنی آواز ایک قبر مین سے کہ میت کہتا ہی کیا نہین زکوۃ دی مین نے تیری کیا نہین نماز پڑھی مین نے کیا نہین کیا مین نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کے کیا تونے یہ سب کچھ ولیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تونے اللہ کا ساتھ کرنے گناہون کے اور نہ لحاظ کیا تونے اسکا اور پیچھے کر برائی کے نیکی الخ یعنے پیچھے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہی توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیان کہ ضد ہین ان برائیون کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹاوے آثار سیئات کے ساتھ کرنے حسنات کے فارغ نہو اور ہر بدی کے بدلے کرے نیکی کہ اسکی جنس سے ہی جیسے کہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے انکی کہ جو گرفتار ہین اس بلا مین تو اسکے بدلے مین قرآن سنے اور ذکر کی مجلسون مین بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اسکے بدلے مین حلال چیزین پینے کی تصدق کرے اور تکبر کے بدلے مین تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کے انتہی اور مٹانے سے مراد یہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کے آثار برائی کے دل سے یا اعمال کے لکھنے والے فرشتون کے دیوان سے اور یہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دیجاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنے مظلوم کو عوض اسکے حق کے یا راضی کرے اللہ تعالی اسکو اپنے فضل سے منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ انکو دیکھا کسی نے خواب مین بعد انتقال کے پس پوچھا انسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تمسے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اسنے حساب لیا مجھسے یہان تک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایکدن کا کہ تھا مین روزہ سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینے اسکو گیہون [illegible] لی گئی میری نیکیون سے مقدار نقصان توڑنے اسکے کے اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہون کا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح ان گناہون کا جو کہ پوشیدہ رہے کبائر مین سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کے نکفر عنکم سیاتکم اور بسبب عام ہونے اس حدیث کے اور جو کہ ظاہر ہوئے ان کبائر مین سے اور ثابت ہوئے حاکم کے نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حد انکی اور نہین معاف ہوتے توبہ سے ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اس شخص کے کہ حرام ہو آگ اسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالے کے لوگون سے اور نرم خو کے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنے دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر بھی یہی ہی کہ کہتے ہین آگ دوزخ کی اسپر حرام ہی ع ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنے نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر یعنے بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف غر ساتھ زیر غین کے مرد فریب کھانے والا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کے فریب کھاجاتا ہی ہر اس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگون کا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل اور نادانی اسکی کے نہین ہی بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اسکی کے ہی اور بعضے یون تقریر کرتے ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کے سینون کے کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اسکے سامنے کہین قبول کرلیتا ہی اور فریب کھاجاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اسکا ساتھ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنے کے ہی کار معاش دنیا کو سہل جانکر اہتمام اسکا نہین کرتا اور اسمین فریب کھاجاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکے تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ یعنی مومن کو نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے اور پہلے اسکے بیان مین گذر چکا ہی کہ یہ شامل ہی امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کے ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنے والا فساد اور فتنہ انگیزی اور اصلاح چشم پوشی نہین کرتا اور

نہین کھاتا اور اپنے لیے ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کھاوے تو دیدہ و دانستہ اور اپنے اختیار سے نہین کھاتا اور اُسپر راضی نہین ہوتا ۞ ح (وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ہَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَۃٍ اسْتَنَاخَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کے اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنے مومن تابع ہوتا ہے شرع کی اوامر و نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہے شرع کا اسیطرح چلتا ہے اپنا کچھ اختیار نہین رکھتا اور متحمل ہوتا ہے مشقت کا اسمین احتمال ہے کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کے اور یہ بھی حقیقت مین اطاعت امر الٰہی ہی کی ہے ۞ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُھُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون مین اور صبر کرے انکی ایذا پر بہتر ہے یعنے ثواب مین اس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے انکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھے اور یہ افضل و اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کے اوپر تقوی اور استعانت اسلام کے اور عزلت کے حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اسکی فضیلت پر اور تحقیق اس بات مین یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون انکے کے یعنے بعض اوقات اور بعضے مکانون اور بعضے لوگون کے ساتھ ملے رہنا افضل ہے اور بعضے اوقات اور بعضے مکانون مین اور بعضے لوگون سے الگ رہنا افضل ہے اور یہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین مین کتاب احیاء سے نقل کیا گیا ہے اور مختار اسمین توسط ہے کہ عزلت کرے اکثر لوگون سے اور انکے عوام سے اور ملا رہے صالحین اور خواص مین اور جمع ہو انکے عوام کے ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب کرے کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہے خلق سے حاصل کرلے چنانچہ اسلیے کہا ہے بعضے عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کی ذلت ہے اور بغیر زہد کی علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رح کے کہ لوگون سے الگ بھی تھے اور پھر ملے بھی تھے ۞ ع (وَعَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَلَاَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا) اور روایت ہے سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصے کو اس حال مین کہ وہ قادر ہے اسکے جاری کرنے پر بلاویگا اسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہان تک کہ اختیار دیگا اسکو بیچ پسند کرنے حورون کے کہ جسے چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کے منقول ہے سوید بن وہب سے کہ انھون نے نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کے اصحاب کے بیٹون مین سے تھا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے یعنے صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بھرے اللہ تعالی دل اس شخص کا کہ روکے غصہ کو کہ بسبب کسی ڈر کے آیا تھا امن و ایمان سے ف بلاویگا اسکو الخ یعنے شہرت دیگا اسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اسکی اور فخر کریگا ساتھ اسکے اور کہا جاویگا اسکے حق مین کہ یہ ایسا ہے کہ صادر ہوئی اس سے یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہے داخل کرنے اسکے سے جنت مین اور پہونچانے اسکے سے درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی انکی اللہ تعالی نے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ اور جو کہ نفس کو باز رکھتا ہے اسکی خواہش سے اسکا ٹھکانا جنت ہے اور حور عین جزا اسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا غصے کے روکنے پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملادے اسکے ساتھ عفو کرنے کو یا احسان کرے اسپر کہا ثوری نے کہ اصل احسان یہی ہے کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالے پر اسلیے کہ احسان کرنا احسان کرنے والے پر بدلہ ہے ۞ ع وَذُکِرَ حَدِیْثُ سُوَیْدٍ مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِیْ کِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ سر اسکا یہ ہے من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ زَیْدِ بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت ہے زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر دین کے خلق ہے یعنے ایک صفت غالب اور عمدہ ہے اسمین اور خلق کہ غالب ہے دین اسلام مین حیا ہے نقل کی یہ مالک نے یعنے زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کے یعنے اسلیے کہ زید تابعی ہین اور

اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنے بیچ اس چیز کے کہ مشروع ہے اُسمین حیا بخلاف اس چیز کے کہ نہین مشروع
اسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور حکم کرنے کے ساتھ حق اور قائم ہونے کے ساتھ حق کے اور ادا کرنے شہادت کے جیسے کہ چاہیے اور ظاہر یہ ہے
کہ معنے اسکے یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین والون کے ایک خصلت ہے سوائے حیا کے کہ وہ خالص غالب ہمارے ہی لیے ہے باوجود اشتراک اسکے کے واسطے تمام دینون کے
بیچ تمام خصلتون کے واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہے کہ تمام اخلاق تھے ناقص ہمسے پہلون مین اور وہ کامل ہوئے ہمارے
دین مین ببرکت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ اسلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیہ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنے بطریق مرفوع کے نہ موقوف کے
جیسے کہ وہم جاتا ہے مطلق چھوڑنے سے پھر ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک نے ان دونون مین سے یعنے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہے ان دونون سے یعنے انس اور ابن عباس سے
اور احتمال یہ ہے کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنے ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر دیکھا مین نے جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہے
اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کے بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونون سے روایت کیا ہوگا ﴿ع﴾ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْاٰخَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور
روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کیے گئے ہین اکٹھے پس جسوقت کہ اٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک ان دونون مین سے
اوٹھایا جاتا ہے دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہے کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہے ایک ان دونون مین سے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنے وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی یہ
بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جمع قرین کی ہے اسمین دلیل ہے اُسکے لیے کہ کہتا ہے اقل جمع دو ہین اور بعضے نسخون مین قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی
مجہول کے آتا ہے ﴿ع﴾ (وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ اَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مَالِكٌ)
اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا معاذ نے کہ تھی آخر اس چیز کی کہ وصیت کی مجکو ساتھ اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ رکھا مین نے پاؤن اپنا رکاب مین یہ کہ فرمایا
اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگون کے نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تھا اور وقت بھیجنے کے بہت سی نصیحتین کین انکو
اور سوار کیا اور پیادہ پا انکے پہونچانے کے لیے گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد انکے جانے کے رحلت فرمائی پس اُسوقت مین آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی
نے کہا کہ مراد لوگون سے یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کے ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہین اور انکے لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہے
اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کے ہے کہ تربیت اور تہذیب انکی اس مین ہے اور سلامتی اور رفاہیت حال اورون کی اسمین ہوتی ہے اور سیوطی نے
گویا مراد حسن خلق سے یہان نرمی اور درگذر کرنا رکھا ہے ﴿ح﴾ (وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) اور روایت ہے مالک سے کہ پہونچا انکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا مین واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نے موطا مین
اور نقل کی احمد نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ہے ﴿ع﴾ (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا) اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے کہ وہ
امام باقر ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ مین کہتے سب حمد ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی
اور خوب بنائی مجھسے یعنے میری پیدائش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف** یعنے بعضے آدمیون مین
بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلاً کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن نہ پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سے صحیح وسالم رکھا یہ مولانا اسحاق نے لکھا ہے اور ملا علی نے بعد لفظ
غیری کے لکھا ہے برا بنایا کہ عیب ہو بیچ پیدائش اُسکی کے یا خلق اسکے کے اور اسمین دلالت صریحہ ہے اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر انکے کے
کہا طیبی نے کہ اسمین معنے قول آنحضرت کے ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گردانا نقصان کو عیب اور مثل اس حمد کے حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہے بیچ قول اللہ تعالی کے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی دیکھنا آئینہ مین اور مستحب ہی حمد کرنی اوپر اچھی پیدایش
اور اوپر اچھے خلق کے اسلیے کہ یہ دونون نعمتین اللہ کی بخشی ہوئی ہین واجب ہی شکر کرنا ان پر انتہی باقی رہا کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق
ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اُسکو اُسکے ساتھ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہی کہ یون دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سے اُسکو ذکر
کیا اور اگر کہے تو کہ آیا حضرت کے سوا اور کو بھی پہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہے یہ حمد یا یہ خاص حضرت ہی کے لیے ہی اور حضرت کے سوا اور لوگ وہ دعا پڑھین کہ
اُسکے بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہ کہ جائز ہی ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہی جس صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین شک
اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی :: ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عائشہؓ
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی اچھی کی تونے پیدایش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نے ف فرماتے یعنے مطلق یا وقت دیکھنے کے آئینہ
مین جیسے کہ تصریح کی ہی ساتھ اسکے جزری نے حصن حصین مین اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطے تعلیم اور تلقین امت کے تھی یا مراد طلب
کامل کرنے دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچھے اور مہذب کرنے خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسے کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا
کرنے خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اُسکا ہی :: ح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِیَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ خِیَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی کہ بہترین تمھارے
کون ہین عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا بہترین تمھارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر انکی اور بہت اچھے ہین خلق انکے نقل کی یہ احمد نے ف اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک
ہی اگر انکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگے اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت مین عمر
دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہے :: ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی اُسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنون کے ایمان مین نیک ترین انکے ہین اخلاق مین نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے :: (وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ
وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا
رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ یَرُدُّ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ وَقَعَ الشَّیْطٰنُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُرِیْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ یُرِیْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے درحالیکہ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اس شخص نے بہت کیا
برا کہنے کو جواب دیا حضرت ابو بکر نے بعضی بات اسکے کا یعنے کچھ اونھون نے بھی اسکے مقابلہ مین برا کہا پس غصے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوے پس پہونچے
اور پایا آنحضرتؐ کو ابو بکرؓ نے یعنے عذر کرنے کے لیے یا پوچھنے کے لیے گئے اور کہا رسول اللہ تھا وہ شخص برا کہتا تھا مجکو اور تم بیٹھے ہوے تھے پس جبکہ جواب دیا مین نے اُسکو
بعضی بات اسکی کا غصہ ہوے آپ اور اوٹھ کھڑے ہوے یعنے پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اُسکو یعنے بدلے تیرے پس جب جواب دیا تو نے
اُسکو یعنے اور داخل کیا اسمین حظ نفس کو آپڑا شیطان پھر فرمایا اے ابو بکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی کرے بندہ اُس سے
اللہ یعنے واسطے طلب رضا اور ثواب اُسکے کے نہ واسطے سنانے اور دکھانے کے اور نہ بسبب عجز کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اُس ظلم کے یا اس خصلت کے مدد کرنی
اسکی یعنے مدد کرتا ہی اسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اس بخشش کے سلوک کرنا ناتے وارون اور مسکینون
سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اس دینے کے بہتایت مال کے اور برکت یعنے ظاہری یا باطنی اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اسکے
بہتایت مال کی یعنے نہ بسبب حاجت ضروری کے مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اُس سوال کے کمی کو یعنے کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نے ف تعجب کرتے تھے

یعنے بسبب برا کہنے اس شخص کے اور قلت برداشت کے یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار انکے کے اور سکرانے تھے یعنے بسبب دیکھنے فرق کے دونون شخصون مین اور بہ سبب دیکھنے
اس چیز کے کہ مترتب ہوئے دونون کے اطوار پر یعنے وہ شخص لائق عذاب کامل کے ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تھی اور جواب دیا الخ یعنے عمل کرنے کو رخصت پر کہ
جائز ہے عوام کو اور ترک کرنے کر عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجزاء سیئة سیئة مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکرؓ نے
درمیان بدلہ لینے بعض حق اپنے کے اور درمیان صبر کرنے کے بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب انکے لیے کمال تھا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت کو اور
غصہ ہوئے یعنے ترچھے ہوئے مانند ترچھے ہونے غصہ کرنیوالے کے اور اوٹھ کھڑے ہوئے یعنے اس مجلس سے بسبب عمل کرنے کے قول اللہ تعالیٰ پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا
عنہ اور آپڑا شیطان یعنے اور چڑھ گیا فرشتہ اور شیطان حلم کرتا ہے بھیائی اور برائی کا پس ڈرا مین تجھ پر کہ تعدی کرے تو اپنے دشمن پر اور ہو جاوے تو ظالم بعد اسکے کہ تھا تو
مظلوم اور روایت کیا گیا ہے کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کرے الخ یعنے درگذر کرے اس سے اور ترک کرے جواب اسکا یا مطالبہ اسکا دنیا
مین یا مطلق معاف کر دے ۳۰۸ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالیٰ ساتھ کسی گھروالون کے نرمی کو مگر نفع دیتا ہے اللہ
انکو بسبب اسکے اور نہین محروم کرتا انکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہے اللہ انکو بسبب اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ۞ باب الغضب والکبر باب ہے
غضب کا اور تکبر کا غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کے غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہے کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہے جانب خارج کے بقصد
بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہے حالت غضب مین طرف اسکے کہ غصہ آتا ہے اسپر تا بدلہ لیوے اس سے اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی
سبب سے سرخ ہو جاتا ہے منھ اور پھولجاتی ہین رگین جیسے کہ حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہے خارج کیطرف تا پیش آوے محبوب کے چنانچہ اسلیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کے
خوف ہوتا ہے ہلاک کا بسبب نکل آنے تمام روح کے باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہے اور زردی منھ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہے اور اسمین
بھی خوف ہلاک کا ہوتا ہے بسبب چلے جانے روح کے اندر کی جانب اور سرد ہونے اسکے کے مطلق اور یہ جو آیا ہے کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہین کرتا اللہ اسپر غضب ہوتا ہے یہ
مجاز ہے یعنے کرتا ہے اس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہے بادشاہ وقت غضب کے اپنے زیردستون پر کہ بدلا لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے اور ضد غضب کی حلم ہے اور حلم عبارت ہے
تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اسکو وقت پہونچنے کے محبوب کے پاس بھی بیقرار نہ کرے جیسے کہ بیچ حدیث عبد القیس کے آیا ہے کہ جب وقت دیکھنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اضطراب نکیا جیسا کہ اسکی قوم نے کیا آنحضرت نے اسکے لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہے اگر حق پر نہو اور فرمودہ حق پر نہو اور فرمودہ شرع
پر نہ چلے اور اگر حق کے لیے ہو تو محمود ہے اور مقصود ریاست سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہے بلکہ کرنا اسکا موافق حق کے اور غضب سبب انتظام بدن اور بقاے حیات
کا ہے بسبب دور کرنے ضررون اور موذیات کے اور اسی لیے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکھی ہے ہر کوئی قادر ہے اسکے ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کے اور حکمت کاملہ الٰہی
نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ انسے دفع کرے موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اسکو عقل و تدبیر
سکھا دی ہے کہ اس سے ہر طرح کے ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کے ہون بنا دے اور موذی کو دفع کرے اور اسپر کبر منشا اسکا عجب ہے کہ اچھا دیکھنا نفس اپنے کا اور خوب
جاننا صفات نفس کا ہے اور جب اسکو اظہار کرے اور بسبب اسکے لوگون پر سبقت اور بلندی ڈھونڈھے اور فرمانبرداری حق اور ماننے اسکے سے انکار کرے اور سرکشی ڈھونڈھے
تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہے اگر برخلاف واقع کے ہو اور بیچ ذات اسکی کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہے نہون اور ساتھ تکلف اور تصنع کے نفس سے
اظہار کرے اور واقع مین وہ فضائل کہ بسبب انکے سبقت اور بلندی ڈھونڈھے موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کے تواضع ہے اور تواضع توسط ہے درمیان
کبر اور صغر کے کبر یہ ہے کہ جو کچھ رکھتا ہو اس سے زیادہ کا دعوے کرے اور صغر یہ ہے کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہے اسکو بھی ترک کرے اور
تواضع قائم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کے ہے اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی تو اتنا مبالغہ اسکے ازالہ مین کیا

کہ صغر کو جگہ تواضع کے رکھتا نفس مقام تواضع مین ٹھہرے لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہو تمام احوال مین ش ح ع (الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت کیجیے مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پھر عرض کی اُسنے یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے ہر بار کہ اس شخص نے وصیت طلب کی جواب اُسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اُس شخص مین صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال ہر سائل کے جواب دیتے تھے اور ہر ایک کے درد کا مناسب حال اُسکے کے علاج فرماتے تھے پس اسکے حق مین اسکے منع کرنے کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نے کہ غضب وسوسون شیطانی سے ہو نکل جاتا ہو آدمی بسبب اُسکے حد اعتدال سے صورت مین اور سیرت مین یہان تک کہ کلام کرتا ہو باطل اور کرتا ہو فعل بُرے شرعا اور عرفا اور دلمین کینہ اور بغض رکھتا ہو اور سوائے انکے بہت سی بُری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہو بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہوجاتا ہو غصہ والے سے اسلیے کئی بار حضرت نے اسکے منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کے زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اسکو کہ اچھا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الحکم سے ہو پھر علاج اسکا معجون مرکب علم وعمل کی ہو یعنے یہ جانے کہ سبب کچھ اللہ ہی کیطرف سے ہو مین ضرر پہونچانیوالے پر کیون غصہ کرون اور اپنے نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہو اور باوجود اسکے درگذر فرماتا ہو کہ کتنے مخالفت کرتے ہین لوگ اُسکے حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہو سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہو ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہان کا بڑا آیا کہ چھینکے ناک کاٹے ڈالتا ہو اور اعوذ پڑھے اور وضو کرے تاکہ شغل مین لگ جاوے نفس ش ح ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہو قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑے لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہو کہ مالک ہو اپنے نفس کا وقت غصہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہو جیسے کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہو اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الٰہیہ باقیہ ہو پس نفس کا مارنا عجب چیز ہو اور پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہو ؎ مردی نہ زور بازو دانی نہ زور کتف ؛ با نفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ش ح ع (وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَہْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَہْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ) اور روایت ہو حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نخبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنے کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ضعیف ہو ضعیف وحقیر جانین اسکو لوگ اور جبر وتکبر کرین اسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اسکی کے اگر قسم کھاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہو اللہ تعالی اُسکو یا اُسکی قسم کو کیا نخبر دون مین تمکو دوزخیون کی ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہو ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر ف مراد ضعیف سے یہان یہ ہو کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہو اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی ہو عین کا اور ترجمہ اُسکا یہی ہو جو ذکر کیا گیا اور بعضون نے زیر بھی پڑھی ہو اسکے معنے ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکے بہشتی ہونے سے یہ ہو کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہو الخ اسکے کئی طرح سے معنے بیان کیے ہین علمانے ایک تو یہ کہ اگر قسم کھاوے کسی کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بطمع امید وکرم الٰہی کے اور اعتماد کرنے کر اسکے لطف پر کہ سچا کرے گا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہو اسکو اور قبول کرتا ہو امید وطمع اسکی یعنے پوری ہوتی ہو قسم اسکی ٹوٹتی نہین اور دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اسکو کہ دیوے اسکو مراد اسکی تو برلاتا ہو حاجت اسکی اور تیسرے یہ کہ اگر قسم کھاوے کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہو اسکو اللہ تعالی یعنے اسی طرح کرتا ہو کہ اُسنے قسم کھائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنے کو کسی قوم کی طرف منسوب کردے اور واقع مین ہووے نہین اُنہین سے جیسے کہ قرآن مجید مین یہ دو صفتین یعنے عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کے واقع ہوئی ہین ش ع ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین

یعنے بطریق ہمیشہ رہنے کے وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنے ساتھ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مقدار دانہ
رائی کے کبر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایمان سے یعنے ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اسکے ہین کہ جو متعلق ہین ساتھ باطن کے یا ظاہر کے کہ صادر ہوتے ہین نور ایمان سے اور
ظہور ایقان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہے قابل زیادتی اور نقصان کے ہان شعبے اسکے بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند
نماز اور زکوٰۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کے اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کے جیسے کہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہے
اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنے حدیث کے یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین
ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہوگا صاف ہو کر اس سے اور خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینے کے صاف کرے اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنے کے پھر داخل کریگا بہشت مین اور
کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالے جب چاہیگا داخل کرنا اسکا جنت مین تو نکالڈالیگا اسکے دل سے کبر
یہان تک کہ داخل کریگا اسکو بغیر کبر اور کدورت کے اسکے دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سے تکبر کرنا لوگون پر ہے ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اسکے کے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا
ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اسکا اچھا اور پاپوش اسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل کرنا حق کا
اور حقیر جاننا لوگون کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد ذرہ سے یا تو چھوٹی چیونٹی ہے یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہے اور مراد شخص پوچھنے والے سے معاذ بن جبل ہین یا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچھی یعنے دوست رکھتا ہے لئے پہننے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اسکو نظر کرنے خلق کا اور تکبر اور
اترانے اور سنانے اور دکھلانے کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہے کہ دوست رکھے اسکو تنہائی مین بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبرون کی ہے کہ کپڑا امیر
اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہین اسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر سے ہے اور اللہ جمیل ہے یعنے اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اسکے
جمال کے ہین پس نہین ہے جمال اور جلال مگر اسی ذات پاک کے لیے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے آراستہ کرنیوالے اور جمال بخشنے والے کے ہے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے
جلیل کے ہے یعنے بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن وجمال کا ہے اور بعضون نے کہا نیکو کار ساتھ بندون کے اور کبر یعنے کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہے
کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول نہ رکھنا حق کو اور بعضون نے بطر الحق کے معنے لکھے ہین باطل کرنا جمال حق کا ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہینگے کہ نہین کلام کریگا انسے اللہ تعالی دن قیامت کے یعنے کلام رضا کا یا
مطلق اور نہ ثنا کریگا ان پر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا طرف انکے یعنے نظر رحمت و عنایت سے اور ہوگا واسطے انکے عذاب درد دینے والا ایک تو بڈھا
زناکار اور دوسرے پادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے ف دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور ثنا کریگا
ان پر بخلاف تمام مومنین کے کہ انکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنے ہین کہ نہین پاک کریگا انکو نجاست گناہون سے ساتھ عفو کرنے گناہون انکے کے اور جملہ ولھم عذاب الیم احتمال
ہے کہ تتمہ روایت دوسری کا ہو یا عود ہے طرف حدیث اصل کے اور معتمد یہی ہے اور یہ سب کنایہ ہے نارضامندی اور غضب الٰہی سے اسپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا
ہوتا ہے تو نگاہ نہین کرتا اسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اسکی اور عذاب کرتا ہے اسکو اور بڈھا زناکار اسلیے کہ جب برا ہے جوان کے حق مین باوجود ہونے اسکے معذور طبعا
تو بڈھے کے حق مین کہ شہوت نہین رکھتا اور غفلت اس سے دور ہوتی ہے ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سب کے حق میں
برا ہے اور پادشاہ کے حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اسکے کے ہین بدتر ہے اور یہ بھی ہے کہ جھوٹ جو بولتے ہین تو اکثر واسطے دفع ضرر

اور حاصل کرنے نفع کے بولتے ہیں اور بادشاہ خود قادر ہی اُسپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اسکو جھوٹ بولنا بدتر اور بے فائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بد نما ہی اور فقیر کے لیے کہ اسباب
تکبر کے سے کہ وہ مال وجاہ ہی عاری ہی بد نما تر اور دلیل ہی اُسکے خبث باطن اور لئیم طبعی پر ؎ کبر زشت واز گدایان زشت تر ؛ روز سرد و برف وانگہ جامہ تر ؛ اور بعضے
عائل سے عیالدار مراد رکھتے ہیں کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کے ہین تکبر کرتے ہین اور عیال کو
ضرر پہونچاتے ہین اور ہلاک کرتے ہین تعفف اور حیا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنے کے مولے پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بے اندامی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سے
بسبب تکبر کے باوجود احتیاج و اضطرار کے امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوے کہ مراد شیخ سے محصن ہی یعنے بیاہا ہوا برابر ہی کہ جوان ہو یا بڈھا اور بسبب ہونے زنا کے بدتر اسکے
حق مین شرعًا اور عرفًا واجب ہوئی اسپر سنگساری جیسے کہ شیخ سے مراد بیاہا ہوا ہی بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد بادشاہ
سے غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض فاسد کے لیے کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اُسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ
شخص ہی کہ تکبر کرے سے افتقار پر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سے صدقہ ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد فقیر سے وہ ہی کہ تکبر کرے کسب کرنے سے اور مشقت کرنے سے اپنے لیے اور اپنی عیال
کے لیے باوجود قادر ہونے کے کسب پر جیسے کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہ تکبر کہ متضمن ہی واسطے رعونت اور ریا اور سمعہ کے ساتھ ضرر پہونچانے نفس
کے اور کرنے سوال کے اور لینے مال کے بغیر وجہ حلال سے بدتر ہی تکبر اغنیا کے سے خصوصًا جبکہ تکلف کرے اور بناوے وضع بزرگون کی سی مانند بعضے فقہا کے کہ جو کہتے ہین
کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہمارے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنے پس یہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سے حکما اگرچہ پہونچین حد کمال کو ؀ ع
(وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْہُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہُ فِی النَّارِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنے بمنزلہ چادر کے ہی نزدیک تمھارے
اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنے بمنزلہ تہبند کے ہی نزدیک تمھارے پس جو شخص کہ چھینے مجھسے ایک کو ان دونون مین سے یعنے تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات کے
اور چاہے ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میرے بیچ ذات اور صفات میری کے تو داخل کرونگا مین اُسکو آگ مین یعنے آگ عذاب مین کہ جسکے حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین
وبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت مین ہی کہ پھینکونگا مین اُسکو دوزخ مین یعنے اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسے کہ ڈھیلے کو پھینکدیتے ہین ازراہ بے پروائی
اور بے اعتباری کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی نے بیان کی ہی واسطے یکتا ہونے اپنے کے صفت کبریا اور عظمت مین یعنے یہ دونون
صفتین خاص میری ہی ذات کے لیے ہین کہ کسی کو مجال شرکت کی اسمین اور متصف ہونا ساتھ انکے درست نہین یعنے جود وکرم اور مہربانی صفتین میری ہین اور خلق کو بھی اُنسے
ایک طرح کا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا انکا ساتھ انکے بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتین کہ بطریق مجاز کے بھی میرے غیر کو وصف کرنا انکو درست نہین بمشابہ دو کپڑون کے کہ کوئی
پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا انکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت مین دونون ایک ہی معنون پر آتے ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین
کہ ایک کو چادر کے ساتھ تشبیہ دی اور ایک کو ازار کے ساتھ پس بعضون نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنے اللہ تعالی کبیر ومتکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانے یا نجانے
اور عظمت عبارت ہی ہونے اُسکے سے اسطرحکا کہ اُسکا غیر یعنے خلق بھی اسکو بڑا جانتے ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت
ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلے ہی ازار سے پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کے ساتھ اور عظمت کو ازار کے ساتھ ؀ ع الفصل الثانی
فصل دوسری (عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْہَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)
اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنے نام اُسکا سرکشون
یعنے ظالمون اور متکبرون کے دیوان مین پس پہونچتی ہی اسکو وہ چیز کہ پہونچتی انکو یعنے آفات وبلیات دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ یذہب بنفسہ مین باتعدیہ
کے لیے ہی یعنے بلند کرتا ہی اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہی اسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اُسکو عظیم القدر یا باب مصاحبت کے لیے ہی یعنے موافقت کرتا ہی اپنے

نفس کی بیچ جانے اُسکے کے طرف کبر کے اور عزت دیتا ہی اسکو اور اکرام کرتا ہی اُسکا جیسے کہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہان تک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنے کا یہ ہی کہ شیطان لیجاتا ہی اسکو اسکے درجہ اور مرتبہ سے طرف رتبہ اعلی کے یعنے لیجاتا ہی اپنے نفس کو اسکی جگہ اور مرتبہ سے کہ اُسمین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کے اور موافقت کرتا ہی نفس کی اور جاتا ہی ساتھ اسکے ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے ٭ ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے داداسے اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے جاوینگے تکبر کرنیوالے مانند چھوٹی چیونٹیون کے دن قیامت کے بیچ صورت مردون کے یعنے صورت اُنکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا ہوگی اور ڈھانکے گی اُنکو خواری ہر جگہ سے ہانکے اور کھینچے جاوینگے طرف ایک قیدخانہ کے کہ دوزخ مین ہی نام رکھا جاتا ہی اُسکا بولس غالب ہوگی اُنپر اور گھیر لیگی اُنکو آگ آگون کی اور پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کے سے کہ نام ہی اسکا طینۃ الخبال یعنے خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہینگے نقل کی یہ ترمذی نے ف مانند چھوٹی چیونٹیون کے الخ اس حدیث کے معنے مین اختلاف کیا ہی علما نے کہا بعضون نے کہ یہ کنایہ ہی اُنکے خوار ہونے سے اُنکے محشر مین اور پامال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کے جیسے کہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکے کہ اوٹھنا اور محسوس کرنا بدنون کا ساتھ ان اجزاے اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین رکھتے تھے اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اُنکا گنجایش اصلی رکھتا نہین چنانچہ اسی لیے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنے خواری کے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹھنا متکبرون کا ہی بہیأت چیونٹیون کے حقیقت مین ولیکن صورت مین مرد ہونگے حق تعالی قادر ہی کہ اجزاے اصلی کو کہ ساتھ انکے اوٹھینگے بیچ مقدار جثہ چیونٹی کے جمع کرے اور ساتھ اس صورت کے بناوے اور خوار کرے یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور توربشتی سے نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنے اس حدیث کے اسلیے نہین لیتے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگے اوپر ان اجزا کے کہ تھے یہان تک کہ بغیر ختنہ اوٹھینگے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بھی لگ جاوے گی پس کیونکر ہوسکے کہ سب اجزا آدمی کے ناخن اور بال وغیرہما چیونٹیون کے جثہ مین جمع ہون پھر اسکے جواب بھی علماء سے نقل کر کر پھر اُنپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا انکو وقت نکالنے اُنکے کے انکی قبرون سے اوپر کامل ترین صورتون انکی کے اور ساتھ تمام اجزاے معدومہ کے واسطے ثابت کرنے وصف اعادہ کے بروجہ کمال پھر کردیگا اُنکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کی گئی از راہ اہانت اور ذلت دینے انکے کے یا چھوٹے ہو جاوینگے ہیبت الہی سے وقت آنے اُنکے کے طرف حساب کی جگہ کے اور وقت ظاہر ہونے اثر عذاب سلطانی کے کہ وہ اگر رکھا جاوے پہاڑ پر تو ہو جاوے غبار پراگندہ اور ثابت بھی ہوئی ہی تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کے مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کے موافق صفتون اور حالتون اپنی کے پس اس سے جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زبر لام کے اور قاموس مین ساتھ پیش ب اور زیر لام کے مشتق ہی بلس سے بمعنے تحیر اور ناامیدی کے اور ابلیس بھی اسی سے مشتق ہی اور آگ آگون کی یعنے نسبت اُسکی ساتھ اور آگون کے مانند نسبت آگ کے ہی ساتھ اور چیزون کے کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کے بمعنے فساد کے ہی کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہی عصارۂ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچ لہو جو بہیگا دوزخیون سے ٭ ع (وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنے وہ غصہ کہ واسطے خدا کے نہو شیطان سے ہی یعنے اُسکے اغوا سے ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سے اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سے پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوے اُسکی بھی یہی خاصیت ہی اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہی پھر جب بیٹھے

کہ غصہ نہین گیا تو اٹھکر وضو کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھے واسطے اللہ تعالے کے ف ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَاِنْ ذَھَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنے پاوے اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہا اُس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوے پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف شرح السنہ مین ہو کہ حکمت اسمین یہ ہو کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ اُس سے پشیمانی اٹھاوے اسلیے کہ لیٹا ہوا دور تر ہو حرکت مین بہ نسبت بیٹھے کے اور بیٹھا دور تر ہو کھڑے سے اور ظاہر یہ ہو کہ بیچ تغیر حالت کے اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہو ایک تاثیر ہو بیچ دفع شورش غصہ کے ف ح (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَھَا وَلَھَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَھٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُھَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ھَوًی یُضِلُّہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَا لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَیْضًا ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہو اسما بنت عمیس کی سے کہا اسما نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے برا بندہ ہو وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اوروں سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنے بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہو یا بھول گیا اُسکے حساب و عذاب کو با این حیثیت کہ نہ تقوے کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہو کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سے گذر گیا اور بھول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہو قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہو وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بھول گیا مقبرون کو اور کہنگی اور بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہو وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھگیا اور بھول گیا اپنے ابتدائے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہو کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہو اور آخر اُسکا کیا ہو کہ مٹی مین جانا ہو یعنے جسکی ابتدا ایسی ہو اور انتہا ایسی تو لائق ہو اسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالے کی ان دونون حالتون کے درمیان مین برا بندہ ہو وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنے ہین کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کے تاکہ وہ معتقد ہون اُسکے اور حاصل کرے یہ مال و جاہ اُنسے برا بندہ وہ بندہ ہو کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے برا بندہ ہو وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہو اسکو دنیا دارون کے دروازہ پر اور لیجاتی ہو جدھر چاہتی ہو برا بندہ ہو وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہو اسکو اور لیجاتی ہو راہ دین سے برا بندہ ہو وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اُسکے حاصل کرنے مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہو اسکو اور آبرو ریزی اسکے دین کی کرتی ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہین ہو اسناد اس حدیث کے قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہو ف بھول گیا مقبرون کو یعنے اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑے ساتھ اُنکے یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہو موت سے یعنے بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنے کے اُسکے لئے اور طمع الخ عجیب نقل ہو سید شاذلی رح سے کہ وہ پوچھے گئے کیمیا سے اُنھون نے کہا کہ وہ دو کلمے ہین گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اس بات کی کہ دیوے تجکو غیر اُس چیز سے کہ قسمت مین ہو تیری اور نہین اسناد اسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہو طبرانی نے بھی اور بیہقی نے نعیم بن ہمار سے اور روایت کیا ہو اسکو حاکم نے بھی اپنی مستدرک مین اسما بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہو کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہو ضعیف کو اور کر دیتی ہو اسکو حسن لغیرہ اور اس سے تمام ہو جاتا ہو مقصود واللہ اعلم اور غریب ہو اور غرابت نہین منافی ہو صحت اور حسن کی اور نہایت کار یہ کہو گے کہ یہ حدیث ضعیف ہو اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہو فضائل اعمال مین اتفاقاً پس وعظون مین لائق ہو کہ ہو اسپر عمل بطریق اولی ف ع

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُھَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے گھونٹ غصے کے سے کہ پی جاوے اسکو واسطے رضامندی اللہ تعالی کے نقل کی یہ احمد نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا

فعلوا عصمهم الله وخضع لهم عدوهم كأنه ولي حميم قريب رواه البخاري تعليقا) اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے دور کر تو یعنے برائی کو ساتھ اس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہے کہا ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کے پس جب کریں لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھے خدائے تعالی انکو آفات نفس اور خلق سے اور پست ہوتا واسطے انکے دشمن انکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہے یعنے قریب ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے ف اول اس آیہ کریمہ کا یہ ہے ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنے برابر نہیں ہے نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکے بعد یہ ہے ادفع بالتی ہی احسن یعنے دفع کر ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہتر ہے یعنے نیکی سے برائی کو کہ پیش آوے تجکو یعنے اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اس سے مصرع اگر مردے احسن الی من اساء؛ پس ابن عباس اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنے برائی کی سے ساتھ نیکی کے یہ ہے کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے برائی پہونچے درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہے حمیم کی یعنے قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہے کہ فرمایا ہے فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۃ ح (وعن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الغضب ليفسد الإيمان كما يفسد الصبر العسل) اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی بہز کے دادا سے کہ نام اسکا معاویہ بن حیدۃ القشیری ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہے ایمان کو جیسے کہ خراب کرتا ہے ایلوا شہد کو ف ایمان کو یعنے کمال ایمان کو یا اسکے نور کو اور کبھی نفس ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ۃ ع (وعن عمر قال وهو على المنبر يا أيها الناس تواضعوا فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تواضع لله رفعه الله فهو في نفسه صغير وفي أعين الناس عظيم ومن تكبر وضعه الله فهو في أعين الناس صغير وفي نفسه كبير حتى لهو أهون عليهم من كلب أو خنزير) اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا اس حال میں کہ منبر پر تھے اے لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے واسطے خدا کے یعنے واسطے طلب رضا اسکی کے بلند کرتا ہے اللہ تعالی مرتبہ اسکا پس وہ اپنی نفس اور نظر میں حقیر ہے یعنے بسبب دیکھنے کے اپنے کو نظر کمی سے اور لوگوں کی آنکھ میں بزرگ ہے یعنے بسبب بلند کرنے حق تعالی کے اسکے مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے خدائے تعالے قدر اسکی پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہے اور اپنے نفس و نظر میں بزرگ ہے یہاں تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبک تر ہے لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے ف یعنے متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ جانتا ہے اور بزرگ دکھاتا ہے ولیکن خدائے تعالی کے نزدیک حقیر ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی خوار ہوتا ہے اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنے کو حقیر جانتا ہے اور حقیر دکھاتا ہے لیکن خدائے تعالے کے نزدیک بزرگ ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہے ۃ ع (وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال موسى بن عمران عليه السلام يا رب من أعز عبادك عندك قال من إذا قدر غفر) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بیٹے عمران علیہ السلام نے اے رب میرے کون عزیز تر ہے تیرے بندوں میں تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخش دے ف یعنے درگذر کرے اس سے کہ اسپر ظلم کیا اور رنج دیا اسنے اسمیں اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنے کا اسلیے کہ تھا غالب انپر جلال اور جامع صغیر میں ہے کہ جو کوئی عفو کرے نزدیک قدرت کے عفو کریگا اللہ تعالی اس سے دن عسرت کے یعنے دن قیامت کے ۃ ع (وعن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من خزن لسانه ستر الله عورته ومن كف غضبه كف الله عنه عذابه يوم القيامة ومن اعتذر إلى الله قبل الله عذره) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکھے زبان اپنی یعنے عیب و نقصان لوگوں کے سے ڈھانکتا ہے اللہ تعالی عیب و نقصان اسکے یعنے لوگوں سے یا فرشتوں اعمال کے لکھنے والوں سے یا دونوں سے اور جو کوئی روکے غصہ اپنا یعنے لوگوں سے باز رکھیگا اللہ تعالی اس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے یعنے اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کے قبول فرماتا ہے اللہ عذر اسکا (وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاث منجيات وثلاث مهلكات فأما المنجيات فتقوى الله في السر والعلانية والقول بالحق في الرضى والسخط والقصد في الغنى والفقر وأما المهلكات فهوى متبع وشح مطاع وإعجاب المرء بنفسه وهي أشدهن روى البيهقي الأحاديث الخمسة في شعب الإيمان) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں آخرت میں پس ای یہ چیزیں نجات دینے والیں ایک انمیں سے ڈرنا ہے خدا سے چھپے اور ظاہر میں یعنے حاضر و غائب خلق کے یا باطن و ظاہر میں اور دوسرے کہنا حق کا

حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسرے میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور ہلاک کرنے والی چیزین پس وہ بھی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہو اور دوسرے بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسرے گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کے یعنے اپنے تئین نیک جانتے اور اپنی صفتون کو خوش رکھے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سے تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون ذکر کی گئین کی ہی نقل کین بیہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان مین ف کہنا حق کا الخ یعنے اگر کسی راضی ہو سوائے سچ اور واقعی بات کے نہ کہے اور اگر ناراض ہو تو بھی سوائے سچ کے نہ کہے مثلاً اگر کسی فاسق و ظالم سے نفع ہونچتا ہی اور راضی ہی اس سے تو تعریف و ثنا ناحق اور خلاف واقع کے نہ کرے اس سبب سے اور اگر کسی صالح سے رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نہ کرے اسکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت رہے اور میانہ روی کرنی یعنے خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہوا اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کے جیسے کہ کہا ہی علما نے کہ بقدر قوت کے بہم پہونچنا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی یعنے تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہے اسکو کرنا اور جسطرف چاہے ادھر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنے طبیعت آدمی کی خالی بخل و حرص سے نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اسکی کرتا ہی اور سر احاطہ فرمان اسکے سے نہین نکال سکتا اور خراب نفس و طبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیے اور سخت تر الخ یعنے بڑی ہی انمین آرزوے گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ شہوت ہی تو بہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنے کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اسکے جانے کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کرے اپنی بدعت سے ﴿ باب الظلم ﴾ باب ہی بیچ بیان ظلم کے ف ظلم کے معنے مین لغت مین رکھنا ایک چیز کا بیچ جگہ مخصوص اسکی کے اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کرے اور جسطرح کہ چاہیے واقع نہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کے بھی یہی معنے ہین اور شرع مین بھی ظلم وغیرہ کے یہی معنے ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنے ظلم شرع مین اسکو کہینگے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندھیرون کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ظالم کو اسدن تاریکی ہر طرف سے گھیرے گی اور محروم ہوگا اس نور سے کہ مومنون کو نصیب ہو گا جیسے کہ اس آیت مین فرمایا نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یا مراد ظلمات سے شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کے طبقون مین ساتھ انکے گرفتار ہونگے اور ظلمات کے معنے شدائد کے بھی آئے ہین جیسے کہ اس آیت مین قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ﴿ح﴾ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَاَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اسکی دراز کرتا ہی یعنے تاکہ بہت سا ہو اس سے ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اسکو نہین چھوڑیگا اسکو اور نہین بھاگ سکیگا ظالم اسکے عذاب سے پھر پڑھی آنحضرت نے موافق اسکے یہ آیت اور اسی طرح سے ہی پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنے بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑھی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہ بعد اسکے یہ ہی اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور اسی مین تسلی ہی مظلوم کے لیے فی الحال اور وعید ہی ظالم کے لیے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینے کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿ع﴾ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَّا اَصَابَھُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنے صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اُن لوگون کے مکانون مین کہ جنہون نے ظلم کیا اپنی جانون پر یعنے کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونے والے یعنے عبرت پکڑنے والے اور احوال اُس جماعت کا یاد کرنیوالے کہ موجب رونے کا ہی اور نہ گذرو یہان سے ساتھ سہو و غفلت کے بسبب خوف اسکے کہ مبادا پہونچے تمکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے اس لیے کہ ایسی جگہون سے ساتھ غفلت کے گذرنا اور اس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونے خشوع کے ہی اور یہ محل اور مظنہ وقوع عذاب کا ہی یاد رو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمسے بھی مثل عمل انکے کے

دھو دین آوے اور اسکی سزا کو پہونچو پھر ڈھانکا آنحضرت نے سر اپنا چادر سے اور جلدی چلے یہانتک کہ گذرے اس مکان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حجر ساتھ زبر ح اور جزم جیم کے نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہے اور یہ گذرنا حضرت کا وہان سے وقت جانے غزوہ تبوک کے تھا اور حضرت چادر ڈال کر وہانسے جلدی سے گذرے مانند ڈرنے والے کے تاکہ نہ پڑے نظر انکے مکانون پر اور کیا یہ حضرت نے واسطے تعلیم امت کے تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کے تاکید ا ایسا اسلیے کہ حضرت نہایت خوف الٰہی رکھتے تھے جیسے کہ فرمایا ہے انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہے کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اس جگہ پانی نہ پیوین اور کھانا نہ کھاوین اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظالمون کے مکانون کو وطن اور جگہ رہنے کی نہ ٹھہراوے ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ) رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اسکے کچھ حق بھائی مسلمان اپنے کا آبروریزی اسکی سے ساتھ کرنے غیبت اور برا کہنے اور مانند انکے کے یا کچھ اور ہو خون اور مال سے پس چاہیے کہ معاف کرواوے اُس سے اس حق سے آج کے دن یعنے دنیا مین پہلے اس سے کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوے بدلے حق کے روز قیامت کے اگر ہوگا واسطے اسکے عمل نیک لیا جاویگا اس سے موافق ظلم اسکے کے کہ کیا ہے یا موافق اس چیز کے کہ لی ہے اور اگر نہین ہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اُسکے سے کہ مظلوم ہے پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہے کہ نیکیان اسکی مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیان نرکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کے اسپر رکھینگے اور اسکو سبب اسکے عذاب کرینگے اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اُن گناہون کے مستحق اسکا ہوا تھا نجات دینگے اور یہ جو اوپر کہا کہ نہو دینار اور نہ درہم اسمین یہ تنبیہ ہے اسپر کہ واجب ہے اُسپر یہ کہ بخشواوے حق اس سے اگرچہ بدلے دینار اور درہم کے ہو اسلیے کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنے والے پر آسان تر ہے یعنے حسنات کے سے یا رکھنے سیئات کے سے بر تقدیر نہ بخشنے کے اور موافق ظلم اسکے کے مقدار طاعت اور معصیت کے از روے کمیت اور کیفیت کے سپرد علم الٰہی کے ہے کہ کتنے اور کیسے لیے دیے جاوینگے اور کہا ابن مالک نے احتمال ہے یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لیجاوینگے نفس اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جو جنتین اور عذاب کہ طیار کئے گئے ہین انکے لیے وہ ملین ح ع (وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار) رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس کہا بعضے صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہے کہ نہین ہے درہم واسطے اسکے اور نہ اسباب یعنے نقد و جنس سے کچھ نہ رکھتا ہو حاصل یہ کہ انھون نے جواب دیا ساتھ اس چیز کے کہ وہ جانتے تھے بسبب عرف اہل دنیا کے اور غافل ہوے امر آخرت سے پس فرمایا تحقیق مفلس میری امت سے یعنے امت اجابت سے حقیقت مین وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوۃ کے یعنے طرح بطرح کی عبادتین مقبول اس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہے کسیکو اور تہمت کی ہے کسیکو اور کھایا ہے مال کسی کا یعنے ناحق اور خون کیا ہے کسی کا یعنے ناحق اور مارا ہے کسیکو بغیر استحقاق کے یا زیادہ اس چیز سے کہ مستحق ہے اسکا یعنے یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہے کہ جسنے جمع کیا درمیان ان عبادات کے اور ان برائیون کے پس دیا جاویگا یہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی سے اور یہ یعنے اور شخص صاحب حق نیکیون اسکی سے پس اگر تمام ہو جاوینگی نیکیان اسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ جزا گناہ کے کہ اسپر ہے یعنے ہنوز جزا ان حقوق کی کہ اُسپر ہین تمام نہوگی کچھ باقی رہجاویگی لیجاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ ہے اسپر کہ نہین ہے عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کے مگر یہ کہ چاہیگا اللہ کسی کے لیے تو راضی کر دیگا اسکے مدعی کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہیگا کہا نووی نے کہ حاصل حضرت کے فرمانے کا یہ ہے کہ حقیقت مفلس کی یہ ہے کہ جو ذکر کی مین نے اور لوگ اسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکے پاس مال نہین ہوتا یا جس پاس کم ہوتا ہے مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہے اسلیے کہ یہ افلاس منقطع ہوجاتا ہے بسبب مرنے اسکے کے اور کبھی منقطع ہوجاتا ہے

بسبب توانگری کے کہ حاصل ہوتی بعد اسکے اسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے بکری بے سینگ کے بکری سینگ دار سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے عدالت اس دن یہان تک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سے بھی کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علما نے کہ یہ قصاص ستا بلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ۱۲ ح اور ملا علی نے لکھا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اسکے کے نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوے کہ بکری غیر مکلف ہی اس سے کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالیٰ فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل اور غرض اُس سے آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتے بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سے انتہے اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہی وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کے

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنے نفسونکو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زیر میم مشددہ اور عین مہملہ کے مرد تابع لوگون کا عقل مین غیر ثابت اپنی رائے پر اور تے مبالغہ کے لیے ہی اور عورت کو امعہ نہین کہتے اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہے مین ہونگا ساتھ لوگون کے جیسے کہ ہوینگے وہ ساتھ میرے اگر وہ مجھسے بھلائی کرینگے تو مین بھی بھلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگے تو مین بھی برائی کرونگا جیسے کہ ساتھ لفظ تقولون الخ کے بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنے احسان کرو اسلیے کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان ہی کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اسکے مقابلہ مین تجاوز حد سے نکرو اور بدلا لو حد اعتدال پر جیسے کہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینے کے مقید نہو ویا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نے اپنے بعضون رسالون مین لکھا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین جسکو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بے تقریب اور بے سابقہ معاملہ کے اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین ہی وہ ابتدا کسی کو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اُسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنے کے حد سے اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی رکھتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اس سے کہ ایذا دے اور ظلم کرے اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہی مقابلہ مین ظلم کے اور یہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ۱۲ ع (وَعَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنِ اکْتُبِیْ اِلَیَّ کِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْهِ وَلَا تُکْثِرِیْ فَکَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلَی النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی معاویہ سے یہ کہ اونھون نے لکھا طرف حضرت عائشہ رض کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اس خط مین اور کثرت سے نہ لکھو یعنے مختصر اور جامع لکھو پس لکھے حضرت عائشہ نے یہ کلمات سلام تجپر ابہر پیچھے سلام کے تحقیق مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہی رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگون کے کفایت کرتا ہی اسکو اللہ محنت لوگون کی سے یعنے اگر ایسا کام کرے کہ رضا حق کی اسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفس اپنے کے اُس سے ناراض ہون تو حق تعالیٰ راضی ہوتا ہی اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اُس سے محنت و شر لوگون کے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہی رضامندی لوگون کی ساتھ خفگی اللہ کے سونپتا ہی اسکو اللہ طرف لوگون کے اور سلام تجپر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سونپتا ہی اسکو اور اسکے کار کو طرف خلق کے اور مدد نہین کرتا اسکی اور دفع نہین کرتا شر انکے اُس سے اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اسپر کہ ایذا دیتے ہین اور ظلم کرتے ہین اُسپر یعنے اصل رضائے خدا ہی اگر یہ ہووے تو خلق بھی راضی اور مطیع ہو جاوینگے اور اگر یہ نہو تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بھی لکھے اور آخر مین بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کے ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے

پ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابن مسعود قال لما نزلت الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم شق ذٰلک علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وقالوا یا رسول الله اینا لم یظلم نفسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس ذاک انما هو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنه یا بنی لا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم وفی روایة لیس هو کما تظنون انما هو کما قال لقمان لابنه متفق علیه) روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا ابن مسعودؓ نے جب اتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا انھون نے اپنے ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کے بسبب گمان انکے کہ مراد ظلم سے مطلق گناہ ہین کہا اونھون نے یا رسول اللہ کونسا ہم مین سے ہے کہ نہین ظلم کیا اپنے نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے یعنے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہین ہے بلکہ مراد ظلم سے نہین ہے مگر شرک کیا نہین سنا تم نے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے اے بیٹے میرے نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یعنے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام ان چیزون کے کہ واجب ہے اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے اور ایک روایت میں یون آیا ہے کہ نہین ہے مراد ظلم سے جیسا کہ تمنے گمان کیا ہے نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ بظلم کے بقیہ آیت یون ہے کہ اولئک لهم الامن وهم مهتدون یعنے یہ لوگ ہین کہ انکے لیے امن ہے اور یہ راہ سیدھی پانے والے ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اتری تو صحابہ نے ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہے ہم مین کہ اس سے گناہ نہین ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہین مراد ہے بلکہ شرک ہے اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہے شرک ضد ایمان ہے ہان ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہے چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سے گناہ مراد ہے جواب اسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع ہے جیسے کہ مشرک مکہ کے ایمان خدا پر رکھتے تھے اور پھر بت پرستی کرتے تھے اور بتونکو عبادت مین شریک حق کا کرتے تھے شرک بیچ وجود اور صفات اور عبادت کے ہوتا ہے اور یہان مراد شرک عبادت مین ہے اور یہ نص قرآن دلالت کرتی ہے اسپر وما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون یعنے ایمان نہین لاتے اکثر انکے مگر در حالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہے ساتھ زبان کے اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسے کہ حال منافقون کا ہے کہ خلط کیا ہے ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ظلم ہے یہ استیناف تعلیل ہے یعنے باطل کر دیتا ہے شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کے ہرگز جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله بخلاف اور تمام گناہون کے کہ وہ منافی ایمان کے نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کے بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کے پس صحابہ نے اول سمجھا تھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے اسلیے کہ شرک نہین متصور ہے ملنا اسکا ساتھ ایمان کے پس جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اسکا ساتھ ایمان کے ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوے اللہ پر اور شریک کرے اسکی عبادت مین غیر اسکے کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنے صفات کمال کے لیئے اللہ تعالی کے اور پاک کرنے اسکے کو نقصان سے والا لازم آوے یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنے والے اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نے ولئن سألتهم من خلقهم لیقولن الله ولیکن اللہ تعالی نے نہین رخصت دی شریک کرنے ظاہری کی بھی جیسے کہ حدیث قدسی مین ہے انا اغنی الشرکاء عن الشرک ش ع ح (وعن ابی امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شر الناس منزلة یوم القیمة عبد اذهب اٰخرته بدنیا غیره رواه ابن ماجة) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین آدمیون کا ازروے مرتبہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھوئے اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے دنیا واسطے دوسرے کے حاصل کی اور سبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے کہ عامل اور مددگار ظالمون کی کرتے ہین ش ح (وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدواوین ثلثة دیوان لا یغفر الله الاشراک بالله یقول الله عز وجل ان الله لا یغفر ان یشرک به ودیوان لا یترکه الله ظلم العباد فیما بینهم حتی یقتص بعضهم من بعض ودیوان لا یعبأ الله به ظلم العباد فیما بینهم وبین الله فذاک الی الله ان شاء عذبه وان شاء تجاوز عنه) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنے نامہ اعمال تین طرح کے ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالے اسکو یعنے جو کچھ اسمین ہے وہ وہ نامہ اعمال ہے کہ اسمین شریک کرتا ہے کسی چیز کو ساتھ خدا کے یعنے کفر ہے فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین مہمل چھوڑیگا اسکو خدائے تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتھ اسکے وہ ظلم بندون کا ہے آپس مین یہان تک کہ بدلہ لے بحکم الٰہی بعض انکا بعض سے یعنے یا فضل کرے اللہ مظلومون پر ساتھ راضی کر دینے مدعیون انکے کے پس وہ بمنزلہ بدلہ لینے کے ہوگا قائم مقام دیت کے دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اسکے یعنے اگر چاہے

موافق اسکے حکم کرے اور اگر چاہے نکرے وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے یعنے قصور کرنا اللہ کے حقوق مین پس یہ سپرد ہی اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے بندہ کو بسبب اُس کے اور اگر چاہے درگذر کرے اس سے اور عذاب نکرے اُسپر ف پس معلوم ہوا کہ بندون کے حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کے حقوق ہین شرک نہین بخشا جائے گا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کرے چاہے بخشدے ہ ح (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ) اور روایت ہی علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سے یعنے کسی پر ظلم نکر کہ تجھپر بددعا کرے اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سے مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالے نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اسکے سے یعنے بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اسکا (وَعَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ) اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے کہ اسنے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اسکی حالانکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سے (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق ابوہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنے کو یعنے ضرر اسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابوہریرہ نے ہان یعنے غیر کو بھی ضرر پہونچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنے گھونسلے مین دبلا ہو کر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حباری ہی ساتھ پیش ح کے ایک جانور ہی کہ اسکو تغدری کہتے ہین یعنے باز رکھتا ہی خدا تعالے مینھ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے اور مرجاتے ہین بسبب اسکے انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بھی اور تخصیص حباری کی اس سبب سے ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکھا ہی کہ اسکے پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اسکے اوگنے کی جگہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکے گھونسلے کو دیکھا ہی کہ ایسی جگہ ہوتا ہی کہ مسافت اسمین اور پانی کی جگہ مین چند روز کے راہ کی ہوتی ہی اور وہان سے پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اس شخص کی کہ جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کے لیے ایسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابوہریرہ نے اسکو ساتھ قرینہ کے کہ اس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر عمل کر کر یہ بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اسنے استنباط کیا کہ باز رکھنا مینھ کا بشومی ظلم کے وارد ہوا ہی اور اس سے لازم آتا ہی زیان پہونچنا حیوانات کو ¤

باب الامر بالمعروف باب ہی بیچ بیان امر معروف کے ف معروف معرفت سے ہی بمعنے پہچاننے کے یعنے وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتھ اسکے وارد ہوتی ہی مثل مرد آشنا کے کہ بسبب اسکو پہچانتے ہین اور مقابل اسکے منکر ہی ساتھ زبر کاف کے بمعنے نہ پہچانے گئے کے شرع مین نہ وارد ہوئی ہو ساتھ اسکے شرع جیسے کہ مرد نا آشنا کہ کوئی اسکو نہ پہچانے اور عجب ہی مؤلف سے کہ شروع باب مین والنہی عن المنکر نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودیکہ اکثر کتابون مین دونون اکٹھے آتے ہین اور بعضی حدیثون مین بھی کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر بالمعروف شامل ہی نہی منکر کو بھی ¤ ح ع

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھے یعنے جانے تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اُسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے مثلا باجے توڑ ڈالے اور نشہ کی چیزین اونڈھا دے اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دے پس اگر طاقت نرکھے ہاتھ سے تغیر کرنیکی بسبب ہونے فاعل اسکے کے قوی اُس سے پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور پڑھے آیتین وعید کی اُسکے آگے اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور سخت سست کہے اگر سیدھی طرح نہ مانے پس اگر تغیر نکر سکے زبان سے پس تغیر کرے ساتھ دل کے یعنے مکروہ رکھے دل سے اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکھے اسکے تغیر کرنے کا ہاتھ اور زبان سے بر تقدیر قدرت کے اور

عداوت اور گناہ کرے اسکے کرنے والے سے نہ برا انکار اور نہ رضائی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ سست ترین اثر
ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتے اہل زمانہ کے قوی تو قادر ہوتے اوپر انکار قولی اور فعلی کے اور نہ محتاج ہوتے طرف اختصار کے اوپر انکار قلبی کے یا یہ معنے ہین کہ یہ شخص
فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا اسپر اور موید ہے اسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان
جائر اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا یَخَافُونَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہے اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین
کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنے ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہے اسلیے کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین میں
بالضرور اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اسکے اور اچھا جانے اسکو تو ہوگا کافر پھر جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اس سے اور اگر
مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر بالمعروف بھی تابع ہے اس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو
امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہون فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر
گمان کرے کہ وہ نہین قبول کرنے کا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے لیے یعنے یہ امر بالمعروف اور نہی منکر
ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ بیچ واجب ہونے امر بالمعروف کے یہ شرط نہین ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو اور بغیر اسکے
درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور جو کلام
اللہ مین آیا ہے لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ بر تقدیر تسلیم کے کہ وارد اسکام امر معروف اور نہی منکر مین ہے مراد اس سے زجر اور منع کرنا نہ کرنے سے ہے نہ کہنے سے یعنے مراد یہ ہے کہ
آپ کیون نہین عمل کرتے اور یہ مراد نہین ہے کہ کہیں نہین لیکن اسمین شبہ نہین کہ اگر آپ بھی کرین تو بہتر ہے اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا
نووی نے کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب مذکور واجب ہے ساتھ کتاب وسنت اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضے روافض سوا انکا کچھ اعتبار نہین
اور جبنے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور بعد اسکے کچھ اسپر لازم نہین اور کہا ہے علما نے کہ فرضیت اسکی بطریق کفایہ
کے ہے اور جو کوئی قادر ہو اسپر اور نہ کرے اسکو بلا عذر تو گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہے اسکو کوئی سوا اسکے یا نہین قادر
اسکے ازالہ پر کوئی سوا اسکے جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتے تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے اور نہین ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اسکے کہ نہین فائدہ کریگا
بلکہ واجب ہے اسپر کرنا اسکا فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون ہی کے لیے اور امر حاکم کا بھی
اسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلے بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے حاکمون پر اور مسلمان اسکو جائز رکھتے
تھے اور سرزنش نہین کرتے تھے انکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ علم رکھتا ہو اس چیز کا کہ امر کرتا ہے اسکا اور نہی کرتا ہے اس سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اس
چیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند انکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہین انکار کرین شوق سے اور
اگر دقایق افعال اور اقوال سے اس قبیلہ سے کہ متعلق ہے ساتھ اجتہاد کے نہین ہے عوام کو دخل اسمین اسلیے کہ انکار اسپر علما ہی کو پہونچتا ہے اور انکار متفق علیہ مین ہے اور
مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیے خصوصًا بموجب مذاہب انکے کہ کہتے ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کے اور واسطے خدا کے کرے نہ
واسطے نفس کے تا تاثیر کرے اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ش ع ح (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي
أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ
وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدون

اللہ کے اور پڑنے والے کی بیچ حدون اللہ کے یعنے کرنے والے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کے ہی کہ بیٹھے کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کے آیا بیٹھا جیسے کہ عادت شرکا کی ہی پس ہوے بعضے انکی کشتی کے نیچے کے مکان مین اور ہوے بعضے اوپر کے مکان مین پس تھے وہ کہ نیچے کے مکان مین تھے کشتی کے گذرتے واسطے پانی کے ان لوگون پر کہ اوپر تھے پس ایذا پائی اوپر والون نے بسبب اسکے یعنے وہ کہ نیچے سے آتا ہی پانی لینے کے لیے اور اوپر والون پر گذرتا اونھون نے ایذا پائی بسبب اسکے پس لیا نیچے والے نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کی طرف سے پس آئے اوپر والے اس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کھودتا ہی کہا نیچے والے نے کہ ایذا پائی تمنے بسبب اوپر آنے میرے کے اور گذرنے کے تمپر ساتھ پانی کے اور ضرور ہی مجکو پانی لینے سے پس اگر پکڑین اوپر والے اسکے ہاتھ کو نجات دینگے اسکو اور نجات دینگے اپنے کو یعنے غرق اور ہلاکت سے اور اگر چھوڑ دین اسکو یعنے نہ پکڑین ہاتھ اسکا اور کھودنے دین ہلاک کرینگے اسکو اور ہلاک کرینگے آپکو نقل کی یہ بخاری نے ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اسکے معنے ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور تغیر نہ کرے اسکو اور منع نہ کرے اس سے باوجود قدرت رکھنے کے اسپر بسبب شرم کے یا نہ ہے حمیت دین کے یا کسی کی جانبداری کے یا بطمع رشوت لینے کے یا بے پروائی کے دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات کے ایک ہی معنے ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہ مستحسن ہی اور مداہنت سے منع فرمایا ہی اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہی کہ مدارات یہ کہ واسطے حفظ دین کے اور نگاہ رکھنے کے تشویش وقت سے اور دفع کرنے ظلم ظالمون کے کرے اور مداہنت یہ کہ واسطے حظ نفس اور طلب دنیا کے اور طلب نفع منافع کے لوگونسے اور بسبب بے پروائی کے دین مین کرے اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدون اللہ کے یعنے بسبب نہ قائم کرنے حدون کے یا بسبب نہ منع کرنے کے گناہون کے کرنے سے کہ جو گناہ موجب حد کے ہین اور ممکن ہی یہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتے ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالے کی حدود خدا مین اور کرنے والون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسے ایک قوم نے قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنے کے لیے الخ یعنے تقسیم کیا اسکے درجون کو ساتھ قرعہ کے اور یہ قید اتفاقی ہی اسلیے کہ نہین متصور ہی یہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اسکے ساتھ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کے اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ مفرد لائے تو بنظر لفظ بعض کے لائے اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بھی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کے نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچے گرتا اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالے اور لانے مین انپر گذرتا ہی اور ایذا اٹھانا انکا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل یہ کہ نیچے والا اوپر آتا ہی پانی لینے کے لیے یا پیشاب پاخانہ پھینکنے کے لیے اور اوپر والے اسکے جانے آنے سے ایذا پاتے ہین پس نیچے والے نے کشتی کھودنی شروع کی تا وہان سے پانی لیوے یا پیشاب وغیرہ ڈالے بعضوں نے کلام مذکور ہوئے اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کھودنے کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہی کہ فرمایا اگر پکڑین الخ اور معنے یہ ہین کہ اسیطرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکھین اسکو اس سے تو خلاص کرینگے اسکو اور اپنے تئین عذاب خدا سے اور اگر چھوڑ دینگے اسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نہ کرینگے اسکو تو ہلاک کرینگے اسکو بھی اور اپنے تئین بھی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہ معنے ہین قول اللہ تعالے کے واتقوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً یعنے بچو تم اس فتنہ سے کہ نہ پہونچیگا ان لوگون کو کہ ظلم کیا ہی انھون نے تم مین سے خاص کر کر یعنے بلکہ تم سبکو پہونچیگا بسبب مداہنت تمھاری کے کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالی کے حدود مین ساتھ اس شخص کے کہ اوپر کے درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود مین پڑنے والے کو یعنے گناہ کرنیوالے کو ساتھ اس شخص کے کہ کشتی کے نیچے کے درجے مین ہی اور مشابہت دی اسکی انہماک یعنی مستغرق رہنے کو ان حدود مین اور اسکے نہ چھوڑنے کو ان حدود یعنے گناہون کو ساتھ کھودنے اسکے کے نیچے کشتی سے کے اور تعبیر کیا نہی کرنے والے کی نہی کو گناہ کرنے والے کے تئین ساتھ پکڑنے ہاتھ اسکے کے اور ساتھ منع کرنے اسکے کے اسکے تئین کھودنے سے اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنے والے کے اور منع کیے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنیوالون کے نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا مداہنون کے گناہون کو کہ جنھون نے منع کیا اور کرنیوالون کے گناہون کو ساتھ ہلاک کرنے انکے کے انکو اور اپنے کو اور کشتی عبارت ہی اسلام سے کہ گھیرے ہوے ہی دونون فریق کو اور جمع لائے منع کرنیوالون کے فرقہ کو واسطے رہنمائی کے طرف اسکے

کہ مسلمانوں کو ضرور ہی یہ کہ مدد کرین ایسی نیہوں پر اور مضر دلائے گناہ کرنیوالوں کو واسطے اسکے کہ وہ ناقص ہین اگرچہ کتنے ہی ہوں ؀ ع ح (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِى النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَىْ
فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو اسامہ بن زید سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین
پس جلدی سے نکل پڑینگی انتڑیان اسکی آگ مین پس پیسے گا اپنی انتڑیون کو یعنے پھیرے گا گرد اسکے اور پائمال کریگا اُسکو مانند پیسنے خراس کے گدھے کے آٹے کو ساتھ
چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی یعنے فاسق اسپر کہینگے اے فلانے کیا ہی حال تیرا کیا نہین کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو برے کام سے
کہیگا تھا مین کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نکرتا تھا مین اُسکو اور منع کرتا تھا مین تمکو برے کام سے اور آپ کرتا تھا مین اُسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے ف
پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ یہ سزا بسبب عمل کرنے اسکے کے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنے کے کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو واجب
کے ؀ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ فصل دوسری (عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ
اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ) روایت ہو حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات
پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے تم برائی سے یا قریب ہو کہ بھیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے
پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے قسم ہو اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سے ہونیوالی ہی یا
امر معروف اور نہی منکر سے یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کی طرف سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر نہ کروگے تو عذاب بھیجیگا خدا تعالی تمپر پھر دعا کروگے تم اللہ تعالی سے اُسکے
دفع کے لیے اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلائین دعا سے احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل
ہوتا ہی احتمال دفع کا نہین رکھتا اور دعا اسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہو بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط مین ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کروگے تم اور البتہ
منع کروگے تم منکر سے یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہارے بدون کو پھر دعا کرینگے نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاویگی دعا انکی ؀ ح ع (وَعَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ
النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِى الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہو عرس بن عمیرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس براجانے ان گناہون کو یعنے اگرچہ دل سے براجانے ہوگا مانند اُس
شخص کے کہ غائب ہی اُنسے یعنے اور نہ جانا انکو اور جو شخص کہ غائب ہو اُنسے یعنے اور جانا انکو پس راضی ہو اُنسے یا اچھا جانے انکو ہوگا مانند اس شخص کے کہ حاضر ہو گناہون
یعنے اور نہ برا جانا انکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہو نہ تن سے جب ایک چیز کو مکروہ ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت مین
اس سے غائب ہو اگرچہ ظاہر مین حاضر ہی اور جب دل سے اس سے راضی و خوش ہو حکم حاضرون مین ہو اگرچہ بظاہر غائب ہی ؀ ح (وَعَنْ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا اَيُّهَا
النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا
مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِىْ اُخْرٰى
مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِى اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ)
اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہو کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنون کو نہین ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ
ہو جسوقت کہ راہ یاب ہو تم یعنے اس آیت کو پڑھتے ہو اور اُسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں
نہین ہو اسلیے کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھین ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر نکرین اور منع نکرین اس سے قریب ہی کہ

پکڑے انکو خدا تعالی اپنے عذاب مین نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو اور بیچ روایت ابی داؤد کے یون ہی کہ جب دیکھین لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑین ہاتھ اُسکا
قریب ہی کہ پکڑے ان سب کو خدا تعالی ساتھ عذاب کے اور روایت مین ابی داؤد کی یہ ہی نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے ان مین ساتھ گناہون کے اور قدرت رکھتی
ہو وہ قوم اُسکے تغیر کرنے پر پھر تغیر نکرین اُسکو یعنے ہاتھ اور زبان سے مگر قریب ہی کہ پکڑے ان سب کو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور روایت مین ابی داؤد کی یون ہی کہ نہین
کوئی قوم کہ کیے جاوین انمین گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہوان ان لوگون سے کہ کرتے ہین گناہ ف یعنے جب ہون وہ لوگ کہ نہین کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سے
اور منع نکرین انکو گناہون سے تو اللہ سب کو عذاب مین پکڑیگا اسلیے کہ یہ بھی حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہ ہی کہ جو کوئی زیادہ ہوتے مین قدرت رکھتے ہین کم پر اور اصل
مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہی کہ پکڑے الخ یعنے چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اُسکا کیونکر جائز ہو پس یہ آیت عام
و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتھ اسکے کہ لوگ اسکو نہ سنین اور انمین تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسے کہ حال لوگونکا اخیر زمانہ مین ہوگا
منقول ہی کہ یہ آیت لوگون نے ابن مسعود کے آگے پڑھی اُنھون نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمھارا زمانہ اس آیت کا نہین ہی اسلیے کہ آجکل لوگ سنتے ہین اور قبول کرتے ہین ولیکن
اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہین سنینگے یہ آیت انکے آنے کی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کی کہ آگے آتی ہی وہ بھی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضے مفسرین نے
کہا ہی کہ مراد راہ پانے سے اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہی اور مراد بانفسکم سے مسلمان ہین
یعنے لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی ضرر نہین کرینگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہون سے منع کرتے رہوگے شرح معنی آیت کے یہ ہین کہ لازم پکڑو
تم محافظت اپنے نفسون کی گناہون سے پس جب حفاظت کی تمنے اپنے نفسون کی نہین ضرر کریگی تمکو عاجز ہو تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اُس شخص کی کہ گمراہ
ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوے تم طرف بچنے کے گناہون سے شرع (وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہو انمین گناہ قدرت رکھتی
ہو وہ قوم اسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہونچاتا ہی انکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنے کے عذاب پہلے اس سے کہ مرین نقل کی
یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے دنیا مین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی
بخلاف اور گناہون کے کہ عذاب ہونا انکا دنیا مین لازم نہین شرح (وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَهَوًى مُّتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ
اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَجْرُ
خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کے لازم پکڑو تم اپنے نفسون کو نہین
ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ آیا ترک کرین ہم بمقتضاے اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کے اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ
جب دیکھے تو اے مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمانبرداری اسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی
آخرت پر اور دیکھے تو خوش رکھنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کے نکرنا اور دیکھے نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک
امر کو کہ چارہ اور جدائی نہین ہی تجکو اس امر سے پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنے کو اور رکھ نگاہ اپنی کو گناہون سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض نکر انکے اور
گوشہ پکڑ اسلیے کہ تحقیق آگے تمھارے آخر زمانہ مین ایسے دن آتے ہین کہ انمین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفاے راشدین کے ہوئی آجکے دن تک فکانما اذا

ربعون پس جو کوئی کہ صبر کرے ان ایام مین گویا کہ ہاتھ مین لیا انگارہ واسطے عمل کرنے والے کے شریعت اور احکام دین پر ان ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اسکے کے یعنے انہین سے کہ مبتلا نہین ہین اُسکی سی بلا مین اور نہین ہین ان ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکے لیے اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اُنہین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دیکھے تو ایک امر کو الخ یعنے وہ امر کہ میل کرے طرف اسکے خواہش نفس تیرے کی صفات بری سے کہ اگر درمیان لوگون کے آوے تو اور انہین رہے تو نے اختیار بحکم طبیعت کے اسمین پڑے تو اس صورت مین کنارہ کرنا تُنے لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑے تو کذا قال الطیبی اور بعضے حواشی مین لکھا ہی کہ معنی یہ ہین کہ مراد لابد سے سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونے کے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اُسکے کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی و لابد لک منہ ساتھ یاے تحتانیہ کے یعنے لاقدرۃ لک علیہ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ احتیاج ہی تجکو اسکی اور چارہ نہین ہی اس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگون کو گناہ کرتے اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیرے کے تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہون سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے کے اور چھوڑ امر لوگونکا طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور ہاتھ مین لیا انگارہ یعنے لاحق ہو گی اُسکو مشقت بسبب صبر کے مانند مشقت صبر کرنیوالے کے اوپر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ مین اور ظاہر اس حدیث سے فضیلت آخر امت کی لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت مین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کے نہین ہی اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے اُنکے کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثون کے کہ یہ بات اُنسے سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکے ہی اور خلاف اسکا ان صحابہ مین ہی کہ ایمان لاے ہین اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ اس سے صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ انھون نے صحبت دراز حضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت مین تھے اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیے لیتے اور باوجود اسکے شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسی کو اُنکے ساتھ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کے کہ اوپر جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ کچھ کھلتا ہی اور وہ کار برآری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتھ چلون کے حاصل نہو واللہ اعلم ۰ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْہَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اِنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاءُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَّتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہین چھوڑی کوئی چیز یعنے ضروری متعلق دین سے کہ ہونیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اسکو یاد رکھا اسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اسکو جو کہ بھول گیا یعنی احوال دراز تھا بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا اور تھا بیچ اس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکھنے والا ہی کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اسکی کے دنیا مین یعنے جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوے بسبب اسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کے لیے نشان ہوگا تا اس سے پہچانا جاوے اور نہین ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سے گاڑا جاویگا نشان اسکا نزدیک مقعد اُسکی کے یعنے واسطے ذلت و فضیحت اُسکی کے فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز رکھے کسی کو تم مین سے ڈر کہنے بات حق کی سے جبکہ جانے حق کو یعنے چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے مین خوف و ملاحظہ کسی کا نکرے اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بھی کہے اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنے بجاے کہنے حق کے سے الخ یہ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنے اُسکے سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا

ہمکو ہیبت لوگون کی نے بولنے سے اسمین پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی او پر جماعتون مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کے پس بعضے انہین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین یعنے تمام عمر مین وقت سن تمیز سے آخر عمر تک مومن اور مرتے ہین مومن اور بعضے انہین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین کافر اور بعضے انہین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور بعض انہین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن ف دنیا شیرین ہی کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکھوں مین صورت اسکی بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نے کہا کہ سب چیز نرم کو خضر اور کہتے ہین بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ خضراوات یعنے سبزون اور ساگون اور ترکاریون کے بیچ جلدی جاتے رہنے اور کم ٹھہرنے کے اور اسمین بیان ہی مکر اور غدر دنیا کا کہ لوگونکو ساتھ لذتون اور شہوتون کاذبہ اور حسن و جمال ملمعہ اپنے کے فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنیوالا ہی معنی اسکے یہ ہین کہ اموال تمھارے حقیقت مین نہین ہین تمھارے بلکہ مالک اللہ کے ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اسکے ہو تصرف مین یا یہ معنے ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ ان لوگون کا کہ پہلے ہی تمسے تھے زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ انکے ہاتھ مین تھا پس دیکھنے والا ہی کہ کیونکر عمل کرتے ہو اور کسطرح تصرف کرتے ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتے ساتھ احوال گذرے ہوؤنکے اور تصرف کرتے ہوؤنکے اموال مین اور بچو دنیا سے یعنے زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے یعنے انکے مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہو اوپر جمع کرنے مال کے کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کے سے اور مراد امیر عامہ سے متغلب ہی کہ غالب ہوا ہی امور مسلمانون پر اور انکے شہرون پر اور عام لوگون نے اسکو امیر کیا اور پشتیبان اسکے ہوے بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و عقد کے کہ علما اور اراکین وقت ہین اور ابو سعید جو روئے کلام مذکور کر کر تو غرض انکی یہ تھی کہ ہمنے اولویت ترک ہوئی والا انھون نے بھی عمل کیا تھا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کے اپنے نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونے اور زمانہ ضعف ایمان کے پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے اپنے کے دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکھتے تھے اظہار حق کی نسبت اہل باطل کے مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کے تو ولے برحال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ویسا ہی جیسا ہی اب اور علماے عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہی کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹھے رہنے گھرون کا ہی اور قناعت کرنے کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنے مومن ماں باپ کے یہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کے مین پیدا ہوتا ہی یا اسلیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کے نسبت ایمان کی اسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٓہی کے اسکے حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنے کافر ماں باپ کے پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر ہو کوئی مانع بواعث گمراہی سے جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی والا بعضے انہین سے پیدا ہوتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے انہین سے پیدا ہوتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اسلیے کہ مقصود اس سے یہ ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اس سے کہ ذکر کیا گیا اجمالا ۱۲ ع ح (قَالَ وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعُ الْغَضَبِ سَرِیْعُ الْفَیْءِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءُ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءُ الْغَضَبِ سَرِیْعُ الْفَیْءِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعُ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّہٗ جَمْرَۃٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِہٖ وَحُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ مِنْکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا کَانَ لَہٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَّوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضے بنی آدم مین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب مین جلد جاتے رہنے مین یعنے تھوڑی سی چیز مین جلدی غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہی پس ایک دونون مین سے بدلی دوسرے کی ہی یعنے جلد آنا غصہ کا

خصلت بری ہی اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یہ شخص مستحق مدح کا ہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہی واسطے برابر ہونے دونون
حالتون کے اسمین پس نہ تو اسکے حق مین کہا جاویگا کہ یہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی انمین اور بعضا انمین سے وہ ہی کہ ہوتا غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین پس یہان
بھی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہی دوسرے کے یعنے اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچھا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بھی بین بین ہی اور بہترین تمھارے وہ ہین کہ دیر کر غصہ
آوے اور جلد جاتا رہے اور بد تمھارے وہ ہین کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرتؐ نے بچو تم غصہ کرنے سے اسلیے کہ وہ ایک آگ ہی روشن یعنے حرارت غریزیہ اور حدت
جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل بنی آدم کے یعنے غالب ہی اسپر وقت غلبہ غصہ کے کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکھتے تم
طرف پھولنے رگون گردن غصہ والے کے اور سرخی آنکھون اسکے کی یعنے یہ اثر حرارت اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پھولنے رگونکا ہوتا ہی جیسے کہ پایا جاتا ہی یہ وقت
حرارت طبیعت کی تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہی پس جو شخص کہ پاوے کچھ اسمین سے یعنے ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین
کے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے قرض کا یعنے احوال و اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ اچھا ہوتا ہی ادا کرنے مین یعنے جبکہ ہوتا ہی اسپر قرض
اور جبکہ ہوتا ہی قرض واسطے اسکے یعنے کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنے مین یعنے نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اسکے تقاضا کرنے مین اور تشدد کرتا ہی طلب کرنے مین پس
یہ شخص اسکے ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسرے کے اور بعضا انمین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی برا ادا کرنیوالا دین کا اور اگر ہوا اسکا
کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہی یعنے پس ادائے دین مین بد ہی اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسرے کے اور بہتر تمھارے
وہ ہین کہ جب ہوا انپر دین اچھی طرح ادا کرین اور اگر ہوا انکا کسی پر اچھی طرح طلب کرین اور بدترین تمھارے وہ لوگ ہین کہ جب ہوا انپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہوا انکا
کسی پر سختی کرین اسکے طلب کرنے مین آنحضرتؐ نے خطبہ مین یہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جسوقت ہوا آفتاب کھجور کے درختون کے سرون پر اور دیوارون کے کنارون
پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہی کہ نہین باقی رہا ہی زمان دنیا سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گذرا ہی اس سے مگر جیسے کہ باقی رہا ہی اسدن تمھارے سے بہ نسبت
اس زمانہ کے کہ گذرا ہی اس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع
کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہی دفع غضب مین ؛ ع (وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِھِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیون
مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب انکے ذاتون انکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف**
لفظ یعذر وا ساتھ پیش ی اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے صراح مین ہی کہ اعذار بہت با عیب و گناہ ہونا اور قاموس مین ہی اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور
حقیقت کلمہ کی یہ ہی کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اسکی کے ہی اور جب کسی کے گناہ اور عیب بہت ہوئے بیچ عذاب کرنے حق تعالے کے اسکو اور منع اور نہی کرنے
لوگون کی اسکو منکرات سے جاے عذر نہی پس اسنے بسبب کثرت گناہون اور عیوب کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونیکے بھی آتا ہی اور یہ معنے
بھی یہان درست آتے ہین یعنی ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کے اپنی طرف سے تاویل مین پڑے اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایت مین
یعذروا ساتھ زیر ی کے بھی آیا ہی عذر سے ساتھ زبر عین کے یعنے معذور رکھنا اور معنی اسکے یہ ہین کہ ہلاک ہونگے لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنیوالون
اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سے یعنے ملامت کرنے والے انکے معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تینون توجیہون
کا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کے ہی کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کے ٹھہرے ہون ؛ ع (وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَدِیِّ الْکِنْدِیِّ
قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًی لَّنَا اَنَّہٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْھِمْ وَھُمْ قَادِرُوْنَ
عَلٰٓی اَنْ یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْہُ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰہُ الْعَامَّۃَ وَالْخَاصَّۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہ کہا حدیث کی ہمکو

غلام آزاد ہمارے نے یہ کہ اُسنے سنا دادا میرے سے یعنے عمیرہ کندی سے کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون انکی کے یعنے اگر بعضے قوم مین سے گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہانتک کہ دیکھین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنے
کہ بعضون نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہون اسکے تغیر کرنے پر پس نہ تغیر کرین اسکو پس جب کرین اکثر اُسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کے
عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یعنے بعضون کو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثرون کو بسبب انکار کرنے اور منع
کرنے کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَہَتْہُمْ عُلَمَاءُ ہُمْ فَلَمْ یَنْتَہُوْا فَجَالَسُوْہُمْ فِیْ
مَجَالِسِہِمْ وَاٰکَلُوْہُمْ وَشَارَبُوْہُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَہُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی تَاْطُرُوْہُمْ اَطْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْہَوُنَّ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَہُمْ اور روایت
ہے عبد اللہ بن مسعود رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوے بنی اسرائیل گناہون مین یعنے زنا مین اور ہفتہ کے شکار کرنے مین اور سوا انکے مین
منع کیا انکو علما انکے نے یعنی اول پس نہ باز آئے وہ یعنے نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اُنکی علما نے انکے بیچ مجلسون انکی کے یعنے گنہگارون
کے اور ہم نوالہ وہم کاسہ ہوے انکے یعنے مداہنت کی اور آپسمین اختلاط رکھا پس خلط کیے خدا تعالی نے اور آپسمین ملائے دل بعضون انکے کے ساتھ بعضونکے پس لعنت کی اللہ تعالے
نے انکو یعنے بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تھے اور جو ساکت اور مصاحب رہتے تھے انکے اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ لعنت کرنی اُنکی بسبب گناہ کرنے اور
تجاوز کرنے اُنکے کے تھی حدون سے یعنے بسبب اسکے کہ کھینچا اُنھون نے گناہون کو طرف کفر کے ساتھ حلال جاننے اور مانند اُنکے کے اور بسبب راضی ہونے کے گناہون سے
اور بسبب اچھا جاننے گناہون کے کرنے والون انکے سے کہا ابن مسعود نے پس اُٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کیے ہوے یعنے پہلو پر یا پشت پر تکیہ
بیٹھے ہوے تھے پہلے اسکے پس تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہین نجات پاؤگے تم عذاب سے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری
اُسکے ہاتھ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے یون نہین ہے کہ جو گمان کرتے ہو تم یعنے نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو اُنسے بات اچھی اور منع کرو بری بات سے
اور پکڑو ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو اُسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اُسکو حق پر یعنے قبول حق پر روکنا یہ کار کروگے یا البتہ مار ڈالیگا اور خلط کریگا اللہ تعالی اول بعضون تمہارے
کے بعضون پر پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنے اُنکے کفر اور گناہون پر یعنے ایک امر ان دونون مین سے ہوئیوالا ہے قطعا ف جملہ ضرب اللہ الخ
کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رح نے تو یہی لکھا ہے جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہے کہ لفظ بعض مین ب سببیۃ کے لیے ہے یعنے سیاہ کیے اللہ نے دل انکے کہ نہین
گناہ کیا تھا اُنھون نے بسبب نحوست گناہگارون کے پس ہوگئے دل سبھون کے سخت اور دور قبول کرنے حق اور خیر اور لطف رحمت سے بسبب گناہون اور مخالطت
بعض اُنکی کے بعض سے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاہُہُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ہٰؤُلَاءِ
یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ہٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَہُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ) اور روایت ہے انس رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب معراج مین
کتنے ایک شخصون کو کہ کترے جاتے ہین ہونٹھ انکے آگ کی مقراضون سے کہا مین نے کہ کون ہین یہ اے جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشایخ ہین امت تیری
سے کہتے تھے لوگونکو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنی ذاتون کو یعنے آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگون کو حکم کرتے تھے عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین
اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتے تھے وہ چیز کہ نہین کرتے تھے اور پڑھتے تھے

کتاب اللہ اور نہین عمل کرتے تھے **ف** یہ سزا بسبب عمل کرنے اسکے کے ہوگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ الخ اور جیسے کہ فرمایا
آنحضرت نے وَیْلٌ لِّلْجَاہِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسے کہ وارد ہوا ہے حدیث مشہور مین اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ ح ع (وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ
یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اُتارا گیا خوان یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی
اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کرین یعنے ساتھ قصد کہانے بہتر کے یا اکثر کے غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کرین واسطے کل کے یعنے واسطے دن کے کہ پیچھے آوے خوان
کے اُترنے کے دن سے پس خیانت کی اُنھون نے اور ذخیرہ کیا اور اُٹھا رکہا کل کے لیے پس تبدیل کی گئین صورتین اُنکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ظاہرا
یہ ہے کہ بڈھے انمین کے بصورت بندرون کے ہوے اور جوان بصورت سورون کے ۲ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِہِمْ شَدَائِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاہَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ
وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ
کُلِّہٖ) روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچینگی امت میری کو اخیر زمانہ مین اُنکے پادشاہون سے بلائین
اور سختیان یعنے دین کی یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاویگا اس بلا سے یا اس پادشاہ سے کہ وہ بلا اس سے پہونچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین خدا کو یعنے بطریق
خلاصی پانیکا بیچ زمانہ اس سلطان مشابہ شیطان کے مگر وہ شخص کہ جمع کیا اسنے درمیان علم وعمل کے اور کمال اور تکمیل کے پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل اسکی
اصول وفروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنے کے اوپر اس چیز کے کہ مقتضی ہوا اسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنے اعلاء دین خدا کے ساتھ زبان اپنی کے
یعنے بطریق نصیحت وبیان کے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے اگر ہوا اسکو قدرت وقوت اور ساتھ دل اپنے کے یعنے دل سے برا جانا وقت عجز کے پس یہ شخص ہے کہ پہلے
پہونچا واسطے اسکے کمال ثواب اور نیکبختیان اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اسنے دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو
اور درست جانا دین اسکو یعنے جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے یہ مطلب ہوا ساتھ قرینہ مقابلہ کے چونکہ تصدیق کار دل کا ہے اور زبان ترجمان اُسکی ہے تعبیر
ان دو سے ساتھ تصدیق کے کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پھر بیان کیا حال وصفت
اس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہے یہ اس شخص کو کہ کام نیک کرتا ہے دوست رکھتا ہے اسکو بنا بر اُسکے اور اگر دیکھتا ہے اس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے
اسکو بنا بر اُسکے پس یہ شخص نجات پاتا ہے بنا بر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنے دین اللہ تعالے کا پہچانا اور سخت ہوا
دین خدا مین پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کے ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ
کا اُن نے پہچانا اور سکوت کیا یعنے کوشش کی اُسمین مگر بقدر ایمان اپنے کے کہ مکروہ رکھنا دل سے ہے اور یہی مراد ہے حدیث مین فذلک اضعف الایمان پس یہ تینون قسمین
مردون عارف اور پہچاننے والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنے متوسط اور تیسرا ظالم جیسے کہ آیہ کریمہ مین ہے فَمِنْہُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَ
مِنْہُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْہُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ تیسرے کو بسبب یا وتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو اور اول کو سابق اور یہ تینون برگزیدہ درگاہ کے جیسے کہ
اول آیت مین فرمایا ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْہُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہے سابقہ کہتے ہین ہر خصلت فاضلہ یعنے بہتر کو
بولتے ہین کہ فلانے کو سابقہ ہے اس امر مین یعنے سبقت لے گیا ہے لوگون پر اس کار مین پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل
کرنے سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت وعبادت مین اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے وَالسَّابِقُوْنَ
السَّابِقُوْنَ یعنے جمع کرنیوالے درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور درجات علم وعمل کے اور تعلیم کے اُولٰئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہ لوگ مقرب خدا ہین ۳ ح ع (وَعَنْ

جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ
طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عزوجل
نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ الٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو یعنے فلانے شہر کو کہ صفت اسکی ایسی ہی مع اہل اسکے کے پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق
ان لوگون مین بندہ تیرا ہی فلانا کہ نہین گناہ کیا اسنے تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الٹ اس بستی کو اسپر اور انپر اسلیے کہ منہ اس بندہ کا نہین
متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کے ایک ساعت ہرگز ف حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالے گناہ کے ایک ساعت
کبھی اور اسمین فرا حی ہی کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُ الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ مَالَکَ اِذْ رَاَیْتَ الْمُنْکَرَ فَلَمْ تُنْکِرْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُلَقّٰی حُجَّتَہٗ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُکَ
رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچھیگا بندہ سے دن
قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب دیکھا تونے ایک امر خلاف شرع کو پس نہ انکار کیا تونے اسپر یعنے تغیر نکیا تونے اسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے پس سکھایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنے عذر بیچ ترک کرنے انکار کے جبکہ ارادہ کریگا اللہ اسکے نجات دینے کا پس کہیگا ای رب میرے ڈرا مین لوگون سے
یعنے بدون کی تعدی سے پس نہ تغیر کر سکا زبان اور ہاتھ سے اور امید رکھتا تھا مین تیرے عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف
اسمین اقرار ہی اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی نے احتمال ہی یہ کہ ہو یہ اس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کے دبدبہ اور غلبہ سے اور نہ
قدرت رکھتا ہو اسکے دفع کرنے کی اپنے نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون کے نکر سکے تو جائز
ہی اور امید عفو کی ہی اسمین کذا ذکرہ الطیبی والشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع مین پس نہین عتاب کیا جاویگا اسپر اور نہین محتاج ہی سکھانے
حجت کا یہ اسکے حق مین ہی کہ قصور کیا اسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اسکو اللہ یہ معذرت ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان
محمدؐ کی اسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے یعنے بصورت آدمیون کے مانند اور تمام اعمال کے کھڑے کیے جاوینگے واسطے لوگون کے یعنے
انکے کہ کیا ہی انکو دن قیامت کے پس اپر مشروع بشارت یعنے خوشخبری دیگا اپنے یارون کو یعنے اپنے عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا انکو بھلائی کا اور اپر خلاف شرع
پس کہیگا یعنے اپنے یارونکو دور ہو مجھسے اور نہین طاقت رکھینگے واسطے اسکے یعنے اس سے جدا ہونے کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنے جدا اس سے نہین ہو سکنے کے یعنے عذاب جو اسپر مترتب ہی اس سے الگ نہین ہو سکنے کے اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگے اچھی صورتون مین اور خراب
قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اسکے اور لفظ تنصبان ساتھ صیغہ مونث کے ہی اور پر بنا مجہول کے اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مذکر کے
اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ ت خلیقۃ مین تانیث کے لیے نہین بلکہ مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع مین مخلوقات سے کہ ظاہر ہونگے لوگون کے لیے ۱۲ ع

کِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہی رقاق کا ف رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی نرم کے یعنے اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ انکے سننے سے دل مین نرمی
پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت ان سے حاصل ہوتی ہی ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کھائے ہوئے ہین ان مین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے ان دو نعمتون مین بہت لوگ

ٹوٹے مین پڑے ہین کہ قدر انکی نہین جانتے اور مفت ہاتھ سے دیتے ہین اور بیچ معاملہ انکے کے نفس سے فریب کھاتے ہین جیسے کہ بیچ معاملہ بیع وشرا کے کوئی فریب کھاتا ہو اور متاع کو مفت ہاتھ سے دیتا ہو اور زیان زدہ ہوتا ہو وہ نعمتین ہین صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا شواغل سے اور مشوشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنے کار آخرت نہین کرتے انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جسوقت کہ بیمار ہون اور ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کے گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسے کہ کہا ہو علما نے النعمۃ اذا فقدت عرفت شرح معنے اسکے یہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے انمین ایسے اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگے انکے آخرت مین اور نادم ہونگے اوپر ضایع کرنے عمرون اپنی کے وقت جاتے رہنے انکے کے اور نہین نفع دیگی انکو ندامت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وذلک یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اس ساعت پر کہ گذرے اوپر اس حال مین کہ نہین یاد کیا انھون نے اللہ کو اسمین شرع (وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو مستورد بیٹے شداد کے سے کہ کہا انھنے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہو خدا کی نہین ہو مثال دنیا کی یعنے اسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کے یعنے نعمتون اور ایام اسکے کی مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے کے انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کے پھرتی ہو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے کس قدر پانی اسمین لگ آتا ہو دریا مین سے کچھ نہین لگتا سواے رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہو بہ نسبت آخرت کے اور یہ بھی تمثیل ہو واسطے سمجھانے لوگون کے والا متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہو باوجود قلت وحقارت کے کچھ نسبت رکھتا ہو دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی شرح حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہوا اور نہ اسکی تکالیف وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہو ایکبار دن احزاب کے اور ایکبار حجۃ الوداع مین پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہو اور دنیا ایک ساعت ہو پس صرف کرے اسکو طاعت مین شرع (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ فَقَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ہٰذَا لَہٗ بِدِرْہَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَلدُّنْیَا اَہْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ہٰذَا عَلَیْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے یا کان کٹے مرے ہوئے پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہو کہ یہ ہو واسطے اسکے بدلے ایک درہم کے یعنے کوئی ہو تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہو خدا کی البتہ دنیا یعنے ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہو نزدیک خدا کے اس بکری کے بچہ سے نزدیک تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہو دنیا سے اور رغبت دلانی ہو عقبے مین اسلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اس چیز کے کہ روایت کیا ہو اسکو بیہقی نے حسن سے طریق ارسال کے جیسے کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہ ہو کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دینوی مین ہوتا ہو اسکے اعمال مین دخل غرض فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہو اسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہو بعضون عارفون نے صاحبون یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکینگے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکینگے اسکو تمام مفسد شرع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہو مومن کا اور بہشت ہو کافر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے دنیا مشابہ قیدخانہ کے ہو مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہو اسمین اور منہیات سے اپنے تئین بچاتا ہو اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہو یا تنگ ہو میدان دنیا اور سکونت اسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہو کہ اس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہو کافر کے کہ مبتلا لذتون اور شہوات کے اسمین مشغول ہو اور نہین چاہتا اس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہو کہ دنیا مانند قیدخانہ کے ہو مومن کے لیے بہ نسبت ان ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اسکے لیے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہو کافرون کے لیے مقابلہ مین اُس عذاب دردناک کے کہ تیار کیا گیا ہو اسکے لیے آخرت مین

یعنے مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین رہے بہ نسبت کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت و شدت دیکھے دنیا مین بہرحال اسکا اس سے ہوگا۔
ح مشہور ہو کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمھارے نانا صاحب نے جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر یہ کیونکر صادق آوے بہ نسبت
میرے اور تمھارے تم گھوڑے پر چلے جاتے ہو اور چین مین رہتے ہو اور مین بیمار اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول
بعض کے نقل کیا گیا۔ مولف (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ
وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہین ضایع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہو یعنے مومن تمام بھلائیان بسبب اس نیکی کے دنیا مین یعنے دفع بلا اور فراخی رزق کی
وغیر ذلک نعمتین اور بدلا دیا جاویگا بسبب اسکے آخرت مین اور کافر پس کھلایا جاتا ہو یعنے دیا جاتا دنیا مین بسبب نیکیون کے کہ کین ہین واسطے اللہ کے یعنے کھلانا فقیر
کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکے کے یہانتک کہ جب پہونچیگا طرف آخرت کے نہوگی اُسکے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے مومن
جب نیکی کرتا ہو تو اسکو آخرت مین جزا اور ثواب اسکا پورا ملتا ہو اور دنیا مین بھی اسکا بدلا ملتا ہو کہ فراخی ہوتی ہو رزق مین اور حاصل ہوتی ہو خوش گذرانی اور فراخ خاطر
اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سے اور کافر جب نیکی کرتا ہو خدا کے لیے تو بدلہ اسکا تمام دنیا ہی مین پاتا ہو اور آخرت مین اسکا بدلہ نہین دیکھتا اور اسپر ثواب نہین
پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہ ہو جو وارد ہوا ہو اور حدیث مین کہ مومن کو بدلہ دیا جاتا ہو برائیون کا دنیا مین ساتھ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کے یہانتک کہ جب
پہونچیگا آخرت مین نہین ہوگی اسکے لیے برائی کہ عذاب دیا جاوے اسپر اور مؤید ہو اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہو احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت
من یعمل سوءا یجز بہ کہا ابوبکر نے کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکے یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا
نہین رنج اٹھاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہو تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا انھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا اس چیز سے ہو کہ بدلا اور سزا دیے جاتے ہو تم ساتھ
اسکے اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہو کہ مصیبتین اور جزا ہین دنیا مین۔ ح ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ
بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھانکی گئی
ہو آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کے اور ڈھانکی گئی ہو جنت ساتھ سختیون اور مشقتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حفت کا
ہو بمعنی گھیرے جانے کے بدلے حجبت کے ف یعنی جب بیچ مداومت کرنیکے طاعت و عبادات پر اور بیچ صبر کرنیکے شہوات اور لذتون سے سختی دیکھین اور مشقت
کھینچین بہشت کو پہونچین گے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہووے جب پردہ تک پہونچین اور اسکو درمیان سے اٹھادین وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون
کے ہو اول مشقتون کو پہونچین اور انمین درآوین اور انکو کرین پس اُنسے گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسی طرح شہوات یعنے خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات
کو پہونچین اور انکے مرتکب ہون دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند انکے کے و الا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب
درآنے آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہو مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہو اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنے علم پردہ ہو درمیان
بندہ اور خدا کے جب علم کو پہونچین اور اسمین درآوین معرفت خدا کو پہونچینگے فافہم۔ ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ
وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ
فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک ہوا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنے جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مال کو اپنے معبود حقیقی کی رضا
پر اسطرح کہ لیتا ہو اسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین صرف کرتا اسکو اسکے مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہو کیسا ہی ہوا و جمع کرتا ہو اسکو اور بخل کرتا ہو ساتھ اسکے

حقوق مین اور دو ہتدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہو زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اور نشان بندہ ہونے زر اور کپڑے کا یہ ہو کہ اگر دیا جاوے زر اور کپڑا خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو یعنے طمع اسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کے اور حرص اسکی اسکے جمع کرنے مین ہو اگر دین راضی ہو اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہو کہ مراد دنیا اور نہ دنیا حق تعالے کا راضی ہونا اور غضب ہونا اس سے ہو پھر مکرر دعا بد کی تاکید کے لیے ہلاک ہوجیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہوجیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگے اسکے پانون مین پس نہ نکالا جائیو یعنے جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ انکے مقابلہ مین ذکر کرین طالبان دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھ جہاد کے اللہ تعالے کی راہ مین اور بے رغبت ہین دنیا اور زینت اسکی سے اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرونمین خوار و ذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوشحالی ہوجیو واسطے اس بندے کے کہ پکڑے ہوئے کھڑا ہو باگ گھوڑے اپنے کی واسطے جہاد کے راہ خدا مین پراگندہ ہین بال سر اسکے کے گرد آلود ہین پانون اسکے اگر ہو بیچ نگہبانی لشکر کے یعنے اگر اسکو آگے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے مقرر کیا ہو تو ہوتا ہو بیچ نگہبانی کامل کے یعنے نہ غافل ہوتا ہو نہ سوتا ہو بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہو اور اگر ہوتا ہو پیچھے کے لشکر مین یعنے مقرر کرتے ہین اسکو پیچھے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے رہتا ہو پیچھے کے لشکر مین یعنے وہ تابع اور فرمانبردار سلمانون کا ہو جو کچھ کہتے ہین کرتا ہو اور جہان رکھتے ہین رہتا ہو تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہو اذن لوگون کی مجلسون مین آنیکا نہین اذن دیا جاتا یعنے بسبب نہونے مال و جاہ کے اور اگر سفارش کرتا ہو کسی کی قبول نہین کیجاتی اسکی سفارش یعنے بسبب خوار و بیقدر ہونے اسکے کے لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نے ف بندہ دینار کا الخ یہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہو اسباب دنیا مین اور اگر مال اسکے ملک مین ہو اور اسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتے ہین بسبب انکے تمام مقاصد نفس و شیطان کے اور لفظ خمیصہ ساتھ زبر خ کے اوپر وزن سفینہ کے چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہو خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکے چارون طرف خط ہوتے ہین اور خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکے پہننے مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہو اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہو اسکی طرف اور نہین طاقت رکھتے اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے اسکے ہوتے ہین اور نقش اور انتقاش کے معنے ہین کانٹا پانون سے نکالنا یعنے جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانون سے نکالنا ادنے مرتبہ مدد کرنیکا ہو نفی کی اسکی اس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے کیا ہو یعنے والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینے کے قبح حال اس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت اور خواری انکی سے دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہو جیسے کہ نہین پوشیدہ ہو یہ وجہ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیْہِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْہُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اِسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ شَھِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمہارے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہو کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنے حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہو پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنے بانتظار وحی کے دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اتاری جاتی ہو وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہو وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اسکی یعنے اور اچھا جانا اسکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہو کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنے رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی کے سے ہو اور اس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین اگاتی مگر جو

کہ چیز ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اس چیز سے کہ اُگاتی ہی بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی
جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہی یعنے اگر مرا نہین قریب ہو پہنچتا ہی یعنے ہلاک کے مگر کھانیوالا جانور گھانس سبز کا اسطرح کہ کھائی گھانس یہانتک کہ تن گئین کوکھیں
اسکی بیٹھا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہی جانور کی کہ جب بدہضمی سے پیٹ اسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی
اور جو کچھ اسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلتا ہی جیسے کہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنے پس اپھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھر اطرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا
سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے مال کو ساتھ حق اسکے کے
یعنے بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اُسکو بیچ حق اسکے کے یعنے مصرف اسکے کے کہ واجب ہی یا مستحب پس اچھا مدد کرنیوالا ہی وہ مال یعنے دین پر اور جو کوئی کہ لیوے
اسکو بغیر حق اسکے کے ہوتا ہی مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اسپر یعنے اسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اسکی شیرین اور سبز ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنے یہ ہین کہ ڈرتا ہون
تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمھارے کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھے گی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور
اور محبت مال وجاہ کے اور ان چیزون کے کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان تیار کرنے موت کے سے اور پھر الخ
یعنے کھاتا ہی اور بدہضمی کرتا ہی اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہی اور پھر کھاتا ہی اور یہ تمثیل ہی حال اس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کے
ہو پہنچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب
ہدایت کے متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف
حال اُس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی نہ پائی اور ساتھ قیاس ان دونون قسمین ذکر کی گئی کے ایک اور
قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بے رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنے میانہ رو اور تیسرا سابق
یعنے سبقت لیجانے والا بھلائیون کے کرنے مین ایک سابق نے اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے مقتصد نے آلودہ کیا و لیکن دھو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتھ
آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور بغیر
حق اسکے کے یعنے بغیر احتیاج کے طرف اسکے اور جمع کیا اُسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کے اور مانند اسکے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنے بسبب غلبہ
حرص کے مانند اس شخص کے ہی کہ اسکو جوع البقر ہوا اور مانند اس بیمار کے کہ اسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس
کی اور بہت پیٹ پھولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رح نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اسکا جائز ہی لینا اسکا و الا نہین جائز پس لوگون
نے کہا کہ منتر اسکا کیا ہی کہا انھون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اسکو اور کس جگہ مین خرچ کرتا ہی اُسکو ۸ ح ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا
اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنے اسلیے کہ اسمین سلامتی غالب ہی
اور وہ انفع ہی تمھارے لیے و لیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاویگی تمپر دنیا یعنے پس کروگے تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہوؤگے ساتھ انواع بلا کے
جیسے فراخ کی گئی ان لوگون پر کہ تھے پہلے تمسے یعنے پس ہلاک ہوے وہ بسبب نہ رحم کرنے کے فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگے تم دنیا مین
یعنے اختیار کروگے اسکو تم اور رغبت کروگے اسمین نہایت جیسے کہ رغبت کی لوگون نے اسمین اور ہلاک کریگی تمکو جیسے ہلاک کیا انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف سبب خوف کا فراخی دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنے اُسکے کی ہی کہ موجب ہلاک کی

آخرت میں ہو یا واقع ہو بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل وقتال کی پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سے یہ ہی کہ نہوں اسکے پاس تمام وہ چیزیں کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سرکشی اور غافل ہونے کی عبادت رحمان سے ﴿ح ع﴾ (وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت میں بجاے لفظ قوت کے لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد آل محمد سے ذریت اور اہلبیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کے اور قوت اسقدر کھانے پینے کو کہتے ہیں کہ جو نگاہ رکھے بدن کو اور قیام بدن ہو اس سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ جان بچا رکھے اور کفایت کرے رزق سے اور کفاف ساتھ زبر کاف کے وہ ہی کہ باز رکھے اوسے پرواکرے سوال سے اور بعضوں نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنے ہیں اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہی اسکا کہ اکتفا ساتھ ادنے معیشت کے اولے ہی اور قبول کی اللہ تعالے نے دعا حضرت کی بیچ حق انکے کہ چاہا ان لوگوں میں سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنے انکے کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانوں اور احوال کے ایک تو ہی کہ عادت ساتھ قلیل کھانے کے ہی جیسے کہ دو تین روز یا زیادہ اس سے بھوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز میں دو تین بار کھاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہیں رکھتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کے تھوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت میں زیادہ اس سے طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہیں ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہوں اور اس حدیث میں تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنے زیادتی کے مشقت نہ اٹھاویں اور مقدار قوت وکفاف پر کفایت کریں اور حد اعتدال سے تجاوز نکریں اور لکھا ہی علما نے کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بھلائیوں اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ﴿ع ح﴾ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا وقدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اسکو یعنے حلال بقدر کفایت کے یعنے اسقدر کہ کفایت کرے امر دنیا میں اور باز رکھے اسکو ماسوے اللہ سے اور قانع کیا اسکو خدا تعالے نے ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہی اسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَا لَہٗ مِنْ مَالِہٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَہُوَ ذَاہِبٌ وَتَارِکُہٗ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنے فخر کرتا ہی بسبب الگ ہونے مال کے اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنے اسکے کے اور نہیں جانتا وبال اسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اسکے ہی مال اسکے سے تین چیزیں ہیں یعنے جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اسکے لیے اسکے مال میں سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت ان میں سے حقیقۃ اور باقی ہی اور منفعت دو صورت میں ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونے والی ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنے پھر اتار ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنے عقبے کے لیے اور وہ چیز کہ سواے اسکے ہی یعنے ذکر کی گئی کے قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد اور جواہر اور مانند انکے کے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اسنے اور چھوڑ جانیوالا ہی اسکو واسطے لوگوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف ذخیرہ کیا اشارہ اس میں طرف اسکے ہی کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہ ہی کہ بخشے اور اللہ دے فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطے روز حاجت کے قیامت میں ﴿ح﴾ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دو چیزیں یعنے اپنے مکان کو اور چھوڑ آتی ہیں اسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اسکے ایک چیز ساتھ جاتے ہیں اسکے اہل اسکے یعنے مانند اولاد اور اقارب اور یار و جان پہچان اسکے کے اور مال اسکا یعنے مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکے کے اور عمل اسکے یعنے اچھے اور برے پس پھر آتے ہیں اہل ومال اسکے اور

ساتھ رہتے ہین اُسکے عمل اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کچھ مترتب ہوتا ہی اُسپر ثواب وعذاب سے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ٭ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ سے کون ہی تم مین سے کہ مال وارث اُسکے کا بہت پیارا ہو طرف اُسکے مال اپنے سے یعنے کون ہی کہ دوست رکھے یہ کہ اُسکے لیے مال نہو اور اُسکے وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سے مگر مال اسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اسکے مال وارث اسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگے بھیجا یعنے اللہ دیا فقرا کو اور مال اُسکے وارث کا وہ ہی کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے ف پس اگر چاہتا ہی کہ اسکے لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نہ چھوڑے اور چونکہ آگے نہین بھیجا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنے مال سے اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کے اور وصیت کرنے کے واسطے فقرا کے کہ اکثر اسکا تہائی ہی واسطے وارثون کے چھوڑ جاوے تو افضل ہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنے وارثون کو توانگر چھوڑے تو بہتر ہی اس سے کہ بھیک مانگنے کے لیے لوگون کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھرین ٭ ح (وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی مطرف تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ پڑھتے تھے الہٰکم التکاثر یعنے باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کے سے آپس کے فخر کرنے نے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کے کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنے بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطے تیرے اے بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے مگر وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فنا کی تو نے اور پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا اللہ دی تو نے پس گذاری تو نے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تونگری ہی بہت مال ومتاع سے ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ساتھ قناعت اور بے پروائی اور عالی ہمتی اور بچنے کے سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل متعلق ہی ساتھ جمع کرنے مال کے اور حریص ہی اوپر طلب زیادتی کے فقیر ومحتاج ہی اگرچہ مال رکھے اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سے غنی ہی اگرچہ مال نہ رکھے جیسے کہ کہا گیا ہی توانگری بدلست نہ بمال وبزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اسکے محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنے بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے بیت توانگری نہ بمال ست نزد اہل کمال ٭ کہ مال تا لب گور ست بعد ازان اعمال ٭ کما قال بعض ارباب کمال نے ٭ نظم رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ٭ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ٭ فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ٭ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ ٭ اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار وفجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ٭ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہی کہ سیکھے مجھسے یہ احکام کہ آگے کہتا ہون مین بعد ازان عمل کرے ساتھ اُنکے یا سکھا دے اُس شخص کو کہ عمل کرے اُنپر کہا مین نے کہ سیکھتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنے جیسے کہ عادت ہی کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ لیتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنے بیچ بیان ان کلمات کے بیچ تو ان چیزون سے

کہ حرام کی ہین شارع نے اگر بچے گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتھ اس چیز کے کہ قسمت کی ہے اللہ تعالے نے تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت
حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگونکا یعنے جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی تب بے نیاز ہوا اور معنے تونگری کے یہی ہین
اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنے اگرچہ برائی کرے وہ تجھسے ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگون کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنے نفس کے لیے
یعنے خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اُسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہے اگر عمل کیا اُسپر فہو المراد
وگرنہ بسبب تعلیم اورون کے اور ہدایت کرنے انکے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور محارم شامل ہے
تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگون کا اسلیے کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ
کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہین اصول کو اور قیام کرتے ہین ساتھ فضیلتون کے پس بعض اوقات ہوتی ہے
ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہے انکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش کرتا ہے طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہے ایک زکوۃ
یا حقوق لوگون کے اور کھلاتا ہے فقرا کو اور بناتا ہے مسجدین اور مدرسے اور مانند انکے کے اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سید ابوالحسن شاذلی رح سے
حال کیمیا سے پس کہا انھون نے کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجکو غیر اس چیز کے کہ قسمت مین کیا ہے تیرے
اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نے کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہونچنے کا
تو اسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب مین اور بسبب کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اُسکے تا کہ راضی ہو وے
تجھسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنے مثل اُس چیز کے کہ دوست رکھے تو اُسکو اپنے لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے
اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند انکے کے اور بہت نہ ہنس یعنے ہوئیگا تو خوش دل اور زندہ ذکر رب سے ۱۲ ع رح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنے خوب فارغ کر اپنے دل کو
واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا مین سینہ تیرا بے پروائی سے یعنے بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر مولی سے
اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنے فارغ نہ ہوئے تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار بیچ مہمات اور مشاغل دنیا
اور نفس کے رہے تو بھر دونگا مین ہاتھ تیرا یعنے اعضا تیرے طرح طرح کے شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف یعنے بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونے کے واسطے عبادت کے آسایش
بھی ہے اور غنا بھی اور حاصل یہ کہ رنج مین ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہین پہونچیگا تو مال کو مگر اُسقدر کہ مقدر کیا گیا
ہے تیرے لیے ازل مین اور محروم رہیگا تو غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے ۱۲ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا اُسنے ذکر کیا گیا ایک
شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت کرنیکے اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنے طاعت مین باوجود کم بچنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنے حضرت
کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ
پرہیزگاری کے اگرچہ اُسقدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنے کے تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعہ کی اور مراد ورع سے

یعنے بچنا حرام چیزون سے پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہی بجا لانے عبادتون واجبہ کو ۱۲ ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ
يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا) اور
روایت ہی عمروؓ بیٹے میمون اودی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت
گن پانچ چیزون کو یعنے پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلے پانچ عوارض کے کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنے اس زمانہ کو کہ قوی ہی عبادات
پر پہلے بڑھاپے اپنے کے یعنے اور ضعیف ہونے کے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنے اگرچہ بڑھاپے مین ہو پہلے بیماری اپنے کے کہ صحت نعمت عظیم ہی
بعد ایمان کے اور غنیمت گن توانگری کو پہلے فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل اور مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے اُنمین اور
غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کے یعنے بڑھاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنیوالے ہین جب تک کہ نہین پہونچتے ہین وقت کو غنیمت جان ف
غنیمت اصل مین اُس مال کو کہتے ہین کہ کافرون کے لڑنے سے ہاتھ لگے اور بمعنے پانے مقصود بے مشقت کے بھی آتا ہی اور اغتنم اغتنام سے ہی بمعنے لینے غنیمت کے
اور تونگری اپنی کو یعنے قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخرویہ پر بیچ مطلق احوال کے اور پہلے فقر اپنے کے یعنے مفقود کرنے تیرے کے اسکو زندگانی
مین یا بعد مرنے کے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا
مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمھارا مگر توانگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امر و نہی سے باہر ڈالنے والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہی طاعت
حق کو یعنے بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی بدن کی یعنے بسبب سختی اپنی کے
یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اسکے یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑھاپے کا کہ کھونے عقل و بیجواس اور بیہودہ گو کرتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان
آنیوالی ہی اور ہلاک کرنیوالی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت استبراء کی نہ رہے یا انتظار نہین لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بدغائب ہی کہ
انتظار کیا جاتا ہی اُسکا اور حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
ف حاصل معنے حدیث کے یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنے حالت فقر مین کہ
آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا مین
کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلا دے اور اسی طرح معنی اور جملون کے
سمجھے ۱۲ ح نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہی بطور توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کے یعنے کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس تمنے اگر عبادت
کی اُسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کروگے اسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمھارا نہین انتظار کرتا مگر توانگری کا
الخ ۱۲ ح ع (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی اسی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی
درگاہ رحمت سے یعنے اسی سبب کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالے سے اور راندی گئی ہے ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنے وہ چیزین کہ غافل کرین
ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی خدا اسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دوست رکھتا ہی
اسکو یعنے طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے یا ما والاہ کے معنے یہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہی ذکر کے قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال
صالحہ سے یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اسکی سے ہی قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عز اسمہ کی سے اور والاہ وجہ اول پر ولی سے ہی بمعنی قرب

اور وجہ ثانی پر دلی سے ہی بمعنی قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کے موالات سے ہی بمعنے تبعیت کے اور یہ اس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کے ہو عزاسمہ جیسے کہ متعارف ہی
اور اگر مراد ساتھ اسکے ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کے کریں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار ان معنے کے سب داخل ذکر کے ہونگی اور مراد ساتھ ما والاہ کے
اسباب اور آلات ہونگے کہ باعث ذکر کے اور مدد کرنے والے اسپر ہیں قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کے سے اور ذکر کرنا عالم او متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سے ہوگا
(وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)
اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اسمیں سے گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنے چیز بھی نہ ملتی اس لیے کہ عدو اللہ کے ہیں اور عدو
کو نہیں دیجاتی وہ چیز کہ اسکی قدر ہو دینے والے کے نزدیک پس اسکی حقارت ہی کا سبب ہی کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنے دوستون کو نہیں دیتا جیسے کہ اشارہ کیا آگے
حدیث میں ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اسکی ذلت ہی کا سبب ہی اللہ تعالی کے نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے
ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنے اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوینگے لوگ جماعۃ واحد یعنے کفر پر تو کرتے ہم واسطے انکے کہ کافر ہوے ہیں واسطے گھرون انکے کے
چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نے وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ۔ع (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا
الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب
رغبت کی دنیا میں نہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم ی کے صنعت اور تجارت او باغ اور زراعت اور گاؤن
اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونے سے انمیں اور مانند انکے میں کہ جو مانع ہوں عبادت مولے سے اور متوجہ ہونے سے طرف امور عقبی کے ۔ع اسلیے کہ ان چیزون
کے اختیار کرنے میں حرص اور طلب کرنے زیادہ کے پیدا ہوتی ہی اور یہ اسکے حق میں ہی کہ گرفتار ہونا اسباب میں اسکو مانع حضور سبب سے ہو اور اوپر حقوق سے باز رکھے
اور اگر ایسا نہو تو منع نہیں اور ان دونون معنون کو آیہ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی معنے اسکے یہ کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکھتی انکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا
سے یعنے بیع اور تجارت نہیں رکھتے مانع ہو یا یہ مراد ہو کہ ہو نا انکا ذکر سے باز نہیں رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالے کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر ہی
سے کثرت مال وجاہست زرع و تجارت چو دل باخدا ایست خلوت نشینی ۔ح (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ
ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا اپنی کو یعنے ایسا دوست رکھتا کہ غالب ہو حب مولے پر نقصان پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنے ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت میں اسلیے کہ
مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اسکا دنیا میں پس نہیں ہوتی اسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولے کے اور وہ شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی
دنیا اپنی کو یعنے بسبب نہ متوجہ ہونے اسکے کے امر دنیا میں بسبب مشغول ہونے اسکے کے امر آخرت میں اور مہمات اسکے میں پس جب جانا تمنے کہ دوستی
دنیا اور آخرت کی آپس میں جمع نہیں ہوتی تو پس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہی یعنے آخرت کو اوپر اس چیز کے کہ فانی ہی یعنے دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں ف علامت اختیار کرنے عقبے کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہی کہ مستعد رہے موت کے لیے پہلے آنے اسکے کے ۔ع (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرہم رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت
کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جو کوئی گرفتار انکی محبت کا ہو اور بسبب انکی بندگی کے خدا سے دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن
سے معنے ہیں ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۔ح (وعن کعب بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا
من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کے سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اسکے باپ نے کہ فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنے والے بکریوں کو حرص کرنے شخص کے سے
مال وجاہ پر واسطے دین اسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف لفظ لہ بیتہ متعلق ہے افسد کا اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کے مال وجاہ پر بہت خراب کرنی ہے
اسکے دین کو کہ مشابہ ہے بکری کے بسبب ضعف اسکے کے مقابلہ مین حرص کے بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیوں بھوکون کے ریوڑ بکریوں کو یعنے وہ بھیڑیے ریوڑ کو
ایسا خراب نہین کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور سند حدیث مین جو ہے عن ابیہ تو ہے اسی طرح مشکوۃ کے نسخون مین لیکن یہ سبب سہو وخطا کے ہے اور صواب
یہ کہ یہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتھ شرف اسلام کے مشرف نہین ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور
مشکوۃ کے بعضے نسخون مین بھی اسی طرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعب بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہے ان تین تنون مین سے کہ پیچھے
رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے ش ع ح (وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَۃٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْھَا اِلَّا نَفَقَتَہٗ فِیْ ھٰذَا التُّرَابِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے خباب سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نہ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنے مصارف معیشت
اپنے مین مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اسمین مگر خرچ کرنا اسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے گھر کے بنانے مین کہ اسمین اجر وثواب نہین ہوتا اور
یہ بیچ غیر صورت ضرورت واحتیاج کے اور بنانے مکانون خیر کے ہے والا بنانا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان خیر کے مانند مساجد اور مدارس
اور مانند انکے کے بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہے ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَۃُ کُلُّھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہے یعنے ثواب رکھتا ہے اگر بہ نیت تقرب کے کرے
مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے یعنے اگر زائد ہو حاجت سے پس نہین ہے نیکی اور ثواب اس مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف واسطے واقع
ہونے اسراف کے اور اللہ نہین دوست رکھتا اسراف کو اور سوائے اسکے جو خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب کے اسمین اسراف نہین ہے اسلیے کہ وہ قبیلہ کھلانے اور انعام
کے سے ہے اور یہ دونون چیزین برابر ہین کہ واقع ہون مستحق پر یا غیر مستحق پر ش ع (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً مُشْرِفَۃً فَقَالَ
مَا ھٰذِہٖ قَالَ اَصْحَابُہٗ ھٰذِہٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ صَنَعَ ذٰلِکَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ
فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکَا ذٰلِکَ اِلَی اَصْحَابِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَکَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِہٖ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا
بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَھَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّۃُ قَالُوْا شَکَا اِلَیْنَا صَاحِبُھَا اِعْرَاضَکَ فَاَخْبَرْنَاہُ فَھَدَمَھَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ کُلَّ بِنَاءٍ
وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا یَعْنِیْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اس حال مین کہ ہم جماعت
اصحاب کی ساتھ آنحضرت کے تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار مین سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق انکار وتحقیر
کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنے یہ عمارت بڑی ہے اسکو کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت کے صحابی نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہے پس سکوت فرمایا
حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت کے اور غضب کے اپنے دل مین یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اسنے حضرت پر لوگون مین
پس منھ پھیر لیا حضرت نے اس سے جواب اسکے سلام کا نہ دیا اور منھ پھیر لیا التفات نہ کیا اسکی طرف واسطے ادب دینے اسکے کے اور تنبیہ کرنے غیر اسکے کے کیا اسنے
یہ فعل کئی بار یعنے وہ شخص سلام کرتا تھا اور آنحضرت منھ پھیر لیتے تھے اور جواب اسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرت
کے اور رو سے مبارک پھیرنا اس سے پس شکایت کی اس شخص نے اسکی حضرت کے یارون سے یعنے خاص یارون سے کہ ہمنشین ومصاحب تھے اور کہا اس شخص نے
قسم ہے خدا کی مین ناآشنا دیکھتا ہون اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا مین نے سبب اسکا
کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اسکو پس پھر اوہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہان تک کہ برابر کر دیا اسکو ساتھ زمین کے

پس نکلے آنحضرت ایک روز پس نہ دیکھا اُس گنبد کو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہمارے مالک اُسکے نے آپکے منہ پھیرنے کی اُس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اُسکو یعنے اسکی کہ خفگی آپ کی بسبب بنانے گنبد کے ہے پس گرا دیا اُسنے اُسکو پس فرمایا حضرت نے یعنے بیچ سبب مکروہ جاننے اُس عمارت کے آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت مین اوپر مالک اسکے کے الا ما لا الا ما لا یعنے مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اس سے اور ضروری ہے اسقدر معاف ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف معنے حدیث کے یہ ہین کہ جو عمارت کہ بنا دے اسکو مالک اُسکا پس وہ وبال ہے یعنے عذاب ہے آخرت مین اور وبال اصل مین بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور چین کے لیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کے کہ یہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کے لیے قسم قوت اور لباس اور مکان بیٹھنے کے سے روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ تمام بنا وبال ہے اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعاً کہ کل بنیان یعنے عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کے یعنے تھوڑی سی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اسپر ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ ابْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ) اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ رضی سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اُسپر راہ خدا مین یعنے جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنے اگر کچھ رکھا چاہے تو یہ دو چیزین رکھ زیادہ اسپر اختیار نکر یا صرف کر دے اور نہ رکھ اور مقصود اُس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر اُن چیزون مین سے کہ توشہ ہوں راہ آخرت کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصابیح کے نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کے بدلے ت کے اور یہ غلط ہے کسی راوی سے یہ غلطی ہوئی ہے (وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عثمان رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزون کے گھر کہ ہووے اُس مین یعنے بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنے کو اور روٹی خشک بغیر لاون کے کہ اس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اُس سے پیاس کو بجھا دے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطے اُسکے اللہ تعالے کی طرف سے بغیر رنج و سوال کے اُس سے آخرت مین پس اکتفا کریگا اُسپر وجہ حلال سے نہین سوال کیا جاویگا اُس سے اِسلیے کہ یہ چیزین اُن حقوق مین سے ہین کہ نہین چارہ نفس کو اُنسے اور جو کچھ سوائے اُنکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اُنسے اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھ زیر جیم اور جزم لام کے روٹی موٹی خشک بغیر لاون کے اور ساتھ زبر جیم کے بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے ۱۲ ع ح (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے سہل بن سعد رضی سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جسوقت مین کرون اُسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنے ساتھ ترک کرنے محبت اسکی کے اور اعراض کرنے سے زوائد اُسکے سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے تا دوست رکھے تجکو اللہ یعنے بسبب نہ دوست رکھنے تیرے کے عدو اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اُس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہے یعنے مال و جاہ تا دوست رکھین تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہین نہ میل کرنے کو طرف ایک چیز کے اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے لذات کے نہ رغبت کرے کہا ہے بعضون نے کہ نہین متصور ہوتا زہد اُس سے کہ نہین ہے اُسکے لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اُنھون نے کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آتی تھی اور باوجود اسکے اُنھون نے ترک کیا اُسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر ضرورت پر ہر چیز مین مانند

کھانے اور پہننے وغیرہ ذلک کے اور چھوڑے فضولیوں کو جب زاہد ہوتا ہے ٭ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرت کے بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچھادین ہم واسطے آپ کے فرش نرم اور بناوین ہم واسطے آپکے کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا سونے آپ کے سے اس بوریاے سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتھ میرے اور نہین ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہی کھڑا رہا پھر چل کھڑا ہوا اور چھوڑ گیا اس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہے یعنے نہین ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کے اور نہ واسطے دنیا کے الفت و محبت ساتھ میرے تا کہ رغبت کرون مین طرف اسکے بچھونے بچھاؤن اسپر اور جمع کرون اس چیز کو کہ اسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنے کونسی الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کے یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کے طرف دنیا کے یا میل کرنے اسکے کے طرف میرے اسلیے کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اور ضد اسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اور جلدی چلے جانے کے ہے اسلیے کہ معلوم ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر کسقدر ٹھہر سکیگا یعنے تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اسمین اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنے آخرت کے اور اہتمام کرنے کے ساتھ قطع مسافت اسکی کے اور نہ تعلق اور التفات کرنے کے کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اس سے ٭ع ح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی امامہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستون مین سے نزدیک میرے یعنے بہت اچھا انکا از روے حال اور افضل انکا از روے مال کے نزدیک میرے یعنے میرے دین و مذہب مین البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہے اسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت الہی مین مشغول رہتا ہے یعنے جیسے کہ اطاعت و عبادت کرتا ہے اسکے ظاہر مین اور ہے وہ گمنام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اسکے ساتھ انگلیون کے یعنے مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہے بسبب علم و عمل کے اور ہے روزی اسکی بقدر کفاف کے پس صبر و قناعت کی اسپر پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور ہوچکنے کسی چیز کے بجاتے ہین پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اسکی کم ہین عورتین رونے والیان اسکے مرنے پر کم ہے میراث اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف لفظ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ پیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنے عیال و مال سے سبکدوش ہے پس اخلاق کی سیر خوب طرح کرسکتا ہے اور نہین مانع ہوتی اسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے یعنے بہت پڑھتا ہے نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ مشاغل اور تعلقات اہل و مال کے کم رکھتا ہے ضرور ہے کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتے ہین اسلیے کرتے ہین کہ نماز اور عبادت مولے تعالے بحضور کرسکین آور ہے گمنام لوگون مین اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہین نکلتا انمین سے اسلیے کہ نکلنا انمین موجب شہرت کا ہے انمین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اسکو معرفت خاص لوگون کی یعنے اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کے معنے یہ ہین کہ مارا سر انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے سر پر یہانتک کہ سنی گئی اس سے آواز اور نہایہ مین ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیون دست مبارک اپنے کے جیسے کہ درہم نقد کرتے ہین یعنے پرکھتے ہین ایک پھر اور پھر اور جانور ہو دانہ اٹھاتا ہے ایک پھر اور پھر کو اسکو بھی نقد کہتے ہین اور مراد ملانا سر انگلیون کا ہے ایک دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنے حال اسکا یہ تھا چند روز مین موت آگئی پس چل کھڑا ہوا جیسے کہ فرمایا

جلدی کی گئی موت اُسکی یعنے جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پرفتنہ وآشوب سے یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کے دنیا مین اور
غلبہ شوق آخرت کے ؎ ع ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّی لِیَجْعَلَ لِی بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ
یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انھین ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجھپر پروردگار میرے نے کہ کردے میرے لیے مکہ کے سنگریزون کو سونا پس کہا مین نے نہین چاہتا مین یہ اے پروردگار میرے
ولیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بھر کر کھا لون مین ایکروز اور بھوکا رہون مین ایکروز پس جسوقت بھوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیرے اور یاد کرون مین تجھکو
اور جسوقت سیر ہون مین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پیش کیا یعنے پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہ ظاہر تر ہی یعنے مشورہ
کیا مجسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ عقبے کا بلا حساب وعقاب اور بطحا اور ابطح جگہ جاری ہونے پانی فراخ کی کہ اسمین
سنگریزے باریک ہون اور مراد سونے کردینے بطحا مکہ سے پھر دینا اس نالہ کا ہی ساتھ سونے کے یا کردینا سنگریزون کا سونا اور یہ ظاہر تر ہی جیسے کہ اور روایت
مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کے سونے کے کردے یعنے فرمایا کہ اگر چاہو تم تمہارے لیے سنگریزہ مکہ کے سونے کے کردون اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ مین نے فقر اختیار کیا
ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا رہون تا فضیلت مقام صبر وشکر کی پاؤن مین اور یہ تعلیم وآگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنے فقر وقناعت کے اور اسمین دلیل
ہی اسپر کہ یہ فقر افضل ہی غنا سے ؎ ع ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ
فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی عبید اللہ بیٹے محصنؓ کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ صبح کرے تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کے عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنے ظاہر وباطن مین نزدیک اُسکے ہی قوت ایک دن کا یعنے وجہ حلال سے
پس گویا جمع کی گئی اسکے لیے تمام دنیا یعنے گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف نڈر یعنے دشمن سے یا اسباب عذاب
خدا تعالے کے سے بسبب توبہ کرنیکے گناہون سے اور بچنے کے مناہی سے اور سرب مشہور ساتھ زیر سین اور جزم رے کے ہی یعنے نفس اور طریق اور حال اور دل
کے اور یہ معانی بھی مناسب مقام کے ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اُٹھا صبح کو فارغ البال ورنے تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سے اور بعضون نے کہا کہ
سرب یعنی جماعت کے ہی پس معنی یہ کہ اپنے اہل وعیال مین اور بعضون نے کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم رے کے یعنی مسلک اور طریق کے اور بعضون نے کہا ہی
ساتھ زبر سین اور رے کے یعنی خانہ زیر زمین کے مانند گھرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی مناسب مقام کے ہین یعنے
اُس گھر مین کہ مانند سوراخ چوہا اور لومڑی کے ہی آفات زمانہ سے نڈر ہی ؎ ع ح (وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُکُلَاتٌ یُّقِمْنَ صُلْبَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا مَحَالَۃَ فَثُلُثٌ لِّطَعَامٍ وَّثُلُثٌ لِّشَرَابٍ وَّثُلُثٌ لِّنَفَسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)
اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکربؓ کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنے
پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بھرا جاوے اور اسکے بھرنے سے ایسی برائیان اُٹھتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتے ہین ابن آدم کو کھانے ایک لقمے کہ سیدھا
اور کھڑا رکھین اُسکے پیٹھ کی ہڈی کو یعنے بجالانے طاعت کے لیے اور درستی کرنے وجہ معاش کے لیے پس اگر ہو ضرور یعنے پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور ادنے
قوت پر کفایت نکرے تو چاہیے کہ تین حصہ کرے پیٹ کو ایک حصہ جگہ طعام کی اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے تا دم تنگ نہو
اور ہلاک نہو جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے حق واجب یہ ہی یعنے کہ نہ تجاوز کرے اسقدر سے کہ کھڑی رہے بسبب اُسکے پیٹھ اُسکی
تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اُسکے خدائے تعالے پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم مذکور سے اور ٹھہرایا پیٹ اول ظرف مانند آن ظروف کے کہ
کام مین آتے ہین حوائج گھر کے از راہ حقارت شان اُسکی کے پھر اُسکو بدظرفون کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیے جاتے ہین اُس چیز مین کہ اُسکے لیے موضوع ہین

اور پیٹ نالی ہی قوت جب حاصل ہوگی کہ بھریگا اور بھرنا اُسکا باعث فساد دین دنیا کا ہی پس ہوگا برا او ظروف سے کہا ابو حامد نے کہ بھوک مین دس فائدہ ہین
اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندھا کر دیتا ہی دل کو اور بہت ہوتا ہی اُس سے بخار دماغ مین اور
دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اُسکی کہ اُس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہی انکسار اور جاتے رہنے تکبر اور حرص اور فرحت کے کہ جو سبب طغیان
ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسے کہ ہوتا ہی بھوک سے اور چوتھے یہ کہ نہین بھولتا بلاے خدا اور عذاب اسکے کو اور اہل بلا اسلیے کہ پیٹ بھرے بھولجاتے
ہین بھوکون اور بھوک کو اور پانچوین بڑا فائدون مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کھانا ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوت و قوت
کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اسمین ہی کہ مالک ہو اسکا نفس اُسکا اور چھٹے دفع ہوتا ہی نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہتا ہی
اسلیے کہ جسنے پیٹ بھرا پانی بہت پیتا ہی اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اسکی اور اُسکی کثرت مین ضایع ہوتی ہی عمر اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت
اور سخت دلی ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جواہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اسمین تجارت کرے اور نیند موت ہی پس بہت ہونا اسکا ناقص کرنا عمر مین سے ہی اور
ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کھاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کے کہ مشغول ہو کھانے مین
اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اسمین طعام یا پکاوے اسکو پھر محتاج ہوتا ہی ہاتھ کے دھونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ پینے
کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور تمام عبادات مین تو بہت نفع اُٹھاوے اس سے کہا تستری رح نے کہ دیکھے مین نے علی
جرجانی کے ستو کہ پھانکتے ہین اسمین سے پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکی اُنھون نے کہا مین نے حساب کیں مابین چپاتی کے چبانے تک ستر
تسبیحین پس نہین چبائی مین نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھوین کم کھانے سے صحت رہتی ہی بدن مین اور دفع ہوتے ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض
کا بہت کھانا ہی پھر مرض باز رکھتا ہی عبادات سے اور تشویش مین ڈالتا ہی دل کو اور محتاج ہوتا ہی فصد کا اور پچھنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزین سبب
محتاج ہین محنت کی اور بھوک مین ان سب سے امن ہی اور نوین خفت محنت کی اسلیے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کھانے کی کفایت کرتا ہی اُسکو تھوڑا سا مال اور دسوین
یہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتھ اس طعام کے کہ زائد ہی حاجت سے اوپر مسکینون کے پس ہوئیگا دن قیامت کے اپنے صدقہ کے سایہ مین پس جو کچھ کہ کھاتا
ہی خزانہ اسکا پاخانہ ہی اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہی جزا اسکی بفضل اللہ تعالی کا ہی ۱۲ ع (وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشا فقال اقصر من
جشائک فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولہم شبعا فی الدنیا رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی نحوہ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار لینے سے اسلیے کہ درازترین لوگونکا بھوک مین دن قیامت کے درازترین انکا ہی پیٹ
بھرنے مین جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہی آخرت مین بہت بھوک لگیگی اسکو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے
ف نام شخص مذکور کا وہب بن عبداللہ تھا اور یہ گنے گئے ہین چھوٹے صحابیون مین کہ حضرت کے زمانہ مین بالغ نہوئے تھے منقول ہی اُنسے کہ کہا اُنھون نے
کہ کھایا مین نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہی یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بھر کھانے سے
کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ درازترین لوگون کا الخ آیا ہی کہ پھر اُنھون نے پیٹ بھر کر کبھی نہین کھایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو
کھاتے تھے تو صبح کو نہین کھاتے تھے اور اگر صبح کو کھاتے تھے تو رات کو نہین کھاتے تھے ۱۲ ع (وعن کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی) اور روایت ہی کعب بیٹے عیاض کے سے کہا اُسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ ہی اور آزمایش ہی جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنے حق تعالی انکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا
آزماوے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے (وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن ادم یوم القیمۃ کانہ بذج فیوقف

بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ ۔ اور روایت ہے انسؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنے بسبب ضعف وحقارت کے یعنے ہوگا حقیر و ذلیل پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالےٰ کے پس فرماویگا اُسکو اللہ تعالےٰ یعنے زبانی فرشتہ کے یا بلا واسطہ ساتھ زبان قال یا حال کے دی تھی مین نے تجکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکے کے اور دیے مین نے تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکے کے اور انعام کیا مین نے تجھپر یعنے ساتھ اُتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونے یعنے کیا شکر گذاری کی تونے انکی پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا مین نے مال کو اور بڑھایا مین نے اسکو یعنے ساتھ سوداگری کے اور چھوڑا مین نے اُسکو یعنے دنیا مین وقت مرنے اپنے کے بہت اُس چیز کا کہ تھا ایام زندگانی میری مین پس پھر بھیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیرے پاس مال سارا یعنے ساتھ خرچ کرنے اُسکے کے تیری راہ مین یہ خبر دی ہے کفار کے حال سے اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ پس فرماویگا اللہ تعالےٰ اُسکو کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تونے یعنے واسطے آخرت کے قسم مال سے اب وہ مال رکھا ہوا دنیا مین کیا فائدہ رکھتا ہے اور ممکن نہین پھر پہونچنا پس کہیگا یعنے چونکہ کچھ آگے بھیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانیکا نہین کہیگا دوبارہ جیسے کہ عادت ہے گنہگارون کی اور بیہوتون کی کہ جو عذر صحیح نہین رکھتے باربار اُسی پہلی بات کو کہے جاتے ہین اے رب میرے جمع کیا مین نے اور بڑھایا مین نے اسکو اور چھوڑا مین نے اسکو بہت اس چیز سے کہ تھا پس پھر بھیج مجکو کہ لاؤن مین تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہین بھیجی اُن نے آگے کوئی بھلائی یعنے اُن دی گئی چیزون مین پس لیجایا جاویگا اُسکو اور حکم کیا جاویگا اُسکے لیے طرف دوزخ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اُسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنے اگرچہ معنے اُسکے صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو ف کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اُس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تھا اُسکو مالک اُسکے نے مال تاکہ تجارت کرے اس سے اور نفع حاصل کرے پس نہ فرمانبرداری کی اُسنے مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اس طرح کہ صرف کیا اُسکو غیر جگہ اُسکے مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تھا پس وہ بندہ ٹوٹے مین ہے کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بھلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکھا جاتا ہے نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام رکھنا سوا اُسکے کا عادت غلط ہے یا مجاز مانند نام رکھنے سعادت دنیویہ کے کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوین طرف سعادت اخرویہ کے اور مددہون اُسکے ساتھ ایک واسطہ کے یا کئی واسطون کے اگر انکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہے بسبب اُسکے کہ پہونچاوینگی طرف نعمت حقیقی کے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَنُرْوِکَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچھے جانا بندے کا روز قیامت کے نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاویگا اسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تھی ہمنے تیرے بدن کو اور نہین سیراب کیا تھا ہمنے تجکو ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نے اپنے مرید سے کہا اے بیٹے پانی سرد کرکے پی اسلیے کہ پانی سرد نکالتا ہے شکر کو تہ دل سے اپنے واللہ سے یاد رکھتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتے بیخود ہو جاتے اور تھوڑی دیر ٹھہرتے تا بحال خود آتے اور جب بحال خود آتے کہتے سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے اور کیا جو ہر ہے اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید سے کہتے اور عجائب حال پانی کے سے یہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اُسپر اور پھر قیمت کچھ نہین رکھتا اور اس مین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اُسکو بہت کہ قریب پہونچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اُسکے لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اپنا پس پلایا اُسنے پانی پھر رکا اُسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اُسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ

یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرے اس مرض کا پس کہا پادشاہ نے کہ آدھا ملک اور دونگا پس علاج کیا اُسنے پھر کہا اس بادشاہ کو کہ دے ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنے کے درمیان نعمت صحت اور پانی کے اشارہ ہے طرف اُسکے یعنے یہ دونون نعمتین جو کبھی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ یہ ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک وسلطنت ایک طرف اور یہ نعمتین ایک طرف۔ اللہ اعلم ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین سرکینگے کے پانون آدمی کے روز قیامت کے یعنے کھڑا رکھینگے اُسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتون سے پوچھا جاویگا عمر اُسکی سے کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاویگا جوانی اُسکی سے کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنے جوانی گویا ایک لباس نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاویگا مال اُسکے سے کہ کہان سے کمایا اُسکو یعنے وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز مین صرف کیا اسکو یعنے طاعت مین یا معصیت مین اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اُس چیز کے کہ جانا یعنے علم کہ پڑھا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ابو درداؓ سے ہے کہ کہا اُنھون نے ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تھا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تھا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تھا عذر تجکو جاہل رہنے مین کیون نہ علم پڑھا تو نے ع

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کو تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک ان دونون مین سے ساتھ تقوی اللہ کے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطے ہونے انکے کے اکثر اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ ان دونون کے رنگ آقا اور غلام کے ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا گورا ہوتا ہے اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنے سرخ کہتے ہین باعتبار اسکے کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے انکے رنگ پر اور عرب کو اسود یعنے سیاہ کہتے ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے آن پر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کے ہے اور بغیر تقوی اور عمل صالح کے نسبت کرنی فضیلت نہین رکھتی جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوے کے مراتب ہین ادنے انکا تقوی کرنا شرک جلی سے اور اوسط انکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنے ریا اور سمعہ سے اور اعلے انکا یہ کہ ہو دائم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ رکھنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا مین یعنے زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے مثل مال و جاہ سے مگر اوگائی اللہ نے حکمت یعنے معرفت استوار اُسکی دل مین اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اُسکی زبان کو اور کیا اُسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنے کثرت رنج اور قلت غنا اور حسن شر کا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اُسکی کا یعنے علت محبت اور سبب طلب اُسکی کا اور دوا اُسکی کا یعنے معالجت اسکے کا ساتھ معجون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنے کے اس سے اور صبر و قناعت کرنے کے اور راضی ہونے کے مقدر پر اور نکالا اُسکو حق تعالے نے دنیا اور آفات اور بلیات سے سالم یعنے بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے عقبے پر طرف دار السلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے بہشت کے اشارہ ہے اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکمال دار آخرت مین اور بہشت مین ہے ایک درویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین دراآون مین ع ح (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمان کے یعنے ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنے حسد اور بغض اور تمام اخلاق بدون اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے سوا سے اور بھول جانے کے عقبے کو فرمایا اللہ تعالے نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکے کو مطمئن یعنے ساتھ ذکر رب اور محبت اسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنے غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کے اور کیا اسکے کانون کو سننے والا آیات حق کا اور کیا اسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنے دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پروردگار کا پس ایسے کان قیف ہین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اسنے کہ کیا خدا ے تعالے نے دل اسکے کو یاد کیا اسنے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف ایسے کان الخ یعنے کان سبب پہونچانے اسکے کے کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع کے یعنے قیف کے رکھتے ہین اور قیف اسکو کہتے ہین کہ ظرف یعنے شیشہ کے منہ پر رکھکر اس مین سے روغن اور شراب اور مانند انکے کے ڈالا جاتا ہے ظرف مین اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کے دل مین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل اس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور درآتی ہے اسمین اور سنظر اس معنی کے قلب کو مرفوع اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی دل مین چیزین درآتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اس مین جیسے کہ کان کی راہ سے بعد ازان حاصل دونون حکمون کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کے وقد افلح الخ ۱۲ ح (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ہُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰہُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ہُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنے اسباب دنیا پس سوا ے اسکے نہین کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ یہ معنے استدراج کے وارد ہوئی ہے پس جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اسکے یعنے عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا انہون نے امر و نہی اسکی کو کھولے ہمنے انپر دروازے ہر چیز کے یعنے دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیے گئے یعنے مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنے انکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تھے نقل کی یہ احمد نے ف استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنے سیڑھی کے ایک پایہ چڑھایا پھر اور پھر اور استدراج حق تعالے کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ کرے بندہ دیوے اسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دے اور مہلت دے اسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میرے حق مین پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور ہو ناگہان اسکو گرفتار کیجے عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص کہ اصحاب صفہ سے تھا مرگیا اور ایک دینار چھوڑ گیا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنے اسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سے پس چھوڑ گیا دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف صفہ ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد مین رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اسکی یہ تھی کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوا تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہان رہتی تھی اور صفہ ایک جگہ تھی

اور کبھی کم بھی ہوتے تھے اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لیے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین مشغول ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو اضیاف اللہ کہتے تھے اغنیا صحابہ خدمت انکی کرتے تھے اور قوت پہونچاتے تھے اور اپنے گھروں مین بطریق مہمانی کے لیجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کھاتے تھے اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیے گئے تھے انکے ساتھ بیٹھنے کا پس بارہا انکو اپنے حضور شریف مین مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ مین تم مین سے ہون اور بشارت دیتے انکو کہ آخرت مین تم میرے ساتھ ہوگے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤگے اور ابو ہریرہ بھی انھین مین سے تھے ولا فوش باش کان محبوب حا زا [illegible] اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق مین بیا تھا انکے ہو اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین صفہ سے تکلف ہو لیکن معنی [illegible] وافق ہو رضی اللہ عنہم اجمعین [illegible] دینار دن کے چھوڑنے پر وعید فرمایا حقیقت اسکی یہ ہو کہ اگرچہ پیچ جمع کرنے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے واسطے [illegible] کے شرع مین گناہ نہین ہو بلکہ اگر گنج رکھے بعد ازادائے حق زکوۃ کے تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہو کہ اسمین سے حق زکوۃ ادا نکرے ولیکن شان اہل زہد اور [illegible] دنیا کی کہ سب چھوڑ کر اور سب سے چشم پوشیدہ کر کر اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھے مین اور یہی ہو گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر چھوڑنے [illegible] فقر و تجرید کے ہو چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مرا اور کہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنے اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد و بنام زہد و فقر کے ہین اور انکی صحبت مین بیٹھا اور دعوی حال انکی کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کے ہو اگرچہ اوروں پر کار آسان ہو شرح اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہ ہو کہ وہ دونون تھے ساتھ ان فقرا کے کہ لوگ تصدق کرتے تھے او پر بنا بر نہایت حاجت وفاقہ انکے کے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھے یا از روے قال یا حال کے اور حلال نہین کسی کو یہ کہ سوال کرے اس حال مین کہ اسکے پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کھانا انکا با وجود ہونے دینار کے پاس انکے اور اسی طرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنے تئین بصورت فقرا کے کہ پہنے کپڑے پرانے یا بناوے وضع مشائخین کی اور اسکے پاس کچھ ہو قسم نقود سے یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کے اور لیوے اس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہو اور کھاوے تو وہ حرام ہو اسپر اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر مین مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اسکے کے یا شرافت اسکے کے پس ہوگا حرام اسپر اور منقول ہو کہ شیخ ابو اسحق گاذرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کھاتے ہین طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقون کے پس کہا او کھانے والو حرام کے پس باز رہے وہ کھانے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچھ دنیا سے کھاوے وہ والا نہ کھاوے پس کھایا بعضون نے اور باز رہے بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک کھانا حرام ہو واسطے ایک قوم کے اور حلال ہو واسطے اوروں کے پس چاہیے کہ ڈرائے جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کہ کھاوے کوئی ان مین سے اس حال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف مین سے کہ موضوع ہو واسطے فقرا کے اور اسی طرح جو شخص کہ رہوے حجرون مین کہ وقف کیے گئے ہون مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہو ابن ہمام نے ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہو یہ کہ رہوے خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھ اس روایت کے کہ مشہور ہوئی ہو یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطے فقیر و غنی کے پس بر تقدیر صحت اسکی کے نہین صحیح ہو وقف ہمارے نزدیک فقہا پر جبکہ ہوں وہ غیر محصور ہوئے

(وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهِ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالُ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلًّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہو معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ گئے اپنے ماموں پاس کہ نام انکا تھا ابی ہاشم بن عتبہ عیادت کرین انکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تمکو اے ماموں میرے کیا بیماری نے قلق و اضطراب مین ڈالا تمکو یا حرص دنیا نے قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نے یون نہین یعنے یہ باعث نہین ہو کہ جو کہا تونے ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وصیت کی تھی ہمکو یعنے صحابہ کو کہ عمل کیا مین نے اسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے تھے سوائے
اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو او تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنے تئین کہ تحقیق جمع
کیا مین نے مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ ارانی ساتھ پیش ہمزہ کے بمعنی ظن کے ہے یعنے گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھ
زبر ہمزہ کے ہے یعنے دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ع (وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ) اور روایت ہے ام درداء سے کہ بیوی ابو درداء
کی تھین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتے تم یعنے مال و منصب آنحضرت سے یا صحابہ سے جیسے کہ مانگتا ہے فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ
اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہے دشوار نہین گذرنے کا اس سے بطریق سہولت کے
گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین بیچ ساتھ ترک کرنے طلب کے اور بے کرنے کے اور قلت مال کے واسطے چڑھنے کے اس گھاٹی پر ف
گھاٹی دشوار فاصل ہے درمیان تمہارے اور درمیان داخل ہونے جنت کے اور مراد اس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اسکے ہین اور گرانبار معنی اٹھانیوالے
بوجھ مال وجاہ کے اور وسعت حال کے اور اسیلیے کہا گیا ہے فاز المخففون وہلک المثقلون ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ
يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے کہا صحابہ نے کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اسکے
فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیادار سلامت نہیں رہتا گناہون سے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے گناہون سے کہ لازم ہے محبت
دنیا کی رکھنے والون کے لیے اس مین خوف شدید دلاتا ہے غنیون کے لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہے زہد دنیا پر اور ترجیح دنیا ہے آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہے
اکے نقصان مین یہ کہ داخل ہونگے فقراء جنت مین پہلے اغنیاء کے پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ع (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ) اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ
جمع کرون مین مال اور ہون مین تجارت کرنیوالون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میرے یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والون مین سے
یعنے نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سے ف
یعنے ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصا نماز کے مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اس مین رہون مجکو فرصت مشغول ہونے کی ساتھ
تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کے کہان ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ
وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال
واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے
حالانکہ مین کہ چہرہ اسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا یعنے بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال در حالیکہ طلب
زیادتی کی کرنیوالا ہے مال مین اور فخر کرنیوالا ہے یعنے فقراء پر بسبب مال کے جیسے کہ طریقہ اغنیاء کا ہے اور ریا کرنیوالا ہے یعنے اگر تصدیق کرتا ہے تو بطریق ریا اور دکھلانے
لوگون کے کرتا ہے ملیگا خدا سے تعالے سے اس حالت مین کہ اللہ تعالے اسپر ہوگا خفا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین ف

[illegible]

اے عزیز میرے بیچ طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کے آپس مین اور ریا کرنے کے تو یہ حال ہو بیچ طلب کرنے مال حرام کے کیا حال
ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ نہین ہو یہ کار اہل اسلام کا اور اسلیے
نہین ذکر کیا کہ وہ فحواے کلام سے آپ ہی سمجھا جاویگا ؛ ح ع (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ
فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہو سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنے مال کثیر خزانے ہین کہ ان خزانون کے لیے کنجیان ہین یعنے باخبر لوگ ہین کہ خزانے کھولتے ہین اور بخشتے ہین پس خوشی ہو واسطے اُس
بندہ کے لیے کہ کیا ہو اسکو خداے تعالی نے کنجی واسطے خیر کے یعنے سبب کھلنے دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور بلاکی ہو
اس بندہ کے لیے کہ کیا ہو اسکو خداے تعالے نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اسکے کا اور سبب بند ہونے دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ ترجمہ
وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کے سے لکھا گیا ہو اور ملا علی رح نے لکھا ہو کہ یہ خیر یعنے یہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سے کہ مانند محسوس کے ہو خزائن ہو یعنے انواع کثیرہ جمع
کی گئین پوشیدہ کی گئین رکھی گئین درمیان بندون اسکے کے اور واسطے ان خزانون کے کنجیان ہین یعنے اُسکے بندون کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ کلیاون اُسکے کے ہین
اور کنجی واسطے خیر کے یعنے از راہ علم اور عمل کے یا از راہ مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنے واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے
ساتھ بھائی مسلمانون کے کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہو کہ رغبت کرین اسمین سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہو اور خیر اور شر
فائدہ دیتے ہین یہ کہ ہو خیر واحد شر دوسرے کے مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہو خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور اسی طرح علم بہ نسبت بعض کے حجاب کا
سبب عذاب کا اور بہ نسبت اور کے سبب قربت کا طرف اللہ تعالے کے اور قیاس کرنا چاہیے اور عبادتون کو کہ بعضے انمین سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی
باعث نور و سرور کی اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند انکے کے کبھی ہوتے ہین آلہ جہاد کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہوتے ہین داخل ہونے جنت کے اور کبھی انسے قتل
کیے جاتے ہین انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہو بسبب انکے نیچے کے درجے دوزخ کے مین ؛ (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ
فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ) اور روایت ہو علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت نہ برکت دیجاوے واسطے بندے کے بیچ مال اسکے کے یعنے بسبب
اسکے کہ خرچ کرے اسکو بیچ رضاے مولے اور عمارت عقبے اپنے کے گردانتا ہو اس مال کو پانی اور مٹی مین یعنے خرچ کرتا ہو بیچ بنانے عمارت کے کہ جو زائد ہو حاجت سے
؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنے مال حرام کے سے بیچ عمارتون کے اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہو خرابی دین کی یا خرابی
عمارت کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس سے سمجھا جاتا ہو کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے
کہتے ہین کہ معنے اس عبارت کے یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سے کہ عمارت کے بنانے مین لازم آتا ہو اور باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہو اور معنی کلمہ فی کے
مانند اسکے ہین کہ کہتے ہین بیچ اس حلقہ کے دو سیر لوہا ہو اور حالانکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہو نہ یہ کہ ظرف لوہے کا ہو اور مراد خرابی سے خرابی دین کی ہو اور احتمال رکھتا ہو
کہ مراد خرابی عمارت کی ہو یعنے بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اُسکے کی ہو کہ آخر خراب ہوتا ہو جیسے کہ وارد ہوا ہو لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ ؛ اسی طرح ہو بعضی شرحون مین
اور یہ بھی متصور ہو کہ مراد حدیث سے یہ رکھین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سے بیچ عمارت کے یعنے عمارتین اسلیے نہ بناؤ کہ وہان بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بیچون کے
بعضی کے کھو اور جو عمارت کہ اسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہو ؛ ح اور ملا علی رح نے دو احتمال لکھے ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہو
حدیث اوپر جائز ہونے خرچ کرنے مال حلال کے عمارت مین اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اسپر اور اسکو لکھا ہو کہ یہ مناسب تر ہو ساتھ باب کے ؛ (وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو عائشہ رض سے

اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہو کہ نہین گھر واسطے اسکے یعنے آخرت مین اور مال ہو واسطے اس شخص کے کہ نہین مال واسطے اُسکے
اور اسکو جمع کرتا ہو وہ شخص کہ نہین عقل واسطے اسکے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف دنیا گھر اس شخص کا ہو الخ چونکہ دنیا فانی ہو اور قیام اور زندگانی ہمیشہ
اسمین ممکن نہین پس جسنے کہ دنیا گھر اپنا پکڑا گویا نہین ہو اسکے لیے گھر اور اسی طرح دنیا مال اسکا ہو کہ نہین اسکے لیے مال یعنے مقصود مال سے خرچ کرنا اسکا ہو بھلائیون اور مرضیات
الٰہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہو اور حکم مالیت سے باہر ہو پس گویا مال نہین اور بعضے حواشی مین لکھا ہو کہ مراد یہ ہو کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے
اور مال اُسکے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اسکے کے اور مرجع اس معنی کا بھی معنی اول کے ہو اور ہوسکتا ہو کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اُسکا ہو کہ نہین گھر اسکے لئے آخرت
مین اور مال اُسکا ہو کہ نہین اسکے لیے غنا اور مال آخرت مین یعنے جسنے دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اُسکے اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ اسکے لیے آخرت مین گھر اور غنا نہین ہوینگا اور واسطے دنیا اور بقا اور فائدہ
اٹھانے کے بیچ اُسکے جمع کرتا ہو دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہو عقل اُسکو یا لام لفظ لہا مین زائدہ ہو یعنے جمع کرتا ہو دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہو شرح مجمل معنے اُسکے یہ ہین
کہ دنیا نہین لیاقت رکھتی اسکی کہ گنی جاوے گھر مگر اسکے لیے کہ نہین گھر اسکے لیے اور نہ لیاقت رکھتی ہو اسکی کہ گنی جاوے مال مگر اُسکے لیے کہ نہین مال اسکے لیے اور
مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اُسکے کا ہو اس سے کہ گنے جاوین گھر یا مال اُسکے لیے کہ ہو آخرت اسکے لیے قرارگاہ اور مال ہو ع (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ
اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ) اور روایت ہو حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہون کی ہو یعنے سب گناہ اسمین جمع ہین اور اس سے وجود مین آتے ہین
اور عورتین جال مین شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہو ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہو آدمی بسبب محبت دنیا کے کرتا ہو کہا حذیفہ نے کہ سنا مین نے حضرت سے
کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا ہو انکو خداے تعالیٰ نے یعنے ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم
انکو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ تمام حدیث جیسے کہ مذکور ہوئی رزین نے نقل کی بیہقی نے حبا اس حدیث سے شعب الایمان مین حسن بصری سے بطریق ارسال
کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع علی امہ
وخالتہ وعمتہ کہتے ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا
طرف پینے شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہو کہ ترک دنیا سر ہو ہر عبادت کا کہا بعضون
نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرتے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اُسکو نہین گمراہ کرتے اسکو تمام مفسد کہا طیبی نے کہ تینون کلمات جامع ہین معنے
بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک انمین سے علیحدہ علیحدہ اصل ہو بہت سے گناہون کی ہو ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ
قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانے والی اُن چیزونکی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین
ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنے ساتھ تاخیر عمل کے پس لیکن خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہو ہدایت کے اور موافق ہو باطل کے پس باز رکھتی ہو قبول حق سے
اور فرمانبرداری اسکی سے اور لیکن درازی آرزو سے جینے کی پس بھلا دیتی ہو آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہو اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہو
یعنے دنیا دمبدم چلی جاتی ہو اور آخرت دمبدم چلی آتی ہو اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہین یعنے تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالے

پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہو و تم بیٹون دنیا کے سے بس کرو یعنے ایسے کام کرو کہ دنیا کی بیٹے گری سے نکلجاؤ اور تابع اور محکوم اُسکے نہو اسلیے کہ تم آج کے دن یعنے دنیا مین ہو گھر عمل کا اور جگہ کام کرنے کی ہو پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہین ہو حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہوؤگے کہ نہین ہو عمل اُس مین بلکہ جگہ حساب کی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کوچ کرنے والی جانے والی ہو اس طرح سے کہ نہین جانتا صاحب اسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنے کشتی کو بیٹھنے والا اُسکا اور اس سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہو اسلیے کہ اگر آخرت بجائے خود ہوتی اور دنیا اسطرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور تمام ہوتی چہ جائیکہ آخرت بھی اس طرف سے اُدھر چلی آتی ہو اور دنیا ادھر سے اُدھر چلی جاتی ہو درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنے بحسب ظاہر کے بنسبت فاجر کے والا روایت کیا گیا ہو حاشیہ ابوالفضل قیل ان تحاسبوا اور عن علی قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الاخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منھما بنون فکونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب) اور روایت ہی علی سے یعنے بطریق موقوف کے کہا کوچ کیے جاتی ہو دنیا پشت دیے ہوئے اور چلی آتی ہو آخرت دھیان کیے ہوئے ہماری طرف یعنے ظاہر ہو پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اسکا اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے بیٹے ہین پس ہو و تم آخرت کے بیٹون مین سے یعنے ساتھ متوجہ ہونے کے طرف اسکے اور نہ ہو و تم دنیا کے بیٹون مین سے یعنے ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے اسلیے کہ آج کے دن یعنے دنیا مین عمل ہو یعنے وقت عمل کا ہو اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنے دن قیامت کے حساب ہو اور نہین ہو عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمۃ الباب مین ف یعنے عنوان ایک باب مین بغیر اسناد موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہو اور مضمون اسکا مضمون اسکا ہو شرح اور عن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا وان الاخرۃ اجل صادق ویقضی فیھا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی اور روایت ہو عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہو غیر ثابت حاضر کھاتا ہو اُس سے نیک و بد یعنے مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہین فرمایا اللہ تعالے نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک وقت ہی معین وعدہ کی گئی سچی یعنے متحقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنے تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کے ساتھ ثواب و عذاب کے آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی ساتھ تمام اطراف انواع اپنے کے بہشت مین ہو آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ انواع اپنے کے دوزخ مین ہو خبردار ہو و پس عمل کرو یعنے نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤگے اپنے عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہو مقدار ذرہ کے نیکی دیکھیگا جزا اسکی یعنے آخرت مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہو مقدار ذرہ کے برا دیکھیگا سزا اسکی روایت کیا اسکو شافعی نے ف پیش کیے جاؤگے اپنے عملون پر یہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنے معنے اسکے الٹے ہین کہ عمل تمھارے پیش کیے جاوینگے تم پر یا یعنے یہ ہین کہ تم پیش کیے جاؤگے حضرت پروردگار تعالی کے جیسے کہ تمھارے عمل ہین اور ظاہر تر یہ ہو کہ معنے اسکے یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاؤگے اللہ تعالے کے ساتھ افعال اپنے کے اور جزا دیے جاؤگے اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنے لشکر کے امیر پر شرح ع (وعن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایھا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منھا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد صادق یحکم فیھا ملک عادل قادر یحق فیھا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعھا ولدھا) اور روایت ہو شداد سے کہا اُنہے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہو کھاتا ہو اس دنیا سے نیک و بد یعنے مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہو سچا یعنے واقع غیر کاذب ہو حکم کریگا اُس مین بادشاہ عادل قادر یعنے غیر عاجز ثابت رکھیگا اُس مین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنے متمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے ہو و تم آخرت کے

بیٹون مین سے اور ہنوز تم دنیا کے بیٹون مین سے اسلیے کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہے اسکا بیٹا اُسکا ف اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہے اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہے
یعنے پس جو طالب و مستغرق دنیا کے ہین وہ اُسکے ساتھ دوزخ مین ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہین وہ اُسکے ساتھ جنت مین ہونگے یہ تو ملا علی رح نے لکھا ہے
اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کے لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اسکی کریگا
اور کام اسکے لیے کریگا ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ
یَا اَیُّہَا النَّاسُ ہَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْہٰی رَوَاہُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا ہے
آفتاب مگر کہ دونون پہلو اُسکے ہین دو فرشتے ہین کہ پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو یعنے سنتے ہین اس ندا کو خلائق سواے جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار
اپنے کے یعنے طرف حکم اسکے کے یا اسکی اطاعت کرو اور طرف سے رجوع ہو طرف اسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت
کرے یعنے امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہے اس مال سے کہ بہت ہو اور باز رکھے عبادت خداے تعالے سے اور خوشحالی سے اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم
نے کتاب حلیہ مین ف شاید کہ بھید نہ سنانے جن و انس کے مین یہ ہے کہ نہ اُٹھ جاوے تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ ندا واسطے تنبیہ آدمیون کے
ہے اور جب انھون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگے جواب اسکا یہ کہ کفایت کرتا ہے اسمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان مین سے خطاب خاص
انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہے یہانتک کہ باز رکھا انکو اسنے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ تعالے کے اور عبادت اُسکی کے
پس کہا گیا انکو کہ ہانک یہ غفلت اور اعراض کرا اللہ سے آؤ طرف عبادت رب اپنے کے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ
وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنے حضرت سے
نقل کرتے تھے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہین کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہین اور پوچھتے ہین فرشتے کہ کیا آگے بھیجا یعنے اعمال خیر سے اور کہتے ہین آدمی
کہ کیا پیچھے چھوڑا یعنے نظر ملائکہ کی عمل پر ہے اور نظر آدمیون کی مال پر ۱۲ (وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَہُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا
یَذْہَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْہَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْہَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہے امام مالک سے
کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنے عہد آدم سے آج کے دن تک اُنپر مدت اُس چیز کی کہ وعدہ دیے جاتے ہین ساتھ اسکے یعنے بعث اور
حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہین اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہے تونے دنیا کو جیسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف
یعنے روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہے گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہے تو طرف اسکے بہت نزدیک ہے طرف تیرے اس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اس سے
نقل کی یہ رزین نے ف دراز ہوئی الخ معنے اسکے یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہے لوگون پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے جاتے ہین
طرف اس چیز کے کہ وعدہ کیے گیے ہین اسکا مانند قافلہ چلنے والے کے لیکن وہ نہین جانتے مانند بیٹھنے والون کشتی بھری ہوئی کے پھر بیان کیا اس معنی کو ساتھ قول
اپنے کے اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹے کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہے کہ شامل ہے سب کے لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہ دلیل ہے کہ جو کوئی ایک جگہ سے
نکلتا ہے ہر دم و قدم اس سے دور پڑتا ہے اور جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکی جانب نزدیک آتا ہے ایک مسافت درمیان مین ہے کہ ہر دم ہر روز اسکو قطع کرتا ہے اور
اس سے بہت نزدیک ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہو گا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہان پہونچے گا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت
سے ۱۲ ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ
اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ہُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو سے کہ کہا اُسنے کہا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دل کا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچی زبان کو

جانتے ہیں ہم جو ہرگز جھوٹ نہ بولے پس کون ہے مخموم دل کا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اُسپر اور نہ ظلم کرنا اور نہ حد سے گذرنا اور نہ کدورت و کینہ اور نہ حسد نقل کی ہے ابن ماجہ
اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف مخموم خم سے ہے معنی جھاڑنے خاک و کوڑے کے زمین اور کنوین سے پس یہان مراد یہ ہے کہ دل اُسکا جھڑا ہوا اور صاف ہے غبار
اغیار سے اور پاک ہے برے اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور تقی یعنے صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ
سے اور نقی یعنے بچنے والا برے عقائد اور برے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھے احتمال ہے کہ وہ اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلیے کہ آنحضرت
کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود پہچاننے زبان عرب کے اور کہنے فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے تھے اور معنے اُسکے نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم
کی قلب کی طرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہے واللہ اعلم ؛ ع ح (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)
اور روایت ہے اُنہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاویں تجھ میں اے مخاطب پس نہیں ہے خوف تجھپر
اور ضرر نہیں ہے تجکو فوت ہونے اور نہونے دنیا سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنے بیچ حقوق پروردگار کے اور حقوق بندون کے اور حقوق نفس کے
اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسرے نیک ذاتی اور چوتھے پارسائی کھانے میں یعنے پرہیز کرے حرام سے اور اکتفا کرے مقدار حاجت پر اور بہت نہ کھاوے نقل کی یہ احمد
نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضرر نہیں الخ یعنے چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئیں اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور
مادہ حاصل ہونے ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پہونچا فوت ہونے نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اسکے سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہون تو خلل و وحشت
کا رخنہ جمعیت و حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور جمال لطافت و نور کے پیدا ہوتا ہے ؛ ح (وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى
يَعْنِيْ الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا) اور روایت ہے امام مالکؒ سے کہا پہونچا ہے مجکو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان
حکیم کے کہ کس چیز نے پہونچایا ہے تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنے فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہونچایا ہے مجھے اس مرتبہ کو سچ بولنے نے یعنے ملازمت سچ بولنے
نے اپنی بات کہنے میں اور اور کی بات نقل کرنے میں اور ادا کرنے امانت نے یعنے امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینے اُس چیز کے نے کہ نہ نفع دے مجکو اور ضرورت
نہو مجکو اُسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہے حدیث میں ف اسی جگہ سے کہا ہے کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کرداری ہے اور
لقمان بھانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علما کے آئمین کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح
یہ ہے کہ وہ حکیم و ولی تھے اور آیا ہے کہ اُنھون نے ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے نہ بادشاہ تھے ایک
غلام کالے تھے کہ بکریان چراتے تھے حق تعالے نے انکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور جوانمردی اور عقل دی اور اپنی کتاب میں ذکر انکا کیا ؛ ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ
اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگے اعمال پس آویگی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں نماز ہون پس فرماویگا
اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آویگا صدقہ یعنے زکوۃ پس کہیگا اے رب میرے میں صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویگا روزہ کہیگا
اے رب میرے میں روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوینگے اور اعمال یعنے حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کے اوپر اسی طرح
کے کہ مذکور ہوئے فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنے موقوف رکھیگا اللہ تعالے ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا اُنکی درخواست

کی قبولیت کو بڑی و مہربانی پھر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ دار ہونے اوامر و احکام کا ہے پس کہیگا اے رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہے یعنے سالم اور پاک تمام
نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور میں ہوں اسلام کہ عاجزی کرنیوالا اور مطیع امر اور تابعدار تیرے حکم کا ہوں اور
فرمایا ہے تونے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو خیر پر ہے سبب تیرے آج کے دن مواخذہ کرونگا یعنے مواخذہ کرونگا بسبب تیرے
جس سے کہ مواخذہ کرونگا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا میں یعنے ثواب تو اصل ہے اور مدار ہے تجھپر امر طاعت و معصیت کا چاہے جو کچھ چاہتا ہے
تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوا دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اس سے وہ دین اور وہ آخرت میں
ٹوٹا پانے والوں سے ہے ف آوینگے اعمال بندوں کے یعنے نیک اعمال خصوصاً نزدیک خدا وند تعالیٰ کے تاحجت ہوں اور شفاعت کریں اپنے کرنے والوں کی یا جھگڑیں اپنے
ترک کرنے والوں سے اور اعمال یا تو اچھی صورت میں آوینگے کہ اللہ تعالیٰ انکو اچھی صورتیں عطا فرماویگا جیسے کہ بعضی حدیثوں اور آثار سے سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت
الٰہی ثابت ہے اوپر لانے اعراض کے اور کلام کروانے انکے سے اور میں نماز ہوں آئی ہوں بیچ درگاہ لطف تیرے کے تا شفاعت کروں بندے کی باعتماد قبولیت
اور آبرو کے کہ تیری درگاہ میں رکھتی ہوں کہ مجکو ستون اپنے دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹھایا ہے تونے اور فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی
دنیا میں منع کرنے والی فسق و فجور کی تھی میں امیدوار ہوں آج کے دن کہ مانع غضب اور عذاب تیرے سے ہوں میں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تو اے نماز اوپر خیر اور
صلاح و فلاح کے ہے اور یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اسکے میں ساتھ پاکیزہ تر وجہ کے اور اپنے کلام کے یعنے تجکو بھی فضل و شرافت ہے اور بجائے خود ہے
لیکن شفاعت کار صفت ایک دوسرے کی کہ اصل اور مبنی تیرا اور عبادتوں ہم مثل تیری کا ہے اور جامع ہے تمام اچھی صفتوں کا کہ وہ اسلام ہے جیسے کہ آتا ہے اور یہاں
ایک نکتہ ہے کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت میں سزاوار اس ذات کے ہے کہ جامع ہو کمالات کی جیسے کہ ذات پاک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات
الٰہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہیں کھلو اسکیگا مگر وہ اسی طرح اعمال میں وہ عمل شفاعت کریگا جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسے کہ آخر حدیث میں بیان
ہوگا اور میں ہوں صدقہ شفاعت کرتا ہوں اس بندے کی اور مجکو ساتھ لطف اپنے کے نوازا تونے اور میرے حق میں فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور میں ہوں
روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تونے ساتھ جزا خاص کے کہ سوائے تیرے کوئی اسکو نہ جانیگا اور جسنے کہ مجکو پایا اور حرمت و حق نگاہ رکھا میرا بخشا تونے اور وعدہ بہشت میں
جانے کا کیا تونے اس سے اور اسلام جو کلام مذکور کہیگا اسلیے کہ درباب شفاعت اسکو بہت دخل ہے کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنائے الٰہی کے کرے جیسے کہ حضرت مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کردگار کی کرینگے بعد ازاں شفاعت کرینگے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے ندا کریگا اور اپنے تئیں بندہ مطیع کہیگا اس
سبب سے شفاعت اسکی قبول ہوگی اور احتمال ہے کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلیٰ مقامات اہل قرب اور اصطفا کے ہے جیسے کہ حضرت
ابراہیم عم کے حق میں آیا ہے کلام مجید میں اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ش ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا) اور روایت ہے عائشہ سے کہا عائشہ نے کہ تھا واسطے ہمارے پردہ یعنے دروازہ کا یا دیوارگیری اسمیں تصویریں
پرندجانوروں کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ میں جب دیکھتا ہوں اسکو یاد کرتا ہوں دنیا کو ف یہ تعلیل دلیل ہے اسپر کہ
صورتیں بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا ہو پہلے حرام ہونے تصویروں کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دیکھنا اس اسباب کا کہ جمع کرتے ہیں ساتھ اسکے اغنیا لیجاتا ہے
فقرا کی حلاوت قلوب کو ش ع (وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ
مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ) اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرما مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس مانند اس شخص کے کہ رخصت کرنیوالا ہو
ہے ما سوای اللہ کو یعنے خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کے اور نہ کر ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا بسبب اسکے

کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنے کو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سے یعنے ایسی بات نہ کہہ کہ اس سے پشیمان ہووے تو اور محتاج عذر کرنیکا ہووے اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کے اُس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنے قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنے کے وہ ہین جو مذکور ہوے اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنے گویا کہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیرے کا جیسے کہ مشایخ کی وصیتون مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سے ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ انسیت پکڑنی لوگون سے علامت افلاس کی ہی اور غناے قلبی یہ ہی کہ نا امیدی ہو اُس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی ح ع (وعن معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن خرج معه رسول الله صلى الله عليه وسلم يوصيه ومعاذ راكب ورسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي تحت راحلته فلما فرغ قال يا معاذ انك عسى ان لا تلقاني بعد عامي هذا ولعلك ان تمر بمسجدي هذا او قبري فبكى معاذ جشعا لفراق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم التفت فاقبل بوجهه نحو المدينة فقال ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا روى الاحاديث الاربعة احمد) اور روایت ہی معاذ بن جبل رض سے کہ کہا جبکہ بھیجا اسکو یعنے ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے پہونچانے کے لیے اس حال مین کہ وصیت کرتے تھے اسکو اور معاذ تھے سوار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اُسکی نیچے اسکے پس فارغ ہوے حضرت وصیت سے فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہی کہ نہ ملے تو مجھسے بعد سال عمر میری کے کہ یہ سال ہی اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنے منہ پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور متصل ترین لوگون کے ساتھ میرے پرہیزگار ہین جو ہون یعنے عربی یا عجمی گورے ہون یا کالے ہون اشراف ہون یا رذال ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نے ف لفظ فاقبل الخ تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھین رونا انکا اور ہو سبب رونے آپ کے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا اسپر کہ ضرور ہی چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبے کے پس تسلی دی حضرت نے انکو از راہ فعل کے اور صراحت کی زبان سے کہ تو جدا ہوئیگا مجھسے اور جدا ہوئیگا مدینہ سے اور پھر دیکھیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکھیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکے کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کے ساتھ میرے یعنے ساتھ شفاعت میری کے یا قریب ترین لوگونکے طرف مرتبہ میرے کے متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنے مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین وغیر ذلک پس دیکھ طرف رتبہ اویس قرنی کے یمن مین بسبب کمال تقوی کے اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ انھون نے باوجود دور ہونے کے تقوے سے کیا درجہ پایا اور یہ بسبب ترک تقوی کے کیسے محروم رہے مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوے بسبب ایذا کے حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر غم نہ کھا جبکہ متقیون سے ہووے تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنے مین ہمارے ساتھ ہی ہی تو اور طیبی نے کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینے کے اسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنے جبکہ پھر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کر ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کے ساتھ میرے کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ کنایہ ہی ابوبکر صدیق رض سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونگے جیسے کہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت صلعم کے اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت اُس عورت نے کہا کہ اگر آؤن مین اور آپ کو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو تو ابوبکر کے پاس آنا اشارہ کیا انکی خلافت کا بعد اپنے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوے کے اور اسمین تسلی ہی واسطے بقیہ امت کے کہ جنھون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ بعدیت کا کہ اگر تقوے کرینگے تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللهم ارزقنا هذه النعمة ح ع (وعن ابن مسعود قال تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقيل يا رسول الله هل لتلك من علم يعرف به قال نعم التجافي

مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑھی آنحضرتؐ نے یہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت کرنے کا یعنے ہدایت خاص کا کہ پہونچاوے اُسکو طرف مقام اختصاص کے کھولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اُسکا واسطے اسلام کے یعنے واسطے شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنے نور ہدایت داخل ہوتا ہے سینہ مین کھلجاتا ہے اور فراخ ہوجاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر ہین کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان اسکے لیے نشانی ہے دور رہنا گھر غرور کے سے یعنے دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اسکے لوگون کو فریب دیتا ہے اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت کے پہلے اُترنے اُسکے کے یعنے ساتھ کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت مین ف یعنے قبول کرتا ہے تمام شرائع اسلام کے اور شیرین معلوم ہوتی ہے اسکے مذاق مین تلخی اُن احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالے نے اور حکم کیا ہے اُنکا اور یہ قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسے کہ حدیث قدسی مین آیا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنے دھوکے کے ہے کہ گمان کرتا ہے اُسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین اُسی دھوکے مین پڑ رہے ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلے آنے موت کے یا ظاہر ہونے مقدمات اسکے کے کہ مرض ہے اور بہت بڑھاپا کہ نہ قادر ہوا کہین اوپر حاصل کرنے علم کے یا عمل کے اور اُسوقت ندامت نفع نہ دیوے۔

ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُہْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّۃَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلَقَّی الْحِکْمَۃَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلادؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس نزدیکی ڈھونڈھو اُس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سے طریق سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت دانا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہے مراد ہے اُس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالے حکمت عطا فرماوے اسکی بڑی فضیلت آئی ہے فرمایا اللہ تعالے نے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہے کہ ہے مرشد کامل کرنیوالا پس واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اُسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اسکی کہا ہے بعض عارفین نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکھو تو صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کے اور علامت صحت احوال اسکے کی بعد تصحیح اقوال و افعال اسکے کے وہ ہے کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر سے یا یہ حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اسکی جمیع امور مین اور بے رغبت کرے یارون اپنے کو دنیا سے یعنے تحصیل مال و جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پہونچاوے طرف زاد عقبے کے پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہے رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ۔

ع بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا کَانَ مِنْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنے قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہے اور دونون مضمونون ذکر کیے گئے کے جمع کرنے مین نکتہ یہ ہے کہ حضرت کی اوقات بسری بھی بطور فقرا کے تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کے اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے اس مین کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر بعضے کہتے ہین کہ غنی شاکر افضل ہے کہ اُسکے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بھی بیچ شان اغنیا کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کے گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تھا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین اُنکی ہین اور حق یہ ہے کہ اختلاف

یہ ماہیت فقر و غنا کی ہو مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور یہ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا مین ہوتا ہو اور کبھی فقر مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہو کہ جب پروردگار تعالے بندہ پر مہربان ہوتا ہو تو جس چیز مین صلاح حال اُسکے کا ہوتا ہو وہ دیتا ہو خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کے واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رح سے منقول ہو کہ اُنسے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہو یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سے بہتر ہو اور اسمین اشارہ ہو فضیلت فقر پر یعنے فقر ایک نعمت ہو کہ اُسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہو کہ اُسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی رح اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کے ہمسے نہ کروا لیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے کہ بعضون نے فقیر و مسکین مین فرق کیا ہو کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے برعکس اُسکے کہا ہو اور مراد فقراء سے یہان فقیر اور مسکین مین شرح

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم) روایت ہو ابوہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دھکیلے گئے دروازون سے اگر قسم کھاوین اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ انکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نے ف دھکیلے گئے الخ یعنے روکے گئے دروازون سے ساتھ ہاتھ یا زبان کے اور معنے یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کھڑے رہین تو انکو اپنے گھر مین نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت انکی کے لوگون کی نظرون مین اور جب دروازے سے دھکیلے گئے تو مجلسون مین آنے سے بطریق اولی منع کیے جاوینگے اور یہ اسلیے ہو کہ چاہتا ہو اللہ تعالے چھپانا حال انکے کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو انکو سوائے اللہ تعالے کے اور کسی سے کچھ انسیت پس محفوظ رکھتا ہو انکو کھڑے رہنے سے ظالمون کے دروازون پر اور کھانے مال حرام انکے سے جیسے کہ بچاتا ہو آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولے ہی کے دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اُسکے سے بسبب کمال نہ ملنے پروائی انکے اور مراد یہ نہین ہو کہ وہ دنیا دارون کے دروازون پر جاتے ہین اور وہ دھکیلتے ہین اپنے دروازون سے اور آنے نہین دیتے اپنے گھرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس مذلت سے اور اگر قسم کھاوین الخ یعنے اگر وہ قسم کھاوین خدائے تعالے کی کہ اللہ تعالے اس فعل کو کریگا یا قسم کھاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہو اللہ انکو اُس قسم مین کہ کرتا ہو وہ فعل یا نہین کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین شرح حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین کسی کام پر تو اللہ تعالے سچا کرتا ہو انکو مؤلف

(وعن مصعب بن سعد قال رأی سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری) اور روایت ہو مصعب بیٹے سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اُسکو فضیلت ہو اوپر اُس کسی کے کہ کمتر ہو اُس سے یعنے فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جواب کے لیے اور اُنکے سنانے کے لیے نہین مدد کیے جاتے تم یعنے دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر برکت ضعیفون اور فقیرون انکے کے نقل کی یہ بخاری نے ف چونکہ سعد بہت سی فضیلتین رکھتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کے اُنھون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب مدد کرنے مسلمانون کے زیادہ ہو بہ نسبت اورون کے کہ نہ جو ایسے ہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکھا انکو کہ یہ گمان تم نہ رکھو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نہ کرو اُنپر کہ تم ہی انکی برکت دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو شرح

(وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ) اور روایت ہو اسامہ بن زید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنے شب معراج گویا خواب مین یا حالت کشف مین پس تھے اکثر اُن لوگون کے کہ داخل ہوے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹھہرائے گئے ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا انکو جانیکا طرف دوزخ کے یعنے مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مآل ان سبھونکا بہشت ہو اور کافر کا فریق قطعی دوزخ ہی مین جاوینگے اور کھڑا ہوا مین دوزخ کے دروازہ پر پس ناگہان اکثر انکے داخل ہوے ہین اس مین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور

مسلم نے ف یعنے بسبب کثرت خواہش کرنے انکے کے دنیا کی اور بسبب روکنے انکے کے دوزخ کو راہ عقبیٰ سے اور ٹھہرائے گئے الخ یعنے جو عین والے اس دنیا فانی کے کہ مال ومنصب والے ہین ٹھہرائے اور روکے جاوینگے میدان قیامت مین واسطے جہت حساب دینے کے اور تنگ مین ہونگے بسبب کثرت اموال اپنے کے اور وسعت جاہ کے اور لذت حاصل کرنے کے دنیا مین اور بہرہ مند ہونے کے موافق شہوات نفس وہوا کے اسلیئے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگے کہ نہ حساب ہیلیے جاوینگے اور نہ روکے جاوینگے بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کے داخل ہونگے جنت مین عوض مین ان نعمتون کے کہ دنیا مین فوت ہوئی ہین ۱۲ ع (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اھلھا النساء متفق علیہ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہانکا مین بہشت مین پس دیکھے مین نے اکثر اہل بہشت فقرا اور جہانکا مین نے دوزخ مین پس دیکھین مین نے اکثر رہنے والی اسکی عورتین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقراء المھاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ باربعین خریفا رواہ مسلم) اور روایت ہو عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنیون سے دن قیامت کے جنت مین نقل کی یہ مسلم نے ف چالیس برس یعنے مقدار چالیس برس اس دنیا کے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرائے مہاجرین ہی کے لیے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کے مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث مین معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کے پہلے داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دراز کے رکے ہونگے میدان حشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہوکر چین مین ہونگے ۱۲ ح (وعن سھل بن سعد قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ جالس ما رأیک فی ھذا فقال رجل من اشراف الناس ھذا واللہ حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیک فی ھذا فقال یا رسول اللہ ھذا رجل من فقراء المسلمین ھذا حری ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا متفق علیہ) اور روایت ہو سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس آپ کے بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہی تو اس شخص گذرنے والے کے حق مین یعنے یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنے والے کا پوچھا تھا یہ شخص ہی اشراف لوگون مین سے قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اس سے اور اگر سفارش کرے یعنے کسی کی حکام اور سرداروں سے بیچ حاصل کرنے نفع کے یا دفع کرنے بلا کے قبول کیجاوے سفارش اسکی کہا سہل راوی نے پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کے حق مین پس کہا اسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقرائے مسلمین مین سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہ قبول کیجاوے سفارش اسکی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جاوے بات اسکی یعنے کوئی اسکی بات نہ سنے اور نہ التفات کرے طرف اسکے بسبب نہایت فقر اسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تو نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہونے زمین سے مانند اس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اگر تمام زمین مثل اس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی ہی بھر جاوے تو وہ کہ ایک مرد کہ تیرے گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ بہتر ہوگا اس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اسکے سوال وجواب مین تنبیہ اسکے لیے اوپر فضیلت فقر کے اور ایسی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی امر پروردگار کا بخلاف اغنیائے اغنیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکھتے ہین قبول حق مین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہی علما کے شاگردون اور صلحا کے مریدون

کہ فقراء بہت جلد قبول کر لیتے ہیں حق بات کو اور اغنیا حیل وحجت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیائے مومنین سے تھا نہ کافرون میں سے اسلیے کہ نہیں ہی مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہیں ہی خیر کفار میں یہانتک کہ کہا ہی بعضے علماء نے کہ جسنے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اُن میں کہ نہیں ہی خیر اُن میں اور جزم نہیں کیا ہی اسکے کفر میں اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہی ساتھ خیر کے یہ کہ وہ قریب تر ہی ساتھ حق کے

ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہیں پیٹ بھر آل محمد نے یعنے اہلبیت اُنکے نے جو کی روٹی سے یعنے گیہون کی روٹی سے بطریق اولی دو دن پے درپے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو دن الخ یعنے بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہے بنا پر اسکے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکہ کے سونے کے کردیں تمھارے لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایکدن میں بھوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور اس میں رد ہی اُسپر کہ کہا جسنے کہ ہو گئے تھے حضرت اخیر عمر میں غنی یہان مال بہت سا ہاتھ لگا حضرت کے لیکن اُسکو رکھا نہیں بلکہ خرچ کیا اُسکو اپنے پروردگار کی خوشی میں اور رہے ہمیشہ دل کے غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرانے گئے راتین بھوک میں پے درپے حضرت اور اہل اُنکے کہ نہ پاتے تھے طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی اُنکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ میں فقراء سے نہیں بسر کرتا ہی زندگانی مانند بسر کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیاء ہیں پس حضرت کے فعل میں بڑی تسلی ہی فقراء کے لیے ۱۲ ع اور یہ بھوک حضرت کی اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا کے اور لذتون اُسکی کے اور قناعت کرنے کے قوت لایموت پر اور ایثار یعنے ترجیح دینے فقراء اور مساکین کے اور ترجیح دینے حاجات لوگون کے اپنے نفس کی حاجت پر ۱۲ ح (وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سعید مقبریؒ سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے یہ کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اُنکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی پس بلایا اُنھون نے ابوہریرہ کو یعنے اسکے کھانے کے لیے پس انکار کیا ابوہریرہ نے اُسکے کھانے سے اور کہا یعنے بیچ عذر نہ کھانے کے کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنے وفات پائی اور نہیں پیٹ بھر اروٹی جو کی سے یعنے چونکہ حال حضرت کا ایسا تھا کھانا بھنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنے بسبب بہت دنون رہنے کے اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے کے اور روایت کرنیوالا انس سے کہتا ہی کہ تحقیق سنا میں نے انس سے کہ کہتے تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صاع گیہون نے اور نہ صاع اور دانون غلہ کے نے یعنے ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کے لیے اور حالانکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تھیں نو بیبیان یعنے باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ کرتے تھے نقل کی یہ بخاری نے

ف شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گران نہون آپ اُنپر پس دیوین وہ آپکو شرم کر کر اور ظاہر تر یہ ہی کہ اُن سے نہایت تنزہ منظور رہتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجر امت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ اور نظیر اسکے واقع ہوا ہی ہمارے امام اعظمؒ سے کہ نہیں ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار اُسکے کہ مطالبہ کرتے تھے اس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربٰو کے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے اپنی بیبیون کے لیے قوت ایک برس کا اُٹھا رکھوا دیا جواب اسکا یہ کہتے ہیں علماء کہ یہ نہ رکھنا ذخیرہ کا اوائل حال میں تھا کہ فقر اُنکے حال پر غالب تھا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اُنکو اُٹھا

بھروا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ آل زائد ہے کہ کلام مین آیا کرتا ہے کہ آل فلان کہتے ہین اور مراد وہی فلان رکھتے ہین پس ذخیرہ نکرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے نفس شریف اپنے کے نہ کرتے تھے اور اگر بیبیون کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اس سے نہین رکھتا ۔ع ح (وعن عمر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینہ وبینہ فراش قد اثر الرمال بجنبہ متکئا علی وسادۃ من ادم حشوہا لیف قلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم قد وسع علیہم وہم لا یعبدون اللہ فقال اوفی ہذا انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا وفی روایۃ اما ترضی ان تکون لہم الدنیا ولنا الآخرۃ متفق علیہ) اور روایت ہے عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے کہ داخل ہوا مین سو نخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان حضرت لیٹے ہوے تھے اوپر بوریے کے کہ بنا ہوا تھا کھجور کے پٹھون سے نہ تھا درمیان حضرت کے اور درمیان بوریے کے بچھونا تحقیق نشان ڈالدیے تھے بوریے نے حضرت کے پہلو مین اس حال مین کہ سرہانے تکیہ رکھے ہوے تھے چمڑے کا کہ بھرا اوسکا پوست خرما کا تھا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالے سے تا فراخی کرے تمھاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتے اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہے تو بیا اور تو اب تک اسی مقام مین ہے اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے اے ابن خطاب یہ یعنے فارس او روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین انکے لیے خوبیان اور لذتین انکی زندگانی دنیا مین یعنے آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگے او ایک روایت مین ہے کہ کیا راضی نہین ہے تو کہ ہووے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر بوریے کی الخ یعنے بستر انکا یہ بوریا تھا کہ چارپائی پر ڈالا تھا یا زمین پر پڑا تھا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس چارپائی ہی کو کھجور کے پٹھے سے بنا تھا جیسے کہ چارپائیون کو بان سے بنتے ہین اور رمال ساتھ پیش را اور زیر اوسکے کے معنی مرمول کے یعنی بنی ہوئی کے اور بھرا اوسکا الخ یعنے تکیہ مین لیف بھرے ہوے تھے لیف ساتھ زیر لام کے اور جزم ی کے پوست خرما کو کہتے ہین جیسے کہ اغنیا روئی وغیرہ بھرتے ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بھرتے ہین اور فراخی کرے یعنے رزق فراخ کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکھا عمر نے کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے تئین اس حال سے رکھتے ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کے کہ تاب فقر کی نہ رکھینگے اور دشواری پڑیگی اونپر مناسبت ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فراخی ہو انکے لیے اور طیبی نے کہا کہ مقصود عمر رض کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کے لیے تھا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا کہ انکے لیے دنیاے دنیہ خبیثہ طلب کرین جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ عمر رض نے دیکھا آنحضرت کو بیچ گھر تاریک گرم کے ایک بوریے پر لیٹے ہوے اور گھر کے کونون مین ٹنگا کی کچھ چمڑے کے ٹکڑے دیکھے اور ایک دو باسن پڑے ہوے روئے عمر فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمر نے یا رسول اللہ آپکو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے ہے اور قیصر وکسرے ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اسکا ہے لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتھ قول انکے کے کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور روم الخ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال لقد رایت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان تری عورتہ رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہین تھا ان مین سے کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا یا تہبند تھا اور یا کملی تھی کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنون مین پس بعضے ان تہبندون اور کملیون مین سے وہ تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلیون تک اور بعضے پہونچتے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع نشستن مین بسبب ناخوش رکھنے اوسکے کے کہ دیکھا جاوے ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم) اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت نظر کرے ایک تمہارا طرف اُس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اُسکو اُسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اسکے دیکھنے سے مستحق ہیچ شکر حق کے اور غبطہ اُسکے حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ پست تر اور کمتر اس سے ہے یعنے تا شکر کرے اور خوش ہو مولی منعم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ کمتر ہے مرتبہ مین تمسے اور نظر نکرو طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تمسے مرتبہ مین پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کے اور نظر نکرنا طرف زیادہ کے لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہے ف حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص اُسکو کہ زیادہ ہو اُس سے حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین پہچانا ہو کہ اسکے لیے آخرت مین بسبب اسکے وبال ہے تو چاہیے کہ دیکھے اُسکو کہ وہ کم ہے اُس سے دنیا مین اور کمتر ہے درجہ مین اُس سے باعتبار مال و منال کے اور آخرت مین اُسکے لیے درجہ عالی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اُسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسی کی بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسی کی بہ نسبت پس جسنے اپنے سے افضل کو دیکھکر نظر اپنے سے کم پر کی اُسکا حال اچھا ہوا اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکھے اُسکی طرف کہ وہ کم ہو اُس سے تاکہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اُسپر یہ کہ خوب شکر ادا کرے اُسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ ہو نیچے اُسکے کوئی فقر مین تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اسکے بہت رنج و افکار مین چنانچہ اسی لیے شبلی کسی دنیا دار کو دیکھتے تو کہتے اللھم اسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والعقبی اور آیا ہے کہ ایک شخص فقرا مین سے کھڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کے اور شکوہ کیا اُنسے کہ مین نے نہین کھایا ہے اتنی اتنی مدت سے کھانا مین پس کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو اور دشمن خدا کے اسلیے کہ اللہ نہین دیتا بھوک شدید مگر اپنے انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا ان مین سے تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چھپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل و زوال سے تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کے پہونچنے کا حال و استقبال مین جیسے کہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اُسنے اُنسے انہون نے کہا شکر الٰہی کر اسلیے کہ بلا کبھی اس سے بھی بری ہوتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قید کے کنوین مین پس شکوہ کیا اُنسے پھر وہی پہلا سا جواب دیا انہون نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تھا اور زنجیر مین باندھکر اپنے پاس رکھا اس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سے کیا حکم کیا امام نے صبر و شکر کرنیکا تب مرید نے بیقراری مین جواب دیا کہ کونسی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب مین کہ وہ یہ ہے کہ رکھا جاوے تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

شرع الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے دولتمندون سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے قیامت کا کہ مقدار درازگی اُسدن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالے کے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اوپر طویل ہونے اس دن کے کفار پر جیسے کہ لپیٹا جاویگا یعنے مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کے یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جس مین چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہینگے ہم کہ ممکن ہے یہ کہ مراد اغنیا سے اوپر کی حدیث مین اغنیاے مہاجرین ہون یعنے فقرا چالیس برس پہلے داخل ہونگے جنت مین اغنیاے مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیاے غیر مہاجرین مراد ہین پس تناقض نہ رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوے انکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددونسے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اسکو چالیس برس کر اور کبھی پانسو برس کر از راہ تفنن کے اور مآل دونون کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے یعنے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسری بار ساتھ پانسو برس کے از راہ فضل اللہ تعالے کے فقرا پر برکت آنحضرت

[illegible]

صلے اللہ علیہ وسلم کے تا یہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقراء کے ہو یعنی حال صبر اور رضا اور شکر انکے کے اور یہ ظاہر تر ہو اور مطابق ہو اس تقریر کے کہ جامع الاصول میں آخر
لکہا اُس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ ہو کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اس سے یہ ہو کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنی حریص
سے اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہو کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہونگے غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم ع (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّہُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَائِہِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَۃُ
لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْہِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی
قَوْلِہٖ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ
میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس واسطے یہ دعا کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرینگے اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل
ہونگے بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اسپر اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے عائشہ دوست رکھ
تو مسکینوں کو یعنے دل سے اور نزدیک کر انکو یعنے طرف مجلس اپنی کے اسلیے کہ خدائے تعالے نزدیک کریگا تجکو اپنے دن قیامت کے یعنے انکے نزدیک کرنے سے
قرب الٰہی حاصل ہوتا ہو نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین
یعنے سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہو ف مسکین مشتق ہو مادہ مسکنت سے بمعنے نہایت تواضع کے یا سکون و سکینت سے
ہو بمعنے وقار اور اطمینان کے اور قرار کے زیر احکام قدر کے اور اسمیں تعلیم ہو امت کو تا کہ پہچانیں فضیلت فقراء کی اور دوست رکھیں انکو اور ہمنشین رہیں انکے تا کہ پہونچے
انکو برکت انکی اور اس میں تسلی ہو مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہو اوپر علو درجات انکے کے اور جائز ہو یہ کہ ارادہ کیا جاوے مسکین کرنے سے یہ کہ کرے اللہ تعالے
قوت حضرت کا بقدر کفایت کے اور نہ مشغول کرے انکو ساتھ مال کے اسلیے کہ کثرت مال کی مقربین کے حق میں باعث محنت و وبال کی ہو آیا ہو کہ ایک پادشاہ
مسلمان گذرا ایک جماعت فقراء اور صلحاء پر پس انھوں نے کچھ التفات نکی اُسکی طرف اور متوجہ نہوئے اُسپر پس کہا پادشاہ نے کہ تم کون ہو اُنھوں نے کہا کہ ہم
ایک گروہ ہیں کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہو اور عداوت ہماری سبب ترک عقبے کی پس آگے بڑھا وہ انسے اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہیں قدرت رکھتے
ہیں تمھاری محبت کی اور نہ طاقت ہو ہمکو تمھاری عداوت کی اور پہلے دولتمندوں سے الخ اس جگہ سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ فقراء پہلے اغنیاء کے داخل ہونگے
بہشت میں اگرچہ اغنیاء پیغمبر ہوں اغلب ہو کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقراء کا ہو اور طلب کرنا اپنے تقدم کا انبیاء پر اور خوف تاخر
اپنے کا بر تقدیر غنا کے ان انبیاء سے کہ فقراء میں نہ خوف تاخر اپنے کا فقراء غیر انبیاء سے فافہم بعد ازاں وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنے حال
فقراء کے اور محبت کرنے انکے کے پس فرمایا اے عائشہ نہ پھیر الخ اور روایت کی ہو شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ اُنھوں نے سنا ابی سعید سے کہ کہتے تھے
اے لوگو نہ برانگیختہ کرے تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کے بغیر وجہ حلال سے اسلیے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجکو فقیر
اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینوں کے پس تحقیق بدبخت ترین بدبختوں کا وہ شخص ہو کہ جمع ہوا اسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہو
اس میں عمر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیاء کے کہتا ہوں میں کہ اگر نہو تی کوئی اور دلیل سوائے اس حدیث شریف کے تو البتہ
کافی تھی یہ حجت واضحہ اوپر اسکے کہ فقیر صابر بہتر ہو غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہو نہیں کچھ اصل اسکی بنا بر تصریح کرنے حفاظ کے عسقلانی وغیرہ
کے اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہو یقینا اور بر تقدیر اسکی صحت کے محمول ہو فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہو جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا وقدر
اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کے اور روایت کیا گیا ہو الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نے ع ح (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہو ابی درداء سے کہ اسنے نقل کی نبی کی

علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنے کے اسلیے کہ رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیے جاتے ہو دشمنون پر مگر برکت ضعیفون اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بیچ ضعیفون یعنے فقیرون اپنے کے ساتھ احسان کرنے کے اُنسے یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہین اگرچہ غنی ہون انکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا انکی کے اور لفظ او تنصرون مین او تنویع کے لیے ہے اور موئید ہے اُسکو روایت ابو داؤد کی اور احتمال ہے کہ شک راوی کے لیے ہو اور برکت ضعفاء اپنے کے یعنے برکت وجود انکے کے اور احسان انکا وجود انکا ہے اسلیے کہ ان مین اقطاب بھی ہوتے ہین اور اوتاد بھی اور بسبب انکے انتظام ہے بلاد وعباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈھونڈھو تم مجکو بیچ محافظت حقوق انکے کے اور خوش کرنے دلون انکے کے اسلیے کہ تحقیق مین انکے ساتھ ہون ساتھ بعض اوقات مین اور جان و دل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا انکا اکرام کیا میرا اور جسنے انکو ایذا دی اُسنے مجکو ایذا دی اور موئید ہے اسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ش ع (وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے امیہ بیٹے خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت طلب فتح کرتے یعنے کفار پر اللہ تعالے سے ساتھ برکت دعا فقراء مہاجرین کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے مانند عصفور کے بمعنے فقیر کے اور ملا علی قاری رح نے معنے اس جملہ کے یہ لکھے ہین کہ طلب فتح کرتے تھے بواسطہ فقراء مہاجرین کے اور برکت دعا انکی کے اور بعد اسکے ابن ملک سے یہ نقل کی ہے کہ طلب فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقراے مہاجرین کے اسطرح کہ فرماتے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِعِبَادِكَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ انتہی اور حضرت شیخ نے بھی یہی معنے نقل کیے ہین اور بعد ازان یہ لکھا ہے اس مین نہایت بزرگی ہے فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے ثابت کی اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتھ اسکے کہ برکت انکی طلب فتح کی کرتے تھے مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رشک مت لیجا کسی فاجر پر یعنے کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیا دی کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہو کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہے وہ کیا چیز پیش آنیوالی ہے اسکو بعد مرنے اسکے کے یعنے قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اٹھاویگا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہے یعنے ہلاک کرنیوالا ہے یا عذاب سخت کرنیوالا ہے کہ اسکی شان سے یہ ہے کہ قتل کر ڈالے کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہے مراد رکھتے تھے حضرت اس سے آگ نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ تفسیر کی ہے اُسنے کہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ سے کہ نام اسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب نعمت کے کہ وہ اس مین ہے یعنے اسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکھکر اُسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہے تو مثل اسکے اپنے لیے ش ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور قحط ہے اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قید خانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف قید خانہ اور قحط ہے کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہے یعنے ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت ان نعمتون کے کہ اسکے لیے دار آخرت مین رکھی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکھتی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہے اور چین اور ترفہ کو اپنے مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہے کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہے لا یخلو المومن من قلة او علة او ذلة وقد یجمع للمومن الکامل جمیع ذلک ش ع ح (وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے قتادہ بیٹے نعمان کے سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے کسی بندے کو بچاتا ہے اُسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہے ایک تمہارا کہ بچاتا ہے اپنے بیمار کو پانی سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف دنیا سے یعنے مال و منصب دنیا کے سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اُسکے دین مین اور نقصان کرے اسکو عقبے مین اور

کہا اشرف نے کہ منع کرتا ہی اسکو دنیا سے اور بچاتا ہی اسکو اُس سے کہ ملوث ہو اسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اُسکا ساتھ بیماری محبت اسکی کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہی کہ پانی اُسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند انکے کے ۃ ع (وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی محمود بن لبیدؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ ناخوش رکھتا ہی اُنکو بیٹا آدم کا یعنے بالطبع نہ لائکہ شرعاً وہ بہترین جیسے کہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نے ف مراد فتنہ سے ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہون اور جبر کرنا جابرون کا اوپر کرنے چیزون نامشروع کے اور مانند انکے مکروہات دین کے زندگی اسلیے خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم استقامت پر ثابت رہین اور ایمان سلامت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کے زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنے جبر کرنے کے اگرچہ دل برقرار ہو ایمان پر لیکن زبان پر لانا اس چیز کا کہ لائق و مناسب اُسکے نہین ہی یہ بھی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلاے دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اُسکے لیے درست نہین اور کمتر ہی حساب کے لیے یعنے بعید تر ہی عذاب سے اور بہتر ہی مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اُسکے پہونچے سہل ہی عزیز میرے یہ تمام شاخین ہین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کے فرمانے پر درست رکھتا ہی یقیناً جانتا ہی کہ جو کچھ اُسنے فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا مین بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور ذلت اور خواری بیچ جمع کرنے مال کے اور نگاہ رکھنے اور تعلق کرنے کے ساتھ اسکے کہ کھینچتا ہی محنت فقر سے کم نہین اور مجردی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنے اسکے کے اور قناعت کرنے کے قدر کفایت پر زکاۃ نفس اور صفائی اسکی سے ہی ۃ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَّلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون آپکو یعنے بہت والا ہر مومن دوست رکھتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہی تو یعنے تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اسنے کہ قسم خدا کی تحقیق مین دوست رکھتا ہون آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنے بیچ دعوی محبت میری کے پس تیار کر واسطے فقر کے پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہی طرف اس شخص کے کہ دوست رکھتا ہی مجکو جلدی پہونچنے نالہ کے طرف انتہا اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہی ف تجفاف ساتھ زبر تا اور جزم جیم کے پاکھر کہ گھوڑے پر ڈالتے ہین وقت جنگ کے تا زخم سے امان مین رہے مانند زرہ کے سوار کے لیے اور کنایہ کیا ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈھانکتا ہی فقر کو جیسے کہ ڈھانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنے تیار رہ صبر کے لیے ضرر فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہونچنے نالے کے سے الخ معنے یہ ہین کہ فقر کا جلدی پہونچنا اسکی طرف اور آتے نا بلاؤن اور شدائد کا اُسپر بکثرت ضرور ہی اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگون کے از روے بلا کے انبیا ہین پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انھین مین سے تھے اور یہ محب تھا اُنکا اسکو بھی بقدر محبت انکی کے حصہ پہونچیگا بموجب المرء مع من احب کے ع تیار کر واسطے فقر کے پاکھر یہ کنایہ ہی صبر سے کہ آفت فقر سے نگاہ رکھتا ہی اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ ورطہ جزع وفزع اور غضب آلہی کے نہین ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کے اور چلنے طریقہ انکے کے ناروا اور جھوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت نے مشابعت محبوب کے درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع و لیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکے کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور پھرنا دل کا ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اسکے کے ہی کہ اسکو سب سے خوب دیکھتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے ناقص ہی جیسے کہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اُسکے ساتھ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ۃ ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

وَیَوْمٍ وَمَالِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَّاکُلُہٗ ذُوْکَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُّوَارِیْہِ اِبِطُ بِلَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَمَعْنٰی ہٰذَا الْحَدِیْثِ حِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَارِبًا مِّنْ مَّکَّۃَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ اِنَّمَا کَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا یَحْمِلُ تَحْتَ اِبِطِہٖ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کے اور دعوت کرنی خلق کی طرف اسکے حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنے تنہا ابتداء اظہار اسلام مین کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کے اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق گذرتے تھے مجھپر تیس شب و روز پے در پے حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے اُسکو کوئی جگر دار یعنے حیوان یعنے کوئی جنس اُس چیز سے کہ حیوان اسکو کھاوے نہ تھی چہ جاے آدمی مگر ایک چیز قلیل وحقیر کہ چھپاتی اُسکو بغل بلال کی یعنے یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل مین کس قدر آتا ہے تو پھر وہ بھی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر سے دکھائی نہ دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصدوق اس حدیث کا اُسوقت تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے نہ تھا ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اسقدر کہ اُٹھا تا تھا نیچے بغل اپنی کے **ف** حدیث کے اول جملون کے معنے طیبی نے اسی طرح لکھے ہین کہ جو مذکور ہوے ولیکن ظاہر یہ ہے کہ معنے یون ہون کہ ڈرایا گیا مین دین مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سے جیسے کہ مین ڈرایا گیا اور نہین ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیے کہ ایذا او پر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہے بقصد ارشاد اور تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے لقد انت الخ اور یہ جو کہا کہ انکے ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا مکہ سے مدینہ کو نہ تھا اسلیے کہ اسوقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالبًا یہ قصہ اُسوقت کا ہے کہ جب ابوطالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکے حضرت خدیجہ نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہین ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر تک وہان کے لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے انھون نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے اور پاے مبارک پر حضرت کے پتھر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کر دین اور جب پتھر کے زخمون سے آنحضرت زمین پر گرتے تھے دونون بازو آپکے پکڑ کے اُٹھاتے تھے اور جب چلتے تھے پھر پتھراؤ کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالے نے ایک ابر بھیجا تا آپ پر سایہ ہوا اور جبریئل نے آنکر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچھ انھون نے رو کیا تجھپر اور پہاڑون کے فرشتے کو حکم کیا کہ اگر فرماوے تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ انکے بیچ مین آباد ہے آپس مین ملا دین ہم اور انکو انکے بیچ مین پیس ڈالین فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہون مین کہ انکی پشتون مین سے وہ لوگ نکلین کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجین اور آخر اس حدیث مین ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہین ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کے یعنے دونون ہون لیکن کتابون مین ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ مین واللہ اعلم ۔ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابوطلحہ سے کہ کہا ابوطلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھولے ہمنے اپنے پیٹون سے ایک ایک پتھر یعنے ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوے تھے پیٹ کھولکر پتھر دکھاے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک مین اسلیے باندھتے ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشے اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتین کمر سے لگجاوین اور کھنچ جاوین اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتھرون کے باندھنے کی ہوتی ہے پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت لگی اور تھے آپ بڑی ریاضت کرتے آپنے دو پتھر باندھے تھے ۔ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہُمْ اَصَابَہُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً تَمْرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقراء صحابہ کو بھوک پس دی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنے فقر و

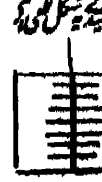
تنگی رزق کی انپر اس حد کو پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے ؕ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں اللہ لکھتا ہے اسکو شاکر و صابر جو کوئی دیکھے بیچ امور دین اپنے کے یعنے اچھے اعمال کے کرنے میں طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو اس سے یعنے علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کرے اُسکی یعنے صبر کرے بیچ طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے اُن کمالات پر کہ فوت ہوئے اُس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ کم ہو اُس سے یعنے بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اُس سے مال وجاہ میں پس تعریف وشکر کرے اللہ کا بنا بر فضیلت دینے خدائے تعالے کے اسکو اُسپر لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر یعنے بسبب خصلت دوسری کے صبر کرنیوالا یعنے بسبب خصلت پہلی کے اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اُسکے کہ وہ کم ہو اُس سے یعنے اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اسکو عجب اور غرور اور تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اُس سے یعنے مال وجاہ میں اور پیدا ہو اس سے حرص و آرزو پس غم کرے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اُسکو یعنے مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے بسبب نہ صابر ہونے ایک چیز کے بھی اُن دو چیزوں ذکر کی گئیں میں سے بلکہ برخلاف اسکے کیا کہ کفران نعمت اور جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اسکو اللہ صابر شاکر یعنے کامل مومن کرتا ہے بموجب قول اللہ تعالے کے اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف اُسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنے روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور شکر طاعات پر یعنے بجا لانا طاعات کا اعضا سے ؕ (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سر اُسکا یہ ہے ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین الخ بیچ اس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کے ہے الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتے تھے یعنے جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اُنسے ایک شخص نے یہ کہ کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیے گئے ہیں ساتھ سبقت دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اُسکے عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں میں پاس اُسکے کہا عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہے تو اُسمیں کہا اُس شخص نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبد اللہ نے پس تو ہی دولتمندوں سے یعنے مہاجرین کے دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ انکے فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری چیز نہ تھی کہا اُس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبد اللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اسکو غنی کہا تو اُسنے کہا کہ میرے پاس خادم بھی ہے یعنے لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبد اللہ نے کہ پس تو بادشاہوں میں سے ہے یعنے انکے حکم میں ہے یعنے تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبد الرحمن نے اور آئے تین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کے اور میں پاس تھا اُنکے پس کہا اُنھوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنے تاکہ جہاد اور حج کریں اُسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنے اسباب زائد پر تاکہ بیچیں ہم اُسکو اور صرف کریں مول اُسکا پس کہا عبد اللہ نے اُنکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو تم یعنے یہ کہ دوں میں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آؤ ہمارے پاس پس دونگا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالے واسطے تمہارے یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں پھر آؤ دونگا اور

اگرچاہو تم ذکر کرادون انکا قصہ جو تھا واسطے بادشاہ کے کہ اسوقت میں معاویہ تھے یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کر دین اور اگر چاہو صبر کرو یعنے اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والون کا ہے اسلیے کہ تحقیق سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے پہلے جاوینگے دولتمندون سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا انھون نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہین نہین مانگتے ہم کچھ یعنے تسے یا نہ مانگینگے کسی سے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے (وعن عبد اللہ بن عمرو قَالَ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد مین یعنے مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تھا فقرائے مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہان تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقراء کے پس گیا مین اور کھڑا ہوا مین مائل طرف انکے یعنے واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنے نزدیکی کے انسے اور تاکہ مطلع ہون اس کلام پر کہ حضرت فرماوین انسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیے جاوین فقراء مہاجرین ساتھ اس چیز کے کہ خوش حال کرے انکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے بہشت مین پہلے تونگرون سے چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے مین نے رنگ فقراء کے کہ روشن و تابان ہوے یعنے بسبب سننے اس بشارت کے کہا عبد اللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوے منہ یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوؤن مین ساتھ انکے یعنے دنیا مین ہمیشہ ان جیسا یا ان مین سے یعنے عقبے مین انھون انکی جماعت مین نقل کی یہ دارمی نے **ف** وجوہ سے مراد ذات ہے یا معنے منہ کے ہے یعنے خوش کرے انکے دلون کو اور ظاہر ہوا اثر اسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ انکے کے اور او منہم مین لفظ او تنویع کے لیے ہے اور معنے اسکے ذکر کیے گئے یا شک کے لیے ہے یعنے دوست رکھا مین نے کہ ہون مین جملہ فقراء مہاجرین سے ش (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی دوست میرے نے یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتون کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینون کے اور نزدیک ہونے کے انسے اور دوسرے حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اس شخص کے کہ کمتر ہے مجھسے یعنے امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنے مال وجاہ اور منصب مین اور تیسرے حکم کیا مجکو یہ کہ ملائے رکھون ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتا یعنے ناتے والا اور چوتھے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگون مین کسی سے کچھ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنے سننے والے پر اور چھٹے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کے اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کے ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کے سے اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو پس تحقیق یہ سات خصلتین اس خزانے سے ہین کہ رب العزت کے سے نیچے عرش کے کہ فیوض اور برکات اس سے نازل ہوتی ہین نقل کی یہ احمد نے **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پھیری ہے اور ملا علی ق نے اس کلمہ یعنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہ کلمات حیلہ گنج معنوی سے ہین کہ رکھا گیا ہے وہ گنج نیچے عرش رحمان کے نہین پہونچتا طرف اسکے کوئی مگر ہو اہل خدا اور قوت اسکی کے یا گنج مین گنجون جنت کے سے اسلیے کہ عرش چھت اسکی ہے اور کہا کہ بعید ہے قول اسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سے ہین کہ نیچے عرش کے ہے اسلیے کہ یہ بات بلا دلیل ہے بلکہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہے جنت کے گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسکے معنون مین پس بعضون نے تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز رکھا گیا اسلیے کہ یہ مانند کنز کے ہے بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنے کے لوگون کی نظرون سے یا اسلیے کہ یہ جنت کے ذخیرون مین سے ہے یا یہ کہ اسکے کہنے والے کے لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہے جنت مین اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین نے یہ کلمہ حضرت کے پاس پڑھا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا ہے تو کیا ہے تفسیر یعنے معنے اسکے مین نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پھرنا اور بچاؤ اللہ کے گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے

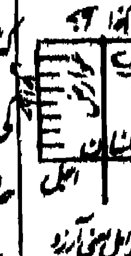
اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے انتہی اور شاہ شیخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے وصیت کی ہے طالبون کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے کہ کوئی چیز
مددگار زیادہ اس سے واسطے توفیق عمل کے نہیں ہے ❊ ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ
فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوش آتین
انکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کھانا یعنی واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنے کے دین پر اور دوسرے عورتین یعنے واسطے بچانے نفس کے برے خطرون سے
اور تیسرے خوشبو یعنے واسطے تقویت دماغ کے کہ وہ جگہ عقل کی ہے بعضے حکما کے نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنے بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنے مگر بقلت
پائین عورتین یعنے یہانتک کہ نو تھین اور پائی خوشبو یعنے خارج سے باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئیون سے خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے
ف یعنے مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کے لیے ہے اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت سیر نہین ہوے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تا دم وفات اور یہ بات
تھی بسبب اختیار کرنے حضرت کے فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نے جو اپنے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اس مین طرح بطرح کی حکمتین تھین ❊ ع (وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ اِلَيَّ
مِنَ الدُّنْيَا) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشی دلی میری نماز مین
نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنے ذوق اور حضور اور راحت کو جو
کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہے کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنے اذان کہ تا نماز پڑھون مین اور رنج اور مشغولی
امور کامون کے سے خلاصی ہووے اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا مشتق ہے قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنے قرار اور ثبات کے اسلیے کہ دیدہ بسبب
نظارہ محبوب کے قرار پاتا ہے اور بسبب دیدار اسکے کے آرام پکڑتا ہے اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہتا ہے اور
یا مشتق ہے قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنے سردی اور خنکی آنکھ کے اور لذت اسکی کے مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ
کی بیچ دیکھنے دشمنون کے ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنے اسکی روایت مین یون ہے حبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا چاہیے کہ لفظ حدیث کے جیسے کہ اتفاق
کیا ہے ائمہ نے یعنے احمد اور نسائی نے اپر یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے تینون معجمون اپنے مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی
نے کامل مین اور حاکم مستدرک مین بھی لایا ہے اور کہا کہ صحیح ہے شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کے اور روایت نسائی مین بھی وجہ دوسری سے لفظ من الدنیا کا آیا ہے
اور یہ جو مشہور ہے لوگون کی زبان پر زیادتی لفظ وثلث کے یعنے بعد لفظ حبب الی کے یا بعد لفظ من الدنیا کے کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا
باوجود تفحص وتفتیش کے مگر دو جگہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سے کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث
کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسے کہ اس کتاب مین مذکور ہے اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظون مین سے کہ من الدنیا اور ثلث مین نہو تو بھی اشکال
نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال رکھتا ہے اسلیے کہ نماز دنیا سے نہین ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سے حیات اس عالم کی ہے یعنے اس عالم مین مجکو تین چیزین
خوش آتی ہین دو ان مین سے امور طبیعۃ دنیویہ سے ہین اور تیسری امور دین سے ہے صلوۃ جمہور کے نزدیک محمول ہے عبادت معروفہ پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صلوۃ
سے اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ❊ ع (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ
عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنے قاضی کرکر فرمایا دور
رکھ تو اپنے تئین استراحت اور تن آسانی سے اسلیے کہ بندگان خاص خدائے تعالے کے نہین آرام واستراحت مین ہوتے نقل کی یہ احمد نے ف بلکہ آرام واستراحت
خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ اور فرمایا

یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا اللہ نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا اور تمتع کے معنی ہیں مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے تقاضاء شہوت کے بطریق تکلف کے اور بہت نعمتوں میں رہنا اور حرص کرنی کھانے میں اور خواہشوں میں ۞ ع (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ) اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے سے رزق کے یعنے قناعت کرے تھوڑے پر راضی ہوتا ہے اللہ تعالے اس سے ساتھ تھوڑے سے عمل کے یعنے طاعت کے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہُ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھوکا ہوا یا محتاج ہوا یعنے کسی چیز کا پھر چھپائے اسکو لوگوں سے یعنے نہ کہے کہ میں بھوکا ہوں تا کچھ کھانے کو دیں اور نہ کہے کہ میں محتاج ہوں تا کچھ بخشیں تو ہوتا ہے وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اسکے یہ کہ پہونچا دے اسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف مراد بھوک سے وہ بھوک ہے کہ متصور ہو ساتھ اسکے صبر اور جائز ہو اس میں چھپانا والا تصریح کی ہے علماء نے کہ ایک آدمی اگر مرجاوے مارے بھوک کے اور سوال نہ کرے یا کھاوے نہیں اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ۞ ع (وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اپنے بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے باوجود عیالدار اور فقیر ہونے کے بچتا ہے حرام اور سوال کرنے سے پس وہ مرد کامل ہے اسلیے دوست رکھتا ہے اللہ تعالے ۞ ع (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَہَوَاتِہِمْ فَقَالَ اَذْہَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِہَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہے زید بن اسلم تابعی سے کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمرؓ نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہے لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا ہوں خدا تعالے سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس انکے کو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالے نے لے گئے تم اور بھرپور لیں تمنے لذتیں اور نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ انکے پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا ہمکو اس عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نے ف یعنے میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور چین کروں تو ڈرتا ہوں کہ یہ ثواب ہمارے عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسے کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملتا ہے اور آخرت میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ۞ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہ پیٹ بھر کھاتے یعنے گروہ صحابہ نے ساتھ آنحضرت کے کھجور سے بسبب فقر کے یہانتک کہ فتح کی ہمنے خیبر کو کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں نقل کی یہ بخاری نے بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ باب ہے بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنے کے ف امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کے امید رکھنے اور حرص کے معنے ہیں زیادتی آرزو اور ارادہ کے فرمایا اللہ تعالے نے ان تحرص علی ہداہم یعنے اگر زیادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی کے اور قاموس میں لکھا ہے کہ بدترین حرص یہ ہے کہ لیوے تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنے غیر کے حصہ میں انتہی اور مراد امل سے یہاں درازگی امل یعنے آرزو کی ہے امر دنیا میں اس حال میں کہ غافل ہو تیاری کرنے سے موت کے لیے اور توشہ آخرت سے جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور اپر درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنے علم و عمل کے محمود ہے بالاجماع جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی یعنے محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنے مال کے اور کثرت جاہ کے بری ہے و الا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کے حاصل کرنے پر اور بہت کرنے اعمال نیک پر مستحسن ہے بلا نزاع ۞ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْہُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی ہٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِہِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ

فَقَالَ ہٰذَا الْاِنْسَانُ وَہٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَہٰذَا الَّذِیْ ہُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَہٰذِہِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہٗ ہٰذَا نَہَشَہٗ ہٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ہٰذَا نَہَشَہٗ ہٰذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ کھینچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کو چار خطوں نے اسکو احاطہ کیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ میں اس شکل مربع کے کہ باہر نکلنے والا
تھا اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اس خط کے کہ درمیان میں اس جانب اسکے سے کہ درمیان میں ہے یعنے دونوں بازون اسکے سے وہ وجود درمیان
مین تھیں اسلیے کہ ایک جانب خط کے اندر ہے اور ایک جانب اسکے باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنے یہ جانب خط بیچ کے کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہے مثال آدمی کے
ہے اور یہ یعنے خط مربع اجل اسکی ہے یعنے مدت اجل اسکے کی اور مدت عمر اسکے کی ہے کہ گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ جانب خط کے کہ باہر نکلنے والی ہے یعنے مربع سے آرزو
اسکی ہے یعنے چیز آرزو کی گئی اسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ میں لونگا اسکو پہلے آنے اجل اپنی کے اور یہ خط ہے اس سے اسلیے کہ آرزو اسکی دراز ہے کہ نہیں فارغ ہوتا
اس سے اور اجل اسکی قریب تر ہے طرف اسکے اس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات میں یعنے آفات اور بلیات مثل امراض اور بھوک اور پیاس وغیر ذلک ان چیزون تک
کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھ اسکے پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ یعنی نہیں پہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا
کی اور گذر گیا یہ حادثہ بھی پہونچا حادثہ دوسرا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکھتا ہے اور گمان رکھتا ہے کہ پہونچے گا ان امیدون کو اور
حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پہونچے جان دیتا ہے اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیر ہمانے یہ لکھی ہے اور ظاہر
یہ ہے کہ گردانے جاوین عدد خطوط کے سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس سبب سے کہ یہ ایسا عدد ہے کہ تعبیر کی جاتی ہے ساتھ اسکے کثرت اور شاید
اشارہ ہے طرف سات اعضا کے پھر دیکھی مین نے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی شرح کے اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین فتدبر وہ صورت یہ ہے شرح (وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ہٰذَا الْاَمَلُ وَہٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ہُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَاءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انسؓ سے کہا خط کھینچے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنے مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنے جو کہ نکلا ہوا ہے مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنے مربع
اجل اسکی ہے پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشہ میں ہے کہ ناگہان پہونچا اسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے آدمی چاہتا ہے کہ پہونچے
کہ دور تر ہے پہونچے ناگہان اجل پہونچتی ہے اور بغیر حاصل ہونے آرزو کے چل کھڑا ہوتا ہے شرح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَہْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ
مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اسی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان
و قوی ہوتی ہین اس مین دو چیزین حرص مال پر یعنے اسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڑھا ہو دو
صفتین اس سے شکستہ اور سست نہیں ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کے اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہیں آتین اور سبب قوی ہونے انکے کا سبب
ضعف بدن کے ہے کہ اس مین شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھے ضعیف ہوگئی وہ دفع اسکو نہیں کر سکتی سے بجمائے خوے بدگم شدہ
قوت برکندن آن کم شدہ شرح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِیْ اثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت
ہے ابو ہریرہؓ سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑھے کا اور آرزو اسکی جوان یعنے قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو سے عمل کی سستی ہے تاخیر عمل کو شرح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلٰی امْرِیءٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَّغَہٗ سِتِّیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی خدا
تعالے نے گنجایش عذر کی اور دور کیا عذر اس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالے نے اسکی اجل کو یہانتک کہ پہونچایا اسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے
اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پھر تو یہ عذر خواہی کی اور چھوڑے گناہ اب عذر کیا جگہ عذر کی رہی جوان کہتا ہے کہ جب بڈھا ہونگا توبہ کرونگا بڈھا کیا کہیگا اور بعضے
کہتے ہین کہ معنے عبارت کے یہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کرتے اور اس مین تقصیر نہ کرے شرح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ







عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کے لیے دو جنگل بھرے ہوے مال سے یعنے بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈھے تیسرا جنگل مال کا یعنے سیر نہیں ہوتا آدمی بسبب حرص کے اور نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنے جب تک گور میں نہیں جاتا حرص اُس سے نہیں جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ حرص مذموم سے جس کسی سے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ توبہ گناہ سے مقبول ہے عمل ظاہر باطن سے اور یا یہ معنے ہیں کہ پھرتا ہے اللہ تعالے ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق ازالہ اس خصلت بری کے اور تہذیب نفس کے اُس سے اور اس میں تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھ رہا ہے جبلت میں آدمی کے ش ع ۲

(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنے دونوں مونڈھے میرے جیسے ایک روایت میں ہے بحسب عادت کے کہ وقت کلام اور نصیحت کرنے کے پکڑتے پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مردوں سے کہ قبر میں آسودہ ہیں اور سب گذر گئے ہیں اور مشابہت کر انکے ساتھ کہ زندگی میں بیچ حکم مردہ کے رہے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میرک نے کہ اس میں نظر ہے اسلیے کہ یہ جو روایت یہاں نقل کی ہے یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور لفظ بخاری کے اور طرح ہیں اور او عابر سبیل میں لفظ او کا یا تنویع کے لیے ہے یا بمعنے بل کے ہے ترقی کے لیے یعنے بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنے والا راہ کا ہے اس میں مبالغہ زیادہ ہے اسلیے کہ مسافر کبھی چند روز کہیں اقامت بھی کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنے والا ہے چلا جاتا ہے اور دل کسی چیز سے نہیں لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ جانا پیوند اسکا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے سے روح کے لیے اور بدن کے مرنے سے معدوم و نابود نہیں ہو جاتے بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اُسکا جیسے کہ سلب کیجاتی ہیں اُس سے آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیے جاتے ہیں اس سے اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتے ہیں گھوڑے اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریاں اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہیں پس مشابہ ہونا ساتھ مردوں کے اور آنا اُنکے حکم میں یہ ہے کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علائق بدنی کے حتے الامکان پس قطع کرے تصرف روح کا اعضا سے بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانے کہ جو کچھ کہ اُسکے تصرف میں ہے دنیا سے اسکے ملک سے نہیں ہے بلکہ تمام اللہ تعالے کے ملک سے ہے اور علامت اسکی یہ ہے کہ اُسکے جاتے رہنے سے غمگین نہو اور نہ اُسکے ہونے سے خوش اور اسی طرح انقطاع کرے اہل و اقارب سے اور آشناؤں سے اور اُنکے سبب سے حرام و مکروہ میں نہ پڑے پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کے متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردوں کے اور داخل ہوگا اُنکے حکم میں بعد ازان رعایت کرے اور شرائط آداب کے کہ بسبب اُنکے مشابہ ساتھ مردوں کے ہو ایک ان میں سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوائے خدائے تعالے کے جیسے کہ موت ہے اور زہد ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اسکی سے اور شہوات اور لذتوں اسکی سے جیسے کہ موت سے اور توکل ہے اور وہ برآنا ہے قید اسباب سے جیسے کہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہے شہوت نفسانیہ سے جیسے کہ موت سے اور توجہ الی اللہ اور منہ پھیرنا ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے پس باقی نرہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوائے خدائے جل وعلا کے اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہے حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جیسے موت نے مجاہدہ ہے اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور در آنا ہے بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالے کے اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولے سبحانہ تعالے کے بے منازعت و اعتراض کے جیسے کہ موت سے اور ذکر ہے اور وہ باہر آنا ہے ذکر ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسے کہ موت سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشابہ ہوگا مردوں کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ ہیں معنے قول آنحضرت کے وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہاب متقی رح نے بیچ رسالہ فضل التوبہ کے ش ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ

شَیْئٌ تُصْلِحُہٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال میں کہ میں اور ماں میری مٹی سے لیپتی تھی کچھ یعنے دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہی یہ یعنے لیپنا ای عبداللہ کہا میں نے ایک چیز ہی یعنے دیوار کہ درست کرتے ہیں ہم اُسکو یعنے بخوف گر پڑنے اُسکے کے یا زیادتی استحکام کے لیے فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہی اس سے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہی ف یعنے اجل قریب تر ہی خراب ہونے اس گھر کے سے یعنے تو سنوارتا ہی گھر کو بخوف گر پڑنے کے پہلے مرنے تیرے کے اور ہی یون کہ تو مرجاوے گا پہلے کرنے اسکے کے پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گھر سے اس میں دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کے لیے ہوگا ؛ ع

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُھْرِیْقُ الْمَاءَ فَیَتَیَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْکَ قَرِیْبٌ یَقُوْلُ مَا یُدْرِیْنِیْ لَعَلِّیْ لَا اَبْلُغُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پیشاب کرتے یعنے کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے یعنے پہلے اسکے کہ وضو کریں پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہی یعنے اس قدر دور نہیں کہ اسکے سبب سے تیمم کیجیے فرماتے آنحضرت کہ کس چیز نے معلوم کروایا مجکو یعنے کیا جانوں میں کہ شاید نہ پہونچوں میں اس پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں ف یعنے ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفا نہ کرے اور اجل آ پہونچے اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اسلیے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے ؛ ح

(وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَھٰذَا اَجَلُہٗ وَوَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ قَفَاہُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اسکی ہی یعنے نزدیک ہی اُس سے اور رکھا آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک گدی اپنی کے یعنے واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا گدی سے یعنے واسطے دکھلانے درازی آرزو کے پس فرمایا اس جگہ یعنے دور تر ہی آرزو اسکی یعنے اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کے ہی اور ملا علی رح نے یون لکھا ہی کہ یہ ابن آدم ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورت معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اُسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آگے کے جانب اپنے بیچ مسافت زمین کے یا بیچ مسافت ہوا کے طول میں یا عرض میں اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اس جگہ کے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہی اور رکھا ہاتھ اپنا یعنے وقت کہنے ھذا ابن آدم وھذا اجلہ کے بیچ عقب اس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنے بہت کھولنے بالشت کے ساتھ ہتیلی اور انگلیوں اپنے کے یا معنے بسط کے یہ ہیں کہ پھیلایا مسافت میں اُس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اسکے طرف اجل کے پس فرمایا اس جگہ اور اشارہ کیا طرف دور کے کہ یہ آرزو اسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اسکے آرزو اسکی سے اور آرزو اسکی دراز تر ہی اجل اسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اسپر ؎ کل امرء مصبح فی اہلہ ؛ والموت ادنیٰ من شراک نعلہ ؛ یہ مضمون مجھے سوجھا ہی اس مقام میں واسطے واضح کرنے مطالب کے

(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اُسکے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنے دوسری لکڑی سے یا دونوں سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہی یہ یعنے کیا ہی مراد اس سے اور کس کی مثال ہی یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا انسان ہی یعنے پہلی لکڑی مثال کی ہی اور یہ دوسری لکڑی کہ اُسکے پہلو میں گاڑی میں نے مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی میں نے آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہی اسکے حاصل ہونے کا پس پہونچتی ہی اجل یعنے پہلے اسکے کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں

(وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی

ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف
یعنے آخر امت میری کی ابتدا ساٹھ برس ہین اور انتہا اُسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کے ہی اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہی جیسے آگے کی حدیث مین فرمایا ہی ع
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کے ستر تک اور کمتر ہین امت مین سے ایسے لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ستر سے کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع ہم پائی ہی ہمنے اوپر درازگی عمر کے اس امت مین عمرین صحابہ اور ائمہ مین
سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے ہوکر مرے اور اسما بیٹی ابوبکرؓ کے سو برس کے اور حال انکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹے تھے اور نہ عقل مین کچھ
خلل آیا تھا اور اُن دونوں سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کے ہوکر مرے ساٹھ برس کفر کی حالت مین رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام مین
اور اُنسے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑھائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم (وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ) اور ذکر کی گئی
حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) روایت ہی عمرو بیٹے شعیب کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ
سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکھنا آرزو
بقا کا دنیا مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالے رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا او
زہد بیر غبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کے ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو
پھر کہانسے کھاونگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہے گی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد ہین
یقین کرنے رزاقیت حق کے اور زہد کرنیکے دنیا مین اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکھا ہی کہ اعتقاد جب حد
جزم کو پہونچے اور سند پکڑے ہنوز الا ساتھ دلیل اور برہان کے ہوکر اثبات حق کرے اُسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق
دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اُن چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہون شرع کے اور ان چیزون سے کہ مخالف شرع کے ہون
باز رکھے اسکو یقین نہین کہتے مثلاً سبھون کو جزم آنے موت کا حاصل ہی لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنے اسکے سبب سے
مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہون کے وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہ چاہیے اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُنکی جگہ یقین کے ہین یعنے اُنپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول انکے چار چیزین ہین کہ سالک کو اُنپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہی حق
تعالے ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہی دوسرے توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالے کی ضمانت پر بیچ پہونچانے رزق کے تیسرے یقین کرنا بیچ جزاے اعمال
کے قسم ثواب و عذاب سے چوتھے یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالے مطلع ہی بندون کے احوال پر بہرحال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کے یہ ہی کہ نہین التفات ہوگا
طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کے اجمال ہی بیچ طلب کرنے اُسکے کے یعنے میانہ روی کریگا اُسکے طلب کرنے مین یا ترک کرنا تاسف
کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا بیچ جزاے اعمال کے سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا کے
تعالے کے یہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خداے تعالے پر اور توکل
کرنا اسپر جیسے کہ کہا ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خداے تعالے پر ایک مرتبہ عالی ہی مراتب سے اور
اُس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اُسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابوالحسن شاذلی ؒنے اکثر پردے خلق کے حق سے دو ہین

فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہے دونون پر دون مین اور منقول ہے اصمعی سے کہا انہون نے کہ پڑھی مین نے ایک اعرابی کے آگے سورۂ والذاریات
پس جب پہونچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نے بس کر پھر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اسکو اور بانٹا اسکو ان لوگون پر کہ آگے اسکے تھے اور پھینک دیا
اسکے اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کے اور توڑ ڈالا انکو اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا پھر ملا مین اس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تھا جسم اسکا اور زرد
ہو گیا تھا رنگ اسکا پس سلام کیا اسنے مجھپر اور کہا پڑھ وہی سورہ پس جبکہ پہونچا مین اسی آیت پر یعنے وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا
ربنا حقا پھر کہا اعرابی نے کہ کچھ اور بھی سوا اسکے پس پڑھا مین نے فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہے وہ شخص
کہ غصہ دلایا اللہ تعالے کو یہان تک کہ قسم کھائی پس نہ سچ مانا کہنا اسکا یہانتک کہ تکلیف دی اسکو قسم کھانے کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتھ اسکے دم اسکا ح س
مدارک ۞ وعن سفیان الثوری قال لیس الزہد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزہد فی الدنیا قصر الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے سفیان
ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتھ پہننے کپڑے موٹے اور سخت کے اور ساتھ کھانے دال دلیے اور بے مزہ کے اور روٹی خشک کے نہین ہے زہد دنیا مین مگر کوتاہی
آرزو کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتھ زبر خ اور زیر شین کے وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتھ زبر ج
اور زیر شین کے کھانا سخت بے مزہ اور بعضون نے کہا روٹی بغیر سالن کے اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنے کے طرف توبہ کے اور
علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہے کہ ہو یہی حال قلبی کے کہ بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبے کے اور نہین ہے مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کے
اسلیے کہ برابر ہین دونون امر اس مین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہے لباس کی بے تکلفی کو اور کم کھانے اور بے مزہ کھانے کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندے کے طریقت
پر حاصل یہ کہ حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہے واسطے ہلاک ہونے والے کے نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مثال یہ ہے دل کشتی کے کہ اگر پانی کشتی کے
اندر آوے تو ڈبو دیتا ہے اسکو مع بیٹھنے والون اسکے کے اور اگر باہر اسکے رہتا ہے اور گرد اسکے تو جاری کرتا ہے اسکو اور پہونچاتا ہے اسکو طرف جگہ اسکی کے چنانچہ اسی لیے
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سے پہننا لباس عوام کا اور بعضون نے
لباس امیرون کا سا واسطے چھپانے احوال اپنے کے ۞ وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شئ الزہد فی الدنیا قال طیب الکسب وقصر
الامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ یار ہے امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سے اس حال مین کہ
پوچھا گیا انسے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کسب سے مراد ہے مکسوب یعنے کھانے
پینے کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم
واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنے ساتھ بہت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہے عقبے مین اگر کوئی کہے
کہ کیا ہے دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اسکا یہ ہے کہ یہ رد ہے اس شخص پر کہ گمان کرتا ہے کہ زہد بیچ ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کھانے سوکھی
روٹی اور اسی کسی کے ہے اسکو رد کیا کہ نہین ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اسکی یہ ہے کہ کھاوے تو حلال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ
کرے آرزو کو جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضایع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا مین
یہ ہے کہ نہ اس چیز پر کہ تیرے ہاتھ مین ہے بہت اعتماد کرنیوالا ہو بہ نسبت اس چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ مین ہے ۞ باب استحباب المال والعمر للطاعۃ باب ہے بیچ
بیان محبت مال کے اور عمر کے طاعت کے لیے ف یعنے اسمین بیان ہے اسکا کہ جائز ہے طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطے صرف کرنے انکے کے عبادت
اور طاعت مین ۞ استحباب نیک گننا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہے اسلیے کہ آدمی بالطبع اسکی طرف مائل ہے اور عمر ساتھ زبر اور پیش
عین اور جزم میم کے زندگانی اور جینا اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کے بھی آیا ہے اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہے ۞ الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے ف متقی وہ کہ بچے ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا
لہو ولعب مین اور بعضون نے کہا کہ متقی وہ ہے کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع کرے خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سے اور غنی سے مراد تونگر ساتھ مال
کے ہے یا ساتھ دل کے اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہین ہے غنا نفس کے اسلیے کہ وہ اصل اور
فرد اکمل ہے غنا مین اور مترتب ہوتا ہے اسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہے حاصل ہونے درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہے اور اس سے دلیل
پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سے انقطاع
کر کر مشغول ہو اپنے رب کی عبادت مین یا مراد ہے خیر پوشیدہ کرنے والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالے کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع
نہو اسپر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہے اور حفی ساتھ حاے مہملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنے مہربانی اور احسان کرنے والے کے حق پر اور صحیح اول ہی ہے
اور اس مین دلیل ہے اسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سے اور جسنے فضیلت دی ہے اختلاط کو تاویل کی ہے اسکی ساتھ گوشہ نشینی کے وقت فتنہ کے یا حمل کیا ہے
اوپر اختلاط برون کے شرع (وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سر اسکا یہ ہے لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل
قرآن کے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ
عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی لوگون مین سے بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر
اسکی اور نیک ہون عمل اسکے پھر کہا اس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور برے ہون عمل اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے
ف ظاہر عبارت سے یہ حکم غالب کا ہے یعنے اچھے یا برے عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت
ہوا اس مادہ کا ماورائے طرح (وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقُتِلَ اَحَدُہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَہٗ بِجُمُعَۃٍ اَوْ نَحْوِہَا فَصَلَّوْا عَلَیْہِ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَیَرْحَمَہٗ وَیُلْحِقَہٗ بِصَاحِبِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ صَلٰوتُہٗ بَعْدَ صَلٰوتِہٖ وَعَمَلُہٗ بَعْدَ عَمَلِہٖ اَوْ قَالَ صِیَامُہٗ
بَعْدَ صِیَامِہٖ لَمَا بَیْنَہُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے عبید بیٹے خالد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا
درمیان دو شخصون کے یعنے صحابہ مین سے پس مارا گیا ایک اُن دونون مین سے اللہ کی راہ مین یعنے شہید ہوا جہاد مین پھر مرا دوسرا یعنے اپنے بستر پر بعد شہید ہونے
بھائی اپنے کے بعد ایک ہفتہ کے یا قریب ہفتہ کے یعنے تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اُسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تمنے اور
کیا پڑھا تمنے نماز مین کہ اُسپر پڑھی یعنے کیا دعا کی اسکے لیے کہا صحابہ نے کہ دعا کی ہمنے خداے تعالے سے کہ بخشے گناہ اسکے اور رحمت کرے اسپر اور پہونچا دے
اُسکو ساتھ یار اسکے کے کہ شہید ہوا یعنے بیچ مرتبہ عالی اور مقام اُسکے کے جنت مین جیسے کہ دنیا مین اتحاد رکھتے تھے آپس مین اور رہتے تھے اکٹھے پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اسکی کے یعنے یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنے جبکہ یہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پہونچاوے اسکو ساتھ
یار اسکے کے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اسکے سے پس کہان گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کے اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ
بعد اسکے کیے یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکے کا کہ بعد اسکے رکھا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصون کے ہے بہشت مین اور قرب الٰہی مین بہت دور تر اور
زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنے مرتبہ اس میت کا اعلے ہے شہید سے یہان
اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہوا اس شخص پچھلے کا کہ ایک ہفتہ مین کیا اوپر شہادت اس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت
کہ ادا خدا مین ہوا اظہار دین حق مین پایا بلا اثر ہے خصوصا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہ زمانہ ابتداے اسلام اور قلت مددگارون دین کا تھا

اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پہلا بھی مرابطہ تھا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر طرح (وعن ابی کبشۃ الانماری انہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ثلث اقسم علیہن واحدثکم حدیثا فاحفظوہ فاما الذی اقسم علیہن فانہ ما نقص مال عبد من صدقۃ ولا ظلم عبد مظلمۃ صبر علیہا الا زادہ اللّٰہ بہا عزا ولا فتح عبد باب مسئلۃ الا فتح اللّٰہ علیہ باب فقر واما الذی احدثکم فاحفظوہ فقال انما الدنیا لاربعۃ نفر عبد رزقہ اللّٰہ مالا وعلما فہو یتقی فیہ ربہ ویصل رحمہ ویعمل للّٰہ فیہ بحقہ فہذا بافضل المنازل وعبد رزقہ اللّٰہ علما ولم یرزقہ مالا فہو صادق النیۃ یقول لو ان لی مالا لعملت فیہ بعمل فلان فاجرہما سواء وعبد رزقہ اللّٰہ مالا ولم یرزقہ علما فہو یتخبط فی مالہ بغیر علم لا یتقی فیہ ربہ ولا یصل فیہ رحمہ ولا یعمل فیہ بحق فہذا باخبث المنازل وعبد لم یرزقہ اللّٰہ مالا ولا علما فہو یقول لو ان لی مالا لعملت فیہ بعمل فلان فہو بنیتہ فوزرہما سواء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث صحیح) اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ انہون نے سنا رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کھاتا ہون مین انپر کہ وہ حق ہین اور پڑھتا ہون مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنے حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکھو اسکو یعنے آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کھاتا ہون اُنکی حقیقت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین کم ہوتا مال بندے کا بسبب صدقہ دینے کے یعنے صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہے ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہے پس حکم زیادتی کے ہے نہ نقصان کے اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اس سے مال ناحق کہ صبر کیا اس بندہ نے اُسپر یعنے اگرچہ شخص تھا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اس بندہ کے سبب خداے تعالے نے بسبب اُس مظلمے کے عزت یعنے اپنے نزدیک جیسے کہ وہ زیادہ کرتا ہے ظالم کے لیے اپنے نزدیک ذلت بسبب اُسکے یا زیادہ کرتا ہے اللّٰہ تعالے بسبب اُسکے عزت اُسکے لیے دنیا مین انجام کار کو جیسے کہ حاصل ہوتی ہے ظالم کے لیے ذلت بسبب اُسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر اُلٹ جاتا ہے امر کہ کیا جاتا ہے ظالم زیر دست اور ذلیل مظلوم کے آگے از روے جزاے موافق کے اور نہ کھولا کسی بندہ نے یعنے اپنے نفس پر دروازہ سوال کرنے کا یعنے لوگون سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مگر کہ کھولا اللّٰہ تعالے نے اُسپر دروازہ فقر کا یعنے احتیاج کا کہ طرح بطرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لے لیتا ہے اُس سے نعمت کہ اُسکے پاس ہے پس پڑتا ہے نہایت خرابی مین اور آپ پر وہ حدیث کہ کہا تھا مین نے بیان کرنا اُسکا پس یاد رکھو اسکو یہ ہے کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان اس حدیث کے نہین ہے دنیا مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہے احوال دنیا کا اُن چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اُسکو اللّٰہ تعالے نے مال اور علم کہ بسبب اُسکے طریقہ خرچ کرنے کا اور کیفیت خرچ کرنے مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہے پس وہ بندہ تقوی کرتا ہے اس مال مین رب اپنے کا کہ نہین خرچ کرتا اُسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہے اپنون سے اور کام کرتا ہے واسطے خداے تعالے کے اس مال مین موافق حق مال کے یعنے ادا کرتا ہے واسطے اللّٰہ تعالے کے حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کے مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے پس یہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کے ہے یعنے بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کے ہے عقبے مین اور دوسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو اللّٰہ تعالے نے علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہے اور نہین دیا ہے اسکو اللّٰہ تعالے نے مال پس یہ بندہ بمقتضاے علم کے کہ رکھتا ہے صادق ہے نیت اسکی اور دوست رکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے مال کے ہونے کی کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانے کا سا کہ تقوے کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق مین پس ثواب ان دونون کا برابر ہے یعنے اگرچہ بندہ اول بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہے اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اُسکا پاتا ہے اور تیسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو خداے تعالے نے مال اور نہین دیا ہے اُسکو علم کہ بسبب اُسکے تقوے کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہے بیچ مال اپنے کے بغیر استعمال کرنے علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہے کبھی از راہ حرص اور حب دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہے واسطے ستانے اور دکھانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوے کرتا بیچ خرچ کرنے اس مال کے رب اپنے کا یعنے بسبب نہونے علم کے بیچ لینے اور صرف کرنے اُسکے کے اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتے دارون سے یعنے بسبب قلت رحم اور نہونے علم اور ہونے کثرت حرص و بخل کے اور نہین عمل کرتا اس مین ساتھ حق کے یعنے کسی طرح کے حق کے

خواہ اسکا ہو خواہ بندون کا پس یہ شخص نیت بدتر ین مرتبہ کے ہو اور چوتھا وہ بندہ ہو کہ نہین دیا اسکو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ
کہتا ہو کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلانے کا سا یعنے اہل شر مین سے پس وہ مغلوب ہو بسبب نیت اپنی کے یا پس وہ بدنیت ہو نقل کیا
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہو ف یہان نیت کو اور یہ معنے عزم کے حمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہو اور معنے عزم کے یہ ہین کہ بعد ہو اسپر اور کوئی
مانع اسکی جانب سے نہین ہو اگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اسکو اگر قدرت پاوے اور پہونچے اُس تک تہ سے توقف کرتا ہو مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھے گنہگار ہو اور ماخوذ
ہو پہ اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہو لیکن ایک گناہ علحدہ ہو اور تفصیل کلام کی یہ کہ اول پس شیطان ہو کہ دل مین پڑتا ہو بغیر کسب عمل کے اسکو ہاجس کہتے ہین اور ہاجس
پر مواخذہ نہین ہو اور جب خاطر مین ٹھیرے اور باطن مین جولان کرے اور پھرے اسکو خاطر کہتے ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف ہو اگر جزم
نہین پیدا ہو اور یہ خصائص اس امت سے ہو بعد ازان ہم ہو کہ قصد و نیت فعل کی رکھے اور حسنات مین بمجرد قصد و نیت کے حسنہ کامل لکھتے ہین اور سیئات مین بعد ازان
عزم ہو جیسے کہ بیان کیا اس ہین مواخذہ جس طرح کہ ذکر کیا گیا ہ ح اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ یعمل للہ فیہ مین مال کی طرف پھیری ہو اور ملا علی رح نے علم کی طرف
یعنے کام کرتا ہو واسطے اللہ کے علم مین یعنی علم کے کہ ادا کرتا ہو حق اسکا اور عمل کرتا ہو اسپر ساتھ حق اللہ کے اور حق بندون اسکے کے پس یہ لکھکر قول ابن ملک کا مثل قول
حضرت شیخ کے نقل کیا ہو اور معنے لفظ یخبط کے حضرت شیخ نے یہ لکھے ہین کہ خبط و خلط کرتا ہو اپنے مال مین اور ہاتھ اور پاؤن مارتا ہو بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے
طریق خیر و شر مین اور صرف کرتا ہو اسکو غیر حق مین جیسے فرمایا ہو لا یتقی الخ اور ملا علی رح نے یہ معنے لکھے ہین کہ اُٹھتا ہو اور بیٹھتا ہو ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ دینے کے اور
مشاہدت ہوتا ہو مال مین باعتبار خرچ کرنے کے اور امساک کے اپنے مال مین (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ
وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو انس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے جبکہ
ارادہ کرتا ہو ساتھ بندے کے بھلائی کا یعنے انجام کار اسکے مین تو کروا تا ہو اُس سے بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت سے کہ کس طرح کرواتا ہو بھلائی اُس سے
یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہو اسکو عمل نیک کی پہلے موت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے یہانتک کہ مرتا ہو توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہو اسکا خاتمہ بخیر
اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اسی مین کار نیک کر سکتا ہو ۱۲ ح (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہو شداد بن اوس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ دانا اور توانا وہ شخص ہو کہ ذلیل اور فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالے کے امر کا اور منقاد کرے اسکو اُسکے حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کرے واسطے نواب
اور چیزکے کہ بعد موت کے پاویگا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہو کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنے جو کچھ کہ نفس چاہے چیزون حرام اور شبہات
اور لذات اور مرغوبات سے دیوے اسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہو اور خلاف فرمان حق کے چلتا ہو اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا
اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہو خدا تعالے سے کہ راضی ہو اور بخش دے اور بہشت مین داخل کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے حال تو وہ ہی
اور آرزو وہ رکھتا ہو اور کہتا ہو کہ رب میرا کریم و رحیم ہو بخش ہی دیگا مجکو حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہو مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ اور فرمایا ہو نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ اور فرمایا ہو اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور فرمایا ہو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ
حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پھر امیدوار رہنا نچاہیے بلکہ عمل کرے اور پھر امیدوار رحمت کا رہے اور ڈرتا رہے اسکے عذاب سے شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ نے شرح حکم کے
لکھتے ہین کہ علما باللہ نے کہا ہو کہ رجا وہ کہ معتبر ہو صاحب اسکا اسپر اور باز رہے عمل سے اور دلیر کرے اسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین ہو بلکہ وہ آرزو اور
فریب شیطان کا ہو اور حضرت معروف کرخی رح فرماتے ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بے عمل کے ایک گناہ ہو گناہون سے اور امید شفاعت نے سبب وسنے علاقہ کے
قسم ہو فریب سے اور امید رکھنا رحمت کا اُس سے کہ فرمانبرداری نکرے اسکی حمق و جہالت ہو اور حسن بصری رح کہتے ہین کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزو وانی نے

یہانتک کہ باہر نکلنے دنیا سے اور حال یہ ہو کہ نہیں ہو انکے لیے نیکی کہتا ہو ایک ان میں سے کہ اچھا رکھتا ہون میں گمان اپنے پروردگار سے کہ بخشنے والا ہو جھوٹ کہتا ہو اگر اچھا ہوتا گمان اسکا ساتھ پروردگار کے تو اچھے عمل کرتا اور فرماتے ہین حسن بصری کہ دور رہو ای بندگان خدا ان آرزوؤن باطل سے کہ یہ وادی احمقوں کے ہین کہ پڑے ہین لوگ ان میں قسم خدا کی نہدی خدا تعالے نے کسی بندے کو اسکی آرزوؤن سے خیر دنیا میں اور نہ آخرت میں اور عمر بن منصور نے اپنے ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکھتا ہو درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکھتا ہو تو خدا تعالے سے ساتھ کار بد اپنے کے ہوش میں آ کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہو تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ وان کا جواب دلے حدیث میں اکہ اسکے معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوے یعنے فرما نبردار کیا اور ذکر کیا نووی نے کہ کہا ترمذی نے اور اور علمار نے کہ معنے دان نفسہ کے حاسبہا ہین یعنے محاسبہ کیا اپنے اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا میں پس اگر ہین اچھے تو حمد کرے اللہ تعالے کی اور اگر ہین شر تو توبہ کرے اُنسے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اسکے کہ حساب کیا جاوے عقبے میں جیسے کہ روایت کیا گیا ہو حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالے نے ولتنظر نفس ما قدمت لغد ۰ ع ح الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت ہو ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا تھے ہم ایک مجلس میں پس آئے ہم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرت کے سر پر نشان پانی کا یعنے بسبب نہانے کے پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو خوشدل یعنے اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہو فرمایا کہ ہاں کہا راوی نے کہ پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کے کہ نیک ہو یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہو مضائقہ دولتمندی کا واسطے اُس شخص کے کہ ڈرے اللہ عز وجل سے اور صحت یعنے بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کے ہو واسطے پرہیزگار کے بہتر ہو دولتمندی سے اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سے ہو کہ شکر اُسکا واجب ہو اور سوال کیا جاویگا بندہ اس سے قیامت میں جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کہا تھا مال اگلے زمانے میں مکروہ وناپسند یعنے اسلیے کہ زہد وقناعت دنیا میں شعار اُس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بے سعی وتردد کے اور بغیر توجہ کے طرف پادشاہون اور امیرون کے پہونچتا تھا اور اُنسے ایذا اور خواری نہیں پہونچتی تھی پس لیکن اس زمانہ میں مال سپر ہو مومن کی یعنے چونکہ اس زمانہ میں باعث زہد اور قناعت کے سست ہوگئے ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطے حاصل کرنے قوت کے توجہ اور تردد اغنیار کے دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اُٹھائی جاتی ہو مال حلال سپر مسلمان کی ہو کہ اسکے سبب سے بچتا ہو پڑنے سے حرام وشبہ میں اور باز رکھتا ہو اسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کے سے اور کہا سفیان نے اگر نہوتے یہ دینار تو البتہ رومال یعنے بیقدر کر ڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتھ اسکے کے ان اموال سے کچھ یعنے تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیے کہ اصلاح کرے اسکو یعنے ضائع نکرے اسکو بلکہ بڑھا دے اسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کرے اسکو بوجہ قناعت کے اسلیے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہو کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول ان شخصون کا کہ ہاتھ سے دین اپنے دین کو یعنے دنیا کے حاصل کرنے کے لیے اور کہا مال حلال نہیں اٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یعنے مال حلال میں اسراف کرنا نہ چاہیے اور اسکو نگاہ رکھے اور باحتیاط خرچ کرے تا چندے باقی رہے اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہو کہ مال حلال کم ہوتا ہو اور اس قدر نہیں ہوتا کہ اُس مین اسراف کر سکین شج (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

کہ پکارے گا پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ حکم کریگا اسکو خدائے تعالے اسکا دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے یعنے وہ کہ عمر انکی دنیا مین ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہو کہ فرمائی اللہ تعالے نے اسکے حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنے تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے اس مین ایسا عاقل کہ اسکی شان سے ہو یہ کہ نصیحت پکڑے اور حالانکہ آیا تمھارے پاس ڈرانے والا یعنے پڑھایا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِیْ عُذْرَۃَ ثَلٰثَۃً اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفِیْنِیْہِمْ قَالَ طَلْحَۃُ اَنَا فَکَانُوْا عِنْدَہٗ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ اَحَدُہُمْ فَاسْتُشْہِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْہِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ قَالَ طَلْحَۃُ فَرَاَیْتُ ہٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَۃَ فِی الْجَنَّۃِ وَرَاَیْتُ الْمَیِّتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ اَمَامَہُمْ وَالَّذِی اسْتُشْہِدَ اٰخِرًا یَلِیْہِ وَاَوَّلَہُمْ یَلِیْہِ فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَقَالَ وَمَا اَنْکَرْتَ مِنْ ذٰلِکَ لَیْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ مُّؤْمِنٍ یُّعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ لِتَسْبِیْحِہٖ وَتَکْبِیْرِہٖ وَتَہْلِیْلِہٖ) اور روایت ہو عبد اللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مسلمان ہوے یعنے اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہدہ کے اور تھے وہ فقر و فاقہ والے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہو کہ کفایت کرے مجکو انکی خبر گیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کر دے تا مجکو حاجت نہو انکی خبر گیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اس لشکر مین ایک شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بھیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اس لشکر مین دوسرا شخص ان تینون مین سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنے اس حال مین کہ مرابط اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکھا مین نے یعنے خواب مین اُن تینون کو بہشت مین اور دیکھا مین نے اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر آگے انکے اور دیکھا مین نے اسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہو اسکے اور متصل ہو ساتھ اُسکے اور دیکھا مین نے ان تینون کے پہلے کو یعنے جو کہ پہلے شہید ہوا تھا ان مین سے کہ نزدیک جاتا ہو اُس شہید آخر کے اور سب سے پیچھے ہو پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنے چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے اُن سے ہوتا اور اس ترتیب کے برخلاف دیکھا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تو نے اس قضیہ مین سے یعنے آگے سب سے دیکھنا تیرا اسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہ انکار کی نہین ہو اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہو کوئی افضل نزدیک خدا کے اُس مسلمان سے کہ دراز کیجاوے عمر اسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنے اُسکے کے خدائے تعالے کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کے ف اور مانند انکے کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر و فضیلت اسکی زیادہ تر ہوگی اس سے اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سے اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہو کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہوئی چنانچہ یہان بھی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہو اسکی طرف کہ تھا وہ مرابط الخ رواہ احمد (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْہِہٖ مِنْ یَّوْمٍ وُّلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ ہَرَمًا فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّہٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادُ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ) اور روایت ہو محمد بن عمیرہ سے اور تھے وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گرے اپنے منھ پر اس دن سے کہ پیدا کیا گیا ہو یہانتک کہ مرے بوڑھا ہو کر بیچ طاعت اللہ کے یعنے فرض کیا جاوے کہ وقت پیدایش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نماز ہی مین منھ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہونچے تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنے پڑے رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اس دن کے یعنے روز قیامت کے بسبب دیکھنے ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کے تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنے پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے بَابُ التَّوَکُّلِ وَالصَّبْرِ باب ہو بیچ بیان توکل کے

[illegible]

اور صبر کے ف وکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زیر اور زبر کے اسم ہے اس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اس سے اور شرع مین عبارت ہے سپرد کرنے بندے کے سے اپنے کام کو خدا کے تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور بتری کرنا اپنے حول وقوت سے اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اسکا رزق مین ہوتا ہے اور حقیقت مین معنے توکل کے بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونے حق عزوجل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب وکسب کا شرط اسکی نہین ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اس سے ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہے اور کسب وکار ساتھ اسکے منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہین واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہین تا نظر اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہونچنے مین شرط نہین ہے اور بعضون نے تفسیر کیا ہے توکل کو ساتھ نکل آنے کے کسب واسباب سے بسبب اعتماد کے رزاقیت پروردگار تعالے پر اور یہ ابتدائے حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل سے ساتھ اسکے اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اسکے کے ایک ہی حال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگادے اور بطریق خرق عادت کے اسی وقت وہ پھل لاوے یقین اسکا قدرت صانع تعالے پر اس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کے بطریق عادت معمول کے پھل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور ترتیب مسببات کے اسپر زیادہ ہے اور بیچ سب سببی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور بیان کتنے ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کے معطل کرنا پیدائش آلہی کا ہے اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے کہ اسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین کبرے رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا اور باز رکھنے نفس کے محبوبات اسکے سے اور عوارف مین لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدائے تعالے پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال وکرامات کا اور اقسام صبر فرض ونفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہے ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہے ف جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کی ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اسکا کہ کہتا ہے سب چیز سے باز آیا مین اور زہد وتقوی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کے ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالے پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور حلاوت اس مین ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہے کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہین بجالا سکتا پس توکل کرنا شخص واجب ہے چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگون مین تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدائے تعالے کو وکیل اور لینے کا اور ضامن صلاح اپنے کا جانکر محض اسی پر اعتماد وبھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہے ہرگز فوت نہوگا اور حکم آلہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدائے تعالے ضامن بندون کی روزی کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اسپر قسم کھائی ہے فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدے اسکے کے اعتماد نکرے اور باور نہ کرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکتساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نجانے اور رزاق سوائے خدا کے کوئی نہین ہے سبب وبے کسب بھی پہونچاتا ہے ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اور کسب وسبب مین مشغول ہونے کو بھی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل کا اسپر نکرے اور وعدۂ آلہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب

کی دیگا تو بھی خدائے تعالے روزی پہونچا دیگا اور یہ درجہ ادنے اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین
اور اعلے تر اس سے درجہ خاص کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اسکے حکم کو سونپے اور کچھ تردد اسکے دل مین نرہے اور یہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون معلوم
ہوا اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب وسبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کے وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب وسبب کے ہو اور اسکو شرک خفی کہتے ہین پس جو کسب کرنیوالا
ہو اعتماد اسکے دل کا خدا پر ہو تو داخل متوکلون سے ہی لیکن اعلے درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپے امور اپنے
اسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج وبلا پر کہ پیش آوے راضی
وصابر ہوکر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہی اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے
بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور وفتور دیکھے اسکو
ضرور ہی کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہوتا کہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اس کار وسبب سے کہ قطعاً کار برآری اسکے سوا
نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسے کہ ہاتھ سے کھانا کھانا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کھانا خود بخود منھ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون وحماقت کہتے ہین
اور حق توکل ایسے امور مین یہ ہی کہ جانے کہ حق تعالے نے طعام اسلیے پیدا کیا ہی اور خالق ورزاق سب کا وہی ہی یہ سبب اس کار کا ہی کہ خدائے تعالے نے ہمکو دیا ہی
اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ ہاتھ کتنون کے اور بھی سر انجام پاتے ہین اور اسپر ہاتھ باز رکھنا اُس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اسکے قطعی نہو مانند لینے خرچ راہ کے
سفر مین اور مانند اسکے کے روا ہی اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والون کا بھی منقطع ہوجاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد خدا
پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلی درجات سے ہی اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اسکے تنگی پر صابر نہ ہون
اور رضا مند نہ ہون اسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکھنا بھی واسطے عیال کے ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے چالیس روز تک منافی توکل کے نہین کہ رسول
علیہ السلام نے رکھا ہی اور اسی طرح ہی علاج بیماری کا اور رکھنا چیزون ضروری کا مانند باسن وکپڑہ وغیرہ کے کہ ہر روز کام مین آتے ہین لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکھے اور سب
کچھ ترک کرے اور دل اُسکا اللہ تعالے پر مطمئن ہو یقین ہی کہ اعلے درجہ ہی اسکے لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کرنے کے فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہو
اسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہی ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا غیر طبیب سے شرط توکل ہی اور کہا ہی علمائے نے کہ توکل سوائے توحید اور
زہد کے راست نہین آتا اور مراد توحید سے بیان یہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدایش اللہ تعالے کی جانے اور جانے کہ محرک سب کا سوائے واحد حقیقی کے کوئی نہین جو
کچھ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہ سے ہی جبکہ دلپر یہ بات غالب ہوجاویگی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت مین
مشغول ہوسکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کے عبادت میسر نہین ہوسکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہی ساتھ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون
پر ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل
بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین
بشارت ہی وبشر الصابرین اور چھٹے محبت خدائے تعالے کی ہی ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور
آٹھوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالے کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش
کرے ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکے حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے
کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے اس مین کہ
جو کچھ مقدر ہی جزع وفزع سے متغیر نہین ہوتا اور کم وبیش اور مقدم ومؤخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنے روکنا

نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہوں کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتوں سے محروم رہیگا اور عبادت نہین کر سکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب صبر نکرنے کے گناہوں سے حبط ہوگا۔ بحر العلوم ومغنی الطالب **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہین یعنے بیچ تمام اُن چیزون کے کہ کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکے کے پس نہین منافی ہے اُس حدیث کے کہ ہر ایک کے ساتھ ان مین سے ستر ستر ہزار ہونگے اور نہ طلب منتر کی کرتے ہین یعنے مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسمار الٰہیہ کے اور نہ شگون بد لیتے ہین یعنے حیوانات کے اڑجانے سے یا آواز کے سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسے کہ وارد ہوا ہے اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ کہا صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیاے کاملین سے ہے کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اسکے سے اور نہین التفات کرتے طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہے کہ نہین پہونچتے انکو غیر انکے اور اوپر عوام پس رخصت ہے انکے لیے دوا کرنے اور علاج کرنے کی اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشایش کا اللہ تعالی کی طرف سے ساتھ دعا کے ہوتا ہے جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دیجاتی ہے اسکے لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہے تو نے کہ حضرت صدیق نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اُنپر آنحضرت نے اسی لیے کہ جانتے تھے یقین و صبر اُنکا اور جبکہ لایا آپکے پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوائے مین کچھ ملک مین نہین رکھتا پس حضرت نے اسکو مارا اور غصہ کیا اسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب وسنت سے معلوم نہین ہوئے اور شارع نے انکو روا نہین رکھا اور امن نہین ہے اسمین پڑجانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کے اسلیے کہ یہ بات ثابت ہے کہ تطیر عادات جاہلیت سے ہے اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سے تمام مسلمانون پر لازم ہے اور باوجود اسکے اس مین فضیلت ہے اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہے بےحساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ اس بات کے اگرچہ جاہلیت سے ہوں اور یہ بھی درجات توکل سے ہے اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہے مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سے یہی معنے سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کے بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہے اور متوسطون کا اور انکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہے حاصل ہے ساتھ زیادتی کے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہے کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سے ساقط ہے اور وجود وعدم اسکا برابر ہوا ہے اور انکو بیچ مباشرت اسباب کے عبودیت اور فرمانبرداری امر کی ہے اور اس حیثیت سے حکم عزیمت کا پکڑتا ہے اور یہ مرتبہ اخص خواص کا ہے کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کے ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اسکی یہ ہے اور جزا انکی سب سے زیادہ ہے ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکھا ہے کہ اسباب دور کرنے والے ضرر کے تین قسم کے ہین ایک تو مقطوع بہ یعنے یقینی جیسے کہ پانی کہ دور کرتا ہے ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہے ضرر بھوک کو اور دوسری ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنے معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کے اور معالجہ حرارت کا ساتھ برودت کے اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنے دعا پڑھکر دم کرنی اور تعویذ نماز کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سے نہین ہے بلکہ ترک کرنا اسکا حرام ہے درصورت خوف موت کے اور اوپر موہوم پس شرط توکل یہ ہے کہ ترک کرے اسکو اسلیے کہ وصف کیا ہے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اوپر درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہے مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کے نزدیک اطبا کے پس کرنا اسکا نہین ہے مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کے اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنے اُسکے سے بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ
ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کے کذا فی الفصول العمادیہ انتہی (وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ
الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ہٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ
فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیَ انْظُرْ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ہٰؤُلَآءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ہٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَہُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہُمُ الَّذِیْنَ
لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْہُمْ قَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ مِنْہُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ
اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْہُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِہَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی اسی ابن عباسؓ سے کہا ابن عباسؓ نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ
ظاہر کی گئین اور دکھائی گئین مجکو امتین یعنے ساتھ انبیا انکے کے بطریق کشف کے یا خواب مین یا خبر دی ہی دکھانے انکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے
بسبب تحقیق وقوع کے ہی پس شروع کیا کہ گذرتا تہا ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ ایک شخص ہی یعنے تابع ہی اُسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اُسکا سوائے اُسکے اور گذرتا تہا
ایک اور پیغمبر حالانکہ اُسکے ساتھ مین دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتھ اُسکے کوئی نفر
بسبب متابعت کرنے کسی کے اُسکی پس دیکھا مین نے یعنے آگے اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک کہا ہی اور بہر دیا ہی اُسنے کنارۂ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت
امید رکہی مین نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسے پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کے یعنے جو کہ ایمان لائے تہے انپر پہر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ یعنے گویا کہ آنحضرت
نے حیا سے سر جہکا لیا تہا اُسوقت اور منہ پہیر لیا تہا اُس جگہ سے کہ جہان سے لوگ گذرتے تہے پس کہا گیا آپکو کہ دیکھو گے امت اپنی پس دیکھا مین نے یعنے آگے
اپنے انبوہ بہت کہ روک کہا ہی اُسنے کنارۂ آسمان کو یعنے پس قناعت کی مین نے اسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنے بلکہ تیرے لیے زیادتی ہی بہ نسبت سابق
کے دیکھ اِدھر اُدھر یعنے داہنے بائین پس دیکھا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہی اُسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنے مجکو کہ یہ یعنے تمام جو آگے اور داہنے اور بائین ہین
امت تیری ہین اور ساتھ انکے یعنے منجملہ انکے یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگے انکے ہین داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ
منتر پڑہواتے ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجکو انہین سے
یعنے متوکلین مین سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے کہا آنحضرتؐ نے خداوندا گردان تو عکاشہ کو اُن مین سے پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سے
یہ کہ کردے مجکو اُن مین سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ سبقت لیگیا تجہسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نبی سے اسمین رسول ہی حکم کیا گیا
ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہی یہ کہ ہون معنے اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین سے سوائے انکے اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہون معنے اسکے یہ کہ
انہین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور موئد ہی اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہین یعنے مگر وقت ضرورت کے لیتے
ہین اسلیے کہ آیا ہی داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ اُن مین سے سعد بن ابی وقاص بھی ہین عشرۂ مبشرہ مین سے یا مطلق داغ نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونے کے
قضا و قدر آلٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوائے
اُسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کے ہین خارج دائرہ وجود سے فانی اپنے نفسون کے خطوط سے اور نہ داغ لیتے ہین معنے اسکے یہ ہین مگر وقت ضرورت کے باوجود اسکے
کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالے سے رکہتے ہین نہ مرہم داغنے سے اور نہ منتر پڑہواتے ہین یعنے وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے
کہ ہو اس مین شرک اور نہ شگون بد لیتے ہین یعنے کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتے بلی وغیرہا جانورون چرندہ سے پس مراد یہ ہی کہ وہ چہوڑتے ہین اعمال جاہلیت کے
پہر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہین عدد مذکور سے کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہ عدد مخصوص اور کہ برائی داغ کرنا بھی اسباب وہمیہ سے ہی اور حدیثون مین نہی اس سے
آئی ہی اور وقت ضرورت کے کہ اگر حکم طبیب حاذق کے یقین ہوے تو اجازت بھی ہی اور حضرتؐ نے دوسرے شخص کے حق مین اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دیے

گئے تھے حضرت اُس مجلس مین دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش تھی دعا کی دوسرے کے حق مین نرہی یا یہ شخص اہل اس مرتبہ کا
اور مستحق اس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃً نہ فرمایا کہ تو اہل اسکا نہین ہو بلکہ جواب دیا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کے دعا کا
سبقت اُسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضون نے کہا ہو کہ وہ شخص منافقون مین سے تھا اس سبب سے اسکے لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکے از راہ حسن خلق کے
جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضون نے کہا ہو کہ تخصیص عکاشہ کے دعا کی بسبب وحی خفی کے تھی اور یہ قول صواب تر ہو اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہو کہ مرد دوسرا سعد
بن عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہو اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیون کے اور طلب دعا کی کرے صالحین سے
(وعن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ
ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم) اور روایت ہو صہیب رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب واسطے شان اور مآل مسلمان کے کہ تمام شان اسکی
اسکے لیے بہتر ہو اور نہین ہو یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچے اُسکو خوشی یعنے چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہو
پس ہوتا ہو شکر بہتر اسکے لیے اور اگر پہونچتا ہو اُسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہو پس ہوتا ہو صبر بہتر اُسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف مقام صبر و
شکر کے دونون عالی ہین اور اجر و ثواب انپر مرتب ہوتا ہو اور آدمی ان دو حال سے خالی نہین پس وہ ہر حال بہتر ہو پھر منحصر ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیے ہو اسلیے
کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہو کہ اگر پہونچتی ہو اُسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنے لگتا ہو اور اگر ضرر پہونچتا ہو اُسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہو بخلاف
مومن کامل کے کہ اس سے ایسی بات نہین ہوتی ہو ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف
وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان
رواہ مسلم) اور روایت ہو ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنے بیچ ایمان اور اعتقاد کے ساتھ خدا کے اور توکل اور اعتماد
کے اسپر اور قصد کرنے کے امور خیر پر اور جہاد کرنے کے راہ خدا مین یا قوی ہو صبر کرنے مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اُنکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر
کرنے مین بہتر ہو مسلمان ضعیف سے یعنے ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنے قوی ہو یا ضعیف نیکی ہو اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہین اور اصل
ایمان کا ملتزم صفتون خیر کی ہو حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنے امر دین سے اور مدد و توفیق طلب کر خدا ے تعالے سے یعنے عمل نیک کرنے پر اور عاجز
نہو یعنے طلب و استعانت سے اسلیے کہ اللہ تعالے قادر ہو اسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووے اسکی استعانت پر اور بعضون نے کہا کہ معنے
اسکے یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہو تو اُسکا اور نہ چھوڑ تو اُسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھ یعنے مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا
ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنے زبان قال سے یا زبان حال سے کہ مقدر کیا اللہ نے یعنے ایسا اور ایسا یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اُسکی کے اور جو کچھ چاہتا ہو
خدا ے تعالے کرتا ہو اسلیے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کھانے کے کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کے اور بہ نسبت حول و قوت نفس کے کہتے ہین کھولتا ہو کام
شیطان کو اور لاتا ہو دل مین وسوسہ اسکا ساتھ ندامت اور معارضہ قدر کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ کہنا اسلیے منع ہو کہ کچھ فائدہ نہین رکھتا اسلیے کہ جو مقدر مین ہو
وہی ہوتا ہو فرمایا اللہ تعالے نے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہ منع ہو کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے والا وارد ہوا ہو قرآن مین
لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث مین ہو لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہ ذکر کی گئی ہو اور بہت روایتون مین آیا ہو
استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہو کہ یہ نہی وارد ہوئی ہو اس جگہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہو نہ تحریمی اور جبکہ کہے از راہ تاسف کے فوت ہونے
طاعت الہی پر یا متعذر ہو اس سے پس نہین مضائقہ ہو اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہو استعمال لو کا کہ موجود ہو حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر
باعث ثواب ہو پس لائق ہو کہ گنا جاوے قبیلہ استحباب سے چنانچہ روایت کیا ہو رازی نے اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سے کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ

فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا دوزخ کے مسیرہ ہزار برس کے اور جس نے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا بہشت سے مسیرہ ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع میں ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دے تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانوروں پرندوں کو نکلتے ہیں جانور صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو اپنے گھوسلوں میں سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حق توکل یہ ہے کہ یقینا جانے یہ کہ نہیں ہے کوئی فاعل وجود میں سوائے اللہ تعالے کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنا اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیر ذالک سب اللہ تعالے کی طرف سے ہیں اور وہ ضامن ہے رزق کا بیشک وشبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کرے بیچ طلب کرنے کے اچھی وجہ پر یعنے رنج بہت نہ اٹھاوے اور حرص اور افراط ومبالغہ نکرے اسکی طلب میں حتی کہ حلت وحرمت کا خیال نہ رہے کہا امام غزالی نے کہ جو کوئی گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کے زمین پر جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہے پس وہ منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد واثق خداے عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندہ کے کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالے ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے اسپر کہ سعی اوسط درجے کی نہیں منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنے کے ہے اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رازق اللہ تعالے ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے پس نہیں منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکے کے پہونچتا ہے رزق اللہ تعالے کا بسبب برکت اسکے کے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالے کے سے ومامن دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقہا اور منقول ہے کہ بچے کوے کے وقت نکلنے کے انڈے سے ہوتے ہیں سفید پس برے معلوم ہوتے ہیں وہ کوے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے انکو اور باقی رہتے ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالے طرف انکے مکھی اور چیونٹی پس چن چن کر کھاتے ہیں وہ انکو یہانتک کہ بڑے ہوتے ہیں کچھ تو سیاہ ہو جاتے ہیں پس پھرتا ہے طرف انکے کوا تو دیکھتا ہے انکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے انکو اور پرورش کرتا ہے انکو پس یہ پہونچتا ہے انکو رزق بغیر سعی کے اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجب تر حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کے پس کہا عزرائیل نے ہاں اے رب میرے جسوقت کہ غرق ہوئے ایک کشتی کے لوگ اور کچھ اُن میں سے باقی رہے کشتی کے تختوں پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اسکی روح قبض کرنیکا پس رحم کھایا میں نے اسوقت اسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالے نے کہ میں نے ڈالا اُس بچے کو ایک جزیرے پر اور بھیجی میں نے طرف اسکے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا پھر بھیجے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا پھر داخل ہوا علما میں اور حاصل ہوئی اسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کے مرتبہ کو کہ پادشاہ ہوا تمام روے زمین کا پس دعوے کیا اسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنوں کو وہ کیونکر بھولے گا اپنے دوستوں کو ۔ ش ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَہَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ) اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کے اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اسکے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اُس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے

کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونون عبارتون سے جبرئیل ہین پھونکا میرے دل مین یعنے وحی خفی لاے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا یعنے جو کہ مقدر ہو اسکے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ تعالے نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنے والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نہ کرو بیچ حاصل کرنے اور ڈھونڈھنے رزق کے یعنے تا بر وجہ مشروع اور موافق حق کے پڑے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہون خدا کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی مگر سبب طاعت اسکی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین مگر یہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کے سر کے جملہ دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنے والے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہین کتاب و سنت سے اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسے کے آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل ہین اور وصف لانا اسکا ساتھ امین کے بسبب امانت داری انکی کے ہی علم و وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کے کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اسکے کے یعنے طہر کے ہی بسبب کمال طہارت انکی کے ہی نجاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہی یعنے نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اسکی طلب مین اسلیے کہ تم نہین تکلیف دیے گئے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالے نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نے وأمر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کے لیے ہی یا معنے یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کے لیے ہی اور مؤید ہی اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہون اسکے کے یعنے جب رزق دیر کر پہونچے تو اضطراب نہ کرو اور حاصل نہ کرو اسکو بوجہ حرام و مکروہ کے مانند چوری و غصب اور خیانت و اظہار سیادت و عبادت و دیانت اور لینے کے بیت المال سے زیادہ حاجت سے اور مانند انکے کے اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہونچتا اور جو کچھ پہونچے اور جسوقت کہ پہونچے رزق وہی ہی اور مقدر اسی طرح تھا اور گناہ سے زیادہ نہین پہونچتا پہونچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سے سوائے گناہ کے حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہونچے بسبب گناہ کے لازم ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھ گناہ کے نہ کرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی یعنے رزق حلال مگر ساتھ طاعت اسکی کے یعنے دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سے پہونچتا ہی اگر گناہ سے حاصل کروگے حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سے تم پہونچاؤگے حلال ہوگا اور مدح رجوع کریگی اور یا مراد اس چیز سے کہ نزدیک خدا کے ہی بہشت ہی ت ج ح اجملوا یعنے کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ طلب کرے اسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطار بمعنی ابطار کے ہی اور سین مبالغہ کے لیے ہی جیسے کہ استعفف یعنے عف کے بیچ قول اللہ تعالے کے ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی (وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک. رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث) اور روایت ہی ابی ذر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضایع کرنے مال کے و لیکن زہد یعنے معتبر اور کامل دنیا مین یعنے شان دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووے تو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ ہاتھون تیرے کے ہی قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اس چیز کے کہ بیچ ہاتھون اللہ کے ہی اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جسوقت کہ پہونچایا جاوے تو اور مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اس مصیبت کے بہت رغبت کرنے والا اس مین اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا مین الخ یعنے زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھ نری ترک کرنے لذتون اور شہوات کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہی کہ منع کیا گیا ہی موجب فرمانے اللہ تعالے کے لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہی ہوا حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہی پس فرماتے ہین کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہین بگمان اسکے کہ یہ کمال ہی پس باز رہتے ہین کھانے گوشت اور حلوا اور میوؤن اور پہننے کپڑون

اور مانند اسکے کے ہے اور اسکو زہد جانتے ہیں یہ زہد نہیں ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اسکے کے غیر محل میں کہ پھینکدے اسکو دریا میں یا دیدیوے اسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہیں ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے پھر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے یعنے اموال یا صنائع اور اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کے ہے یعنے اسکے ظاہر و باطن کے خزانون میں اور معنی یہ ہیں کہ چاہیے ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالے کے تجھسے ساتھ پہونچانے رزق کے تجھکو اور ساتھ انعام اسکے کے تجھپر ایسی جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہے تو کمایا نہیں تونے قوی و سخت تر اس چیز سے کہ تیرے ہاتھ میں ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ تعالے کے خزانون میں ہیں کہ وہ باقی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لایکون پر اور زہد دنیا میں یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنے کے ساتھ نعمتون اسکی کے بلکہ یہ جان کہ نعمتیں دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کی اور پہونچنے بلاؤن کی ہیں اس میں تاکہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ انسیت پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کے پس ہووے تو اسوقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے بہ نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنے روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسے بیچ رکھا گیا لفظ ابقیت جگہ لم یصب کے اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت کی اسپر ماقبل اسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہ ہونے مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہیں اوپر زہد تیرے کے دنیا میں اور میل کرنے تیرے کے عقبے میں جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بیرغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اسکے کو قسم مال وجاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد بمجرد اسی کے تمام نہیں ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ آوے اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا میں محبوب ہو باامید ثواب آخرت کے اور مرغوب ہو اسکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہووے زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا میں سوار پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کی امر و نہی کو اور طالب اسکی رضا کا ہو نگاہ رکھیگا تجھکو اللہ تعالے یعنے دنیا میں آفات و مکروہات سے اور عقبے میں طرح طرح کے عذاب سے جزاء موافق عمل اسلیے کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کے حق کو یعنے ہمیشہ یاد رکھ اور خوب فکر کر اسکی قدرتون میں اور شکر ادا کر اسکا پاویگا تو اسکو سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا اور آخرت میں پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنے خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنے متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکے کہ نفع پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے یعنے امر دین یا دنیا تیرے میں تو نہیں نفع پہونچا سکینگے تجکو مگر اس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکینگے تجکو مگر اس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اسکو تجھپر اٹھائے گئے قلم اور خشک ہوگئے صحیفے نقل کی ہے احمد اور ترمذی نے ف پاویگا تو اسکو سامنے اپنے یعنے پاویگا تو اسکو اسوقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے ہے اور مشاہدہ کریگا تو اسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنے کے گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے باین حیثیت کہ فنا ہوجاویگا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سے پس اول حال مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھیگا تجکو اور مدد کریگا تیری مہمات میں جدھر کہ متوجہ ہوویگا تو اور سہل کردیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ پاویگا تو عنایت و مہربانی اسکی قریب اپنے اور رعایت کریگا تیری تمام حالات میں اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششون کے اسکے پاس ہیں اور ہاتھ میں ہیں اور ہر نعمت اور نقمت دنیوی یا اخروی کہ بندے کو

علاوہ ۱۲

پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اس سے اسکی رحمت سے نہ آمیزش غرض اور نہ ضمیمہ علت کے ہی اسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبھی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نا امید رکھے مگر اُسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اُسکے عذاب سے اور التجا کرے بڑی مہمات مین اسی کی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اُسپر یعنے نہ مانگ غیر اسکے سے اسلیے غیر اسکا نہین قادر ہی دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کے نفع اور ضرر اور موت اور حیات کے تو مالک ہی نہین چہ جائے غیر کے اور نہ ترک کر تو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنے نہ سوال کیا اللہ سے غضب ہوتا ہی وہ اسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نے سے اللہ یغضب ان ترکت سوالہ ؛ وابنا آدم حین تسال یغضب ؛ اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکے معنون کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اسی کی طرف سے جان اور ہر حال مین اسی کی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہونچانے والا اور ضرر پہونچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہی اپنے عزت وجلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اس شخص سے کہ امید رکھتا ہی غیر میرے سے اور پہناتا ہون مین اسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنے ذلیل کرتا ہون انکے سامنے اور محروم کرتا ہون مین اسکو اپنے قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اسکو اپنے وصل سے پس البتہ دور کرتا ہون مین اسکو متفکر حیران آیا امید رکھتا ہی غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتھ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کھٹکھٹاتا ہی فکر مین دروازے غیر میرے کے اور میرے ہاتھ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہی اسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے انتہی اور اٹھائے گئے قلم یعنے احکام کے لکھنے سے اور خشک ہوگئے صحیفے یعنے قضا اور قدر مخلوق کے کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہی اس مین لکھے گئے تھے وہ خشک ہوگئے پس نہین رکھا جاتا اسپر قلم بعد اسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے خلاصہ یہ کہ لکھا جاچکا لوح محفوظ مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہین لکھا جاویگا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر کی گئی سبقت قضا وقدر کی ساتھ اٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفہ کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین حدیث گذر بھی چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالے نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھ تقدیر پس لکھا اُسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہی قول اللہ تعالے کے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت تو جواب اسکا یہ ہی کہ محو واثبات بھی انھین چیزون مین سے ہی کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنے کے طرف لوح محفوظ کے ہی اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نے کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہی اس مین فرشتہ اعمال خلق کے اور وہ محل محو واثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونے رضاے مولے پر اور نفی کرنے حول وقوت پر اپنے سے اسواسطے کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل ورزق سے مگر کہ متعلق ہی ساتھ اللہ کے اور قضا وقدر اسکی کے کہ مقرر کی ہی آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ اس چیز کے کہ ہونے والی ہی پس برابر ہی تحرک وسکون پس واجب ہی شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے ہی محنت وبلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ نے فتوح الغیب مین کہ لایق ہی ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اُسپر تمام حرکات وسکنات اپنے مین تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالے کے اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کے یہ زیادتی بھی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنے شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خداے تعالے کے حالت فراغ اور آسانی مین ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہونچائیگا اور جزا اسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کے اور برلاویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضاء فی الیقین فافعل یعنے پس اگر کرسکے تو کام واسطے خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین مین تو کر اسکو کہ کار عظیم ہی فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنے پس اگر کچھ کام نہ کرسکے تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کرسکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت ومکروہ کے کہ تجکو پہونچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنے اصل شکر گذاری حق کی ہی بہ جان بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر وباطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہی واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنے اور جان کہ مدد کرنا

حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہی اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور کشادہ کار ساتھ محنت اور غم کے ہی یعنے بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہی اور بعد از غم کے راحت و شادی وان مع
یسرا یعنے اور تحقیق بعد از ہر سختی کے آسانی ہی ولن یغلب عسر یسرین یعنے اور ہرگز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنے بسبب قاعدہ عربی کے گویا آیا ہی عسر ایک ہی اور یسر دو
پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہیں ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیاں پاوے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسے کہ مسلمانوں نے رنج و
محنت اٹھائی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کے اور آخرت میں دیکھینگے نعمت اور راحت اور چین بہشت کی اور دیدار مولے
کا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئے ہیں کہ مشکوۃ و مصابیح میں نہیں لایا (وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن ادم رضاہ بما قضی اللہ
لہ ومن شقاوۃ ابن ادم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن ادم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی سعد سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کے سے ہی راضی ہونا اسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہی اللہ نے واسطے اسکے اور بدبختی بیٹے آدم کے سے ہی چھوڑنا اسکا
مانگنے خیر کو اللہ تعالے سے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہی غضب اور ناخوش ہونا اسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہی اللہ تعالے نے واسطے اسکے روایت کی ہی یہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف نیکبختی الخ یعنے نیکبختی یہ ہی کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اُس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتھ اسکے اور مقدر کیا ہی اسکو جیسے کہ دلالت
کرتا ہی اسپر مقابلہ اسکا کہ وہ یہ ہی اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اسکا مانگنے خیر کو اللہ سے یعنے آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا ے تعالے سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ
راضی ہو بہر حال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالے سے طالب خیر ہو تا اسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر
اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضاے آلہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکھا گیا ہی اُسکا مقام افخم اور راضی ہونے کو قضاے آلہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی
علامت سعادت ابن آدم کے کی بسبب دو امروں کے ایک تو اسلیے کہ تا فارغ ہو عبادت کے لیے کہ جب نہ راضی ہوا ساتھ قضا کے ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب
حدوث حوادث کے اور کہیگا کیوں ہوا ایسا اور کیوں نہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالے کے میں بسبب غضب اپنے کے اور غضب بندے کا یہ ہی
کہ ذکر کرے غیر اس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالے نے اسکے لیے کہ یہ اصلح اور اولے ہی بیچ اُس چیز کے کہ نہیں یقین ہی فساد و صلاح اسکے کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہی کہ طلب کرے
خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہی اپنے خیر و شر کو وعسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کر
اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعاے استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت
کے بیچ امر مہم کے امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اسکا یہ ہی کہ کہے اللہم خر لی اختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہ ہی کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑھے
کہ مشہور ہی سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما
نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص
دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے ۱۲ ع ح الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر انہ غزا مع النبی صلے اللہ
علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون
بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ہذا اخترط علی
سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی
قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا
ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض) روایت
ہی جابر سے کہ تحقیق انھوں نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے حضرت جہاد سے پھرے جابر ساتھ حضرت کے پس پہونچی صحابہ کو

دو پہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے یعنے ہر ایک نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا پس اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نیچے ایک درخت کیکر کے پس لٹکا دی اسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے اپنے پاس پس گئے ہم انکے پاس اور ناگہان انکے پاس ایک اعرابی یعنے بدو کا فر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے کھینچی مجھپر تلوار میری اس حال مین کہ مین سوتا تھا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اسکے ہاتھ مین تھی ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچاویگا تجکو میری ایذا سے پس کہا مین نے کہ اللہ تعالے بچاویگا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اس اعرابی کو اور بیٹھے یعنے بعد اسکے کہ تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکرہ اسماعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اس اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچاویگا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچاویگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنے مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنے مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تجسے اسپر کہ نہ لڑونگا مین تجسے اور نہ ہونگا مین ساتھ اس قوم کے کہ لڑین تجسے پس خالی چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمھارے پاس نزدیک بہترین آدمیون کے سے اسی طرح ہی یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے اصل مین زمین بلند کو کہتے ہین اور اب نام ہی اسی دیار کا کہ اسکو تہامہ کہتے ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر عین کے جمع عضہ کی ہی معنے درخت خاردار کے اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کے اس درخت کو کہتے ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سے ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنے فقط اسپر تو البتہ کفایت کرے انکو یعنے تمام افعال و اوراد سے سر اس آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کرے اللہ سے گردانتا ہی اللہ اسکے لیے خلاص ہونا یعنے غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیتا ہی اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا یعنے بے رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مابعد اسکے آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا اور مراد حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہی پس ومن یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہی طرف اسکے کہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہی اسکو تمام ان چیزون سے کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکھتا ہی انکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہی اسکو تمام ان چیزون سے کہ طلب کرتا ہی انکو اور ڈھونڈھتا ہی امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنے جاری کرنے والا ہی امر اپنے کو اور اس مین بیان ہی واسطے واجب ہونے توکل کے اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اسکے اسلیے کہ جب اسنے جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اسکے اس سے نہین ہوتی ہی مگر تبقدیر اور توفیق اللہ تعالے کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ سکھائی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینے والا زور آور اور استوار نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف یہ قرات شاذہ ہی اور قرات مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہو تو واجب ہی کہ نہ بھروسا کرے مگر اسپر اور نہ سپرد کرے مگر طرف اسکے ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُہُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے دو بھائی حضرت کے زمانے مین پس تھا ایک ان دو بھائیون مین سے کہ آتا تھا آنحضرت کے پاس یعنے چونکہ وہ مجرد و متجرد تھا اکثر حضرت کی خدمت مین پہونچتا تھا واسطے طلب علم اور معروف کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنے

کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونوں ساتھ کسب کرتے تھے پس شکوہ کیا اس بھائی محترفہ کرنیوالے نے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنی شکوہ کیا کہ یہ نہ میرے حرفہ میں میرا ہاتھ بٹاتا ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے اس طرح اسکے بار خرچ کا بھی مجھی پر پڑا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہے برکت اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے ف یعنی بسبب اسکے غمخواری اور خرچ کرنے کے اسپر یعنی کہ وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیرے کے پس نہ احسان رکھ اسپر اس حدیث مین دلیل اسپر کہ جائز ہے یہ کہ ترک کرے انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل و تجرد ی کے واسطے زاد عقبے کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقرا اور خبر گیری انکی اپنے ذمے کرلی خصوصا ذی رحم کی سبب ہے کثرت رزق اور برکت اُسکے کی ہو شرح (وعن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قلب ابن ادم بكل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب كلها لم يبال الله باى واد اهلكه ومن توكل على الله كفاه الشعب رواه ابن ماجة) اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنے ہر طرح کی فکر مین ہین اسکے خاطر مین بیچ اسباب رزق کے اور حاصل کرنے اُسکے کے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبون کے یعنے درپے ان فکرون کے دل جا دے اور تفرقہ مین پڑے نہین پروا کرتا اللہ تعالے بیچ کس جنگل کے ہلاک کرے اسکو اور جانا اسکا اس عالم سے کس شغل مین اتفاق پڑے اور کس حالت مین موت اسکی پہونچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ کو کفایت کرے اللہ تعالے اسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اسکے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وعن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال قال ربكم عز وجل لو ان عبيدى اطاعونى لاسقيتهم المطر بالليل واطلعت عليهم الشمس بالنهار ولم اسمعهم صوت الرعد رواه احمد) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمھارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کرین میری یعنے بیچ امر و نہی میری کے البتہ برساؤن مین اوپر انکے بارش رات کو سوتے ہون آرام سے اور نکالون مین اوپر انکے سورج دن کو یعنے تاکہ وہ اپنے امور وکسب مین مشغول ہوان اور نہ سناؤن مین انکو آواز گرجنے کی یعنے نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس نہ ضرر پاوین نقل کی یہ احمد نے (وعنه قال دخل رجل على اهله فلما رأى ما بهم من الحاجة خرج الى البرية فلما رأت امرأته قامت الى الرحى فوضعتها والى التنور فسجرته ثم قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنة قد امتلأت قال وذهبت الى التنور فوجدته ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدى شيئا قالت امرأته نعم من ربنا وقام الى الرحى فذكر ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال اما انه لو لم يرفعها لم تزل تدور الى يوم القيامة رواه احمد) اور روایت ہے انھین ابوہریرہؓ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی یعنے حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے تضرع کے طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اُسکی عورت نے یعنے ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے سبب بیچارگی کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اسکو یعنے آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنے یہ ہین کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اسکو یا سیدا اسکے کہ مرد اسکا کہ باہر گیا ہے کچھ لاوے اور اسکو پیسکر روٹی پکاوے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو یعنے روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنے اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری خلق غیر سے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان کٹھرا چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنے تاکہ روٹی لگاوے آٹے مین بعد گوندھنے آٹے کے پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیون سے یعنے اُس آٹے کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جا لگین یا آٹا کٹھرے مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سے پیدا ہوئین کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنے بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میرے کے کچھ یعنے قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تمنے کہا عورت نے کہ ہان ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنے خلق کی طرف سے بسبب عادت کے نہین ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالے نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا یعنے پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنے اٹھایا اسکو تاکہ دیکھے اثر اسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا اور یہ حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اُٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے ف اور وہ بسبب برکت صبر و توکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرت کے وقت کا ہے نہ اگلی امت کا (وعن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرزق ليطلب العبد كما يطلبه اجله رواه ابو نعيم فى الحلية) اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈھتا ہے بندہ کو جیسے کہ ڈھونڈھتی ہے اُسکو اجل اُسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف یعنی پہونچنا دونون کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہین ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پہونچتی ہے ایسے ہی رزق کو حاجت نہین ہے کہ ڈھونڈھین جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہونچتا ہے ڈھونڈھین یا نہ ڈھونڈھین اور اگر ڈھونڈھین رزق ڈھونڈھنے سے نہین پہونچتا ہے ڈھونڈھنا بھی مقدر ہے یعنے توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالے کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کرین واسطے قائم کرنے رسم عبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے ؎ رو توکل کن طپیدن پا و دست ؛ رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست ؛ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا کہ لکھتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر پہونچنے اجل اُسکی سے اسلیے کہ اجل نہین آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے فرمایا اللہ تعالے نے اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ نقل کیا ہے میرک نے منذری سے کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح مین اور بزار نے اور روایت کیا ہے اُسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اُسنے کہا اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ اَکْثَرَ مِمَّا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ اور یہ موئد ہے میری تقریر کی جو اوپر لکھی مین نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کے کہ لَوْ اَنَّ ابْنَ آدَمَ ہَرَبَ مِنْ رِزْقِہٖ کَمَا یَہْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ لَاَدْرَکَہٗ رِزْقُہٗ کَمَا یُدْرِکُہُ الْمَوْتُ ؛ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَہُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ وَیَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سے اور دکھاتے ہین صورت اُسکی مارا اُن پیغمبر کو اُنکی قوم نے پس لہولہان کیا اُنکو اور حالانکہ وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پونچھتے جاتے تھے خون اپنے منہ سے اور کہتے تھے یا الٰہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیے کہ یہ نہین جانتے ہین حقیقت حال میرے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ مین دیکھتا ہون الخ یعنے حضرت کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہے اور آنکھون کے سامنے ہے یا الٰہی بخش الخ یعنے انکے اس فعل کو یعنے اسکے کہ نہ عذاب کر انکو ساتھ اس فعل کے دنیا مین اور نہ استیصال کرنا انکا والا معلوم ہے کہ مغفرت کفار کی یعنے عفو کرے اُنکی شرک وکفر سے غیر جائز ہے بالاجماع اور یہ نہین جانتے یہ کمال حلم اور حسن خلق انبیا ہے کہ گناہ کیا قوم نے اور انھون نے عذر کیا انکی طرف سے پروردگار کے آگے کہ انھون نے نہین کیا ہے یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس مین اشارہ ہے طرف کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہے فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسی سبب وارد ہوا ہے وَیْلٌ لِّلْجَاہِلِ مَرَّۃً وَّوَیْلٌ لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعیین اُن پیغمبر مذکور کے اور نام انکے کے کہ کون ہین اور کیا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہے کہ نوح علیہ السلام کو اُنکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون آلودہ ہوتے تھے اور مدتون زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اُٹھتے اور دعوت کرتے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت نے مراد ان پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال وابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہے اور یہ کلام آنحضرت سے روز احد مین روایت کیا گیا ہے واللہ اعلم ؛ ع ح

بَابُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ

باب ہے دکھلانے اور سنانے کا ف ریا مشتق ہے رویت سے اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنے کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکھانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کے پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے نہو اُس مین ریا نہین ہوسکتا جیسے کہ کثرت مال واسباب کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزون کو دکھاوے تو قبیلہ تکبر وافتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ ومنزلت کا نہو جیسے کہ مشائخ واسطے دکھانے مریدون کے اور مائل کرنے دلون کے اور رغبت دلانے اُنکے کے اوپر اتباع کے کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اُسکی ہو اور اسی سبب سے کہا ہے کہ ریا العارفین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہے کہ ایک شخص کی ذات مین کچھ کمال ہو اور وہ حکم واقع کے اُسکو لوگون کو دکھاوے اور دوست رکھے کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اُسکو جانین اور جو کہ نابود دکھاوے وہ کذب ہے اور نفاق بدتر ریا پر قیاس اسکے کہا ہے علما نے غیبت وہ ہے کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اُسکو کہے اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اُسکی وہ ہے کہ اُس مین قطعاً ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولے تعالے کا نہو بلکہ محض واسطے دکھانے خلق کے اور طلب منزلت کے اُنکے نزدیک ہو مانند اُس شخص کے کہ لوگون مین ہوتا ہے تو نماز پڑھتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہین

پڑھتا بلکہ اکثر نماز پڑھتا ہی بغیر طہارت کے ساتھ لوگون کے پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر آلہی کے ہی اور عمل اس مین باطل ہی تاآنکہ بعضون نے کہا ہی کہ موجب عذاب
کا ہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کے غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اسکو اور نہ باعث
ہوتا اسکو وقت عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اسکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کے ہی اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت
کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو اسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث
و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کے ہین اور چوتھی یہ کہ راجح اور غالب اس مین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالے کا ہو ظاہر اس مین نقصان ہی نہ
بطلان یا ثواب و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کے اور یہ بھی فرق کیا ہی اس مین کہ قصد ریا کا ابتدائے عمل مین ہو یا اسکے درمیان مین عارض ہو یا بعد عمل
کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پھر دوسرا اور تیسرا اکثر ہی اور اسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہ بھی فرق ہی اس مین کہ قصد ریا کا اور عزم اُسکا مصمم ہو یا خطرہ سا گذرا ہو
کچھ نہوا اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تاآنکہ لکھا ہی علما نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اس سے شاد ہو علامت وجود ریا
کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال ریا کا خاطر مین رکھتا ہی وہ بھی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور
حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ ڈھانکنے گناہون کے اور آشکارا کرنے طاعات کے بقصد اظہار دین اور طاعات کے تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا
کے نہین جیسے کہ حدیثین اس باب مین آئی ہین اور مسئلہ غامض ہی اور تفصیل رکھتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈھونڈنی
چاہیے خصوصا کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہوا اس سے منتخب ہی اور سمعہ ساتھ پیش سین اور جزم میم کے اکثر ساتھ ریا کے مذکور ہوتا ہی کہتے ہین کہ فلانا یہ کام واسطے ریا
و سمعہ کے کرتا ہی یعنے تا دیکھین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتھ حاسہ سمع کے ہی اور ریا متعلق ساتھ حاسہ بصر کے ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہین دیکھتا یعنے نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کے یعنے اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اچھی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکھتا طرف
مالون تمہارے کے یعنے اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمہارے کے یعنے طرف اُس چیز کے کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق
اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچھے احوال اور برے احوال سے اور دیکھتا ہی طرف اعمال تمہارے کے یعنے اچھے اعمال اور برے اعمال کے پس جزا دیتا ہی تمکو
موافق انکے عمل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ ہُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کہ مین بے نیاز ترین شریکون
کا ہون شرک سے یعنے شرکا کہ عالم مین ہوتے ہین محتاج ہین شرکت کے اور راضی ہین ساتھ اسکے تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اس چیز مین ہو کہ شریک ہون بخلاف میرے
کہ خلاق علی الاطلاق ہون بے پروا ہون اس سے کہ ساتھ شرکت کے عبادت مین راضی ہون تاآنکہ خالص و تنہا میرے لیے کرین اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا ساتھ شرکت
کے باعتبار کرنے بندون کے ہی اُسکے لیے شریک پھر بیان کیا بے نیازی اور بے پروائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی کہ کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اُس عبادت
مین ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہون مین اسکو ساتھ شرک اُسکے کے اور ایک روایت مین بجائے ترکتہ و شرکہ کے یون آیا ہی کہ مین اُس سے بیزار ہون وہ شخص یا عمل
اسکا واسطے اُس شخص کے ہی کہ کیا ہی عمل واسطے اُس شخص کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اُسکا بھی فوت کرنے والا ثواب
کا ہی ولیکن لکھا ہی علما نے کہ یہ بیچ اُن قسمون ریا کے ہوگا کہ نیت ثواب کی اسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہی بیچ زجر اور منع کرنے
داخل ریا سے واللہ اعلم (وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالے عیب اسکا اور رسوا کریگا اسکو روز قیامت

سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھلانے کے جزا دیگا اسکو اللہ تعالے جزا ریاکارون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے کہیگا کہ جزا اپنی اس سے طلب کر عمل اُسکے لیے کیا تو نے اور بعضون نے کہا ہو مراد یہ ہو کہ ظاہر کریگا عمل بُرے اُسکے کہ پوشیدہ رکھتا ہو اور فضیحت اور رسوا کریگا اسکو نزدیک خلق کے دنیا مین یا آشکار کرتا ہو نیت اور غرض باطل اسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل نہ تھا خدا کے لیے نہ تھا اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد یہ ہو کہ جو کوئی سناوے عمل اپنا اور دکھاوے اسکو لوگون کو سناویگا اور دکھاویگا خدا تعالے ثواب اسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اسکو تا حسرت کھاوے اسپر یا مراد یہ ہو کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سناوے عمل اپنا سناویگا اور دکھاویگا خدا تعالے اسکو لوگون کو اور ثواب اسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سے **م ح** (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجکو اس شخص کی کہ کرتا ہو عمل خیر اور تعریف کرتے ہین لوگ اسکی اس کام پر حکم اسکا کیا ہو آیا باطل ہوتا ہو ثواب اسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد از حمد لناس علیہ کے یہ عبارت بھی آئی ہو کہ دوست رکھتے ہین اسکو لوگ اس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکھنا انکا اسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہو آخرت مین ملیگی یعنے پہلے اس سے کہ آخرت مین ثواب اس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب اسکا پایا کہ لوگون نے تعریف کی اور دوست رکھا اسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہو اسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہین ہو اسلیے کہ قصد اسکا ثواب آخرت تھا حق تعالے نے اپنے فضل سے دنیا مین بھی ثواب دیا **ح** اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) روایت ہو ابی سعید بیٹے ابی فضالہ کے سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا خداے تعالے لوگون کو دن قیامت کے واسطے حساب و جزا اس دن کے کہ نہین شک بیچ آنے اسکے کے پکاریگا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سواے خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اسکو واسطے خدا کے یعنے ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اسکو اسلیے کہ خداے تعالے بے نیاز ترین شریکون کا ہو شرک سے نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ لام لیوم کا متعلق ہو جمع کے اور معنے اسکے یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اس دن کے کہ ضرور ہو حصول اسکا اور نہین شک ہو اسکے واقع ہونے مین تاکہ جزا دیوے ہر نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہو اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہو اسکے لیے اور جائز ہو یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسے کہ آیا ہو استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہو کہ واقع ہوا ہو مقام مضمر کے ای جمع الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ **ح** (وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ابن عمرو نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سناوے لوگون کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئین نزدیک اُنکے ساتھ عمل اپنے کے سناویگا اللہ تعالے اُسکے عمل ریائی کو کانون خلق اپنے کے تئین یعنے پہونچاویگا اللہ تعالے خلائق کے کانون مین کہ یہ ریاکار ہو اور مشہور کریگا اسکو ساتھ اُسکے لوگون مین اور فضیحت کریگا اسکو دن قیامت کے اور حقیر و ذلیل کریگا اسکو یعنے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اسکی یعنے قصد اصلی اسکا بیچ امر علمی اور عملی کے طلب ثواب آخرت کا یعنے رضامندی اپنے مولے کی کرتا ہو اللہ تعالے نے پروائی اسکے دل مین یعنے بے پروا کرتا ہو اسکو خلق سے کہ ریا کرے ساتھ انکے اور بوسیلہ اُنکے مال و جاہ اُنسے بہم پہونچاوے اور جمع کرتا ہو اُسکے لیے پریشانیان اُسکی اور ظاہر میں کرتا ہو اُسکی ساتھ مہیا کرنے اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا ہو اور آتی ہو اسکے پاس دنیا یعنے وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہو اسکے لیے دنیا مین سے

حالانکہ دنیا ذلیل اور بمقدار مقدر ہوتی ہے نزدیک اسکے یعنے بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب و حوائج معیشت کے ہاتھ آتے ہیں اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اُسکا طلب دنیا کا گردانتا ہے خدا تعالے محتاجگی یعنے طرف خلق کے مانند امر محسوس کے حاضر آگے آنکھوں اُسکی کے اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہے اُسپر کام اُسکا اور نہیں آتی اُسکے پاس دنیا میں سے مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سے کہ نقل کی اُسنے زید بن ثابت سے **ف** یعنے بیچ طلب کرنے آخرت کے اور عمل کرنے کے واسطے اُسکے جمعیت خاطر کی ہے اور ساتھ آسانی کے پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی ہے اور رزق وہی ہے کہ مقدر ہے **ش ح** (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِیْ بَيْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اسوقت کہ میں بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا یعنے نماز میں تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجھکو وہ حال کہ دیکھا اُس شخص نے مجھکو اُس حال پر کہ نماز گذارتا تھا یعنے یہ خوشی آکار ریا ہوگا یا نہیں پس فرمایا حضرت خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجھکو اللہ تعالے اے ابو ہریرہ واسطے تیرے دوہرا ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر او خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکھنے کے اُسکو اس حال پر بسبب اسکے تھی کہ وہ مرد دیکھنے والا اتباع اسکا کرے اور وہ بھی ساتھ اس حال کے متصف ہو یا بسبب اسکے کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کے اُسکو ثواب عمل کرنے والے کا اُسپر حاصل ہوا اور یہ ظاہر تر ہے کہ خوش ہونا اُنکا تھا بسبب اصل طبیعت کے کہ مطابق شرع کے ہے یعنے خوش آتا ہے اسکو یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی بری حالت میں قطع نظر اسکے کہ ہو یہ عمل بخیال ریا و سمعہ کے پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے من سرتہ حسنۃ وساءتہ سیئۃ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالے نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہے بسبب توفیق اعمال کے جیسے کہ غیر مومن خوش ہوتا ہے بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہے خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکھنے اس مرد کے اُنکو نماز میں بسبب شکرانہ اسکے کہ ہو کہ بارے درمیان مسلمانوں کے ساتھ عبادت و توفیق کے نامزد اور معلوم ہوا اور حیلہ قائم کرنے والوں نماز کے سے کہ قوی تر ارکان اسلام سے ہے ہوا اور ایک مسلمان اُسپر گواہ ہوا اور یہ معنے انسب ہیں ساتھ معنے سر و علانیہ کے واللہ اعلم بالاحوال **ش ح** (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ میں کتنے ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطے لوگوں کے یعنے نہ واسطے اللہ کے چمڑے دنبے کے یعنے صوف کے کپڑے پہنینگے مانند کمل وغیرہ کے تاکہ گمان کریں اُنکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبے واسطے اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہوں اُنکے زبانیں اُنکی شیریں زیادہ شکر سے ہونگی یعنے بیچ باتوں کے شیریں اور نرم اور دوستداروں کے سے کہنے کے اور دل اُنکے دل بھیڑیوں کے سے یعنے بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل تقوے سے اور غالب ہونے صفات بہیمہ اور شہوات حیوانیہ کے فرماتا ہے اللہ تعالے کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے کے اُنکو مغرور ہوتے ہیں اور فریب کھاتے ہیں یعنے اور نہیں جانتے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سے یہاں نہ ڈرنا ہے اللہ تعالے سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنے پس نہیں ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے یا اور مخالفت میری کی جرات کرتے ہیں یعنے بسبب مکر کرنے اُنکے کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا اُن لوگوں پر اُنھیں میں سے یعنے بسبب مسلط کرنے بعض اُنکے کے بعض پر بلا و آشوب کہ چھوڑیگا مرد عاقل کو اُن میں متحیر کہ نہیں قدرت رکھے گا اُسکے دفع کی اور نہ خلاص ہونے کی اُس سے نہ ساتھ قائم ہونے کے اُس میں اور نہ ساتھ بھاگنے کے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ یختلون ساتھ جزم خ اور زبرت کے یعنے طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا بدل لینگے دنیا کو بساتھ دین کے اور اختیار کرینگے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اُسکے یہ ہیں کہ فریب دینگے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنے فریب دینگے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ پہننے اسود و فیہ اور خرقہ اور پہننے لباس دینداروں کے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اُسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ

(وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالی قال لقد خلقت خلقا السنتہم احلی من السکر وقلوبہم امر من الصبر فبی حلفت لاتیحنہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران فبی یغترون ام علی یجترؤن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نے ایک مخلوقات کہ زبانین انکی شیرین زیادہ شکر سے ہین اور دل انکے تلخ ترین ایلوے سے پس مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ البتہ اُتارون گا انپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو ان مین حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کھاتے ہین یا مجھپر دلیری کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبہا سدد وقارب فارجوہ وان اشیر الیہ بالاصابع فلا تعدوہ رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر چیز کے زیادتی ہے اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اُسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کے اور احتراز کیا افراط وتفریط سے پس امید رکھو یعنے اسکی کہ ہو ویگا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اسکے ساتھ انگلیون کے یعنے اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتھ زہد وعبادت کے اور ہوا مشہور ومشار الیہ پس نہ گنو تم اُسکو یعنے کچھ اور نہ اعتقاد کرو اُسکو صالح واسطے ہونے اُسکے کے ریاکارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف شرہ ساتھ زیر ش اور تشدید ر کے حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط ورغبت اور مراد یہان افراط وانہماک ہے اور معنے یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہے عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہے سست ہو جاتا ہے اور تھک جاتا ہے اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہے ساتھ اشیاء کے اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پھر یہ حرص وزیادتی باعث ہوتی ہے سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط تفریط سے اور ہوا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونے اسکے کی مطلب پاپون کاملین سے اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اسکے ساتھ انگلیون کے پس نہ التفات کرو طرف اسکے اور نہ کہو اسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ فلا تعدوہ کے اشارہ ہے طرف مبہم ہونے عاقبت کے اور عدم علم تقدیر کے یعنے بظاہر امید وار ہونا چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کے چلتا ہے اور صواب کرتا ہے اور سیدھی راہ سے دور نہین پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہے اور اگر ایسا نہین ہے اور ساتھ فسق وفساد کے انگشت نما ہوا اسکو ظاہر مین اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت کار دونون کی مبہم ہے کہ خاتمہ کیا ہو سے حکم مستوری ومستی ہمہ بخاتمہ است بکس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد لیکن امید ہے کہ بکو توفیق طاعت کی دی ہے اور سیدھی راہ پر سے گئے ہین عاقبت اسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی بھی جاری ہے کہ بدکارون کو آخر نیکی کی طرف کھینچے رہین اور توبہ نصیب کرتے ہین اور نیکوکارون کو راہ بد پر کمتر لاتے ہین نسال اللہ تعالی العافیۃ (وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بحسب امرئ من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمہ اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے انسؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اسکے ساتھ انگلیون کے دین مین یا دنیا مین مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مشہور وانگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہے کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کے زمرہ امن وسلامت سے ہے اور دین مین اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کے اور تعظیم انکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانے شیطان کا ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سے اور سلامت رہین اس مین مگر مقرب اور صدیق جیسے کہ کہا ہے مشایخ کرام رح نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے نزدیک اور اگر ...اللہ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس شخص کے حق مین ہے کہ محبت ریاست وجاہ کی اور مقبولیت لوگون کے دلون کی دامنگیر اسکے حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنے ہیں اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام مین اور حکایت کی حال خاص بندون اپنے سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہے لوگون مین اور حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتے ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہے یعنے جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھ غنا کے اور فسق وفجور مین پڑے اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہین وباللہ التوفیق

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابی تمیمۃ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من

سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُحَالَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃِ بِمِلْءِ کَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَھْرَاقَہٗ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے ابی تمیمہ تابعی سے کہا حاضر ہوا مین صفوان کے پاس اور اسکے یارون کے پاس اس حال مین کہ جندب نصیحت کرتا تھا صفوان کو اور اسکے یارون کو یعنے سنت قیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کے یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت مین یا احتراز کرنے کے سمعہ و ریا سے اور اشارہ سے اور ظاہر تر دونون باتین اخیر کی ہین جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اسکے یارون نے کہ آیا سنا ہے تونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اسکے کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سنا وے عمل نیک لوگون کے سنانے کے لیے کرے رسوا کریگا اسکو اللہ دن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنے اپنے نفس پر کہ تکلیف دے اسکو زیادہ طاقت اسکی سے یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ کچھ کرنے کو کہے اسکو زیادہ طاقت اسکی سے مشقت ومحنت مین ڈالیگا اللہ اسکو دن قیامت کے کہا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوان اور اسکے یارون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نے یا جندب نے اول اس چیز کے کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی سے اور پہونچتی ہے اسکو آگ دوزخ کی پیٹ اسکا ہے یعنے پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور پہنچنے عذاب آدمی کا ہوگا کھانا آدمی کا حرام کو ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کھاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے کام تا دوزخ کی آگ سے نجات پاوے اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اسکے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ بخاری نے ف اسکو کہ خونریزی ناحق مانع ہوتی ہے داخل ہونے بہشت کے سے اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو پس ہاے زیادہ اس سے عقل سے دور ہے کہ ارتکاب کرے ایسے کار حقیر وخسیس کا کہ مانع ہو ایسے امر شریف وعظیم سے کہ درآنا بہشت کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ سے اور تھے نہایت نیک بندے کہتے ہین کہ نہین رکھا انھون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور انکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تھا بسبب کثرت سجود کے اور نہین قبول کرتے انعام سلاطین کے اور مناقب انکے بہت ہین جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت انکی ابو ذر غفاری ہے ع ح (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ خَرَجَ یَوْمًا اِلٰی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ یُبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ وَمَنْ عَادٰی لِلّٰہِ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَۃِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا قُلُوْبُھُمْ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَۃٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ وہ نکلے ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے پس کہا عمر نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو یعنے حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے یا سواے انکے اور اسباب رونے کے نے کہا معاذ نے کہ رولایا مجکو یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سنا ہے مین نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کو فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے خدا کے دوست سے یعنے ایذا دے اور غصہ دلاوے اسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے یعنے اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلے گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہوں نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نجاوین واسطے مہمانی و مجلس آرائی کے اور اگر بلاے جاوین پاس نہ بٹھائے جاوین دل انکے چراغ ہدایت کے ہین کہ اسکے نور سے ہدایت پائی جاتی ہے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف شرک ہے یعنے شرک عظیم ہے یا ایک نوع شرک ہے یعنے وہ نہایت پوشیدہ ہے اور کم سالم رہتے ہین اس سے اتقیا چہ جاے کہ غیر انکے پس منجملہ اسباب رونے کے سے ہے اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہے اور اکثر انکے پوشیدہ ہین جیسے کہ حدیث قدسی ہے اولیائے تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہے بدزبانی سے ساتھ مسلمان بھائیون کے کہ باعث ہوتی ہے گناہ کی پس گویا کہ وہ کیے ہین یعنے ساتھ قول اپنے کے من عادی اللہ الخ اور نیک کارون کو یعنے جو کہ نیکی کرنے مین کہ وہ طاعت حق کی ہے اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ پہلے گذرا

بعض عارفین نے کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننے امر الٰہی کے اور شفقت کرنے خلق پر ہے اور پرہیزگار یعنے شرک جلی وخفی سے اور مناہی اور لہوون سے اور اخفیا یعنے
ہو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سے اور مخالطت اور معاشرت انکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنے والا حقیقت ولی کے اور ذکر کیے واسطے انکے ہین احوال
کہ جب ہوتے ہین سفر مین نہین ڈھونڈھے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہین مجلس مین نہین نزدیک کیے جاتے اور
چھوڑے جاتے ہین صف نعال مین اور تفصیل ہی اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لا یعبأ به لو اقسم علی اللہ لابره اور چراغ ہدایت کے ہین یعنے رہنما ہین راہ راست
کے پس مستحق ہین رعایت کے لائق ہی کہ طلب کرے ان سے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون انکے کے کچھ نہین رکھتے ہین کہ چراغ
روشن کرین اور لطافت دین گھرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ انکے سے نہ کھانا کھاوے اور ساتھ ترک
تعظیم اور احترام انکے کے تقصیر نہ کرے کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن انکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد ٭ اور یہ بھی
اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بے اختیاری ہین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوے اور نورانیت باطن نہو ٭ ع ح اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہین متقی کو جیسے کہ
اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور نہین ہین ولی اسکے مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکھا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اسکے صفات کا بسبب
امکان کے اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات مین انتہی (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللهُ تَعَالَى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی یعنے شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اسکے ادا کرتا ہی اور اسی طرح
اور عبادتین اور طاعتین اچھی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑھتا ہی پوشیدہ یعنے خلوت مین جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالے یہ ہی بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے کہ ریا
عبادات مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ
وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ
مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنے طمع
کرنے بعض انکے کے ہی بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض انکے کے بعض سے ف یعنے بسبب اغراض دنیوی کے جب غرض رکھتے ہونگے رغبت کرینگے اور اظہار
دوستی کرینگے اور اگر غرض درمیان مین نہوئی بیگانہ ہونگے اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگے ٭ ح حاصل یہ کہ نہین ہونگے وہ اہل حب للہ اور بغض للہ سے
بلکہ اسواے انکے متعلق ہونگے ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم مین واسطے غرضون کے پس ظاہر کرینگے انکے لیے دوستی اور کبھی
مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت انکے لیے اور خلاصہ اسکا یہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر
غرض و شہوت انکی کے (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي
فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ) اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا انہنے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق
شرک کیا یعنے شرک خفی جیسے کہ اسکے مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک
کیا نقل کین یہ دونون روایتین احمد نے ف یعنے جو عمل کہ ساتھ ریا کے کرے شرک ہی غایت یہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطے
غیر خدا کے کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسے کہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزے مین بھی بخلاف اس شخص کے
کہ نفی کی ہی انہنے اسکی اور علت بیان کی ہی اسکی یہ کہ مدار روزے کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اس مین ریا کا اور نہین اعتبار ہی دکھلانے اور نہ دیکھنے اسکے کا ساتھ عدم صحت نیت کے
پس ہم کہتے ہین کہ ریا محض نہین متصور ہی روزے مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کرے ساتھ [illegible] خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا

یا اور غرض کا سوا اللہ کے برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اُن میں سے غالب جیسے کہ تفصیل اُسکی اوپر گذری۔ ح ع (وَعَنْهُ اَنَّهٗ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْئٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهٗ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اُسکے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے پس یاد کیا مین نے اُسکو پس رولایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کے شرک سے یعنے شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنے وہ ایسی ہی کہ نہین پاتے اُسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنے والے کہا شداد نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپ کے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنے شرک جلی نہین کرینگے ولیکن کرینگے دکھلانے کے واسطے عمل اپنے یعنے شرک خفی ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ مثلاً صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آوے اُسکو ایک شہوت اُسکی شہوتون مین سے یعنے مانند شہوت کھانے یا پینے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنے اور توڑ ڈالنا اُسکا حرام ہی بغیر ضرورت کے کہ باعث ہو اُسکو طرف اُسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اُسکے باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنے روزہ کے اپنے نفس مین پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کھانا وغیرہ لکھا ہی جیسے کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اُسکے کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات اُسکے مین پس مائل ہو طرف اُسکے بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخاطب ہونے اُسکے کا واسطے شرع کے فرمایا ہی اللہ تعالے نے وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ اور نفل لازم ہوتا ہی ساتھ شروع کرنے کے پس واجب ہی تمام کرنا اُسکا۔ ح ع (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَّظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس مین مسیح دجال کا یعنے اُسکے فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے یعنے بیچ شریعت اور طریقت میری کے فتنہ مسیح دجال کے سے یعنے پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اُسکے کی پس کہا مین نے ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ ہی کہ مثلاً کھڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑھتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیت یا کیفیت میں نماز اپنی یعنے تمام ارکان اُسکے مین یا بعض مین بسبب اُس چیز کے کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکھتا ہی کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطے کہ دلیلین اور علامتین دجال کے جھوٹے ہونے کی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح سے نہین معلوم ہو سکتی برائی اُسکی ؎ کلید در دوزخ است آن نماز * کہ در چشم مردم گذاری دراز۔ ح (وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً اَوْ خَيْرًا) اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرنے والی اُس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چھوٹا ہی کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین کہ فرماوے گا اللہ تعالے واسطے ریاکارون کے اُس دن کہ جزا دیگا بندون کو اُنکے عملون کی جاؤ طرف اُن لوگون کے کہ تم انکے دکھلاوے کو کرتے تھے عمل دنیا مین پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک اُنکے جزا یا بھلائی یعنے یہ شک راوی ہی کہ جزا فرمایا یا خیرا۔ ح (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ يَعْمَلُ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَيْسَ لَهَا بَابٌ وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ عَمَلُهٗ لِلنَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اگر عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہین دروازہ واسطے اُسکے اور نہ روشندان نکلیگا عمل اُسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہو ف صخرہ

بڑے پتھر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد غار ہے یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضاً کوئی پتھر کے اندر جا بیٹھے کہ اُس میں دروازہ نہیں ہوتا کوئی اُسکی راہ سے اندر جاوے اور نہ روشندان کہ کوئی اس میں سے دیکھے اور مطلع ہو اور کوہ ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تشدید واو کے مع ت کے آخر میں روزن کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھ پیش کے آتا ہے اور غیر نافذ ساتھ زبر کے اور یہ بھی ہے کہ اگر ساتھ ت کے ہو تو روزن چھوٹا اور تنگ اور بغیر ت کے ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث میں چونکہ روایت ساتھ ت کے اور پیش کے ہے مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کے بھی یہی ہے اور حاصل یہ کہ فرماتے ہیں کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کرے اسطرح کہ کوئی اسپر مطلع نہو نکلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اُسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو یعنے حاجت اظہار کی نہیں ہے نا ریا کرے اور قبولیت و ثواب سے محروم ہو حق تعالے کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہے اگر از راہ اخلاص کے واسطے خدا کے ہو اگر حکمت اللہ تعالے کی اقتضا کرے اور صلاح بندہ کی اُس میں ہو یا معنے یہ ہیں کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفاے عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے اسلیئے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہے اُس جگہ سے کہ بندے کو جبر اور اختیار اُس میں نہو (وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ) اور روایت ہے عثمان ابن عفان رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا تعالے اُس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اُس علامت کے ف ردا اصل میں چادر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ اُس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے اور ممتاز ہوتی ہے غیر اپنے سے جیسے کہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالے اُس سے ایک علامت یعنے ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے پہچانا جاتا ہے کہ یہ ایسا ہے (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے عمر بن خطاب رضی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت کے یعنے امت اجابت کے مگر شر ہر منافق کے سے یعنے ریاکار یا فاسق کے سے کہ کلام کرتا ہے ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم اور ناراستی کے نقل کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں ف یعنے کہتا ہے لوگوں کے دکھانے کے لیے اور آپ عمل نہیں کرتا یہ صفت منافقوں کی ہے پس فرماتے ہیں کہ جو ولیسے شخص کے سے اور اس صفت سے اپنی امت پر ڈرتا ہوں کہ ایسا شخص امت میں پیدا ہو اور یہ صفت اُن میں راہ پاوے ؎ (وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے مہاجر بن حبیب رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنے جو کچھ کہ وہ کہے اسکو قبول نہیں کرتا ولیکن میں قبول کرتا ہوں قصد اور نیت اور محبت اسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے پس اگر ہو نیت اور محبت اُسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اُسکے چپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اُسکی رکھے خاموشی اُسکی بھی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہے اور گویا وقت خاموشی کے حمد و ثنا میری کہتا ہے اور اگر نیت اور محبت اُسکی طاعت کی نہیں ہے کلام اُسکا اگرچہ علم و حکمت میں ہو ضائع ہے کہ واسطے ریا اور دکھانے اور سنانے کے کہتا ہے ؎

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوؤں کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤں کا ساتھ بلندی آواز کے اور مشہور ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ اُسکے اس جگہ یعنے غم میں اور تباکی تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ رلاویں اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہے اور مراد یہاں رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سے اور عقاب خدا تعالے سے ؎

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقاے ذات میری کا اُسکے قبضۂ قدرت میں ہے اگر جانو تم اُس چیز کو کہ میں جانتا ہوں یعنے احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگاروں کے لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہر و جلالیہ باری تعالے کے

کہ باعث خوف وہیبت کے ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہے اُس سے غم ومحنت میرے دل پر انجام کار تمھارے سے البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے
ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور تنبیہ وتحذیر ہے امت کو اوپر رونے اور استحضار اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنے عظمت
اور جلال حق سے اور تنبیہ وتحذیر ہے اوپر اجتناب کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہے اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ باُمید عفو و
مغفرت اور رحمت اُسکی کے گنجایش رکھتی ہے ﴿ع﴾ (وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ام علاء انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا ہوں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاویگا ساتھ
میرے اور ساتھ تمھارے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ عاقبت مبہم ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور
رسولوں کے خصوصاً بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دلیلوں قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونے انکے
کے اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں مہاجرین میں سے مرے ہیں یہی تھے اور آنحضرت صلعم نے
بعد از موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور انکو بقیع میں اپنے سامنے دفن کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہو تجھکو بہشت
اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے اُس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اُسکا زجر ومنع ہے بطریق مبالغہ کے
اوپر بے ادبی کے روبرو حضرت کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جزم کرنے کے ساتھ اسکے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے از راہ ادب کے
اور حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیے کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوائے عالم الغیب کے
کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملاً معلوم ہے کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا ہوں کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہیں جانتا ہوں کہ نازل ہوگا مجھپر عذاب
جیسے کہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ ورود اس قول کا پہلے نازل ہونے اس آیت کے ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلے ابہام تھا عاقبت
میں اور بعد اترنے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم ﴿ح﴾ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا
امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ
مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھپر آگ دوزخ کی یعنے شب معراج میں یا اور وقت میں
خواب میں ہو یا بیداری میں پس دیکھی میں نے اس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے یعنے اگلی قوموں میں سے کہ عذاب کیجاتی ہے بسبب ایک بلی کے کہ اسکی تھی باندھ رکھا تھا
اُسکو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر
خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول اُن شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے ف سوائب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اُس اونٹنی
کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کے یعنے عادت جاہلیت کی تھی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور و دراز سے یا اچھا ہوتا کوئی
بیماری سے تو آزاد کرتے اونٹنی کو یعنے چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے اُسپر اور منع نہ کرتے اُسکو پانی اور گھانس سے کہ جہاں سے کہ کھاتی اور پیتی اور دودھ دوہتے اُسکا اور
اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتھ بتوں کے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہ بھی لکھا ہے علما نے کہ پہلے جو رسم بت پوجنے کی نکالی اور اُسکو
موجب تقرب کا کیا یہی تھا اور بعضی روایت میں عمرو بن لحی آیا اور ظاہرا دونوں ایک ہی ہیں عامر نام اُسکے باپ کا ہے اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبھی نسبت باپ کی طرف
اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمی اب بھی دوزخ میں ہیں اور عذاب دیے جاتے ہیں اُس میں انتہی اور ممکن ہے
کہ کہا جاوے کہ نمونہ لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اُسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اُسکی دکھادی گئی واللہ اعلم (وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا

قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے زینب بنت جحش کی سے کہ ازواج مطہرات سے ہیں یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس گھبرائے ہوئے اس حال میں کہ فرماتے تھے نہیں کوئی معبود بحق مگر اللہ وائے ہے واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک پہونچے
کھولا گیا یعنی سوراخ ہو گیا آج کے دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگوٹھے کے اور اسکے پاس کی انگلی کے کہا زینب نے کہا مین نے
یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حالانکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود انکے کی مانع نہین ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے
کہ ہان ہلاک کیے جاؤگے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جسوقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنے اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی
سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوے اول قتل عثمانؓ بن عفان کا تھا بعد از ان دائم و مستمر ہوا اب اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اُس مین اور حکومتون مین ہے کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنے واسطے صورت دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے
یعنے آج تک سوراخ اس مین واقع نہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کھولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہے اور واقع ہونا فتنون کا عرب
مین بھی علامات قرب قیامت سے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف نکلنے ترکون چنگیزیہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا انکے ہاتھ سے بغداد
وغیرہ مین جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنے فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہے اور بعضون نے کہا معنے اسکے زنا کے ہین اور مقصود
یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہ اور بھڑکتی ہے تو جلا دیتی ہے تر اور خشک کو اور غالب آتی ہے پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کے اور مخالف اور موافق
کے اور لگتا ہے کہ جب اللہ نازل کرتا ہے عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہے انکو کہ اُن مین ہوتے ہین پھر اُٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھ
پیش خ اور جزم ب کے ہے بمعنے فواحش اور فسوق کے یا معنے دونون کے ایک ہین شرح ع (وَعَنْ أَبِيْ عَامِرٍ أَوْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ
إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَإِنَّمَا هُوَ
بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ)
اور روایت ہے ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری سے کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہونگی میری امت
مین سے کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجون کو اور البتہ اُترینگی قومین یعنے ان مین سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کے یعنے ہوگی منزل
اور مقام انکا بیچ جگہ مشہور اور نمایان کے کہ گدا اور محتاج سب انکے دیکھنے کو آوینگے اور حاجتین اپنی طلب کرینگے رات کے وقت آوینگے اوپر مواشی انکے کہ چرنے کو گئے
تھے پیٹ بھرے اور پر شیر لاویگا انکو چرانے والا انکا آویگا انکے پاس ایک مرد بہ سبب حاجت کے یعنے ایک سائل آویگا کہ مواشی کے دودھ سے محفوظ ہووے
پس کہینگے وہ یعنے بقصد رد سوال اسکے کے پھر آنا طرف ہمارے کل کو پس راتون رات بھیجیگا اوپر اللہ تعالے عذاب اور رکھدیگا اور ڈالے گا پہاڑ کو یعنے اوپر بعضون
کے تا ہلاک و پست ہون نیچے پہاڑ کے اس طرح کہ باقی نہ رہے انسے کچھ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالے بعضون کو ان مین سے یعنے کر دیگا بصورت بندر اور سور کے
قیامت تک یعنے باقی رہینگے اسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہ عذاب اُن قومون پر کہ یہ عمل کرینگے روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے بجائے
خز کے الحر ہے ساتھ مہملتین کے یعنے ساتھ ح مہملہ اور ر کے واقع ہوا ہے اور معنے حر کے ساتھ زبر ح اور تخفیف ر کے فرج عورت کی ہے کہ مراد اُس سے زنا ہے اور یہ روایت
ساتھ مہملتین کے غلط ہے اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کے ہے کہ بعضے راویون سے واقع ہوا اور نہین ہے یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ معجمہ کے اور ز معجمہ کے تصریح کی اس
[illegible] نے اس حدیث مین اور واقع ہے بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہے تروح علیہم سارحۃ لہم [illegible]
[illegible] بیچ روایت اس حدیث کے کہ ابی عامر اشعری سے ہے کہ [illegible] اشعری کا [illegible]

با ابی مالک اشعری سے ہو کہ اُسکا اشجعی ہی کہتے ہین وہ بھی صحابی مشہور ہو اور شک وتردد صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل وثقہ ہین جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتھ خ معجمہ اور زے مشددہ کے نام ایک کپڑے کا ہو کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنایا جاتا تھا اور وہ مباح ہو اور صحابہ اور تابعین اُسکو پہنتے تھے پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ عجم کے اور ہونے اُسکے کے لباس اہل تنعم واسراف کا اور اب جو خز متعارف ہو وہ خود حرام ہو اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہو اور یہ حدیث محمول اسپر ہی اور اس طرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف مین نہ تھا پس یہ حدیث بسبب خبر دینے غیب کے معجزات سے ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ زے کے بمعنے عود او طنبور اور مانند اُنکے کے ہو جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھ زیر میم اور جزم عین کے اور عزف اور عزیف اصل مین بمعنے آواز جن کے ہو اور گھنٹے کے کہ سنا جاتا ہو جنگل مین شب کو اور بمعنے آواز ڈھول کے بھی آیا ہو کذا فی القاموس اور معنے یہ ہین کہ گنینگے ان حرام چیزون کو حلال ساتھ وارد کرنے شبہات او تاویلات واہیہ کے جیسے کہ بعضے ہمارے علمانے ذکر کیا ہو کہ حریر وہ پہننا حرام ہو کہ متصل ہو بدن کے یعنے ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہو کہ یہ پہننا حریر کا حرام ہو تو کہتے ہین کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اُسکو قاضی اور علما پس اس سے پڑتے ہین بیچ حلال جاننے حرام کے اور اسی طرح بعضے علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے ہو کہ بیان اسکا طول رکھتا ہو اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ مذمت آلات لہو یعنے مزامیر کے انس سے مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنے جب کرینگے یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاون مذکورہ مین گرفتار ہونگے اور تصریح کی الخ مؤلف نے تائید کی غلطی کے ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطے رد کرنے کے اُس کسی پر کہ گمان کیا ہو کہ صحیح الحر ہو ساتھ مہملتین کے اور خز ساتھ معجمتین کے غلط ہو اور اشارت ہو ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتھ مہملتین کے اُس حدیث مین ہو کہ ابی داؤد وغیرہ نے روایت کی ہو چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہو اور اُس حدیث مین کہ بخاری نے روایت کی ہو ساتھ معجمتین کے ہو لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتون مین ساتھ مہملتین کے ہو اور اس تقریر پر دونون روایتیں صحیح ہوئین واللہ اعلم اور تروح الخ ساتھ فوقانیہ کے تروح مین اور سارحۃ ساتھ رفع کے فاعل تروح اور یہ قرینہ ہو اُسپر کہ سبب بیچ لسارحۃ کے کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہو زائدہ ہو جیسے کہ بیچ وجہ اول کے کہ بیچ تقریر معنی حدیث کے اشارہ اُسکا کیا ہے اور اسی طرح ان دونون کتابون مین یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہو بغیر ذکر رجل کے ساتھ تقدیم لحاجۃ کے رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف ومسخ اس امت مین بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہو تو وہ یا تو محمول ہو اوپر اول زمانہ اس امت کے اور اخیر زمانہ اُس سے مستثنے ہو اور یا محمول ہو اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِیْہِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اُتارتا ہو اللہ کسی قوم پر عذاب پہونچتا ہو وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان اُنکے یعنے صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہو سنت آلہی بعضے گناہون مین اور کبھی نگاہ بھی رکھتا ہو صالح کو غیر صالحون مین سے پھر اُٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتے ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاویگا اگر نیک اچھی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہو بری جزا دیا جاویگا ؀ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اُوٹھایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اس حال او صفت کے کہ مرا ہو اُسپر نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہو کہ دیکھیے آخر کیا حال گذرے جیسے کہ کہا ہو کسی نے ؎ حکم مستوری ومستی ہمہ بر خاتمہ است ٭ کس نہ دانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ٭ ولیکن بعضے عارفین نے کہا ہو کہ جب کسی کو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کے اختلاف وفتور اُسکے استحضار مین راہ پاوے ضرر نہین رکھتا بعد از مفارقت روح کے بدن سے وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے وباللہ التوفیق ؀ ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ہَارِبُہَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّۃِ نَامَ طَالِبُہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے مانند

آگ دوزخ کے یعنے شدت وہول مین کہ سوتا ہی بھاگنے والا اُس سے اور نہین دیکھا مین نے مانند بہشت کے یعنے بہجت وسرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنے والا اُسکا نقل کی
یہ ترمذی نے ف بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کے سے بھاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بھاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ
اس شدت اور شناعت کے درپے ہی اور لوگ بھاگنے مین اس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہین تو عین بھاگنے مین سوتے ہین اور غافل
ہوتے ہین اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہون کے اور لازم کرنے طاعتون کے ہوتا ہی اور طلب کرنے والا یعنے اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی
غافل نہین ہوتا اُس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اُسکے طلب کرنے مین اور دوڑتا ہی اُسکے پالینے کے لیے جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے
کہ اُس مین ہی آدمی اُسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اُسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اُسکا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہون سے ہوتا ہی (وعن
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَ
مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ
يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیکھتا ہون اُس چیز کو کہ نہین
دیکھتے تم یعنے علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالے کی اور سنتا ہون مین اُس چیز کو کہ نہین سنتے تم یعنے اخبار واسرار احوال
آخرت کے اور ہولین قیامت اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لائق ہی اُسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اُسکا کہ وہ سبب کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اُس ذات کی
کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتے رکھے ہوئے ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنے والے ہین واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ
چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم کم اور روو تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتون کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ
کے یعنے جیسے کہ شان غمگینون کی اور غم سے تنگ آنے والون کی ہی کہ گھر سے نکلجاتے ہین اور سر بصحرا ہوتے ہین تاکہ دل سے کُھلے اور دل ٹھکانے ہو کہا ابو ذر نے یعنے بعد از روایت
کرنے اس حدیث کے ازراہ دردناکی اور حسرت کے ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اطّت آواز پالان اور زین کی یعنے چرچر بولنا
اور نالہ کرنا اونٹ کے نیچے کا تعب سے اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اسی مین ناظر ہی بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کے اور بوجھ اُنکے کے جیسے کہ جانور سواری
کا نیچے بوجھ سواری کے مشقت سے آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اُسکا خوف پروردگار تعالے سے ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی خوف
الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ وگریہ کرے اور تشبیہ یعنے مناسب ترین ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہین پوشیدہ ہی یہ بات اور
رکھے ہوئے ہین الخ یعنے تا بعد ازین تاکہ شامل ہو اُسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضے فرشتے قیام مین ہین اور بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین یا خاص کیا ہو اُسکو ساتھ ایک آسمان
کے آسمانون مین سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہی کہ جمع صعید کی ہی یعنے روے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کہ وہ جمع ہی طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنے
نا آلودہ گناہون مین تو اچھا تھا مین جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہین اور جاتا رہتا ہی ایسے ہی مین بھی ہوتا اور مثل ان آرزوؤن دردناک کے اور بڑے بڑے صحابہ سے کہتے
آئے ہین کہ ایک نے کہا کاش کہ مین بکری ہوتا کہ اُسکو ذبح کرکر کھا جاتے ہین دوسرے نے کہا ای کاش پرندہ ہوتا کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچھ تکلیف اُسپر نہین اور یہ سب
ایسے تھے کہ بشارت پائی ہی انھون نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت اُنکی بخیر ہی اور ون کو کیا کہیے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بے نیازی
کا کم تو نہے [illegible] (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ
[illegible]) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنے غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا ہی اول ہی شب
[illegible] تاکہ بچا رہے دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہی اول شب پہونچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنے بہ سوائے مول نفیس کے نہین ہاتھ لگ سکتی
اور وہ دینا جان ومال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف منزل کو یعنے مطلوب کو کہا طیبی نے کہ [illegible] کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سالک آخرت کے کہ شیطان اُسکی راہ پر لگ رہا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اُسکے ہین پس اگر ہوشیار رہو اپنے چلنے مین اور خالص کیا نیت کو اپنے عمل مین امن مین
ہوا شیطان سے اور اُسکے مکر سے والا مارتا ہے وہ راہ اُسکی اپنے مددگارون کو ہمراہ لیکر پھر رہنمائی کی حضرت نے طرف اُسکے کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہے اور حاصل کرنا آخرت
کا مشکل ہے نہین حاصل ہوتی تھوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو والخ اور اخیر جملہ کے معنے یہ ہین کہ مول اللہ کی متاع یعنے جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا
اللہ تعالےٰ نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے انس رضی سے اُسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ بزرگ ہے ذکر اُسکا یعنے روز قیامت کے فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین
نکالو آگ مین سے اُس شخص کو کہ یاد کیا ہے مجکو یعنے بشرط ہونے اُسکے کے مومن مخلص ایک دن یعنے ایک وقت یا ڈرا ہے مجھسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے
بیچ کتاب بعث ونشور کے ف ڈرا ہے الخ یعنے بیچ کرنے گناہ کے گناہون مین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی
کہا طیبی نے کہ مراد ہے ذکر سے اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہے خالص دل سے اور صدق نیت سے والا تمام کا فر ذکر کرتے ہین اللہ کا زبان سے نہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہے
اُسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہون سے اور لگا رکھنا اُنکا طاعات مین والا
وہ حدیث النفس وسوسہ اور ایسی حرکت ہے کہ نہین نام رکھا جاتا اُسکا خوف اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب ہولناک کے ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے وہ سبب نظر سے تو پھر تا ہے
دل طرف غفلت کے کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوے تجکو کہ آیا ڈرتا ہے اللہ سے تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نے نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جھوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتھ
اُسکے طرف اس خوف کے کہ وہ باز رکھتا ہے اعضا کو گناہون سے اور اس مین بشارت ہے کہ جس مسلمان نے ایکبار از راہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اُسکے عذاب
سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اسکو نجات ہے اور اگر چاہے اللہ تعالےٰ تو اُسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوے اور اول ہی سے بہشت مین بھیجدے یغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء صفت اُسکی ہے ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ
وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)
اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہین دو چیز کہ دیتے ہین یعنے قسم
زکوٰۃ اور صدقات سے اور دل اُنکے لرزان و ترسان ہین یعنے بخوف اُسکے کہ نہ قبول ہو اُن سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کے اور ماخوذ ہون اُس مین عائشہ یا یہ لوگ وہ ہین کہ شراب
پیتے ہین اور چوری کرتے ہین یعنے اسلیے کہ ڈرنا عذاب سے کام گنہگارون کا ہے فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتے ہین اور چوری کرتے
ہین ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور باوجود اسکے وہ ڈرتے ہین کہ مقبول نہو اُنسے بدلیل اسکے کہ آخر اس آیت مین
فرمایا کہ وہ شتابی کرتے ہین نیکیون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے نہایت رغبت کرتے ہین طاعات مین اور دوڑتے ہین طرف اُنکے پس نہین صحیح ہے کہ
حمل کیجاوے شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سیئات پر اور آیت مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کے یہ ہے انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم
لہا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیت مین دو قراءتین ہین قراءت قراء سبعہ کی یوتون ہے ساتھ پیش ی کے فعل مضارع ایتاء سے اور اٰتوا ساتھ مد ہمزہ کے فعل ماضی
اُسیکا ہے اور اعطاء بمعنے عطا یعنے دینے کے جیسے کہ معنے اسکے بیان کیے گئے اور قراءت دوسری شاذہ ہے یاتون ماتو مشتق اتیان سے بمعنے کارنکی اور معنے اسکے
یہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتے ہین جو کچھ کرتے ہین اور دل اُنکے ترسان ہین اور سوال عائشہ رضی کا ساتھ اس قراءت کے مناسب تر ہے لیکن مصابیح کے نسخون مین بھی اوپر لفظ
قراءت اول کے واقع ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اوپر لفظ قراءت دوسری کے ہو یہ طیبی نے تفسیر زجاج کشاف سے نقل کیا ہے کہتا ہون مین مراد قراءت شاذہ سے کہ منسوب
ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ کرتے ہین وہ چیز کہ کرتے ہین قسم طاعات سے نہ وہ مراد ہے کہ گمان کیا عائشہ رضی نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ کرتے ہین وہ چیز

کہ کرتے ہیں قسم معصیت سے اور مراد عام ہے خیر و شر سے واسطے مطابق ہونے اسکے کے ساتھ قول حق سبحانہ کے اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون
الخ تفسیر ہے قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا موجب دونوں قراءتوں کے نہایت یہ کہ ہر ایک میں ان دونوں میں سے ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر
آیت مشہورہ کا متعلق ہے ساتھ عبادت مالیہ کے جیسے کہ شاذہ متعلق ہے ساتھ طاعت بدنیہ کے علاوہ یہ کہ قراءت مشہورہ جو ہے ممکن ہے کہ کہا جاوے اسکی تفسیر میں کہ
دیتے ہیں اپنے نفسوں سے وہ چیز کہ دیتے ہیں قسم طاعات سے اور نکالتے ہیں نفسوں سے قسم طاعات سے پس مشتمل ہوگی دونوں طرح کی عبادتوں کو ۔ ع (وَعَنْ
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَہَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُہَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا
فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اٹھتے یعنے نماز تہجد کے لیے پس
فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یعنے ساتھ وحدانیت ذات اسکی کے اور تمام صفتوں اسکی کے یاد کرو اللہ کو یعنے عذاب و ثواب اسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کے اور
ان لوگوں میں سے کہ جنکے حق میں فرمایا ہے اللہ تعالے نے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنے نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اسکے قائم ہوگی اور
سب مر جاوینگے پیچھے آتا ہے اسکے پیچھے آنے والا یعنے نفخہ دوسرا کہ ساتھ اسکے سب زندہ ہونگے اور اٹھینگے قبروں سے غرض یاد دلانا قیامت کا ہے تا باعث ہو عمل
اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ ان احوال کے کہ اس میں ہیں آئی موت ساتھ ان احوال کے کہ اس میں ہیں یعنے جو چیزیں کہ وقت موت کے اور بعد اسکے واقع ہوتی ہیں
نقل کی یہ ترمذی نے ف اے لوگو مراد انسے وہ لوگ تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے انکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو تم ذکر اللہ میں اور تہجد میں
اور اس میں اشارہ ہے طرف مستحب موکد ہونے قیام کے تہائی رات اخیر میں اور ایک نسخہ میں اذکروا اللہ تین بار ہے یعنے یاد کرو اسکی نعمتوں اور حین و حشر کو اور آیا زلزلہ
اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اسکے کے پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہے کہ قریب آگیا
ہے اسکا پس تیاری کرو واسطے حلول ہونے امر اسکے کے اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہے کہ اثر نفخہ پہلے کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہے اور
یہ دونوں نشان قیامت کے اور یاد دلانے والے اسکے ہیں ۔ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّہُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ
لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی الْمَوْتِ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ
التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَہْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَہْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ
بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَہْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَہْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ
الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَہَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ
لَہٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْہَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْہَسْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا انہوں نے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا
کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو کہ گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو یعنے خواب غفلت سے کہ باعث ہے ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا تو
البتہ باز رکھے تمکو اس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنے ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کے سے موت ہے پس بہت رکھو ذکر کاٹنے والی
لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنے وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہے یعنے ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہے کہ میں
ہوں گھر غربت کا یعنے دوری کا کہ مجھ میں جو آیا اپنوں سے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے دور پڑا پس رہ تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہے اور میں ہوں گھر تنہائی
کا یعنے پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گھر خاک کا یعنے اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین خاک نشین تاکہ ذوق ہو اس سے
جنسیت مناسبہ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اسکو قبر یعنے جیسے کہ کہتے ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں

میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے اُن شخصون میں سے کہ چلتے ہیں مجھ پر پس اِسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی میں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف
میرے پس نزدیک ہے کہ دیکھے گا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے یعنے ساتھ فراخی کرنے کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہوجاتی ہے قبر اوس بندہ کے لیے اور معلوم
ہوتی ہے اُسکی نظر میں مقدار درازی بینائی اسکے کی یعنے جہان تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کھولا جاتا ہے اُسکے لیے ایک دروازہ طرف بہشت کے یعنے اور دیکھتا ہے اُس میں جگہہ
اپنی اور آتی ہے اُسمین سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹھنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکھین اُسکی بسبب دیکھنے حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اُسکے اور جسوقت
کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق یعنے کافر یا کہا کافر کہتی ہے اُسکو قبر یعنے جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائے ہوے کو کہتے ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تھا
تو بہت دشمن نزدیک میرے اُن شخصون مین سے کہ چلتے ہین مجھپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجھپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکھے گا تو بُرائی
کرنی میری تیرے لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اُسپر یہانتک کہ مختلف ہوئی ہین پسلیان اُسکی یعنے در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا آنحضرت
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے دکھانے صورت اختلاف پسلیون کے ساتھ انگلیون اپنی کے پس داخل کین بعضی اُنگلیان اندر بعضون کے فرمایا حضرت نے
کہ متعین کیے جاتے ہین واسطے اُس کافر کے ستر اژدہے اگر ایک ان مین سے پھنکار مارے زمین مین تو نہ اُگاوے زمین کچھ جبتک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اُسکو
اور نوچتے ہین اُسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوے اُس بندہ کو طرف حساب کے یعنے روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا
اُسکے نہین کہ قبر باغچہ ہے باغون جنت کے سے یا گڑھا ہے گڑھون آگ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلون
کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی بنا رکھتے تھے ایک تھیلی کہ لکھا ہوا تھا اُسپر لفظ موت کا اور اُسکو
لٹکا دیتے مرید کی گردن مین تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے نہ دور پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک بادشاہون مین سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسی کو
اپنے امرا مین سے یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ پیچھے اُنکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا اُسکی بیماری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت
حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور مین ہون گھر کیڑون کا یعنے پس نہین لائق ہے کہ یہ ہو ہمت و قصد تمہارا بیچ استعمال لذات کے
قسم کھانے کی چیزون اور پینے کی چیزون سے اسلیے کہ انجام کار اُنکا فنا ہے اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح پس قبر صندوق ہے عمل کا کہا ہے بعضون نے کہ پیدا ہوتے ہین
کیڑے مردے سے اور کھا جاتے ہین اعضا کو پھر کھاتا ہے بعض اُنکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مرجاتا ہے بسبب بھوک کے اور مستثنی ہین اس سے انبیا اور
شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالے نے شہدا کے حق مین ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر روشنائی اُنکی افضل ہے شہیدون کے خون سے اور بندۂ فاسق مراد ہے اُس سے فرد اکمل
کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اُسکے کے کہ کہا بندۂ مومن اور بسبب قول قبر کے کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اُن مین سے کہ چلتے تھے مجھپر اور اس قبیلہ سے ہے قول
اللہ تعالے کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوتی ہے عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کے بیچ دارین کے اور سکوت کرنا حال سے
فاسق کے سے واسطے پردہ پوشی اُسکی کے ہے یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کے درمیان دو مرتبون کے جیسے کہ وہم کیا ہے معتزلہ
نے اور ستر اژدہا احتمال ہے اُس مین تحدید کا اور تکثیر کا اور موید ہے دوسرے احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کے قبر مین کہ مسلط ہونگے اُسپر ایک کم سو اژدہا
ع (وعن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود واخواتہا رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا اُسنے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے تم یعنے ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعف کے پہلے پہونچنے بڑی عمر کے فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورۂ ہود نے اور بہنون اُسکی نے نقل کی
یہ ترمذی نے ف یعنے جو سورتین مانند اسکے ہین کہ جن مین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بیت ہے پس اُنکے مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کی طرف سے کہ دیکھیے
کیا حال ہو اُنکا اور اس غم کے مارے یہ حال ہوگیا ہے میرا ع (وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات

وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے اور مانند انکے نے کہ جن مین ذکر قیامت کا اور احوال اسکے کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کے الفصل الثالث فصل تیسری (عن انس قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ آنکھون تمھاری کے بال سے یعنے ہین وہ بڑے نفس الامر مین اور تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو انکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور انکے کرنے سے نہین ڈرتے تھے ہم گنتے انکو آنحضرت کے زمانے مین موبقات سے یعنے ہلاک کرنے والون مین سے نقل کی یہ بخاری نے (وعن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ تو اپنے تئین ان گناہون سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہے انکو اسلیے کہ ان گناہون کے لیے خدائے تعالے کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے ایک طرح کا عذاب ہے کہ عذاب دینا ہے اسکو بس گویا کہ وہ طلب کرتا ہے اسکو طلب کرنا نہین پھیر سکتا اسکو بس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہے یعنے طالبا عظیما بس نہین لائق ہے یہ کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والے انکو کہ تدارک کرتے ہین انکا ساتھ توبہ کے اور نہ التفات کرتے ہین انکی طرف ساتھ ڈرنے کے اور غافل ہین کہ نہین ہے صغیرہ ساتھ اصرار کے اور ہر صغیرہ بہ نسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالے کے کبیرہ ہے اور تھوڑا سا بھی اس مین سے بہت ہے اور اسی لیے کبھی عفو فرما دیتا ہے اللہ تعالے کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہے صغیرہ پر جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے قول اللہ سے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور یہ قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم یعنے اسکے یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تمسے صغیرہ گناہ تمھارے سبب عبادات مکفرہ کے لیکن بشرطیکہ بچنے تمھارے کے کبائر سے نہ بوجہ بچنے کے کبائر سے جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئین چھوٹے گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کے ہے کہ اوتری وہ ایک نالے کے اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکائی انھون نے روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہے اللہ تعالے اسکے کرنے والے کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نے ہے (وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑے تابعین مین سے ہین کہا کہ واسطے میرے عبد اللہ بن عمر نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابو بردہ نے کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے کے یعنے ابی موسے کے اے ابی موسے کیا خوش کرتا ہے تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ آنحضرت کے یعنے ملا ہوا ساتھ بعثت انکی کے اور ہجرت ہماری ساتھ انکے اور جہاد ہمارا ساتھ انکے اور عمل ہمارے یعنے نماز اور روزے اور زکوۃ اور حج اور مانند انکے کے ساتھ ساتھ انکے یعنے بیچ زمانے انکے کے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور وہ کہ جو عمل کیے اور ہمنے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات پاوین اور خلاصی ہووین ہم انسے برابر سر بسر بس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یون نہین ہے قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی ہمنے اور روزے رکھے ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنے صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوے ہمارے ہاتھ پر یعنے بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہین انکی یعنے ثواب چیزون ذکر کی گئی کا اور یاد وہ پہلے اسلام و ہجرت وغیرہ کے کہا باپ میرے نے یعنے حضرت عمر نے لیکن مین قسم ہے اس کی

کہ جان عمر کی اُسکے ہاتھ مین ہی البتہ دوست رکھتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کیے ہین مین نے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور یہ جو
کچھ کہ کیا ہی ہمنے بعد آنحضرت کے نجات پاوین اُنسے برابر سر بسر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے
ف برابر سر بسر یعنے نہ نفع اُسکا ہمکو پہونچے اور نہ ضرر اُسکا ہمپر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنے اگر موجب ثواب کا نہو بارے سبب عذاب کا بھی نہو
سے طاعت ناقص یا موجب غفران نشود بارے ضمیمہ گردد علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کیے ہمنے اور گمان اُنکی قبولیت کا رکھتے ہین باقی رہین تو زہے سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت ؐ کے کیے ہین ہمنے وہ خالی خرابی سے نہین اگر سر بسر گذرے تو بھی
غنیمت ہو اور یہ اِس سبب سے ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کے علم و عمل مین کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ صحت بناے نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کے ہی اور اسی طرح فساد اُسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بعد آنحضرت ؐ کے جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیرات سے اور فساد حالات سے جیسے کہ خبر دی بعضے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت ؐ کے کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے
نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تھے کہ اپنے دلون کو برا پایا یعنے بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت ؐ کے سے پس بڑی غنیمت ہی یہ کہ برابر
سر بسر رہیں طاعات وسیئات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ ؓ کے تھی اور جو کہ بعد اُنکے ہین پس طاعات اُنکی کہ بھری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اُنکا
کیا ٹھکانا ہی مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنی کے کہ لاحق کرے بدکارون کو ساتھ نیک کارون کے بلکہ کہا ہی بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث
ہو ذلت و خفا کی بہتر ہی اس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سے مراد یہ ہو کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے اعمال و فضائل کے مقام خوف و دہشت مین
ہی تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اسکا اعلے ہوگا یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہی میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کمال
اُسکا ہی شرح (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ
فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ يَكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا وَنُطْقِیْ ذِكْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے ساتھ نو چیزون کے ایک تو ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین یعنے بیچ
دل اور جسم کے یا خلوت و جلوت مین اور دوسرے بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے بیچ حالت غصہ اور رضا کے یعنے آدمی راضی ہوتا ہی
کسی سے تو تعریف کرتا ہی اسکی اور اچھا کہتا ہی اُسکو اور عیب اُسکا ڈھانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اُسکے کرتا ہی چاہیے کہ دونون حال مین یکسان رہے اور
تیسرے میانہ روی بیچ فقر و غنا کے یعنے رزق بقدر کفایت کے ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو یعنے فقر مین
اور جزع فزع نکرے اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھے یہ کہ ملاے رکھون مین یعنے سلوک کرون اُس سے کہ کاٹے مجھسے یعنے اگر کوئی ناتے دار مجھسے
انقطاع و بدسلوکی کرے تو مین اُس سے سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دوان مین اُسکو کہ محروم رکھے مجکو اور چھٹے یہ کہ درگذر کرون مین
یعنے باوجود قدرت بدلہ لینے کے اُس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنے جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات
اور معانی آیات اللہ تعالے کے اور آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنے جب بات کرون تو ذکر خداے تعالے کا کرون یعنی قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت
کتاب اللہ اور نصیحت بندون اُسکے سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنے جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کے کرون نہ ساتھ جہل و
غفلت کے اور حکم کیا پروردگار میرے نے کہ حکم کرون مین ساتھ نیکی کے اور روایت کی گئی ہی ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے ایک روایت
مین بجاے بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنے دونون کے ایک ہی ہین یعنے اچھی بات کے اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیے کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہی اچھی بات
کے کرنیکو اور بری بات کے نکرنیکو اور یہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سے کہ جامع ہی تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی گئی

(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی بندہ مومن کہ نکلے اُسکی آنکھوں سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے یعنے تھوڑا سا سبب خوف خدا کے پھر پہونچے آنسو اُسکے اچھے منہ پر مگر کہ حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر نقل کی یہ ابن ماجہ نے باب تغیر الناس باب ہے بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگوں کے ف تغیر کے معنے ہیں ایک حال سے اور حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگوں کا ہے اُس حالت سے کہ زمانہ نبوت میں تھے کہ لوگ مستقیم تھے طریقہ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور متبع تھے حق کے اور بے رغبت تھے دنیا سے اور مغرور نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہے اور ثابت تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفائے باطن رکھتے تھے اور اخیر زمانہ میں احوال برخلاف اسکے ہوگا الخ الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنے کے اور تغیر صفات اپنے کے مگر مانند سو اونٹوں کے نہیں قریب ہے کہ پاوے تو اے مخاطب اُن میں ایک قابل سواری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راحلہ اُس اونٹ کو کہتے ہیں کہ توانا ہو سفر کرنے پر اور بوجھ اُٹھانے پر اور حرف تا اسمین مبالغہ کے لیے ہے اور معنے یہ ہیں کہ آدمی بہت ہیں جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہیں لیکن اونٹوں میں لائق سواری کے کم ہوتے ہیں اسی طرح سے آدمیوں میں بھی کام کے آدمی کہ قابل صحبت نبی کے ہوں اور حق صحبت بجا لاویں اور مددگار ہوں خیر پر انکے درمیان میں بہت کم ہیں بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُنسے آدمی اخیر زمانہ کے ہیں کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہیں اُسکے پیدا ہونگے اور حق یہ ہے کہ حاجت اس قید کی نہیں ہے احتمال رکھتا ہے کہ مسلمان کامل اُس زمانہ میں بھی کم ہوں حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام زمانوں میں کم تھے اور اخیر زمانہ میں بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرنوں کی بہ نسبت اُن کے کہ بعد انکے آئے باقی ہے باعتبار کثرت و قلت کے شرح اور ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کے ہے نہ واسطے تحدید کے پس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کی سے ہے چنانچہ اسلیے بعضے ارباب حال کہتے ہیں کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہے اور منقول ہے کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکھا اُنھوں نے بہت سے لوگوں کو اندر مسجد کے اور باہر اُسکے پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہیں اور مخلص اُن میں تھوڑے ہیں اور حق سبحانہ تعالے نے آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتوں میں ایک اُن میں سے یہ ہے وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ اور فرمایا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ شرح (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقوں اور عادتوں اُن لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے مراد ہے اس سے موافقت اور مطابقت یعنے مطابعت اگلوں کی بجمیع وجوہ سب باتوں میں یہاں تک کہ اگر پیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کے میں کہ وہ بہت تنگ اور بُرا ہوتا ہے تو پیروی کروگے تم اُنکی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے ہمسے تھے اور متابعت کرینگے ہم اُنکی وہ یہود و نصاری ہیں فرمایا آنحضرتؐ نے اگر وہ یہود و نصاری نہیں ہیں تو اور کون ہیں یعنے ظاہر ہے کہ مراد یہود و نصاری ہی ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنن ساتھ پیش سین کے جمع سنت کی ہے یعنے طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہاں طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہے کہ نکالا اُنھوں نے اپنے دلوں سے بعد انبیاء اپنے کے کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخوں میں سنن ساتھ زبر سین کے ہے یعنے طریقہ انکا شرح (وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے مرداس اسلمی سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتے رہینگے یعنے مرتے جاوینگے نیکبخت اول پس اول یعنے ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اُسکے ہے اول ہوا بہ نسبت باقی کے اور باقی رہینگے بیکار و تباہ کار اور نابکار مانند بھوسی جو کے یا کھجور کے نہیں پروا کریگا اُنکی اللہ پروا کرنا یعنے کچھ قدر و اعتبار نہیں کریگا اُنکی نقل کی یہ بخاری نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ

والروم سلط الله شرارها على خيارها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب) روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت چلے گی امت میری
چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگے انکی بیٹے بادشاہوں کے کہ بیٹے فارس اور روم کے ہیں یعنے ولایتیں اور شہر فتح کرینگے اور اولاد فارس و روم کو بندی کرینگے اور خدمت
کو کھینگے اور پادشاہ اور امرا انکے آکر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگے مسلط کریگا اللہ تعالے امت کے بدوں کو انکے نیکوں پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہو قوت یعنے ظالموں کو مظلوموں پر اور یہ حدیث دلیلوں نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہو اسلیے کہ خبر دی حضرت نے غیب کی اور یہ خبر صدقت
کی موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال انکے اور بندی میں پکڑی اولاد انکی اور چاکری کروائی انسے اور قوت قوی ہوئی مسلط
کیا پروردگار تعالے نے حضرت عثمانؓ کے قتل کرنے والوں کو انپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انھوں نے جو کچھ کیا اور لفظ مطیطا ساتھ ضم میم کے
اور زبر طے کے ممدود و مقصور اتراتے ہوئے اور ہاتھ لٹکے ہوئے چلنا اور سط کھینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سے اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کے اور بیچ
نسخوں صحیحہ مشکوٰۃ کے اور حواشی اور شروح انکی کے ساتھ ایک تی کے درمیان دو طے کے تی دوسری بعد از دوسری طے کے نہیں ہو اور بیچ مجمع البحار کے اور بیچ
حواشی کتاب کے بھی لکھا ہو کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف تی کے بعد از طے دوسری کے روایت ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ ساتھ اثبات ی کے بعد از طے دوسری
کے بھی ہو بلکہ راجح ہو واللہ اعلم بالصواب (وعن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقتلوا امامكم وتجتلدوا باسيافكم ويرث دنياكم شراركم رواه
الترمذي) اور روایت ہو حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کروگے تم اپنے امام کو یعنے خلیفہ بادشاہ
کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلواروں اپنی کے اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگے دنیا تمہاری کے بدکار تمہارے یعنے ملک اور سلطنت
ظالموں کے ہاتھ آویگی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدوں اور فاسقوں کے پڑیگا نقل کی یہ ترمذی نے (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
تقوم الساعة حتى يكون اسعد الناس بالدنيا لكع بن لكع رواه الترمذي والبيهقي في دلائل النبوة) اور روایت ہو اسی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگوں کا دنیا میں ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور جاہ کے لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور
سیرت نیک نرکھے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں (وعن محمد بن كعب القرظي قال حدثني من سمع علي بن ابي طالب قال انا لجلوس مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فاطلع علينا مصعب بن عمير ما عليه الا بردة له مرقوعة بفرو فلما راه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى للذي كان فيه من النعمة
والذي هو فيه اليوم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذا غدا احدكم في حلة وراح في حلة ووضعت بين يديه صحفة ورفعت اخرى وسترتم بيوتكم كما تستر
الكعبة فقالوا يا رسول الله نحن يومئذ خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة قال لانتم اليوم خير منكم يومئذ رواه الترمذي) اور روایت ہو محمد بن کعب قرظی سے
کہ کہا حدیث کی مجکو اس شخص نے کہ سنا علیؓ ابن ابی طالب سے کہ کہا علیؓ نے تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں یعنے
مدینہ میں یا مسجد قبا میں پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیر کے اس حال میں کہ نہتی انکے بدن پر مگر چادر انکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا اسکو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اس امر کے کہ تھے یعنے پہلے اس دن سے بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اسمیں ہو آج یعنے فقر و خستہ حالی
پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمہارا جس وقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلیگا
بیچ ایک جوڑے کے یعنے کیا ہوگا حال تمہارا جس وقت کہ بہت ہونگے اموال تمہارے کہ اول روز ایک لباس پہنے گا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کے اور رکھا
جاویگا آگے اسکے ایک پیالہ بڑا کھانیکا اور اٹھایا جائیگا دوسرا یعنے جیسی کہ شان متنعمین کی ہو اور یہ کنایہ ہو کثرت اقسام طعام سے کہ طرح بطرح کے طعام موجود ہونگے ایک
بعد دوسرے کے اور ڈھانکو گے تم اپنے گھروں کو یعنے اپنی دیواروں پر دیوارگیریاں لگاؤ گے بسبب زیادہ تنعم کے جیسے کہ ڈھانکا جاتا ہو کعبہ یعنے یہ کنایہ ہو تنعم اور
ترفہ اور اسراف سے بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اسدن کہ یہ حال رکھتے ہونگے بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہین

اسلیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنے لونڈی غلام نوکر جاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے یون نہین ہے کہ اُس روز مین بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بنسبت اُس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اُسکا اور تحقیق دیکھا ہے مین نے اُسکے ماں اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اُسکو خوشترین طعامون کا اور دیکھا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تھا اُسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلاے صحابہ سے ہجرت کرکے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کے مصعب پر کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تھے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اس بات کے کچھ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رضہ مین جبکہ روئے عمر رضہ آنحضرت کو دیکھکر لیٹے ہوئے کھری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کے بان کا آنحضرت کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمر رضہ نے چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ انکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہے پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اُن چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کے واللہ اعلم اور موید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا تم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مسرور رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صحیح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بنسبت صحابہ کے کہ وہ اتقیا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر انکے کا ضعفا مین سے اور موید ہے اسکے وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمر سے بطریق مرفوع کے ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة له کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بنسبت کافر غنی کے دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینه کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسنادا) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنے والا اُس زمانہ کے لوگون مین اپنے دین پر یعنے اوپر نگاہ رکھنے امر دین کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند مٹھی مین لینے والے انگارے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے ف یعنے جیسا کہ پانا انگارے کا اور صبر کرنا اسپر دشوار ہے ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اسپر آخر زمانہ مین مشکل ہے بسبب ظہور فسق کے اور غلبہ فساق کے اور قلت مددگارون اور موافقون کے اسپر شرح (وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاءکم وامورکم شوری بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراؤکم شرارکم واغنیاؤکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ ہون امیر تمھارے نیک تمھارے اور غنی تمھارے سخی تمھارے اور امور تمھارے آپس کے مشورے سے ہون یعنے مسلمان ایک دوسرے پر ہون اور متفق ہون آپس مین نہ مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اُسکا بہتر ہے تمھارے لیے پیٹ زمین کی سے یعنے زندگی بہتر ہے موت سے اسلیے کہ تم عمل کروگے ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب و سنت مین ہے اور خوشحالی ہے اُسکے لیے کہ دراز ہو عمر اُسکی اور اچھے ہون عمل اُسکے اور جبکہ ہون امیر تمھارے بد تمھارے یعنے فاسق و ظالم اور دولتمند تمھارے بخیل تمھارے اور کام تمھارے سپرد ہون طرف عورتون کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہے تمھارے لیے

پشت زمین سے یعنے مرنا بہتر ہی جینے سے اُسوقت مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف طرف عورتون کے حالانکہ وہ ناقصات عقل ودین مین وارد ہوا ہی شاوروہن دخالفوہن اور وہ مرد بھی عورتون ہی کے حکم مین ہین کہ اُنکا سا حال رکھتے ہین یعنے جن پر غالب ہی حب جاہ ومال اور نہین جانتے اُس چیز کو کہ اس سے ضرر ہی دین مین اور نہین جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہاجاتا اور ہوا امر تمہارا مختلف درمیان تمہارے جیسے کہ مقابل مشورہ کے ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اُسپر کہ اختلاف وتنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کے اور چلنے کے اُنکے کہے پر ہوتا ہی ع ح (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِہَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَهَابَةَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہین گروہ کفر وضلالت کے کہ بلاوینگے بعضے اُنکے بعضون کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہاری کے جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کھانے والی اور بلاتے ہین بعضے اُنکے بعضون کو طرف کاسہ طعام کے کہ کھاتے ہین اُس سے اور بے مانع اور بے ملاحظہ کے جمع ہوتے اور کھاتے ہین یعنے اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگے تمکو اور غارت کرینگے اموال تمہارے اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ تم اُنکے آگے مثل طعام کے ہوکہ نگلتے ہین اور ہلاک کرتے ہین اُسکو پس کہا کہنے والے نے یعنے صحابہ مین سے کہ جمع ہونا اور غالب آنا اُنکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگے اُسدن فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ بسبب کمی کے نہین ہوگا بلکہ تم اُسدن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالے کے ہوتی ہین یعنے قوت وشجاعت نہ ہوگی تم مین اور البتہ نکالڈالے گا اللہ تعالے تمہارے دشمنون کے سینون مین سے ہیبت ورعب تمہارا اور البتہ ڈالے گا تمہارے دلون مین ضعف وسستی کہا کہنے والے نے یارسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہمارے دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دل مین محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا یعنے جب زندگانی دنیا کو دوست رکھوگے اور موت کو ناخوش رکھوگے نہین سکنے کے اور نہ دلاوری کرسکوگے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوة مین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاہُ مَالِکٌ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کے مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالے اُنکے دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اُن مین موت یعنے بسبب وبا کے یا طاعون کے یا موت علما کے اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنے خیانت کرتے ہین کیل وورن مین اور مانند اُسکے مین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیاجاتا ہی اُنسے رزق یعنے حلال یا برکت اُس رزق کی کہ اُنکے ہاتھ مین ہی اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنے حکام مین سے ناحق یعنے بغیر استحقاق کے یا بغیر علم کے بیچ احکام فاسدہ اپنے کے مگر کہ پھیلتی ہی درمیان اُنکے خونریزی یعنے وہ حکم باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیاجاتا ہی اُنپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہی اُسکو نقل کی یہ مالک نے باب یہ باب ہی بیچ لوازم اور متممات پہلے باب کے ف اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہی یعنے فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کے اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانے اور نصیحت کرنے کے ۂ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ هٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ یُشْرِکُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَا یَغْسِلُہُ الْمَاءُ تَقْرَؤُہٗ نَائِمًا وَیَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا یَثْلَغُوْا رَأْسِیْ فَیَدَعُوْہُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ کَمَا اسْتَخْرَجُوْکَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِکَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَیْکَ وَابْعَثْ جَیْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَہٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن اپنے خطبے مین یعنے خطبۂ معروف مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکھلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اُسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنے کے تمام اُن چیزون سے کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالے نے اس دن مین کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو مال کہ دیا مین نے اُسکو کسی بندے کو بندون مین سے حلال ہے یعنے جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اُسکو اپنی طرف سے حرام نہین کر سکتا جیسے کہ جاہلیت مین اونٹون کو اپنے پر حرام کرتے تھے اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ مین نے پیدا کیا اپنے بندون کو مائل باطل سے طرف حق کے اور تحقیق آئے بندون کے پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال رکھتا ہے کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسے کہ آیا ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پھیرا انکو شیاطین نے اور دور ڈالا انکے دین سے اور حرام کی شیاطین نے اُنپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطے انکے یعنے کہ کیا تھا حرام کیا حلال کو اپنے نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے انکو یعنے وسوسہ مین ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہین اوتاری مین نے ساتھ اسکے دلیل کہ سبب اُسکے غالب آوین یعنے بت کہ اُنکو پوجتے ہین اور کچھ دلیل و حجت اُنکے استحقاق عبادت پر نہین رکھتے اور یہ حکم ہے کہ تحقیق خداے تعالے نے نظر کی طرف زمین والون کے یعنے اور پایا انکو مستغرق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض رکھا انکو عرب اُنکے کو اور عجم انکے کو یعنے مبغوض رکھا انکو بسبب بد کرداری اور بد اعتقادی انکی کے اور مستغرق ہونے انکے کے قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک پر اور بسبب کفر انکے کے کہ قوم موسی کا فر ہوئی ساتھ عیسی کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونے کی یا اسکی کہ عیسی بیٹے اللہ کے ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت رہے اوپر دین و ایمان کے ساتھ موسی اور عیسے کے اور تحریف و تبدیل نہ کیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لاے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالے نے کہ نہین بھیجا ہے مین نے تجکو پیغمبر کر کر اسلیے کہ آزمایش کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہے تو اوپر ایذا دینے قوم اپنی کے تجکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیرے یعنے تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہین تجھپر یا کفر کرتے ہین اور بھیجی مین نے تجھپر ایک کتاب کہ نہین دھوتا اوسکو پانی یعنے کاغذ کے لکھے کو پانی سے دھوئے تو مٹ جاتا ہے یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہے نہ زائل ہو نہ منسوخ ہو سینون سے یعنے قیامت تک دلون مین محفوظ ہے اور احکام اسکے باقی اور ہمیشہ جاری ہین پڑھتا ہے تو اُسکو سوتے اور جاگتے ہین اور تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنے ہلاک کرون مین اُنکے کفار کو ایسا کہ نابود ہوون اور کچھ اثر نہ رہے اُنکا پس کہا مین نے اے پروردگار میرے اُسوقت کچلینگے سر میرا پس کر دینگے میرے سر کو مانند روٹی کے یعنے کر دینگے اُسکو بسبب کچلنے کے چورا مانند روٹی کے مقصود یہ کہ مین اُن سے کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اُنپر غالب آونگا لشکر میرا کم ہے اور ہیبت فرمایا کہ نکال تو انکو انکے وطن سے اور پریشان کر انکو جیسے کہ نکالا اُنھون نے تجکو اور جہاد کر اُنپر مہیا کرینگے ہم اسباب جہاد کا یعنے قوت بخشین گے اور غالب کرینگے تجکو اور خرچ کر اپنے لشکر کے لوگون پر اموال اور اگر نہ رکھتا ہوگا تو مال تو ہم دینگے اور ہم پہونچاوینگے اُسکو تیرے لیے اور بھیج اُنپر لشکر بھیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کے جیسا کہ روز بدر کے پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کے بھیجے اور مشرک اُسدن ہزار تھے اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اُنکو کہ فرمانبرداری کی ہے اُنھون نے تیری اور ایمان لائے ہین تجھپر ساتھ ان لوگون کے کہ سرکشی کی ہے تجھسے اور فرمانبرداری نہین کی ہے تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے ف مائل باطل سے الخ یعنے مستعد قبول حق و طاعت کے یہ اشارہ ہے فطرت اسلام کی طرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام یہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کے کہا سبھون نے بلے اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اسکے شرک و اختلاف کیا اور سوتے اور جاگتے مین یعنے تجکو ملکہ ہو گیا ہے ایسا کہ حاضر رہتا ہے قرآن تیرے ذہن مین اور ملتفت رہتا ہے طرف اسکے نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے اسکو کہ قادر ہے ایک چیز پر اور مداوم ہے اسکا کرنا اسکو سوتے مین کذا ذکر الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہارے دل مین ہے حالت سوتے مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کے حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکھین سوتی تھین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھے گئے ہین کہ پڑھتے تھے وہ سوتے ہین اور عجب تر اس سے یہ منقول ہے کہ ایک شخص اپنے شیخ سے دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس دس آیتون کا وقت سحر کے جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کے اپنی عادت پر آیا انکی قبر پر اور ارادہ کیا اوسنے پڑھنے کا

پس جب دس آیتین اُسنے تمام کین تو اُسنے قبر مین سے آواز اپنے شیخ کی سنی کہ اُنھون نے بھی پڑھین دس آیتین اور چپ رہے اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک
کہ بیان کیا مریدنے یہ ماجرا کسی اپنے یار سے پس موقوف ہوئی یہ بات ۱۲ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا
جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُسنے جبکہ اُتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیون کو چڑھے پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہے پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی
اے اولاد عدی کی واسطے فرقون قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے یعنے فرقے قریش کے پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک لشکر اُترا ہے بیچ جنگل کے
ارادہ رکھتا ہے کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجھکو کہا اُنھون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا اور نہین دیکھا ہمنے تمسے سوائے سچ کے فرمایا آنحضرت
نے پس اگر سچا جانتے ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلے اُترنے عذاب سخت کے سے یعنے اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اُتریگا تمپر عذاب سخت
پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزیٰ نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کے لیے اکٹھا کیا تھا تو نے ہمکو پس اُتری یہ سورۃ
ہلاک اور زیان کار ہوجیو دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سے اور فہر
قبیلہ ہے باپ اُنکا نضر بن کنانہ اور نیچے اُسکے بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہے کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا
ہے بعض اُسکا واسطے بعض کے چنانچہ اسلیے بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہے قریش سے اُسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف ہے قریب مکہ کے اور گویا کہ مراد ہے اُس سے
وادی کہ مشہور ہے ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی ہوے بالفعل بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد
ہاتھون کے ہلاک ہونے سے ہلاک ہونا ذات اُسکی کا ہے مانند قول اللہ تعالےٰ کے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یعنے نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نے کہا کہ
مراد دونون ہاتھون سے دنیا اور آخرت اُسکی ہے کہ دونون جہان اُسکے ہلاک اور زیان کار ہوے اور بعضون نے کہا کہ ہاتھون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت
نے ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتھر اُٹھایا تا آنحضرت پر پھینکے (وَفِيْ رِوَايَةٍ نَادٰى يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَاُ اَهْلَهٗ فَخَشِيَ اَنْ
يَّسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ) اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کے نہین ہے حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا
مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کرے اپنی قوم کی اور بچاوے اُنکو غدر و غارت دشمن کی سے پس ایک پہاڑ
اور بلندی پر چڑھے تا آواز اُسکی سنین پس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اُسکی کے اور پہونچین طرف قوم کے پہلے اسکے کہ پہونچے یہ طرف اُنکے پس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ ف عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہے اور مناف نام بت کا ہے اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم ہ کے ایک کلمہ ہے واسطے ڈرانے کے ایک امر
وہشتناک سے کہتے ہین اور اصل اسکی یہ ہے کہ اکثر غارت وقت صبح کے واقع ہوتی ہے پس فریاد کرتے ہین صبح کو تا اُس سے آگاہ ہون اور معنے یہ ہین کہ اے قوم
بچو غارت کرنے سے ساتھ چلے جانے کے پہلے آنے دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کے عذاب سے ساتھ ایمان لانے کے پہلے اُترنے عذاب کے
ش ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ
النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ
مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُسنے یعنے یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہے ابو ہریرہ سے کہ جب یہ آیت اُتری کہ ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین
بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوے پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے مین اور تخصیص کی یعنے پکارا اُنکو ساتھ نام جد بعید اُنکے کے کہ سب کو

عام وشامل ہوا اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی کہ پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی خلاص
کروا اپنی جانون کو آگ سے یعنے ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اُسکے آگ دوزخ سے نجات پاؤ اے اولاد مرہ بن کعب کی خلاص کروا اپنی جانون کو آگ دوزخ
کی سے اے اولاد عبد شمس کی خلاص کروا اپنی جانونکو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سے اے اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی
خلاص کروا اپنی جانون کو آگ سے اور اے فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہارے لیے عذاب خدا سے کسی چیز کا سوا اسکے کہ
واسطے تمہارے مجھپر حق رحم اور قرابت کا ہو کہ تر کرتا ہون مین اسکو ساتھ تری اُسکی کے اور ساتھ پانی صلہ اور احسان کے مجھتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج
اُنکی کو نقل کی یہ مسلم نے ف لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا ہو ہمزہ واو سے اور ساتھ تی مشددہ کے نام اُنکے جد اعلی کا ہو اور وہ بیٹا
غالب بن فہر کا ہو اور مرہ ساتھ پیش میم کے اور تشدید رے کے باپ ہو قبیلہ کا قریش مین سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اُسکا ہو اور باپ ہاشم کا
اور روایت مین ذکر اسکا نیچے واقع ہوا اور اے بنی ہاشم الخ اس مین چچا آنحضرت کے اور بیٹے چچا کے سب داخل ہوے اور ڈرانا اس حد کو پہونچا یا کہ اولاد شریف
کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اُنپر حرام ہوئی اُنکو بھی داخل اُس ڈرانے کے کیا اور مین نہین مالک ہون
الخ یعنے مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تمسے اللہ کے عذاب مین سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس
آیت سے قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتھ تری اُسکی
کے یعنے ساتھ صلہ اُسکے کے اور ساتھ احسان کرنے کے اُسنے اور حاصل اُسکا یہ کہ مین قرابتیون سے احسان کرتا ہون اور ظلم و ضرر اُنسے دفع کرتا ہون اور نہایہ مین
لکھا ہو کہ بلال جمع بلل کی ہو یعنے تری کے اور عرب اطلاق کرتے ہین تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسے کہ اطلاق کرتے ہین یبس کو قطع کرنے پر اسلیے کہ جب اُنھون
نے دیکھا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہو اُنمین تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا اُنھون نے بلل کو واسطے معنے وصل کے اور یبس
کو واسطے معنے قطع کرنے کے اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہو اُس مین والا فضیلت ان مذکورین مین سے اور داخل ہونا اُنکا بہشت مین اور شفاعت
آن سرور کی گنہگاران امت کے لیے چہ جاے اقربا حضرت کے لیے حدیثون صحیحہ سے ثابت ہو اور باوجود اسکے خوف اُسکی بے پروائی کا باقی ہو اور یہ مقام مقتضی
تھا اس حال کا اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اُسکے وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانے کا پس بجالاے اُسکو ع حراوفی المتفق علیہ
قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ
عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور یہ حدیث متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم
نے اسکو روایت کیا ہو آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے اے گروہ قریش کے خرید و اپنی جانون کو یعنے خلاص کرو اُنکو آگ سے ساتھ ایمان کے اور ترک کرنے کفران
نعمت کے اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کے نہین دفع کر سکتا مین تمسے عذاب اللہ سے کچھ اے اولاد عبد مناف کے نہین دور کر سکتا مین تمسے اللہ کے عذاب
سے کچھ اے عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور کر سکتا مین تمسے عذاب اللہ سے کچھ اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی نہین دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ اور
اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسے جو چاہے میرے مال سے نہین دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ ف اسمین بعضے کلام کرتے ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان
تھا خصوصًا مکہ مین کہ فرمایا مانگ میرے مال مین سے یہ بات کچھ نہین رد کرتی ہو اسکو یہ آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنے اور پایا تجکو محتاج پس غنی کر دیا تجکو یعنے ساتھ
مال خدیجہ کے بسبب قول مفسرین کے اور وراسکے اطلاق مال کا تھوڑے اور بہت دونون پر ہوتا ہو پس کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل
مال نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میری ملک مین ہو گا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک
مین نہین ہو ع الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ هٰذِهِ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَیْسَ عَلَیْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ

عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہے یعنے اوپر رحمت حق زیادہ ہے بہ نسبت اور امتوں کے بسبب ہونے نبی اُنکے کے رحمۃ للعالمین نہیں اُسپر عذاب آخرت میں عذاب اُسکا دنیا مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے ناحق اور نہیں اُسپر عذاب یعنے شدید بلکہ عذاب اُنکا یہ ہے کہ سزا اُنکے اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کے اور طرح بطرح کی بلاؤن کے ہوتی ہے جیسے کہ مراد ہے بیچ قول اللہ تعالے کے من یعمل سوءً یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہے ذکر اُسکا واللہ اعلم اور موید اس کا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتے کبیرہ اور ممکن یہ ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ کوئی عذاب نہین دیا جاویگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے کہ مراد امت سے یہان وہ ہے کہ پیروی کرے حضرت کی جیسے اور فرمان برداری کرے اللہ تعالی کی اور باز رہے اُس چیز سے کہ منع کیا ہے اُس سے ف ع زلزلے اور حادثہ زمانے کے کہ اُنکو پہونچتے ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات اُنکے کے ہوتے ہین اور کشت وخون کہ اُنکے درمیان مین واقع ہوتا ہے اگر کافر اور مبتدعون کے ہاتھ سے ہے تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہے اور اگر مسلمانون مین ہے تو بس اگر بسبب اشتباہ وتاویل کے ہے تو دونون جانبین سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہے تو وہ جانب مظلوم کے ماجور ہوگی اور بعضے علما نے کہا ہے کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفور کی سے ہے تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سے اُنکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگے اور وہان عذاب نہ دیکھینگے

(وَعَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِى الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت اور رحمت کے یعنے اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور ہدایت کے تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ پھر ہونے والا ہے یہ کار تکبر اور قہر اور حد سے گذرنا اور فساد کہ ظاہر ہے زمین مین حلال جانین گے یہ ریشمی کپڑون کو اور استعمال کرینگے اُنکو مانند حلال کے اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنے اقسام شرابون کو روزی دیے جاوینگے باوجود ان کامون کے اور مدد دیے جاوینگے یعنے کفار پر اور اپنے مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اُسکے ہونگے بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کے لیے اور شاید کہ اللہ تعالے کو اسمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کے اور درستی بعثت احکام دین کے اُنسے اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالے سے روز جزا کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ بدا ساتھ الف کے ہے یعنے ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کے ہے یعنے شروع ہوا اول امر دین کا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنے یہ ہوا زمانہ خلفاے راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت کے کار دین ودیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اُس مین سات سے انتیس برس خلفاے راشدین رہے اور چھ مہینے باقی مین حضرت امام حسن پس نہین ہے نصیب معاویہ کے لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنے دانت سے کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا ہے اور ایک روایت مین بجاے ملکا کے ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کے جمع عض کی ساتھ زیر عین کے یعنی خبیث شریر کے یعنے ہونگے ایسے پادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگون پر اور ایذا دینگے اُنکو ناحق اور یہ مبنی ہے غالب پر یعنے اکثر ایسے ہونگے اسلیے کہ نادر بحکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تھے عمر بن عبد العزیز عادل یہان تک کہ کہا جاتا تھا اُنکو عمر ثانی اور قضایا اُنکے مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنے لڑائیان اور لوٹ مار وغیر ذلک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسے کہ دیکھی جاتی ہے ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کے ہاتھ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کے پھر ظلم وتعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اُنپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤن کے اور دنیے مناصب نالائقون کو اور ترک التفات کیا

طرف علماے عالمین اور اولیاے صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے ترک کیا ہے جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوے طرف قتال مسلمانون
کے واسطے لینے شہرون کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسلیے کہا ہے ہمارے بعضے علما نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر
ہے غرض کہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے اُزبکون نے قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیا اور علما اور صلحا اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور
اندھے بھی تھے کہ جو مستحق قتل نہ تھے حالانکہ شہر والے ملت حنفیہ سے تھے کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت سے ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت
کی کرتے ہین اور تصریح کی ہے ہمارے علمانے کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پاے جاوین اُن مین ہزارون اہل حرب لیکن اُن مین ایک ذمی مجہول الحال
ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولم یشاء لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئی علما یاد رکھو اسکو
ظاہر ہوا ہے فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بھی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اسکا اللہ کارساز ہے اپنے دین کا اور مددگار ہے اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز
بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کے ش ح ع (وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یکفأ قال زید بن یحیی الراوی
یعنی الاسلام کما یکفأ الاناء یعنی الخمر قیل فکیف یا رسول اللہ وقد بین اللہ فیہا ما بین قال یسمونہا بغیر اسمہا فیستحلونہا رواہ الدارمی) اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اس چیز کا کہ الٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنے اسلام مین جیسا کہ الٹا جاتا ہے باسن
یعنے شراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح لیجاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکے وہ چیز کہ بیان کی یعنے حرمت
اسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ و تاویل کرینگے اُسکے پینے مین باین طریق کہ نام رکھینگے اسکا اور نام سواے
شراب کے پس حلال جانینگے اسکو نقل کی یہ دارمی نے ف لفظ ما یکفأ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے مہموز کفا سے یعنے اوندھانے باسن کے تاکہ پڑے وہ چیز کہ
اُس مین ہے قسم پانی وغیرہ سے اور یعنے اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہوگیا ہے اور آنحضرت بیان کرتے تھے خمر کا پس فرمایا
بیچ اثنا حدیث اپنی کے اول ما یکفأ پس بیان کی راوی نے خبر محذوف ساتھ قول اپنے کے یعنے الخمر پس یہ بھی لفظ راوی کا ہے کہ بیان کرتا ہے مراد کو کہ اول
ما یکفأ فی الاسلام کیا ہے خمر ہے حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاویگی محرمات سے اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگون کے اخیر زمانہ مین
حکم خمر کا ہے کہ پیوینگے اسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اُسکے کے جیسے کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکھینگے الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند انکے کے اور واقع
مین شراب ہوگی اور اس بہانے سے پیوینگے یا بنا دینگے اسکو شہد اور چاول وغیرہ سے اور کہینگے کہ خمر نام انگور کے پانی کا ہے کہ مستی لاتا ہے اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر
نہین اور نہ جانینگے کہ جو چیز نشا کرنے والی ہے حرام ہے اور خمر ہے حکم خمر کا رکھتی ہے اور حلال جانینگے حقیقتہ پس کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پیتے ہین چیز حلال پس ہونگے
فاسق ہو ح ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن النعمان بن بشیر عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون
ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالی
ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منہاج نبوۃ ثم سکت قال حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز کتبت الیہ
بہذا الحدیث اذکرہ ایاہ وقلت ارجو ان یکون امیر المؤمنین بعد الملک العاض والجبریۃ فسر بہ واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ)
روایت ہے نعمان بن بشیر سے اُسنے نقل کی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اسکا درمیان تمہارے
جب تک کہ چاہے اللہ تعالے ہونا اسکا پھر اُٹھا لیگا نبوت کو اللہ تعالے یعنے ساتھ اُٹھا لینے نبی کے پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جب تک کہ چاہے گا
اللہ تعالے ہونا اسکا پھر اُٹھا لیگا اسکو بھی اللہ تعالی پھر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ یعنے کاٹنے کا بعض اہل اسکا بعض کو مانند کاٹنے کتے کے پس باقی
رہیگی وہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اسکو بھی اللہ تعالی عالم سے پھر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جبتک چاہیگا

اللہ تعالی کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے تشبیہ کمال عدالت کے ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسے اور
مہدی علیہما السلام کا ہی پھر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کے راویوں مین سے ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اُسکا ہی
روایت کرتا ہی اُس سے قتادہ وغیرہ پس جبکہ اُٹھے عمر بن عبد العزیز یعنے خلیفہ ہوئے لکھی مین نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا مین اُنکو یہ حدیث اور کہا مین نے
امید رکھتا ہون مین یہ کہ تم امیر المومنین یعنے خلیفہ وعدہ کیے گیے پیچھے پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پس خوش کیے گیے عمر اس بات سے اور خوش آئی
انکو مراد رکھتا ہی کہنے والا ساتھ دونون ضمیرون کے عمر بن عبد العزیز نقل کی یہ احمد نے یعنے اپنے مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین کتاب الفتن کتاب ہی
بیچ بیان فتنون کے فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے کہ جمع محنت کی ہی یعنی آزمایش اور خوش رکھنے ایک چیز کے اور فریفتہ ہونے کے ساتھ اُسکے اور معنے
گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راے مین بھی آتا ہی
اور جاننا چاہیے کہ مولف نے یہان سے آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اُسکے ابواب ترتیب دیے اور وجہ اُسکی ظاہر نہین ہی خصوصاً باب فضائل
ومناقب کہ اُنکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکھتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ اعتقاد اُنکے کے اور گرویدہ ہونے کے ساتھ اُنکے تو اس اعتبار
سے تمام جو کچھ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہی واللہ اعلم ۞ الفصل الاول فصل پہلی (عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما
ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ
کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ متفق علیہ) روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا
یعنے خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنون کی کہ ظاہر ہونگے نہین چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا
اُسکو یاد رکھا اُسکو اُس شخص نے کہ یاد رکھا اُسکو اور بھول گیا اُسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنے بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانا ہی اُس
قضیہ کو میرے اُن یارون نے یعنے جو کہ موجود مین صحابہ مین سے لیکن بعضے نہین جانتے ہین اُسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی اُنکو کچھ نسیان کہ جو خواص انسان سے ہی اور مین
بھی اُنھین مین سے ہون کہ جو کچھ بھول گئے ہین جیسے کہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ واقع ہوتی ہی اُن چیزون مین سے کہ خبر دی تھی آنحضرت نے
وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون مین اُسکو پس دیکھتا ہون مین اُس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اُسکو جیسے کہ یاد دلاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنے بطریق اجمال وابہام کے
جبکہ غائب ہوتا ہی اُس سے اور فراموش کرتا ہی اُسکو ساتھ تفصیل وتشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہی اُسکو پہچان لیتا ہی اُسکو شخص یعنے ایسی ہی ہی وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون
لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اُن مین سے تو پہچان لیتا ہون کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربہا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرہا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین ابیض
بمثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموات والارض والاخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ہواہ رواہ مسلم) اور روایت
ہی اُسی حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پیش کیے جاوینگے اور رکھے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریا کے تنکے تنکے پس جو
دل کہ ملایا گیا ساتھ اُن فتنون کے نشان کیا جاویگا بیچ اُسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اُن فتنون کا نشان کیا جاویگا اُس مین نکتہ سفید یہانتک کہ ہوجاوینگے
انسان باعتبار پیش آنے فتنون کے اور تاثیر اور عدم تاثیر اُنکی کے اُنکے دلون مین یا ہونگے دل باعتبار اُسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے کہ اُس مین کوئی
چیز اثر نہین کرتی یعنے ایسے ہی یہ دل ہونگے کہ تاثیر نہین کریگا اُس مین فتنہ اصلا اور تشبیہ نہ تنہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہی اور ضرر نہین کریگا اس طرح کے
دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہی آسمان وزمین یعنے ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باسن اُلٹے کے کہ جو کچھ اُس مین ہو گر پڑے یعنے اسی طرح
وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانے گا یہ دل کار نیک ومشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اُس چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اُ

گرفتار اسکی محبت کا ہو قسم ہواے نفسانی سے یعنے خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکے کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے ف فتنے یعنے بلائین اور محنتین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہو اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور پیش و رتر ہو اور روایتون سے اور معنے اسکے یہ ہین کہ در آوینگے فتنے دلون مین ایک بعد دوسرے کے جیسے کہ در آتے ہین تنکے بیچ بننے بوریے کے ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنون کی ہو دلون پر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکون کے اسکے بننے والے پر ایک بعد دوسرے کے اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہو دل مین مانند چمٹنے اور تاثیر کرنے اسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اسپر آور دوسرے ساتھ زبر عین کے اور ذال معجمہ کے اور معنے اسکے پناہ چاہتی ہو خدا تعالی سے فتنہ کی شر سے جیسے کہ اثناے کلام مین بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ آور تیسرے زبر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہو دل پر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونون کے آئی ہو اور دوسری اور تیسری ساتھ نصب ہی کے ہو فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہو کہا جاتا ہو اشرب فی قلبہ حبہ یعنے ملگئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ راسخ ہوگیا اسمین اور آگیا رنگ اسکا دل مین جیسے کہ در آتا ہو رنگ کپڑے مین اور اشراب دینا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پلایا ہو وہ اسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے اور نکتہ آتا ہو معنے نشان کے کہ چھوٹے لکڑی وغیرہ کے سے زمین مین ہوجاتا ہو اور معنے نقطہ کے بھی آتا ہو اور معنے نقطہ کے اس چیز مین کہ مخالف رنگ اسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہو اور لفظ بصیر کو ساتھ تی اور رے کے پڑھا ہو بتقدیر تی کی ضمیر پھرتی ہو انسان کی طرف کہ مفہوم ہوتا ہو سیاق کلام سے اور بتقدیر رے کی پھرتی ہو قلوب کی طرف کہ مذکور ہو صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے اور تشدید دال کے سیاہ اور خاکستر رنگ اور ساتھ پیش رے کے خاکستر گونی اور مراد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد بے کے بھی آیا ہو ش ع

(وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو اسی حذیفہ سے کہ کہا بیان کین ہمسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین یعنے بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی مین نے ایک ان مین سے یعنے وہ اترنا امانت کا ہو کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصداق اسکا بھی واقع ہو ف ح یعنے وہ اٹھ جانا امانت کا ہو مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اسکے ہین کہ خیانت نہ کرنا ہو لوگون کے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیۃ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کی ایمان ہو جیسے کہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہو اس جملہ مین ولا یکاد احد یودی الامانۃ وہ بھی مبنی ہو اسپر فرماتے ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنون کے دلون کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہو ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنے ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین ف ع یعنے اول جو ایمان اترا لوگون کے دلون کو اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنے کا کتاب اور سنت پر جیسے کہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنے ساتھ نور ایمان کے قرآن سے ف ک یعنے احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالے گئے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر جانا سنت سے ف ح کہ بیان فرمائے یعنے پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق جل وعلا سے سابق ہو اور پہر اتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسولون کے جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہو وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہو اور یہ بھی ہو کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلی رتبہ ایمان و امانت کا ہو کہ باوجود اتارنے اور ثابت کرنے اسکے کے دلون مین ساتھ کتاب و سنت کے بھی اسکو مؤید اور موکد کیا ہو اور یہ حدیث اول ہو کہ حذیفہ نے اسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہوئی جیسے کہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے اٹھنے امانت کی سے ف ع یعنے اٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور ناقص

ہو جانے اُسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ کے عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنے بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سو ویگا شخص سونا ف ح یعنے حقیقۃ
یا کنایۃ ہے اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات او تدبیر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکے ہو کہ فرمایا پھر جانا کتاب وسنت سے ترجمہ پس نقصان کیا جاویگی اور لیجاویگی
امانت دل اُسکے سے یعنے بعضے انوار اور ثمرات اُسکے کم اور ناقص ہو جاینگے پس ہو جائیگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کے ف ح اثر شے
وہ چیز ہے کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اُسکے سے آور وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہین برخلاف رنگ
اُس چیز کے جیسے کہ نقطہ سیاہ وسفید مین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنے بسبب وارد ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور
امانت کا کم ہو جائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال دل اپنے سے تلاش کریگا تو سوائے مقدار نقطہ کے اُس سے نشان باقی نہ دیکھے گا ترجمہ پھر سو ویگا شخص اور سونا
اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جزو دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تھا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اُسکا مانند نشان مجل کے ف ح
مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گھٹہ کہتے ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتے ہین ساتھ قول اپنے کے ترجمہ
مانند انگارے کے یعنے وہ اثر مجل کا مانند انگارے کے کہ لنڈھا وے تو اُسکو اپنے پاؤن پر اے مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اُس جگہ کو کہ آبلہ پڑا اچھولی ہوئی
حالانکہ نہین ہے اس آبلہ مین کہ اونچا دکھائی دیتا ہے کوئی چیز کہ کام آوے ف ح بلکہ پانی خراب ہے اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اُسکے دل سے نکالا گیا صالح اور کار آمد
دکھائی دیتا ہے اور اُسکے باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوے نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہے کہ دل مین رہتی ہے لیکن اس تقریر پر
وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہے اثر وکت سے اور مناسب سوق کے یہ ہے کہ بقار اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ جب مجل ایک چیز
خالی بیفائدہ ہے قلیل وحقیر ہوگا وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ف ح کہا صاحب تحریر نے معنے حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج
پس جب زائل ہوگا اول جزو اُس سے زائل ہوگا نور اُسکا اور قائم مقام ہوگی اُسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہے مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا
کچھ اور اُسمین سے ہوگا مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد
واقع ہونے اُسکے کے دلون مین اور اُسکے نکلنے کو بعد استقرار اُسکے کے دل مین اور اُسکے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لنڈھا وے اُسکو اپنے پاؤن پر یہانتک
کہ تاثیر کرے اس مین پھر زائل ہو جاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علماء مین سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اُٹھ جاویگی دلون سے بسبب ایسے دل
دلی والون کے بسبب کرنے گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے نہین پاوینگے اپنے دلون کو اُس حالت پر کہ تھے اُسپر اور باقی رہیگا اُسمین نشان کبھی
مانند وکت کے اور کبھی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ مصدر ہے لیکن مراد اُس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہ اقل ہے مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اُسکو ساتھ چیز خالی کے
بخلاف مرتبہ پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اُسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اُسکے کے ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ اس حالت مین کہ بیع وشرا کرینگے
آپس مین اور نہین قریب کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگون سے ترجمہ پس کہا جاویگا یعنے بسبب قلت امانت کے لوگون مین
کہ تحقیق بیچ فلانے قبیلہ کے یعنے باوجود کثرت لوگون کے ایک شخص ہے امانت دار یعنے کامل الایمان والامانت دار اور کہا جاویگا یعنے اُس زمانہ مین واسطے شخص کے ف ح
یعنے دنیا دارون مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال وجاہ کی اور شاعر اور فصیح وبلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع ذی شوکت ہوگا اُسکو کہینگے ترجمہ کیا خوب ہے
کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوشرو اور زبان آور وخوشگو ہے اور کیا خوب چست وچالاک ہے اور حالانکہ نہین ہے اُسکے دل مین رائی کے دانہ کے برابر ایمان
ف احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اُسکے کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگے اُسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اُس سے
اور نہین تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان وصلاح ہے باقی سب برباد ونابود اگرچہ دنیا دار اُسکو خوب جانین
اور بسبب اُسکے تعریف کرین اور معتبر تعریف سایہ تقوی اور قوت ایمانی کی ہے رزقنا اللہ ۔ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْرِ

وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاہلیۃ و شر فجاءنا اللہ بہذا الخیر فہل بعد ہذا الخیر من شر قال نعم قلت وہل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویہدون بغیر ہدیی تعرف منہم وتنکر قلت فہل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم قلت فان لم یکن لہم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلہا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع / اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھا لوگ پوچھتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف یعنے طاعت سے تاکہ بجا لاوین اسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہون ساتھ اسکے اور مدد حاصل کرین ساتھ دنیا کے آخرت پر ترجمہ اور تھا مین پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنے گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہے وسعت رزق پر واسطے خوف اس بات کے کہ پہونچ جاوے مجکو ف یعنے واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا بسبب اسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلانے کہا ہے رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کی سے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی کی ما سوی اللہ کے پھر ثابت کیا مولی کو اور کہا طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اسکی ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے ف یعنے ان ایام مین کہ غالب تھا ان مین جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور اس چیز کے کہ تابع ہے انکے یعنے تمام احکام شریعت کے اور لفظ شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو ف کہ وہ اسلام ہے بسبب بعثت انکی کے اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر ہم سے ساتھ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کے ترجمہ پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونے والی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہوگی بعد اس خیر کے شر کہا مین نے اور کیا پیچھے اس شر کے خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اس شر کے خیر ہوگی اور اس خیر مین کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی ف دخن ساتھ زبر خ اور دال کے بمعنے دخان کے یعنے خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگون کے اس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل مین تھے نہین ہونگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل پادشاہون کے کہ قرن اول مین تھے نہین ہونگے اور برائیان اور بدعتین پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے ت کہا مین نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اس خیر کی فرمایا کدورت کہی مین نے کنایہ ہے ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ و روش اختیار کرینگے غیر راہ و روش میری کے اور راہ بتا دینگے لوگون کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو انسے کار و بار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنے ف ح یعنے منکر و معروف اور مشروع و نامشروع دونون انمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کے کہ مراد قول حضرت ص کے سے نعم وفیہ دخن و یستنون بغیر سنتی سے بھی یہی ہے اور کہا بعضون نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوئے وقت عثمان رض کے اور بعد انکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئے بیچ خلافت عمر رض بن عبد العزیز کے اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم وتنکر سے امرا ہین کہ پیدا ہوئے بعد انکے پس تھے بعضے انکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے انمین سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے برے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسے کہ حال بعضے امراے زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان رض کا اور ما بعد انکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن رض کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضے امرا سے مانند زیاد کے عراق مین ہوا ت کہا مین نے اور آیا ہے بعد اس خیر کے شر اور فرمایا ہان بلانے والے ہونگے لوگون کو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے ف یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کے اور روکینگے انکو ہدایت سے ساتھ طرح بطرح کے فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالے انکے بلانے کو

اور قبول کرنے بلانے والون کو سبب واسطے داخل کرنے انکے کے انکو بیچ اُسمین اور اطلاق ہوا ہے فسم انکے کے انمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانے والون کی طرف انکی طرف تو ہم کسینگے طرف انکی کہ پہونچا نیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالینگے وہ اسکو اسمین ف ع اور ہونگے وہ سبب پڑنے اُسکے کے جہنم مین کہا بعضون نے مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قائم ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن مین نہین پائے جاوینگے شروط امارت امانت اور ولایت کے اور ہونگے بلانیوالے اوپر دروازون دوزخ کے باعتبار مآل کار کے مانند قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ت کہا مین نے بیان کیجیے احوال انکا ہمسے یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابنائے جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کے ف یعنے عربی مین یا کلام کرینگے ساتھ قرآن وحدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حالانکہ نہین ہوگی انکے دل مین کہا مین نے پس کیا فرماتے ہو تمکو کیا کرون اگر پاوے مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب وسنت کے حکم پر ہون اور امام انکے کو یعنے اہل سنت کے طریق پر ہو اور رعایت و متابعت امام کی کرنا کہا مین نے پس اگر نہو مسلمانون کے لیے جماعت یعنے متفقہ اور نہ امام یعنے تو اس صورت مین کیا کرون فرمایا پس ہو تو ان سب فرقون سے اگرچہ ہو کیسو ہونا ساتھ لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈھنے کے ساتھ آسکے جنگل مین اور ساتھ اٹھانے شدائد اور مشقتون کے اور پہننے کہاس اور لکڑی کے اور قناعت کرنے کے ساتھ اُس گھاس کے جنگل مین یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجکو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت کیسی کی نقل کی بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنے بادشاہ کہ نہین چلینگے میری سیدھی راہ پر یعنے علم اور نہ پیروی کرینگے روش و طریقہ پر یعنے عمل یا معنے یہ ہین کہ نہ عمل کرینگے کتاب وسنت پر اور اٹھینگے اُس زمانہ مین کتنے اشخاص کہ دل انکے دل شیطانون سے ہونگے ظلمات مین اور قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب دینے مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کے یعنے صورت ظاہر انکی صورت آدمی کی ہوگی باطن انکی سیرت شیطان کی سی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اُسوقت کو فرمایا سننا تو یعنے جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری کرنا امیر کی یعنے اس چیز مین کہ نہین ہے گناہ اُسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف یعنے ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے کے یا مارے امیر پیٹھ تیری اور لیوے مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول ومعلوم کے ہے یعنے خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین و مات کے صبر کرنا اور ارتکاب ناشدنی کا نکرنا اور اگر صبر کرین تو اوہی بات ہے لیکن یہ بات ہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہے پس سننا اور اطاعت کرنا ف یہ تاکید ہے بیچ خروج کرنے اور فتنہ برپا کرنے کے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے ان فتنون پر کہ مانند ٹکڑون اندھیری رات کے ہونگے ف کہ معلوم نہین کرینگے سبب انکا اور راہ خلاصی کی انسے یعنے پہلے اس سے کہ ایسے فتنے آوین کام نیک کر کہ اسوقت مین نہین ہوگا اور بیچ محنت اور بلا کے دینی کے گرفتار ہووینگے اور حال لوگون کا اُسوقت مین ایسا ہوگا صبح کریگا شخص مومن ف یعنے مومن ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اُسکے کے ت اور شام کریگا کافر ف یعنے حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرون کا عمل کرنیوالا ہوگا کافرون کا ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف اور کہا بعضون نے کہ معنے یہ ہین کہ صبح کریگا اس حال مین کہ حرام جانتا ہوگا اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے اور شام کریگا اس حال مین کہ حلال جانتا ہوگا اسکو اور بالعکس اور حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمین کئی وجوہ ہین ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت مسلمانون کے قتال واسطے تعصب اور غضب کے پس حلال جانینگے خون و مال کو اور دوسری یہ کہ حاکم مسلمانون کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانون کی اور لیوینگے اموال انکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ یہ حق پر ہین اور فتنے مین ڈالینگے انکو بعضے علماء اوپر جائز ہونے ان چیزون کے کہ کرینگے قسم خونریزی اور لینے اموال اور حرام چیزون کے اور سوا اسکے

جو کچھ کہ جاری ہو درمیان لوگوں کے مخالف شرع کی چیزیں معاملات اور بیع وشراء وغیرہ میں پس حلال جانینگے انکو۔ واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ یہ ہوگا بسبب
امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندوں کے کہ اختلاط کریگا انکے ساتھ اور گرفتار ہوگا جاہ دنیا اور دنیا کی محبت اور آویگا نہیں تاحاجت روائی کرے پس تابع ہوگا انکا اور ظاہر ہوگا
ساتھ موافقت انکی کے ان امرین کہ دین اسلام سے نہیں ہیں اور جائز ہو کہ یہ ہوں کہ صبح کریگا ساتھ ایمان کے بسبب حرام کرنے خون اور مال بھائی مسلمان کے اور شام
کریگا کافر بسبب حلال کرنے انکے کے اس معنی پر مراد فتنوں سے جنگ اور قتال ہو اور یہ معنے اول مناسب ہیں ساتھ قول حضرت کے بیچیگا دین اپنا بدلے متاع
قلیل دنیا کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہو کہ پیدا ہونگے فتنے یعنے بہت بڑے یا
پے در پے یا ذلیل سے بیٹھنے والا ان فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے ف ع یعنے کھڑا دیکھتا ہو اس چیز کو کہ نہیں دیکھتا اسکو بیٹھا پس ہوگا قریب تر کھڑا عذاب اس
فتنے سے بسبب دیکھنے اسکے کے اس چیز کو کہ نہیں دیکھیگا اسکو بیٹھا اور ممکن ہو یہ کہ ہو مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکان میں غیر متحرک فتنے کا کہ واقع ہوا اس زمانے
میں اور مراد کھڑے سے وہ کہ ہو اسمیں ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی میں ترجمہ اور کھڑا یعنے اپنے مکان پر اس حالت میں بہتر ہے چلنے والے یعنے
جانے والے سے طرف اس فتنے کے اور جانیوالا طرف اس فتنہ کے بہتر ہو دوڑنے والے اور جلدی چلنے والے سے طرف اسکے پیادہ یا سوار جو شخص کہ جھانکیگا
طرف اسکے کھینچ لیگا وہ فتنہ اسکو طرف اپنے ف ع یعنے جھانکنا اور قریب ہونا طرف اسکے موجب پڑنیکا ہوگا اسمیں پس خلاصی اور نجات اسکی شر سے نہیں ہو مگر بیچ دوری
کے اس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی اور بھاگنے کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے بسبب جانے کے طرف اسکے اور
بسبب پناہ پکڑنے کے ساتھ اسکے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے ف ع یعنے جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کے یا ساتھ اس چیز کے کہ مذکور ہوئے کہ وہ ملجا
اور معاذ ہو یعنے پس چاہیے کہ جاوے طرف ان دونوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہو کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ
سونے والا اس فتنہ میں کہ خبر نہ رکھے اس سے اور نہ سنے خبریں اسکی بہتر ہو جاگنے والے سے ف ع اور غافل بھی سونے ہی کے حکم میں ہو اگرچہ جاگتا ہو پس مراد جاگنے سے وہ
ہو کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہو یہ کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہو کھڑے سے اور کھڑا اسمیں بہتر ہو سعی کرنیوالے سے ف ع مراد سعی سے یہاں
معنی مشی یعنے چلنے کے ہیں کہ مفضی ہوتا ہو طرف سعی کے اور صراح میں ہو السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب وکار کرنا پس یہاں معنے اخیر مراد ہونگے ترجمہ پس
جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے (وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ
الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہو کہ نزدیک ہو کہ پیدا ہونگے فتنہ بہت آگاہ ہو پھر پایا جاویگا ان فتنوں میں
ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اسمیں بہتر ہوگا چلنے والے سے اسمیں اور چلنے والا اسمیں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اسکے آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع
ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اسکے اونٹ یعنے جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کے اور جو شخص کہ ہوں واسطے اسکے بکریاں پس چاہیے
کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اسکے زمین اور گاؤں دور مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنے بھاگے فتنہ سے اور تنہائی
اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہوں اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین کہ

لاحق ہو ساتھ اُنکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے پس فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے یعنے اگر ہو اُسکے پاس پس مارے اوپر تیزی تلوار کے ساتھ
پتھر کے ف یعنے توڑ ڈالے ہتیار اپنے تاکہ بچا وے طرف لڑائی کے لیئے کہ مسلمان جو آپس مین لڑتے ہین انکی لڑائیون مین نہین جانا چاہیئے ترجمہ چاہیے کہ جلدی بھاگے
یعنے تاکہ نہ پہونچے اُسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے ف جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اُسکے سے دلیل پکڑی ہی اُس شخص نے کہ قائل ہی اسکا کہ قتال جائز نہین ہی فتنہ
مین کسی حال مین اور کہتا ہی کہ جب دو فریق مسلمانون مین سے آپس مین لڑین تو واجب ہی احتراز کرنا اُس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسی کی طرف اُن دو فریق مین سے
نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضے اور صحابہ کا بھی یہی ہی اور ابن عمر کہتے ہین کہ قتال نکرنا چاہیے ابتداءً لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اُسکا لازم ہی
اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہین کہ واجب ہی مدد کرنی ذی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کے اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اُنکے
مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیہ تک کہ ناطق ہی اسپر کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانون کی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان انکے
اور اگر بغی کرے ایک اُن دونون جماعتون مین سے دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کے اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا
فرمایا ترجمہ ای بار خدایا تحقیق پہونچا دیا مین نے حکم تیرا تیرے بندون کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر جبر کیا جاؤن مین
یہان تک کہ لیجایا جاوے مجکو طرف ایک صف کے اُن دو صف قتال سے پس مارے مجکو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آلگے مجکو تیر پس مار ڈالے مجکو یعنے پس کیا حکم ہی قاتل
ومقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ تیرے کے ف اس عبارت کے دو معنے ہین ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ لینے کے کہ بالفعل
کیا اُسنے تجکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اُسکو مارتا اور گناہ اُسکا تجھپر ہوتا وہ بھی اُسکے سر پر رکھین اور اُسکے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب زجر و توبیخ کے اور دوسرے
معنے یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ لینے کے کہ پہلے رکھتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانون کے سے کہ سبب تیرے قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کے کہ صادر ہوا اُس سے
اب ترجمہ اور ہوگا دوزخیون مین سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیون مین سے اور حضرت نے اُسکو ذکر نہ کیا اسلیے کہ اُس سے یہ بھی
سمجھا جاتا ہی (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن
رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتھ جاوے اُنکے چوٹی
پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات مینھ پر ف چند بکریان رکھتا ہوا اور پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہ جنگل مین سے کہ اسمین مینھ پڑتا ہی تلاش کرے تا وہان
اور بکریان چرا کر قوت اپنا اُس سے پیدا کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بھاگے یہ مسلمان اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنون سے تا لوگون کے ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ مین
نپڑے (وعن اسامۃ بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اطم من آطام المدینۃ فقال ہل ترون ما اری قالوا لا قال فانی لاری الفتن تقع خلال
بیوتکم کوقع المطر متفق علیہ) اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانون مین سے ف اطم ساتھ پیش
اور طا کے معنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اُسکی ہی اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہان رہتے تھے پس اسامہ بن زید
کہتے ہین کہ حضرت ایک روز ایک قلعہ پر اُن قلعون مین سے چڑھے تب پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اُس چیز کو کہ دیکھتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ
تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون مین فتنون کو کہ پڑتے ہین درمیان گھرون تمہارے کے مانند پڑنے مینھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے اسکے یہ ہین کہ دکھایا
اللہ تعالے نے اپنے نبی کو کہ جسوقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنون کا تاکہ خبر دین وہ انکی پس لوگ بچتے رہین اُنسے اور جانتے ہین کہ وہ مقدر ہین اور گنین اُنکی آفت کو
آنحضرت کے معجزات سے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکۃ امتی علی یدی غلمۃ من قریش رواہ البخاری) اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھون لڑکون ایک نوجوانون کے ہی قریش مین سے نقل کی یہ بخاری نے
ف لفظ ہلکہ ساتھ زبر دونون کے بمعنے ہلاک کے اور امت سے مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہترین امت تھے اور لفظ غلمہ ساتھ زیر غین اور جزم لام کے

[illegible]

تحت غلام کی بیٹے جوان کے کذا فی القاموس اور صراح مین ہی غلام بمعنے لڑکے کے اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت ہی اور طیبی نے تفسیر کیا ہی اسکو ساتھ
نو سالون بیباک کے کہ ادب نکرین عاقلون اور بادہ قارون کا اور مراد ان لڑکون سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند انکے
اہل فتنہ اور بغی اور ظلم اور مجمع البحار مین ہی کہ ابو ہریرہ پہچانتے تھے انکو ساتھ اسما اور اشخاص انکی کے اور سکوت کرتے تھے تعیین و نام لینے انکے سے بسبب خوف مفسدہ
اور مراد یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور مانند انکے مین نو عمرون بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا ان سے قتل اہل بیت نبوت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا انکا اور مار ڈالنا
اچھے اچھے مہاجرین اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبد الملک بن مروان کا تھا اور سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اسکی سے کہ خونریزیان کین اور مال
لیے چنانچہ مشہور ہی ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس مین زمانہ قیامت یعنے زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا یعنی ہوگی مراد قریب ہونا
قیامت کا اور احتمال ہی کہ مراد اس سے آپس مین قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضون سے شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہووے اول اسکا ساتھ آخر اسکے
اور بعضون نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمرین لوگون کی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کے سے بسبب کثرت گناہون کے اور یہی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے جلدی
گذرنا دنون کا اور جلدی ہو چکنا قرنون کا پس قریب ہونگے آپس مین زمانے انکے یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینے کے
گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے ۔ اور لیا جاوے اور اٹھایا جاویگا علم یعنے اس زمانہ مین بسبب اٹھ جانے علما کے اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل
قوی یعنے بخل قوی اور علی العموم لوگون کے دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگے اسکی یہانتک کہ بخل کرینگے اہل حرفہ حرفے اپنے سکھانے مین اور مال والے
مال کے دینے مین وغیرہ ذلک اور نہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بھی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ
يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قاموس مین ہی کہ
ہرج الناس کے معنے ہین پڑے لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد بیان ہرج سے قتل خاص ہی کہ ملا ہوا ہو ساتھ فتنے کے اور اختلاط کے پس لام اسمین عہد کے
لیے ہی ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ
فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی انہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس ذات
کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنے ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایکدن یعنے ایک روز عظیم کہ اسمین بڑی شدت ہوگی نہ جانیگا
قاتل کہ کس چیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنے مقتول کو آیا جائز تھا اسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنے جسکی جان ماری گئی یا اہل اسکے کہ کس سبب سے
قتل کیا گیا ف یعنے سبب شرعی سے یا غیر شرعی سے حاصل یہ کہ یون ہی شبہات سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہین کرینگے کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون اور یہ باتین
... ون قتل مین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی ہین ۔ پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہ یعنے کیا سبب ہوگا اس طرح کے قتل کے واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب انکا
فرمایا ہرج ف یعنے فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہی قتل مجہول کا اور معنے یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنون سخت کا ہوگا ۔ مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کے
ہین نقل کی یہ مسلم نے ف مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ مین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ مارے اور حریص اور قصد کرنیوالا اسپر تھا اور
آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہونے تمیز کے ہی اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے تھا اور تحری صواب مین ہوا اگرچہ واقع مین صواب نہوگا
ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے نیت پر ہوگا گنہگار اگرچہ نہ کرے اسکو اور نہ بولے اسکو ۔ وَعَنْ
مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنے ساتھ استقامت اور مداومت اسکی کے بیچ زمانہ فتنہ کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانون کے مانند ثواب ہجرت

کرنے کے ہر طرف سے برے نقل کی مسلم نے ف یعنے جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے دار الحرب سے ہجرت کی کہ شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی جس شخص
نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کی سے منہ پھیر کر عبادت مولی میں مشغول ہو کر ثواب پایا ﴿وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ
لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾ اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک
کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف انکے اس چیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنے اسکے ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اسلیے ظلم
و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف یعنی پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو
یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنے روز آخر کے سنی ہے میں نے یہ حدیث تمھارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ حضرت
عبد العزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اسکا یہ دیا ہے کہ یہ فرمانا
اور حکم دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد ان زمانوں سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسے اور مہدی کا مستثنی ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت
کو اور تعلیم و ترغیب اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسے کا مستثنی ہے شارع کے کلام سے اور باقی زمانوں میں بہتری موجود ہے کسی نہ کسی اعتبار کر کسی نہ کسی جگہ اور کسی
امر میں از رو علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہے اور یہ مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سے
دور ہوتا جاتا ہے بدی و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایک
خطرہ گناہ کا گذرا ہے پھر بعد ایک مدت کے جو آیا دفع ہوا سوچے سبب اسکا کچھ نہ پایا سوائے اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کے ہے اور زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہوا حال
ہونے اپنے خطرے کا ﴿الفصل الثانی﴾ فصل دوسری ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ﴾ کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے
یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنے بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کھینچنے والے
کا ف یعنے جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگوں کو اسکے کرنیکا یا مانند امیر ظالم کے کہ باعث ہو قتل و قتال کا تا تمام ہونے دنیا تک
ایسا کھینچنے والا فتنہ کا کہ پہونچے مقدار تابعداروں اسکے کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اسکے کے اور نام باپ اسکے کے اور
نام قبیلہ اسکے کے ف ظاہرا قید عدد تین سو کی اسلیے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث ہوتا ہے مفسدہ کا اور لاحق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں
تو اعتبار نہیں رکھتے ﴿وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ﴾ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ
کرنے والوں سے ف یعنے لوگوں کو بسبب گمراہی اپنی کے اسلیے کہ ضرر انکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہے اوروں کی گمراہی سے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں
یعنے قتل واقع ہوگا نہیں اٹھائی جاویگی ان سے قیامت تک نقل کی ابو داود اور ترمذی نے ف یعنے کہیں نہ کہیں لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المؤمنین
عثمان کا ہے کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں اور بعد ازاں باقی ہے ہنوز اور موجب خبر مخبر صادق کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہے امام کی اور امام کہتے ہیں
پیشوا اور رئیس قوم کو اور اسکو کہ بلاوے لوگوں کو طرف قول کے یا فعل یا اعتقاد کے ﴿وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ
تَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ﴾ اور روایت ہے سفینہ سے
کہ کہا اسنے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنے خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو
یا کاملہ یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پھر آگے ہو جاویگی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ف ترجمہ حضرت شیخ کے میں بعد لفظ ملک کے عضوضا بھی ہے یعنے گزندہ کہ

لوگ گزیدہ وستم انکے سے امن مین ہون اور براہ عدالت اور دین پروری کی جیسے کہ چاہیے جاری ہو اگرچہ اطلاق اس نام کا ازراہ مجاز کے اور معنے اسکے کہ خلافت گذرے ہو ون کے برس بیس ہی لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے تیس ہی برس ہے کہ خلافت خلفاے اربعہ کی اُسمین تھی اور اگر انکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امیر و حاکم ہین مسلمانون پر احکام ظاہر ہین اور شرح عقائد مین ہے کہ اس حدیث مین اشکال وارد ہوتا ہے اسلیے کہ اہل حل وعقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضے مروانیہ کے مانند عمر بن عبد العزیز کے جواب یہ کہ شاید مراد یہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اُسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہین انتہی اور جاننا چاہیے کہ مروانیون مین اول یزید بن معاویہ ہوا پھر بیٹا اسکا معاویہ بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی اُنسے خلافت طرف اولاد عباس کے ت پھر کہتا ہے سفینہ ف ع یعنے مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہے اپنے راوی سے یا عام خطاب کرتا ہے واسطے سمجھانے حساب تیس برس کے ت کہ حساب کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف ح یہ حساب تقریبی ہے مبنی ہے اوپر حذف کسور کے والا خلافت حضرت ابو بکر کی جیسے کہ جامع الاصول وغیرہ مین مذکور ہے دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چارون خلفا کی اُنتیس برس اور سات مہینے مین تمام ہوتی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے انمین حضرت امام حسن خلیفہ رہے پس یہ بھی خلفا مین سے ہوے (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ بَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنے اسلام کے بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کے شر یعنے کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کے شر کہا مین نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا اس شر سے فرمایا تلوار ف ح یعنے حاصل ہوگا بچاؤ اُس سے بسبب استعمال تلوار کے یا طریق بچاؤ کا یہ ہے کہ مارے انکو ساتھ تلوار کے کہا قتادہ نے کہ مراد اُس جماعت سے وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ت کہا مین نے کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنے کے کافرون سے اور صلاحیت رکھینگے اُس زمانے کے لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگون پر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنے حکومت اور سلطنت اوپر فساد کے ف ح ع اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہین اُس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ اور پانی مین قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنے اجتماع لوگون کا امرا پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ جو آنکھ کہ اسمین تنکا وغیرہ جا پڑتا ہے ظاہر اُسکا اچھا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنے یہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتون اور کرنے منہیات کے ت اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے ف ح ع ہدنہ ساتھ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کے صلح اور اصل مین معنی سکون و آرام کے ہے اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کے دخان یعنے دھوان یعنے صلح ہوگی ساتھ فریب و نفاق کے جیسے کہ پہلے گذرا اور یہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلے جملہ کے ہے اور اسمین اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن رض کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کردینے ملک کے انکو اور قرار پانے امارت کے انپر اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن رض کے نہین ہوئے خلیفہ جیسے کہ وہم کیا ہے بعضون کو اُسکا ت کہا مین نے بعد اسکے کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والے طرف گمراہی کے ف ح یعنے ایک جماعت پیدا ہوگی امرا مین سے کہ بلاوینگے لوگون کو طرف بدعات کے اور گناہون کے ت پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنے امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہ ہو صفت اُسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنے مارے تجکو ناحق اور لے مال تیرا یعنے ازراہ

* مدت خلافت خلفاے اربعہ [illegible]

منصب کے پس اطاعت کر اسکی یعنے جب تک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اسکے کے حکم نہ کرے تا نہ اٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حال مین کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت
کی ف ح یعنے گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگلون مین نیچے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور جڑ کے اور بعضون نے حملہ
والامت کو متعلق قاطعہ کے کہا ہے یعنے اور اگر اطاعت نہ کریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین اور بعضے نسخون مین بجاے فمت کے فمت آیا ہے ساتھ لفظ
ماضی کے قیام سے یعنے اگر ایسا نہو تو اٹھ اور جا اور کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال یعنے امام مہدی کے زمانہ مین بعد اسکے
یعنے بعد واقع ہونے شر اور فتنون مذکورہ کے اس طرح کہ اسکے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنے خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہ دونون چیزین ہونگی تخییل کے
بطریق سحر اور سیمیا کے کہا بعضون نے کہ پانی اسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال
یہ بھی ہے کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ و وعید ہوت پس جو کوئی پڑا اسکی آگ مین ف یعنے جسنے مخالفت کی اسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اسکو اپنی آگ مین اور آگ کو
جو اضافت کی اسکی طرف اس مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نہین ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اسکا ف یعنے بسبب صبر کے اور ثابت رہنے
اسکے کے دین خدا پر اور بسبب طلب کرنے رضا اسکی کے اور اتارا گیا بوجھ اسکے پہلے گناہونکا اسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اسکی نہر مین ف یعنے بسبب فرمانبرداری
اسکی کے اور ایمان لانے کے اسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اسکی کے ثابت ہوا بوجھ گناہ حال کا اور اتارا گیا ثواب اسکا یعنے باطل ہوا عمل سابق اسکا ت کہا
حذیفہ نے کہ کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گھوڑے کا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے
ہے انتاج سے اور کہا ہے علما نے کہ نتج بمعنے تولید یعنے جنانے اور خدمت اور تدبیر اسکے جننے کی کرینگے جیسے کہ دایہ انسان کی کرتی ہے اور انتاج بمعنے پہونچنے وقت ولادت کے
اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کے بمعنے بچھڑے کے اور مہرہ ساتھ ہ کے مادہ یعنے بچھڑی اور ترکب ساتھ پیش تے اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری دینے کو یعنے
قابل سواری کے ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہے اسلیے کہ اسوقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑون پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونے کفار کے اور نہو نے
احتیاج لڑائی کے یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کے آنے قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونے کا قلیل ہوگا یعنے اسوقت سے قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونے بچھیرے
کے تا پہونچنے وقت سواری کے اسپر اور یہ معنے ظاہر اور موافق ہین ساتھ اور حدیثون کے کہ اس باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنے بدلے یکون امارۃ علی اقذاء
الخ کے یون آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اسوقت کے ظاہر مین ساتھ کدورت باطن کے اور اشتمال ہوگا ساتھ ناخوشیون دل کے کہا مین نے یا رسول اللہ الھدنۃ علی الدخن
کہ آپ نے فرمایا اسکے کیا معنے ہین فرمایا نہ رجوع کرینگے دل نرم قوم کے اوپر اس حال و صفت کے کہ تھے دل اس حال پر یعنے نہین ہونگے دل انکے صاف کینہ اور بغض سے جیسے
کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کے جیسے کہ تھے پہلے آنے کدورت کے سے ف کہا مین نے کیا بعد اس چیز کے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح
یا نفاق کے اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد اسکے شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہے اندھا اور بہرا ف ح یعنے لوگ اس فتنہ مین نہ حق دیکھینگے اور نہ سنینگے اور اسناد اندھے پن کی اور
بہرے پن کی طرف فتنہ کے مجازا ہے اور حقیقت مین لوگ ایسے ہونگے اس فتنہ کے وقت مین ت اس فتنہ پر ہونگے بلانے والے ف ع یعنے ایک جماعت قائم ہوگی اس
فتنہ کے برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول کرنے اسکے کے ت گویا کہ وہ کھڑے ہین اوپر دروازون دوزخ کے بلاتے ہین خلق کو طرف اسکے یہانتک کہ
اکھٹے داخل ہون اسمین پس اگر مرے تو اے حذیفہ اس حال مین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی کی اہل فتنہ مین سے
روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعن ابي ذر قال كنت رديفا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما على حمار فلما جاوزنا بيوت المدينة قال كيف بك يا ابا ذر اذا كان
بالمدينة جوع تقوم عن فراشك ولا تبلغ مسجدك حتى يجهدك الجوع قال قلت الله ورسوله اعلم قال تعفف يا ابا ذر قال كيف بك يا ابا ذر اذا كان بالمدينة موت
يبلغ البيت العبد حتى انه يباع القبر بالعبد قال قلت الله ورسوله اعلم قال تصبر يا ابا ذر قال كيف بك يا ابا ذر اذا كان بالمدينة قتل تغمر الدماء احجار الزيت قال
قلت الله ورسوله اعلم قال تاتي من انت منه قال قلت والبس السلاح قال شاركت القوم اذا قلت فكيف اصنع يا رسول الله قال ان خشيت ان يبهرك شعاع السيف

فالق ناحیۃ ثوبک علی وجھک یبوء باثمک واثمہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے [illegible] کہا ابوذر نے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر
کہ [illegible] ف اسمین دلالت ہے اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے [illegible] اوپر کمال قرب ابوذر کے حضرت سے اور اوپر خوب طرح سننے اور یاد رکھنے
انکے حدیث کو ت پس جبکہ آگے بڑھے ہم مدینہ کے گھروں سے فرمایا آپ نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ میں بھوک یعنے خاص تجکو یا قحط عام [illegible]
تو بچھونے اپنے سے اور نہین پہنچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ [illegible] یعنے [illegible] بھوک کے ایسا ہوجائیگا تو کہ بغیر مشقت
تمام کے مسجد میں نہین پہنچ سکیگا نماز کے لیے ت کہا ابوذر نے [illegible] اللہ اور رسول اسکا داناتر ہے ساتھ اسکے یعنے مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچھ فرماؤ
سو کرون فرمایا پارسائی کر اے ابوذر ف یعنے صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا [illegible] اور باز رکھنا اپنے نفس کو [illegible] اور سوال کرنے مخلوق
سے اور طمع سے اور ذلت سے آگے مخلوق کے ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ میں موت [illegible] لوگ [illegible]
پہونچے گھر قیمت غلام کو ف مراد گھر سے قبر ہے یعنے پہونچیگی قیمت [illegible] ایک قبر کی قیمت غلام کو [illegible] لوگ [illegible] قبر کی لوگوں کو مشکل [illegible] ہاتھ لگے گی اور [illegible]
تنگی اس حد کو پہونچے گی کہ جگہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کے ہاتھ لگے گی چنانچہ [illegible] فرمایا اس [illegible] غلام کو [illegible] جگہ قبر کی قیمت غلام
کو کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا داناتر ہے نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نے [illegible] صبر کر [illegible] ابوذر [illegible] لفظ تصبر ساتھ تشدید [illegible]
ہے امر باب تفعل سے اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا [illegible] صبر کرنا بلا پر اور جزع و فزع نکرنا ضرر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بھاگنا مدینے سے
ت پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہو مدینہ مین قتل کہ ڈھانکے [illegible] احجار الزیت کو ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے جانب [illegible]
اسمین پتھر سیاہ ہین گویا کہ انپر تیل زیتون کا ملا ہے اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کہنے والے اور سننے والے کے
کہنے اور سننے اسکے کی تاب نہین رکھتے اور وقوع اسکا بیچ زمانہ شقاوت نشان یزید بن معاویہ کے ہے کہ بعد از واقعہ قتل امام حسین کے بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور [illegible]
اس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت [illegible] اور بہت سی [illegible] کہ کہہ نہین سکتے اور بعد خراب کرنے مدینہ کے
بیچ لشکر مکہ کو بھیجا اور اسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابوذر نے کہ کہا مین [illegible] اللہ اور رسول اسکا داناتر ہے فرمایا آنحضرت نے جا تو انکے پاس کہ تو اس سے ہے ف
یعنے پھر جا تو انکے پاس کہ آیا ہے اور نکلا ہے تو انکے پاس سے یعنے جا تو انکے پاس کہ موافق ہے تیرے [illegible] اور سیرت [illegible] اور کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنے اہل
اقارب کے پاس اور اپنے گھر مین جا بیٹھ کہا طیبی نے [illegible] اور مناسب تر ہے ساتھ قول ابی ذر کے ت کہا مین نے اور پہنون مین
ہتھیار اپنے اسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک ہوگا تو [illegible] اسوقت ف یعنے ہتھیار پہنا اگر لڑیگا مانند انکے ہوگا گناہ مین اور
فتنہ انگیزی مین یعنے ہتھیار نہ پہننا اور رہنا [illegible] ساتھ اور رہنا [illegible] کے ساتھ اور نہ لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہوگی فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اسپر یہ شبہ
آتا ہے کہ جب امام اسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا اسکو باز رہنا قتال سے ساتھ انکے اور کہا ابن ملک نے کہ قول حضرت کا مشارکت واسطے تاکید زجر کے ہے خونریزی سے
والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے واجب ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ
ہو دشمن مسلمان اگرچہ مترتب ہو اسپر فساد بخلاف اسکے کہ ہو صدد کافر تو اس صورت مین واجب ہو دفع کرنا اسکا جس طرح کہ ممکن ہو ت کہا مین نے کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ
فرمایا کہ ڈرے تو کہ روشن ہوا اور غلبہ کرے تجھپر چمک تلوار کی یعنے اگر کوئی چاہے کہ تجھپر تلوار چلاوے اور [illegible] ڈالے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر ف یعنے منہ اپنا
ڈھانک لے اور مقابل کر تاکہ نہ دیکھے تو اور ڈرے نہین یعنے [illegible] اگرچہ [illegible] بعد [illegible] اپنے نفس کو قتل کے لیے اسلیے کہ وہ اہل اسلام سے ہوتے
اور جائز ہوگا ساتھ انکے نہ لڑنا اور تابعدار ہوجانا جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کے ت تاکہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے یعنے گناہ قتل تیرے کے اور ساتھ
گناہ اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے ساتھ گناہوں اپنے کے اور [illegible] واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ مین ہے اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس مین ہے

آخر خلافت عثمانؓ کے اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین وقت اسکے کے پس خبر دی آنحضرت صلعم نے اسکے واقع ہونے کی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کے اسمیں بغرض احتمال پانے اسکے کے انکو اور وقوع بھوک اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوئی ہو اور ابوذر نے اسکو پایا ہو جیسے کہ عالم الرادہ و منیہ دین یا حال اسکا بھی اسی قیاس پر ہو واللہ اعلم۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کے فرع حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کے پوست یعنے بھوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ رل مل جاوینگے اور فاسد ہونگے عہد انکے اور امانتیں انکی فرع یعنے نہیں ہوے کا اداے انکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ میں علیحدہ وضع پر اور وفاے عہد نہیں کرینگے اور خیانت کرینگے امانتوں میں ترجمہ اور اختلاف کرینگے آپس میں پس ہونگے اس طرح پر اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں فرع یعنے سمجھانے کے لیے صورت دکھادی اختلاف کی کہ اس طرح ایک دوسرے سے نزاع رکھتے ہونگے اور درپے ہلاکت کے ہونگے اور مختلط ہوگا امر دین انکے کا پس نہیں پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نہ نیک کا سے اور یہ انگلیاں انگلیوں میں ڈالنی کبھی واسطے تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہے جیسے کہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کے بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کے اور بنی عبدالمطلب کے کر دکھایا اور اصل معنے تشبیک کے ملانے اور درملانے چیزوں کے ہے آپس میں اور یہ دونوں صورت میں ظاہر ہے ترجمہ کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ مجھکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانے تو ہونا اسکا حق اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنے تئیں عوام لوگوں سے فرع یعنے اپنے دین کی محافظت کر اور لوگوں کے خیال میں مت پڑ اور یہ رخصت ہے بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جبکہ بہت ہوں شریر اور ضعیف ہوں نیک ترجمہ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر میں اور باہر نہ نکل بے ضرورت اور مضبوط کر اپنے پر زبان اپنی کو فرع از کلام کر بیچ احوال لوگوں کے تاکہ نہ ایذا دیں تجھکو ترجمہ اور لے تو اس چیز کو کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو فرع جاننا چاہیے کہ رخصت دی آنحضرت نے عبداللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے کے لوگوں میں بیچ ظاہر کے اور حکم کیا انکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنے کے خاصۃ اور نہ تعرض اور کاوش کرنے کے احوال عوام لوگوں سے اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا لوگوں سے طرف جنگل کے اور لازم کرنے عزلت کے بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اس چیز کے کہ لائق حال انکے کے تھا اور اصلاح انکی اس میں تھی اور میسر تھا حاصل ہونا اسکا انکو جیسے کہ مرشد کیا کرتے ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نہ کرتے اور رات کو سوتے نہیں اور عورت کی طرف میل نہ کرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرت کے پاس لائے پس آپ نے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے تین روز کا اور قیام تہائی یا چھٹے حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھنی رضا بیبی کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تھے ملے رہتے اور حق وصیت آنحضرت کا بجالاتے اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کار میں رہتے اور باطن میں اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے اور بارہا وہ کہتے کہ تو ہم میں سے ہے کس واسطے ہم میں نہیں رہتا یہ کہتے میں خیر میں تمہارا شریک ہوں اور شر میں نہیں۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑون رات اندھیری کے یعنے شدت مین اور اندھیرے پن اور نظاہر ہونے انکے امین تق کریگا شخص
بیچ ان فتنون کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف یعنے ساعت بساعت منقلب ہونگے احوال اور افعال اور اقوال لوگون کے کبھی
با یمان اور کبھی توڑینگے کبھی امانت دار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگے کبھی کافر وغیر ذلک بیٹھنے والا انمین بہتر ہوگا کھڑے سے اور
چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف یعنے جو بالکل انسے دور رہیگا بہتر ہوگا قرب انکے سے اور بیان مفصل کا پہلی فصل مین ہوچکا ہے پس جب دیکھو تم ایسا ترجمہ تو
توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو ان مین چلے اپنی کمانون کے ف اسمین نہایت مبالغہ ہے اسلیے کہ نہین ہے نفع چلون کے ہونے مین باوجود ٹوٹ جانے کمانون کے اور
مارو اپنی تلوارون کو پتھرون پر یعنے تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوے یعنے آوے کوئی کسی پر مارنے کے لیے تو چاہیے کہ ہووے وہ مانند بہتر بیٹون
آدم کے ف یعنے صبر کرے اور مقابلہ نکرے بیان تک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور نہو قاتل مانند قابیل کے ترجمہ نقل کی یہ ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود
کی مین لکھی گئی حدیث تا قول انکی خیر من الساعی ف اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے یہ عبارت ہے پھر کہا لوگون نے پس کیا فرماتے ہین
آپ ہمکو اس مین کہ کرین اس وقت فرمایا حضرت نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھرون کے ف یعنے جیسے ٹاٹ اچھے فرش کے نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہے ایسے ہی تم بھی اپنے
گھرون مین ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمھارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے کہ توڑ ڈالنا تم
فتنون مین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا انمین چلے اپنی کمانون کے اور لازم پکڑنا انہین گھرون کے اندر کو یعنے ہمیشہ گھرون مین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنون مین اور ہونا تم مانند بیٹے
آدم کے یعنے ہابیل کے کہ مارا اسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے (وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ام مالک بہزیہ
ف بہزیہ ساتھ زیر باء اور جزم ہ کے منسوب ہے طرف بہز بن امرء القیس کے جو کہ صحابیہ ہے ترجمہ کہا انھون نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اسکو ف یعنے
خبر دی کہ وقوع اسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنے وصف خوب بیان کیا اسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہے کسی چیز کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے صفات و احوال اسکا
سے تو قریب کرتا ہے اسکو اسکے یعنے اسکے ذہن مین یا خارج مین بھی اسلیے کہ جب خوب ذہن مین آئے اور متعین ہوئے سو وہ اسکا خارج مین بھی متخیل ہوتا ہے ترجمہ کہا مین نے یا رسول اللہ
کون ہوگا بہتر لوگون کا اس فتنہ کے زمانے مین فرمایا بہترین لوگون کا اس زمانہ مین وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشی مین ادا کرتا ہے حق انکا یعنے زکوۃ وغیرہ اور
بندگی کرتا ہے اپنے رب کی ف بموجب قول اللہ تعالے کے ففروا الی اللہ اور قول اسکے کے وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اسکے کے والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑتا سر گھوڑے اپنے کا یعنے گھوڑے پر سوار ہوکر باگ اسکی پکڑے کھڑا ہے ڈراتا ہے دشمنان دین کو یعنے کافرون کو اور وہ ڈراتے ہین اسکو
نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے فتنہ اور قتال مسلمانون کے سے بھاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہے انسے اور وہ لڑتے ہین اس سے پس بچا فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اسکی سب کو مقتول اسکے
آگ مین ہونگے زبان دراز کرنی اس فتنہ مین یعنے ساتھ عیب اور برا کہنے کے سخت بہتر ہوگی مارنے تلوار کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ
سے وہ ہے کہ جو دو فریق بطمع مال وجاہ کے لڑین اور مقصود اسمین احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسے خانہ جنگی والون کا حال ہوتا ہے کہ اندھا دھند آپس مین لڑنے
لگتے ہین (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا ف یعنے باعتبار لوگون اسکے کے
اس حیثیت کہ نہین پاوینگے واسطے اسکے فریاد رس اور نہین دیکھینگے اس سے جگہ نکلنے کی اور خلاصی کی یہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگے درمیان حق و باطل کے اور نہین

نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنون اور محنتون کے ترجمہ جو کوئی دیکھیگا اسکو اور نزدیک ہوگا اسکے دیکھیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اسکے اور کھینچ لیگا اسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اُس فتنہ مین مانند مارنے تلوار کے ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف ع یعنی تاثیر مین بلکہ زیادہ اس سے جیسا کہا ہے جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان ہے اسی سبب سے کہا پہلی روایت مین نت زیادہ مارنے تلوار کے سے (وعن عبد اللہ ابن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرہا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال قائل وما فتنۃ الاحلاس قال ہی ہرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنہا من تحت قدمی رجل من اہل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی انما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدہیماء لا تدع احدا من ہذہ الامۃ الا لطمتہ لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیہا مومنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذلک فانتظروا الدجال من یومہ او من غدہ رواہ ابو داود) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرت نے فتنون کا یعنی جو کہ واقع ہونگے اخیر زمانہ مین پس بہت کیا ذکر فتنون کا یہان تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف ع اور وجہ تسمیہ اس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اُسکے کی ہے اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہین کہ نیچے فرشون نفیس کے اُسکو بچھاتے ہین اور وہ نیچے اُسکے ہمیشہ پڑا رہتا ہے اُٹھایا نہین جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اُس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی کے یا اشارہ کیا اسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر مین بچھا رہتا ہے ویسے ہی اُس فتنہ مین لازم کرین لوگ گھرون کو اور گوشہ نشینی اختیار کرین ترجمہ پس کہا ایک کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنہ احلاس یعنے کیا حال رکھتا ہے اور کیسا ہے فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنے بھاگیگا بعض انکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال واہل کا ہے بغیر استحقاق کے پھر فتنہ سرا کا ف ع لفظ فتنۃ السرا ساتھ رفع کے عطف ہے ہرب پر بسبب معنی کے پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب وحرب اور فتنہ سرا کا ہے اور ایک نسخہ مین ساتھ نصب کے ہے کہ عطف ہے فتنۃ الاحلاس پر یعنے ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہ ہے کہ سبب اُسکے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہ کہ واقع ہوگا اسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اسکو ترجمہ ظلمت وفساد اُسکا پیدا ہوگا نیچے دونون قدمون ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت مین سے ہوگا یعنے فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت مین سے ہے یعنے فعل مین اگرچہ ہو مجھسے نسب مین اور نہین ہوگا مجھسے ف ع یعنے میرے اہل سے فعل مین اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل سے فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اُسکی قول اللہ تعالی کا ہے انہ لیس من اہلک یہ کہ نہین وہ میرے دوستون مین سے حقیقت مین اور موید ہے اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ سوا اسکے نہین کہ دوست میرے پرہیزگار ہین پھر بعد اس فتنہ کے جمع ہونگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے ف ع یعنے استقامت نرکھتا ہوگا اور احوال اُسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتھ اُسکے مرکب نہین ہوتا یعنے وہ لائق سرداری کے نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے پس نہین واقع ہوگا اس سے امر اپنے موقع پر جیسے کولہ واقع ہوتا ہے پسلی پر غیر موقع اپنے کے ترجمہ پھر فتنہ دہیما ف ع یہان بھی لفظ فتنہ کی بیچ دونون اعراب مین رفع اور نصب مانند پہلے کے اور دہیما ساتھ پیش دال اور زبر ہا کے تصغیر دہما کی ہے یعنے سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیے ہے اور بعضون نے کہا کہ دہیما سے مراد دہیمہ ہے یعنے حادثہ کے اور دہیم اسماء داہیہ سے ہے ترجمہ نہین چھوڑیگا وہ فتنہ کسی کو اس امت مین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اسکو طمانچہ مارنا یعنے اثر اور ضرر اس فتنہ کا سب لوگون کو پہونچیگا پس جب کہا جاویگا یعنے جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنے تمام نہوگا بلکہ فتنہ قرد ہوگا پھر زیادہ ہوجائیگا صبح کریگا شخص اسمین مومن یعنے بسبب حرام جاننے اُسکے کے خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنے بسبب حلال جاننے اُسکے کے چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہان تک کہ ہوجاوینگے لوگ طرف دو خیمون کے ف ع یعنے دو فرقون کے اور بعضون نے کہا دو شہرون کے اور فسطاط ساتھ پیش اور زیر فے کے اصل مین خیمہ کو کہتے ہین پس یہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے سے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اسمین یعنے ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اسمین ف ع یعنے اصلا ایمان اسکا بسبب کرنے اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہو یہ پس انتظر ہو ظہور دجال کے اُس دن یا اُسکے اگلے دن نقل کی یہ ابو داود نے ف ع ... یہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگے امام مہدی بیت المقدس مین پھر گھیر لیگا اسکو دجال پھر اُترینگے

حضرت عیسے پس گھل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانے نمک کے پانی مین پس مارینگے اسکو اپنے نیزہ سے اور حاصل ہوئی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ پیش اور زبر کے وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہون ان مین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنون کے کچھ کلام نہین کیا ہے علما نے خصوصاً بیچ فتنہ سرا کے کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت مین سے کہ اسکے قدمون کے نیچے سے فتنہ اٹھیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ فتنہ احلاس قتال عبداللہ بن زبیر کا ہے اہل شام سے بعد بھاگنے انکے کے مدینہ سے اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اذن محمد بن حنفیہ کے پھر اجتماع کیا اوپر مروان نے منتظم کے اور شروع ہوئے یہان سے فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہے اور لوٹنا انکا مسلمانون کے شہرون کو پس جو ملائمہ وہ منافق ہے انتہی (وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابوداود) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واے ہو واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہونچے ف یعنے ظہور اسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان ہے و حضرت علی و معاویہ کا ہے کہتا ہون مین یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہے ساتھ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب تر ہے معنی مین اسلیے کہ شر اسکی ظاہر ہے نزدیک ہر عرب و عجم کے ت نجات پائی اور مطلب یاب ہوا وہ شخص کہ بند رکھا ہاتھ اپنا نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے ایذا سے یا ترک کیا قتال جبتک تمیز ہو حق و باطل سے (وعن المقداد بن الاسود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہ ابوداود) اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے ف یہ تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہے اسکے لیے کہ دور ہوا فتنہ سے اور شریک کیا نقل کی یہ ابی داود نے ف اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زبر ہے اور لیذا فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے اس سے اور معنے واہا کے تحسر ہین یعنے حسرت ہے اسکے لیے کہ دور نہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اسمین اور صبر کیا و صورت ابتلا کے یا معنی تعجب و اچھے کے ہے یعنی کیا عجب اور اچھا ہے صبر اور بچنا فتنون سے اور بعضون نے لام کو زیر کی پڑھی ہے متعلق فواہا کے یعنی تعجب ہے (وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابوداود والترمذی) اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ رکھی جاویگی تلوار میری امت مین یعنے بعضون مین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اٹھائی جاویگی تلوار قتل ان سے قیامت تک ف چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سے اور جاری ہے ابتک سچا ہوا فرمانا حضرت کا ترجمہ اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگے کتنے ایک قبیلے میری امت مین سے ساتھ مشرکون کے ف چنانچہ کچھ تو اسمین سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبر کے ترجمہ اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کتنے ایک قبیلے میری امت مین سے بتونکو ف یعنی حقیقۃ اور شاید کہ یہ ہو جو زمانہ آیندہ مین یا معنی اور بعض انمین سے وہ ہین کہ جنکے حق مین فرمایا تعس عبدالدینار و عبدالدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت مین سے جھوٹے یعنے بیچ دعوی کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا ہین حالانکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچھے میرے ف لفظ خاتم ساتھ زیر ت اور زبر اسکے کے ہے اور یہ جملہ حال ہے جملہ لانبی الخ تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہونچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی بسبب ثابت ہونے انکے کے اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف یعنی قیامت یا مراد ہوا غلبہ دین کا ہے کہ اثر کفر کا زمین پر نہ رہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لا یزال کا (وعن عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداود) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف یعنے مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن و سلامتی کے فتنون سے اور جاری رہنے احکام

سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے ف پس انتہاے مدت انتظام اور اسلام کے یہ برس ہونگے اور
ابتدا انکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور اسمین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا کہ اول فتنہ ہے اسلام مین سنہ پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ
جمل سنہ چھتیس مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین ف اور لفظ او اسمین تنویع کے لیے ہے یا بمعنے بل کے اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اس سال
مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہے ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہے پس جب انکو ملا دین مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی انکی اس حد کو
پہونچے کہ خبر دی ہے اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد رکھین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانے بدعت کے اور خلاف حکم شارع کے اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار
نہونے فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتداے وقت ظہور وحی سے اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد سینتیس کا وقت تمام ہونے خلافت حضرت عمر رضہ کے ہوگا اسلیے
کہ امر امن اور ایمان اور سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت شیخین کے مین بہت منتظم اور خوب تھا اور حضرت عثمان کی خلافت مین بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ ظاہر
ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونے فتنہ کا ہوا ت پس اگر ہلاک ہون ف یعنے اگر اختلاف کرین بعد انتظام امر دین کے مدت مذکورہ مین اور سہولت کرین امر دین مین اور
گناہ کرین تو ت پس راہ انکی راہ انکی سی ہے کہ ہلاک ہوے ف یعنے اگلے امتون کے لوگ جنھون نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق مین اور سستی کی دین مین اور نام رکھا
اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونے کا ساتھ اس چیز کے کہ باعث ہے ہلاکت کی ہلاکت ت اور اگر قائم اور تمام ہو واسطے انکے کاروبار دین انکے کا ف یعنے فرمانبرداری امر اور اجرا کرن
کی اور قائم رکھنے شرایع کے اور احکام اور شوکت دولت اسلام کے ت تو قائم اور پورا ہوگا دین انکے لیے ستر برس تک ف اور شاید امور مملکت کے باعتبار امور مذکورہ کے
خوب بندوبست کے ساتھ اور کامل تر ہونگے اس مدت تک بہ نسبت مابعد اپنے کے ساتھ خبر دینے مخبر صادق کے اور وہی خوب جانتے ہین اسکو ابن مسعود کہتے ہین ت کہ کہا اور
پوچھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہ ستر برس کہ تمام و کامل ہوگا انمین دین اسوقت سے ہین کہ باقی رہا یعنے شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس یا چھتیس یا سینتیس
برس کے ہوگا یا اسوقت سے کہ گذرا یعنے ابتداے اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہین یہ سال بھی انمین فرمایا تمام و قائم ہوگا ابتدا اسوقت سے کہ گذرا نقل کی یہ ابو داؤد
ف نہ بعد گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر کہ ذکر کی اور منقح کی ہے کافی ہے بیچ شرح اس حدیث کے اور وجہ مختار اور موافق لفظ کے یہی ہے اور شارحین نے
اس مقام مین زیادہ اس سے کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہے اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ نے معنے حدیث کے یہ لکھے ہین کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا پینتیس مین بسبب قتل عثمان
کے اور سنہ چھتیس مین بسبب جنگ جمل کے اور سنہ سینتیس مین بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب غلبہ باغیون کے اور مغلوبیت امام حسن کے پس راہ انکی راہ انکی
سی ہے کہ ہلاک ہوے اگلی امتون مین سے اور ہوا اسی طرح جسوقت کہ مضطر ہوے حضرت حسن طرف مصالحت کے اور اگر قائم رہے بالفرض بسبب غلبہ امام کے قائم رہیگا ستر برس انتہے

الفصل الثالث فصل تیسری (وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ
اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰـہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے ف کہ بعد فتح مکہ کے ہے اور حضرت کے ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ ابھی اسلام
کے احکام جانتے نہ تھے ت گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اسپر ہتھیار اپنے ف اور اعتکاف کرتے گرد اسکے ت کہا جاتا تھا اس درخت کو ذات انواط ف
انواط جمع نوط کی ہے کہ وہ مصدر ہے بمعنے لٹکانے کے چونکہ ہتھیار اسپر لٹکاتے تھے انکا نام ذات نواط رکھا تھا اور یہ نام درخت معین کا تھا ت پس کہا بعضے نو مسلمون سے
کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرا دیجیے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اسپر ہتھیار لٹکا دین ہم اور اسکا ذات انواط نام رکھین جیسا کہ مشرکون کے لیے ہے ذات انواط کہ
اسپر ہتھیار لٹکاتے ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بطریق تعجب و انکار کے سبحان اللہ یہ کہنا تمھارا ایسا ہے کہ جیسا کہا قوم موسی نے اے موسی علیہ السلام ٹھہرا دو
ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجین ہم اسکو جیسے کہ کافرون کے لیے ہین معبود ف لیکن تفاوت ان دونون کا پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ مشبہ تو بھی ہوتا ہے مشبہ بہ سے ت قسم ہے
اس ذات کی کہ بقا ذات میری کی اسکے ہاتھ ہے البتہ سوار ہو گے یعنے چلوگے تم راہین ان لوگون کی کہ پہلے تمسے تھے ف نقل کی یہ ترمذی نے یعنے بنی اسرائیل وغیرہ

یہ شکایت ہے اُنکے احوال کی کہ ایسی باتین کہتا اور کرتے ہین کہ بسبب گمراہی اور حدسے گذر جانے کے ہون جیسے کہ اگلی امتون سے ہوا (وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن مسیب سے **ف** مسیب ساتھ زیری مشددہ کے ہے اور کبھی زبر سے بھی پڑھتے ہین تابعی جلیل القدر ہین اور خلفائے اربع کو پایا ہے **ت** واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلے اُس سے کوئی فتنہ اسلام مین واقع نہوا تھا مراد رکھتے ہین ابن مسیب پہلے فتنہ سے مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنے عثمان بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی ان صحابہ مین سے کہ غزوۂ بدر مین حاضر ہوئے تھے **ف** لفظ یعنے حدیث مین کلام راوی کا ہے کہ جو ابن مسیب سے روایت کیا ہے اُسنے تفسیر کی کلام ابن مسیب کی کہ پہلے فتنہ سے یہ مراد تھی اُنکی اور فلم یبق الخ کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہے کہ اصحاب بدر مرنے لگے اُسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا سنہ ۳۵ھ مین اور کوئی باقی نہ رہا یہان تک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہ مراد نہین ہے کہ اصحاب بدر قتل عثمان کے دن مارے گئے اور مرگئے اور اسی طرح اسکے بعد کے جملہ کے معنے سمجھنے چاہین اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہین ہوئے فتنہ مین دوبارہ بسبب اسکے کہ بچایا اُنکو اللہ تعالے نے ببرکت غزوہ بدر کے اور سب بدریون مین سے جو آخر مرے ہین سعد بن ابی وقاص ہین کہ چند سال پہلے جنگ حرہ کے مرے **ت** پھر ہوا فتنہ دوسرا یعنے حرہ کا **ف** حرہ نام ایک زمین کا ہے باہر مدینہ کے کہ اُسمین سیاہ پتھر بہت ہین اور وہان کی جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اُنکے لوٹنے مارنے کے لیے اور نہایت ظلم و زیادتی اُس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ ۶۳ھ مین ہوئی **ت** پس نہ باقی رہا کوئی اُن اصحاب مین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تھے یعنے بیعۃ الرضوان والے پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا پس نہ گیا وہ فتنہ اس حال مین کہ لوگون مین قوت اور فربہی ہو **ف** نقل کی یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ پیش طا کے بھی آتا ہے بمعنے قوت اور فربہی کے استعمال کیا گیا ہے غیر اس معنی مین بھی کہ کہا جاتا ہے فلانے کو طباخ نہین ہے یعنے عقل نہین ہے اُسکو اور خیر نہین اسکے پاس اور مراد یہ ہے کہ اُس فتنہ مین نہین باقی رہا لوگون مین یعنے تابعین مین کوئی صحابہ مین سے اور حواشی مین لکھا ہے کہ مراد تیسرے فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہے بیچ زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کے اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ کے کہ اُسمین تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ ۷۳ھ مین ہوا بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کے انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہین ہوتا کہ صحابہ مین سے کوئی باقی نہ تھا اسلیے کہ اُسمین جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہے باب الملاحم

باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے **ف** لفظ ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر ح کے جمع ہے ملحمہ کی بمعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہے یا تو لحم سے بسبب بہت ہونے گوشت مارے گئیون کے اُسمین یا مشتق ہے لحمہ کپڑے کے سے کہ بمعنے بانے کے ہے بسبب غت پٹ اور اختلاط لوگون کے اسمین مانند اختلاط لحمہ یعنے بانے کے ساتھ تانے کے اور پہلے معنے مناسب تر اور قریب تر ہین اور ملحمہ بمعنے لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بھی آتا ہے اور صراح مین ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب مین ذکر ہے اُن لڑائیون کا کہ مخصوص ہین بیچ گروہون معین کے بیچ مکانون مخصوصہ اور شہرون معینہ کے اور اسی لحاظ سے اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اُسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تھا الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑینگے دو گروہ بڑے ہوگا درمیان اُنکے قتال عظیم دعوی ہوگا اُنکا ایک **ف** یعنے دونون دعوی دین اسلام کا رکھینگے اور دونون گروہ مسلمان ہونگے یا دونون دعوی حقانیت کا رکھینگے اور ہر ایک اپنے گمان و اعتقاد مین حق پر ہونگے کہا علما نے کہ مراد ان دو گروہون سے تابعدار معاویہؓ اور علیؓ کے ہین جیسے کہ علیؓ نے فرمایا اخواننا بغوا علینا اور

یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہؓ کی جانب سے انکے پاس قید کر کے لائے ایک شخص نے انکی جماعت میں سے اُسکے حال پر تاسف کھایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان اچھا اسلام رکھتا تھا فرمایا کیا کہتا ہے تو وہ اب بھی مسلمان ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر بطلان قول خوارج کے کہ کہتے ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں اور اوپر بطلان قول روافض کے کہ کہتے ہیں مخالف علیؓ کے کافر ہیں ت اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ اُٹھائے جاوینگے یعنے پیدا ہونگے بڑے فسادی فریبی جھوٹے کہ جھوٹ بناوینگے اللہ رسول پر قریب تیس کے ف ع اور پر ایک حدیث میں تیس فرمائے اور یہاں قریب تیس کے تو وہاں بھی قریب ہی تیس کے مراد ہوں مسامحۃً تیس فرمائے یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کے ہوئی ہو اور پھر بقید تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہے یہ روایت روایت طبرانی کی عن ابن عمرو لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اس سے کثرت ہے یا تیس مقید ہیں ساتھ دعوی نبوت کے اور باقی بغیر اسکے اور احتمال ہے کہ ستر غیر تیس کے ہوں کہ سب سو ہو جائیں واللہ اعلم ت ہر ایک اُن میں سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اٹھایا جاویگا علم ف ع یعنے نفع دینے والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت کے ساتھ مرنے علماے اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگے جاہل و بدعتی موت عالم فوت عالم ہے ت اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ بہت ہونگے زلزلے ف ع یعنے حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد ہے اس سے زمانہ حضرت امام مہدیؑ کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ پیدا ہونگے فتنے اور لڑائیاں مسلمانوں میں اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہے ف ع یعنے مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنہ کے وجود میں آویگا اور یہ تفسیر کسی راوی نے کی ہے ت اور یہانتک کہ بہت ہونگے درمیان تمہارے مال پس بہت بہت ہونگے یہاں تک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اسکا ف ح ع یہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمیں کئی وجہیں ہیں اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش ی کے اور زیر ہ کے پڑھیں اور رب ساتھ نصب کے بنا بر اسکے کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف کے کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور تر ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہاں تک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈھنا اس شخص کا کہ قبول کرے اُسکے صدقہ کو یعنے بہت ڈھونڈھیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اسکے لیوے اور کم پاویگا بسبب کم ہونے محتاجوں کے دوسرے یہ کہ ساتھ زبر ی اور پیش ہ کے پڑھیں یہم سے بمعنے قصد کے اور رب مرفوع اس صورت میں رب المال فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنے یہاں تک کہ قصد کرے اور بہت ڈھونڈھے صاحب مال اُس شخص کو کہ لیوے صدقہ اسکا اور تیسرے یہم ساتھ زبر ی اور پیش ہ کے اور رب منصوب ہم سے بمعنے غمگین کرنے کے یہ تعدی بھی آیا ہے کذا فی القاموس یعنے غمگین کریگا صاحب مال کو نہ پانا فقیر کا کہ قبول کرے اُسکے صدقہ کو ت اور یہاں تک کہ پیش کریگا مال یعنے وہ مال کہ ارادہ کرتا ہے اُسکے للہ دینے کا روبرو اُس شخص کے کہ گمان کرتا ہے اسکے قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اُس مال کو اُسپر نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غناے قلبی اور ظاہری کے یہ کہیگا اور یہاں تک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے لمبی عمارتوں کے ف ع جیسے اسوقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑے بڑے مکان بنانے کا اور جو مکان کہ بھلائیوں کے ہیں انکو ڈھاتے ہیں اور انکو گھر اور باغ وغیرہ سیر کے مکان ٹھہراتے ہیں ت اور یہاں تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاش کہ ہوتا میں جگہ اسکے ف ع یعنے بسبب کثرت غم اور فکروں امور دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہ آرزو کریگا کاشکے میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہاں تک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے ف ح شرح اسکی بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کے آویگی اور اُسدن سے توبہ کے دروازے بند ہو جاوینگے بعد اسکے توبہ قبول نہیں ہونے کی جیسے کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے اور دیکھیں گے اُسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس یہ وقت ہے کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اُسکا اُس روز ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلے اُسدن کے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنے ایمان میں اگر کسب کی تھی پہلے اُس روز کے ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی یہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اُسکا اور نہ کسب کرنا اُسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا نہ کسب کی تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنے نہیں نفع دیگا اُس نفس کو ایمان لانا اُسکا اور توبہ اُسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لیے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اُسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ

گناہوں سے ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنے نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حالت مین کہ ڈالا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ع یعنے بیچنے خریدنے
کے لیے اور اضافت کپڑے کی ایک کی طرف اُن دونوں مین سے اسلیے ہے کہ وہ مالک اسکا ہے اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اسکا ہے ت پس خرید و فروخت
نہین کرچکینگے اسکو اور نہین لپیٹینگے اسکو اُسی حال مین ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتھ دودھ اونٹنی اپنی کے
پس پیویگا اسکو ف ح یعنے اونٹنی کا دودھ گھر لایا ہوگا اور ہنوز اُسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچے گی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حالت مین کہ ایک شخص لیپتا اور
درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنے تاکہ جانوروں کو اسمین پانی پلاوے پس نہین پلایا ہوگا اُسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حالت مین کہ تحقیق اٹھایا ہوگا
آدمی نے لقمہ طرف منہہ اپنے کے پس نہ کھا سکے گا اسکو کہ قیامت آپہونچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہونچیگی
اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہے کہ اس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتین پہلے اسکی دیکھینگے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا
نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْکَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشین اُنکی چمڑون بال دار ین دباغت کیے ہونگی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگے تم ترکون سے
ف ح ترک اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اُنکے کا ہے اور صورت اُنکی یہ ہے ت چھوٹی آنکھون والے سرخ چہرے بیٹھی ہوی ناکین گویا کہ منہہ اُنکے سپرین ہین چمڑون تہ
بتہ کی ف ح مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی کہ میم کے زیر سے ہے یعنے سپر کے اور مشابہت دی اُنکے مونہوں کو ساتھ سپر کے بسبب پھیلے ہوے ہونے اُنکے
کے اور اُنکے گول ہونے کو ساتھ مطرقہ یعنے سپر چمڑے تہ بتہ کے بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اُنکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَکِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ وُجُوْھُھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنْ
عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْہِ) اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز اور کرمان سے
کہ عجمیون مین سے ہین ف ح خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کے آخر مین ز ہے نام ایک گروہ ہے رہنے والوں بلاد خوزستان سے اور کرمان ساتھ زیر اور زبر کاف کے نام ایک شہر معروف
کا ہے درمیان فارس اور سجستان کے ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہ ہے کہ سرخ منہہ پست بینی خرد چشم منہہ اُنکے مانند سپرون تو بر تو کے پاپوشین اُنکی بال دار نقل کی یہ بخاری
نے اور ایک روایت بخاری کی ہین عمرو بن تغلب سے بجاے سرخ منہہ کے چکلے منہہ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی
یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَھُوْدَ فَیَقْتُلُھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِیَ الْیَھُوْدِیُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا یَھُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْہُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرِ الْیَھُوْدِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیون سے پس مارینگے یہودیون
کو مسلمان یعنے غالب آوینگے اُنپر مسلمان یہانتک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنے دونون یا ایک اُنمین سے اے مسلمان
اے بندے اللہ کے یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف ح یہ استثنا ہے درخت سے یعنے سب درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہین کرنے کا اور غرقد
ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہے اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتے ہین اضافت اسی کی طرف کرتے ہین اسی لیے کہ اگلے زمانہ
مین یہ درخت وہان بہت تھے اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اُسکے پناہ لاویگا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا اور پوشیدہ رکھے گا ت اسلیے کہ وہ درخت یہودیون کا
ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ح اور اسکو اُنکے ساتھ ایک نسبت ہے کہ حقیقت اُسکی سواے خدا اور رسول اُسکے کے نہین جانتے اور کہا ہے بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال
کے جسوقت کہ لڑینگے مسلمانوں سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ
یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہونے کی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک
شخص قحطان مین سے ف ح قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم ح کے ابو الیمن ہے ت ہانکے گا وہ شخص لوگون کو ساتھ لاٹھی اپنی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح

یہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اُسکی اور اتفاق کرینگے اسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اُنپر اور مسخر کریگا اُنکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنے کی ہو ساتھ عصا کے
اور کہا بعضون نے کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اُسکو جہجاہ جیسے کہ آگے آتا ہی ذکر اُسکا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ
حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْجَهْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَهْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہین تمام ہونگے دن اور رات یعنے نہین منقطع ہونے کا زمانہ اور نہین آنے کی قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اُسکو جہجاہ اور ایک روایت مین
یون ہی یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے ف ع موالی ساتھ زبر میم کے جمع ہی مولی کی یعنے غلام اور معنے یہ ہین یہان تک کہ وہ ہوگا حاکم لوگون پر ت کہا
جاویگا اُسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھ دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہ اخیر کے ہی (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَفْتَحَنَّ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہی نقل کی یہ مسلم نے ف ع آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی یا مراد ہی اس سے
اہل و تابعدار اُسکے اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتے ہین جیسے بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور
یمن کو تبع ساتھ زیر قاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس اُسکو سفید کوشک کہتے ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہ اُسکی مسجد مدائن مین
اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمرؓ کے نکالا گیا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَہْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرٌ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ
کُنُوْزُہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمّٰی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھے اسکے
ف ع ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنے قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ملک اُسکا اور صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اور قرب اُسکی کے یا دعا و تفاول ہی ت پس نہوگا کسری بعد اسکے
ف ع یعنے بعد کسری کے کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معنے یہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگے اُسکے مسلمان بعد اُسکے
قیامت کے دن تک اور یہ بات اُسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا ت اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتے ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا قیصر بعد اُسکے
اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے انکے راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور یہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنے کہا راوی
نے اور نام رکھا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلے کلام مین اشارہ تھا طرف اُسکے کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اُنکے خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کے اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج
فریب کی پس آگاہ فرمایا آپ نے صحابہؓ کو ساتھ جائز ہونے اُسکے کے تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنے مین ساتھ دشمنون کے فریب
اور حیلہ راہ پاتے ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتے ہین جیسے کہ اپنے لشکر کو حیلون سے دشمن کی آنکھون مین بہت دکھاوین یا معرکہ مین ایک طرف
جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلے گئے اور جنگ نہین کرینگے اور جب غافل ہون اُنپر یکایک جا پڑین اور مانند انکے حیلہ کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ
خدعہ ساتھ پیش اور زبر خ کے اور جزم دال کے اور زیر اسکے کے بھی آیا ہی اور ساتھ زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہی (وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُہَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہی سعد ابن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہی اسلام لایا فتح مکہ مین کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنے بعد میرے جزیرہ عرب سے
ف ع یعنے ولایت عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہی دریا نے اُسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہی پس معنے یہ ہین کہ جنگ کروگے
بقیہ جزیرہ سے یا سارے جزیرہ سے اس حیثیت کہ نہین چھوڑا جاویگا کافر اُسمین ت پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس
فتح کریگا اسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس فتح کریگا اسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اُسپر اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے اُسکو مقہور و مغلوب
کریگا اور ملک اُسکے ہاتھ آگیا ہوگا تمہارے ہاتھ لگے گا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کے ہاتھ سے کہ وہ اُترینگے مسلمانون کی مدد کے لیے اور خطاب اسمین صحابہ کو ہی

اور مراد اس سے ہو۔ (۵) وعن عوف بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری) اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے کہ نام ایک جگہ کا ہے زمین شام سے اس حال مین کہ آنحضرت چمڑے کے خیمہ مین تھے فرمایا گن تو چھ چیزون کو پہلے آنے قیامت سے یعنے یہ چھ چیزین علامات قیامت سے جان کہ پہلے اسکے واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جب تک تم مین ہون قیامت برپا نہین ہوگی دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنے جب تک بیت المقدس کو فتح نہین کرینگے قیامت قائم نہین ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کے بروزن معظم کے ت تیسرے وبا عام کہ پیدا ہو تم مین مانند بیماری بکریون کے ف قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کے بیماری ہے کہ مواشی مین پیدا ہوتی ہے اور یکایک وہ مرجاتے ہین اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ مین پیدا ہوئی اور تین روز کے عرصہ مین ستر ہزار آدمی مرگئے اور لشکرگاہ مسلمانون کا اسوقت عمواس تھا اور اسی سبب سے اسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام مین واقع ہوا ت چوتھے بہت ہونا مال کا لوگون مین یہان تک کہ دیے جاوینگے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض اور قلیل جانکر اور پھیر جاویگا اسکو ف یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت مین وقت فتوح کے ت پانچوین پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہین رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اثر اور شر اس فتنہ کا اس گھر مین ف لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئے ت چھٹے صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان بنی اصفر روم کے ف بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی ت پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمہارے نیچے اسّی نشانون کے ف لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور ی کے نشان کہ جنگ مین ہمراہ سردارون کے ہوتے ہین اور بعضے روایتون مین غابہ ساتھ بے موحدہ کے آیا ہے بمعنے بیشہ کے تشبیہ دی اس لشکر کو بسبب کثرت نشانون کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی یہ بخاری نے ف مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہے (۶) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطنیۃ فبینا ہم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینا ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن مریم فامہم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ اترینگے روم اعماق مین ف اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا اطراف مدینہ مین سے ت یا دابق مین ف دابق ساتھ زیر ب کے اور کبھی زبر بھی دی جاتی ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ سے اور مفاتیح مین ہے کہ وہ دونون موضع ہین اور او شکاری کے لیے ہے ت پس نکلیگا طرف انکے ایک لشکر مدینہ سے ف کہا ابن ملک نے کہ کہا بعضون نے کہ مراد مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونون موضع ہین قریب اسکے اور بعضون نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے اور کہا ازہار مین کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اسوقت مین ت بہترین لوگون زمین کے سے اسدن ف من خیار الخ بیان ہے جیش کا اور لفظ اسدن سے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ت پس جسوقت کہ صف باندھینگے یعنے لڑائی کے لیے کہینگے روم خالی کرو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگون کے کہ بندی پکڑ لائے ہین ہم مین سے لڑین ہم انسے ف یعنے جن مسلمانون نے کہ جہاد کیا ہے ہمپر اور اسیر کیا ہے ایک جماعت کو ہم مین سے انکو ہمارے سپرد کرو تا لڑین ہم انسے اور بدلا اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانون کا اور تفرقہ ڈالنی انکے باب مین ہے ت پس کہینگے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہین خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیون

لہ یعنی فتح بیت المقدس ... ۱۲

اپنے کے اونہین چہوڑ دینگے ہم تمکو ساتھ اُنکے پس لڑینگے مسلمان روم سے پس شکست کہاوینگے تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگے نہین رجوع کریگا اللہ تعالے ساتھ رحمت کے اُنپر کبھی ف ع یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب رہیگا اُنپر ہمیشہ ت اور مارے جاوینگے تہائی اُنکے وہ بہترین شہدا کے ہونگے نزدیک خدا کے اور فتح کرینگے تہائی مسلمان باقی یعنے روم کے شہرون کو نہین فتنہ مین ڈالے جاوینگے کبھی ف ع یعنے نہین مبتلا کیے جاوینگے کسی بلا مین اور نہین امتحان کیے جاوینگے ساتھ مقاتلہ کے یا نہین عذاب دیے جاوینگے کبھی اسمین اشارہ ہے خاتمہ بخیر ہونے اُنکا ت پہر فتح کرینگے قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہے مشہور ساتھ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کے بعد اُسکے ط مکسور اور ی ساکن بعد اُسکے نون مفتوحہ پہلے تت کے اور بعضون نے ساتھ زیادتی ی مشددہ کے بعد نون کے تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوٰۃ کے نسخون مین اسی طرح ہے اور بعضے نسخون مین ساتھ زیادتی ی مخففہ کے بدلے ی مشددہ کے اور ان دونون صورتون مین نون اخیر کو زیر ہوگی اور یہ بڑا شہر ہے روم کے شہرون سے کہ دار السلطنۃ روم کا ہے اور اسکو استنبول بھی کہتے ہین اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے اور کہا ترمذی نے کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کے زمانہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنے دجال کے بھی فتح ہوگی جیسے کہ فرمایا ت پس اُسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتین حال آنکہ لٹکائی ہونگی تلوارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا ان مین شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل و اولاد مین پس نکلینگے یعنے لشکر مدینہ کا یہ خبر سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگے مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر ہے کہ مراد شام سے قدس ہے کہ وہ اسی مین سے ہے اسلیے کہ بعض روایات مین تصریح ہے ساتھ اسکے ت پس اُسوقت یہ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرینگے صفین ناگہان قائم کیجاویگی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اُقیمَ ساتھ الف کے ہے یعنے وقت تکبیر کہنے موذن کے نماز کے لیے ت پس اُترینگے عیسی ابن مریم ف یعنے آسمان سے اوپر منارہ مسجد دمشق کے پہر آوینگے قدس مین ت پس امام ہونگے حضرت عیسے مسلمانون کے ف ع نماز مین اور جماعہ مسلمانون سے امام مہدی بھی ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ آگے بڑہاوینگے امامت کے لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب یہ بیان کرینگے کہ نماز تمہارے ہی لیے قائم کی گئی ہے اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور موید ہون پہر بعد اسکے امامت کرتے رہینگے عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانے مین کہ امام ہونگے تغلیب ہے یا کرینگے امامت مجازاً یعنے امر کرینگے انکے امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اُسوقت گہیرے ہوے مسلمانون کو ت پس جب دیکھیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنے دجال گہلنے لگیگا جیسا نمک گہلتا ہے پانی مین پس اگر چہوڑ دین حضرت عیسی اُسکو بحال خود اور نہ مار ڈالین گے البتہ گہلجاوے یہان تک کہ مرجاوے وہ بن مارے ولیکن قتل کریگا اُسکو خدا تعالی حضرت عیسی کے ہاتھ پر یعنے حکم اور ارادہ الٰہی مین یون ہے کہ ہلاک اُسکا حضرت عیسی کے ہاتھ پر ہو تو قتل پس دکھاوینگے عیسی انکو یعنے مسلمانون کو یا کافرون کو یا سب کو خون دجال کا اپنے نیزے مین نقل کی یہ مسلم نے (وعن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَعْنِي الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْ‍ءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْ‍ءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْ‍ءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ تحقیق قیامت نہین قائم ہوگی یہان تک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث ف ع یعنے بسبب کثرت مارے جانے مسلمانون کے یا بسبب اُٹھ جانے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ مین یا بسبب کثرت دیون کے نوبت تقسیم کی نہین پہونچنے کی ت اور خوش کیے جاوینگے یعنے نہین خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے ف ع یا تو بسبب

نہ ملنے کے یا بسبب خیانت کے پس نہین خوش ہونگے ساتھ اسکے اہل دیانت ت پھر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کے کہ دشمن یعنے کافر جمع کرینگے لشکر واسطے قتال اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنون کے مسلمان بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور چنین گے مسلمان اپنے لشکر مین سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجینگے تا جنگ کرے اور مرجاوے نہ پھرے وہ فوج مگر غالب اور فتحیاب ف م ح یہ جملہ صفت کا شفہ مبینہ موضحہ ہے شرطہ کی اور معنے یہ ہین کہ مسلمان بھیجینگے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگین نہین بلکہ ٹھہرے رہین اور ثابت رہین یہان تک کہ مارے جاوین یا غالب آوین شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر را اور جزم اسکے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کے اور تیشرط باب تفعل سے نکالا گیا ہے اسی سے اور یشترط باب افتعال سے بھی روایت ہے ت پس لڑینگے مسلمان و کافر یہان تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات اور باز رکھے گی انکو لڑائی سے پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنے کے ہر ایک یعنے دونون فریق مین سے غیر غالب یعنے اور غیر مغلوب ہونگے اور فنا ہو جاویگی یعنے ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی لڑنے کے لیے ف ع یہان شرطہ بمعنے جنس کے ہے یعنے جانبین کی اگلی فوجین ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجین طرفین کی پھر آوینگی اور نہین ہوگا غلبہ کسی کو دوسرے پر اور اگلی فوجین طرفین کی فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ انکے لیے کہ فنا ہو اگلی فوج انکی حالانکہ کہا ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہان تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہان تک کہ شام کرینگے پس پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کروائیگا اللہ تعالی شکست کفار پر ف دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور تے موحدہ کے اسم ہے ادبار سے اور روایت کیا گیا ہے دابرۃ بھی اور معنے دونون کے ہزیمت یعنے شکست کے ہین ت پس لڑینگے لڑنا کہ نہین دیکھا گیا ہے مانند اسکے یہان تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا انکے جوانب و نواحی پر پس نہین پیچھے چھوڑیگا انکو یعنے نہین تجاوز کریگا انسے یہان تک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ ف ع یعنے اگر جانور اڑیگا ان مردون پر تو نہین پہونچنے کا انکے آخر تک یہان تک کہ گر پڑیگا مرکر بسبب انکی بدبو کے یا بسبب درازگی مسافت کے اس طرف سے اس طرف تک تھک جاویگا اڑنے سے اور گر پڑیگا مرکر ت پھر گنینگے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو ف ع یعنے ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی مین سب آپسمین قرابتی ایک جد کی ہو وہ جو اپنے کو شمار کرینگے تو تھے سو ت پس نہ پاوینگے اس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہ ہے کہ وہ شروع کرینگے گنتا نفسون اپنے کا پس شروع کریگی ہر جماعت گنتی اقارب اپنے کا پس نہین پائینگے سو مین سے مگر ایک بسبب بہت مارے جانے کے ت پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے ف ع لفظ فبای سے مین ف تفریعیہ ہے یا فصیحہ اور یہی سزے کہ یہ جزا ہے شرط محذوف کی مبہم فرمایا پہلے ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث و لا یفرح بالغنیمۃ اس حیثیت سے کہ متعلق کہا اسکو پھر بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے عدو الخ بایں طریق کہ یہ مقید ہے ساتھ اس صفت کے یعنے تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اسلیے نہین ہونگی کہ جہان اتنے مارے جاوین وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے پس جب ہوا ایسا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگے انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اسوقت مین کہ وہ ہونگے اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمانون کو آواز یعنے فریادی کی یہ کہ دجال پیچھے انکے آیا ہے انکی اولاد مین پس چھوڑ دینگے اور ڈالدینگے اس چیز کو کہ بیچ ہاتھون انکے کے ہے یعنے غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بھیجینگے دس سوار تا مطلع ہون حال دشمن کے سے ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ کے وہ شخص کہ بھیجا جاوے تاکہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنے فاعل کے برابر ہے اسمین واحد اور جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ مین جانتا ہون نام ان دس سوارون کے اور نام انکے باپون کے اور رنگ انکے گھوڑون کے ف ت اسمین معجزہ ہے حضرت کا اور دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو وہ بہترین سوارون کے یا فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگے پشت زمین پر اسدن نقل کی یہ مسلم نے (و عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنا ہے تمنے ایک شہر کو ایک جانب اسکے جنگل میں ہے اور ایک دریا میں کہا صحابہ نے ہاں رسول اللہ سنا ہے ہمنے ف ع کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضون نے ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت سے کشت وخون کے اور یہ شہر فتح ہوگا نری تہلیل وتکبیر سے ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہین ہوگی قیامت یہان تک کہ جنگ کرینگے اس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق مین سے ف ع کہا مظہر نے کہ گروہ شام کے اولاد اسحاق سے ہین اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ انکے ساتھ اور بھی ہون سوائے انکے اولاد اسمٰعیل مین سے کہ وہ عرب ہین یا غیر انکے اور مسلمان اور اختصار کیا انکے ذکر پر از راہ غلبہ وسبقت انکے کے انپر کہ سوائے انکے ہین اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہون ت پس جب آوینگے اولاد اسحاق اس شہر پر بارادہ جنگ کے اترینگے یعنے نواحی اس شہر مین محاصرہ کرکر اسکے رہنے والون کو پس جنگ نہین کرینگے اس شہر والون سے ساتھ ہتھیارون کے اور نہ پھینکینگے طرف انکے تیر ف ع تخصیص بعد تعمیم کے ہے واسطے تاکید افادہ عموم نفی کے بلکہ ت کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبون اسکے مین سے یعنے ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہین گمان کرتا مین ابوہریرہ کو مگر یہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہے یعنے جزم نہین مجکو اسکا گمان ہے کہ یون کہا پھر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اسکی یعنے جو کہ جنگل مین ہے پھر کہینگے تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کھل جاویگی انکے لیے پس داخل ہونگے اسمین پس لوٹینگے یعنے جو کچھ کہ اسمین ہوگا پس اسوقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ ناگہان آویگی انکو آواز یا آواز کرنے والا پس کہیگا آواز کرنے والا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دینگے ہر چیز کو یعنے غنیمت وغیرہ کو اور پھر ینگے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جلدی سے دجال کے لڑنے کے لیے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینہ کے ہوگی ف اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کے ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے بمعنے ہلاک کے یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا مین اسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے جو منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلے اس نہی کے ہے ت اور خراب ہونا یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اسمین سو مین سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا سبب اور علامت نکلنے دجال کی ہے نقل کی یہ ابو داود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کے اس ترتیب مذکور سے واقع ہونگے اور ہونا پہلے کا علامت پیدا ہونے دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر تو کہے کہ یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا انمین کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل مین پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہوا ان دونون میں جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی نہ یہ کہ وہ پیچھے اسکے نکلیگا بغیر ڈھیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا بانٹ رہین تقسیم کرنے غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے مین ہوگا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے اسی معاذ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے مین ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف ع مراد بڑی جنگ سے کسا

بعضون نے وہ ہی کہ جسمین گنے جاوینگے ایک باپ کی اولاد اونہین پاوینگے سو مین سے مگر ایک جیسے کہ اوپر گذرا مگر ظاہر تر یہ ہی کہ مراد اس سے فتح اس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا
بسبب عظمت اسمائے الٰہی کے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین گذرا اور ساتھ دونون مین جو ہونا ان چیزون کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانون کے ہی طرف
دونون شہرون کے اور ظہور دجال کے اور یہ باعتبار فتح ان دونون کے پس دجال پہنچ آویگا انکے بغیر تراخی کے درمیان ان دونون کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اس جنگ بڑی کے اور فتح ہونے شہر مذکورہ کے یعنے قسطنطنیہ کے چھ برس مین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین ف
اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی و لیکن یہ حدیث صحیح ہی جیسے کہ کہا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہی ق ت اور حدیث سابق کی اسناد
مین کلام ہی اور بعضے راوی اسکے مجروح و مطعون مین اور اسمین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر مرجح ہی اور حاصل ہی کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان
خروج دجال کے ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونے سات مہینے کے سے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ
قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا قریب ہین مسلمان یہ کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ مین ف یعنے دشمن گھیر لینگے انکو یا بھاگین گے مسلمان
کفار سے اور جمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کے کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب خیبر کے یا بعضے انکے داخل ہونگے مدینے کے اندر اور بعضے ثابت رہینگے گرد اسکے نگہبانی کرتے
اور یہ معنے ظاہر تر ہین واسطے قول حضرت کے ت یہان تک کہ ہوگا دور تر ین سرحدون انکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہی نزدیک خیبر کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف ح ع کہ چند منزل ہی مدینے سے اور یہ تفسیر راوی سے کی ہی اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہی اسکو ساتھ رفع کے پیش سے بنا بر اسکے کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ
ابعد ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ رفع اسکے کے تنوین سے اور اور نسخہ مین ساتھ زبر ح کے ہی (وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ
الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ
الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ
بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ذی مخبر سے کہ خادم ہی حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہی کہ صلح کروگے
تم اے مسلمانو روم سے صلح با امن کہ طرفین غدر اور فتنہ سے نڈر ہونگے پس جنگ کروگے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنون سے کہ سوائے تمہارے
ہین پس نصرت کیے جاؤگے تم یعنی مدد کریگا تمہاری اللہ تعالے اور غنیمت پاؤگے اور سلامت رہوگے یعنے زخمی ہونے سے اور مارے جانے سے پھر پھروگے
یعنے دشمنون کے پاس سے یہان تک کہ اترو گے تم اور اہل روم ایک سبزے کی جگہ کہ ٹیلے ہونگے اسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا ف ع
مراد اہل نصرانیت سے روم ہین اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تھے اور چلیپا ایک لکڑی مربع ہی کہ گمان کرتے ہین نصرانی کہ عیسی سولی دیے گیے ہین اوپر لکڑی
کے کہ تھی اس صورت کی ت پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئے چلیپا یعنے غالب آئے ہم بسبب برکت چلیپا کے پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانون مین سے ف
یعنے بسبب اسکے کہ نسبت کی غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک اس قصے کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگون کو
جنگ کے لیے ت اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیارون اپنے کے پس لڑینگے مسلمان انسے پس بزرگی
دیگا اللہ تعالے اس جماعت مسلمان کو ساتھ شہادت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ
لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیون
کو اور تعرض نکرو انسے جب تک کہ چھوڑین وہ تمکو اور تعرض نکرین تمسے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیون چھوٹی
کا حبشی مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح ع یعنے وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہی اور سویقہ تصغیر ساق کی ہی بمعنی پنڈلی کے اور پنڈلیان

حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سے گنج ہی خزانہ نیچے کعبہ کے کہا بعضون نے کہ مخلوق ہوا اسمین اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی وہ مال کہ بطور نذر کے
آتا ہی اسکو خادم وہان کے جمع کرتے ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیون کا حبشی مین سے اور نہین معارض ہی یہ قول اللہ تعالی کے
حرما امنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہ ہو کہ اللہ تعالی نے گردانا ہی اسکو حرم یا امن باعتبار غالب
احوال کے جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور ماننا انکے کا یا مراد حرم یا امن گرداننے سے یہ ہی کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہی کہ وہ امن مین رکھین لوگونکو
اور نہ تعرض کرین کسی سے اسمین چنانچہ آیا ہی کہ رئیس زندیقیون کا قرامطہ مین سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنے قتل کرنے لوگون کے سے اور خراب کرنے شہرون کے سے کہا
اسنے کہ کہان ہی کلام اللہ کا ومن دخلہ کان امنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ امن دو اسکو کہ داخل ہوا اسمین اور نہ تعرض کرو اسکے اندر ساتھ لوٹنے اور
قتل کرنے کے (وعن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم رواه ابو داود) اور روایت ہی ایک شخص سے کہ آنحضرت
کے صحابیون مین سے ہی کہا چھوڑ دو تم حبشیون کو جبتک کہ چھوڑین وہ تمکو اور چھوڑ دو تم ترکون کو جبتک کہ چھوڑین وہ تمکو نقل کی یہ ابو داود نے ف ح اگر کہین کہ قرآن شریف
مین حکم ہی قاتلوا المشرکین کافۃ علی العموم فرمایا ہی کہ مشرکون سے قتال کرو جہان ہون حضرت نے یہ کیون فرمایا کہ انکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس
آیت سے مخصوص اور خارج ہین کہ اسلیے کہ شہر انکے بعید ہین انکے شہرون مین اور اسلام کے شہرون مین دشت و بیابان بہت ہین جبتک کہ وہ تعرض نہ کرین اور اسلام
کے شہرون پر نہ آوین تعرض انسے نکرنا چاہیے اپر اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کے شہرون مین ساتھ قہر اور غلبہ کے آوین فرض ہوگا قتال انکا یا کہین کہ آیۃ ناسخ اس
حدیث کی ہی اور حکم اس حدیث کا ابتداے اسلام مین تھا بسبب ضعف اسلام کے اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا (وعن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین یعنی الترک قال تسوقونهم ثلث مرات حتی تلحقوهم بجزیرة العرب فاما فی السیاقة الاولی فینجو من هرب منهم واما فی الثانیة
فینجو بعض ويهلك بعض واما فی الثالثة فیصطلمون او كما قال رواه ابو داود) اور روایت ہی بریدہ اسلمی سے اسنے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ
حدیث کے کہ وہ یہ حدیث ہی لڑیگی تمسے قوم چھوٹی آنکھون والی یعنے ترک ف ع یہ تفسیر راوی سے ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکوگے
تم انکو تین بار یعنے ہونگے وہ مغلوب و مقہور بھاگنے والے کہ تم انکو بھگا دوگے یہان تک کہ پہونچاؤگے انکو جزیرہ عرب مین ف ح کہا بعضون نے کہ یہ نام ہی عرب کے
شہرون کا اسلیے کہ گھیرے ہوئے ہین انکو دریا اور نہرین یعنے دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن ت پس پہلے
ہانکنے مین نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکون مین سے اور اپر دوسرے ہانکنے مین نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک ہونگے بعضے اور اپر تیسرے ہانکنے مین
پس کاٹے جاوینگے اور جڑ سے اکھاڑے جاوینگے یا مانند اسکے فرمایا حضرت نے نقل کی یہ ابو داود نے ف ح یہ لفظ اس جگہ کہتے ہین کہ حدیث کے معنے نقل کیے
جاتے ہین اور لفظ اسکی خاص نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا (وعن ابی بکرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اناس من امتی بغائط
یسمونه البصرة عند نهر يقال له دجلة يكون عليه جسر يكثر اهلها ويكون من امصار المسلمين واذا كان في آخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الاعين حتى ينزلوا
على شط النهر فيتفرق اهلها ثلث فرق فرقة ياخذون في اذناب البقر والبرية وهلكوا وفرقة ياخذون لانفسهم وهلكوا وفرقة يجعلون ذراريهم خلف ظهورهم ويقاتلونهم
وهم الشهداء رواه ابو داود) اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترینگے لوگ میری امت مین سے زمین پست مین کہ نام
رکھینگے اسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھ زبر ب اور زیر اسکے کے اور جزم صاد کے اور زیر بھی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا اسکو دجلہ
دجلہ ساتھ زبر اور زیر دال کے نہر بغداد کی ت ہوگا اسپر پل بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانون کے شہرون مین سے حلبی نے حاشیہ شفا مین لکھا ہی
کہ بصرہ مثلثہ الباء ہی اور زیر فصیح تر ہی بنایا ہی اسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمر رض کے اور اسمین بت پرستی کبھی نہین ہوئی اور اس قصبہ مین جو حدیث
صریح مذکور ہی نام بصرہ کا ہی اور علماء نے کہا ہی کہ مراد اس سے بغداد ہی اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت کے زمانہ مین

بیست پر کہ اب ہی نہ بنا تھا بلکہ قریب تھے متعدد و متفرق مقامات بصرہ سے اور منسوب اُسکی طرف اور آنحضرت نے از راہ معجزہ کے خبر دی اُسکے بننے کی اسلیے فرمایا ستبنی لفظ استقبال سے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانون کے شہرون مین سے اور بہت ہونگے رہنے والے اُسکے اور یہ بھی ہو کہ ترک بصرہ مین واسطے لڑنے مارنے کے اس کیفیت مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہین آیا اور اہل تواریخ نے اسکو نہین نقل کیا کہ بغداد مین البتہ آئے ہین جیسے کہ معروف و مشہور ہی لیکن ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کے شہر قدیم ہی کہ قریب اُسکے واقع ہوا اور واضح کہ بغداد اُنہین نا ہر منسوب اُسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع تھا باہر بغداد کے قریب اُسکے دروازہ کے کہا جاتا ہی اسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اُسکے کے کہ بصرہ ہی یا بحذف مضاف یعنے بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالیٰ کے مین ہی واسئل القریۃ اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ بعضے شخص میری امت مین سے اُترینگے نزدیک دجلہ کے اور مقام کرینگے وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کے شہرون سے اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اُس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑے شہر کو کہتے ہین بعد اُسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانے مین آوینگے اس شہر والون سے لڑنے کے لیے بیٹے قنطورا کے ف ح یعنے ترک اور قنطورا ساتھ زیر قاف اور جزم نون اور پیش طا کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ ممدودہ کے بھی آتا ہی نام ہی پدر کلان ترک کا کہ سب ترک اُسکی اولاد سے ہین ت کہ مُنہ اُنکے چکلے ہونگے اور آنکھین چھوٹی یہان تک کہ اُترینگے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہونگے اس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلون کی دمون مین اور جنگل مین ف ح یعنے اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت مین اور تلاش کرینگے بیلون کو کھیتی کے لیے واسطے خلاصی پانے کے ہلاک سے بسبب اس عمل کے پالا وینگے اپنے اہل وعیال اور مال ومتاع کو اور چل دینگے جنگل کو تا اونکے شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہ فرقہ ف ح اور اُنکی شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہین پانے کے اسلیے کہ آگ مشرکون کے فتنہ کی ایسی نہین بھڑکے گی کہ اس حیلہ سے بجھا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بنی قنطورا سے واسطے جانون اپنی کے اور ہلاک ہونگے ف ع یعنے اُنکے ہاتھون سے اور شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ ہی اور ہمراہی اُسکی مسلمان ہین کہ طلب کی اُنھون نے امان اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوے اُنکے ہاتھون سے کہ مار ڈالا اُنھون نے اُنکو کسی کو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا نبی نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تھا قریہ حضرت کے عہد مین بصرہ کے قریون مین سے از راہ اطلاق کرنے اسم جزء کے کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار ترک آئے ہون اُسمین کبھی قتال کے لیے ت اور ایک فرقہ گردلنے گا اپنی اولاد وعورتون کو پیچھے پشتون اپنی کے ف ح یعنے تغافل کرینگے اُنسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر ومحبت کا اُنسے یا اپنے پیچھے لیوینگے اور ہمراہ لیجاوینگے ت اور لڑینگے ترکون سے اور مارے جاوینگے اکثر اُنکے اور وہ ہونگے شہید نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح حقیقی کامل شہادت ہین کہ بیچ طوفان ایسے فتنہ کے کمر ہمت کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگے ترک سے پہلے غالب ہونے اُنکے سے اہل اسلام پر پس شہید ہونگے اکثر اُنکے اور نجات پاوینگے اُنہین مین سے تھوڑے کذا ذکرہ الاشرف اور کہا غیر اُنکے نے کہ یہ حضرت کے معجزات مین سے ہی اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور ہوا یہ واقعہ بیچ صفر کے سنہ چھ سو چھپن ۶۵۶ مین اور یہ قضیہ اشارہ ہی طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کے اور قتل کے ادھر طرف جلا دینے بلاد اسلام کے اور لگنے اُس آگ کے اور بلند ہونے شعلہ اُسکے کے تھوڑی مدت مین اور جلانے اُسکے عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر وتقریر کی اسکے بیان سے عاجز وقاصر ہی اور کہا علما نے کہ ابتداے آبادی ربع مسکون کی سے مثل اس واقعہ کے اس کیفیت سے واقع نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہی (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ) اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بساوینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اُن مین سے ہوگا کہ کہا جاویگا اُسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اُسپر یا داخل ہو تو اُسمین پس دور رکھ تو اپنے تئین اُسکے اُن مواضع سے

کہ زمین شور رکھتے ہین اور دور رکھ اپنے تئین اُس مواضع سے کہ نام اسکا کلا ہی اور اُسکی کھجورون سے اور اُسکی بازار سے اور اسکے پادشاہ اور امیرون کے دروازون سے
اور لازم پکڑ تو اسکے کنارون کو کہ نام اُسکا ضواحی ہی ف ضواحی جمع ضاحیۃ کی ہی یعنے کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کھلی ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع
کا ہی اُسمین سے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے پہاڑ اُسکے ہین اور یہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس تحقیق شان یہ ہی کہ ہوگا اُن جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان سے
جانے سے دھس جانا زمین مین اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی اُن جگہون مین ایک قوم کہ شام کرینگے اچھی بھلی اور صبح کرینگے اس حال مین کہ ہوجاوینگے بصورت
بندرون اور سورون کے ف ت یعنے جوان اُنکے بندر ہوجاوینگے اور بڈھے سور اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بھی جائز الوقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہ ہوتا
تو ڈرانا اور بچانا اُس سے فائدہ نہ رکھتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وقوع اُس سے بیچ فرقہ قدریہ کے اور اسی سبب سے کہا ہی بعضے شارحین نے کہ اس حدیث
مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگے اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگے اس امت مین تقدیر کے جھٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر ہی حدیث مین ساتھ زبر کاف اور
تشدید لام کے ساتھ مد کے ہی اوپر وزن کتان کے نام ایک جگہ کا ہی بصرہ مین کہا ایک شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندھتی ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ
چرنے جانورون کی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضے نسخون مین ساتھ تخفیف اور قصر کے ہی یعنے لام کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسی طرح ہی پس ان جگہون مین خسف
وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اُنکی کے اور کھجورون مین بسبب خوف سنت کے اُمین اور بازارون مین بسبب ہونے غفلت کے یا کثرت لغو کے یا فساد عقود اور در
پادشاہان وغیرہ کے دروازون پر بسبب کثرت ظلم کے اور مشکوۃ کے اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہی بسبب نپانے مؤلف کے نام راوی کو
لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداود من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداود نے ایسے طریق سے کہ
جزم نہین کیا ابوداود نے اُس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین جانتا مین اُسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل ہی اسناد مین ہان مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی
بن انس سے کہ اُسنے انس بن مالک سے پس اس طرح کہنا دلالت کرتا ہی ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین
سے ہین (وعن صالح بن درہم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لہا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد
العشار رکعتین او اربعا و یقول ہذہ لابی ہریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شہداء
لا یقوم مع شہداء بدر غیرہم رواہ ابوداود وقال ہذا المسجد مما یلی النہر) اور روایت ہی صالح بن درہم تابعی سے کہتے تھے گئے ہم حج کرنے کو بصرہ سے مکہ کو
پس ناگہان وہان ایک شخص کھڑا تھا یعنے ابوہریرہ پس کہا اُنھون نے واسطے ہمارے کہ کیا تمھارے شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اُسکو
ابلہ ف ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کے اور تشدید لام کے نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کے ت کہا ہمنے ہان ہی کہا اُس شخص نے کون ہی کہ ذمہ لے واسطے
اور متکفل ہو واسطے میرے تم مین سے یہ کہ نماز پڑھے واسطے میرے یعنے میری نیت سے مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہے یہ نماز یعنے ثواب اُسکا واسطے
ابی ہریرہ کے ہی ف عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اُسمین واسطے برکت حاصل کرنے کے نماز پڑھتے ہین ت سنا مین نے
دوست جانی اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے کہ تحقیق اللہ عزوجل اُٹھاویگا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہیدون کو نہین اُٹھینگے یعنے قبرون سے
یا مرتبہ مین ساتھ شہیدون بدر کے غیر اُنکے ف ح اور یہ بڑی تعریف ہی اُس جماعت کی کہ بدر کے شہیدون کے برابر ہین اور یہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کے
شہیدون مین سے ہونگے یا اگلی امتون مین سے پس جب یہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکھتی ہی تو نماز ادا کرنی اُسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہی اور اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اُنمین فضیلت عظیم رکھتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسی کو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی
اور پہنچتا ہی اور اکثر علماء اسیر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی ت نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ مسجد اُس جانب ہی کہ متصل نہر کے یعنے نہر فرات
کے کہ بصرہ کی ہی اور سند کر حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہی کہ ذکر کرینگے ہم حدیث

ابی درداء کی کہ سرا اُسکا یہ ہو ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر جاہیگا اللہ تعالی الفصل الثالث فصل تیسری (عن شقیق عن حذیفۃ قال
کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا احفظ کما قال قال ہات انک لجری وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرہا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقال عمر لیس ہذا
ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال قلت مالک ولہا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینہا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک
احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ہل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط قال فہبنا ان
نسال حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسالہ فقال عمر متفق علیہ) روایت ہے شقیق سے کہ نقل کی حذیفہ سے کہا تھے ہم نزدیک عمرؓ کے پس کہا کون تم میں سے
یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کے فرمائی ہے پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسے کہ فرمائی حضرت نے یعنے بعینہ بے زیادتی
اور نقصان کے کہا عمرؓ نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے بیچ روایت حدیث کے کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اسکی ف ح چونکہ حذیفہ نے صحابہؓ کے درمیان
میں مسلمنے حضرت عمرؓ کے دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہوں جسطرح حضرت نے فرمائی ناگوار ہوئی یہ بات انکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب ہے جرات کی تو نے
اس چیز پر کہ نہیں جانتا میں اور نہ یار تیرے اور تو دعوی کرتا ہے کہ تجکو بعینہ یاد ہے کہ کیا فرمایا تھا آنحضرت نے اور ہوسکتا ہے کہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ وضبط کے
یعنے جانتا ہوں میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کے آنحضرتؐ سے حال شر وفتنہ کا کہ بہت پوچھتا تھا البتہ تجکو علم ہوگا اسکا کہ کیونکر ہوت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے سنا ہے میں نے
پیغمبر خدا سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمائش مرد کی اُسکے اہل وعیال میں ہے اور اُسکے مال میں اور اسکے نفس میں اور اُسکے فرزند میں اور اسکے ہمسایہ میں ف ح یعنی مرد مبتلا ہے
انکی رعایت حقوق میں اور اسکے ادا کرنے میں جیسا کہ چاہیے اور اسمین تقصیریں کرتا ہے اور برخلاف فرمودہ کے چلتا ہے اور انکی تقریب سے مرتکب منہیات کا ہوتا ہے
اور اس سے محنت وایذا اٹھاتا ہے اور رنج وتعب میں پڑتا ہے پس لائق ہے یہ کہ کفارہ کرے انکا ساتھ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالے کے ان الحسنات یذہبن السیات
چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتھ قول اپنے کے ت جاتے ہیں اُس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ انکے سبب سے کرتا ہے روزے اور نماز اور صدقہ اور امر
معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہے پس کہا عمرؓ نے کہ نہیں مراد رکھتا میں یہ ف ع حضرت عمر نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کے
اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان وآزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالے کے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ
اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اُس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمرؓ کا دوسری شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ میں یہ مراد
نہیں رکھتا اس سوال میں ت نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے مانند موج دریا کے ف ح یعنے مراد میری فتنہ سے قتل وقتال اور لڑائیاں ہیں
کہ گھیر لیں اور شایع ہو شر ومحنت انکی لوگوں میں ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے عمرؓ سے کہ تمہیں کیا کام ہے اُس فتنہ سے اے امیر المومنین یعنے تمکو اس سے غم نہیں ہے اور
شر اُسکی تمکو نہیں پہنچیگی اور تم اُسکو نہیں پانے کے تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان اُس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہے حضرت عمرؓ
کے وجود سے جیسے کہ اخیر حدیث میں تفسیر کی یعنے جب تک کہ وجود تمہارا درمیان میں ہے وہ فتنہ راہ نہیں پاویگا اور جب تم انمین سے اٹھ جاؤگے وہ فتنہ آویگا اور
راہ پاویگا ت کہا عمرؓ نے بطریق استفہام کے کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اُس سے آویگا یعنے بسبب شدت اور سختی اُسکی کے اور یا کھولا جاویگا ف ح یعنے
بسبب خفت ونرمی اُسکی کے فرق ہے درمیان ٹوٹنے دروازہ کے اور کھلنے کے جب ٹوٹ جاتا ہے تو راہ کھلجاتی ہے کوئی بند نہیں کرسکتا اور بعد کھلنے کے بند کرنا
ممکن ہے اور یہ مثال ہے کہ شباہت دی فتنہ کو ساتھ گھر کے کہ مقابل ہے امن کے گھر کے اور عمرؓ کی حیات کو ساتھ دروازہ بند کے اور انکی موت کو ساتھ کھلنے اُس دروازہ
کے پھر کنایہ کیا ساتھ توڑنے کے قتل سے اور ساتھ کھلنے کے موت سے یعنے جب عمرؓ سمجھے کہ دروازہ کنایہ ہے انکے وجود سے اور وہ یہاں سے اُٹھنے والا ہے پوچھا
کہ ساتھ قتل کے ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے نہیں کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنے ایسا کہ علاج پذیر نہووے اور پھر بند کرنا اسکا ممکن

نہو کہا عمر نے کہ یہ یعنے دروازہ کہ جسکے وصف سے یہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کھولا نہ جاویگا لائق تر ہے کہ نہ بند کیا جاوے کبھی کہا شقیق نے پس کہا ہمنے واسطے حذیفہ کے
کہ کیا تھے عمر جانتے کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمر اسکو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہے ف ع یعنے بعلم الیقین ضروری جانتے تھے
جیسے کہ کل نہین ہوتی مگر پیچھے رات کے اور سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کے کیا ت تحقیق مین نے بیان کی اُنسے حدیث کہ نہین اُسمین غلطیان کہا شقیق نے پس
ڈرے ہم اس سے کہ پوچھین حذیفہ سے کہ کون ہے مراد دروازہ سے پس کہا ہمنے مسروق سے کہ حاضر تھے وہان پوچھ حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہ سے پس
کہا حذیفہ نے مراد دروازے سے عمر ہین یعنے روکنے والے فتنہ کے اصحاب واحباب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ
السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا اُسنے کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب ہے بیچ بیان علامتون قیامت کے ف ع شرط ساتھ جزم رے کے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وابستہ کرنا جیسے کہ کہین اگر ایسا ہو تو ایسا
ہو اور اُسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ زبر رے کے علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کے
ہے اور ساعت کہتے ہین ایک جز کو اجزا رشب وروز سے اور بمعنے وقت حاضر کے بھی آئی ہے قیامت گویا برپا ہوئی اُسکی کو ساعت کہتے ہین اسلیے کہ جب آتا ہے اسکا مبہم
ہے اور اسی ساعت مین ہونا اسکا محتمل اور منتظر ہے اور علما نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہون پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہون
انکے لوگ مانند جننے لونڈی کے مالک اپنے کو اور فخر کرینگے بیچ بنانے اونچے اونچے مکانون کے اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردون کی اور کثرت
عورتون کی اور ضایع کرنے امانت کے اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکے کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کے یہ ہے کہ بڑی علامتیں
کہ متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتے ہین عالم کہ شرط لغت مین بمعنی اول شے اور زوال مال اور چھوٹے مال کے بھی آیا ہے
اور باعث لوگون کے انکار کرنیکا انسے یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہ چیزین جو علامت ہین مراد
یہ ہے کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق و لیکن اس باب مین امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہے اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کے ہوگا کہ قریب
قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا بیان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کے ہے اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ
وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے انس سے کہ کہا اُسنے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیون قیامت کی سے یہ ہے کہ اُٹھایا جاویگا علم یعنے بسبب اُٹھ جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہوتے اُنکے کے نزدیک امرا کے
اور بہت ہوگا جہل یعنے بسبب غلبہ نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنے بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پس بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت
سے فسادون کی بیچ بلاد وعباد کے ت اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی عورتین ف ت کہ جنسے نہین سرانجام پاتے ہین امور ضروری بلکہ ہونا
انکا باعث ہوتا ہے کثرت غم وہم کا اور حاصل کرنے دینار ودرہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبرگیری کرنے والا ف ع نہین یہ مراد
ہے کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہے کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پھپیان اور خالائین اور بیبیان وغیرہ انکی متعلق ایک مرد کے ہونگی کہ خبر
گیران انکا ہوگا ت اور ایک روایت مین بجاے یرفع العلم ویکثر الجہل کے یہ عبارت آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو انکے شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد جھوٹون سے یا تو وہ
ہین کہ حدیثین جھوٹی بنا دینگے اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگے اور خواہشین فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلے بزرگون

کی طرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذالک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق میں کہ جملہ فاحذروہم نہیں مذکور ہے صحیح مسلم میں ولیکن آیا ہے بعضی روایتوں غیر اسکی میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع میں مانند لفظ مشکوۃ کے ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے (وعن ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا ابوہریرہ نے اسوقت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنے کسی امر میں صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت ضایع کیجاویگی امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہیں جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کے اور امانتیں انکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اسکے وقت کا سوائے عالم الغیوب کے کوئی نہیں جانتا اور کسی کو اسکی راہ نہیں بتائی لیکن علامتیں کہ پہلے اسکے وجود میں آوینگی اور نشانی اسکے قرب کی ہونگی مقرر کی ہیں از انجملہ ایک علامت اسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتوں میں لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت میں ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا امر سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کے پس منتظر رہ قیامت کا نقل کی یہ بخاری نے ف مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہیں پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتوں اور لڑکوں اور جاہلوں اور فاسقوں اور بخیلوں اور نامردوں کے اور اسکے کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہے خلیفہ کے حق میں اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر و شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کلام دین و دنیا کا نا اہل کے ہاتھ پڑیگا تو بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور لفظ وسد ساتھ صیغہ مجہول کے تشدید سین اور تخفیف اسکی سے وسادہ سے ہے معنے تکیہ کے اور جسکو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہے گویا وہ کام تکیہ اسکا کیا گیا (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال تبلغ المساکن اہاب او یہاب) اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف یہ عطف تفسیری ہے یعنے بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند نالہ کے تا کہ بہت میل کرے خلق اسکی طرف ت یہان تک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اسکو اس سے یعنے بسبب کثرت مال کے اور کم ہونے رغبت کے اسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہانتک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبزہ اور باغ و بہار اور نہروں والی نقل کی یہ مسلم نے ف اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچیگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زیر ب کے اور یہاب ساتھ زیری کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ زبری کے اور یہ دونوں موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد و نواح اسکے کی ہے اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اہاب ساتھ زبر ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتھ زیر کے بھی پڑھا ہے (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ یکون فی آخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانے میں ایک خلیفہ یعنے سلطان برحق کہا بعضوں نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہیں تقسیم کریگا مال یعنے مستحقوں کو خوب دیگا اور جمع نہیں کریگا اسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کے اور نہ گنیگا اسکو یعنے بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ دیگا مال لپین بھر بھر کر اور نہ گنیگا اسکو گننا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب کثرت اموال اور غنائم اور فتوحات کے اور سخاوت نفس اپنے کے لپین بھر بھر کر دیگا (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یأخذ منہ شیئا متفق علیہ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھلجاویگا گنج سونے کی سے ف یعنے پانی فرات کا خشک ہو جائیگا اور اسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا

اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہاں چاہیے کہ نہ لے اُس سے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اسلیے کہ لینا اسکا باعث تنازع
اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے اور بعضوں نے کہا اسلیے نہ لے کہ لینا اُس گنج سے بخاصیت موجب اُترنے آفات و بلیات کا ہے اور وہ ایک نشانی ہے
نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضوں نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہے مثل مال قارون کے پس انتفاع اُس سے حرام ہوگا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ
اَكُوْنُ الَّذِيْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کھلجاویگی فرات
پہاڑ سونے کے سے ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہے اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہونگے کہ کھلجاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا سونے سے اور احتمال ہے کہ
کہ ہووے غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونے کی ت لڑینگے لوگ اُس پر یعنے اُسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو میں سے ننانوے ۹۹ اور کہیگا ہر شخص انمین
سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگے اور مارے جاوینگے
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ
فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے ف ت یعنے گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کے جمع فلذہ کی ہے ساتھ زبر ف کے اور
ذال کے آخر میں معنے ٹکڑے کٹے ہوئے کے طول میں اور قاموس میں ہے کہ فلذ ساتھ زیر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کے ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی
اور گوشت کا اور زمین کی چیزوں کو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑوں جگر کے اسلیے کہ وہ خلاصہ میں کے ہیں جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہے اور وہ محبوب تر ہیں جیسے کہ جگر محبوب تر ہے انکے
چیزوں میں کہ پیٹ میں ہیں پس معنے یہ ہیں کہ ظاہر کریگی اور نکالڈالے گی زمین خزانوں وغیرہ کو اپنے پیٹ میں سے طرف پیٹھ اپنی کے ت مانند ستونوں کے سونے
اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اُسنے لوگوں کو واسطے مال کے پس کہے گا بیچ طلب کرنے اسکے کے قتل کیا میں نے لوگوں کو اور آویگا کاٹنے والا
ناتے کا یعنے باز رکھنے والا سلوک و احسان کا اپنوں سے پس کہے گا واسطے اسی مال کے کاٹا میں نے حق ناتے داروں اپنے کا اور آویگا چور پس کہے گا بیچ
اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا ف ح یعنے یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کے یہ گناہ کیے میں نے اور تحقیق دیکھیں میں نے اور کچھ کام نہیں آتا اور حاجت
نہیں رکھتے ہم ت پھر چھوڑ دینگے اُس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہیں لینگے اُس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہاں تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اُسپر اور کہیگا اے کاش کے ہوتا میں جگہ اس قبر والے کے اور نہیں اُسکو یہ دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف ح اس عبارت کے دو معنی کہے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ
مراد دین سے عادۃ ہے اور دین بمعنے عادۃ کے بھی آیا ہے پس معنے یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اُسکی عادت اور نہیں
ہوگی باعث اُسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اسکے یہ کہ نہیں ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب امر
اور فتنہ کے کہ پہونچا ہو اُسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور یہ ہو سکتا ہے کہ معنے یہ ہوں کہ اُسوقت میں کہ لوٹیگا
قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین میں سے اُسکے ساتھ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اُسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے روشن کردیگی گردنیں اونٹوں کی بصرہ میں

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع بصرہ ساتھ پیش ب اور جزم صاد کے شہر ہی شہروں شام سے اُس میں اور دمشق میں مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکہ اور مدینہ اور گرد و نواح انکے کا اور اخبار صحیح ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچی ہیں اور غالب ظہور اسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے اُس شہر والون کو اُسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اُسکا سنہ چھ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الآخر کی سے ونوں اتوار ستائیسوین رجب تک کہ سب باون روز ہوئے اور پہونچا اُسکا جانب حجاز سے تھا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اُسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیون کی ہے کہ اُسکو کھینچے ہین جس پہاڑ پر کہ پہونچتی تھی خاک کر دیتی تھی اور مانند شیشہ کے پگھلا دیتی تھی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اُسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اُس سے طرف مدینہ کے آتی تھی اور لکھا ہے علما نے کہ اُس آگ کی روشنی اطراف اُن جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینہ کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتون کو اُسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب اور چاندنی کی ان ایام مین معطل اور مدہم ہو گئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اُس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اُس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اُس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر بڑا تھا کہ آدھا اُسکا داخل حرم مدینہ مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچے تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور رشد دینا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار تعالے نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اُس شہر عظیم کو اُس آفت سے نجات دی اور اسی سال مین وقایع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسرے کے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنہ کی بھڑکی جیسے کہ گذرا بیان اُسکا (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکے گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد یہ ہے کہ جو علامتیں متصل مین قیامت کے اُنمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اُسکا گذرا پہلے اس آگ سے تھی پس یہ پہلے کیونکر ہو واللہ اعلم الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہونگے اور جلدی گذرینگے اجزا زمانے کے تفسیر اسکی یہ ہے پس یہ ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینے کے ف ع یعنے برکت زمانے کی کم ہو جاویگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے دلون کے بڑے بڑے فتنون مین اور آنے شدائد و محنتون کے نہین جانینگے کہ کیونکر گذرگئے رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کے زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنے ساعت عرفیہ نجومیہ کے کہ ایک گھنٹہ ہے اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اٹھنے آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف جب آگ بھڑکتی ہے شعلہ اُسکا جلدی سے بجھ جاتا ہے (وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجُهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ) اور روایت ہے عبداللہ بن حوالہ سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لیے تاکہ غنیمت پاوین ہم ف ع اور کچھ جنس مال سے حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا

اور ساتھ زبر کے انتقال حالت شدت ومحنت سے طرف حالت سرور وتنعم کے ت اور جب ٹھرائی جاویگی امانت غنیمت ف یعنے امانت مین کہ لوگون کے پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ کافرون سے لی ہو اور گویا حق انکا ہے ت اور ٹھہرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنے دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آئیگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کے اُنسے مال لیتے ہین اور جسوقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنے اُس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اُسکو اور خواہش کریگی اُسکی مخالفت امر خدا اور ہدایت اُسکی کے اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اسکو ف ح بجہت شرعی او تخصیص مان کی واسطے زیادتی حق اور شفقت اُسکی کے ہے بہ نسبت باپ کے ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو یعنے واسطے موانست اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت رکھیگا اُس سے اور پیدا ہونگی یعنے بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدون مین ف ع اور یہ ہمارے زمانے مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہے ہمارے بعضے علمانے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہے ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے اُنمین ف ط اور یہ بھی بہت ہے اور ظاہر یہ ہے کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہے والا خالی نہین ہے کوئی زمانہ مثل ان چیزون سے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اُنکا رذیل اور بڑا کمینہ اُنکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے ڈر برائی اُسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگون کو چارہ نہین ہوتا اُسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سے ت اور ظاہر ہونگے درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اُنکے گانیوالیان ف یعنے کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھ زبر قاف اور جزم ی کے مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانے والی کے ہے ت اور ظاہر ہونگے باجے یعنے آلات گانے کے کہ جسکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور طنبورا اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین یعنے انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلون کو ف ط اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سے اگلی امتون مین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت بکمال رافضیون مین ظاہر ہے کہ اُن اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بھلا خیال تو کر جنسے اللہ تعالی راضی ہووے جو اُنسے ناراض ہوگیا شقی ہے اور سوا اُنکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہین اُنکے مناقب وفضائل مین اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کے راہ مین جیسی کہ چاہیین اور فتح کیے شہر کے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اُنکے حق مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانے ہین کہ نہین اکتفا کیا ہے لعن وطعن ہی پر اُنکے حق مین بلکہ نسبت کی ہے اُنکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنے کے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق سے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہے ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہے اُنکے لیے کتاب سنت سے کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کے پہر جنے کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ مین سے ایام خلافت اُنکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہ وہ تھا خطا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مرا ہو توبہ کرکر یا باقی تحت مشیت کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے برکت اُنکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہے ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کے لیے زلت یعنے لغزش بخش دیگا اللہ اسکو اُنکے لیے بسبب سابقہ اُنکے کے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنے کے متہم صغائر وکبائر سے جبکہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنے کے اور شفاعت نبی اپنے کے صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اُنکا پر اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھے اُنکو عیب اُنکا لوگون کے عیب سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہ ذکر کرو موتے اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہے اور بغض رکھنا اُن دونون سے کفر ہے اور حب انصار کا ایمان سے ہے اور بغض اُنکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہے اور بغض اُنکا کفر اور جسنے برا کہا میرے صحابہ کو اُسپر لعنت ہے اللہ کی اور جسنے حفاظت کی میرے حکم کی اُنکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اسکی دن قیامت کے ت پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون ذکر کی گئی کے ایک ہوا سرخ کے

یعنے شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے کے اور زمین مین دھس جانے کے اور صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کے کہ پے درپے پہونچینگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اسکا پس گرنے لگین پیہم دانے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشَرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِہَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ ہٰذِہِ الْخِصَالَ وَلَمْ یَذْکُرْ تُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَقَالَ وَبَرَّ صَدِیْقَہٗ وَجَفَا اَبَاہُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اُتریگی اُنپر بلا اور گنین کہ ذکر ہوا اور گنین آنحضرت نے وہ باتین ف ح کہ مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نے دونون حدیثین پے درپے اور شمار کی گئین بیچ ہر ایک کے اُن دونون مین سے پندرہ پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنے علیؓ نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہی کہ کہا حضرت علیؓ نے بجاے ادنی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجاے اقصی آباہ کے اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجاے وشربت الخمور کے اور پی جاویگی شراب یعنے اس روایت مین ساتھ لفظ واحد کے ہی اور کہا بجاے تعلم لغیر الدین کے اور پہنے جاوینگے ریشمی کپڑے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور کہا صاحب مختصرؒ نے کہ یہ بدلے لعن کے ہی اور یہ غیر صحیح ہی اسلیے کہ لعن مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہ ہی کہ بدلے تعلیم لغیر الدین کے ہی پس مطابق ہوجاتے ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عدفی کلواحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْہَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْہِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَہْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْہِ اسْمَ اَبِیْ یَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فنا ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے مین سے موافق ہوگا نام اسکا نام میرے کے ف ع یعنے اور رسم اُنکی مطابق رسم میری کے ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اُنکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت اُنکی کے ہی ولا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہونگے عرب کے اور اُنکے کہ تابع اُنکے ہین اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اُس روز کو یہانتک کہ بھیجے گا اللہ تعالے اُس مین ایک مرد کو میرے نسب سے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے ف ع یہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگے یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہی کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور مان کی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اسکا نام میرے کے اور نام اسکے باپ کا موافق نام باپ میرے کے ف ع پس ہوگا محمد بن عبداللہ اور اسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتے ہین کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہین اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کے ہین ت بھر دینگے ساری مہدی زمین کو یا زمین عرب کو اور اُسکے متعلقات کو اور مراد رہنے والے اُسکے ہین داد و عدل سے ف ح معنی قسط عدل کے نزدیک ہین جیسے کہ معنے ظلم و جور کے چنانچہ صراح مین ہی قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف جور کے ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اُسکی یہ ہی کہ رکھنا ایک چیز کا غیر محل اُسکے مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہ کہ تغایر ہو اُن مین کہ مراد قسط سے داد و داد خواہون کی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد داد خواہون کی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نہ کرنی واللہ اعلم (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَہْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا اُنہنے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح عترۃ ساتھ زیر کے نسل مرد کی اور گروہ اسکا اور خویشان نزدیک اُسکے کہ وہ گذر گئے ہین اور وہ کہ آگے پیدا ہونگے صراح میں ہی

کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کے اور نہایہ مین ہو کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کے اولاد عبد المطلب کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا نزدیک اہل بیت ہین یعنے اولاد اُنکی اور بعضون نے کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہو کہ عترت وہ کہ حرام ہو اُنپر زکوٰۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کے قول حضرت کا من اولاد فاطمۃ تقیید ہو تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین رواہ ابوداود) اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد مین سے ہو روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بھری گئی ہو ظلم وستم سے مالک ہوگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابو داود نے ف ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہو او ثمان او تسع سنین وہ شک ہو راوی سے پس احتمال ہو کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ سات کے مؤید ہو اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہو ابو داود کی ام سلمہ سے اور احتمال ہو یہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اسکو اور اکتفا کیا ساتھ متیقن کے واللہ اعلم (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ المہدی قال فیجیء الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی) اور روایت کی ابو سعید نے نبی ؐ سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنے عدل و داد اُنکے کے پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دے مجکو دے مجکو یعنے کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہو فرمایا آنحضرت نے پس لپ بھر کر دیگا مہدی اُس شخص کے لیے بیچ کپڑے اُسکے کے اُسقدر کہ اٹھا سکے وہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے بہت سا دینگے اُسکو دینار و درہم بسبب دیکھنے حرص اُسکی کے مال پر پس بے پروا کر دینگے اُسکو سوال سے اور خلاص کر دینگے اُسکے نفس کو ملال سے (وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج رجل من اہل المدینۃ ہاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اہل مکۃ فیخرجونہ وہو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بہم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اہل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیہم بعثا فیظہرون علیہم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنۃ نبیہم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابوداود) اور روایت ہو ام سلمہ سے اُسنے نقل کی نبی ؐ سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنے فیما بین اہل حل وعقد کے نزدیک مرنے خلیفہ کے وقت یعنے اُن ایام مین ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہو کہ وہ حکومت سلطانی ہو ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے ف ع یعنے واسطے مکروہ جاننے یعنے منصب امارت کے یا ڈر سے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اُسمین اور مراد مدینہ سے مدینہ مطہرہ ہو یا وہ شہر کہ اُسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بھاگنے والا اور جانے والا ہوگا طرف مکہ کے ف ع اسلیے کہ وہ جاے امن ہو ہر اُس شخص کی کہ پناہ پکڑے ساتھ اُسکے اور عبادت گاہ ہو ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہو ت دلیل لانے ابو داود کے اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگے اُسکے پاس لوگ اہل مکہ سے یعنے بعد ظاہر ہونے امر اُنکے کے اور پہچاننے قدر اُنکی کے پس نکالینگے اُنکو یعنے اُنکے گھر سے اور امام بنائینگے اُنکو بخواہش و الحاح حالانکہ وہ ناراض ہونگے امامت سے بخوف فتنہ کے پس بیعت کرینگے لوگ اُنسے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بھیجا جاویگا طرف اس شخص کے ایک لشکر شام سے یعنے بادشاہ کہ اُسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ و قتال امام مہدی کے بھیجیگا پس دھنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہو درمیان مکہ اور مدینہ کے ف ح بیدا لغت مین یعنے جنگل اور زمین ہموار کے ہو اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہو اور یہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہو کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کی سے ہو اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کے ایک اُنمین سے حدیث صحیح ہو کہ روایت کی گئی ہو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؓ سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی سے ہو ایک مرد گران سر چیچک رو نقطہ سفید آنکھ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اُسکے ایک قبیلہ مین سے ہونگے کہ نام اُسکا کلب ہو بہت مارنے والا ہوگا وہ لوگون کو یہان تک کہ عورتون کے پیٹ پھاڑ کر بچون کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنے گا ایک لشکر اُنکی جنگ کے لیے بھیجے گا پھر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتھ لشکر کے کہ ہمراہ اسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اُس موضع کے کہ نام اُسکا بیدا ہو ساتھ لشکر کے زمین مین دھس جاویگا اور کوئی اُنمین سے نجات

نہیں پانے کا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہونچا دیگا تب پس جب دیکھینگے اور جانینگے لوگ یہ حال اور سنینگے خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آوینگے مہدی کے پاس ابدال ولایت شام سے اور جماعتیں اہل عراق سے پس بیعت کرینگے وہ مہدی سے فت ابدال ایک قوم ہیں کہ برپا رکھتا ہے خدا تعالی انکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہیں چالیس تن شام میں اور تیس غیر اسکے میں انکا نام ابدال اسلیے ہے کہ جب کوئی انمیں سے مرجاتا ہے تو اسکے بدلے میں اور لوگوں میں سے جگہ اسکی بدل دیتا ہے اللہ تعالی اور یا اسلیے یہ نام ہے کہ بدل ڈالے ہیں انھوں نے اخلاق برے ساتھ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر انکا حدیثوں میں آیا ہے اور سیوطی نے بیچ شرح سنن ابی داؤد کے کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ میں نہیں آیا ہے مگر اس حدیث میں نزدیک ابی داود کے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی جمع الجوامع میں غیر صحاح سے بیچ ذکر ابدال کے بہت سی حدیثیں لائے ہیں اکثر حدیثوں میں ذکر عدد چالیس کا ہے اور بعضی میں تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سے لائے ہیں کہ ابدال نے اس مرتبہ کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقہ کے نہیں پایا ہے اور بسبب انکے تمام لوگوں سے ممتاز نہیں ہوئے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانوں کے پایا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے علی میری امت میں وجود ایسے لوگوں کا کہ اوپر صفت ابدال کے ہوں کمتر گندک سرخ سے ہے اور اور حدیث میں معاذ بن جبل سے آیا ہے کہ جسمیں تین صفتیں ہوں جملہ ابدال سے ہے رضا بقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کے اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائے ہیں کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز تین بار پڑھے اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اسکے لیے درجہ ابدال کا لکھیں اور حاصل یہ کہ جو کوئی بری صفتیں بدل ڈالے اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ ابدالوں میں سے ہے اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق سے بھی ایک قوم ہے مردان خدا سے کہ انکا نام عصائب ہے جیسے کہ ابدال اور امیر المومنین علی رض سے آیا ہے کہ ابدال شام میں ہوتے ہیں اور نجبا مصر میں اور عصائب عراق میں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگوں میں سے ہیں اور عصب القوم لغت میں قوم کے نیکوں کو کہتے ہیں ثم پھر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سے مخالف مہدی کا ماموں اسکے یعنے ننہیال اسکی قبیلہ کلب سے ہوگی کلب ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں اور دحیہ کلبی اسی قبیلہ سے تھے پس بھیجے گا وہ مرد بھی طرف مہدی کے اور تابعوں انکے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈھیگا ننہیال اپنی سے کہ بنی کلب ہیں پس غالب آوینگے مہدی اور تابع انکے اس لشکر پر اور مذکور رفتہ لشکر کلب کا ہے کہ یہ بھی علامت خروج مہدی سے ہے اور کار کرینگے مہدی لوگوں میں موافق سنت اور روش پیغمبر انکے کے کہ محمد رسول اللہ ہیں اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر فت یعنے ثبات اور قرار پاویگا جیسے کہ اونٹ جب بیٹھتا ہے اور آرام پکڑتا ہے تو پھیلا دیتا ہے گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کے اور خفت ہوتے اور نوں کے آخر میں آگا گردن اونٹ کا جانے ذبح سے تا جگہ نحر اسکی کے کہ بیچ وقت بیٹھنے اور آرام پکڑنے کے اسکو زمین پر رکھتا ہے اور یہ بیان کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام کے سے کہ ہرج ومرج درمیان میں سے اٹھ جاوے اور جنگ وجدال سے نشان نرہے اور دین واسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاویں اور استقامت پکڑیں اور کچھ خلاف درمیان میں نرہے فت پس ٹھہرینگے مہدی سات برس پھر وفات کیے جاوینگے وہ اور نماز پڑھینگے انپر مسلمان نقل کی ہے ابو داود نے

جاننا چاہیے کہ بہت لوگوں نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہیں پس بعضوں نے تو ارادہ کیے ہیں معنے لغوی یعنے ہدایت والے ہیں پس اسمیں تو کچھ اشکال نہیں اور بعضوں نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئی انپر ایک جماعت اوباشوں کی اور ارادہ کیا فساد کا شہروں میں پس مارے گئے وہ اور راحت پائی انسے شہروں نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند میں مشہور ساتھ مہدویہ کے کہ نہایت جاہل تھے اعتقاد انکا یہ تھا کہ مہدی موعود شیخ تھا داتا کہ جو ظاہر ہوا اور مر گیا اور دفن کیا گیا بعضے شہروں خراسان میں اور انکے گمراہیوں میں سے یہ بھی تھا کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو اس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہے چنانچہ مکہ کے چاروں مذہب کے علماء نے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل انکا اس اصرار پر کہ تھا دریوں انکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہیں اور وہ مرے نہیں بلکہ چھپ گئے ہیں لوگوں کی نظروں سے اور وہ امام زمان ہیں ظاہر ہونگے اپنے وقت میں اور حکم کرینگے اپنی سرداری میں انتہی اور یہ قول اعتقاد بھی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کے اور دلیلیں انکے رد کی بھری ہوئی ہیں علم کلام کی کتابوں میں اور تصریح ہے کتاب عروۃ الوثقی میں کہ انھوں نے انتقال فرمایا

(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَاءً یُّصِیْبُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ حَتّٰی لَا یَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَأً یَلْجَأُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَہْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَأُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِہَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَّبَاتِہَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَآءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا اُنہوں نے ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنے محنت اور شدت عظیم کا کہ پہونچے گی اس امت کو یہان تک کہ نہین پانے کا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑے طرف اُسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے پس بھیجے گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سے اور اہل بیت میرے مین سے ساتھ امامت کے پس بھر دیگا اللہ تعالی بسبب اُسکے زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بھری گی ہو زمین جور و ستم سے راضی ہونگے اس سے رہنے والے آسمان کے یعنے ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والے زمین کے یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچھلیان پانی مین نہ چھوڑیگا آسمان اپنے مینھ کے قطرون سے کچھ مگر کہ برساویگا اُسکو بکثرت اور نہ چھوڑے گی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر کہ نکالے گی اُسکو فٔ یعنی مینھ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہان تک کہ آرزو کرینگے زندے مردون کی فٔ یعنے وجود اور حیات اُنکے کی اور کہینگے کاشکے وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ مین تا عیش و نشاط و کامرانی دیکھتے اور بعضے لفظ احیا کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہین مصدر بمعنے زندہ کرنے کے یعنی مُردے آرزو کرینگے کہ زندہ کرے خدا تعالی انکو اور یہ بطور فرض و تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو والا نزاحتمال ہے واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدیؑ اس خوشی اور کامروائی مین سات برس یا آٹھ برس یا نو برس ت فٔ یہ بطریق شک راوی کے ہے یا اسوقت مین آنحضرت نے مبہم رکھا اور اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ النَّہْرِ یُقَالُ لَہُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدِّمَتِہٖ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ مَنْصُوْرٌ یُّوَطِّنُ اَوْ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَّصْرُہٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا ایک شخص یعنے صالح پیچھے نہر کے سے یعنے اُن شہرون مین سے کہ پیچھے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اُسکو حارث حراث یعنی حارث نام اُسکا ہے اور حراث صفت یعنی کھیتی کرنیوالا اُسکے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اُسکو منصور فٔ یہ نام اُسکا ہے یا صفت اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اُس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے امام مشہور ہین اور اُنپر مدار ہے اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹھکانا دیگا وہ حارث فٔ لفظ او یمکن مین شک ہے راوی سے یا لفظ او بمعنی واو کے ہے یعنے مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ اور ہتھیار اپنے اور ٹھکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اُسکی اور مددگاری کریگا اُسکی ساتھ لشکر اپنے کے ت واسطے آل محمد کے فٔ یعنے اُنکی ذریت اور اہل بیت کو عموما اور مہدیؑ کو خصوصا یا لفظ آل کا زائد ہے یعنے محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ہین کہ جو ایمان لائے تھے انہین سے مانند حضرت ابو بکرؓ وغیرہ کے اور داخل ہے ٹھکانا دینے مین ابو طالب بھی اگرچہ نہین ایمان رکھتا تھا اہل سنت کے نزدیک ت واجب و لازم ہے ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اُس حارث کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے فٔ یہ شک راوی ہے کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہے قبول کرنا اُسکی دعوت کا اور قائم ہونا اُسکی مددگاری مین سوق اس حدیث سے جیسے کہ سیاق اور حدیثون سے کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرد مطریق دعوی امامت اور خلافت کے ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور اطاعت اُسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اُسکے لشکر کے اگلی فوج کے ہونگے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی یُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَہْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کلام کرینگے درندے آدمیون سے اور یہان تک کہ کلام کریگا مرد سے پھندنا کوڑے اُسکے کا اور تسمہ پاپوش

اُسکی کا اور خبر دیگی اُسکو ران اُسکی ساتھ اس چیز کے کہ نکالی ہوگی اہل وعیال اُسکے نے غائبانہ اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجۃ) روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیان بعد دو سو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنے ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور احتمال ہے کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کے لیے یعنے بعد اُن دو سو برس کے کہ ہونگے بعد ہزار کے اور وقت ظاہر ہونے مہدی کا ہے اور نکلنے دجال کا اور اُترنے عیسی کا اور وہ پے درپے آنے نشانیون کا مانند طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کے اور ظاہر ہونے یاجوج وماجوج کے اور مانند انکے کے (وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان فیها خلیفۃ اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت دیکھو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئین جانب خراسان سے پس حاضر ہو وانکے ف یعنی متوجہ ہو انکی طرف اور قبول کرو امر اُسکے کا اور ظاہر یہ ہے کہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیے کہ انمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین یعنے ہدایت کیا گیا مدد کرنا اُسکا اور قبول کرنا اُسکے حکم کا پس نہین منافی ہو اُسکے کہ ابتداے ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین (وعن ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن وقال ان ابنی ہذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصۃ یملأ الارض عدلا رواہ ابو داود ولم یذکر القصۃ) اور روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کہا اُسنے کہا علی نے اس حال مین کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسن کے اور کہا علی نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسے کہ نام رکھا انکا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ف یعنے انکے حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہے کہ پیدا ہوگا اُسکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمھارے کے یعنے محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین ف یعنی سب چیزون مین اور سب جہات کر والا حدیثون مین مشابہت صورت مین بھی بعضے جہات کر ثابت ہوئی ہے جیسے کہ اوپر گذرا ت پھر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصہ بھر دینے اُس مرد کا زمین کو عدل سے ف یہ حدیث دلیل صریح ہے اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سے ہین اور ہے انکے لیے انتساب ماں کی طرف سے طرف حسین کے یہ بات کہی واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثون کے اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین کہ قائم منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نے ابنی سے غیر مہدی کا اسلیے کہ ہم کہینگے کہ باطل کرتا ہے اسکو قصہ بھر دینے زمین کا عدل سے اسلیے کہ نہین پہچانا جاتا ہے بیچ سادات حسنیہ اور حسینیہ کے ایسا شخص کہ بھر دیا ہو اُسنے زمین کو عدل سے سوائے اسکے کہ ثابت ہوا ہے بیچ حق مہدی موعود کے اور لفظ ولم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اسکو اُس سے صاحب مشکوۃ نے (وعن جابر بن عبد اللہ قال فقد الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیہا فاہتم بذلک ہما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا وراکبا الی العراق وراکبا الی الشام یسأل عن الجراد ہل اُری منہ شیئا فأتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنثرہا بین یدیہ فلما رآہا عمر کبر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منہا فی البحر واربعمائۃ فی البر فان اول ہلاک ہذہ الامۃ الجراد فاذا ہلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا گم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمرؓ کی سے اُس سال کہ وفات پائی اُسمین عمرؓ نے یعنے ٹڈی اس دیار مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوے عمرؓ بسبب ناپیدا ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنے بخوف ہلاک ہونے تمام گروہون کے جیسے کہ آگے آتا ہے پس بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے کہ پوچھے ہر سوار لوگون سے ہونے ٹڈی کے سے آیا دکھایا گیا ہے کسی آدمی ٹڈی سے کچھ پس لایا حضرت عمرؓ کے پاس وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پھیلا دیا اُس مٹھی ٹڈیون کو آگے عمرؓ کے پس جب دیکھا اُن ٹڈیون کو حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کہا یعنے بسبب خوشی کے اور کہا کہ سنا مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے تحقیق خدا تعالے نے پیدا کئے ہزار گروہ حیوانات سو ان

دریا میں ہیں اور چار سو جنگل میں ہیں پس تحقیق اول ہلاک ہونا اُن ہزار گروہوں میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے درپے ہلاک ہونگے گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنے ڈورے موتیوں کی لڑی کے اور پے درپے گرنے موتیوں کے اُسمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب ہے بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے ف ذکر کیں اس باب میں اخیر کے بڑی علامتیں قیامت کی کہ نزدیک اُسکے واقع ہونگی جیسے کہ ذکر کیں پہلے باب میں علامتیں چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب تر یہ تھا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وجود اُنکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے ہوگا اس باب میں کرتے ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثوں میں ساتھ ذکر فتنوں اور لڑائیوں کے کہ پہلے اُنکے نکلنے سے واقع ہونگے اور بعد اُنکے نکلنے کے اٹھ جاینگے واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اُنکا اُس باب میں ہوا و دوسرے جان کہ حدیثیں اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے دس نشانیوں کے کہ مولف نے ذکر کیں مختلف آئی ہیں اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اُنکے کے بہت ہے اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کے کچھ اُسمیں سے مذکور ہوا اور بہت بڑی نشانی نشانیوں میں سے اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثیں اُسمیں اکثر اور مشہور تر ہیں اور دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل بمعنے خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطل کہتے ہیں جس وقت کہ کوئی حق کو ساتھ باطل کے خلط کرے اور فریب دے اور بمعنے کذب کے بھی آتا ہے پایا جانا اُن معنوں کا دجال میں ظاہر ہے اور اور بھی وجوہ تسمیہ دجال کے قاموس میں مذکور ہیں اور مسیح اسم مشترک ہے درمیان دجال اور عیسیٰ کے اور اکثر یہ ہے کہ اُسکے نام کو مقید ساتھ دجال کے کرتے ہیں یعنے مسیح دجال کہتے ہیں اور عیسیٰ میں مطلق چھوڑتے ہیں اور عیسیٰ کو مسیح اسلیے کہتے ہیں کہ جب اندھے اور کوڑھی کو چھوتے وہ اچھے ہوجاتے اور اس سبب سے کہتے ہیں کہ ماں کے پیٹ سے مسیح یعنے پونچھے پانچھے نکلے تھے آلائش سے کہ لڑکوں میں وقت پیدا ہونے کے ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسیح بمعنے صدیق کے ہے یا اس سبب سے کہ تلوا اُنکی پاؤں کا ہموار تھا نہ خمدار و باریک جیسا کہ اکثر لوگوں کا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتے تھے زمین میں اور یہ وجہ مشترک ہے درمیان اُنکے اور دجال کے اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اُسکی ممسوح اور ہموار تھی یعنی ممسوح العین اور مسیح اوجا اُسکو کہتے ہیں کہ ایک طرف اُسکے منہ کے ہموار ہو اور آنکھ و بھوں نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنے پونچھی گئی اُس سے دور کی گئی اُس سے خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیٰ سے شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح اللہ ہیں اور اُنکے نام میں مسیح ساتھ زیر میم اور سین مشددہ سے بھی آتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیخ ہے ساتھ خا معجمہ کے یہ خطا ہے

الفصل الاول فصل پہلی

عن حذیفة بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترو اقبلها عشر ایات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج وثلثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب واخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم وفی روایة نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایة فی العاشرة وریح تلقی الناس فی البحر رواه مسلم روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپسمیں پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے کہ ذکر کرتے ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ دیکھوگے تم پہلے اُسکے دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دھوئیں کا ف یعنی دھواں کہ نکلیگا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھہریگا پس مسلمان مانند زکام زدوں کے ہونگے اور کافر مانند مستوں کے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں جو سورہ دخان میں آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بھی اسپر محمول ہے بقول حذیفہ اور تابعین اُسکے کے اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اُنکے کے مراد اُس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ میں حضرت کی دعا سے کہ فرمایا خدایا کر اُنپر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے مصریوں پر حضرت یوسف کے زمانہ میں پس مبتلا ہوئے قحط میں اور کھاتے تھے چمڑے اور مردے اور دیکھتے تھے ہوا میں ایک چیز مانند دھوئیں کے اسلیے کہ بھوکا بسبب ضعف بصر کے ہوا کو مانند دھوئیں کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی میں بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کے بصورت اندھیرے کے معلوم ہوتی ہے مانند دھوئیں کے ت اور ذکر کیا حضرت نے اُن دس نشانیوں میں سے نکلنا دجال کا اور دابة الارض کا ف ت کہ نکلیگا مسجد حرام سے درمیان صفا اور مروہ کے اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لهم دابة من الارض محمول ہے اسی پر اور لکھا ہے علمائے

کہ وہ چارپایہ ہے کہ درازی اُسکی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانون سے کہ جبل صفا مین سے پھاڑ کر نکلیگا اور اُسکے ساتھ عصا
موسیٰ اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنے مین ہاتھ اسکے نہ پہنچ سکیگا اور اُس سے نہین بھاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سے اور لکھیگا اسکے مُنھ پر مومن اور مہر
کریگا کافر پر ساتھ چھاپ کے اور لکھے گا اُسکے مُنھ پر کافر کہا ہے بعضون نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی مین پھر ایام عیسیٰ مین پھر بعد طلوع ہونے آفتاب کے
مغرب سے ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نے اُن دس نشانیون مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اُسکے سے چنانچہ بیان اُسکا حدیث مین آویگا
اور ذکر کیا آنحضرت نے اُترنا عیسیٰ بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر **ف** یعنے ملا ہوا ساتھ ظہور امام مہدی کے اور نکلینگے عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق
کے اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لُد پر اور لُد ایک موضع ہے شام مین اور بعضون نے کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہے کہ اول نشانیون مین ہونا دھوئین کا ہے
پھر نکلنا دجال کا پھر اترنا عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین یہان تک
کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کے اور اُترنے عیسیٰ کے تو نہو وے ایمان مقبول کفار سے پس واو مطلق جمع کے لیے ہے
پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہے یہان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچھ کہ آگے آتا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے **ت** اور ذکر کیا حضرت
نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف ع** لفظ یاجوج و ماجوج الف سے ہین اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نے کہا عربی
ت اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنے دھنس جانیکا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** کہا ابن ملک نے
کہ پایا گیا ہے خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال ہے یہ کہ ہو مراد تین خسفون سے زائد اُسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع
ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن سے ہانکے گی وہ لوگون کو طرف زمین حشر کے **ف ح** کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ ہوگا مبدا اُسکا شام سے
کیجاویگی شام فراخ کہ سماجاویگا سب عالم اُسمین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگون کو بعد حشر کے ہوگا تاکہ نہین کہ علامت قیامت کی پہلے قیامت
کے ہوگی اور حشر بعد اُسکے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سے کہا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکینگی لوگون کو یا ہوگا
ابتدا نکلنا اُسکا یمن سے اور ظہور اُسکا حجاز سے ذکرہ القرطبی پھر جمع درمیان اسکے اور درمیان اس روایت کے کہ بخاری مین ہے یہ کہ اول نشانیون قیامت کی
آگ ہوگی کہ نکالے گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے ساتھ اس طرح کے ہے کہ آخریت اُسکی باعتبار ان نشانیون کے ہے کہ مذکور ہوئین اور اولیت اُسکی باعتبار
ہے اولاول ان نشانیون کے ہے کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اُنکے امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنے اُنکے نفخ صور مین بخلاف اُن نشانیون کے کہ ذکر کی گئین ساتھ اُسکے
کہ باقی رہین گی ساتھ ہر نشانی کے اُن مین سے چیزین امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہے اُسکو بعضے علماء توفیق دینے والون نے **ترجمہ** اور ایک روایت مین یون آیا
کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی پرے کنارے عدن سے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہے یمن مین ہانکے گی لوگون کو طرف زمین حشر کے اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کے
بجائے ذکر نکلنے آگ کے یمن سے تاکنارہ عدن سے ذکر ہوا کا آیا ہے کہ ڈالیگی لوگون کو دریا مین نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہ ہے کہ مراد
اس سے اس روایت مین کفار ہین اور آگ اُنکی ہوگی ملی ہوئی ساتھ جھکڑ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنے اُنکے کے درمیان مین اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی یا
سفر قبار کی جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اُسمین وارد ہوا ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ کہ بخلاف آگ مومنون کے کہ وہ آگ نرمی ڈرانے کے لیے ہوگی
بطور کوڑے کے ہانکنے کے لیے طرف محشر کے اور موقف اعظم کے واللہ اعلم (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ
وَالدَّجَّالَ وَدَآبَّۃَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَاَمْرَ الْعَامَّۃِ وَخُوَیْصَّۃَ اَحَدِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
جلدی کرو تم ساتھ کامون نیک کے چھ چیزون سے **ف ع** یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کے پہلے پہونچنے ان چھ نشانیون قیامت کے اسلیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد
اُنکے یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اُنکے کے اور وہ چھ چیزین یہ ہین **ترجمہ** دھوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف

اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیرے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم میں سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کے کہ مخصوص
ہون ساتھ ایک کے تم میں سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ساتھ امر عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونے اسکے سے
اور موت سے کہ قیامت صغریٰ ہے (وعن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها وخروج
الدابۃ علی الناس ضحی وایہما ما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها قریبا رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے اول نشانیوں قیامت کی از روے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہے مغرب کی طرف سے ف ع کہا طیبی وغیرہ نے کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب
کا مغرب سے نہیں ہے اول نشانی اسلیے کہ دھوان اور دجال پہلے اسکے ہوگا کہینگے ہم کہ نشانیاں یا تو نشانیاں ہیں قریب قائم ہونے قیامت کے اور یا نشانیاں
ہیں دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونے قیامت کے اور حصول اسکے کے پس اول میں سے بعثت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہے سب سے اور دھوان ہے اور
نکلنا دجال کا اور مانند انکے اور دوسرے میں سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اسکا لوگوں کو طرف محشر کے اور نام رکھا گیا اسکا
اول اسلیے کہ یہ ابتدا ہے دوسرے قسم کی اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے آتی ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربها ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ
صفت اسکی معلوم ہو چکی لوگوں پر اور کلام کرنا اسکا ساتھ انکے وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج ساتھ رفع کے عطف ہے لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول
کی ہے پس لازم آتا ہے یہ کہ ہو اول مجموعہ اور کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کے ہے اور مؤید ہے اسکا وہ جو ایک روایت میں ہے او خروج الدابۃ علی الناس اور یہ واو
ترجمہ ساتھ قول حضرت کے وایہما اور جونسی ان دونوں علامتوں مذکورہ میں سے کہ پہلے دوسرے کے ہوگی پس دوسری واضح ہوگی پیچھے اسکے نزدیک نقل کی
یہ مسلم نے ف ح یعنے فاصلہ ان دونوں میں کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلے کے اور نشانیوں میں پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اسکے ہوگا اور
اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اسکے ہوگا اور وہی ہے جو باب ترتیب اور تقدم اور تاخر ان دو علامتوں کے متعین وارد نہیں ہوئی اور
مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونوں اور علامتوں میں سے کہ جنس انکے سے ہوں پہلے واقع ہونگی اور حدیث ان اولها خروج الدجال نہیں صحیح کذا فی جامع الاصول
(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا طلوع الشمس من مغربها
والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیاں ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کریگا کسی شخص
کو ایمان اسکا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے سے یعنے ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کی اس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو نیکی کی
پہلے اس سے یعنے توبہ گناہوں سے بھی اسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیاں یہ ہیں نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ح
اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونے انکے کے متعین ہو جائیگا اور احوال آخرت معائنہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہے اور مقدم کیا طلوع کو
اگرچہ ہے متاخر وقوع میں اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونے توبہ کا اسپر ہے اور ملایا گیا ہے نکلنا غیر اسکے کا ساتھ اسکے (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین غربت الشمس اتدری این تذهب هذه قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیؤذن لها ویوشک ان تسجد ولا تقبل منها
وتستاذن فلا یؤذن لها ویقال لها ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لها قال مستقرها تحت العرش رواہ مسلم) اور روایت ہے
ابو ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابوذر کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا بہت
جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے ف ح کہا بعضے محققین نے کہ نہیں مخالف ہے یہ اللہ تعالی کے قول کے وجدها تغرب فی عین حمئۃ
اسلیے کہ مراد ساتھ اسکے نہایت جگہ پہونچنے بینائی کے ہے اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کے مجذوب ہونے کے ہے اور اس حدیث میں رد ہے اسپر کہ گمان
کرتا ہے کہ مراد ساتھ مستقر اسکے کے نہایت اس جگہ کے ہے کہ پہونچے طرف اسکے بلندی میں اور وہ ایک دن ہے سال بھر میں تا تمام ہونے امر اسکے کے وقت تمام ہونے

دنیا کے کہا خطابی نے کہ احتمال ہے یہ کہ مراد ہو ساتھ اُسکے یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہے نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہیں احاطہ کرتا اُسکو ت پھر اذن مانگتا ہے تا آوے حضرت
حق میں پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہے تا مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ مراد استیذان سے بھی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو
طریق معہود پر اور اذن دینا ساتھ اُسکے ت اور قریب ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجود اُس سے اور اذن مانگے گا پس نہیں اذن دیا جاویگا اُسکو اور کہا
جاویگا آفتاب کو پھر جا جہاں سے آیا ہے تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پھر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہی مراد قول اللہ تعالے
کے سے ہے کہ فرمایا اور آفتاب رواں ہوتا ہے واسطے قرارگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کے کہ مستقر اُسکا یعنے اُسکے ٹھہرنے
کی جگہ نیچے عرش کے ہے ف ح کہ بعد غروب کے وہاں جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے اُسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کے اور دوسری تفسیروں
بھی بیچ معنی اس آیت کے لکھی ہیں اور شک نہیں کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کے بیچ تفسیر اُسکی کے واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اسکا عجب ہے کہ اس وجہ کو اصلاً ذکر نہیں
کیا اور کلام طیبی سے بھی شک دلی اس باب میں ظاہر ہوتا ہے نسأل اللہ السلامۃ (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ
آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمران بیٹے حصین کے سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدائش
آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنے در باب فتنہ اور ابتلاء اور اختلال اور استدراج کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰہَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تم پر ف ح پہچانا ہے تم نے اُسکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اُس پر جیسے کہ شرع میں آیا ہے تم
پس گمراہ نہو بسبب دیکھنے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت
کرنا اعضاء کا ساتھ صفت کمال کے یعنے اللہ سبحانہ جنس آدمیوں سے نہیں اور اُسکی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہووے اور تحقیق مسیح دجال کانا
ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اُسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ ی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنے بلند کے اوپر
نہیں منافات ہے درمیان اس روایت کے اور درمیان اس روایت کے انہا لیست بناتیۃ ولا حجراء یعنے نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے
دونوں وصفوں کے ساتھ اختلاف دونوں آنکھوں کے یعنے ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نے کہ بیچ اُن حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں دجال کے صفت میں
کلمات متنافرہ یعنے مختلفہ آئے ہیں کہ مشکل ہے توفیق اُنمیں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اُنمیں سے علیحدہ اس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھ
اُسکی طافیہ یعنے بلند ہوگی اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اُسکی کوکب یعنے ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اُسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق
اُنمیں یہ ہے کہ اختلاف وصفوں کا بسبب اختلاف دونوں آنکھوں کے ہے یعنے ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ ہے جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا
داہنی آنکھ کا اور حذیفہ کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اُسپر ناخنہ موٹا ہوگا اور نیز بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ
میں یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلیے کہ معنے عور کے اصل میں عیب کے
ہیں پس اُسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار ہے اور بائیں بھی (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ
رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی
امت کو کانے جھوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پر متعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور
جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں وقت نکلنے اُسکے کا بھی متعین نہیں ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع یعنے پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات میں اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کے لیے ہے کہ اُنکی عقل و فہم میں آجاوے

جیسے کہ وارد ہوا ہی کہ نکتوب الناس علی قدر عقولہم ت لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون اسکی کے لفظ کفر کاف ح م مصابیح اور مشکوٰۃ کے نسخون مین ان تینون حرفونکو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہوا ہے گویا کہ دجال کے منھ پر بھی اسی صورت سے لکھا گیا ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کے نہ طرف رشد کے پس واجب ہی اجتناب اس سے اور یہ بڑی نعمت ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے حق مین کہ ظاہر کردی ہی رقم کفر کی درمیان آنکھون اسکی کے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْئُ مَعَہٗ بِمِثْلِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّہَا الْجَنَّۃُ ہِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبردون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتھ اسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہی کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے یعنے اسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کے ہون یا لطف وقہر پس جسکو کہیگا یہ جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ع کہا ایک شارح نے یعنے داخل ہونا اسمین اور اختیار کرنا اسکا سبب عذاب اور داخل ہونے دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہیگا یہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ طاعت کریگا اسکی اور پھینکیگا اسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کے داخل ہونے کا اسلیے کہ اسنے تکذیب کی اسکی لیکن ظاہر تر یہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجاینگے اور فعل اسکا الٹ جاویگا اسپر جیسے کہ وارد ہوا ہی القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالیٰ کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا ہی مگر کہ جسکا نام رکھا گیا ہی سجن ہوجاتا ہی جنت عارفین کے لیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسے کہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کے ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبیٰ مین اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کے بسبب عدم حضور انکے کے ساتھ رب اپنے کے مانند سم کے ہی وسم مین اور ہم کی ہی درہم مین اور نار ہیکے دینار مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تھا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی بھی یعنے ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہ مقدر ہی والتی یقول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکے مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اسکی منحہ ہی اور منحہ اسکی محنت اور حسن و قبح اسکا مختلف ہی مانند بیل کے کہ مارہی محبوب کے لیے اور دمار ہی محبوبون کے لیے ت ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھ اسکے نوح نے قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تخصیص نوح کی با وجود عموم حکم کے بسبب ہونے انکے کے ہی مقدم مشاہیر انبیاء کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْہَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَؤُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَّغَیْرِ کَاتِبٍ) اور روایت ہی حذیفہؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اسکے ساتھ پانی ہوگا ف ع یعنے وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سے قسم اسباب چین سے سبب ظاہر کے کہ تعبیر کی گئی ہی اس سے ساتھ جنت کے پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اسکے انکو کہ اطاعت کرین اسکی ت اور آگ ہوگی ف ع یعنے وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اسکا عذاب و مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اسکا اسکو کہ نافرمانی کریگا اسکی ت پس جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلادیگی اور جسکو دیکھینگے لوگ آگ پس وہ ہوگا پانی ٹھنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالیٰ اسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اس شخص پر کہ جھٹلاویگا اسکو اور ڈالدیگا وہ اسکو اسمین غصہ ہوکر جیسے کہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اسکے پانی کو کہ دیگا وہ اسکو اس شخص کو کہ تصدیق کریگا اسکی آگ جلانے والی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہی کہ یہ کچھ فتنے اسکے ظاہر ہونگے نہین ہوگی انکے لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدے ہونگے جیسے کہ کرتے ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہی کہ اللہ تعالیٰ بدل دیگا ماہیت اسکے پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوے اسکو یعنی دجال کو یا اسکے فریبونکو کہ ذکر کیے گئے تم مین سے پس چاہیے کہ پڑے اس چیز مین کہ دیکھے اسکو آگ پس یعنے اختیار کرے تکذیب اسکی اور نہ پروا کرے واسطے اسکے کی اس چیز مین کہ دیکھے اسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین ہی خوش ہی کاف ع یعنے ایک آنکھ حقیقت مین یا ساتھ تقلیب یعنے بدل دینے ماہیت کے یا بحسب مآل کے واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سے ہی پس تقدیر یہ ہی اور نہ تصدیق کرے

اسکی بسبب غبت پانی کے کہ اسکے ساتھ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک ورعذاب و رحجاب ہوگا متت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کی مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مسا ہوا آنکھ کا
فٹ یعنی ایک آنکھ اسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہین ہوگا اسکے بیچ اثر آنکھ کا ت اسپر یعنی دوسری آنکھ برناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جدا یٹی ہوئی آنکھ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان
دونون آنکھون اسکی کے لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہے پڑھیگا اسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا فٹ یعنے وہ کہ نہ پایا علم کتابت کا رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا
بیان کہ ظاہر یہ ہے کہ ناخنہ بیچ آنکھ غیر مٹی ہوئی کے ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کے یہ ہین کہ ایک جانب مین آنکھ اور بھون اصلا نہون اور ہموار اور مٹی ہو پس ناخنہ ہونا اسمین کیا معنے
رکھتا ہے مگر یہ کہ مراد ممسوح سے معیوب مطلق رکھین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّتُهٗ وَنَارُهٗ فَنَارُهٗ
جَنَّتُهٗ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا بائین آنکھ کا کثرت سے ہونگے بال اسکے ساتھ
اسکے ہوگی بہشت اسکی اور آگ اسکی پس آگ اسکی بہشت ہے اور بہشت اسکی آگ نقل کی یہ مسلم نے فٹ اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اسکی پھولی ہوئی
ہوا ہوگی پس تطبیق انمین یہ ہے کہ ایک آنکھ اسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عورا اسلیے کہ عور کے معنی اصل مین عیب کے
ہین اور بعضون نے کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک قوم تو دیکھے گی اسکو اعور العین الیسری اور ایک قوم دیکھے گی اعور الیمنے تاکہ دلالت کرے اسکے بطلان
امر پر اسلیے کہ جب دکھائی دیگی خلقت اسکی جیسی کہ ہے دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہ کہ ہوا ایک ان دونون مین سے بسبب سہو راوی کے (وَعَنِ
النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى ابْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ
فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا
يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا
اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ
ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ) اور روایت ہے نواس بن سمعانؓ سے کہ کہا اسنے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنے اسکے نکلنے کا اور تمام
امور اسکے کا اور لوگون کے مبتلا ہونیکا بسبب اسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنے بالفرض والتقدیر پس مین جھگڑونگا اس سے سامنے
تمھارے فٹ یعنے غالب آؤنگا اسپر ساتھ دلیل کے اور اسمین ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑنے اور غالب آنے مین اسپر ساتھ
دلیل کے غیر محتاج طرف مددگار کے امت اپنی مین سے جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوگا اور اسی طرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث مین یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کے اور مبہم ہونے وقت اسکے کے اور
ڈالنے خوف فتنہ اسکے کے مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا فٹ یعنی دفع کریگا شر اسکے کو اپنے ساتھ دلیلون قطعیہ
شرعیہ اور عقلیہ کے کہ اس پاس ہین اور غالب آویگا اسپر کذا قال الطیبی علیہ اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ وہ حجت والا پس معنے یہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنے نفس سے شر
اسکے ساتھ جھٹلانے اسکے کے اور اختیار کرنے صورت تعذیب اسکی کے ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر فٹ یعنے حافظ اسکا ہے بعد میرے پس مدد کریگا اسکی
اور دفع کریگا شر دجال کی اس سے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھ اسکے نبی اور امام پس اسمین رد ہے امامیہ پر ت تحقیق دجال فٹ
یہ استیناف ہے بیان بعض احوال اسکے کا اور بیان بعض اس چیز کا کہ مفید ہے بیچ دفع شر افعال اسکے کے ت جوان ہوگا فٹ اسمین اشارہ ہے اسپر کہ نہ ظاہر ہوا ابتک ضیاء دسگ یا
اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی وقار سے ت بہت مڑے ہوئے بالونکا آنکھ اسکی پھولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اسکو ساتھ عبد العزی بیٹے قطن کے فٹ
یہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مشرک تھا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہے اسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہے اور موحد ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا

قبیلہ خزاعہ میں سے کہ مرا جاہلیت میں اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اُسکے ساتھ اور نہ جزم اُسکی مشابہت کا نہیں کیا کہ فرماتے ہیں گویا تشبیہ دیتا ہون اُسکو ساتھ
اور اور حدیثون سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہے اور گویا لفظ کانی واسطے تاکید اور تقریر تشبیہ کے ہے ف پس جو شخص پاوے اُسکو تم میں سے پس چاہیے کہ
پڑھے سامنے اُسکے آیتیں اول سورہ کہف کی ف یعنی کذا بک واسطے دلالت کرنے ان آیتون کے اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالے کے اور ثبوت
کتاب اور آیات بینات اُسکے کے اور صدق رسول اُسکے کے اور آنے رسول کے ساتھ معجزات اپنے کے کہ کر دینگے خوارق عادات دجال کو ہبار منثور اور تابع
اُسکا پکاریگا ہلاکت و ثبور کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہ ہیں کہ قرات اُسکی امان ہے پڑھنے والے کے لیے فتنہ اُسکے سے جیسے کہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نے
شر فتنہ دقیانوس جبار کے سے کہ اُسکے زمانہ میں تھے ت اور ایک روایت یعنے مسلم کی میں بھی آیا ہے پس چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتیں سورہ کہف کی پس تحقیق
وہ سبب امان تمھارے کی ہیں فتنہ دجال کے سے ف ع اور بعضی حدیثون میں پڑھنا ان آیتون کا وقت سونے کے بھی آیا ہے اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کے اور آخر کے
ہے اکثر صحیح نسخون میں معنے ہمسائگی اور امان کے اور بعضے نسخون میں ساتھ زیر جیم اور رے کے آیا ہے یعنی کا غذ یعنے جیسی کہ کہ لیتا ہے اُسکو مسافر بادشاہ سے یا اُسکے نایبون سے
تا کوئی روک ٹوک نہ کرے اُس سے راہ میں اور بعضی شرحون میں ساتھ زبر اور پیش کے ہے اور زبر فصیح تر ہے یعنی امان کے پھر جاننا چاہیے کہ بعضی میں روایتیں شعد
آئی ہیں اس باب میں کہ کہا جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ اُتاری گئی ہے ہوگی اُسکے لیے سبب نور کی مقام اُسکے سے کہ تک اور جسنے پڑھیں دس آیتیں اُسکی آخر سے پھر
نکلے دجال نہیں مسلط ہوگا اُسپر اور اور روایت میں ہے جسنے یاد کیں دس آیتیں اُسکی اول سے بچا دجال سے اور اور روایت میں ہے جسنے پڑھیں تین آیتیں اول کہف سے
بچا دجال کے فتنہ سے اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کے پڑھنے میں اور دس کے پڑھنے میں یہ ہے کہ شاید اس چیز کا کہ معلوم نہ رہیگا بسبب اُسکے شر اُسکے سے پڑھنا تین کا
ہے اور حفظ اُنکا اولی ہے اور یہ نہیں منافی ہے زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے درمیان شام اور عراق کے یعنی فساد کریگا دا ہنی اور فساد کریگا
بائین ف ع یعنے بھیجے گا لشکر اپنے دائین اور بائین اور نہیں اکتفا کریگا فساد کرنے میں بیچ اون شہرون کے کہ چلیگا انمین اور متوجہ ہوگا اُنکی طرف بلکہ نہین ان میں ہوگا
اُسکے شر سے کوئی موضع اور نہیں خالی ہوگی اُسکے فتنہ سے کوئی جگہ ت اے بندو اللہ کے ف ع اے مومنو کہ موجود ہوگے اُس زمانہ میں یا تم اے مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اُسوقت کو
ت پس ثابت رہنا یعنے اپنے دین پر کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اُسکا زمین میں فرمایا چالیس دن ف ع آگے آتی ہے ایک حدیث کہ ٹھہریگا
دجال زمین میں چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہے بغوی نے شرح السنہ میں کہ نہیں صلاحیت رکھتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اُسکی
صحت کے شاید کہ مراد ساتھ ٹھہرنے کے دونون ٹھہرنے میں سے ٹھہرنا خاص ہوا اوپر صفت معین کے کہ واضح ہو خبر اُسکی عالم پر ت ایکدن یعنی ان دنون
میں سے مقدار برس روز کی ہوگا یعنے درازگی زمانہ میں اور ایک دن مقدار مہینے کی ہوگا اور ایک دن مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اُسکے مانند دنون تمھارے کے
کہ جیسے ہمیشہ ہوتے ہیں عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کریگی ہمکو اُسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہیں بلکہ اندازہ کرنا ادا
نماز کے لیے مقدار دن کی ف ع یعنے جبکہ گذرے بعد طلوع فجر کے اتنا وقت کہ ہوتا ہے درمیان اُسکے اور ظہر کے ہر روز میں پس ظہر پڑھنا پھر جبکہ گذرے بعد اُسکے
اتنا وقت کہ ہوتا ہے اُسمین اور عصر میں ہر روز پس عصر پڑھنا پھر جب اتنا وقت گذرے کہ ہوتا ہے اُسمین اور مغرب میں ہر روز مغرب پڑھنا اور اسی طرح عشا اور فجر کو سمجھ لو
غرض کہ پانچون نمازیں ایسے اندازے سے پڑھ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس روز کا گذرے اور اسی حساب سے اون دنون میں کہ مہینا بھر اور ہفتے بھر کے ہونگے
اور یہ دن واقع میں بقدر مذکور دراز ہونگے اللہ تعالے قادر ہے ہر چیز پر جو بعضون نے کہا ہے یہ سبب کثرت ہموم و غموم سے استقدر معلوم ہونگے یہ قول مردود ہے کہ رد
کرتا ہے اُسکا پوچھنا راوی کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے جو یہ شبہ کرتے ہیں کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہے وقت طلوع و غروب وغیرہ کے
جب یہ وقت نہوے تو نمازیں کیونکر پڑھینگے یہ شبہ ہیچ ہے جب شارع نے اُسدن مخصوص کا یہ حکم ٹھہرا دیا پھر کسی کو جگہ چون و چرا کی نہیں ہے اور تورپشتی وغیرہ نے اور بھی جواب اسکے
لکھے ہیں بخوف درازگی کے نہیں لکھے جو چاہے مرقات میں دیکھ لے ت کہا ہمنے یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اُسکا یا کیا ہوگی کیفیت اُسکے جلد چلنے کی زمین میں

فرمایا مانند مینھ کے ف ع مراد مینھ سے یہان ابر ہی یعنے جلدی چلے گا وہ زمین مین مانند چلنے ابر کے ت جسوقت کہ آتی ہو پیچھے سے اسکے باد پس گذریگا ایک قوم پر اور
بلاویگا انکو یعنے طرف باطل اپنے کے پس ایمان لاوینگے وہ اُسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینھ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اُگاویگی یعنے یہ استدراج ہوگا اسکا وتھا
کی طرف سے پس شام کو آوینگے انپر مواشی اُنکے یعنے وہ جو گئے تھے صبح کو چرنے کے لیے دراز ترین اُسکے کہ تھے از روے کوہانون کے ف لفظ ذری جمع ذروۃ
کی ہو معنی کوہان اونٹ کے اور اعلاے ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہین مراد فربہی مواشی کی ہو کہ کوہان اسکے فربہی سے دراز ہو جائینگے ت اور خوب پورے اسکے کہ تھے از روے تھنون کے
یعنے تھن خوب بھرے ہونگے دودھ سے اور خوب کھچے ہوے اُسکے کہ تھے از روے کوکون کے یعنے بسبب کثرت کھانے اور سیری کے (ثُمَّ یَأْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ
قَوْلَهٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَیُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِیْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ شَیْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَیَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَیَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِیْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ ثُمَّ یَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَبَابًا فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ
فَیَقْطَعُهٗ جَزْلَتَیْنِ رَمْیَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ یَدْعُوْهُ فَیُقْبِلُ وَیَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ یَضْحَكُ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَهْرُوْدَتَیْنِ
وَاضِعًا كَفَّیْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَكَیْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا یَحِلُّ لِكَافِرٍ یَّجِدُ مِنْ رِّیْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ یَنْتَهِیْ حَیْثُ یَنْتَهِیْ طَرْفُهٗ فَیَطْلُبُهٗ
حَتّٰی یُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یَاْتِیْ عِیْسٰی قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَیَمْسَحُ عَنْ وُّجُوْهِهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ) پھر آویگا دجال ایک قوم کے پاس پس بلاویگا انکو ف یعنے طرف دعوی الوہیت اپنی کے ت پس رد
کرینگے اُسپر قول اُسکا یعنے قبول نہین کرینگے اُسکو اور ایمان نہین لاوینگے اُسپر پس پھریگا اُنسے یعنے پھیریگا اُسکو اللہ اُنسے پس ہونگے قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور قحط
کشیدہ درحالیکہ نہوگا انکے ہاتھ مین کچھ مالون انکے سے ف حاصل یہ کہ مومن بسبب اُسکے مبتلا ہونگے طرح طرح کے بلاؤن اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگے
صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکے کہ دین ہونگی انکو اللہ تعالی نے صفتین اولیا کی برکت سید الانبیا کے ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہے گا ویرانہ کو نکال اپنے
خزانون کو پس پیچھے چلینگے دجال کے خزانہ اُس ویرانہ کے مانند امیرون شہد کی مکھیون کے ف ع یعاسیب جمع یعسوب کی ہو معنے سردار شہد کی مکھیون سکے
یعنے جیسے یعسوب آگے ہوتا ہو اور شہد کی مکھیان اُسکے ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہین اسی طرح دجال کے ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کے
سردار کو یعسوب کہتے ہین روایت کی یہ دیلمی نے حضرت علی سے بطریق مرفوع کے علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنے علی سردار مومنون کا ہو کہ متابعت
کرتے ہین وہ اُسکی اور پناہ ڈھونڈھتے ہین اُسکی اور مال سردار منافقون کا ہو کہ اُسکی پناہ ڈھونڈھتے ہین اور اُسکے پیچھے جاتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بھی
آیا ہو کہ حضرت علی اُنکے مرثیہ مین فرماتے ہین کنت للدین یعسوبا ت پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی مین یعنے نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اُسکو
ساتھ تلوار کے ف یعنے غصہ ہوکر اُسپر بسبب قبول کرنے دعوت الوہیۃ اُسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کے اور تمہید کرنے خرق عادت کے پس کاٹیگا اُسکو دو
ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے نشانے پر ف ع یعنے فاصلہ درمیان دو ٹکڑون کے مقدار پھینکنے تیر کے ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنے یہ ہین کہ پہونچیگی
ضربۃ اُسکی شمشیر کی مانند پہونچنے تیر کے نشانے پر ت پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور روشن اور چمکتا ہوگا منھ اُسکا
ہنستا ہوا بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکھے معبود ہونیکی ت پس درینہنگامیکہ دجال ایسے کامون اور خراب و گمراہ کرنے مین ہوگا کہ ناگہان بھیجیگا اللہ تعالی
مسیح بیٹے مریم کے علیہما السلام کو پس اُترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کے جانب مشرقی دمشق کے ف ع اور ایک روایت مین آیا ہو کہ عیسی اُترینگے بیت المقدس مین
اور ایک روایت مین ہو اردن مین اور ایک روایت مین ہو کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہون مین حدیث اُترنے اُنکے کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کے ہو وہ میرے
نزدیک راجح ہو اور نہین منافی ہو تمام روایتون کی اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے ہو اور وہ معسکر مسلمین کا ہو اسلیے کہ وہ اور اردن نام نواح بیت المقدس
کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہو اُسمین اگرچہ نہین ہو بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہو یہ کہ بنیگا پہلے اُترنے عیسی کے واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگے
بیچ مین درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ع یعنے پہنے ہونگے کپڑے دو رنگے ہوے زعفران کے یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ کا ہو اور لفظ مہرودتین

ساتھ دال مہملہ کے ہے اور ذال معجمہ کے بھی ثابت رکھنے والے ہونگے مسیح دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو دو فرشتوں کے فائدہ یہ حال ہے واسطے کیفیت اتارنے انکے جیسے کہ
پہلا جملہ حال تھا واسطے کیفیت لباس و جمال انکے کے پھر بیان کیا انکا اور حالت جسوقت جھکاوینگے سر اپنا ٹپکیگا پسینہ انکا اور جب اٹھاوینگے سر اترینگے انکے بالوں
سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں فائدہ یعنے صفائی اور سفیدی میں نہایہ میں لکھا ہے کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کا دانہ ہے
وزن غراب کے دانے چاندی کے بنے ہوئے بہیئت بڑے موتیوں کے اور واحد اسکا جمانہ ہے کہا طیبی نے اذ تشابہت دی عرق کے قطروں کو ساتھ جمان کے بڑائی میں
پھر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کے بیچ صفائی کے اور خوبی کے اور بعضوں نے کہا کہ جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے چھوٹے موتی اور تخفیف میم سے دانے کہ چاندی کے
بنتے ہیں اور یہاں مراد خیر ہے یعنے جب جھکاوینگے سر ٹپکینگے انکے سر کے بالوں سے قطرے نورانی اور جب اٹھاوینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہے بہار اور تازگی اور طراوت
جمال انکے سے ثابت پس نہیں ممکن ہوگا اور نہیں واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوے ہوا دم عیسی کی سے مگر کہ مر جاوے اور دم انکا پہونچیگا جہاں تک پہونچیگی نگاہ انکی فائدہ
جائز ہے یہ کہ ہو دجال مستثنی اس حکم سے واسطے حکمت دکھلانے خون اسکے کے نیزہ میں تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اسکا مومنوں کے دلوں میں اور جائز ہے یہ کہ ہو یہ کرامت عیسی کی اول
وقت اترنے انکے کے پھر جاتی رہے جسوقت کہ دیکھیں دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضوں نے کہا کہ جب دم سے کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا
ساتھ اسکے ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس مرنا دجال کا واسطے نہونے دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تھا کہ حضرت عیسی دم سے مردہ کو زندہ کرتے تھے
اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندوں کو مارینگے ثابت پس ڈھونڈھینگے عیسی دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اسکو دروازہ لد پر فائدہ لد ساتھ پیش لام اور تشدید دال کے نام
ہے ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہے قریوں بیت المقدس کے سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ قریہ ہے فلسطین میں ثابت پس قتل کرینگے اسکو
پھر آویگی عیسی کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا انکو اللہ تعالی نے دجال کے شر سے پس پونچھیں گے عیسی انکے مونہوں سے گرد و غبار شدت و محنت کا فائدہ احتمال ہے یہ کہ
ہو یہ پونچھنا اپنے ظاہر معنی پر کہ پونچھیں گرد از راہ اکرام انکے کے یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنے شدت و خوف کے انسے ثابت اور خبر دینگے انکو درجات اور مراتب انکے کی
کہ پاوینگے بہشت میں درینحالیکہ عیسی اس طرح سے ہونگے ناگہان وحی بھیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کے کہ تحقیق میں نے نکالے ہیں کتنے ایک بندے کہ نہیں ہے
طاقت و قدرت کسی کو انسے لڑنیکی فائدہ طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کے کام میں ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں اور تثنیہ لائے مبالغہ کے لیے
ثابت پس جمع کر اور محافظت کر میرے بندوں کی لیجا کر طرف کوہ طور کے (ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلھم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون
ما فیھا ویمر آخرھم فیقول لقد کان بھذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حتی ینتہوا الی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتل من فی السماء
فیرمون بنشابھم الی السماء فیرد اللہ علیھم نشابھم مخضوبۃ دما ویحصر نبی اللہ واصحابہ حتی تکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ
عیسی واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر
الا ملاہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ) اور بھیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو
کہ نام دو قبیلوں کا ہے اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑینگے پس گذرینگے پہلے انکے یعنے اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے فائدہ طبریہ ساتھ اضافت کے ہے اور بحیرہ تصغیر ہے
بحرہ کہ معنے دریا کے ہیں یعنے چھوٹا سا دریا یعنے تالاب کہ طول اسکا دس کوس کا ہے اور وہ طبریہ میں ہے کہ نام ایک قریہ کا ہے شام میں ثابت پس پی جاوینگے جو کچھ اس میں
ہوگا پانی اور گذریگی جماعت انکی کہ پیچھے آویگی انسے پس کہینگے وہ کہ تحقیق تھا اسمیں کبھی پانی پھر چلینگے یہانتک کہ پہونچینگے طرف جبل خمر کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے
بیت المقدس میں فائدہ اور لفظ خمر ساتھ زبر خ اور میم کے بمعنی درختوں سے پٹے ہوئے کے یا جو کچھ ڈھانکے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس پہاڑ میں درخت
بہت ہیں اسلیے اسکا جبل الخمر نام ہوا ثابت پس کہینگے یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو
کہ آسمان میں ہیں پس پھینکیں گے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیریگا اللہ تعالی اوپر انکے تیر انکے رنگے خون میں فائدہ یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سے تاکہ گمان

کرین کہ ہم لڑین آسمان والون سے اور احتمال ہو کہ وہ تیر کسی جانور کے لگ کر سرخ ہو جاتے ہونگے پس اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ گھیر لیگا فساد اُنکا عالم سفلی اور علوی کو ت اور روکے جائینگے نبی اللہ کے یعنے حضرت عیسی اور یار اُنکے یعنے اس امت کے مومن کوہ طور پر یہان تک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک اُنکے کے بہتر سو دینار سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن ف یعنے فاقہ اور احتیاج اُنکی اس حد کو پہونچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہو تمام اجزاے بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سے اُنکے نزدیک اور باقی اجزاے گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ کیا حال رکھتے ہونگے اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگے انکے نزدیک ت پس رغبت کرینگے یعنے دعا و زاری کرینگے اللہ تعالے سے اُنکے ہلاک کرنے کی نبی اللہ کے عیسے اور یار اُنکے پس بھیجے گا اللہ تعالی اُنپر کیڑے اُنکی گردنون مین ف نغف ساتھ زبر نون اور غین کے کیڑے ہے کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتے ہین ت پس ہوجاوینگے مردہ مانند مرنے ایک جان کے یعنے سب ایکبارگی مرجاوینگے قہر آلہی سے کہ غالب ہو ہر چیز پر پھر اُترینگے پیغمبر خدا عیسی اور اُترینگے یار اُنکے طرف زمین کے پس نہین پاوینگے زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اُسکو چربی اور بدبو اُنکی نے پس دعا کرینگے نبی خدا کے عیسی اور یار اُنکے طرف اللہ کے پس بھیجے گا اللہ جانور پرندکہ گردنین اُنکی مانند گردنون اونٹ بختی کے ہونگی ف بخت ساتھ پیش ب اور جزم خ کے اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتے ہین اور اسمین اشارہ ہو اُسکی طرف کہ ہیئۃ اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہو قبولیت دعا مین ت پس اُٹھاوینگے وہ جانور اُنکو اور پھینک دینگے اُنکو جہان چاہا ہو اللہ تعالے نے اور فی روایۃ تطرحھم بالنھبل ویستوقد المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت اٰباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وھی قولہ تطرحھم بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی ت) اور ایک روایت مین ہو کہ ڈالدینگے جانور اُنکو نہبل مین ف نہبل ساتھ زبر نون اور جزم (ہ) اور زبر ب کے ایک موضع ہے بیت المقدس مین اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ کہ نکلتا ہو آفتاب اسی طرح تصحیح کی ہو اس لفظ کی مشکوۃ کے نسخون مین اور مجمع البحار مین کرمانی سے نقل کی ہو نہبل ساتھ میم کے اور معنی اُسکے لکھے ہین گڑھا گہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کے ہو نہل مانند منزل کے گرپڑنا پہاڑ سے اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحھم بالنھبل نون سے لایا ہو اور صواب مہبل ہو میم سے انتہی ت اور جلاوینگے مسلمان کمانون اُنکی سے اور تیرون اُنکی سے اور ترکشون اُنکے سے سات برس پھر بھیجے گا اللہ تعالی ایک بڑا مینھ کہ نہین چھپاویگا کسی چیز کو اُس مینھ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا ف ح یعنے شہر کے گھر اور جنگل کے اسلیے کہ وہان شہر مین مٹی و پتھر کے گھر ہوتے ہین اور گنوارون کے کہ جنگل مین رہتے ہین صوف کے کہ کمل تان کے گذران کرتے ہین اور مراد یہ ہو کہ مینھ سب جگہ برسے گا اور کوئی جگہ ایسی نہین رہنے کی کہ وہان مینھ نہ پہونچے اور کوئی دیوار و خیمہ مینھ کے پہونچنے سے کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لایکن زبر یا اور پیش کاف سے کن سے اور پیش یا اور زبر کاف سے اکنان سے دو طرح آیا ہو یعنے سترکے ت پس دھوڈالیگا وہ مینھ زمین کو یہان تک کہ کر دیگا اُسکو مانند آئینہ کے صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھیر لا برکت اپنی پس اُسدن کھاویگی جماعت دس سے نے چالیس تک ایک انار سے یعنے انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اُسکو کھاوینگے اور سیر ہونگے اور سایہ پکڑینگے اُسکے چھلکے مین ف ح کہا ایک شارح نے کہ مراد ہو آدھا چھلکا اُسکے اوپر کا اور قحف اصل مین کہتے ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کے ہو اور لکڑی کے پیالہ کو بھی کہتے ہین پس بسبب مشابہت کے یہان انار کے اوپر کے چھلکے کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودھ مین یعنے دودھ اونٹ اور بکری وغیرہ کے تھنون مین بہت ہوگا یہان تک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ح لفظ فئام ہمزہ سے اور بروزن سہال کے اور عوام بدل لیتے ہین ہمزہ کو ی سے یعنے جماعت آدمیون کی اور مراد اُس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہو جیسے کہ قبیلہ زیادہ ہو فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہوت اور ایک گاے دودھ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ح فخذ یہان زبر ف اور جزم

نچ سے ہو فقط معنی علامت کے آفتاب سے اور وہ کم نظر سے ہو اور بطن کم قیاس سے اور فتحہ یعنے ران کے زیر خ اور جزم خ سے بھی ہو ت پس وہ ہنگامہ کہ وہ ایسے
چین و وسعت مین ہونگے ناگہاں بھیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ انکو نیچے بغلوں انکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ف ع
نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہے کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور در محل خود معلوم ہو چکا ہے کہ مومن و مسلم دونوں ایک ہی ہین
جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کر رکھا ہے علمانے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کے کہتے ہین کہ باطن مین ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہری
کے اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہے تا کوئی ایسے باہر نہ رہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ مختلط ہونگے اور لپٹینگے زمین مین مانند اختلاط گدھون کے آپس مین ف ح
اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردون کا عورتوں سے بے پردہ بے لحاظ ہو کر علانیہ سامنے لوگون کے جیسے کہ عادت ہے گدھون کی ہرج بجزم سے بمعنے جماع آیا ہے
کہا جاتا ہے ہرج جاریۃ یعنے جماع کیا اس سے کذا فی القاموس ت پس انپر قائم ہوگی قیامت ف ع یعنے انکے غیر پر اور آگے آتی ہے حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہان تک کہ نہین کہا جائیگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہے نظم ہم بالنیل قول سبع سنین تک
روایت کیا اسکو ترمذی نے (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال
فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا
احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ
وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول او ما تؤمن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم
یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی
باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما
قذفہ الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اسکی طرف ایک مرد مسلمانوں مین سے ف ع بعضون نے کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہیں
اور یہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علمانے اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضے صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مر گئے اور جمہور صوفیہ اور بعضے فقہا وغیرہم اودھر
گئے ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہے ت پس ملینگے کتنے ایک شخص کہ نگہبانی کرنے والے صاحب ہتھیار ہونگے نگہبان دجال کے ف ح مسالح بزبر میم
اور زیر لام سے جمع مسلح کی ہے بمعنے سرحد کے کہ جگہ ہے ہتھیاروں کی ہے بعد ازان اطلاق کیا مردان ہتھیار بند پر کہ نگاہ رکھتے ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین
ت پس کہینگے وہ لوگ اس مرد مسلمان سے کہ کہان جانے کا قصد رکھتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد قصد رکھتا ہون کہ جاؤن طرف اس شخص کے کہ نکلا ہے یعنے دجال پس فرمایا
حضرت نے کہینگے تابع دجال کے آیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد کہینگے رب سے دجال بسبب مال و جاہ اسکے کے ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان
کہ نہین ہے کچھ صفات پروردگار ہمارے کے پوشیدگی ف ع دلیلین اسکے رب ہونے کی ظاہر ہین قسم پیدا کرنے اور رزق دینے وغیر ذلک سے اور وہ سراسر صفتین
کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت اور کمال کی دلیلین موجود ہون اسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو
جو خود انہی کے سزاوار ہے غیر اسکے ت پس کہینگے وہ تابعین دجال کے کہ مار ڈالو اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض انکا
بعض سے کہ کیا نہین منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے یعنے دجال نے اسسے کہ مارو کسی کو بے حکم اسکے پس لیجاوینگے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھیگا
دجال کو وہ شخص یعنے اور پہچانیگا علامتین اسکی کہیگا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا
اخیر زمانہ مین باین علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اسکے چت لٹانے کا اور بعضون نے کہا پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسے کہ گنہگارون کو لٹاتے ہین

کرنے کے لیے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنے از راہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کے پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹھ اسکی اور
پیٹ اسکا بسبب بہت مارنے کے اسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ع لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع سے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر واو اور
تشدید سین کے توسیع سے بھی تصحیح کیا ہے اور لفظ تشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ اور ح مہملہ کے تشبیح سے بمعنے چوڑا کرنے ایک
چیز کے یعنے چت یا پٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بپیش شین معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہے شج سے بمعنے زخمی کرنے سر کے اور یہ روایت صحیح تر ہے کذا فی شرح المسلم اور دوسری
روایت یہ ہے کہ تشبح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بھی امر ہے اسی باب سے اور روایت تیسری فیشبح وشجوہ دونون شبح سے بمعنے زخم سر کے اور جزری نے کہا کہ مولف
نے یہ تیسری ہی روایت ذکر کی ہے اور وہ دوسری ذکر کی ہے حمیدی نے اور تصحیح کی ہے اسکی قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت کے اصحاب میں سے
اول ہے واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجھپر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہے مسیح جھوٹا فرمایا حضرت نے پس حکم کیا جاویگا سے یعنے
حکم کریگا دجال اسکے دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنے کا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہانتک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا درمیان دونون پاؤن اسکے کے
ف ع یعنے از سرتا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ واو سے ہو اور ایسے ہی لفظ میشار زیر میم سے ساتھ ہمزہ اور ی کے دونون طرح
آیا ہے آلہ وشر بمعنے نشر یعنے پراگندہ کرنے اور چیرنے کے کہ جسکو آرہ کہتے ہین اور منشار نون سے بھی آیا ہے اور مفرق زیر میم اور زبر سے بیچون بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے
پھر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اسکے کے یعنے اتراتا ہوا بسبب قتل کرنے کے پھر کہیگا دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اسکو کیا ایمان
لاتا ہے تو مجھپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مین نے بیچ پہچاننے تیرے کے مگر زیادہ علم ویقین اسکا کہ تو جھوٹا ہے یعنے زندہ کرنے تیرے سے بعد مارنے میرے کے مجھکو
یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق یہ دجال نہین کرسکیگا کسی کے ساتھ لوگون مین سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنے
قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اسکے کے ساتھ میرے ف ع اسنے خبر دی سلب ہوجانے قدرت استدراجیہ کی اس سے اور تسلی دی لوگون کو اسکے ڈر سے ت فرمایا حضرت
نے پس پکڑلیگا اسکو دجال تاکہ ذبح کرے اسکا پس تانبا گردانی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان گردن اسکی کے ہے اس ہڈی تک کہ درمیان نحر اور کندھے اسکے کے ہے ف ع یعنی
مثل تانبے کے سخت ہوجاویگی کہ تلوار اسمین کام نکرے اور شرح السنہ مین ہے کہ معمر نے کہا کہ پہونچی ہے مجھکو یہ کہ رکھا جاویگا اسکی گردن پر تختہ تانبے کا ت پس نہین راہ پاسکیگا
دجال اسکے قتل ومضرت کی فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا دجال دونون ہاتھ اس شخص کے اور دونون پاؤن اسکے پس پھینک دیگا اسکو یعنے آگ مین کہ ہمراہ رکھتا ہوگا
پس گمان کرینگے لوگ کہ نہ پھینکا اسکو مگر طرف آگ کے اور وہ نہین پھینکا گیا مگر طرف جنت کے ف ع یعنے باغ مین دنیا کے باغون مین سے یا یہ مراد ہے کہ پھینکنے کا دجال
اسکو آگ مین کہ اسکے ساتھ ہوگی کردیگا اسکو اللہ اسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کے اور ہوگی وہ آگ اسپر راحت وجنت اور پھر تقدیر نہین حاصل ہوگی اسکو
موت اسکے ہاتھ پر سوائے پہلی موت کے ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روئے شہادت کے نزدیک پروردگار
عالمون کے ف ع باعتبار مارے جانے اسکے کے اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنے اسکے کے اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد شہادت سے
حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالے کے (وعن ام شریک قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت
ام شریک قلت یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم قلیل رواہ مسلم) اور روایت ہے ام شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگینگے
لوگ دجال سے یہانتک کہ پہونچینگے پہاڑون پر کہا ام شریک نے کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگے عرب اس دن ف ع لفظ
فاین مین ف جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگون کا تو پس کہان ہونگے عرب کہ کام انکا جہاد کرنا ہے راہ خدا مین اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سے
ت فرمایا حضرت نے عرب تھوڑے ہونگے یعنے اسدن پس نہین قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی یہ مسلم نے (وعن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
یتبع الدجال من یہود اصفہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے انس رض سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی

کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اُنپر طیلسانین ہونگی ف لفظ تبع اس حدیث مین ساتھ زبر ب اور جزم ت اور زیر ب کے ہے یعنے ہمراہ ہونیکے
ایک شاید یہ اتباع سے ہے یعنے اتباع بدعت سے ہے یعنے پیروی کرینگے اور لفظ اصفہان بزیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بھی اور زبر ف سے نام ہے شہر مشہور کا مشہور عجم
مین سے اور ایک روایت مین ستر کی جگہ نوے ہزار آئے ہین اور صحیح مشہور ستر ہے اور لفظ طیالسہ بزبر ط اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ ایک مشہور ہے عرب مین اور عیاض وغیرہ
ہے کہ وہ معرب ہے اور اصل اُسکی تالسان ہے اور بعضے عالمون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کے اور ساتھ اسکے کہ روایت کی گئی ہے انس سے
کہ اُنہون نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اُنپر طیلسانین تھین پس کہا اُنہون نے کیا عجب مشابہ ہین یہ ساتھ یہود خیبر کے اور حق یہ ہے کہ اور یہ طیلسان کا یعنے ڈھانکنے سر کے
چادر سے مسنون ہے حدیثین بہت آئی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سے ہوا اور انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سے ہونا
ہے سبب رنگ انکے کے ہو کہ زرد تھا اور محل خلاف کا یہ ہے اوڑھنے طیلسان کے ہے یعنے ڈھانکنے سر کے چادر سے اور ڈالنے کنارہ اسکے کے کندھے پر اور اسکو تقنع اور
تقنع بھی کہتے ہین اور منکر اسکے کہتے ہین کہ جو کچھ کہ آنحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا ہے مخصوص ہے بوقت ضرورت کے ہے کہ بسبب گرمی آفتاب وغیرہ کے اوڑھا ہے اور
... کہ یہ تقنع علی الاطلاق جائز ہے بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ڈھانکو سر طیلسان سے کہ اوڑھنا چادر کا پہننا عرب کا ہے اور تقنع پہننا ایمان کا ہے اور اور
حدیث مین آیا ہے کہ ڈھانکنا سر کا طیلسان سے دن مین فقہ ہے اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتے تھے
تقنع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہے اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال وھو محرم علیہ ان یدخل نقاب
المدینۃ فینزل بعض السباخ التی تلی المدینۃ فیخرج الیہ رجل وھو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشھد انک الدجال الذی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیثہ فیقول الدجال ارایتم ان قتلت ھذا ثم احییتہ ھل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلہ ثم یحییہ فیقول واللہ ما کنت فیک اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال
ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا دجال یعنے ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب
مدینہ مطہرہ کے حالانکہ حرام یعنے ممنوع ہوگا اُسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اُتریگا بعضی زمین شور مین کہ قریب مدینہ کے ہے پس نکلیگا طرف اُسکے ایک شخص
حالانکہ وہ بہترین لوگون کا ہوگا یعنے اُسوقت مین یا کہا جملہ بہترین لوگون کا ہوگا ف یہ شک راوی ہے اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگے بنا بر قول صحیح تر
کے ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہے ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف دجال اُسکے کی پس کہے گا دجال یعنے
اُن لوگون کو کہ گرد اسکے ہونگے خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اُسکو پھر زندہ کرون مین اُسکو کیا شک کروگے تم میری شان مین یعنے میرے خدا ہونے مین پس کہینگے لوگ
شک نہین کرینگے ہم ف اگر وہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرد دیدہ اور تابعدار اسکے ہونگے تو مراد حقیقت کلام ہے والا بسبب خوف اور دفع الوقت کے
کہینگے اور ہوسکتا ہے کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اُسکے جھوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اُسکو اور پھر زندہ کریگا اسکو یعنے اور پوچھیگا اُس سے
جیسے کہ اوپر گذرا پس کہے گا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا مین یعنے پہلے اس سے تیرے حق مین قوی تر اور سخت تر ازروے یقین کے اپنے سے جیسا کہ صحیح آج ہون
ف یعنے آج کہ مارا اور جلایا تجھے دیکھا مین نے یقین میرا تیرے جھوٹے ہونے کا قوی تر ہوا بسبب دیکھنے علامت بطلان تیرے کے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اسکی خبر دی تھی حاصل یہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہین ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کرے اُسکو پس نہین قدرت دجال کو
اُسکے قتل پر ہوگی ف اس مین دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہو جائیگا اور وہ نہین قدرت رکھتا ہوگا اُس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان
اللہ ہی کی ہے کہ جو چاہے سو کرے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ
المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے درحالیکہ قصد اسکا مدینہ مطہرہ مین آنیکا ہوگا یہان تک کہ اُتریگا پیچھے کوہ اُحد کے کہ تین کوس مدینہ سے ہے پھر یعنے بعض اوقات

قضیہ شخص مذکور کے پھیر دینگے فرشتے منہ اسکا طرف ولایت شام کے کہ جہان سے آیا تھا وہین جاویگا ف ع اسمین دلیل ہے اسکے بطلان کی اور علامت ہے اسکے عجز و نقصان
کی کہ الٹا پھر جاویگا اور نہین قدرت رکھے گا داخل ہونے اس شہر کی کہ جسمین مدفن ہے سید الوری کا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان
یعنے شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنے جیسا کہ گذرا پیچھے باب لد پر کہ شام کے قریون مین سے ہے اسکو مارینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَہَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کے اُسدن کہ دجال آویگا سات دروازے ہونگے یعنے راہین یا مراد دروازے قلعہ کے ہین اُسوقت مین
ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے کہ روکینگے اسکو داخل ہونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع کہا سیوطی نے کہ یہ جو مشہور ہوا ہے زبانون پر کہ جبرئیل نہین اُترتے زمین پر
بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکی کچھ اصل نہین اور دلیل اسکے بطلان کی وہ روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبرئیل حاضر ہوتے ہین وقت مرنے ہر مومن
کے کہ ہوتا ہے طہارت پر اور روایت کی ابو نعیم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملے گا ایک مخلوق عظیم سے پس کہے گا
کہ تو کون ہے وہ کہے گا مین جبرئیل ہون کہ بھیجا ہے مجھکو خدا نے تاکہ روکون تجھکو حرم رسول اُسکے سے (وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُنَادِیْ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ ثُمَّ قَالَ
ھَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا
وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ حِیْنَ تَغْرُبُ
الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْھُمْ دَابَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ
اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ) اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو کہ پکارتا ہے
نماز جمع کرنیوالی ہے ف ع یہ کلمہ واسطے طلب اور ترغیب نماز کے کہا کرتے ہین تا لوگ آوین اور جمع ہون جیسے کہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف
مین کہتے تھے ت پس نکلی مین طرف مسجد کے پس نماز پڑھی مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ف ع یعنے نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا انکا پہلے نہی کے ہو
یا ہو رات مین ت پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر اس حالت مین کہ وہ ہنستے تھے یعنے مسکراتے تھے حسب عادت شریف کے پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے
ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنے جہان نماز پڑھی ہے وہین بیٹھا رہے اُٹھے نہین پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نے تمکو عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اسکا
دانا تر ہے فرمایا تحقیق مین نے قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطے امر مرغوب فیہ کے یعنے کچھ دینے کے لیے اور نہ واسطے امر دہشتناک کے یعنے دشمن سے ڈرانے کے
لیے ولیکن جمع کیا ہے مین نے تمکو اسلیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھسے ایک خبر کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ خبر دیتا تھا مین تمکو ساتھ
اُسکے مسیح دجال سے ف یعنے چاہا مین نے کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی تا موجب زیادتی یقین تمہارے کے ہو اور خبر ہمقرین معائنہ کے ہو ت خبر دی مجھکو تمیم داری
نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنے نہ جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہے اونٹ سے کہ وہ سفینۃ البر کہلاتا ہے اور بعضون نے کہا یعنے نہ بڑی کشتی دریائی مین نہ چھوٹی
کشتی نہر کی مین ت ساتھ تیس شخصون کے لخم اور جذام سے ف ح لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سے نام قبیلہ کا ہے اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سے بھی قبیلہ ہے ت
پس بازی کی ساتھ اُن کشتی کے سوارون کے موج نے ایک مہینے بھر تک دریا مین ف ح یعنے پھینکا انکو موج نے غیر جہت مقصد مین اسلیے کہ لعب اُس فعل کو
کہتے ہین کہ اسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کے نہو ت پس نزدیک ہوے گئے کشتی کو طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے
چھوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کے تھین ف ع لفظ اقرب زبر ہمزہ اور پیش رے جمع ہے قارب کی کہ زیر را اور زبر سے ہے بمعنی چھوٹی کشتی کے کہ ہمراہ بڑی کشتی کے
ہوتی ہے مانند کوتل گھوڑے کے تا اسمین بیٹھکر حاجت روائی کنارے سے کرین ت پس داخل ہوئے جزیرہ مین ف ح جزیرہ اُس جگہ کو کہتے ہین کہ پانی گرد اسکے ہو یعنے ٹاپو

ت پس ملا ہمسے ایک جانور یا یہ بالون والا کہ بہت تھے بال نہین جانتے تھے لوگ آگا اسکا پیچھے اسکے سے یعنے تمیز نہین کرسکتے تھے کہ آگا اسکا کونسا ہی اور پیچھا کونسا ہی سبب
کثرت بالون کے کہا انھون نے یعنے از راہ تعجب کے ولے ہی تجکو کون ہی تو اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اسنے مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اسکا
اسلیے ہوا کہ خبرین دجال کو پہونچاتا تھا اور قرآن شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اس شخص کے کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر زبر دال
اور جزم ی سے عبادت گاہ نصاری اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیے کہ وہ طرف سننے خبرون تمھاری کے بہت شوق
رکھتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى
عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا
يُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ
اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا ت کہا تمیم نے جب ذکر کیا اور بیان کیا اسنے ہمارے لیے ایک شخص کا ڈرے ہم اس سے بسبب مکروہ
جاننے اسکے کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوے دیر مین پس ناگہان اسمین بزرگ تر اور دہشتناک تر یاد
ہی آدمیون کا کہ دیکھا ہو ہمنے اسکو زمانہ ماضی مین از روے خلقت کے ف ع لفظ رأیناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اس شخص سے کہ نہین دیکھا اور بعضون نے
اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندھا ہوا درحالیکہ جکڑے ہوے ہین ہاتھ اسکے طرف
گردن اسکی کے درمیان گھٹنون اسکے کے ٹخنون تک بندھے ہوے ساتھ لوہے کے کہا ہمنے یعنے از راہ تعجب کے ولے تجکو کون ہی تو کہا اسنے تحقیق قدرت پائی تمنے میری
خبر پر یعنے پس نہین چھپاؤنگا مین اسکو تمسے کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنے پہلے اپنے حال کی اور اس چیز کی کہ پوچھون مین اسکو تمسے پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی
تمھارا کہا انھون نے ہم آدمی ہین عرب سے کہ سوار ہوے ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریا نے مہینا بھر پس داخل ہوئے ہم اس جزیرہ مین پس
ملا ہمسے ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اس شخص کے کہ دیر مین یعنے بڑے محل مین ہی پس آئے ہم طرف تیرے جلدی پس کہا
اس شخص نے خبر دو مجکو کھجور کے درختون بیسان کے سے آیا میوہ لاتے ہین ف ع بیسان زبر ب اور جزم ی سے نام ہی ایک بستی کا شام مین اور را اور ایک موضع کا یمامہ
مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کے شہرون مین سے ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہمنے ہان کہا اسنے آگاہ ہو تحقیق
وہ درخت کھجور بیسان کے نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنے اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہوگی کہا اسنے خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سے آیا ہی اسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی
بحر کی یعنے چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب کے سے کہ ایک قصبہ ہی اردن سے اور طبرانی کہ محدث ہے ہین منسوب اسی کی طرف ہین ت کہا ہمنے وہ بہت
پانی رکھتا ہی کہا تحقیق پانی اسکا نزدیک ہی کہ جاتا رہے اور خشک ہو جائے کہا اسنے کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کے سے آیا ہی اس چشمہ مین پانی اور آیا کھیتی کرتے ہین اہل اسکے
ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہمنے ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہی اور اہل اسکے زراعت کرتے ہین اسکے پانی سے ف ع زغر پیش ز اور زبر غ بروزن زفر کے ایک شہر ہی شام مین کہ کم
روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى
مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ
فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ
عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ
النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اسنے خبر دو مجکو نبی امیون کے سے یعنی کہ

کہ کیا کیا ف ع یہ از راہ طعن کے کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ گمان کرتے تھے بعضے یہود یا تعریض ہے اُس ملعون سے ساتھ مبعوث ہونے حضرت کے
نادانوں اور جاہلوں پر تب کہا ہمنے تحقیق وہ نکلے ہیں مکہ سے اور ہجرت کی اُس نے طرف یثرب کے کہ نام قدیم مدینہ کا ہے اُسنے کہا کیا لڑتے ہیں اُنسے عرب کہا ہمنے ہاں کہا کیا
معاملہ کیا اُنھوں نے عرب سے پس خبر دی ہمنے اُسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئے اُنپر کہ نزدیک ہیں اُنکے عرب میں سے اور اطاعت کی اُنھوں نے اُنکی کہا اُسنے آگاہ
ہو تحقیق یہ بہتر تھا انکے لیے یعنے اطاعت کرنی انکی حضرت کے لیے ف ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہے ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا تھا از راہ
اضطرار کے اور یہ سبب اُسکے کہ نہ تھی اُسکو اُسوقت مین کچھ غرض بیچ ظاہر کرنے کفر کے اور انکار کرنے دین کے پس پوشیدہ رکھا کفر یا مراد اُسکی تھی خیریت دنیا میں تب
اور تحقیق مین خبر دیتا ہوں تمکو اپنے حال سے تحقیق مین مسیح یعنے دجال ہوں اور مین قریب ہے کہ اذن دیا جاوے مجکو نکلنے کا پس نکلوں پھر سیر کروں زمین مین پس نہ چھوڑوں
کوئی بستی مگر کہ داخل ہوں بیچ اُسکے بیچ چالیس رات مین سوائے مکہ اور مدینہ کے حرام کیے گئے وہ دونوں مجھپر یعنے منع کیا گیا ہے مجکو داخل ہونا اُن دونوں مین پھر بیان
کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا مین یہ کہ داخل ہوں ایک مین ان دونوں مین سے سامنے آویگا میرے فرشتہ کہ اُسکے ہاتھ مین تلوار ہوگی ننگی روکے گا مجکو اُس سے اور
تحقیق اوپر ہر راہ کے اُن ہر ایک مین سے فرشتے ہین کہ نگہبانی کرتے ہین اُسکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ
مراد رکھتے تھے حضرت مدینہ ف ع جبکہ مطابق ہوئی یہ خبر حضرت کے فرمانے کے کہ صحابہ کو اسکی خبر دیا کرتے تھے تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب خوشی کے اور ظاہر کرنے فضیلت
و امتیاز مدینہ کے تمام مواضع مین سے تب آگاہ ہوا یا تھا مین کہ خبر دیتا تھا تمکو یعنی مثل اس بات کے اور مطابق اس خبر کے پس کہا لوگوں نے ہاں آپ خبر دیتے تھے آگاہ ہو تحقیق وہ
دجال بیچ دریائے شام کے ہے یا دریائے یمن کے نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے نقل کی یہ مسلم نے ف ع حرف ما لفظ ما ہو مین زائدہ
ہے نافیہ نہین اور چونکہ حق تعالی نے قیامت کے قائم ہونے کو مبہم رکھا ہے اور ساتھ تعین کے خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونے علامتوں اُسکی کو متعین نہین کیا ہے آنحضرت
نے بھی مکان دجال کے بند کرنیکا ان تین مکانوں مین متردد اور مبہم رکھا ساتھ غلبہ ظن کے آخر اُنکے مین اور وہ بھی متعین نہین فرمایا سوا اسکے کہ اس جانب مین ہے بغیر تعیین کسی موضع
مخصوص کے پس یہ ہے معنے نفی دو احتمال اول کے اور اثبات تیسرے کے اور احتمال ہے کہ تردید درمیان ان جگہوں کے بسبب انتقال اُسکے کے ہو بعض سے طرف بعض کے
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو پشتی نے احتمال کیا ہے کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہے یا نکلیگا اس سے کہا اشرف نے ہو سکتا ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک
رکھتے تھے دجال کی جگہ مین اور تھا حضرت کے گمان مین یہ کہ ان تین جگہوں مین سے کسی نہ کسی جگہ مین ہے پس جبکہ ذکر کیا دریائے شام اور دریائے یمن کا یقین حاصل ہوا
حضرت کو بسبب وحی کے یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کے ہے پس نفی کی پہلے دونوں جگہوں کی اور اضراب کیا اُنسے اور ثابت کی تیسری جگہ (وعن
عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلا آدم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما انت راء
من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی عواتق رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح بن مریم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کأن
عینہ عنبۃ طافیۃ کاشبہ من رأیت من الناس بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح الدجال متفق علیہ
وفی روایۃ قال فی الدجال رجل احمر جسیم جعد الرأس اعور عین الیمنی اقرب الناس بہ شبہا ابن قطن) اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے اپنے تئین یعنے خواب مین یا از راہ مکاشفہ کے آج کی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکھا مین نے ایک شخص گندم گوں کو مانند بہترین
اُس چیز کے کہ تو دیکھتا ہے گندم گون مردون مین سے واسطے اُسکے بال ہین یعنے نزدیک کندھے کے مانند بہترین اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے بالون مذکورہ سے
تحقیق کنگھی کی ہے اُسنے آپ کو پس اُن بالون مین سے ٹپکتا ہے پانی ف ع احتمال ہے کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی ہو کہ اُس سے کنگھی بھگو کر کرتے ہین یا کنایہ ہو نہایت
پاکیزگی اور تازگی سے تب اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوئے ہے اوپر مونڈھوں دو شخصوں کے طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا پس پوچھا مین نے یعنے طواف کرنے والوں
سے یا ملائکہ سے کہ کون ہے یہ پس کہا اُنھوں نے یہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہان مین گذرا ایک شخص ٹرسے ہوئے بالون والے پر کہ بہت ہے پیچ

بال کانا داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ اسکی انگور ہے پھولا ہوا یا سے نورت کہا ہو قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکھ سل پٹ ہوگی اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پھولا ہوا بہت مشابہ ان لوگون مین سے کہ دیکھے ہین مین نے ساتھ ابن قطن کے فرمایا یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ ذکر اسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کانّ تشبیہ مین زائد ہی مبالغہ کے لیئے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کے ہو کہ آگے آتی ہین یا باعتبار کہ یہ کشیدہ کے ہے اس حال ہین کہ رکھے ہوئے ہی دونون ہاتھ اپنے دو شخصون کے دونون مونڈھون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا مین نے کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نے یہ مسیح دجال ہی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگے اسکے باطل پر اسکے امر مین سے جیسے کہ مراد پہلے دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگے حضرت عیسی کے حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون انکے یارون مین سے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اسکا طواف سے کیا کام جواب اسکا یہ دیا ہی علمانے کہ حضرت کے مکاشفات سے ہی خواب اور تعبیر اسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کے پھرینگے واسطے قائم کرنے کے اور درستی کرنے خلل وفساد اسکے اور دجال بھی پھریگا گرد دین کے بقصد خلل اور فساد ڈالنے کے دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتے تھے پہلے اس سے کہ منع کیے جاوین قریب ہونے مسجد حرام کے سے اگر دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہ بھی ہی کہ یہان سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج مین ہی فافہم ت نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کے حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ جسم ہو موٹے ہین بال اسکے سر کے کانا داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتھ اسکے از روے شباہت کے ابن قطن ہی اور ذکر حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب العلامات سنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی ام اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اسکا یہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامراۃ تجر شعرھا قال ما انت قالت انا الجساسۃ اذھب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال رواہ ابو داود روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کے کہاتہ روایت مسلم کے گذر چکا ہے فاطلبتہ دابۃ اہلب کے بیچ روایت ابی داود کے فاطلبت مذکورہ سے یون آیا ہی کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہی بال اپنے یعنے یہ کنایہ ہی درازگی بالون اسکے سے کہا تمیم نے کون ہی تو کہا اسنے مین ہون جاسوسی کرنے والی کہ خبرین پہونچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کے کہ دیکھتا ہی تو پس آیا مین اس محل مین پس ناگہان اس محل مین ایک شخص ہی کہ کھینچتا ہی بال اپنے بندھا ہوا ہی زنجیرون مین مع طوقون کے کودتا ہی درمیان آسمان وزمین کے پس کہا مین نے کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داود نے ف ع جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی یہ ہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتے ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہ کہ شاید دجال کے دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت مین معنے ہلنے والے یعنے چلنے والے کے ہی زمین پر اور تخصیص ساتھ چارپایہ کے بسبب عرف عام کے ہی اور قرآن مجید مین استعمال دابہ کا معنے لغت کے بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کے اور یہ معنے شامل ہین عورت کو اور یا یہ احتمال رکھتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبھی بصورت چارپایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اسلیئے کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی والا تجسس عالم کے خبرون کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہی مگر یہ کہ مراد جہازون کی خبرین ہون کہ اس نواحی مین گذرتے تھے اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بھی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری ان مین تھی اور اس حدیث مین سوال وجواب مخصوص ساتھ تمیم داری کے رکھا اور تطبیق اسکی یہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اسمین نسبت سوال کی طرف انکے جائز ہی یا سائل تمیم ہون اور نسبت اسکی طرف جماعت کے بھی

وست ہے اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچھ کام کرتا ہی تو کبھی نسبت اسکی طرف جماعت کے کرتے ہین جیسے کہ کہتے ہین قتلوہ بنو فلان یعنے ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہین (وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیست بناتئۃ ولا حجراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے انہے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق مین نے بیان کیا تمسے حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نہ سمجھو تم ف یعنے جو کچھ کہ بیان کیا ہی مین نے تمسے دجال کے حق مین یا بھول جاؤ اسکو بسبب کثرت اس چیز کے کہ کہی ہی مین نے اسکے حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کین مین نے تمسے حدیثین متفرق و متعدد یہانتک کہ ڈرا مین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اسکا پس چاہیے کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تمپر حال اسکا بعد ازان بیان کیا حال اسکا نا سمجھے ساتھ قول اپنے کے ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کے کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہ ہو کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا بھی مرد ہو اور ہیکل عظیم الخلقت ہو اور یہ مناسب ہی واسطے ہونے اسکے کے کثیر الفتنہ یا عظمت مصروف ہو طرف ہیبت کے اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالے تغیر کر دے اسکو وقت خروج کے کہ اسوقت ٹھنگنا ہو جاوے ت پھدا ہی ف لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے پاؤنکے چلنے مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان چھدری کذا قالہ الشارح اور مثل اسکے قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہی فحج دوری ہونا مابین دونون رانون کے ت مڑے ہوئے بال کا کانا یعنے ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ کا یعنے سل پٹ و ہموار ہو دوسری آنکھ یعنی نہین ہی آنکھ اسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر دھنسی ہوئی ف جملہ صفیہ موکدہ ہی واسطے ثابت کرنے آنکھ مٹی ہوئی کے اور یہ منافی نہین ہی اسلیے کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانہ انگور کے چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف یعنے اسکے حال مین شبہ راہ پاوے بسبب بھول جانے حال اسکے کے کہ بیان کیا مین نے تمسے یا اگر مشتبہ ہو تمپر اسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کے ت پس جان لو اور یہی مقدمہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اول جو واجب ہی تمپر پہچاننی صفات ربوبیت سے تو یہ ہی کہ پاک جانو اسکو حدوث و عیوب سے خصوصا نقائص ظاہری سے (وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد) اور روایت ہی ابو عبیدہ بیٹے جراح کے سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کے مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو ف اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا ہی اس سے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سے بعد از انذار نوح ہی نہ بعد از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اس سے یعنے ساتھ بیان کرنے وصف اسکے کے بخوف تلبیس و مکر اسکے کے پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال دجال کا یعنے بعض حال اسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوے اسکو بعض ان لوگون مین سے کہ دیکھا ہی مجکو ف یعنے بر تقدیر نکلنے اسکے کے جلدی اور بعضون نے کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقا خضر کے ت یا سنا ہی انھون نے کلام میرا ف یعنے پہونچی ہو انکو خبر اسکی جو مین نے دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کے ہو یعنے وجود اور خروج اسکا متیقن ہی اور وقت اسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضے میرے صحابیون نے پایا فبہا والا اور کہ بعد انکے آوینگے البتہ دیکھینگے اور چونکہ خبر میری کہ اسکے حال سے دی ہی سنی چاہیے کہ انکے یقین پر رہین ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے ہونگے دل ہمارے اسدن کہ پاوینگے ہم اسکو فرمایا جیسے کہ ہین دل تمہارے آج کے دن یا بہتر اس سے ہو ف یعنے جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اسکا ثابت ہی اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اسکا اس روز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعائنہ احوال اسکا دیکھے گا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے (وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی عمرو بن

حدیث ہے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق میں ہے کہا جاتا ہے اُسکو خراسان کہ نام شہر کا ہے بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق سے ساتھ ہونگی اُسکے کتنی قومیں گویا چہرے اُنکے سپریں ہیں تہ بہ تہ بھوسے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے مشابہ اُنکے چوڑے ہونگے اور رخسارے اُنکے پھولے ہوئے مانند سپر کے اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن میں ہوچکی ہے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اُس سے اسلیے کہ دور رہنا اُسکے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ایک شخص البتہ آویگا دجال کے پاس اور وہ گمان رکھتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی دی گئی ہے یعنے اطاعت کریگا اُسکی ت بسبب اُن چیزوں کے کہ بھیجا جاویگا ساتھ اُن چیزوں کے کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی مثل سحر اور زندہ کرنے اموات سے اور مانند انکے استدراجات سے نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اُسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ مراد اول سے شہرہ اسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل وفساد ڈالنے کے اور اس سے مطلق ٹھہرنا ت برس مانند مہینے کے ہوگا ف ع یہ محمول ہے جلدی گذر جانے پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کے دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانے کے کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے شاخ خرمائے خشک کے آگ میں ف ح یعنے جیسے پتی جلاتے ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسی ہی وہ دن جلدی سے گذر جاویگا پس معنے یہ ہیں کہ برس مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اُنپر ہونگے سیجان کہ قسم پہناوے کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ع سیجان بزیر سین مہملہ اور جزم ی سے کہ بعد اُسکے جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسے تیجان جمع تاج کی معنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہے اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے (وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً) اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس ہونگے یعنے مختلف بیچ جاتے رہنے برکت کے ایک برس ہوگا کہ باز رکھیگا آسمان اُس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کے کہ عادت تھی شہروں میں برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاویگی غیر مینہ سے اور دوسرے سال روکے گا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف یعنی قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانہ اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اُسکے ساتھ ہونگی ت پس نہیں باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنے جسکے ناخن چرے ہوتے ہیں مانند گائیں اور بکری اور ہرن اور مانند اُنکے کے اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایوں میں سے یعنے درندے مگر کہ ہلاک ہوجائینگے یعنے تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مرجاوینگے اور نہ

تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل نہ رکھتا ہوگا پس کہے گا اسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلاؤں میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو جو مر گئے ہیں قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہے گا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہے پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطے گنوار کے یعنے شیطانوں کو مانند اونٹوں اسکے کے مانند بہترین اُنکے کے از روئے تھنوں کے اور بہت بڑے اُنکے از روئے کوہانوں کے (قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينَ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ رَوَاهُ) فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مر گیا ہوگا بھائی اُسکا اور مر گیا ہوگا باپ اسکا ف ث جملہ ویاتی الرجل عطف کیا ہے جملہ یاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سے ت پس کہیگا دجال اس شخص سے کہ خبر دے مجھکو اگر زندہ کروں تیرے لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطے اُسکے شیاطین کی مانند باپ اسکے کے اور بھائی اسکے کے کہا اسماء نے پھر تشریف لے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے اپنے کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے یعنے مجلس میں حالانکہ صحابہ فکر و غم میں تھے بہ سبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسماء نے پس پکڑین آنحضرت نے دونوں طرفین دروازے کی ف ع لفظ لحمتا ہے نہایۃ الجزری کے تمام نسخوں اور مشکوٰۃ اور مصابیح کے نسخوں میں ہے یعنے جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابوں میں بایں معنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب لحمتی الباب ہے ساتھ میم کے جگہ ت کے اور ط کے بدلہ میم کے یعنے بازوے دروازہ کے کہتا ہوں بعد اتفاق نسخوں کے توجیہ کرنی ضرور ہے وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنے گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس تجوز کیا جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے یعنے کواڑیں کہ وہ ملحق ہیں اور جدا ہوتے ہیں پس یہ اولی ہے تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب ت پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حال تیرا اے اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکالا آپ نے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنے بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اسکو ساتھ حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر یعنے وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا انکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اُسکی یہانتک کہ بھوک لگ آتی ہے ہمکو یعنے بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر طبیعت انسان کی بھوک سے باین حد ہے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اُس دن یعنے بیچ وقت قحط کے اور منحصر ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اُسکے کے فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اُنکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو یعنے فرشتوں کو قسم تسبیح و تقدیس سے ف ع یعنے جو کوئی مبتلا ہوگا اسکے زمانے میں اس حالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتے ملائکہ اور غذا اُنکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہے اور طیبی نے یہ معنے بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں روٹی پکانے کے لیے پس نہیں پکا سکتے ہم روٹی یہانتک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر و غم شدید کے کہ نکالے واللہ ہے دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال اُنکا کہ مبتلا ہونگے اُسکے زمانہ میں اور حسب اس معنی کے حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر تسلی دیگا اُنکو ببرکت تسبیح و تقدیس کے ف ع اور شاید کہ اسماء نے یہ بات بعد اس مجلس کے آن کر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضاے کلام ف کا لفظ فقالت میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ متصل خبر سننے دجال کے کہا ہو یہ قول اُسی مجلس میں اور جو پوچھ کہ کہا قصہ آئیگا اور بھوک کا زمانہ آئیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کے بیاض ہے اصل نسخہ میں یعنے جگہ چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد و ابو داود والطیالسی اور بعضوں نے کہا رواہ احمد عن عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد به عنہا

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ

مما سألته وإنه قال لي ما يضرك قلت إنهم يقولون إن معه جبل خبز ونهر ماء قال هو أهون على الله من ذلك متفق عليه) روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہین پوچھا کسی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دجال کا بہت اسقدر کہ مین نے پوچھا انسے اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجھکو نہین ضرر کریگا دجال یعنے گمراہ نہین کریگا تجھکو ہدایت و عنایت الٰہی کی کہا مین نے کہ لوگ کہتے ہین کہ اسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیون کا یعنے رو ٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہوا اور نوبت اضطرار کی پہونچے تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اسکے ہاتھ پر مانند ان امور کے حقیقۃً اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اسکے ہاتھ پر سحر باطل اور صورتین بے حقیقت ہونگی اور اسکو قدرت نہین ہے اوپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کے کہ یقین رکھے دین مین بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین اسکے کا ہوگا اسکے جھوٹ پر (وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج الدجال على حمار أقمر ما بين أذنيه سبعون باعاً رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور) اور روایت ہے ابوہریرہ سے انہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہے سفید کے درمیان دونون کانون اس گدہے کے درازی ستر باع کی ہوگی یعنے اسکے دونون ہاتھون کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **باب قصة ابن صياد** باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے ف ح اکثر معتمد نسخون مین اسی طرح ہے اور بعضے نسخون مین ابن الصیاد ہے الف لام سے اور نام اسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہین عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہین دخیل تھا درمیان انکے اور تھی اس مین کچھ کہانت و سحر اور مجمل امر اسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کیئے گئے تھے ساتھ اسکے مسلمان اور احوال اسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بھی اسمین اختلاف تھا پس بعضے اسپر ہین کہ وہ دجال معہود تھا کہ آخر زمانہ مین نکلیگا اور لوگون کو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہے ولیکن جملہ دجالون سے ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کے ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس امت مین دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تھا ولیکن آخر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانون کے ساتھ اور اسکے فرزند ہوئے اور وہ مکہ اور مدینہ مین رہتا تھا اور دجال کافر ہوگا اور اسکے فرزند نہین ہونے کے اور مکہ اور مدینہ کے آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے انکی حاصل یہ کہ حال اسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اس باب مین وحی نہین اتری اور مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا الفصل الاول فصل پہلی (عن عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من أصحابه قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان في أطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول الله فنظر إليه فقال أشهد أنك رسول الأميين ثم قال ابن صياد أتشهد أني رسول الله فرصه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال آمنت بالله وبرسله ثم قال لابن صياد ماذا ترى قال يأتيني صادق وكاذب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الأمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني خبأت لك خبيئاً وخبأ له يوم تأتي السماء بدخان مبين فقال هو الدخ فقال اخسأ فلن تعدو قدرك قال عمر يا رسول الله أتأذن لي فيه أن أضرب عنقه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكن هو لا تسلط عليه وإن لم يكن هو فلا خير لك في قتله) روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جملہ ایک جماعت کے اصحاب آنحضرت کے سے طرف ابن صیاد کے یہانتک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکون کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہود مین سے اور تحقیق نزدیک پہونچا تھا ابن صیاد ان دنون مین بلوغ کے پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پیٹھ پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کے ہو ف ح یعنے عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہوتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کی رسالت کے منکر تھے ولیکن خاص عرب کا نبی جانتے تھے اور یہ بات اسکی باطل باتون کے قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہے اور یہ کہنا اسکا متناقض تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب

آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی **ت** پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا ہون
پس بھینچا آنحضرت نے ابن صیاد کو **ف** لفظ رص زبر را اور صاد مہملہ سے استوار کرنا اور آپس مین ملانا دو چیزون کو اسلیے بنا مرصوص بنیاد استوار کو کہتے ہین مراد
یہ کہ اعضا اُسکے آپس مین زور سے ملا دیئے اور بھینچ ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہمارے شہرون کے اکثر نسخون مین فرفضہ ف او ضاد معجمہ سے ہی یعنے
چھوڑ دیا اُسکو اور ترک کیا سوال جواب اُسکا اور جدال اُسکی **ت** پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکے پیغمبرون پر **ف** یعنے مین ایمان
لایا اللہ کے رسولون پر اور تو انہین سے نہین پس اگر تو بھی اُنہین سے ہوتا تو البتہ مین تجھپر ایمان لاتا اور یہ بھی بنا بر فرض و تقدیر کے ہی اور یہ اسلیے کہ جانتے
حضرت اپنے تئین خاتم النبیین والا پس بعد جاننے خاتمیت کے فرض تقدیری بھی نہین جائز اور صحیح بیان کیا ہی ہمارے بعضے علما نے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا
پھر طلب کرے اس سے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہی اور قتل نہ کیا حضرت نے اُسکو باوجودیکہ دعوے کیا اُسنے روبرو آپکے نبوت کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کئے گئے
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنے لڑکون کے سے اور دوسرے یہ کہ یہود اُن دنون مین ذمی تھے اور صلح کی تھی اسپر کہ چھوڑے جاوین اپنے حال پر اور وہ اُنھین
مین سے تھا یا اُسکے خلفا سے **ت** پھر فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہی تو یعنے منکشف ہوتا ہی تجھپر امر غیبی سے کہا اُسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی یعنی فرشتہ
سچا اور شیطان جھوٹا اور بعضون نے کہا حاصل سوال یہ ہی کہ جو شخص آتا ہی تیرے پاس کیا کہتا ہی تجھسے اور حاصل جواب یہ ہی کہ کہتا ہی مجھسے کچھ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور
کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جھوٹی جیسے کہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتے ہین اونپر خبرین سچی اور جھوٹی **ت** فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ مشتبہ کیا گیا تجھپر امر **ف** یعنے جھوٹ سے ساتھ سچ کے اور کہا شیخ نے کہ مخلط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہی تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہی
اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اُسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہین آتی اور اُسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اسکا یہ حال کاہنون کا ہوتا
ہی نہ پیغمبرون کا **ت** فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل مین چھپایا ہی مین نے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ **ف** تاکہ بتاوے تو اسکو اور اسی طرح حضرت
نے امتحان کیا اُسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اُسکے حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہی آتا ہی اُس پاس شیطان کہ سکھا جاتا ہی اسکو جھوٹی سچی باتین **ت**
حالانکہ چھپائی حضرت نے اُسکے لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اُسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہی **ف** دخ بپیش اور زبر دال و
تشدید خ سے معنے دھوئین کے پس بتایا اُسنے اُس آیت دل مین لیے ہوسے سے مگر ایک لفظ ناقص نہ یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ بھی بحسب عادت کاہنون
کے تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سے لیجا کر اُنکو القا کردیتے ہین اور احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضے صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اُسکو سنکر اُسکے تئین القا کیا ہو **ت** پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنے قدر سے **ف** جب ظاہر ہوا کہ حال اسکا کاہنون کا سا ہی
کہ بعضی خبرین ناقص بسبب القاے شیاطین کے معلوم کرتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد اور قدر و مرتبہ سے کہ حد اور قدر
و مرتبہ کاہنون کا ہی بسبب اظہار بعضے غیبیات ناقص ناتمام کے اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہی اور اخساء کلمہ زجر اور اہانت کا ہی کہ واسطے ہانکنے
کتے اور سور کے کہتے ہین تا لوگون کے پاس نہ آوے **ت** پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کے
کہ مارون گردن اُسکی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہی ابن صیاد دجال موعود مسلط نہین کیا جاویگا تو اسپر یعنے نہین مار سکیگا اُسکو کیونکہ قتل کرنیوالے
اُسکے عیسے ہین اور اگر نہین ہی وہ دجال پس نہین بھلائی تیرے لیے اُسکے قتل مین **ف** یعنے اسلیے کہ وہ ذمی ہی اور یہود مین سے ہی کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اسوقت
مین وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اسمین قراین دلالت کرتے تھے اُسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْطَلَقَ بَعْدَ
ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِیْ فِیْھَا ابْنُ صَیَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ
یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَہٗ فِیْھَا زَمْزَمَۃٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ

أُمُّهُ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ
أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی ابن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ
قصد کرتے تھے کھجور کے درختون کا ان مین کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخون مین حالانکہ آنحضرت فریب دیتے تھے
ابن صیاد کو یہ کہ سنین ابن صیاد کے کلام مین سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو فرع یعنے اور جا مین حضرت اور اصحاب آپ کے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر
وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھولنا احوال اسکا کہ خوف ہو اسکے مفسدہ کا ت ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اسکے لیے
تھی اس چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجھ مین نہین آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اس حال مین کہ حضرت چھپے تھے شاخون خرما کی مین پس کہا ابن
صیاد کی ماں نے اے صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہین پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنے چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اگر چھوڑ دیتی اسکو ماں اسکی یعنے خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اس سے وجود مین آتا کہ اس سے حقیقت اسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا
عبد اللہ بن عمر نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین یعنے خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق اسکے ہے پھر ذکر کیا حال
دجال کا فرح یعنے باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہے یا بتقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اسکے کے ساتھ بعضی صفتون اسکی کے دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال
سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اسنے اپنی قوم کو اس سے یعنے بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت
نوح نے اپنی قوم کو یعنے پہلے انبیا کے ولیکن مین کہتا ہون تمسے دجال کے مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہے اسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ
حال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا ف یعنی بسبب منزہ ہونے اسکے کے حاسہ عین بینائی کی سے تا کانا پن لاحق ہو سکے اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال
کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی سے کہ وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ
عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَاذَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ
وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے
کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اس سے ابن صیاد یعنے یہ سب صاحب ملے اس سے بیچ بعضی
راہون مدینہ کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین رسول اللہ کا ہون
پس فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور رسولون اسکے کے کیا دیکھتا ہے تو کہا اسنے دیکھتا
ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف جیسے کہ اول کتاب مین باب الوسوسہ مین
مذکور ہے کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہے فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگون کو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہون
مین دو سچون کو کہ لاتے ہین خبرین سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہون یا دیکھتا ہون دو شخص جھوٹون کو اور ایک مرد سچے کو ف یا تو شک راوی سے ہے
کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک بھی ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہون یا یہ اور اسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اسکے کے کہ جزم
نہین رکھتا تھا اور حال اسکا بروجہ انتظام و استقامت کے نہین تھا کبھی اس طرح دیکھتا ہون اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہے کام اسپر یعنی اسکی کہانت مین پس چھوڑ دو اسکو یعنے اسلیے کہ یہ باتین قابل جواب کے نہین کرتا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ

اِنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ مین مشابہ میدے سفید کے ہے اور خوشبو مین مانند مشک خالص کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ قَوْلًا اَغْضَبَہٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَأَ السِّکَّۃَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَۃَ وَقَدْ بَلَغَہَا فَقَالَتْ لَہٗ رَحِمَکَ اللّٰہُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَۃٍ یَغْضَبُہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہون مدینہ کے پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ مین لائی اسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہان تک کہ بھر دیا کوچہ کو بیچ اسکے بدن پھولے ہوئے نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ انکی بہن تھین اور بیوی آنحضرت کی اور حالانکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر انکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تونے ابن صیاد سے کہ غصہ مین لایا تو اسکو کیا جانا تونے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا دجال بسبب غصہ کے اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ دلا تو ابن صیاد کو اے عبداللہ اور نہ کلام کر اس سے تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہون فتنہ اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال اور ممکن ہونے اسکے کے تھا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بہ سبب اسکے کہ وہ یقین رکھتی ہون اسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَا لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ ہُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَہٗ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ہُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ قَالَ فَلَبَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَہٗ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیْلَ لَہٗ اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِہْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ساتھ ہوا مین ابن صیاد کے مکہ تک یعنے اسوقت کہ جاتے تھے ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجکو کہ کیا پائی مین نے لوگون سے ایذا پھر بیان کیا اسکو کہ گمان کرتے ہین یا کہتے ہین لوگ کہ مین دجال ہون یعنے اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اسکے ہے کیا نہین سنا تونے اے ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین پیدا کیجاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد کیا نہین فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہے حضرت نے کہ نہین داخل ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سے اور مین ارادہ رکھتا ہون مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجکو بیچ آخر کلام اپنے کے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ جانتا ہون دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہون مین اسکے مان اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہ کیا دجال نے امر مجھپر ف ع ح یعنی مین اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال ہے یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اسکے امر مین اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلون کے اور یہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اسکا تعریض و تلویح اسکے اقرار کی کرتا ہے اسلیے کہ اس عبارت کو کبھی کلام کرنے والا کنایہ اپنے نفس سے رکھتا ہے واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نے کہ کہا مین نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیرے لیے باقی دنون مین یا بیچ تمام دنون عمر تیری کے کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرون مین سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیجاوین مجھپر یعنے وہ صفتین کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنے اور فریب دہی وغیرہ کے تو ناخوش نرکھون مین ف ع یعنی بلکہ قبول کرون مین حاصل یہ کہ راضی ہے دجال ہونے پر اور یہ دلیل واضح ہے اسکے کفر پر نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیْتُہٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہٗ فَقُلْتُ مَتٰی فَعَلَتْ عَیْنُکَ مَا اَرٰی قَالَ لَا اَدْرِیْ قُلْتُ لَا تَدْرِیْ وَہِیَ فِیْ رَاْسِکَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خَلَقَہَا فِیْ عَصَاکَ قَالَ فَنَخَرَ کَاَشَدِّ نَخِیْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ملا مین ابن صیاد سے اس حالت مین کہ سوجھ گئی تھی آنکھ اسکی پس کہا مین نے کب سے کی آنکھ تیری نے وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین یعنے ورم کہا نہین جانتا مین کہا مین نے نہین جانتا تو حالانکہ تیرے سر مین ہے کہا اگر چاہے

خدا تعالیٰ پیدا کرے اُسکو تیرے عصا میں ف ت یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے کہ پیدا کرے آنکھ کو جیسا دیں اور اُسکے درد کو اور جیسا دکو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا کہ اُس آنکھ میں
پیدا ہو پس اسی طرح جائز ہے کہ آدمی کو بھی شعور نہو اُسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کے کہ مانع ہوتا ہے حس کرنے اور معلوم کرنے سے ت کہا ابن عمر نے پس آواز
کی ابن صیاد نے ناک کی راہ سے مانند سخت آواز گدھے کے کہ سنی ہے میں نے نقل کی یہ مسلم نے (وعن محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان
ابن الصیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت
ہے محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنے باوجودیکہ ظنی ہے
نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اسکا آنحضرت
نے ف ح یعنی اگر نہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر اور عمر کی اسپر تھی کہ ابن صیاد ان دجالوں یعنے جھوٹوں فریبیوں میں سے
تھا کہ نکلینگے اور دعویٰ کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگوں کو اور شبہ ڈالینگے لوگوں میں نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا اگر ہو وہ اور
اگر نہو وہ لیکن بظاہر اطلاق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی دجال معہود مراد ہو پس قسم کھانی انکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کے وقت غلبۂ ظن کے اور وہ حدیث
کہ فصل دوسری میں ابن عمر سے آتی ہے صریح ہے اسمیں کہ وہ مسیح دجال معہود تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اسمیں اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم ت
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عن نافع قال کان ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواہ ابو داود
والبیہقی فی کتاب البعث والنشور) اور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور
بیہقی نے بیچ کتاب بعث والنشور کے (وعن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ رواہ ابو داود) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ گم کیا ہمنے ابن صیاد کو دن حرہ
کے ف ح اگر مراد اس عبارت سے ظاہر اسکا ہے کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہے
کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہو اور شامل موت کو بھی ہو تو کچھ منافات نہیں اور دن حرہ کا وہ دن ہے کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر
اور لڑا انسے نقل کی یہ ابو داود نے (وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال وامہ ثلثین عاما لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اضر شیء
واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ
الیدین فقال ابو بکرۃ فسمعنا بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما فقلنا ہل
لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا ہو منجدل فی الشمس
فی قطیفۃ ولہ ہمہمۃ فکشف عن راسہ فقال ما قلتما قلنا وہل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی بکرہ سے
کہ کہا انہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے انکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے
انکے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے اضر سے یہ کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر جنس غلام ہوگا از روے
منفعت کے یعنے نہیں ہوگا کوئی لڑکا کمتر اس سے منفعت میں سووینگی دونوں آنکھیں اسکی اور نہیں سوویگا دل اسکا ف ت یعنی نہیں منقطع ہونگے افکار فاسد اسکے
وقت سونے کے بسبب کثرت وسوسوں اور درپے آنے فکروں فاسدہ کے کہ القا کریگا اسکو شیطان جیسے کہ نہیں سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار
صالحہ کے بسبب درپے آنے وحی اور الہامات کے ت پھر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اُسکے کا پس فرمایا باپ اسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا
گویا کہ ناک اسکی چونچ مرغ کی ہے یعنے ناک اسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے اور ماں اسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونوں ہاتھوں کی پس کہا ابو بکرہ نے
پس سنا ہمنے ایک لڑکے کو بیچ یہود کے مدینہ میں پس گیا میں اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئے ہم اُسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہاں وصف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وسلم کا کہ بیان کیا تھا اُسکے ماں باپ کے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اُسکے ماں باپ سے کہ آیا ہے تمھارے لیے کوئی فرزند پس کہا اُنھوں نے کہ ٹھہرے تھے ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکھین اُسکی اور نہین سوتا دل اُسکا کہا ابو بکرہ نے پس نکلے ہم اُن دونو کے پاس سے پس ناگہاں وہ لڑکا یعنے ابن صیاد پڑا تھا دھوپ مین بیچ چادر کے اور واسطے اُسکے تھی آواز پست کہ سمجھ مین نہ آوے پس کھولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنے یعنے زہیرا اور ابو بکرہ نے کچھ کلام کیا ہوگا اُسکے حق مین یا اور کچھ اُسپر اُسنے یہ کہا ہمنے کہ کیا سنا تونے جو کچھ کہ کہا ہمنے کہا ہاں سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تھی آنکھ اُسکی یعنے داہنی اور بعضوں نے کہا بائین نکلی ہوئی تھین کچلیان اُسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امت پر اس سے کہ ہو وہ دجال پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے دیکھنے کو تا اُسکا حال تحقیق کرین پس پایا اُسکو نیچے چادر کے لیٹا ہوا اس حال مین کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے کہ سمجھ مین نہ آوے پس آگاہ کیا اُسکو اُسکی ماں نے پس کہا اے عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین خبردار ہو اور مستعد ہو واسطے کلام کرنے کے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اُسنے مارے اُسکو خدا تعالی اگر چھوڑ دیتی اُسکو اور خبر نہ کرتی اُسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث ابن عمر کے کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجھکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال معہود تو نہین ہے تو یار اُسکا یعنے قتل کرنیوالا اُسکا اور نہین ہے یار اُسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسی کو قدرت اُسکے قتل کی نہین ہوگی مگر عیسے علیہ السلام کو اور اگر نہین ہے وہ دجال تو نہین پہونچتا تجھکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے **ف** اور یہ ماجرا اُسکے اسلام لانے سے پہلے کا تھا اور بعد اسلام کے بھی حال اُسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اسپر کہ دجال ہو اور یہ کفر ہے جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سے کہ ہمراہ اُسکے مکہ کو گیا معلوم ہوا **ت** پس ہمیشہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والے یعنے اپنی امت پر اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** کہا بعضے محققین نے کہ توجیہ بیچ حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کے حق مین باوجود اسکے کہ اُنمین اختلاف و تضاد ہے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو گمان کیا تھا دجال پہلے تحقیق ہونے خبر مسیح دجال کے پس جبکہ خبر دیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال و قصہ سے بیچ حدیث تمیم داری کے اور موافق ہوا یہ اس چیز کے کہ نزدیک حضرت کے تھی واضح ہو گیا حضرت پر یہ کہ نہین ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنے دجال اور مؤید ہے اسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابو سعید نے وقت ہمراہ جانے ابن صیاد کے مکہ کو اور اسی پر موافق ہونا دجال کے ماں باپ کے وصفوں کا اور ابن صیاد کے ماں باپ کے وصفون کا نہین ثابت کرتا ہے اسکو کہ ابن صیاد دجال ہے اسلیے کہ اتفاق ہونے دو وصفون کے سے نہین لازم آتا ہے اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہی قسم کھانا عمر رضہ وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کے اس سے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی مین نسبت امت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کے **ت** نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ باب ہے بیچ بیان اترنے عیسے علیہ السلام کے **ف** بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثون سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اُترینگے آسمان سے زمین پر اور ہونگے تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اسپر بعضے احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگے حضرت عیسے

انکا پس وہ قبیل بیان مدت سے ہے جیسے کہ نسخ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں شریعت محمدی سے ہونگے جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اسکے کا

الفصل الاول

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقرءوا ان شئتم وان من اہل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ متفق علیہ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس خدا کی کہ بقاے جان میری کا اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین میں عیسی بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو ف ع یعنے باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری میں دو لکڑیاں ہیں مثلث ایک دوسرے سے گذری ہوئی او پر ہیئت مصلوب کے یعنے ایک شخص سولی دیے ہوئے کے اور رعایت اسکی نصاری بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی چیزیں اسی شکل کی بناتے ہیں اور اپنے گردن میں لٹکاتے ہیں مانند زنار ہنودون کے اور کبھی حضرت عیسے علیہ السلام کی صورت اسمیں بناتے ہیں واسطے یادداشت ہیئت کے اور اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا اور قتل کرینگے سور کو یعنے حرام کرینگے اسکے پالنے اور کھانے کو اور مباح کرینگے اسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ ف ش یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا انسے سواے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بعضون نے کہا کہ رکھا جاویگا جزیہ انسے اسلیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ انسے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور تائید کرتا ہے اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ت اور بہت ہوگا مال یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ مین یہان تک کہ نہین قبول کریگا اسکو کوئی یہان تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا مین ہے ف ح حتی پہلا متعلق ہے جملہ یفیض المال کے اور دوسرا متعلق ہے ساتھ تمام مضمون کے کہ مذکور ہوا توڑنے صلیب سے اور مانند اسکے کے یعنے یہ دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہے کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزون سے ہے مخصوص اسی وقت پر نہین ولیکن اس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگون کے بھی اسی پر آجائینگے اور انکے نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئیگا اور احتمال ہے کہ متعلق یفیض المال کے ہو یعنے لوگون کو جبکہ رغبت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اس سے اعراض کرینگے مال کے خرچ کرنے کی فضیلت و محبت نہ رہیگی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے ف ع پھر کہتے ہین ابو ہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہ آیۃ کہ نہین ہے کوئی اہل کتاب سے یعنے یہود و نصاری مگر کہ ایمان لائیگا عیسے پر پہلے مرنے انکے کے پڑھو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی بعد اترنے عیسے کے اخیر زمانہ مین جب دین و ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیان سے اٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاری حضرت عیسی کے حق مین رکھتے ہین وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائینگے جس طرح دین اسلام مین ہے کہ وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے اور بیٹے اسکی لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو انکے زمانہ مین ہونگے اور یہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی تفسیر مین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور اور وجہ بھی کہی ہے مفسرین نے کہ نہین ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہے پہلے مرنے اپنے کے یعنے وقت غرغرہ کے کہ ایمان اسوقت کا مفید نہین اور اس وجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ سبحانہ تعالی کی طرف پھرے اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنے کے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہین رکھتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے اسوقت کے مستعد اسکا ہو (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اترینگے عیسے بیٹے مریم کے اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھدینگے جزیہ

اہل ذمہ سے اور چھوڑ دینگے عیسی یا چھوڑی جاویگی اونٹنیاں جوان پس نہیں کیجاویگی سواری اور کام اور طلب حاجات اُنپر ف یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کے
حاجت انکی نہیں رہنے کی یا معنی یہ ہین کہ نہیں حکم کرینگے کسی کو کہ سعی کرے انکے لانے پر زکوۃ کے لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہے کہ ہو کنایہ ترک
تجارات اور سفر کرنے سے زمین مین واسطے طلب مال کے اور حاصل کرنے ما یحتاج الیہ کے واسطے استغنا انکے کے ت البتہ جاتا رہیگا لوگون مین سے کینہ اور بغض اور
حسد ف یہ سب چیزین حب دنیا سے ہوتی ہین پس جاتے رہینگے یہ عیب بسبب جاتے رہنے محبت دنیا کے دلون مین سے ت اور البتہ بلاوینگے عیسے
لوگون کو طرف قبول کرنے مال کے پس نہین قبول کرنے کا اسکو کوئی یعنے بسبب استغنا کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے کیا ہوگا حال تمھارا جسوقت کہ اترینگے عیسی بیٹے مریم کے درمیان تمھارے اور امام تمھارا تم مین سے ہوگا ف یعنی قریش مین سے ہوگا یا تمھارے اہل ملت
مین سے علما نے اسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہ کہ امام تمھاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سے ہے اور عیسی اقتدا کرینگے اُسکا اور وہ مہدی ہے اور یہ بسبب تعظیم و تکریم امت
محمدی کے ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہے اسمین اور عیسی حاکم اور خلیفہ اور امام اور تعلیم کرنیوالے خیر کے ہونگے اس زمانہ مین اور امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور
بعضی روایت مین آیا ہے کہ عیسی جو اترینگے مہدی امت کے ساتھ نماز مین ہونگے اور چاہینگے کہ پیچھے ہٹ جاوین اور امام عیسی علیہ السلام کو کرین پس عیسی علیہ السلام
امام نہیں ہونے کے اور اقتدا کرینگے انکا اور بعد اس نماز کے امامت عیسی علیہ السلام ہی کرینگے بسبب افضل ہونے انکے کے مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام
سے عیسے علیہ السلام ہین اور مراد ساتھ ہونے انکے کے تم مین سے حکم کرنا انکا ہے ساتھ احکام شریعت تمھاری کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور ایک روایت مین آیا ہے پس امامت
کرینگے عیسے علیہ السلام تمھاری ساتھ کتاب پروردگار تمھارے کے اور ساتھ سنت پیغمبر تمھارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرینگے تمھاری عیسی حال ہونے انکے کے دین ملت تمھاری سے اور
حکم کرنے والے ساتھ کتاب و سنت تمھاری کے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُہُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ) اور
روایت ہے جابر سے کہا انہونے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے کہ لڑیگی حق پر واسطے حق کے درحالیکہ غالب ہونگے یعنے
اپنے دشمنون پر قیامت تک یعنے قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اترینگے عیسی بیٹے مریم کے پس کہیگا امیر امت کا یعنے مہدی عیسے سے
آؤ نماز پڑھاؤ ہمکو یعنے اسلیے کہ اولی ساتھ امامت کے افضل ہے اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسی اس امیر سے کہ نہیں امامت کرتا مین یعنے اسلیے کہ نہ وہم جاوے میری
امامت سے تمھارے دین کے منسوخ ہونے کا تحقیق بعضے تم مین سے بعضون پر امیر اور امام ہین بسبب بزرگ رکھنے خدا تعالے کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوۃ اللہ
وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب مصابیح مین خالی ہے دوسری فصل سے کہ احسان سے ہے الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیْ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ) روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترینگے عیسے
بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کرینگے اور پیدا کیجاویگی انکے لیے اولاد اور ٹھہرینگے زمین مین پینتالیس برس ف اور یہ ظاہر مین مخالف ہے قول اس شخص کے
کہ جاوینگے طرف آسمان کے اس حال مین کہ عمر انکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹھہرینگے زمین مین بعد اترنے کے سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث
انکی سات برس کی ٹھہرنے کی نقل کی یہ مسلم نے پس تعین ہوا جمع ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہے یعنے مسلم مین اور شاید کہ عدد
پانچ کا ساقط ہو اعتبار سے بسبب حذف کردینے کسور کے ت پھر مرینگے عیسی پس دفن کیے جاوینگے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس اٹھونگا مین اور
عیسے ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکرؓ اور عمرؓ کے کہ اس مقبرہ مین مدفون ہین ف پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سے مقبرہ ہے اور اخبار مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقبرہ مین جگہ ایک قبر کی خالی ہے اور کسی کو وہ جگہ میسر نہیں ہوئی چنانچہ حضرت امام حسنؓ کو چاہا کہ وہان رکھیں اور عائشہؓ کا گھر انکا تھا اس بات پر راضی ہوئین

بنی امیہ مانع آئے اور آپ کو حضرت کے روضہ میں دفن نہونے دیا اور عبد الرحمن بن عوف کے لیے بھی حضرت عائشہ راضی ہوئیں لیکن انکو بھی میسر نہ ہوا اور حضرت عائشہ کو بھی لوگون نے کہا کہ تمہارا گھر ہی مجکو بھین رکھیں کہا میں راضی نہین ہون اسپر مجکو میرے سوکنون کے ساتھ بقیع ہی میں رکھنا کہ حکمت ان میں یہ تھی کہ وہان قبر عیسیٰ کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نے کتاب وفا مین **بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاِنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ** باب ہے بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اُسکی **ف** ظاہر ہے کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنے کر ہے کہ جو کچھ کہ باقی ہے اس مدت سے کہ اسکے لیے رکھی ہے کمتر ہے اور اکثر اسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ بھی لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نے یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکے یہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچھ کہ قیامت مین احوال واہوال واقع ہوتے ہین کچھ نمونہ اسکا اسکے حق مین واقع ہوجاتا ہے **ف** کہا توربشتی نے کہ قیامت تین قسم پر ہے ایک تو کبریٰ اور وہ اٹھنا لوگونکا ہے جزا کے لیے اور دوسری قیامت وسطیٰ اور وہ عبارت ہے مرنے طبقہ لوگون کے سے کہ عمرون مین قریب ایک دوسرے کے ہون کہ اسکو قرن کہتے ہین اور تیسری قیامت صغریٰ ہے اور وہ مرنا آدمی کا ہے اور مراد یہان یہی اخیر ہے اور ظاہر ہے کہ مراد ساعۃ سے کبریٰ ہے برابر ہے کہ مراد ہو اُس سے قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ علامہ کبریٰ ہے کہ معروف ہے کتاب وسنت مین اور احادیث باب سے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہاتین احتمال دونون کا رکھتا ہے ہان حدیث عائشہ کی کہ آگے آتی ہے دلالت کرتی ہے قیامت وسطیٰ پر **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی سے قتادہ نے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے کہا شعبہ نے اور سنا مین نے قتادہ سے کہ کہتے تھے اپنے وعظ مین **ف** یعنی بیچ بیان مراد کے مشابہت دی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ساتھ قیام قیامت کے ان دونون انگلیون کو سنت مانند زیادتی اور بڑھاؤ ایک کے ان دونون مین سے کہ بیچ کی انگلی ہے دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہے **ف** یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی شہادت کی انگلی سے ہے مبعوث ہونا میرا بڑھا ہوا قیامت سے بھی مانند اسکے ہے کہ مین آگے قیامت سے آیا ہون اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے شعبہ کہتا ہے پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نے انس سے نقل کیا یا ازخود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور تعیین اسکی کہ انس سے ہوا سپر بھی یہ احتمال ہے کہ انس نے ازخود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حدیث مستورد ابن شداد کی سے کہ آگے آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کے سے ہے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مہینا بھر پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھسے وقت قائم ہونے قیامت کے سے کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہے اور نہین ہے علم اسکے تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالیٰ کے **ف** یعنی وقت قائم ہونے قیامت کبریٰ کے سے پوچھتے ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہے اور اسکو سوا خدا تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا قیامت صغریٰ اور وسطیٰ کو تمسے بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکھتا ہون جیسے کہ **قسم** بابت اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین رہے زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہے کہ گذرے اسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اُس دن کہ سو برس اسپر گذرین نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے طبقہ اور قرن آدمیون مین سے کہ بیچ زمانہ خبر دینے میرے کے موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگے اور کوئی انمین سے باقی نہ رہیگا اسکو قیامت وسطیٰ کہتے ہین اور ہر ایک کے مرنے کو بنسبت اسکے قیامت صغریٰ اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور فرمایا آنحضرت نے یہ کلام بنا بر غالب کے والا جیتے رہے ہین بعضے صحابہ اکثر سو برس سے مانند انس اور سلمان وغیرہما کے اور ظاہر یہ ہے کہ معنے لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کے بعد اس قول کے ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کی پس نہین حاجت طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہے بعضون نے کہ پیدا ہوئے ہوا اُس زمانہ کے تمام ہوگئے پہلے تمام ہونے سو برس کے وقت فرمانے حدیث کے سے اور اس

حدیث سے تمسک کیا ہے بعضوں نے اکابر علماے مین سے خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولودون اور موجودون سے روے زمین پر تھے اور بحکم مخبر صادق چاہیے کہ بقاے انکا سو برس سے نگذرا ہو اور بعد گذرنے سو برس کے مر گئے ہون اور جواب دیتے ہین اُسکا علما کہ خضر اس عموم سے مخصوص ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہے کہ میری امت مین سے کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کے سب مرجاوینگے اور نبی نہین ہوینگا دوسرے نبی کی امت سے اور بعضوں نے کہا کہ قید ارض نے نکالدیا خضر اور الیاس کو اسلیے کہ وہ اُسوقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے کہا بغوی نے معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سے زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسیٰ اور خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کے مشائخ سے تواتر کو پہونچی ہین اگرچہ بعضے اسمین تاویل کرتے ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہے کہ فیضان پہونچاتا ہے ولیکن کمل اولیا سے وجود اُسی شخص کا بنی اسرائیل مین سے کہ مصاحب موسے کے تھے آیا ہے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْتِیْ مِائَۃُ سَنَۃٍ وَعَلَی الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَۃٌ الْیَوْمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین آوینگے سو برس اس حال مین کہ زمین پر ہو کوئی شخص زندہ اُس دن یعنے صحابہ مین سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاَعْرَابِ یَاْتُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَسْاَلُوْنَہٗ عَنِ السَّاعَۃِ فَکَانَ یَنْظُرُ اِلٰی اَصْغَرِہِمْ فَیَقُوْلُ اِنْ یَعِشْ ہٰذَا لَا یُدْرِکْہُ الْہَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْکُمْ سَاعَتُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے کتنے اشخاص اعراب مین سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھتے تھے حضرت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کے انہین سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اُسکو بڑھاپا یہانتک کہ قائم ہوگی تمپر قیامت تمھاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ہنوز یہ آخر بڑھاپے کو نہین پہونچے گا کہ تم سب مرجاؤگے اشارت کی طرف ہلاک ہوجانے اس طبقے کے اور فنا ہوجانے اُس قرن کے مقدار اس مدت مین اسلیے فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہے کہ سوال اُنکا ساعت کبریٰ سے تھا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہے اور قیامت تمھاری کہ وہ قیامت صغریٰ ہے میرے نزدیک اور وسطیٰ ہے نزدیک بعضے شارحین کے اور مراد مرجانا سب کا ہے اور یہ ظاہر ہا اکثر کا اور یہ غالب ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَۃِ فَسَبَقْتُہَا کَمَا سَبَقَتْ ہٰذِہٖ ہٰذِہٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے مستورد بن شداد سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتدا کے قیامت کے اور اوائل علامات اُسکی کے پس بڑھا مین قیامت پر جیسی کہ بڑھی ہے یہ انگلی یعنے بیچ کی اُس انگلی پر یعنے شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو انگلیون اپنی کے کہ شہادت کی ہے اور بیچ کی ہے نقل کی ترمذی نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِیْ عِنْدَ رَبِّہَا اَنْ یُّؤَخِّرَہُمْ نِصْفَ یَوْمٍ قِیْلَ لِسَعْدٍ وَکَمْ نِصْفُ یَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ امید رکھتا ہون کہ نہ عاجز ہوامت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر دے اور مہلت بخشے اُنکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہے کہا سعد نے آدھا دن سو برس کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ بنظر اسکے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنے ایک دن نزدیک پروردگار تیرے کے مقدار ہزار برس کے ہے اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کے ہوا تو آدھا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالیٰ کے نزدیک ہے کہ پانسو برس اُنکو نگاہ رکھے اور ہلاک نہ کرے اور بقا انکا کمتر اس سے نہوگا اور زیادہ ہو تو ہوسکتا ہے اشارہ کیا طرف اسکے کہ پانسو برس سے کم مین قیامت قائم نہین ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکے جو کچھ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شدائد اور عقوبات سے نگاہ رکھیگا اور اُنکو آفتین نہین پہونچینگی کہ اُسے مستہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے رسالون مین ثابت کیا ہے کہ بقاے امت بعد ہزار برس کے رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو برس سے تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ہٰذِہِ الدُّنْیَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَبَقِیَ مُتَعَلِّقًا بِخَیْطٍ فِیْ اٰخِرِہٖ

يُوشِكُ اَوَاَنَ الْخَيْطِ اَنْ يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال اس دنیا کا یعنے فنا کے قریب
پہونچنے مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑے کے ہو کہ پھاڑ گیا اول اُسکے سے آخر اُسکے تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک دھاگے کے آخر
اُسکے مین پس نزدیک ہو وہ دھاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنے دنیا تمام فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یہ باب
ہو بیچ بیان اسکے کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر فٹ یعنے نیک سب مر جاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قائم ہوگی قیامت اُنپر جب تک دھونیکون کا
دنیا مین ہو قیامت قائم نہین ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کے مین ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بد کا رباقی رہینگے کہ آپس مین گدھون
کے مانند اختلاط کرینگے پس اُنپر قائم ہوگی قیامت الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي
الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہو انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہ
ہوگی قیامت یہان تک کہ کہا جاوے زمین مین اللہ اللہ یعنے کوئی نہین رہیگا کہ ذکر خدا کا کرے اور اُسکو پوجے بلکہ سب کافر بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت
مین یون آیا ہو کہ فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت اُسپر کہ کہتا ہو گا اللہ اللہ فت انس سے معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علماے عاملین کے اور ذاکرین اور صالحین
اور نیک کامون کے ہو جب انکو عالم سے اٹھا لینگے عالم بھی نہین رہنے کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے
نقل کی یہ مسلم نے فت مراد خلق سے آدمی ہین اسلیے کہ مراد شرار سے گنہگار ہین اور متصف ساتھ معصیت گناہ کے آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق
ہو اس حدیث مین اور حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہو تمام زمانون کو عام ہو
نہین اور دوسری مخصوص ہو یعنے سوا اس زمانہ کے مراد ہو (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ
دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہلینگے سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے فت دوس ایک قبیلہ ہو یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کے اور
دونون کے پیش سے بھی آیا ہو نام بتخانہ کا ہو کہ اسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے اور وہان ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اُسکو پوجتے تھے اور آنحضرت
نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اُسکو خراب کیا پس فرماتے ہین کہ اخیر زمانہ مین یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگے اور عورتین اُنکی گرد اُس بتخانہ کے طواف کرینگی اور
راوی نے کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ہت کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہو کہ وہ پوجتے تھے اُسکو زمانہ جاہلیت مین فت علماے صاحب
نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہو کہ وہ بت خانہ ہو معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہو فت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو حضرت عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
نہین جاتے رہینگے رات اور دن یعنے فانی نہین ہوگی دنیا یہان تک کہ پوجے جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کے ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف
کا ہو اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیۃ کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ
ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اُسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش رکھین اُسکو مشرک فت چونکہ مدلول اس آیت کا یہ ہو کہ سب دین باطل ہون اور
بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس مین گمان کرتی تھی بلکہ یقیناً جانتی تھی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہو اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونگی

بعد اسکے کبھی اور جب آپ یہ خبر دیتے ہین فرمایا آنحضرت نے تحقیق شان یہ ہی کہ ہوگا اس سے یعنے بعض اُس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنے تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نے اور بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اُسکے دل بیچ ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہی کچھ نیکی اُسمین یعنے نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان ۔ یہ علما پس مرتد ہونگے اور پھر جاوینگے طرف دین باپون اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بحکمت الٰہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الٰہی کی ہی بدون پر قائم ہو نیکون پر ا وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيمكث اربعين لا ادري اربعين يوما او شهرا او عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث في الناس سبع سنين ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى تقبضه قال فيبقى شرار الناس في خفة الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول الا تستجيبون فيقولون فما تامرنا فيامرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه احد الا اصغى ليتا ورفع ليتا قال فاول من يسمعه رجل يلوط حوض ابله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كانه الطل فتنبت منه اجساد الناس ثم ينفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا ايها الناس هلم الى ربكم وقفوهم انهم مسئولون فيقال اخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے یا چالیس برس ف پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئے ہین اور بعضی ہین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی ذکر کی گئی ت پس بھیجے گا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈھینگے عیسے دجال کو پس مارینگے اسکو پھر ٹھہرینگے عیسے علیہ السلام سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کے دشمنی ف یعنے سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کے اور طریق محمودکے دوست ایک دوسرے کے ہونگے لوگون مین اور ٹھہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنے دجال کے ہوگا والا پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹھہرنے عیسی کی چالیس برس ہونگے ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا روے زمین پر کوئی کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے بھلائی سے ہی یا ایمان سے شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکل لیگی وہ ہوا روح اسکی یہان تک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنے بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اُس پہاڑ مین اُس شخص پر یہان تک کہ قبض کریگی روح اسکی کہا پس باقی رہینگے بدترین لوگ بیچ ہلکی پرندون اور گرانی درندون کے ف ع یعنی فسق و فساد اور قضائے شہوت نفسانی مین ایسے سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی و فساد مین ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی اُنپر دست درازی اور غضب و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے نامشروع سے پس صورت پکڑکے آویگا واسطے انکے شیطان پس کہیگا کیا نہین شرم کرتے تم ف کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتے ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سے انکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس کہینگے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنے کا ف یعنے از راہ توسل کے کہ اللہ اُس سے راضی ہوگا جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی کفار کے اعتقاد سے مانعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اس حالت مین بکثرت ہوگا رزق انکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی انکی پھر پھونکا جاویگا صور مین اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکاویگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف یعنے اسکی وہشت سے لوگون کے دل پھٹ جاوینگے اور قوت حیوانی معطل و سست ہو جاینگی اور اثر اسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسے کہ وہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جھکی ہوتی ہی اور ایک اٹھی

ت فرمایا آنحضرت نے پہلے اول جو سنے گا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنے اونٹوں کا یعنے تا انکو پانی پلاوے پس اتنا ہی کام میں جاویگا وہ شخص اور مرجاوینگے لوگ بیچ کار و بار میں پھر بھیجے گا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہے یعنے ہلکا سا پس اگینگے سبب اسکے بدن لوگوں کے کہ گل گئے ہونگے قبروں میں پھر پھونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہاں وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئے ہونگے اٹھ کھڑے ہونگے اور دیکھینگے ہول قیامت کے پھر کہا جاویگا لوگوں کو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جاویگا فرشتوں کو ٹھہرا رکھو ان لوگوں کو اسلیئے کہ یہ پوچھے جاوینگے کردار سے اور حساب لیا جاویگا انسے پس کہا جاویگا یعنے پروردگار تعالے فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا یعنے وہ کہ بھیجے جاوینگے دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنے فرشتے جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنوں میں سے کتنے یعنے وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگے کتنے لوگ ہونگے کتنوں میں سے یعنے عدد و مقدار انکی کیا ہے پس کہا جاویگا یعنے اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کے لیے ہزار شخص میں سے نوسو ننانوے ف ع اس سے معلوم ہوا کہ ہزار میں سے ایک بہشت کو جاویگا اور باقی سب دوزخ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد انسے کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کی میں آیا ہے کہ یہ جماعت دوزخیوں کی یاجوج ماجوج سے ہوگی ت پس یہ وقت وہ دن ہے کہ کردیگا بچوں کو بڈھا ف ع یہ کنایہ ہے اسدن کی درازی سے باشدت و محنت سے کہ اسدن میں ہوگی اسلیئے کہ بڑھاپا غم و محنت میں جلدی پہونچتا ہے ت اور یہ وہ دن ہے کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا اس میں امر عظیم سے اور محنت سخت سے ف ع کشف ساق کنایہ ہے خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یعنی مشہور ہے عرب میں اور اصل اسکی یہ ہے کہ جو کوئی شدت و محنت میں پڑتا ہے اسکے اہتمام میں دامن پنڈلی سے اٹھا لیتا ہے اور پنڈلی اسکی اس سے کھل جاتی ہے اور کلام بیچ تفسیر اس آیۂ کریمہ کے بہت ہے لیکن اکثروں کے نزدیک تاویل یہی ہے کہ جو کہی گئی اور ذکر حدیث معویۃ لا تنقطع الہجرۃ کا باب التوبۃ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اسکی لا تنقطع الہجرۃ ہے بیچ باب توبہ کے

باب النفخ فی الصور

یہ باب ہے بیچ بیان پھونکنے صور کے ف صور مشہور ہے شاخ کہ اسمیں پھونکتے ہیں اور مراد یہاں وہ شاخ ہے کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ دو نفخے ہیں ایک ہلاک کرنے کے لیے زندوں کے اور دوسرا زندہ کرنے مردوں کے لیے

الفصل الاول فصل پہلی

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قالوا اربعون سنۃ قال ابیت ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وہو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم القیمۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن ادم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب) روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں نفخوں کے یعنے نفخہ مارنے اور زندہ کرنے کے چالیس میں پوچھا لوگوں نے اے ابوہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہے کہا ابوہریرہ نے نہیں جانتا ہوں کہا لوگوں نے یا چالیس مہینے ہیں کہا نہیں جانتا میں کہا لوگوں نے یا چالیس برس ہیں کہا نہیں جانتا میں ف ت یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے میں نے یا مفصل سنا اور اسکو بھول گیا میں جزما نہیں کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے اور اسمیں مجمل ہے اور اور حدیث میں مفصل ہے کہ وہ چالیس برس ہیں ت اور فرمایا آنحضرت نے پھر اتاریگا اللہ تعالے آسمان سے پانی پس اگینگے اور پیدا ہونگے آدمی اور اور جاندار جیسے کہ اگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہیں ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنے تمام اعضا اور اجزا اسکے پرانے اور بوسیدہ ہوجاتے ہیں مگر ایک ہڈی اور نام اسکا عجب الذنب ہے ف ت ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچے ریڑھ کے درمیان دو سرین کے ہے اور عجم الذنب بدیل میم کے بھی آیا ہے اور عجب اور عجم دونوں بمعنے اصل کے اور جڑ کے ہے اور ذنب بمعنے دم کے اور یہ ہڈی چونکہ وہاں ہے اسکا یہ نام رکھا گیا ت اور اسی ہڈی سے ترکیب دیے جاوینگے تمام اعضا مخلوقات کے قسم جاندار سے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا تمام بنی آدم زاد کو کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی یعنے ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اسمیں ترکیب دیا جاویگا ف ع اور یہ بیان انکا ہے کہ جنکے بدن گلا کرتے ہیں اسلیئے کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیاء کے اور یہی حکم ہے انکے حکم میں ہیں شہدا اور اولیا سے اور انھیں میں سے موذن ہیں کہ جو للہ اذان دیتے ہیں پس یہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں مانند زندوں کے (وعنہ قال

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اُسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پنجہ میں لے لیگا اللہ تعالے زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں فــ شاید کہ مراد لت دونون سے دنیا کا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننے افعال عظیمہ کے سے کہ اوہام خلق کے اسکے مقابلہ میں حیران ہیں اور تشبیہ ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اٹھانا زمین و آسمان کا اسکی قدرت کے آگے آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہے اسکو تخصیص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اشرف بائین سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں ت پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ میں ہوں بادشاہ یعنے نہیں ہے بادشاہت مگر میرے ہی لیے اور میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں پادشاہ کہ زمین میں دعوی پادشاہی کا کرتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ آسمان کو دن قیامت کے پھر لیگا انکو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار یعنے ظالمین قہار کہاں ہیں تکبر کرنے والے یعنے اپنے جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹیگا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لیویگا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکھیگا آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنے پانی کے نیچے کی تری کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلاویگا انگلیوں کو اور فرماویگا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا فــ یہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہے اور حقیقی معنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانے کے مقصود نہیں روش کلام عرب کی یہ ہے کہ جب کسی کو وصف کیا چاہتے ہیں جود و کرم کر کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اسکے ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا اول پیدائش سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اسکے لیے تخت نہو اور بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہے بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے سبب اس سے کہ تاویل کریں اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہے اور تخت سے یہ فافہم اور اسلیے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اسکو جیسے کہ کہا ہے پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنے کے اس چیز سے کہ کہا اس عالم یہودیوں کے نے واسطے سچا کرنے اسکے کے یعنے تعجب کرنا آنحضرت کا بسبب تکذیب عالم مذکور کے نتھا بلکہ بسبب اسکی تصدیق اور راست گو جاننے اسکے کے تھا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کی یعنے نہ پہچانا اسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیے اور نہ تعظیم کی اسکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا اسکو جیسا کہ پوجنا چاہیے اور ساری زمین اسکے قبضہ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالی اور بزرگ ہے وہ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اسکو یعنے بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نے کہا تفسیر و تفصیل اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیت کے سے

اسدن کہ تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اسکے بدلے مین اور زمین اور تبدیل کیے جاوینگے اور پیدا کیے جاوینگے آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہان ہونگے لوگ اسدن فرمایا آنحضرت نے لوگ اسدن پل صراط پر ہونگے ف ح مراد صراط سے معہود ہی یا ہر صراط کہ ہو اور اصل صراط معنے راہ کے ہی اور تبدیل زمین سے کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نے کہ وہ بدل جاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھاینگے اسکو مومن اپنے قدمون کے نیچے سے یہان تک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ مؤید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑ جانے ستارون اسکے کے اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اسکے کے ہی اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسے کہ کہین تبدیل کیا مین نے دراہم کو دینارون سے یعنے دراہم کے بدلے دینار لیے مین نے اور دوسرے تبدیل صفات مین ہی جیسے کہ کہین تبدیل کیا مین نے حلقہ کو خاتم سے یعنے چھلہ کو گھلا کر بشکل انگوٹھی کے بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتھ اور زمین و آسمان کے دونون احتمال رکھتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے اکثر ہین ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغییر اسکی صفات مین ہوگی ابو ہریرہ نے کہا کہ فراخ کرینگے زمین کو ایسا کہ کچھ بلندی و پستی اسمین نہ رہے اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار اسپر بھی دلالت کرتے ہین امیر المومنین علیؓ سے آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگے چاندی سے اور آسمان سونے سے اور ابن مسعودؓ سے آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگے سفید و پاکیزہ کہ اسپر کسی نے گناہ نہ کیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہی جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہؓ اور آنحضرتؐ کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند لپیٹے جاوینگے دن قیامت کے ف ح یعنے اٹھا کر گوشہ مین ڈالدیے جاوینگے جیسے کہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتے ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی انکی اور جاتا رہیگا پھیلا رہنا انکی روشنی کا عالم سے ت نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہُ وَاَصْغٰی سَمْعَہُ وَحَنٰی جَبْہَتَہُ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہون مین حالانکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہین رکھے ہوے ہین ایک طرف صور کی اپنے منہ مین پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوے ہی کان اپنا کان لگا رہا ہی جناب حق مین کہ جب فرما دے پھونکنے کو اسی وقت پھونکون اور جھکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جیسی کہ عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی یعنے تیار ہو رہا ہی بجانے کے لیے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنے پڑھنے کے لیے اب اور اسوقت یا مطلق وقت سختیون کے فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ ف ع یعنے التجا درگاہ حق مین لیجاؤ اور اسی کے فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑھے تا اس سے سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نے اسکو آگ مین ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقون نے ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پھونکا جاویگا اسمین ف ع یعنے اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضون نے کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانون کے اور زمین کے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَةُ الثَّانِیَةُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ) کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہی اور معنی آیت کے یہ ہین کہ جب پھونکا جاویگا صور مین پس وہ دن سخت ہی کافرون پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنے اسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچھے آویگا اسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہی کہ زمین و پہاڑ اس سے ہلجاوینگے اور حرکت مین آوینگے مشتق رجف سے بمعنے ہلنے اور لرزے مین پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہی کہ پہلے نفخہ کے پیچھے پہونچیگا مشتق ردف سے

یہ معنی ایک چیز کے پیچھے پہونچنے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب مین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَّسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنے اسرافیل کا اور فرمایا کہ دائین طرف اُسکے جبرئیل ہونگے اور بائین طرف اُسکے میکائیل یعنے صور پھونکنے کے وقت (وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَہْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاہُمَا رَزِیْنٌ) اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنے بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کے اور کیا ہے نشانی اسکی بیچ خلق اسکی کے کہ اس سے اسپر دلیل پکڑین فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہین گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینہ کے کہ کچھ سبزہ وہان نہین ہوتا پھر گذرتا ہے تو اُس جنگل پر اس حال مین کہ ہلتا ہے یعنے لہلہاتا ہے سبزہ کہا مین نے ہان فرمایا آنحضرتؐ نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہے اُسکی مخلوق مین اسی طرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتے کو نقل کین یہ دونون حدیثین رزین نے

باب الحشر

باب ہے بیچ بیان حشر کے ف۔ حشر کے معنے ہین ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہین کہ مردے قبرون سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اسجگہ کہ اُسکو محشر کہتے ہین اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یہی ذکر کیے گئے اور دوسری پہلے قیامت کے اُسکی نشانیون سے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگون کو محشر یعنے زمین شام مین ہانک لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہان مراد معنے اول ہین اور بعضی حدیثین ہونگی کہ محتمل دونون معنی کو ہین علما نے دونون احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْہَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے سہل ابن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے یعنے رنگ مین اور گولائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اسمین نشان واسطے کسی کے یعنے مکان وعمارت کسی کی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَّتَکَفَّاُہَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّاُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَہْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِہِمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا ہٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَّاْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِہِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اسکو جبار تعالی اپنے ہاتھ مین ف۔ یعنے جیسی کہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین پھیر پھیر کرتے ہین یعنے گھڑتے ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پھر گرم بھوبل مین ڈالتے ہین تا پختہ ہووت جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمھارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنے جلدی پکاتا ہے درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی ف۔ع جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہوجاویگی اور طعام بہشتیون کی ہوگی اول ہی بہشت مین جانے کے وقت کھاوینگے پس بعضون نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہے اور کہا کہ کچھ مستبعد نہین ہے قدرت حق تعالے سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کر دے اور بہشتیون کے کھانے کو دے اور اولی بھی یہی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہے بخوف درازگی کے نہین لکھات پس بعد فرمانے آنحضرتؐ کے اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بخشے خدا اے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ مہمانی بہشتیون کے یعنے وہ کھانا کہ اول اُنکے آگے لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنے از راہ تعجب اور آگاہ کرنے کے پھر ہنسے آنحضرتؐ ف۔ح یعنے بسبب موافق ہونے خبر آنحضرتؐ کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت سے خبر دی تھی اُسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پھر کہا اُس یہودی نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ سالن

اہل جنت کے کہ جس سے روٹی لگا کر کھاوینگے وہ بالام ہے اور نون فـ بالام ب موحدہ او تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اُسکے نہ سمجھے تـ کہا اُنھوں نے اور کیا ہے یعنے معنے اسکے کہ ذکر کیا تو نے کہا بیل او مچھلی کھاوینگے اُنکے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگہ پر پڑھ رہا ہے ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ز ح یہ وہ جماعت ہے کہ بحساب بہشت مین جاوینگے او منہہ اُنکے چودھوین رات کے چاند سے ہونگے اور ہو سکتا ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہے اور ہو سکتا ہے کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جبکہ صحابہ معنی اُسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے کہ یہودی بیان کرے بوحی الٰہی بیان کیا (وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَیَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنے بعد بعث کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے ف ع سوار ایک قسم پر ہین اون تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور منہہ پر چلنے والے جیسے آتا ہے دوسری فصل مین ت ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنے بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی ہین کہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اُنکی ہے اور فرقہ دوسرا ڈرنے والا ف ع یعنے آگ دوزخ سے اور وہ ہین کہ ڈرتے ہین ولیکن اجتناب کرتے ہین اُس سے اُسمین تنبیہ ہے اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہے عبادت اُسکی سے خوف پر ت حالانکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر ف یعنے بقدر مراتب اپنے کے استراحت پاوینگے اپنی سواریون پر اور باقی چلتے ہونگے اپنے قدمون پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب ان دونون قسمون کی ہے بسبیل کنایہ او تمثیل کے پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اُسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اُسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین نہ ذکر کیے قیاس پر چھوڑے اور ہونا گنتی کتنے شخصون کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہے یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربون کا ہے قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہے ت اور جمع کریگی باقی لوگون کو آگ قیلولہ کریگی آگ یعنے اُنکے ساتھ رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ اُنکے جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ اُنکے جہان صبح کرینگے وہ اور شام کریگی آگ ساتھ اُنکے جہان شام کرینگے ف یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہے کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اُنکے جدا نہین ہونگی اور شارحون کو اختلاف ہے اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہے بعد اُٹھنے مردون کے گور سے یا پہلے اسکے ہے علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہے اور اول ظاہر و صواب تر ہے واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِبْرَاھِیْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِیْ یُؤْخَذُ بِھِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَیْحَابِیْ اُصَیْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّھُمْ لَنْ یَّزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ اِلٰی قَوْلِہِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباس سے اُسنے نقل کی نبی سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگے اور اُٹھائے جاؤگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب مردے قبرون سے اُٹھینگے تو تمام اجزا بدن کے بدستور ملجاوینگے اسلیے کہ جب جو چیز یعنے ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالے کے ساتھ کلیات اور جزئیات کے اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالے کے بہ نسبت اشیا ممکنات کے ت پھر پڑھی حضرت نے یعنے ازراہ استشہاد و اعتقاد کے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اُنکو اول پیدایش مین یعنے مان کے پیٹون سے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ویسا ہی پھر پیدا کر نکالینگے ہم قبرون سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہے یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالے یعنے اُس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اُسکا اور فرمایا آنحضرت نے اور اول اُن شخصون کے کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین ف ع اسلیے کہ اول اون شخصون کے ہین کہ فقیر کو پہناتے ہین یا اسلیے کہ اول راہ خدا مین یہ ننگے کیے گئے تھے آگ مین ڈالنے کے لیے پس اس فضیلت سے اسوجہ کر دلیل نہین ہو سکتی ہے اوپر افضل ہونے اُنکے کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور حقیقت میں یہ اعزاز و اکرام انکا ہی بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ یہ ہو کہ بعضی روایت میں آیا ہو کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑوں کے کہ دفن کیے گئے ہیں اٹھینگے
اور اولیت ابراہیمؑ کی احتمال ہو یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھی میں نے حدیث جامع صغیر میں انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم
عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیوں میں سے پکڑے جاوینگے
اور لیجائے جاوینگے بائیں ہاتھ کی طرف یعنے دوزخ کو کہ دوزخ ادھر ہی ہوگی پس کہونگا میں یعنے بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانے انکے کے یہ اصحاب میرے ہیں اور
میرے اصحاب کو لیے جاتے ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ سے پھرے برگشتہ دین سے اور پھر گئے اپنی ایڑیوں پر اسوقت سے کہ جدا ہوا تو انسے پس کہونگا میں جیسا
کہ کہا بندہ صالح نے یعنے عیسیٰؑ نے اور تھا میں انپر گواہ اور واقف انکے احوال کا جب تک کہ تھا میں درمیان انکے اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہو العزیز الحکیم ق ح اور مضمون تمام
آیۃ کا یہ کہ عیسیٰؑ نے کہا کہ جب تک میں انہیں تھا انکے حال پر واقف تھا اور چھوڑا میں نے انکو کر میں ادا رسالت حق کے کہیں اور جب اٹھایا تونے مجھکو انمیں سے تھا تو نگہبان
اور واقف انکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہو اگر عذاب کرے تو انکو اور گرفتار کرے تو انکو انکی کرتوت پر بندے تیرے ہیں جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہیں کہسکتا کیوں
کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو انکو اور درگذر کرے تو انکے عذاب سے تو غالب اور حکیم ہو اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہیں ہیں اسلیے کہ ہمکو یقیناً معلوم ہو کہ کوئی انمیں سے
بعد آنحضرت کے مرتد نہیں ہوا بلکہ مراد انسے وہ اجلاف اعراب ہیں کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ میں اور پھر مرتد ہو گئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور مانند انکے کے
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا قلت یا رسول اللہ
الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضہم الی بعض فقال یا عائشۃ الامر اشد من ان ینظر بعضہم الی بعض متفق علیہ) اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ کہا میں نے یعنے عائشہؓ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت
سب دیکھیگا بعض انکا طرف بعض کے یعنے مرد و عورت ننگا دیکھینگے مردوں اور عورتوں کو پس انکے ننگا جمع ہونے میں کیا حکمت ہو پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ کام
اسدن میں سخت تر ہو اس سے کہ نگاہ کریں بعضے بعضوں کو یعنے کہاں فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسی کو نگاہ کر سکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لکل امرء منہم یومئذ
شان یغنیہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس ان رجلا قال یا نبی اللہ کیف یحشر الکافر علی وجہہ یوم القیمۃ قال الیس الذی امشاہ علی الرجلین فی الدنیا قادرا
علی ان یمشیہ علی وجہہ یوم القیمۃ متفق علیہ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے منہ پر دن قیامت کے یعنے
کیونکر ممکن ہوگا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں ہو شان وہ کہ جسنے چلایا اسکو دونوں پاؤں پر دنیا میں قادر ہو چلانے اسکے پر منہ کے بل دن قیامت کے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی ابراہیم اباہ آزر یوم القیمۃ وعلی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک
لا تعصنی فیقول لہ ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراہیم یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ تعالی انی حرمت
الجنۃ علی الکفرین ثم یقال لابراہیم انظر ما تحت رجلیک فینظر فاذا ہو بذیخ متلطخ فیؤخذ بقوائمہ فیلقی فی النار رواہ البخاری) اور روایت ہو ابوہریرہ سے انسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنے باپ آزر سے دن قیامت کے اس حال میں کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنے بسبب غم و فکر کے اور
غبار ہوگا پس کہینگے اسکو ابراہیمؑ کیا نہیں کہتا تھا میں تجھکو کہ نافرمانی نکر میری یعنے اس چیز میں کہ خبر دوں تجھکو حق تعالی کی طرف سے پس کہیگا ابراہیمؑ سے باپ انکا
پس آج کے دن نافرمانی نکرونگا تمھاری یعنے شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیمؑ اے پروردگار میرے تحقیق تونے وعدہ کیا تھا مجھسے کہ نہ رسوا کریگا تو مجھکو اسدن
کہ اٹھائے جاوینگے لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میرے باپ کی رسوائی سے کہ بہت دور ہو اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق میں نے
حرام کی بہشت کافروں پر یعنے التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہیں کہ یہ کافر ہو پھر کہا جاویگا ابراہیمؑ کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہو تیرے پاؤں کے نیچے پس دیکھینگے ابراہیمؑ
اپنے پاؤں کے نیچے پس ناگہاں آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبر میں پس پکڑے جاوینگے پاؤں اسکے اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ میں نقل کی یہ بخاری نے ق ح

آزر کی ایسی خوار صورت اسلیے بنجاویگی تا محبت پدری ابراہیمؑ سے جاتی رہے اور کہا ہی علمانے اگرچہ ابراہیمؑ نے آزر سے تبری کی تھی اور بیزار ہوئے تھے دنیا مین
ولیکن جب روز قیامت کے انکو دیکھینگے تو مہر پدری دامنگیر انکی ہوگی اور اُسکے لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہووے جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے
اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکے کہ ایمان لائے ہون خفیہ اور انکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری انکی اس سے
بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کے یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی انکو واللہ اعلم (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَذْہَبَ عَرَقُہُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُہُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
پسینا گرائینگے لوگ دن قیامت کے یعنے ابتدا سر مین یہان تک کہ جاویگا پسینا انکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق انکو یعنے پہونچیگا انکے دہانون تک مانند
لگام کے اور باز رکھیگا انکو کلام سے یہان تک کہ پہونچیگا انکے کانون تک ف ع لوگ یعنے سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا گرائینگے پس ذکر کرنا انکا قبیلہ اکتفا سے ہی
اور ظاہر یہ ہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین اُنسے اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت
حرارت آفتاب اور آگ کے ہوگا اور لگام کریگا آگے آتا ہی کہ لوگ متفاوت ہونگے اپنے احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْہُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِہِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْہُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَ
مِنْہُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْہُمْ مَنْ یُّلْجِمُہُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی مقداد سے
کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہان تک کہ ہوگا آفتاب مقدار ایک کوس کے اور بعض نے
کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کے یعنے نہایت قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملون کے پسینہ مین پس بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینہ ٹخنون تک ف ح اور
یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل انکے بہت اور خوب تر ہین اور اسی قیاس پر اورون کو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اُتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا ت
اور بعضے انمین وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے گھٹنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکی کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا انکو
عرق لگام کرنا یعنے دہانے تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف نقل کی
یہ مسلم نے ف ع کہا ابن ملک نے کہ اگر کہے تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضون کے دہانہ تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسرے کے ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے
ہم کہ تھانب رکھیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اسکے کے پس نہین پہونچیگا اسکے غیر کی طرف کچھ جیسے کہ تھانب رکھا جاری ہونا دریا کا موسی کے لیئے
کہتا ہون مین کہ یہ جواب معتمد ہی اسلیے کہ تمام امور آخرت کے بحسب خرق عادت کے ہونگے نہین دیکھتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو انمین سے عذاب
ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہ ہی کہ دو شخص سوتے مین خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا
خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھے ہوتے ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا درد و مصیبت مین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ
یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَہَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا
وَّمِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَہْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَہْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَہْلِ الْجَنَّةِ
فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ کَشَعْرَةٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابوسعید خدری سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا فرماویگا اللہ تعالے یعنے روز قیامت کے محشر مین اور ندا کریگا اے آدم پس کہینگے آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور
سب بھلائیان تیرے دونوں ہاتھون مین ہین فرماویگا اللہ تعالے نکال تو لشکر آگ کو یعنے جو کہ دوزخ مین بھیجنا انکو منظور ہی اپنے فرزندون مین سے انکو نکال اور

جدا کر دینگے آدم اور کیا ہی مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالیٰ ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے یعنے یہ ہزار دوزخیون کی ہی کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بھیجے
اور باقی دوزخ کو **ف ع** یہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اسمین سے ہر سومین سے ننانوین دوزخ کے لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہی کہ مفہوم عدد کا
معتبر نہین ہی اور مقصود اس سے تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار تو ہین پس ہونگے
ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے کافر اور ہر سومین سے ننانوین گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام
ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ما سوا یاجوج و ماجوج کے بقرینہ اسکے کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول
متعلق سب خلائق کے ہی اور ... ساتھ امت مرحومہ کے یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارون کو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار
مومنین کو ت پس نزدیک اس حکم کے بڑھا ہو جائیگا خرد سال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا **ف ع** ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر
اسوقت مین خرد سال ہو تو ہیبت اس حال اور صدمہ اُس مقال کے سے بڈھا ہو جائے اور بالفرض اگر اسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کے پیٹ اُسکا
گر پڑے اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سے اُٹھے اور ہیبت اُس مقام سے حمل اُسکا گر پڑے اور اسی طرح خرد سال بھی اُٹھین اور وقت وقوع اس حال
کے بڈھے ہو جائین بروقت جانے بہشت کے جوان ہو جائین ت اور دیکھیگا تو ای مخاطب اس حال مین لوگون کو مست یعنے نشے مین بسبب خوف کے اور نہین ہونگے
وہ مست یعنے شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالیٰ کا سخت ہی یعنے یہ مستی و مدہوشی اسی سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنے خوف و حسرت سے بہکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سے
ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنے واسطے سمجھانے اور تسلی انکی کے کہ خوش ہو ؤ اور غم نہ کھاؤ پس تحقیق تم مین سے
ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سے ہزار **ف ع** یعنے یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سے ہونگے کہ پائے جائینگے بشمار ہر شخص کے تم مین سے ہزار انمین سے پس
اس صورت مین بہت ہونگے اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب وجود ملائکہ مقربین اور
حور عین کے پس صحیح ہوئے معنے حدیث قدسی کے غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتھ کثرت اگلی امت کے بھی سوائے یاجوج و ماجوج کے کہ اگر تم آدھے اہل بہشت
ہو ؤ اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سے تو گنجایش رکھتا ہی جیسے کہا راوی نے ت پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے
ہاتھ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہو ؤ تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنے بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننے اس نعمت کے
پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو ؤ تم تہائی اہل بہشت کے **ف ع** شاید کہ تدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پھٹ جائین
دل انکے بہت خوشی کے بارے دفعۃً یا بنظر داخل ہونے انکے کے کئی دفعہ مین کہ پہلے چوتہائی ہون پھر تہائی وغیر ذالک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر
دیتے رہے خوشخبری سنانے کے لیے جیسے کہ وحی اُتری **ف** پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدھے اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہین ہو
تم درمیان لوگون کے قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرت کے ہو ساتھ اسکے کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی
اسّی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام امتون کی اور ممکن ہی یہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حدیث مختصر واقع
ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کے کہ آگے آتی ہی (وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ وَّیَبْقٰی
مَنْ کَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَآءً وَّسُمْعَۃً فَیَذْہَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُوْدُ ظَہْرُہٗ طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی اسی ابو سعید سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف ت** یعنے دکھاویگا شدت و محنت اپنی خلق کے لیے اور یہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر
کرنے کے خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضے کچھ تاویل نہین کرتے اور علم اسکا سپرد بخدا تعالیٰ کرتے ہین

جیسے کہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسی مین ت پس سجدہ کریگا اُسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف
ت یعنے بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ مین واسطے طلب دور ہوجانے شدت کے یہ سبب اس قربت کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مخلص
ہین اور بعضی ضعیف روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اُسکو سجدہ کرینگے لوگ ت اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا مین واسطے دکھانے
اور سنانے لوگون کے از راہ نفاق اور شہرت کے کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس ہوجائیگی پیٹھ اُسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑیگی نہین وقت
جھکنے اور اوٹھنے کے پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اُسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنے جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پر پشہ کے ہوگا اللہ کے نزدیک یعنے نہین ہوگی کچھ قدر و منزلت اُسکی اللہ کے نزدیک
اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنے تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور اپنے کردار کو اچھا جانتے ہین عمل اُنکے ضایع اور نابود ہین اس آیۃ کو پس قائم نہین کرینگے
ہم اور نہین رکھینگے کافرون کے لیے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا
عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا
پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ اُسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کہ کیا ہین خبرین زمین کی کہ بیان کریگی اُنکو کہا صحابہ
نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنے مرد و زن کے ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہی اُسکی پشت پہ
اس طرح سے کہ کیکی کیا مجھپر ایسا اور ایسا یعنے طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنے فلانے مہینے مین اور فلانے سال مین پس یعنے شہادتین
مذکورات خبرین اُسکی ہین نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ
قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی اُسی
ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنے پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائیو
پہلے فوت ہونے کے کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اُسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ زیادہ کی نیکی اور اگر ہی
بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ
اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى
اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے
لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کے بل چلتے ف ع اول قسم کے تو وہ مومن ہین کہ ملائے ہین
نیک اعمال ساتھ برون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلینگے منہ کے بل یعنے برخلاف عادت کے کہ چلتے ہین پانون سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا اُنکو پانون کے بل وہ قادر ہی
اوپر چلانے اُنکے کے مونھون کے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق اور چلینگے ساتھ مونھون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے ف ع یعنے اور مانند اُسکے قسم موذیات
سے یعنے منہ اُنکے بجاے اُنکے ہاتھ و پانون کے ہوجاوینگے جیسے کہ ہاتھ و پانون سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اُسکی سے بچتے ہین ویسی ہی اپنے
مونھون سے کرینگے اور منہ اُنکے کام پانون کے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت و فرمانبرداری نہ رکھی اللہ تعالی نے اُنکو

خوار و سرنگون کیا (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنے احوال اُسکے کے گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورۂ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ح اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا انکا اگر حضور دل سے انکو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کہے گئے نے کہ اللہ تعالے نے سچ خبر دی ہے انکو یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانے والے پہننے والے یعنے چین والے اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچینگے انکو فرشتے زمین پر منہ کے بل اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے ف ع نہ چلینگے سہولت و راحت سے اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسرے مسلمان گنہگار ہین اور ڈالیگا اللہ تعالے آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنے سواریون پر کہ جنکی پیٹھون پر سوار ہونگے پس نہین باقی رہیگی سواری یہان تک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اُسکے لیے باغ دیگا اُسکو بدلے مین اونٹ کے اور باوجود اسکے قدرت نہین پائیگا اُسپر اور وہم نہین پہونچیگا ف ح جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اسکا اس باب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل لیکون له حدیقة صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسی طرح قول آپ کا طاعمین کاسین ظاہر ہے اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے جیسے کہ اس باب مین ذکر اسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کرکے ترجیح اسی کو دی ہے کہ یہ حشر قیامت ہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہے قول تورپشتی کا صواب پر ہے اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کے ہے کہ زیادہ کیا ہے اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے دفع کرنا اسکا باین نہج کہ کہا جاوے کہ یہ حدیث ملگئی ہے اور حدیث کے ساتھ پس لائق ہے کہ حمل کیجاوے مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تورپشتی نے اوپر بھی نقل کی ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ باب ہے حساب اور قصاص اور میزان کا ف ح حساب گننا اور یہان مراد ہے گننا کردار بندون کا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہے اور اُسپر روشن ہے ولیکن یہ اسلیے کرینگے کہ تا حجت ہو اُنپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہے پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھ شخص کے مانند اُسکے کہ کیا ہے اُسنے چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنے کے بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنے کے اور مارنا عوض مارنے کے روز قیامت کے اور جسنے کسی سے کچھ کیا اور اُسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور چھی ہو بدلہ اُسکا اس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اُٹھاوینگے جیسے کہ بکری شاخ دار نے بے شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہے اس چیز سے کہ جانی جاوین اُس سے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اُسکے دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو پکڑ کر تولتے ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتے ہین اور دوری درمیان دو پلڑون کے ایسی ہوگی جیسے درمیان مشرق و مغرب کے تولینگے اُسمین نامے اعمال کے کہ ایک پلڑے مین نیکیون کے اعمال نامے ہونگے اور ایک مین برائیون کے اور بعضون نے کہا ہے حسنات کو اچھی صورتون مین بنا کر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کی آگے آتی ہے مقوی قول اول کی ہے اور ظاہر نصوص بھی

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنے بتقدیر مناقشہ کے اور مراد ہلاک سے عذاب ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نے یہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطے رفع اشکال کے کہا مین نے کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنے اہل نجات کے حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنے ہاتھ مین پس قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نے یعنے میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہ حساب آسان کہ فرمایا ہے مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا ف ح جیسے کہ کہین یہ کیا تو نے اور وہ کیا تو نے بغیر اسکے کہ کد و کاوش کرین اس سے اور دقت ڈالین اسپر اور تیسری فصل مین آتا ہے کہ حساب آسان یہ ہے کہ نامہ اعمال اسکا دکھاوینگے تا دیکھے پھر درگذر کرینگے ف لیکن مراد یہ ہے کہ جو کوئی کد و کاوش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی جاوے اسپر اور پورا حساب لیا جاوے کچھ نہ چھوڑا جاوے قلیل وکثیر سے ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہے اور اول عرض واظہار ہے فقط ف ع حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہے کہ لفظ حدیث کے عام ہین بیچ عذاب دینے ہر اُس شخص کے کہ حساب کیا جاوے اور لفظ آیہ کے دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعضے اُنکے نہین عذاب دیے جاوینگے اور راہ تطبیق کی اسمین یہ ہے کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہے ظاہر کرینگے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اُن اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اس سے واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہے کہ دار وگیر کیجاویگی واسطے اظہار عدل کے اور بزاز وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوے تو اسکو کہ محروم رکھے تجکو اور عفو کرے اس سے کہ ظلم کرے تجپر اور سلوک کرے تو اس سے کہ انقطاع کرے تجھسے ف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اس سے رب اُسکا یعنے بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اُسکے اور درمیان پروردگار اُسکے کے ترجمان یعنے وہ بہانیہ کہ سمجھاوے کلام اسکا اور نہ پردہ کہ چھپاوے بندے کو اُسکے رب سے پس دیکھیگا بندہ داہنی طرف اپنے پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے عمل اپنے سے یعنے صالح کو صورت بنکر آوینگے یا جزا اسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے یعنے برے عمل ف ع یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو کچھ امر اہم درپیش ہوتا ہے تو داہنے بائین دیکھتا ہے پس دیکھنا ویسا ہی ہوگا ت اور دیکھیگا آگے اپنے پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنے منہ اپنے کے پس بچو آگ سے یعنے جب بچا نا ممکن ہے تو پس بچو آگ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو ف ع یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سے اور ظلم نہ کرو کسی پر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنے اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نزدیک کریگا مومن کو یعنے اپنی رحمت سے پس رکھیگا اُسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اُسکو یعنے اہل محشر مین بسبب پرسش گناہون کے اور ظاہر ہونے اُنکے کے شرمندہ اور رسوا نہو ف ع اور مومن معنی مین شامل نکرہ کے ہے یعنے کوئی مومن ایسا ہوا اور بعید نہین ہے مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ اُس بندے کے حق مین ہے کہ نہ غیبت کرتا تھا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تھا بسبب فضیحت مسلمان کے بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کے اچھے بندون کی اور نہ باعث ہوتا تھا کسی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اسکو ازراہ جزا مطابق عمل کے ت پس فرماویگا اللہ تعالے مومن کو کیا پہچانتا ہے تو

فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میرے پہچانتا ہون اُن گناہون کو یہان تک کہ اقرار کروادیگا اللہ تعالی اُس مومن سے ساتھ
گناہون اُسکے کے اور گمان کریگا مومن اپنے دل مین کہ ہلاک ہوا یعنے بسبب پانے سزا گناہون کے فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈھانکا مین نے اُن گناہون کو
تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا انکو تیرے لیے آج کے دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اُسکی کا اور ہر کافر اور منافق پس پکارا جاویگا انکو روبرو خلائق کے کہ یہ وہ
لوگ ہین جنھون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ہٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالے ہر مسلمان کے یعنے مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنے ایک کو اہل کتاب مین سے پس لفظ
او تنویع کے لیے ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سے ف لفظ فکاک کر چھٹانی اور فکاک زیرف اور زبر اُسکے سے وہ چیز کہ
اُس سے گرو چھٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تھا اور اس یہودی یا نصرانی کو اُسکے بدلے آگ مین بھیجا اور اُس مسلمان کو نکالا اور تاویل اُسکی یہ ہی کہ ہر
مکلف کے لیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اُسکا کہ دوزخ مین تھا تبدیل کیا جاویگا ساتھ مکان
اُسکے کہ بہشت مین تھا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اُسکے ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین بیچ جگہون اُنکی کے کہ دوزخ مین ہین پس گویا کافر
مومنون کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے اور مراد یہ نہین ہی کہ کافرون کو بسبب مومنون کے گناہون کے عذاب کرینگے کیونکہ آ ہی چکا ہی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونے اُنکے کے ہی ساتھ عداوت مومنین کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ہَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ہَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَآءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُہُوْدُکَ فَیَقُوْلُ
مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْہَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ
عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام
دن قیامت کے پس کہا جاویگا انکو کیا پہونچائے تمنے یعنے اوامر احکام آلہی امت کو پس کہینگے ہان پہونچادیے تھے مین نے ای رب میرے ف یہ نہین منافی
ہی قول اللہ تعالی کے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پھر پوچھی
جاویگی امت اُنکی یعنے امت دعوت کہ کیا پہونچائے تمکو یعنے نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت اُنکی اور کہے گی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا
یعنے نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیرے یعنے دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالے نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی
واسطے قائل کرنے امت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میرے محمد ہین اور امت اُنکی ف یعنے امت اُنکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگے اور پہلے ذکر کیا حضرت کو
تعظیم کے لیے اور کچھ بعید نہین ہی کہ حضرت بھی گواہی دین نوح کے لیے اسلیے کہ وہ جگہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ کو
کہ پس لایا جاویگا تمکو ف اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگے اس عرض اکبر مین پھر لائے جاوینگے رسول اول اُنکے نوح ہو
اور لائے جاوینگے گواہ اُنکے کہ یہ وہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پہونچادیے تھے احکام الہی امت کو ف اور نبی تمہارے مزکی تمہارے
ہونگے یا تم اور نبی تمہارے ساتھ تمہارے گواہی دینگے پس اس صورت مین نرا انھین کا ذکر کرنا تغلیبًا ہوگا ت پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے
واسطے تحقیق اور تصدیق اس حال کے یہ آیۃ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکے فرماتا ہی اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم
گواہی دینے والے لوگون پر یعنے اُن کفار پر کہ پہلے تمہارے گذرے ہین اور ہونگے پیغمبر تمپر گواہ ف گواہی دینی اُنکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسے گواہی دی تم
نوح پر کہ پہونچائی نوح نے اُنپر رسالت کہ بھیجے گئے تھے اُنپر اور ہونا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا گواہ اُنپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ

وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی پھر کوئی سے کچھ نہیں پہونچایا تو انبیا امت محمد کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا اُنسے کہ تم کیا جانتے اور کہان سے گواہی
دی تمنے وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا بیچ اسکے پس گواہی دی ہمنے ساتھ گواہی اسکی کے بعد ازان اسمین انبیا کی کلام بیچ صدق وعدالت اس امت کے
کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل وتزکیہ انکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل وصادق ہین یہ مین سننے ہونے رسول کے گواہ انپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو
گواہ دست پر کیا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور انکی گواہی استوں پر ثابت کی تو آپ بھی گواہی دی اسپر اسی اعتبار سے کہا محمد وامتہ فافہم ت نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے (وعن انس قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال هل تدرون مما اضحك قال قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربه
يقول يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فاني لا اجيز على نفسي الا شاهدا مني قال فيقول كفى بنفسك اليوم عليك شهيدا وبالكرام الكاتبين شهودا
قال فيختم على فيه فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام قال فيقول بعدا لكن وسحقا فعنكن كنت اناضل رواه مسلم) اور روایت ہے
انس سے کہا تھے ہم پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کس چیز سے ہنستا ہون مین ف اسمین اشارہ ہے
طرف اسکے کہ نہیں لائق ہے ہنسنا مگر کسی امر غریب وحکم عجیب سے ت کہا انس نے کہا ہمنے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا ہنستا ہون مین سبب
منھ در منھ کلام کرنے کے بندے کے اپنے رب سے یعنے قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تھے مجھکو ظلم سے یعنے کیا نہین فرمایا تونے کہ ظلم نہین
کرتا مین بندون پر بمقدار ذرہ کے فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالی ہان پناہ دی مین نے تجھکو ظلم سے اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ
کہ پس اگر پناہ دی تو نے مجھکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوا اسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے ف یعنے اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر کچھ
مین سے مجھپر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ سمجھا کہ اللہ تعالی قادر ہے
اسپر بھی کہ وہ اُنکی ذات سے اُسپر گواہ پیدا کرے کہ اُسکو مجال انکار اور گنجائش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا تھا بندے کا یا مہر کرنی حق تعالے
کی بندے کے منھ پر اور بلوانا ارکان اعضا کا ساتھ اس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا انکو اور دعا بد کرنی انپر جیسے کہ آگے آتا ہے ت فرمایا آنحضرت نے پس
فرماویگا اللہ تعالے کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کے دن تجھپر گواہ اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندون کے ہین گواہ ف گواہ
کچھ یا ان فرشتون کا زیادہ ہے مقصود پر واسطے تقریر تاکید کے بعد ازان کہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ اب اُسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا فرشتون کو بھی
گواہ کیا اور تنہا انکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا ت فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندے کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندے
کے کہ بولو پس بولینگے ارکان اسکے ساتھ افعال اسکے کے کہ کیے تھے بسبب انکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام اسکے کے ف یعنے
اٹھائی جاویگی مہر اسکے منھ سے یہان تک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینی انکی زبان تو تکلم آیۃ مین مراد ہے ساتھ اور طرح کے کلام کے خلاف
عادت کے واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی
کے لیے جھگڑتا تھا مین ف یعنے اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگون سے اور دفع کرتا تھا ضرر
تمسے یعنے محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن وبدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول
اللہ تعالے کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ
قال قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة قال هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة
البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما قال فيلقى العبد فيقول اي فل الم اكرمك
واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى قال فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني قد انساك

كما نسيتني ثم يلقى الثاني فذكر مثله ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع
فيقول ههنا إذا ثم يقال الآن نبعث شاهدا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك
ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي سخط الله عليه رواه مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے
ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع وخلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر میں کہ نہو چھپا ابر میں کہا صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا
پس کیا نزاع وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات میں کہ نہ چھپا ہوا بر میں کہا نہیں فرمایا پس قسم اُس خدا کی کہ بقا ذات میری کا دست قدرت اُسکی
میں ہے نزاع وخلاف نہیں کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے جیسے خلاف وشک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے ف ح یعنے بیچ دیکھنے اُنکے کے
خلاف ونزاع وشک نہیں کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے میں بھی نہیں کرنے کے جان کہ لفظ تضارون ساتھ پیش ت کے اور تشدید ر کے اور تخفیف اُسکی کے
دونوں طرح آیا ہے اگر تشدید سے ہو تو مضارت سے ہے بمعنے ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہے کہ وہ بھی بمعنے ضرر کے آتا ہے اور معنی یہ ہیں کہ ضرر نہیں کریگا ایک
دوسرے کو ساتھ مجادلہ اور منازعت کے تا بیچ مخالفت ایک دوسرے کے پڑے اور تکذیب ایک دوسرے کی کرے دیکھنے میں اور صحت نظر میں بسبب نہایت ظاہر
واضح ہونے کے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بعضے صاحب بعضوں کے نہیں ہونگے تا ضرر کرے ایک دوسرے کو اور مجمع البحار میں کہا کہ مضارت بمعنے اجتماع
واژدہام کے ہے وقت نظر کے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ بمعنے مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے کے ہے کہ نزدیک معنی اژدہام واجتماع کے ہے اور کہا کہ
مضایقت بیچ دیکھنے اُس چیز کے ہوتی ہے کہ بیچ مکان واحد کے اور جہت مخصوص کے اور اوپر اندازہ خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہے ساتھ میم
جگہ ر کے اور وہ بھی ساتھ پیش ت کے اور تشدید میم اور تخفیف اُسکے کے ہے تشدید سے مشتق ہے ضم سے اور تخفیف سے ضیم سے ضم بمعنے اجتماع اور اژدہام کے اور
ضیم بمعنے ظلم وستم کرینگے اور مآل معنی کا ہر تقدیر ایک ہی ہے ت فرمایا آنحضرتؐ نے جب دیکھینگے بندے پروردگار تعالے کو خطاب کریگا اللہ تعالے ایک
بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی میں نے تجکو یعنے تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا میں نے تجکو یعنے تیری قوم میں اور کیا نہیں دی
میں نے تجکو بیوی یعنے تیرے جنس سے اور پیدا کی میں نے تجھمیں اور اُسمیں محبت وانست اور اُلفت اور کیا نہیں تابعدار کیے میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ
اور کیا نہیں چھوڑا میں نے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہو وسے تو اور لیوسے تو چوتھائی غنیمت ف ح جاہلیت میں یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی
غنیمت میں سے لے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تو نے اور دیا تو نے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تو نے فرمایا آنحضرتؐ نے
پس فرماویگا پروردگار تعالے آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہیں گمان کرتا تھا میں اور غافل تھا اُس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس
فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق میں بھول جاؤنگا تجکو یعنے آج چھوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسے کہ بھولا تو مجکو ف ع یعنے دنیا میں میری طاعت کو حاصل یہ کہ تیرے
ایسے انعام کیے تجھپر تجکو شکر کرتا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا اگر زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا میں بھی اب معاملہ بھولنے کا سا کرونگا
جزا دینے میں اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہے کذلک اتتک آیتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسے ت پھر خطاب وملاقات کریگا اللہ تعالے
دوسرے بندے سے پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے بیچ خطاب حق کے اس بندے سے اور جواب بندے کے اُس سے مانند اُسکے کہ اول بندہ میں مذکور ہوا پھر
ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اُس سے مانند اُسکے کہ کہا بندہ اول سے پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار میں ای رب میرے ایمان لایا میں تجھپر اور تیری کتاب
پر اور تیرے پیغمبروں پر اور نماز پڑھی میں نے اور روزہ رکھا میں نے اور تصدق کیا میں نے یعنے زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس کی بھلائی کی جسقدر کہ ہوسکیگی پس فرماویگا اللہ تعالے
کہ یہاں ٹھہرے یعنے جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتوں کی شکر گزاری کیا تو نے تو ٹھہر تا دکھاؤں تجکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پھر کہا جاویگا اُس بندے کو
کہ ابھی پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجھپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجھپر پس مہر کیجاویگی اُسکے منھ پر اور کہا جاویگا اُسکی ران کو کہ بول پس بولیگی

ران اُسکی اور گوشت اُسکا اور ہڈی اُسکی یعنے جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھ عملون اُسکے کے ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پانوؔن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر امقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسے کہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہ سوال وجواب اور مہر کرنی بندے کے منھ پر اور بولنا اُسکے اعضاء کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہو کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا ے تعالے بیچ عذاب کرنے اُس بندے کے اُسی کی نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اُسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہو کہ خفا ہو اللہ اُسپر اور ناخوش ہوا اللہ اُس سے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ) اور ذکر کی گئی ہو حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہو یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتھ روایت ابن عباس کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہو ابو ہریرہ کی روایت سے اور ہمنے اُسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہو بروایت ابن عباس کے اور صواب یہ تھا کہ یون کہتے کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسے کہ اوپر گذری

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) روایت ہو ابو امامہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار نہین مناقشہ اُنکے لیے محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپین میرے رب کی لپیون مین سے ف مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہو یا کثرت اور اسی طرح لپین بھی کنایہ ہو کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى) اور روایت ہو حسن سے اُسنے نقل کی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنے اللہ تعالے کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس ابہر دو بار مین تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف پہلی بار مین تو دفع کرینگے اپنے نفسون سے ملامت کہینگے نہین پہونچائے ہمکو انبیا نے احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالے سے اور دوسری بار مین اقرار کرینگے مثلا ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نے یہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کے اور مانند اُنکے کے ت اور ہر تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک اُسکے اُڑینگے اور پہونچینگے نامے اعمال اُنکے ہاتھون مین یعنی سب مکلفین کے ہاتھون مین بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے اُنمین سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ مین یعنے وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے اُنمین سے لینے والے ہونگے اپنے بائین ہاتھون مین ف ع یعنے وہ اہل شقاوت ہونگے پس اُس وقت تمام ہوجائیگا قضیہ اور متمیز ہوجائینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہین صحیح ہو یہ حدیث اس بات سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہین نہین سنی اُنھون نے حدیث ابی ہریرہ سے ف ع یعنے اسناد اسکی منقطع ہو غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح مین کہ بخاری نے روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہین اور ابو مسلم نے اُس سے کچھ روایت نہین کی نقل میرک ت اور بتحقیق روایت کیا ہو اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ اُنھون نے نقل کی ابو موسی اشعری سے ف ع یعنے پس یہ حدیث متصل ہو اُسکے طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اسکی اسناد مین اور بعضون نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہو کئی صحابہ سے مانند ابی موسے اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے (وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سے دن قیامت کے پھر
کھولیگا اسپر ننانوین طومار ہر طومار مانند درازی بصر کے ہوگا یعنے دراز وہان تک کہ بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالے اس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں مین
ہے کچھ کہ نہین کیا مین نے کیا ظلم کیا ہے تجھپر میرے لکھنے والون نے یعنے کرام کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال واحوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہین ای پروردگار میرے
کچھ انکار نہین کرسکتا اور نہ تیرے کاتبون نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا تیرے لیے کچھ عذر ہے یعنے اس چیز مین کہ کیا تونے کہ سہوا کیا ہو یا خطاءً یا جہلاً اور مانند انکے
کہیگا نہ ای پروردگار میرے کچھ عذر نہین ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنے ہمارے پاس ایک ہے چیز کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لیے ہمارے پاس
ایک نیکی ہے یعنے بڑی اور مقبول کہ مٹاویگی تمام اُن گناہون کو کہ تیرے پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہے تجھپر آج یعنے ساتھ ناقص کرنے ثواب تیرے کے اور نہ زیادتی عذاب کے تجھپر
پھر نکالی جاویگی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اُسمین یہ کلمہ اشہدان لاالٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور
بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے ت پھر فرماویگا اللہ تعالے حاضر ہو وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے کے یا آ وزن لینے پر کہ میزان ہے یعنے جسوقت یہ
چٹھی ساتھ ننانوین طومار گناہون کے تولی جاوے تو بھی حاضر ہونا کہ ظاہر ہو تجھپر انتفا ظلم اور ظہور عدل اور متحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا مناسبت
اس ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سے طومارون کے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنے یہ چٹھی عظیم ہے تولنا چاہیے اسکو تو تجھپر ظلم نجاوے فرمایا
آنحضرت نے پس رکھے جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو مین اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے مین پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہین بھاری
آویگی ساتھ نام خدا کے کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بھاری ہے اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ
فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ
فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ
إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی نے یاد کیا یعنے اپنے دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنے اُسکے ڈر سے
پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سبب ہے رونے تیرے کا کہا عائشہ نے کہ یاد کیا مین نے آگ کو پس روئی مین یعنے اُسکے عذاب کے ڈر سے پس آیا
یاد رکھو گے تم اپنے اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایپر تین جگہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنے بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی
سب خلائق کے لیے ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اُسکی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے اعمال نامون کے جسوقت کہ کہا
جاویگا یعنے از راہ خوشی کے کہیگا وہ شخص کہ جسکے داہنے ہاتھ مین ملیگا لوگون کو پڑھو عملنامہ میرا یہان تک کہ جانے کہ کہان پڑا عملنامہ اُسکا آیا اُسکے داہنے ہاتھ مین یا
بائین ہاتھ مین پیٹھ کے پیچھے سے ف ع دایان ہاتھ گلے مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ت
اور تیسرے نزدیک پل صراط کے جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یعنے یہان تک کہ جانے کہ نجات پائی ساتھ گذرنے کے
اُس سے یا پڑا اُسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گذرینگے اُسپر سے سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال
ومنازل اپنی کے اور کافر اُسپر سے دوزخ مین گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگھون مین سب حیران اور درماندہ ہونگے اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنے اور خبر لینے
کی نہین ہوگی الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي
وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ
فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ

وَجُرْمُهُمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے عائشہ رض سے آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے بردے ہین جھوٹ بولتے ہین
مجھسے اور خیانت کرتے ہین میرے مال مین اور نافرمانی کرتے ہین میری اور برا کہتا ہون مین انکو اور مارتا ہون مین انکو یعنے از راہ تادیب کے پس کیا حال ہوگا میرا
بسبب انکے قیامت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جھوٹ
بولے ہین وہ غلام تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بھی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہون انکے کے یعنے عرفا اور عادۃ ہوگا سزا دینا
تیرا برابر سرابر گناہون انکے کے نہ تجکو اسمین ثواب ہوگا اور نہ تجپر اسمین عذاب بلکہ کرنا اسکا مباح تھا کہ نہین ہے تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے ہوگا
حق زائد واسطے تیرے یعنے انپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اسکے والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہون سے بدلہ لیا جاویگا واسطے
انکے تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تائید اور اثبات اس چیز کے کہ
فرمایا کیا نہین پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالے کا کہ فرماتا ہے اور رکھینگے ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنے نہین چھوڑا جاویگا حق اسکا
کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کرینگے ہم اسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنے والے یعنے اسلیے کہ نہین ہے زیادتی کسی کو ہمارے علم اور عدل پر پس کہا اس
شخص نے یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطے اپنے اور واسطے ان غلامون کے کوئی چیز بہتر جدائی انکی سے یعنے الگ ہوجاؤنگا مین انسے اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ
ومطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہے گواہ کرتا ہون مین آپ کو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ
صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور یہ بھی
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یعنے فرائض مین سے یا نوافل مین سے یا بعض اجزا
نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدے مین یا قعدے مین یا الٰہی حساب کر تو میرے عملون کا حساب آسان ف ع اور یہ یا تو واسطے تعلیم امت اور ہوشیار
کرنے انکے کے ہے خواب غفلت سے یا از راہ خوف الٰہی کے ت عرض کیا مین نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان اور صورت اسکی کیا ہے فرمایا صورت حساب آسان کی
یہ ہے کہ دیکھیگا بندہ اپنے عملنامے مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اس سے ف ح یعنے عملنامہ اسکو دکھا دیگا اور معاف کریگا اور اگر ضمیر نظر کی اللہ تعالی کی طرف پھیرین تو یہ بھی
ہوسکتا ہے یعنے اللہ تعالی دیکھیگا اسکے عملنامہ کو اور درگذر کریگا ت تحقیق شان یہ ہے جس شخص سے کد وکاوش کی گئی حساب مین اسدن اے عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا
یعنے عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری
آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونے کی یعنے آگے اللہ تعالے کے حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا
ہے اللہ تعالے نے اسکے حق مین اسدن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالمون کے ف ع آیا ہے کہ ابن عمر رض نے پڑھی یہ سورت پس جب پہونچے اس قول پر
یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے مابعد اسکا ت پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنے مسلمان کامل پر یا مصلی پر یہان تک کہ
ہوگا وہ دن اسپر مانند نماز فرض کے ف ع یعنے مقدار ادائے فرض کی کہ نہایت اسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اسکے کے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ
اختلاف احوال مومنین کے (وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ
لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے اسی ابو سعید سے

پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس دن سے کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اُس دن کی یعنے کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اُس دن کے کیا کھڑے رہ سکینگے اُسمین باوجود درازی اُسکی کے پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن ہلکا کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہان تک کہ ہوگا ہلکا تر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہے اُسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے اسماء بنتی یزید کی سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ وسلم سے کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے ہین پہلو اُنکے خوابگاہون سے ف ع یعنے تہجد پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑھنے والے مراد ہین اور احتمال ہے کہ مراد اُنسے وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑھتے ہین ت پس اُٹھینگے اہل محشر سے اسی طرح کے لوگ حالانکہ وہ تھوڑے ہونگے یعنے اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت مین بے لیکے کہ حساب لیا جاوے اُنسے ف ع اسلیے کہ صبر کیا تھا اُنھون نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت کی اور ایسون کے لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پھر حکم کیا جاویگا باقی لوگون کے لیے حساب لینے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ باب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کے ف ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور بہنا اُسکا ہے اور حیض کہ عورتون کو آتا ہے اور سبب بہنے خون کا ہے مشتق اسی سے ہے اور مراد یہان وہ حوض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اُسکے حدیثون مین آئے ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف مین ہوگا پہلے صراط کے اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتے ہین پھر صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نکلینگے پہلے اپنی قبرون سے اور آوینگے حوض پر پہلے میزان کے اور اسی طرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اُنکی اُسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے کہ دیکھین کسکے حوض پر لوگ بہت آتے ہین اور حضرت نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہے اور معنی اسکے اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کے ہے اور شفع مقابل وتر کے کہ بمعنے زوج کے ہے مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کر ہے اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہے اُس زمین مین کہ بیچی جاتی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اور شفاعت مین بھی ملنا شفیع کا ہے ساتھ مجرم کے بدرخواست عفو کرنے گناہون اُسکے کے درگاہ عزت سے اور انواع شفاعتون کے تمام ثابت ہین واسطے سید المرسلین کے صلے اللہ علیہ وسلم بعضے خاص اُنہین کے لیے ہونگے اور بعضے بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کھولینگے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کی طرف کرینگے اور وہی ہین صاحب شفاعتون کے علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمیٰ ہے کہ عام ہوگی تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی کو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اُسپر نہوگی اور وہ واسطے راحت دینے اور خلاص کرنیکے طول وقوف سے میدان محشر مین اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کردگار کے اور واسطے نکالنے کے اُس شدت ومحنت سے ہوگی جیسے کہ حدیثون مین آئی ہے دوسرے واسطے لانے قوم کے بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہے واسطے پیغمبر صاحب ہمارے کے اور بعضون کے نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہے تیسرے اُس قوم کے لیے کہ حسنات اور سیئات اُنکے برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتھے اُس قوم کے لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اُنکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامات کے چھٹے گنہگارون کے لیے کہ دوزخ مین گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلینگے اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کے ساتوین بیچ کھلوانے جنت کے آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اُنسے کہ مستحق عذاب مخلد کے ہوے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے دسوین واسطے زیارت کرنیوالون قبر شریف کے بر وجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکرہ العلماء اور کہا ہے علماء نے کہ شفاعت کے لیے جگہین ہونگی اول یہ کہ گنہگارون کو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و

خجالت مین غرق ہون اور ہول ور دہشت عذاب سے کانپین اُسوقت شفیع درخواست کرینگے کہ تا بیٹھیں اور آرام پکڑین اور دم لین اور بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگے کہ اُنکے حساب سے درگذر کرین اور یون ہین عفو کردین اور جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین نہ کرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین بھیجینگے یہ جگہ بھی محل شفاعت اور درخواست کی ہی یہان تک کہ دوزخ مین بھیجین اور جب بھیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگے اور دوزخ سے نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی باقی جو کچھ حکم اُسکا ہوا نہ علی کل شئے قدیر

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنے شب معراج کو ناگہان مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اُسکے گنبد ہین موتی کھوتے کے یعنے ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سے رہنے کے لیے کہا مین نے کیا ہی یہ نہر اے جبرئیل کہا یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمھارے نے ف ع اشارہ ہی طرف آیۂ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کے بہت سے مفسرون نے کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اُس سے خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب اُنکے نے کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اُنکے مقام محمود اور لواء حمد اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر ہین اگرچہ شہرت اُسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہی حاصل یہ کہ اس صورت مین معنے یہ ہونگے کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بھی ایک خیر کثیر ہی مین داخل ہین ت پس ناگہان دیکھتا ہون مین کہ مٹی اُسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ یَّشْرَبُ مِنْھَا فَلَا یَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا اسقدر ہی سیر ایک مہینے کے ہی اور کونے اُسکے برابر یعنے مربع ہین طول وعرض مین برابر پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اُسکی مشک سے زیادہ خوشبودار آبخورے اُسکی مانند ستارون آسمان کے یعنے کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اُسمین سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی ف ع پس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کے جیسے کہ کھانا از راہ تنعم کے ہوگا موجب قول اللہ تعالے کے ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ لَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَاءُ لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُھُمَا مِنْ ذَھَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنے دوری مابین دونون طرفون حوض میرے کے بہت زیادہ ہی دوری ایلہ کی سی عدن سے ف ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کے سے متصل دریاے یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون یمن کے سے متصل دریاے ہند کے یعنے جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اُس سے زیادہ مسافت ہی میرے حوض کے دونون کنارون مین اور تطبیق اس حدیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اسمین ہی مابین عدن اور عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سے نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اسمین مابین صنعا اور مدینہ کے اور مانند اُنکے کے یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل وتقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کے تمثیلا اور یعنے تقریبا ہر کسی کو موافق سمجھ اُسکی کے فرمایا ہی نہ تحدید ت تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سے اور بہت شیرین ولذیذ شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور البتہ گلاس اُسکے بہت زیادہ ہین گنتی تارون کی سے اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہا کونگا اور امتون کے لوگون کو اُس سے جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگون کے اونٹون کو اپنے حوض سے یعنے پینے کے لیے مشارکت ومخالطت سے

کہا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنے امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور ونسے کہ انکو ہانکیے کا فرمایا آنحضرت نے ہان پہچانونگا تمکو تمہاری ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کے لیے امتون مین سے آوگے مجھپر اس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھے جاوینگے اس حوض مین آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستارون کے اور مسلم کی روایت مین ثوبان سے یون آیا ہی کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت اس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اسکا زیادہ تر سفید ہی دودھ سے اور شیرین تر ہی شہد سے زور سے گرتے ہین اسمین دو پرنالے مدد کرتے ہین اسکی یعنے حوض کا پانی بڑھاتے ہین جنت سے یعنے جنت کی نہرون سے یا حضرت کے اس حوض سے کہ جنت مین ہی کہ اسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک پرنالہ انمین سے سونے کا ہی اور ایک چاندی کا (وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنے میری امت مین سے کہ پہچانونگا مین انکو وہ پہچانینگے وہ مجکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان انکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ مجھسے ہین یعنے میری امت مین سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا انھون نے پیچھے تمہارے ف ع یعنے اسلیے کہ مرتد ہوگئے اور گناہ نہین منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور اسکے پانی پینے سے اور اسپر دلالت کرتا ہی یہ قول حضرت کا بھی ست پس کہونگا مین دوری ہو دوری ہو جیو مقام قرب ورحمت سے ان لوگون کے لیے کہ تغیر کیا دین وسنت میری کو پیچھے وفات میری کے ف ح یعنے اس حدیث کے نزدیک نزدیک ہین مضمون اس حدیث کے کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اسکی بھی وہان لکھی گئی ہی ست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمة حتی یہموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرة وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض فیاتون نوحا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراہیم خلیل الرحمن قال فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات کذبہن ولکن ائتوا موسی عبدا اتاہ اللہ التوراة وکلمہ وقربہ نجیا قال فیاتون موسی فیقول انی لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب قتلہ النفس ولکن ائتوا عیسی عبد اللہ ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ قال فیاتون عیسی فیقول لست ہناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر) اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت کے یعنے حرکت کرنے سے یعنے ٹھہرے ہونگے سکتہ کی حالت مین یہان تک کہ فکر مین ڈالے جاوینگے بسبب روکنے کے پس کہینگے مسلمان کاشکے طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدمؑ کے پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنے انکی سے سردار اہل حشر کے ہین نہ تمام اہل موقف ست پس کہینگے یعنے بعضے انکے کہ تم آدم ہو باپ سارے لوگون کے پیدا کیا تمکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے یعنے بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکھا تمکو اپنے بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے یعنے سجدہ تحیة کا اپنے فرشتون سے اور سکھائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتھ اس فضائل وکرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے کہ نہایت سخت ودشوار ہی پس کہینگے آدم کہ نہین ہو مین اس مقام ومرتبہ مین یعنے مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین رتبہ اسکا نہین رکھتا اور یاد کرینگے وہ گناہ وتقصیر اپنی کہ پہونچی تھی انکو کھانے درخت سے یعنے گیہون کے درخت سے حالانکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ اسکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوحؑ کے پاس کہ اول نبی مرسل ہین

کر بھیجا انکو اوپر کافرون روے زمین کے ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر ہین بھیجے گئے انکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکے تھے اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ تینون بھیجے گئے تھے طرف مومنون اور کافرون دونون کے اور حضرت نوح بھیجے گئے طرف اہل زمین کے اس حال مین کہ وہ سب کافر تھے اس اعتبار سے یہ اول ہین اور بھی اسکے کئی جواب لکھے ہین علما نے لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالے جو لوگون کو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سے اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیے کہ اگر اول حضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سے سوال کر لیا اور انھون نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی اور انکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سے ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کے پر بھی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اسکی جرأت نہین کر سکیگا سوا آنحضرت کے ت اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اسکو کہ وہ سوال کرتے ہی پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق سے نادانستہ اور بے تحقیق کیے کہ یہ سوال کرنا چاہیے یا نہین اور اسپر عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکھتا ہی تو اسکا چنانچہ یہ مضمون آیہ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ دوست خداے رحمن کے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلاشبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا انکو دنیا مین ف ح اور حقیقت مین وہ جھوٹ نہین ہین بلکہ صورت مین جھوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی انکو ایسے امور پر بھی مواخذہ ہوتا ہی جیسے کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جھوٹون مین سے یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنے کسی میلہ کے تماشے کے لیے باہر گئی تو ابراہیم نے چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پا کر انکے بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہارے ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکھتے تھے لیکن مراد انکی تھی بیماری باطن کی کہ تمہارے کفر و عناد سے دل میرا دکھتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جھوٹ یہ کہ جب انکے بتون کو توڑا تو انھون نے انکو کہا کہ تمنے یہ معاملہ کیا اے ابراہیم ہمارے معبودون کے ساتھ انھون نے کہا کہ مین نے نہین کیا بلکہ اس بڑے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمہاری کے ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام انکا تھا جیسے کہ کوئی کچھ خوشخط لکھے اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہے کہ تو نے لکھا ہی یہ خط وہ کہے کہ مین نے نہین لکھا ہی تو نے لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنے سارہ کو واسطے خلاص کرانیکے ظالم اس کافر سے کہا کہ یہ بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ انکے چچا کی بیٹی بہن تھی ت ولیکن جاؤ تم موسی کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی انکو اللہ تعالے نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اسکے ہین اور کلام کیا اللہ تعالے نے انسے بے واسطہ اور نزدیک کیا انکو اور رازدار اور محرم اپنے اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے وہ حضرت موسی کے پاس پس کہینگے وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ اپنی اس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اسکو مکا مارا اور ایک مکے مین کام اسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسی کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اسکا اور روحانی ہی کہ بے مادہ جسمانی کے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سے فرمایا پس آوینگے عیسے کے پاس پس کہینگے عیسے مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت عیسی نے کچھ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نہ کیا لکھا ہی علما نے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کے ہوا کہ تہمت اور افترا نصاری سے انکے حق مین کہ انکو ابن اللہ کہتے تھے اور بعضے روایتون مین کچھ مذکور بھی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین در آنے سے اس مقام مین اور جرأت کرنے سے اس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنے کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بھی کیا سوائے سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکھتے ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسی لیے اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کار کے نہین ہین سوا اسکے کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیے ہین خدا تعالی نے انکے اگلے پچھلے گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہون سے پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نے اور اولی اُن تاویلون مین سے یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سے واسطے سید المرسلین کے نہ اسلئے کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو صاحب و مالک جب اپنے بندے خاص سے راضی اور خوش ہوتے ہین اور امتیاز اس بندہ کا اظہار کیا چاہتے ہین اور سرفراز کرتے ہین کہ ہمنے تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تونے اور جو کچھ کہ کرے تو تیرے لیے معاف ہی اور تجہپر کچھ گرفت نہین (قَالَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فرمایا حضرت نے پس آوینگے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا مین اذن اور آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اُسکے کے ف ع یعنے گھر ثواب اُسکے کے کہ وہ جنت ہی کہا تورپشتی نے کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالی سے یہ کہ داخل ہوؤن اس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کرے اسمین قبول ہو اور نہین ہوتا درمیان کھڑے رہنے والے اُسکے کے اور درمیان رب اُسکے کے حجاب یعنے مقام محمود کہ اسکو مقام شفاعت کہتے ہین اور حکمت حضرت کی نقل مکان کرنے مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کھڑا ہو اسلیے اللہ تعالے یہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف کرامت کے اور اطمینان سے عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا اللہ تعالے کے پاس پس جب دیکھونگا مین اللہ تعالے کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پیشے بسبب ڈر اور بزرگی اُسکی کے پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدے مین جس مدت تلک چاہیگا یہ کہ چھوڑے مجکو ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدے مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کے یعنے ہفتے کے جمعون یعنے ہفتون دنیا کے سے کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پھر فرماویگا اللہ تعالے کہ سر اُٹھا اے محمد اور کہہ جو چاہے قبول کیا جاویگا عرض یعنی امر شفاعت کر یعنے جسکی چاہے تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچھ چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنے رب کی ساتھ تعریف وحمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالے وہ تعریف ف ع یعنے اُسی وقت اور اب نہین جانتا ہون مین اُسکو اور اسی سبب سے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنے والے کو چاہیے کہ اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنے والے کی کرے تا اُسکے قرب ورضا کا مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید ہو ت پھر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدے اور حمد اور اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطے میرے ایک حد معین ف ع یعنے تعیین فرماویگا اللہ تعالے ایک جماعت مخصوص کو گنہگارون مین سے واسطے شفاعت کے جیسے بے نماز اور زناکار اور شراب خوارون کے لیے مثلا حکم فرماویگا کہ تمھاری شفاعت قبول کی مین نے بے نمازون کے حق مین پھر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارون کے حق مین اسی قیاس پر اور ون سمجھ لینا چاہیے ت پس نکلونگا مین یعنے درگاہ رب سے اور نکالونگا اُس جماعت کو آگ دوزخ سے اور داخل کراؤنگا اُنکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنے والے تو وہ تھے کہ روکے گئے ہونگے موقف مین اور فکرمند ہونگے سبب اسکے اور مدد طلب کرینگے خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اُنکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سے ہونگے پس کیا ہی وجہ جواب اسکا تو دین کہ

ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقے ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا شہر مین اور شفاعت طلب کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے پس آپ خلاص کروا دینگے انکو اس حالت سے کہ گرفتار ہونگے اسمین اور داخل کرا دینگے انکو جنت مین پھر شروع کرینگے بعد اسکے شفاعت کرنی
انکی کہ داخل ہونگے آگ مین جماعت جماعت کی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ یہ کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہے کہ آپ نے ذکر کیا ایک
فرقہ اور اختصار کیا اسی کی خلاصی پر اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے اس سے خلاصی فرقہ دوسرے کی اہل جنت والے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مراد آگ سے حبس اور گرمی سخت ہے
کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنے سے خلاصی کروانا ہے اس سے اور یہ قول اگرچہ مجاز ہے لیکن حقیقت امر کیطرف بہت قریب ہے اور اصل قصے کی بہت مناسب
اسلیے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہے کہ جسکو تعبیر کیا ہے مقام محمود اور لواء حمد وبموجب فرمودہ حضرت کے آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس
شفاعت سے یہ خلاصی ہونے رکے رہنے اور کھڑے رہنے سے اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کے لیے اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگے اور بعد اسکے حضرت
اور اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کے لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہے ت پھر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ ربی
کی طرف یعنے واسطے شفاعت اور حاجتون کے پس اذن چاہونگا مین واسطے آنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا یا
رب کے پس جب دیکھونگا مین اس مکان کو اپنے یا رب کو ساتھ تنزیہ کے مکان سے اور تمام صفات حدوث سے گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر
چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اٹھا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنے قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو
چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالے اور پھر شفاعت
کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا مین اور نکالونگا لوگون کو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین انکو بہشت مین پھر آؤنگا مین تیسری
بار پس اذن مانگونگا مین درآنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا مین گرونگا سجدہ
کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اٹھا لو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری
اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پھر شفاعت کرونگا
مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا انکو آگ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہے
اسکو قرآن نے ف ح یعنے دوزخ کے نکلنے سے اس طرح کہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کے کہ انس کے نیچے ہے اور وہ قتادہ ہے تابعی
جلیل القدر ت یعنے وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنے دلالت کی ہے قرآن نے اسکے خلود پر کہ وہ کفار ہین پھر پڑھی آنحضرت نے یا انس نے یا
قتادہ نے یعنے واسطے شاہد کے یہ آیۃ نزدیک ہے یہ کہ اٹھاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہے جیسے کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرت نے اور یہ ہے مقام
محمود کہ وعدہ کیا ہے خدا تعالے نے اسکا پیغمبر صاحب تمہارے سے ف ع اس مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسلیے لائے کہ تعریف کریگا اسکی جو کوئی کہ حاضر
ہوگا اسمین اور پہچانیگا اسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالے کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسلیے کہ تعریف کیے جاوینگے آنحضرت
اس مقام مین زبان اولین وآخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ فِیْ بَعْضٍ
فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرٰھِیْمَ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ کَلِیْمُ اللّٰہِ
فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَھَا فَاَسْتَاْذِنُ
عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْھِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُہٗ بِھَا لَا تَحْضُرُنِی الْاٰنَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ
یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ

رأسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه مثقال ذرة او خردلة من ایمان فانطلق فافعل
ثم اعود فاحمده بتلک المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع رأسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من
کان فی قلبه ادنی ادنی ادنی مثقال حبة خردل من ایمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعة فاحمده بتلک المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال
یا محمد ارفع رأسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله قال لیس ذاک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی
وعظمتی لاخرجن منها من قال لا اله الا الله متفق علیه) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور
مضطرب ہونگے لوگ بعضے انکے بعضوں میں یعنے کھلبلی پڑیگی اور آمد و رفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپسمین پس آوینگے آدم کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو
طرف پروردگار اپنے کے یعنے تاکہ حکم کرے حساب کا پھر خبر دے ساتھ ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اہل اور قابل واسطے شفاعت
کے ولیکن لازم ہے کہ جاؤ ابراہیم کے پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کے ہین پس آوینگے ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطے شفاعت
کے ولیکن لازم ہے تمپر جانا موسیٰ کے پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنے والے ہین اللہ تعالے سے بیواسطہ پس آوینگے لوگ موسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل
اسکا ولیکن لازم ہے تمکو جانا عیسےٰ کے پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اسکا پس آوینگے عیسےٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہین اہل اسکا ولیکن لازم ہے تمپر جانا
محمد کے پاس پس حضرت فرماتے ہین کہ آوینگے وہ میرے پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہے کسی سے نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درگاہ
پروردگار کے پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنے میرے دل مین ڈالیگا اللہ تعالے طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اسکو ساتھ ان حمدون کے
یعنے اس وقت نہین حاضر مجکو اب یعنے اس طرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اسکی ساتھ ان حمدون کے اور گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا
پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنے بعد سر اٹھانے کے
یا سجدے مین ای رب میرے بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کی پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے
دل مین مقدار جو کے ایمان سے ف؏ اختلاف کیا ہے علمانے اسکی تاویل مین موافق اختلاف اپنے کے اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہ ہے کہ مراد ہے ساتھ
امر مقدار جو اور ذرہ اور دانے رائی کے غیر اس چیز کے کہ وہ حقیقت ایمان ہے قسم خیرات سے اور وہ وہ ہے کہ پایا جاوے دلون مین قسم ثمرات ایمان سے اور لمحات
ایقان سے اور لمعات عرفان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی ہے اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہے ان مین تجزی اور نہ تبعیض اور
نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اس چیز کے کہ اسپر محقق ہین اور حمل کیا ہے انہون نے اس چیز کو کہ کہا ہے غیر انکے نے اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے ت پس
جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنے نکالونگا انکو کہ جنکے دل مین مقدار جو کے ایمان ہوگا پھر آؤنگا مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالے کی ساتھ ان
تعریفون کے کہ الہام کریگا پھر منہہ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اسکو اور
شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دل مین مقدار ذرہ کے
یا رائی کے ایمان سے پس جاؤنگا مین اور نکالونگا مین پھر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ انہین حمدون کے پھر گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا
پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے
بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دل مین ادنی ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کے ایمان سے ف؏ اسمین کمال مبالغہ
اور نہایت فضل و کرم ہے ت پھر جاؤنگا مین پس نکالونگا پھر آؤنگا مین چوتھی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھ انہین تعریفون کے پھر گرونگا مین واسطے
اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری

پس کہونگا مین اے رب میرے حکم دے مجکو واسطے شفاعت اُسکی کے کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ ف ع یعنے کوئی نیکی زیادہ اس سے نہ رکھتا ہوگا اور ملا علی نے کہا یعنے اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کے پس یہ جملہ عمل لائق اُسکے سے ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اسکا کہ اچھا کرے عمل اور بسبب مطلق ہونے حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کے امیدوار اسکا ہو کہ یہ شامل ہو داخل ہونے اسکے کو اول یا آخر کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو کہا ہے مقدار جو اور رائی کے وہ غیر ہے اس ایمان سے کہ تعبیر کیا ہے اُسکو تصدیق کرا اور وہ ہے کہ پایا جاتا ہے دلمین ثمرات ایمان سے ت فرماویگا اللہ تعالے نہین ہے یہ تیرے لیئے ف ع یعنے نہین ہے نکالنا اس سے اُس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیرے اگرچہ ہے اُنہین تیرے لیے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ بسبب تیری بلکہ کرینگے اسلیے کہ ہم احق ہین اسلئے کہ کرین ہم اُسکو از راہ کرم و تفضل کے پھر بیان کیا ساتھ اس حدیث کے کا مزیچ نکالنے اُس شخص کے کہ نہین کی ہے بھلائی کبھی آگ سے خارج ہے حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب و سپرد ہے طرف محض کرم کے اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگے آتی ہے اسعد الناس الخ بنا بر معنے اول کے تو ظاہر ہے اسلیے کہ نکالیگا انکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر بنا بر معنے دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث اول مین یعنے اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین اپنے انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کے اور دوسری حدیث مین یعنے جو کہ آگے آتی ہے اسعد الناس الخ حضرت کی امت کے لوگ مراد ہین اُن لوگون مین سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل برون کے ت ولیکن قسم ہے اپنی عزت و جلال اور بزرگی ذاتی و صفاتی کی البتہ نکالونگا مین اُس سے اُس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتھ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنے سے یا فرمایا بجاے من قلبہ کے من نفسہ نقل کی یہ بخاری نے ف یہ شک راوی ہے پھر تقدیر ثانی تاکید ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا اسلیے کہ اخلاص تہ دل سے ہوتا ہے اور جگہ اسکی دل ہی ہے نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہان بمعنے سعید کے ہے اسلیے کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سے یا مراد من قال سے وہ شخص ہے کہ نہو اُسکے لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اُسکے رحمت کا اور لائق ہو بسبب اسکے خلاص ہونیکا آگ سے اسلیے کہ اُسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اسکو (وَعَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے اُنہی ابو ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کے گوشت دست کا اور تھا گوشت دست کا کہ پسند آتا تھا حضرت کو پس کھایا اُسمین سے دانت سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیون کا یعنے سب کا جنس انبیا وغیرہ سے دن قیامت کے ف ع یا این حیثیت کہ سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اسدن بسبب توقیر و عزت میری کے نزدیک اللہ تعالے کے پس جب مضطر ہوونگے تو آوینگے میرے پاس طلب شفاعت کے لیے اور مؤید ہے اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کھڑے ہووینگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنے لوگون کے سرون سے پس پہونچیگی لوگون کو بسبب غم و فکر شدید کے کہ حاصل ہوگی گرمی سے اور نزدیکی آفتاب سے ایسی حالت کہ نہین طاقت رکھینگے یعنے صبر کرنے کی اُسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکھتے تم یعنے نہین ڈھونڈھتے تم

اس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری نزدیک پروردگار تمہارے کے یعنی تاکہ چھڑاوے تمکو اس فکر و غم سے پس آوینگے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نے یا آنحضرت نے تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیاء سے جاکر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہیں رکھتے اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد اسکے ذکر کرینگے پس جاؤنگا میں لوگوں میں سے اور آؤنگا نیچے عرش کے ف ع اور انس سے جو حدیث اوپر گذری اسمیں ہے کہ میں اپنے رب کے گھر میں آؤنگا تطبیق اسمیں اور اسمیں یہ ہے کہ گھر اسکا جنت ہے اور جنت نیچے عرش کے ہے ت پس گرونگا میں زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار کو پھر کھولیگا یعنے الہام کریگا اللہ تعالے مجکو اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھپر بھی پہلے اسوقت کے جیسے کہ حدیث سابق سے ظاہر ہوتا ہے پھر فرماویگا اللہ تعالے اے محمد اٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اٹھاؤنگا میں سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کے لیے ہے یا اشارہ ہے طرف طبقات گنہگاروں کے ت پس کہا جاویگا اے محمد داخل کر اپنی امت میں سے ان لوگوں کو کہ نہیں ہے حساب انپر یعنے نہیں لیا جاویگا ان سے حساب اور بحساب بہشت میں داخل کیے جاوینگے دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازوں میں سے اور وہ شریک ہونگے لوگوں کے سوائے اس دروازہ کے اور دروازوں میں کہ اور جانب میں ہیں ف ع یعنے ازراہ عنایت کے دائیں طرف کا دروازہ مخصوص انھیں کے لیے ہے اور کسی کو اس میں دخل نہیں اور باقی دروازے مشترک ہیں انمیں اور غیر انکے میں کچھ ممانعت نہیں انکو انمیں سے جانے کی بھی ت پھر فرمایا آنحضرت نے قسم اس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اسکے دست قدرت میں ہے تحقیق مسافت درمیان دونوں کواڑوں دروازے کے دروازوں جنت کے سے مانند اس مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ہجر ساتھ زبرہ اور جیم کے نام ایک قریہ کا ہے قریوں بحرین کے سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہے کہ مسافت اسکے دروازے کی دو جانبوں میں اسقدر ہے اور مراد تحدید و تعیین نہیں ہے بلکہ یہ تخییناً فرمایا لوگوں کو سمجھانے کے لیے اور حقیقت حال اور ہی کچھ ہے اور عن حُذَیْفَۃَ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَۃِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کھڑے ہونگے دونوں طرف پل صراط کے دا ہنے اور بائیں نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگوں کی ہے اور رحم کہ قرابت ولادت ہے یہ دونوں بسبب عظیم القدر اور معتنم بالشان ہونے کے کہ رعایت انکے حق کی کرنی بندوں کو لازم ہے صورت بنکر آوینگے واسطے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنے والے اور قطع رحم کرنے والے کے یعنے جھگڑینگے اس شخص سے کہ جسنے ضایع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے انکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتے کا ادا کیا ہوگا اسکی طرف سے جھگڑینگے اور گواہی دینگے اسکی بھلائی پر تاکہ متنبہ ہو جاوے ہر ایک انمیں سے اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہے رعایت کرنی حق ان دونوں کی اور اہتمام کرنے انکے کی اوعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاھِیْمَ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَقَالَ عِیْسٰی اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ اذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰہُ یَا جِبْرِیْلُ اذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْئُکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہ کہا اے پروردگار تعالے میرے ان بتوں نے گمراہ کیا بہتوں کو آدمیوں میں سے یعنے ہوئے سبب بہتوں کی گمراہی کے پس جسنے کہ پیروی کی میری یعنے توحید اور اخلاص اور توکل میں پس وہ مجھسے ہے ف ع یعنے میرے تابعین سے ہے اور بقیہ آیۃ یہ ہے ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑھا آنحضرت نے قول حضرت عیسے کا کہ اپنی امت کے حق میں اللہ تعالے سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں ف ع کچھ چارہ نہیں رکھتے اور کوئی نہیں روک سکتا اور آگے اسکے ہے

وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم یعنے تجھپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیرے حکم کو پیچھے نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکھتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے شفاعت دو نبیون کی کہ اپنی امت کے حق مین یاد فرماکر اپنی امت کو یاد کیا اور وقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسے کہ کہا ہت پس اٹھائے آنحضرتؐ نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری امت کو رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالے نے ای جبرئیلؑ جا تو طرف محمدؐ کے حالانکہ پروردگار تیرا ای جبرئیلؑ دانا تر ہی احتیاج پوچھنے کی نہین رکھتا لیکن باوجود اسکے واسطے ظاہر کرنے کرم و عنایت اپنی کے پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمدؐ سے کہ کس چیز نے رولایا اسکو پس آئے آنحضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُس چیز کے کہ کہا تھا یعنے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی سبب رونے سے کہ وہ خوف ہی واسطے امت اپنی کے پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالے نے واسطے جبرئیلؑ کے کہ جا تو طرف محمدؐ کے پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی کہ راضی کر دینگے تجکو بیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین نکرینگے تجکو اس باب مین نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سے نہین بخشیگا اب امتی اُنکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا اُنکے ساتھ درست کرنا چاہیے مشکل کہ ہی یہ ہی اور کچھ نہین بیت خاک اوباش بادشاہی کن ٭ آن اوباش ہر چہ خواہی کن ٭ اس حدیث مین طرح بطرح کے فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اُنکی درستی امور مین اور دوسرے بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کے لیے بموجب وعدہ الٰہی کے کہ راضی کر دینگے ہم تجکو اور تیسرے بیان ہی آنحضرتؐ کے عظیم المرتبہ ہونے کا (وعن ابی سعید الخدری ان ناسا قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس بالظہیرۃ صحوا لیس معہا سحاب وہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر صحوا لیس فیہا سحاب قالوا لا یا رسول اللہ قال ما تضارون فی رؤیۃ اللہ یوم القیمۃ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما اذا کان یوم القیمۃ اذن مؤذن لیتبع کل امۃ ما کانت تعبد فلا یبقی احد کان یعبد غیر اللہ من الاصنام والانصاب الا یتساقطون فی النار حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر وفاجر اتاہم رب العالمین قال فما ذا تنتظرون تتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا یا ربنا فارقنا الناس فی الدنیا افقر ما کنا الیہم ولم نصاحبہم وفی روایۃ ابی ہریرۃ فیقولون ہذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ وفی روایۃ ابی سعید فیقول ہل بینکم وبینہ اٰیۃ تعرفونہ فیقولون نعم فیکشف عن ساق فلا یبقی من کان یسجد للہ تعالی من تلقاء نفسہ الا اذن اللہ لہ بالسجود ولا یبقی من کان یسجد اتقاء ورئاء الا جعل اللہ ظہرہ طبقۃ واحدۃ کلما اراد ان یسجد خر علی قفاہ) اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیون نے کہا یا رسول اللہ دیکھینگے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہان دیکھوگے

ف ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالے کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون مین سے یہان تک کہ کہا ہی بعضون نے کہ منافقون اور کافرون کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جاینگے بعد اسکے تاکہ ہو اُنپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالے کے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور اوپر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو ہر امت مین سے اور مومن مردون کو بشر اس امت کے کہ مین سے اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدون کے مین نہ اور دنونمین اور فرشتون کے حق مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اسکو اور جنات کے دیکھنے مین بھی خلاف ہی بعد ازان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا تم کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمین ابر اور کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے چاند چودھوین رات کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمین ابر کہا لوگون نے نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائے جاوگے تم بیچ دیکھنے اللہ تعالے کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے اُن دونون مین سے فرح یعنی آفتاب و مہتاب کے

آفتاب وچاند کے دیکھنے مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائے جائینگے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنے اگر ہو بیچ دیکھنے ایک کے ان دونون مین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالے کے دیکھنے مین ضرر ہی جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوئیگا اور لکھا ہی علما نے کہ یہ رویت کہ یہان مذکور ہی غیر اس رویت کی ہی کہ نصیب مومنون کے ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالے کی طرف سے تا واقع ہو بسبب اُسکے تمیز درمیان اُسکے کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اُسکے کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندون کا جاری ہی اُس جگہ مین بھی تا وقت فارغ ہونے کے حساب سے اور تمام ہونے جزا کے قسم ثواب وعقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی ہی اسمین بھی جزا جیسے کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اس چیز کے کہ عبادت کرتا تھا اُسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا ماسوی اللہ کے بتونکو اور انصاب کو ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اس پتھر کو کہتے ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اُسپر بقصد تقرب وطاعت کے اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اُسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف ع یعنے اسلیے کہ انصاب اور بت دوزخ مین ڈالے جاوینگے اُنکے ساتھ پوجنے والے اُنکے بھی ڈالے جاوینگے ت یہان تک کہ نہ باقی رہینگے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکون مین سے اور بدون مین سے آویگا اُنکے پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اُنپر ساتھ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد رکھتے ہین ہم اُسکا نے لیکے کہ جانین کیفیت اُسکی اور منزہ جانتے ہین اُسکو حرکت وانتقال سے کہ آنے مین ہوتا ہی جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنے ہین کہ آویگا فرشتہ اُسکے فرشتون مین سے یا آویگا اُنکے پاس حکم اُسکا جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ت فرماویگا اللہ تعالے اُنکو کہ کسلیے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہی اُس چیز کے کہ عبادت کرتے تھے اُسکو یعنے تم کیون نہین جاتے عرض کرینگے کہ ای پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنے جو کہ پوجتے تھے غیر اللہ کو کہ اُنسے جدائی کر رکھی تھی ہمنے دنیا مین اس حالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف اُنکے اور نہ صحبت رکھی ہمنے ساتھ اُنکے ف ش اور متابعت نہین کی اُنکی بلکہ مقابلہ کرتے رہے اُنکا اور لڑتے رہے اُنسے اور انقطاع رکھا اُنسے تیری خوشی کے لیے پس اب کیونکر متابعت کرین اُنکی حالانکہ بے پروا ہین ہم اُنسے اور وہ اور معبود اُنکے سب دوزخ مین ہین ش اور بیچ روایت ابی ہریرہ رض کے یون آیا ہی کہ پس کہینگے وہ عبادت کرنے والے حق کے یہ ہی جگہ ہماری اور نہین جانے کے ہم یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا یعنے تجلی کرے ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم اُسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنے اس صفت پر کہ پہچانا ہمنے اُسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سے اور کمیت سے اور کیفیت سے اور جہت سے اور مانند اُنکے سے پہچانینگے ہم اُسکو یعنے حق پہچاننے کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کے یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا ہی درمیان تمہارے اور درمیان پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اُسکو ف ع یعنے اُس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہینگے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی سے ف ح ع کہا بعضون نے کہ معنے پنڈلی کھلنے کے جاتا رہنا خوف وہول کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنے اور مراد کو سپرد علم حق کے کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنے دنیا مین جانب نفس اپنے سے یعنے باخلاص نہ واسطے دکھانے خلق کے اور ملاحظہ اُنکے کے اور خوف تلوار اُنکے مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالے اُسکو سجدے کا اور میسر کریگا اُسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا واسطے بچنے کے تلوار سے اور لوگون کے ڈر سے اور دکھانے کے لیے مگر کہ کر دیگا اللہ تعالے پشت اُسکی ایک تختہ یعنے جوڑ ہڈیون کے نہین رہنے کے کہ جس سے جھک سکے اور سجدہ کرے بلکہ یکسان مانند تختہ کے ہو جاوینگے جب چاہیگا سجدہ کرتا گر پڑیگا چت ف ش کہا نووی نے کہ اس حدیث سے وہم جاتا ہی کہ منافقین بھی دیکھینگے اللہ تعالے کو آخرت مین اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہی تصریح اسمین اُنکے دیکھنے کی بلکہ اسمین یہ ہی کہ وہ جماعت کہ اسمین منافقین اور مومنین ہونگے دیکھینگے اللہ تعالے کو پھر امتحان کریگا سجدہ کرین جو شخص مخلص ہوگا

سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور یہ نہیں دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگے اللہ تعالی کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ
سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ
مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ
مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا
فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ
فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنے بہشت و دوزخ پر بیچون بیچ اسکے اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا ابکا اور کہینگے یعنے انبیا اپنی امت
کے لیے واسطے طلب استقامت اور سلامتی انکی کے جیسے کہ حدیث ابو ہریرہ مین کہ بعد اسکے ہی صریح آیا ہی یا الٰہی سلامتی سے گذار انکو سلامتی سے گذار انکو صراط
سے تا دوزخ مین نہ گرین پس گذرینگے مسلمان ف ح صراط سے طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل مثال صراط مستقیم
شریعت کی ہی کہ باریکتر شمشیر سے ہی اور چلنا اسپر دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہی بیت پس کار غریب است عجب مشکل و آسان ٭ چون
جسر صراط است بسی روشن و باریک ٭ ت پس گذرینگے بعضے مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند بجلی کے کہ آسمان مین چمکے اور بعضے مانند باؤ کے
اور بعضے مانند پرندون کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز روش رفتار کے اور بعضے مانند اونٹون کے پس مسلمان نجات پانے والے اور سلامتی
دیئے گئے ہونگے آل دوزخ سے یعنے صراط سے گذرینگے اور نہیں پہونچیگا انکو کچھ ضرر اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے
دوزخ سے ف ع یعنے بعد عذاب کے نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگے آنکڑون سے پیچھے بھیجے جاوینگے طرف دوزخ کے وہ گنہگار اہل ایمان
سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنے چھوڑے جاوینگے قید و طوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت تک اور بعضے پارہ پارہ کیے اور
دھکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ مین ف ح لفظ مکدوش شین معجمہ سے ہی اور مکدوس سین مہملہ سے بھی روایت ہو ساتھ اسی معنی کے اور مکردس ساتھ پیش میم اور زبر
کاف اور جزم رے کے اور زیر دال کے بھی آیا ہی یعنے باندھکر اور قید مین کرکے اور جمع کرکے ایک دوسرے پر ڈالے جاوینگے دوزخ مین ت یہان تک کہ جب
خلاص ہو مومن ہونگے آگ سے ف ع یعنے پڑنے سے اسمین پس حتے غایۃ ہی واسطے گذرنے بعض کے صراط پر سے اور واسطے گرنے بعض کے دوزخ مین اور
کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوش فی نار جہنم کی یعنے باقی رہینگے مکدوش دوزخ مین یہان تک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونے کے بقدر گناہون اپنے کے
یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے اللہ سبحانہ کے اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنے کے بلکہ نکلینگے آخر کو اس سے اور شفاعت کرینگے
اورون کی کہ ہنوز دوزخ سے نہین نکلے ہین بسبب کثرت گناہون کے اور مبالغہ کرینگے سوال کرنے مین حق جل وعلا سے ساتھ نکالنے انکے کے جیسے کہ فرمایا ت
پس قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی کہ نہین ہی کوئی تم مین سے سخت تر از روے طلب اور سوال اور جھگڑنے کے بیچ حق کے کہ تحقیق ظاہر ہوا اور ثابت
ہو تمہارے لیے مومنون سے بیچ طلب اور سوال کرنے اور جھگڑینگے خدا تعالے سے روز قیامت کے اپنے بھائیون کے لیے کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح
یعنے تم مین سے حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوا ہی دشمنی پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ کی کوشش و مبالغہ کرتے ہو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیون اپنی کے کہ دوزخ مین ہین
اور نکالنے انکے کے اس سے کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرینگے جناب حق تعالے سے زیادہ تر اس سے کہ کرینگے کہینگے مومن اے پروردگار ہمارے

تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنے ہماری سی نماز اور حج کرتے یعنے ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا انکو کہ نکالو اُن شخصون کو کہ پہچانتے ہو تم یعنے ساتھ
اوصاف مذکورہ کے پس حرام کیجاویگی صورتین انکی آگ پر ف ع یعنے منع کیا جاویگا تغیر انکی صورتون کا آگ پر ساتھ جلادینے یا سیاہ کر دینے کے ایسا کہ نہ پہچانے
جاوین منہ انکے حاصل یہ کہ منہ انکے نہ جلینگے اور نہ سیاہ ہونگے پس پہچانینگے انکو مومن شفاعت کرنیوالے انکی علامتون سے ت پس نکالینگے بہت سی خلق کو اُس سے پھر
کہینگے ای پروردگار ہمارے باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اُن لوگون مین سے کہ حکم کیا تو نے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ
تعالے پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اُسکے دل مین مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اُسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہو نفس ایمان پر اسلیے کہ نفس ایمان
جسکو تصدیق کہتے ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہو اُس چیز مین ہو کہ زائد ہو ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہو یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی ہو
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالے کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اسکے دل مین مقدار آدھی دینار کے ہو
بھلائی سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اسکے دل مین مقدار ذرہ کے ہو خیر سے پس
نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگے وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہ چھوڑا ہمنے آگ مین نیکی کو یعنے اہل نیکی سے اُس کسی کو کہ ادنی نیکی اور ذرہ اُس سے
زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت
کی مومنون نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ اُن لوگون کے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کے ہو زیادہ اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنے کوئی اُنمین سے
کہ رحمت کرتا ہو کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنے وہ ذات پاک کہ رحمت اُسکی جاری ہو ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اسکی سکے ہیچ ہو پس لیویگا اللہ تعالے
ایک مٹھی دوزخ والون سے پس نکالیگا دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنے بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے
کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہین اذن دیا جاویگا انکی شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہوگئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کے پس ڈالیگا انکو اللہ تعالے بیچ نہر
کہ ہوگی جنت کے دروازون پر کہا جاویگا اُسکو نہر الحیات پس نکلینگے تر و تازہ جیسے کہ نکلتا ہو یعنے اوگتا ہو دانہ گھانس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رو میں آجاتا ہو یعنے
جیسے جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہو ویسے ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلینگے پس نکلینگے مانند موتی کے پاک صاف و روشن انکی گردنون مین مہرین اور علامتین ہونگی
یعنے تاکہ متمیز ہوں انسے کہ بخشے گیے ہین واسطہ عمل صالح کے کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مہرون سے یہان کچھ چیزین ہین سونے کی یا غیر اسکے
لٹکائی جاوینگی اُنکی گردنون مین تاکہ پہچانے جاوین انسے ت پس کہینگے اہل بہشت یعنے جبکہ دیکھینگے انکو اور ظاہر ہوگی انکے لیے یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی
خدائے مہربان کی ہو کہ داخل کیا ہو انکو بہشت مین بے سابقہ عمل کے کہ کیا ہو وہ اور بیواسطہ نیکی کے یعنے عمل باطن کے کہ آگے بھیجا ہو اُسکو پس کہا جاویگا انکو
کہ تمہارے لیے ہو وہ چیز کہ دیکھی تمنے یعنے مقدار پہونچنے نظر کے جنت سے اور مانند اسکے یا تمہارے لیے ہو جو کچھ کہ دیکھا تمنے انعام واکرام یہان کا اور مانند اسکے
ساتھ اسکے قسم حور و قصور سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی
من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل الم تروا انہا
تخرج صفراء ملتویۃ متفق علیہ) اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالے یعنے انبیا کو یا شفیعون کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہو جیسے کہ صحیح آیا ہو روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اسکے دل مین برابر دانہ
رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو ف ع یعنے آگ سے کہا بعضون نے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہو کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سے ہونگے وہ مومن بلا خیر
اور خالی عمل زائد سے ایمان پر نہ کافر جیسے کہ وہم جاتا ہو ظاہر عبارت سے وہان پس یہ مخالف ہو اجماع کے ت پس نکالے جاوینگے اس حال مین کہ تحقیق کہ
ہونگے مانند کوئلے کے پس ڈالے جاوینگے نہر حیوۃ مین پس اوگینگے یعنے تر و تازہ ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتا ہو دانہ گھانس کا بیچ کوڑے رو کے کیا نہین دیکھتے ہو

تحقیق دانہ گھانس کا نکلتا ہے زرد لپٹا ہوا یعنے تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ فذکر معنے
حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللہم
سلم سلم وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ
من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم
باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل ابن ادم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوۃ فینبتون کما
تنبت الحبۃ فی حمیل السیل) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کیے ابو ہریرہ
نے معنے حدیث ابو سعید خدری کے کہ اوپر گذری اگرچہ لفظوں میں اختلاف ہے سوائے ذکر کھولنے پنڈلی کے کہ ابو ہریرہ کی حدیث میں نہیں ہے اور کہا آنحضرت نے یا
ابو ہریرہ نے بطریق مرفوع کے یعنے بجائے اسکے کہ حدیث ابی سعید میں گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اسی کے معنے میں ہے کہ رکھا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کے پس ہونگا میں اول اُن شخصوں کا کہ گذرینگے رسولوں میں سے ساتھ امت اپنی کے اور کلام نہیں کریگا اور مجال کلام کرنے کی نہیں رکھنے کا اسدن یعنے
اس مقام میں کوئی سوائے رسولوں کے اور کلام پیغمبروں کا اسدن یہ ہوگا یا الٰہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ میں یعنے اسکی طرفوں میں آنکڑے ہونگے مانند کانٹے سعدان
کے کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہے نہیں جانتا مقدار اسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سے اوچک لے لوگوں کو بسبب برے عملوں انکے کے پس بعضے انمیں سے وہ
ہونگے کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنے کے اور بعضے انمیں سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے یعنے آنکڑوں سے گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے اور زخمی ہونگے
اعضا انکے پھر نجات پاوینگے ف یعنے آگ میں پڑنے سے پس کافر ہلاک ہویگا اور نجات نہیں پائیگا اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا
یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنے سے درمیان بندوں اپنے کے یعنے ساتھ اس چیز کے کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنے کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے
اس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالے اسکو ان لوگوں سے کہ گواہی دیتے ہیں یہ کہ نہیں کوئی معبود بحق سوائے خدا کے اور محمد بھیجے ہوئے اسکے ہیں فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالیں
اسکو کہ پوجتا ہے خدا کو یعنے ایمان رکھا اسکی معبودیت پر نہ غیر اسکے پر پس نکالینگے فرشتے انکو اور پہچانینگے انکو ساتھ نشانوں سجدوں کے اور حرام کیا ہے اللہ تعالے نے آگ
دوزخ پر یہ کہ کھاوے نشان سجدوں کا پس تمام ابن آدم کو کھاویگی آگ مگر نشان سجدوں کو ف کہا نووی نے ظاہر اس حدیث سے یہ ہے کہ آگ نہیں کھانے کی
تمام ان اعضا کو کہ جنسے سجدہ کرتے ہیں کہ وہ سات ہیں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں قدم اور بعضوں نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول
اول ہی ہے پس نکالے جاوینگے آگ سے اس حال میں کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئے ہونگے پس ڈالا جاویگا انپر آب حیات ف کا اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالے جاوینگے
نہر حیات میں پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کے ہو پس اگینگے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ گھانس کا بیج کوڑے رو کے (ویبقی رجل بین الجنۃ والنار
وہو اخر اہل النار دخولا الجنۃ مقبل بوجہہ قبل النار فیقول یا رب اصرف وجہی عن النار فقد قشبنی ریحہا واحرقنی ذکاؤہا فیقول ہل عسیت ان افعل ذلک
ان تسئل غیر ذلک فیقول لا وعزتک فیعطی اللہ ما شاء اللہ من عہد ومیثاق فیصرف اللہ وجہہ عن النار فاذا اقبل بہ علی الجنۃ ورای بہجتہا سکت ما شاء اللہ
ان یسکت ثم قال یا رب قدمنی عند باب الجنۃ فیقول اللہ تعالی الیس قد اعطیت العہود والمیثاق ان لا تسئل غیر الذی کنت سالت فیقول یا رب لا اکون
اشقی خلقک فیقول فما عسیت ان اعطیت ذلک ان تسئل غیرہ فیقول لا وعزتک لا اسالک غیر ذلک فیعطی ربہ ما شاء من عہد ومیثاق فیقدمہ الی باب الجنۃ
فاذا بلغ بابہا فرای زہرتہا وما فیہا من النضرۃ والسرور فسکت ما شاء اللہ ان یسکت فیقول یا رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ تبارک وتعالی ویلک یا ابن
ادم ما اغدرک الیس قد اعطیت العہود والمیثاق ان لا تسال غیر الذی اعطیت فیقول یا رب لا تجعلنی اشقی خلقک فلا یزال یدعو حتی یضحک اللہ منہ
فاذا ضحک اذن لہ فی دخول الجنۃ فیقول تمن فیتمنی حتی اذا انقطع امنیتہ قال اللہ تعالی تمن من کذا وکذا اقبل یذکرہ ربہ حتی اذا انتہت بہ الامانی قال

لک ذٰلک ومثلہ معہ وفی روایۃ ابی سعید قال اللہ تعالیٰ لک ذٰلک وعشرۃ امثالہ متفق علیہ اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص
آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کے داخل ہونے میں متوجہ کیے ہوگا منھ اپنا طرف دوزخ کے پس عرض کریگا ای پروردگار میرے پھیر منھ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا
دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نے یعنے بسبب جلنے دوزخیوں کے اسمین اور ہوسکتا ہے کہ آگ دوزخ میں فی نفسہ بوے بد ہو اور جلا دیا مجکو شعلوں اور تیزی
گرمی اسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ توقع ہے تجھسے کہ اگر کروں میں یہ یعنے پھیر دوں منھ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوا اسکے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا
مین کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالیٰ کو جو کچھ چاہیگا اللہ تعالیٰ عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالیٰ منھ اسکا آگ سے پس جبکہ پھیریگا اللہ تعالیٰ منھ اسکا طرف
بہشت کے دیکھیگا خوبی اور تازگی اسکی چپ رہیگا اسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ چپ رہنا اسکا پھر عرض کریگا ای رب میرے آگے کیجل مجکو طرف دروازہ بہشت کے
پس فرماویگا اللہ تعالیٰ وتبارک کیا نہین دیئے تو نے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ مانگی تھی تو نے کہ منھ میرا دوزخ سے پھیر دے پس کہیگا ای رب میرے
نہ ہوؤنمین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنے نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کے داخل ہونے سے کہ مین تو باہر پڑا رہون
اور اور اندر رہا اگر بہشت کے اندر نہ جاؤن تو اتنا تو ہو کہ اسکے دروازے پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالیٰ توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنے بہشت کے
دروازے پر لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگنے کا مین تجھسے سوا اسکے ف ح اگر کہا جاوے کہ کیون عتاب
نہین کرینگا پروردگار اسپر اوپر توڑنے قسم وعہد کے جواب اسکا یہ ہے کہ حال اسکا مجنون کا سا ہوگا اور وہ اسمین معذور ہین یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہین ہے تاکہ مواخذہ
ہو پس دیویگا بندہ اپنے پروردگار کو اس بار مین بھی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ عہد و میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالیٰ اسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ
پہونچیگا اسکے دروازے پر پس دیکھیگا تازگی وخوبی بہشت کی رونق وخوشی سے یعنے بسبب دیکھنے خوشی کے چیزون کے قسم حور و قصور وغیرہ سے پس چپ رہیگا جسقدر
چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میرے داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک و تعالیٰ ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کے کیا عجب عہد شکن ہوگا کہ
تو اپنے عہدون مین کیا نہین دیے تو نے عہد و پیمان یہ کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میرے نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا ف ح
اگر کہے تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کے کہ کیا نہین دیئے تو نے الخ جواب یہ کہ گویا اسنے کہا ای رب میرے دیے تو مین نے عہود و میثاق ولیکن تامل کیا مین نے
تیرے کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیاسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون ان کفار سے کہ ناامید ہوئے تیری رحمت سے اور
طمع کی مین نے تیرے کرم اور وسعت رحمت مین مانگا مین نے تجھسے یہ پس اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اس قول سے جیسے کہ فرمایا ت پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہان تک کہ راضی
ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے یعنے بسبب کلام و دعا اسکی کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اذن دیگا اسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالیٰ کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ
چاہے تو پس آرزو کریگا وہ یہان تک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچے گی آرزو اسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنے آرزو کر ہر جنس سے جو کچھ چاہے
تو پیش آویگا پروردگار اسکا اس حالت مین کہ یاد دلاویگا اسکو تو یہان تک کہ جب ہو چلینگی آرزوئین اسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہے یہ یعنے جو کچھ کہ چاہا تو نے اور
مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے از راہ تفضل کے اور ابو سعید کی روایت مین ہے کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہے یہ اور دس برابر اسکے یعنے کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکے
کمیت مین اور اس سے رفع ہو جاتی ہے تدافع اور دفع ہوتا ہے تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال آخر من
یدخل الجنۃ رجل فھو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا جاوزھا التفت الیھا فقال تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین
والاٰخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ فلاستظل بظلھا واشرب من ماءھا فیقول اللہ یا ابن آدم لعلی ان اعطیتکھا سالتنی غیرھا فیقول لا
یا رب ویعاھدہ ان لا یسئلہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من ماءھا ثم ترفع لہ شجرۃ ھی احسن من الاولی فیقول
ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ لاشرب من ماءھا واستظل بظلھا لا اسالک غیرھا فیقول یا ابن آدم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا فیقول لعلی ان ادنیتک

منها تسألني غيرها فيعاهده أن لا يسأله غيرها وربه يعذره لأنه يرى ما لا صبر له عليه فيدنيه منها فيستظل بظلها ويشرب من مائها ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة هي أحسن من الأوليين فيقول رب أدنني من هذه فلأستظل بظلها وأشرب من مائها لا أسألك غيرها فيقول يا ابن آدم ألم تعاهدني أن لا تسألني غيرها قال بلى يا رب هذه لا أسألك غيرها وربه يعذره لأنه يرى ما لا صبر له عليه فيدنيه منها فإذا أدناه منها سمع أصوات أهل الجنة فيقول أي رب أدخلنيها

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر ان شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شخص ہوگا پس وہ چلے گا ایکبار اور منہ کے بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالیگی اسکے آگ ایکبار اس طرح کہ پہونچے گی گرمی آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگا اثر اسکا اسمیں اور متغیر ہوگا رنگ اسکی جلد کا جلنے سے بعض اعضا اسکے پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنے دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہے وہ خدا کہ نجات دی مجھکو تجھسے قسم خدا کی تحقیق دی مجھکو خدا تعالے نے وہ چیز کہ نہیں دی کسی کو اگلے پچھلوں میں سے ف ع یہ قسم بسبب نہایت خوشی کے کھاویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین میں سے نہیں ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہیں دیکھنے کا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے میں اور نہیں جاننے کا کہ نیک چین میں ہیں جنت میں ت پس بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت یعنے اوسکے پاس چشمہ پانی کا بھی ہوگا پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تا منتفع ہوں اُس درخت کے سایہ میں اور پیوں میں پانی سے کہ اس درخت کے نیچے ہے پس فرماویگا اللہ تعالے اے بیٹے آدم کے شاید کہ میں اگر دوں میں تجکو یہ آرزو تو پھر مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ اے پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کرنے کا سوائے اسکے اور پروردگار اسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہیں کریگا اسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہونے کا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اسکو اس درخت سے پس بیٹھے گا وہ شخص اس درخت کے سایہ میں اور پیویگا اُسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنے اسلیے کہ چاہیگا اسکے لیے ترقی ادنی سے طرف اعلے کے پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت کے تا پیوں میں اسکے پانی سے اور بیٹھوں میں اسکے سایہ میں سوال نہیں کرونگا میں تجھسے غیر اس درخت کے پس کہیگا حق تعالے اے بیٹے آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ سوال نہ کریگا تو مجھسے غیر اس درخت کے پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ اگر میں نزدیک کر دوں تجکو اس سے سوال کرے تو مجھسے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ اللہ تعالے سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اسکو اُس سے پس بیٹھے گا اسکے سایہ میں اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے پس کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تا کہ بیٹھوں میں اسکے سایہ میں اور پیوں میں اسکے پانی سے نہیں مانگنے کا میں تجھسے غیر اسکے پس فرماویگا اللہ تعالے اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ نہ مانگیگا مجھسے غیر اسکے کہیگا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا میں تجھسے غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اسکو اس سے ف ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائینگے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا قرب اسکا اور عہد کریگا کہ میں اور نہیں طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالے جب بے صبری اسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اسکو تیسرے درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اسکو اس درخت سے سنیگا آوازیں بہشتیوں کی کہ اپنی بیبیوں اور یاروں سے کلام کرتے ہونگے پس کہیگا اے رب میرے داخل کر مجھکو بہشت میں پس فرماویگا

يا ابن آدم ما يصريني منك أيرضيك أن أعطيك الدنيا ومثلها معها قال أي رب أتستهزئ مني وأنت رب العالمين فضحك ابن مسعود فقال ألا تسألوني مم أضحك فقالوا مم تضحك فقال هكذا ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا مم تضحك يا رسول الله قال من ضحك رب العالمين حين قال أتستهزئ مني وأنت رب العالمين فيقول إني لا أستهزئ منك ولكني على ما أشاء قدير رواه مسلم وفي رواية له عن أبي سعيد نحوه إلا أنه لم يذكر فيقول يا ابن آدم ما يصريني منك إلى آخر الحديث وزاد فيه ويذكره الله سل كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله تعالى لك ذلك وعشرة أمثاله قال ثم يدخل بيته فتدخل عليه زوجتاه من الحور العين فتقولان الحمد لله الذي أحياك لنا وأحيانا لك قال فيقول ما أعطي أحد مثل ما أعطيت

پس فرماویگا اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے کونسی

چیز پوچھا پھر اوسے میری تجھسے یعنے تیرے سوال وخواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجھکو یہ کہ دون مین تجھکو جگہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کے اور مانند اسکے ساتھ اسکے کہیگا وہ بندہ از راہ نہایت خوشی کے ای پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یعنے کیا کیا ہی تو نے مجھکو محل ٹھٹھے کا حالانکہ تو رب العالمین ہی پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا مین پس پوچھا لوگون نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود نے کہ اسی طرح ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیون ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے اسوقت کہ کہا اس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالے کے ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندہ سے ہی اور ہنسنا آنحضرت کا از راہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالے کے اور لطف اسکے کے اپنے بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب پیروی آنحضرت کے اور خوشی کے تھے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجھسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کے نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجھکو اسلیے کہ مین اس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سے مانند اسکے ہی مگر تحقیق ابو سعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا اور سکھاویگا اللہ تعالے اس بندے کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہان تک کہ جب تمام ہوجاوینگی آرزوئین اسکی فرماویگا اللہ تعالے جو کچھ کہ آرزو کی تو نے وہ تیرے لیے ہی اور دس برابر اسکے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اس پاس دو بیبیان اسکی حور عین سے ف ع حور جمع حورا کی ہی معنے عورت سفید رنگ کے اور عین جمع عینا کی معنے کلان چشم کے تھے پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجھکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنے اس گھر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنے نہایت خوشی سے کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اس چیز کے کہ دیا گیا مین یعنے یہ کہا بسبب مطلع ہونے اسکے کے غیر کے دیئے پر (وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوھا عقوبۃ ثم یدخلھم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لھم الجہنمیون رواہ البخاری) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانون کے گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کہ متغیر کریگا انکے موضون کو بسبب گناہون کے کہ کیے تھے انھون نے وہ گناہ واسطے عذاب کے گناہون کی سزا مین پھر داخل کریگا انکو اللہ تعالے بہشت مین بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاویگا ان لوگون کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف ع بسبب داخل ہونے انکے دوزخ مین اول بار اور یہ انکے تحقیر وتنقیص کے لیے نہین کہنے کے بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کہینگے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون (وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ یسمون الجہنمیین رواہ البخاری وفی روایۃ یخرج قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجہنمیین) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرت کے پس داخل ہووےگی بہشت مین اور نام رکھی جاویگی جہنمی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام رکھا جاویگا انکا جہنمی (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم آخر اہل النار خروجا منہا وآخر اہل الجنۃ دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملای فیقول یا رب وجدتہا ملای فیقول اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالہا فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا از روے نکلنے کے اس سے اور آخر بہشتیونکا از روے داخل ہونے کے بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اسکے پس ڈالا جاویگا اسکے خیال مین یعنے اللہ تعالی ایسی صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی ہی لوگون سے اور اسمین جگہ نہین ہی پس کہے گا وہ شخص ای پروردگار میرے پایا مین نے بہشت کو بھرا ہوا لوگون سے یعنے ادم

میرے لیے اسمین بلکہ نہین لیس فرماویگا اللہ تعالے جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیرے لئے ہو مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اُسکے پس کہیگا وہ شخص یعنے
پروردگار سے کہ کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یا کہیگا ہنستا ہی تو مجھسے حالانکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتے ہین کہ پس تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے
اس بات سے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنے اور کمترین بہشتیون کا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی
کہ یہ کلام عمران کا یا اُنکے بعد کسی راوی کا ہی پس معنے یہ کہ تھے کہتے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لاعلم
اٰخر اہل الجنۃ دخولا الجنۃ واٰخر اہل النار خروجا منہا رجل یؤتی بہ یوم القیمۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارہا فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال عملت یوم
کذا وکذا کذا وکذا وعملت یوم کذا وکذا کذا وکذا فیقول نعم لا یستطیع ان ینکر وہو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ فیقول
رب قد عملت اشیاء لا اراہا ہہنا ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونے مین بہشت کے اور آخر دوزخیون کا نکلنے مین اُس سے ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اسکو دن قیامت کے
پس کہا جاویگا یعنے فرشتون کو کہ ظاہر کرو اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے اور اُٹھا رکھو اور چھپا رکھو اُس سے بڑے گناہ پس ظاہر کئے جاوینگے اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے پھر کہا جاویگا
کہ کیا تو نے اُسدن اور اُسدن یعنے فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنے برے اعمال مین سے اور کیا تو نے اُسدن اور اُسدن کام ایسا اور ایسا یعنے ترک
طاعات مین سے پس کہیگا کہ ہان کیا مین نے فلانے فلانے روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حالانکہ وہ خوف مین ہوگا بڑے گناہون سے کہ مبادا عرض کیے جاوینگے
اُسپر یعنے اسلیے کہ اُسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اُسکو کہ تیرے لیے جگہ ہر بدی کے نیکی ہی ف ظاہر تر یہ ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اُسکے لیے ازراہ
فضل وکرم کے رب الارباب کی طرف سے ت پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے کین مین نے بہت سی چیزین یعنے گناہ کبیرہ کہ نہین دیکھتا مین انکو
یہان یعنے نامۂ اعمال مین مقام تبدیل مین ابو ذر کہتے ہین اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی نقل
کی یہ مسلم نے (وعن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار اربعۃ فیعرضون علی اللہ ثم یؤمر بہم الی النار فیلتفت احدہم فیقول ای رب
قد کنت ارجو اذا اخرجتنی منہا ان لا تعیدنی فیہا قال فینجیہ اللہ منہا رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے آگ سے چار آدمی یعنے یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالے کے پھر حکم کیا جائیگا اُنکے پھر بھیجنے کا
طرف دوزخ کے پس پھر کر دیکھیگا ایک ان مین سے پس کہیگا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا مین کہ جب نکالے گا تو مجھکو پھر نہین بھیجے گا تو اسمین فرمایا
آنحضرت نے پس نجات دیگا اسکو اللہ تعالے اس سے اور نہین بھیجے گا اسکو آگ مین ف یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان امت
برکت اُنکے سکے ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر انکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بھی نجات پاوینگے اور ذکر
چار کا بطور تقدیر و تمثیل ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ
بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم من بعض مظالم کانت بینہم فی الدنیا حتی اذا ہذبوا ونقوا اذن لہم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدہم اہدی بمنزلہ
فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان لہ فی الدنیا رواہ البخاری) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کیے جاوینگے مسلمان
آگ دوزخ سے پس روکے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض اُنکے کے بعض سے حقوق کا
کہ تھے درمیان اُنکے دنیا مین یہان تک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا اُنکو بہشت کے داخل ہونے کا
ف اس سے معلوم ہوتا ہی کہ درلانا مومنون کا دوزخ مین اُنکے پاک وصاف کرنے کے لیے ہوگا تا پاک وصاف کرکے بہشت مین کہ مکان اُنکے خلود کا
ہی درلادینگے نہ بطریق غضب وعداوت کے جیسے کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کے کفارہ گناہون کا کرتے ہین محققون نے کہا ہی کہ بعضے گناہ

ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کے اُنسے پاک ہونگے اور بعضوں سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضوں سے بسبب عذاب قبر کے اور بعضے گناہ ہین کہ سوائے آگ دوزخ کے اُنسے پاک نہین ہونے کے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گھلانے کے پاک وصاف نہین ہوتا ہے پس قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ ایک اُنکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف یہ اشارہ ہے طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کے بعد از پاک وصاف ہونے کے گناہوں سے اور طرف اسکے کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کے ہدایت پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہے راہ پاوینگے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکھائی جاویگی اُسکو جگہ بیٹھنے اُسکے کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اُسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ ذکر ین شکر اور بہت پاوین ثواب اسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اُسکے کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہ اُسکی وہ ہوتی تا ہووے یہ دکھانا اُسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ یَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَیَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت مین اور جاوینگے دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہان تک کہ رکھی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکاریگا پکارنے والا اے بہشتیو نہین ہے بعد اسکے موت یعنے کبھی بلکہ خاود ہے بلا موت اور اے دوزخیو نہین ہے بعد اسکے موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کے کہ رکھتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے کہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانِ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) روایت ہے ثوبان سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک ف عدن عین اور دال کے زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں مین سے قریب دریاے ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کے اور بلقا زبر بے اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام مین اور عمان موضع ہے اسمین اور معنے یہ ہین کہ مقدار وسعت میرے حوض کی عقبی مین اتنی ہے کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون مین ہے دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہے ما بین ایلہ اور صنعا کے اور کسی مین دو مہینے کی مسیرت آئی ہے و غیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہے نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کے ت پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شیرین زیادہ ہے شہد سے اور آبخورے اُسکے بقدر گنتی ستارون آسمان کے جو کوئی پئے گا اُسمین سے ایکبار پیاسا نہین ہوئیگا بعد اُسکے کبھی پہلے لوگ کہ اترینگے اُسپر پانی پینے کے لیے فقرا مہاجرین ہونگے ف یعنے بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اپنی کے جیسے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرہ اور اسی قیاس پر بہت پیاسے اور فرمایا اللہ تعالے نے کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اُنکے ہین اور اُنھین کے حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکے اپنے وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زادہ اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنے مال وجاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضاے مولے کے لیے ت ایسے فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین نکاح کیے جاتے عورتون نعمت والیون سے یعنے اگر خواستگاری کرین کسی

ایسی عورتوں سے مقبول ہوں اور نہیں کھولے جاتے انکے لیے دروازے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع یعنے اگر کھڑے ہوں بالفرض والتقدیر دنیا دار کے دروازے پر اور طالب اذن کریں تو نہ کھولا جاوے انکے لیے دروازہ یہ کنایہ ہے نہ التفات کرنے سے طرف انکے ضیافت اور انواع دعوات میں (وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبع مائة او ثمان مائة رواه ابوداؤد) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے سفر میں پس اترے ہم ایک منزل میں پس فرمایا آنحضرت نے یعنے اصحاب حاضرین سے کہ نہیں ہو تم ایک جزو لاکھ جزوں میں سے بنسبت اُن لوگوں کے کہ آوینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تھے تم اُس دن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابوداود نے ف ع مراد اس سے تحدید اور تعیین نہیں ہے بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہے اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ انسے ہوں اسلیے کہ ظاہر یہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضوں کے انہیں سے واللہ اعلم (وعن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانهم لیتباهون ایهم اکثر واردة وانی لارجو ان اکون اکثرهم واردة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب) اور روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہے یعنے ہر پہلی امت انکی اُنکے حوض سے اور تحقیق انبیا فخر کرینگے آپسمیں کہ کونسا اُن میں سے بہت زیادہ ہے از روے امت کے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ ہونگا میں اکثر انکا از روے آنیوالوں کے میرے حوض پر ف ع یعنے امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہ یقین ہے اور لفظ ارجو کہ متضمن ہے معنے شک و تردد کو ہے بسبب تواضع کے کہا ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیامة فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ هذه الثلث المواطن رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے کہا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے درخواست کی میں نے آپ سے یہ کہ شفاعت کریں میری روز قیامت کے یعنے شفاعت خاص اس امت میں سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ میں کرنے والا ہوں شفاعت کہا میں نے کہ یا رسول اللہ پس کہاں ڈھونڈھوں میں آپ کو اور کہاں پاؤں آپ کو فرمایا کہ ڈھونڈھنا مجھکو اول زمانے ڈھونڈھنے میرے میں پل صراط پر کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپ کو پل صراط پر تو کہاں ڈھونڈھوں آپ کو فرمایا پس اگر وہاں نہ پاوے تو ڈھونڈھنا مجھکو نزدیک میزان کے کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپکو نزدیک میزان کے تو کہاں ڈھونڈھوں آپکو فرمایا پس ڈھونڈھنا مجھکو نزدیک حوض کے پس تحقیق میں نہیں چھوڑنے کا ان تین جگھوں کو ف ع یعنے کبھی یہاں ہونگا اور کبھی وہاں چونکہ کاروبار شفاعت انکی ان جگھوں میں ہوگی میں انکی کارپردازی میں مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث میں اور حضرت عائشہ رض کی حدیث میں کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنے اہل و عیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگھوں سے کوئی کسی کو یاد نہیں کریگا جواب اسکا یہ ہے کہ پہلی حدیث محمول ہے غائبین پر کہ نہیں یاد کرینگے حضرت کسی کو غائبین میں ان جگھوں میں اور دوسری حدیث یعنے یہی محمول ہے اُنپر کہ جو حاضر ہونگے حضرت کی امت میں سے کہ اُنکی شفاعت کرینگے اور طیبی نے یہ جواب لکھا ہے کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپ کی تھیں ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹھیں اور عمل اور جد وجہد سے باز رہیں جیسے کہ اپنے اہلبیت کے قرابتیوں سے فرماتے تھے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجھپر نہ کرو اور انس سے اس طرح فرمایا تا نا امید نہوں اور حقیقت میں شدت اور محنت اُس دن کی کہ نہایت سخت ہے اور درجہ شفاعت جو حضرت کے لیے ثابت ہے دونوں حق ہیں اور ہر جواب میں مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (وعن ابن مسعود عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال قیل له ما المقام المحمود قال ذلک یوم ینزل اللہ تعالی علی کرسیه فیئط کما یئط الرحل الجدید من تضایقه وهو کسعة ما بین السماء والارض ویجاء بکم حفاة عراة غرلا فیکون اول من یکسی ابراهیم یقول اللہ تعالی اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من ریاط الجنة ثم اکسی علی اثره ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما

يَغْبِطُنِي الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی مقام
محمود اور کیا ہی صفت اُسکی کہ حق تعالے نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہی آپ سے اس آیت مین عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہ دن
کہ پہونچونگا مین اُسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالے اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسے کہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑے کا تنگی اپنی سے اور فراخی
کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے ہی ف ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین سات آسمان اور سات زمینین بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے
جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اس جنگل کے ہی اس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی
بحسب فہم عرف کے نہ تحدید اور تعیین اسکے مقدار کی ہی جیسے کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا
اور دفع کرنا توہم تنگی اُسکی کا ہی کہ مشابہت دینا اسکے سے ساتھ زین کے اور آواز کرنے اُسکے سے بسبب تنگی کے پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہی
اور خلاصہ معنے بیان کرنا عظمت و کبریائی الٰہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اُسکے کا ہی اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سے کہ اُسپر
بیٹھے اور حکمرانی کرے یا کرسی عالم سے کہ اُسپر افادہ اور افاضہ علوم و معارف کا کرے ت اور لایا جاویگا تمکو ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول اُن شخصونکا
کہ لباس پہنائے جاوینگے ابراہیم فرماویگا اللہ تعالے یعنے ملائکہ کو کہ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون سے پھر
پہنایا جاونگا مین پیچھے ابراہیم کے ف ح ع سبب حضرت ابراہیم کے پہلے لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہ کہ یہ دلالت اسپر نہین
کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم اُنکی بسبب باپ ہونے آنحضرت کے ہوگی یا یہ کہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنے اُٹھینگے ظاہر مین یہ منافات رکھتا ہی حضرت کے قول سے کہ فرمایا پھر پہنایا جاؤنگا مین پیچھے ابراہیم
کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرت لباس مین اُٹھین اور باوجود اسکے انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم کے ساتھ بھی لباس دیے جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کے ت
پھر کھڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالے کے کھڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجھپر اگلے پچھلے ف ع اگر کہا جاوے کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو
جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پھر کھڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نے ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اُسمین مقام محمود اور بیان کیا اسکے ہونیکا
کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول اپنے کے ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کھڑے ہونگے اُسمین
حضرت داہنی طرف اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام کائنات پر حتے کہ
انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر (وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ
سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت
کے پل صراط پر وقت گذرنیکے اُس سے یہ کلمہ ہوگا اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کے زیر سے علامت جنگ مین
اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانون کی ہی کہ اُس سے پہچانے جاوینگے اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنے کے اُسکو کہینگے اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار
مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہ
سے بطریق مرفوع کے کہ شعار مومنین کا اُس دن کہ اُٹھائے جاوینگے اپنی قبرون سے لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے عائشہ
سے کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندھیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنے والون کے لیے میری امت مین سے ف ح یعنے شفاعت میری بیچ عفو کرنے کے کبائر سے خاص میری ہی

امت کے لیے ہوگی نہ اور امتیون کے لیے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہے کہ واسطے نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطے رفع درجات کے
اور زیادتی کرامات کی ثابت ہو واسطے اولیا اور اتقیا اور علما کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے شفاعت اس آیت سے یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له
الرحمن ورضی له قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچتی ہین اور اجماع ہے سلف صالح کا اوسکے بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے
خوارج اور بعضے معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہے ایک تو خاص ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ راحت دینگے حضرت لوگون کو موقف کے
ہولون سے اور دوسرے ہوگی بیچ داخل کرنے ایک قوم کے جنت مین بغیر حساب کے اور یہ بھی وارد ہوئی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور تیسرے
شفاعت اس قوم کے لیے ہوگی کہ لائق ہونگے دوزخ کے پس شفاعت کرینگے انکے حق مین ہمارے نبی صلعم جنکے لیے کہ اللہ تعالے چاہیگا اور چوتھے انکے حق مین
کہ داخل ہونگے آگ مین گنہگارون مین سے پس حدیثین آئی ہین انکے نکالنے مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتون کے اور بھائی مسلمانون کے
پھر نکالیگا اللہ تعالے اس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنے لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کے لیے روایت کی یہ
ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے (وعن عوف بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني ات من عند ربي فخيرني
بين ان يدخل نصف امتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيئا رواه الترمذي وابن ماجة) اور روایت ہے عوف بیٹے مالک کے سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کے پاس سے پس مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کے یعنے سبب
کے پس اختیار کی مین نے شفاعت کرنی یعنے واسطے امت اجابت کے تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اس سے باہر نہ نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے
اوسکے لیے کہ مرے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنے سب مومنون کے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن عبد الله بن ابي الجدعاء
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة بشفاعة رجل من امتي اكثر من بني تميم رواه الترمذي والدارمي وابن ماجة) اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنے شخص بزرگ
کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے ف کہ ایک قبیلہ ہے نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جاوینگے تو دیکھا چاہیے
کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب شفاعت کرینگے پس بہت سے لوگ انکی شفاعتون سے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہ شخص حضرت
عثمان رض ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے (وعن
ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من امتي من يشفع للفئام ومنهم من يشفع للقبيلة ومنهم من يشفع للعصبة ومنهم من يشفع للرجل حتى
يدخلوا الجنة رواه الترمذي) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سے یعنے بعضے افراد امت
سے جنس علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتون کی اور بعض انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی ف اور قبیلہ قوم کثیر
اور ایک باپ کے بیٹون کو کہتے ہین ت اور بعضا انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی ف عصبہ بپیش عین اور جزم صاد کے دس سے چالیس تک
ت اور بعضا انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہان تک کہ داخل ہوگی اسی طرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے
(وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل وعدني ان يدخل الجنة من امتي اربع مائة الف بلا حساب فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله
قال وهكذا فحثا بكفيه وجمعهما فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر وما عليك ان يدخلنا الله كلنا الجنة فقال عمر ان الله عز وجل
ان شاء ان يدخل خلقه الجنة بكف واحد فعل فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق عمر رواه في شرح السنة) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا نے عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے یہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھ بلا حساب یعنے بے حساب و کتاب اور بیان القصہ

پس کہا ابو بکر نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنے مانگیے اللہ تعالے سے اور چاہیے اس سے کہ زیادتی کرے اسمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین اُس چیز سے کہ وعدہ کیا ہے تمسے تمھارے پروردگار نے ف ح اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین ت فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسپر اسطرح پس واسطے بیان ہذا کے لپ بنائین دونون ہاتھون سے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو ف ع یعنے جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حکایت ہو فعل حق سبحانہٗ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہی شارح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کی اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہی کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بھر نا کنایہ ہی مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتھیلی ہو نہ لپ ت پھر کہا ابو بکر نے کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھون سے پس کہا عمر نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابو بکر یعنے تا عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد وجہد کرین اسمین اور باعتماد کرم الٰہی کے عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابو بکر نے نہین ضرر تیرا اے عمر کہ داخل کرے اللہ ہم سب کو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہی یعنے پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اُسکے کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر نے ف ح کہا ہی علمائے کہ جو کچھ ابو بکر نے کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکنت و نیازمندی سے ہی اور قول عمر کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرت نے جو اول جواب نہ دیا ابو بکر کو ساتھ اُس چیز کے کہ عمر نے کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمر کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اُس سے پس مآل دونون کا ایک ہی ہوگا فافہم ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَہْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِہِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُہُمْ اَنَا الَّذِیْ وَہَبْتُ لَکَ وَضُوْءًا فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی اُسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صف باندھکر کھڑے کیے جاوینگے یا صف باندھکر کھڑے ہونگے دوزخی یعنے گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنے علمائے اخیار اور صلحائے ابرار کے ہیئت مسکین وسائلین کے اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اُنپر ایک شخص بہشتیون مین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سے اُس بہشتی کو اے فلانے یعنے نام لیگا اُسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تھا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اُنکا یعنے دوزخیون کا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تھا مین نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اُس دوزخی کی پس داخل کریگا اُسکو بہشت مین ف ع یعنے سبب ہوگا اُسکے دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اُسکا پاوینگے اور اُنکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جا وینگے کہا مظہر نے کہ اسمین ترغیب ہو لاکی احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصًا صلحا سے اور اُنکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ اُنکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُہُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْہُمَا فَقَالَ لَہُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُہُمَا نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُہَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْہَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْہَا فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی لَکَ رَجَاؤُکَ فَیَدْخُلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اُن شخصون مین سے کہ داخل ہونگے آگ مین نہایت ہوگا چلانا اُنکا یعنے رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اُنکا پس فرماویگا پروردگار تعالے یعنے دوزخ کے فرشتون سے کہ نکالو اُنکو پس فرماویگا اللہ تعالے اُنسے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمھارا کہینگے کہ کیا ہمنے یہ یعنے چلانا تا کہ رحم کرے تو ہمپر یعنے اسلیے کہ تو دوست رکھتا ہی اُسکو کہ التجا کرے تجھسے فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمھارے لیے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنے تئین اُس جگہ کہ تھے تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ مین پڑنے کو حمل کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ حمل کرنے کے سبب سے ہی سبب پر اور تحقیق اُسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تھا اُنھون نے دنیا مین امر الٰہی کی فرمان برداری کرنے مین حکم کیے جاوینگے وہان اُسکا کہ فرمان برداری کرین اسمین کہ اپنے تئین آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اُسکے کہ رحمت الٰہی مترتب ہی اُسکی فرمان برداری پر ت پس ڈالیگا ایک اُنکا اپنے تئین آگ مین یعنے بسبب چلنے راہ بندگی

اور طلب رضا ہوئے کے پس کریگا آگ کو اللہ تعالے اُسپر ٹھنڈا اور سلامت فـ جیسے حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت او مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالے اُس بلا کو اُسپر آسان اور نابود کردیتا ہے تا الم اُسکا اُسکو نہ پہونچے ت اور کہا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنے تئین یعنے آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و ناتوانی اپنے کے اور امیدوار لطف و رحمت باری تعالے کی ہے پس کہیگا اُسکو پروردگار تعالے کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنے تیرے سے اپنے تئین آگ مین جیسے کہ ڈالا یار تیرے نے پس کہیگا وہ شخص ای رب میرے تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنے کے مجکو اُس سے پس فرما دیگا اللہ تعالے تیرے لیے ہے جو کچھ کہ امید رکھی تو نے فـ اسمین دلیل ہے اسپر کہ امید بندہ کی ہوئے سے مفید و موثر آگے ہیچ کرم اور عطا اللہ تعالے کے اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کے دائرہ اطاعت و فرمان برداری سے باہر نکلے ت پس داخل کیے جاوینگے وہ دونون شخص اکٹھے بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالے کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ یَصْدُرُوْنَ مِنْہَا بِاَعْمَالِہِمْ فَاَوَّلُہُمْ کَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ کَالرِّیْحِ ثُمَّ کَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ کَالرَّاکِبِ فِیْ رَحْلِہٖ ثُمَّ کَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ کَمَشْیِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ پر یعنے بسبب عبور کرنے کے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہے آگ پر حاضر ہونگے اور دیکھینگے اسکو پھر پھرینگے اس سے یعنے نجات پاوینگے اور خلاص ہونگے اس سے بسبب اعمال اپنے کے اوپر اندازہ اُنکے کے پس اول اور افضل اُنکے گذرینگے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پھر مانند چلنے اُسکے کے پاپیادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَکُمْ حَوْضِیْ مَا بَیْنَ جَنْبَیْہِ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ ہُمَا قَرْیَتَانِ بِالشَّامِ بَیْنَہُمَا مَسِیْرَۃُ ثَلٰثِ لَیَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْہِ اَبَارِیْقُ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَہٗ فَشَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَہَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے تمہارے یعنے دن قیامت کے حوض ہے میرا مسافت درمیان دونون طرفون اُسکے کے مانند اس مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرح کے ہے کہا بعضے راویون نے کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان ان دونون کے مسافت تین دن کی ہے فـ کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہے اذرح کے برابر مین اور غلطی کی ہے جسنے کہا کہ ان دونون مین تین دن کی مسافت ہے اور وہم کسی راوی سے ہوا ہے کہ اُسنے زیادتی کو ساقط کردیا ہے اور ذکر کیا ہے اسکو دارقطنی نے کہ وہ یہ ہے ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا واذرح ت اور ایک روایت مین یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہونگے اُسکے کنارون مین آبخورے مانند ستارون آسمان کے یعنے کثرت او چمک مین جو کوئی آویگا اُسپر اور پیویگا پانی اُسمین سے پیاسا نہین ہونے کا بعد اس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی النَّاسَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَہُمُ الْجَنَّۃُ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ وَہَلْ اَخْرَجَکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا خَطِیْئَۃُ اَبِیْکُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْہَبُوْا اِلَی ابْنِیْ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاہِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰی مُوْسَی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْہَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَرُوْحِہٖ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ کَیْفَ یَمُرُّ وَیَرْجِعُ فِیْ طَرْفَۃِ عَیْنٍ ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیْحِ ثُمَّ کَمَرِّ الطَّیْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِیْ بِہِمْ اَعْمَالُہُمْ وَنَبِیُّکُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰی تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَۃٌ مَاْمُوْرَۃٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِہٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَکْدُوْسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ بِیَدِہٖ اِنَّ قَعْرَ جَہَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حذیفہ اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکٹھا کریگا اللہ تعالے برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنے محشر مین پس کھڑے ہونگے مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطے اُنکے بہشت فـ جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَاِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ت پس آوینگے مومن یعنے بعضے مومن خواص ہر امت سے آدم کے پاس پس کہینگے ای باپ ہمارے کھلوا ہمارے لیے

بہشت کو یعنے تاکہ داخل ہووین ہم اُسمین پس کہینگے آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمھارے باپ کی خطا نے نہین ہون مین لائق اس کار کے جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیم کے کہ خلیل اللہ ہے یعنے وہ افضل رسولون مین سے ہے اور جد خاتم الانبیا ہے اُس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نے پس کہینگے ابراہیم کہ نہین مین لائق اس کام کے نہین تھا مین خلیل مگر پرے پرے اسکے یعنے پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسی کے کلام کیا اس سے خدا تعالی نے کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نے کہ یہ وارد ہوا ہے بطریق تواضع کے کہ مین لائق اس درجۂ بلند کے نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کے دیا گیا ہون ولیکن تم موسی کے پاس جاؤ کہ انکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہے اور لفظ ورا مکرر اسلیے کہا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطے کے حاصل ہوئی ہے انکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ مین تو پیچھے اس موسی کے ہون کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین ت پس آوینگے موسی علیہ السلام کے پاس کہینگے وہ کہ نہین ہون لائق اسکے جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اُسکی ہین پس کہینگے عیسیٰ کہ نہین مین لائق اس کار کے یعنے پس اُسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب وعزت انکو حاصل ہے درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کے اور اسلیے نہ کہا کہ آوینگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکے کہ اُسمین ہین معنے حمد کے اور مشعر ہے کھڑے ہوتے پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہے جیسے کہ فرمایا ت پس کھڑے ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے دائین طرف عرش رحمن کے اور اذن چاہینگے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطے راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا انکو یعنے پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنے یہ صورت بنکر آوینگے پس کھڑے ہونگے امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کے دائین اور بائین یعنے واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذریگی جماعت کہ اول وافضل ہے تم مین سے مانند بجلی کے یعنے جلدی چلنے مین کہا ابوہریرہ نے کہ کہا مین نے آنحضرت سے کہ فدا ہوجیو تم پر مان باپ میرے کونسی چیز ہے اور کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہین دیکھتے تم طرف بجلی کے کہ کیونکر گذرجاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے مین ق ح ع ظاہر یہ ہے کہ مراد انسے انبیا ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد انسے اصفیا یعنے اولیا اس امت کے ہون ت پھر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پھر گذرینگے مانند گذرنے پرندون کے اور دوڑنے مردون کے یا پیادون کے جاری کریگی انکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال انکے کی اور پیغمبر تمھارے کھڑے ہونگے پل صراط پر کہتے ہونگے اے رب میرے سلامت اور سالم رکھ یہان تک کہ عاجز ہونگے عمل بندون کے یعنے سست ہوگی قوت انکے عملون کی اور نہ رکھتے ہونگے ویسے اعمال کہ بسبب انکے قوت سے گذرین یہان تک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرت نے اور دونون طرف صراط کے آنکڑے ہونگے لٹکائے گئے حکم کیے گئے یعنے درگاہ الٰہی سے پکڑینگے اُس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اُسکے پس بعضے لنگے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنے آگ مین پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤن باندھکر دوزخ مین ڈالے جاوینگے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اُسکے ہاتھ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ كَأَنَّہُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ إِنَّہُ الضَّغَابِيسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگی آگ دوزخ سے ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنے کہ کیا ہے ثعاریر فرمایا وہ آرے ہین ق ع مشابہت دی گئی آرے کے ساتھ اسلیے کہ وہ جلدی بڑھتا ہے یعنے یا گرچہ جلکر کوئلا ہو جاوینگے لیکن جب نکالکر نہر الحیوۃ مین ڈالے جاوینگے جھٹ پٹ تازہ توانا ہوجاوینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّہَدَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پھر علما یعنے علماء باعمل پھر شہدا ف ع عطف کرنے مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہے اوپر تفضیل علما کے شہدا پر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اُسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نے يُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّہَدَاءِ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّہَدَاءِ اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کے ہے والا تمام اہل خیر کے لیے مسلمانون مین سے

ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطے مغفرت گناہون کے ہو یا رفعت درجات کے لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسے کہ خوارج
اور بعضے معتزلہ نے اختیار کیا ہی سنت نقل کی یہ ابن ماجہ نے بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اسکے کے فـ جنت اصل لغت
مین بمعنے ڈھانکنے کے ہی اور ترکیب ان حروف کے واسطے ستر اور ڈھانکنے کے آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈھانکنے انکے کے اس چیز کو کہ
نیچے انکے ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتے ہین اسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت
الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِىَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالے نے کہ تیار کی ہین مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے اسکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے صفات کا سنا اور نہ گذری ماہیت اسکی کسی
آدمی کے دل پر فـ اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے اچھی صورتین ہون اور دوسری سے آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش مت پس پڑھو اگر چاہو
تم یعنے تحقیق و تصدیق اسکی اس آیة کو پس نہین جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنے والون کے قسم اس
چیز سے کہ سبب خنکی آنکھ اور آرام انکے کا ہی فـ یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانے مقصود کے سے لفظ قرة مشتق ہی قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنے قرار اور
ثبات کے اور آنکھ وقت نظر کرنے کے طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور طرف نہین پھرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی
ہی اور وقت نظر کرنیکے طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور یہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرة مشتق قر سے ساتھ پیش قاف کے
بمعنے سرد اور خنکی اور سردی آنکھ اور لذت اسکی کے مشاہدہ محبوب مین اور پانے مقصود مین اور گرمی اور سوزش اسکی بیچ دیکھنے دشمنون کے اور بیچ حالت انتظار
مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیے فرزند کو قرة العین کہتے ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرة عینے فی الصلوۃ اسمین بھی یہ دونون معنے محتمل ہین جیسے کہ باب فضل فقرا
مین گذرا سنت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنے تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ
دنیا مین ہی فـ اسلیے کہ جنت اور نعمتین اسکی باقی ہین اور دنیا اور اسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہ اترنے کا ارادہ کرتا
ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی تا علامت ہو اسپر اور کوئی وہان نہ اترے سنت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا
وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اسمین
بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی فـ یعنے جزا اور ثواب دونون کا اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت
ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر
کرنا تلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو
معلوم ہوا کہ ثواب اسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین سے جھانکے طرف زمین کے
تو البتہ روشن کر دے اس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی فـ اور یہ مرین پھرتی ہین آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہ ظاہر تر ہی واسطے
ذکر کرنے انکے کے عبارت مین صریحات اور البتہ بھر دے وہ عورت اس چیز کو کہ درمیان ان دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے
اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت
مین ایک درخت ہے یعنے طوبی کہ چلے سوار نیچے سایہ اُسکے کے سو برس ہنوز قطع نہ کرے اُسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمھارے کی بہشت مین بہتر ہے
اس چیز سے کہ نکلا اُسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہے ف ع یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب مین یا تو شک راوی کے لیے ہے اور یا تخیر کے لیے اور یا بمعنی واو
کے اور مقدار کمان کی اُسمین دو معنی جگہ کوڑے کی ہے کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت ہے کہ سوار کوڑا ڈالدیتا ہے اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَاحِدَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ عَرْضُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ طُوْلُہَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِنْہَا
اَہْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْہِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُہُمَا وَمَا فِیْہِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَہَبٍ اٰنِیَتُہُمَا وَمَا فِیْہِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّہِمْ اِلَّا رِدَاءُ
الْکِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْہِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن کے لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا
ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اُسکی یعنے پس طول اُسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لنبان اُسکی ف ع یعنے اور اسی قیاس پر عرض اُسکا اور
حاصل ہوا دونون روایتون سے طول و عرض اُسکا ہر ایک اُن دونون مین سے ت ساٹھ کوس کی اور ہر کونے مین اُس خیمہ کے اہلخانہ ہونگے یعنے مومن کی
بیوی وغیرہ نہ دیکھینگی یعنے ایک کونہ والے اور گھر والون کو کہ اور کونون مین ہونگے پھر اکریگا ان سب گھر والون پر مسلمان ف ط اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اُسکے
ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد مین بیویان کہ جنسے جماع کریگا اور پھرنا کنایہ ہے مجامعت سے ت اور دو بہشتین ہین یعنے مسلمان کے لیے کہ چاندی سے کے ہین
باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہے یعنے قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور رخت وغیرہ ذلک سے اور دو بہشت ہین کہ سونے سے کے ہین باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہے
ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کے وصف مین آیا ہے کہ ایک اینٹ
سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ اول حدیث مین بیان ہے اُن چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسری
مین صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہے کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالے نے سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اُنکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اُنکا اور ابی موسی سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان آنیتہما
وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہ موید ہے اُسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین
اور بعید نہین ہے کہ مراد جنتان سے یعنے آیہ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اُن دونون کی سونے سے اور دوسری چاندی سے اور کبھی ہونگی کاملین کے لیے
دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی داہین بائین طرف اُنکے محلون کی زینت کے لیے نہ بسبب مقصود ہونے سونے کے اور یہ مراد جنتان سے بنا بر اُسکے
ہے کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہے اور موید ہے اُسکو کہ دروازے جنت کے اور طبقے اُسکے آٹھ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام
دار القرار دار المقامۃ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اُنکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار
کے جنت عدن مین ف ع یعنے جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اُٹھ جا
مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی از راہ مہربانی و تفضل رب کے اُٹھ جاوینگے ت اور اُسکو عیاناً دیکھینگے ت نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ
اَعْلَاہَا دَرَجَۃً مِنْہَا تُفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْاَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ
اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فرق ہے جیسا کہ
درمیان آسمان و زمین کے ف ع ممکن ہے یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے روایت بیہقی مین عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن

فمن دخل الجنة من اہل القرآن فلیس فوقہ درجة اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسے ہوں کہ جو وصف انکا ذکر ہوا اور درجے خلاف انکے ہوں یعنے کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نے سند فردوس مین ابوہریرہ سے مرفوع کہ جنت مین ایک درجہ ہے کہ نہین پہونچینگے اسکو مگر تفکر ت اور فردوس ف ع یعنے جنت اسکا نام فردوس
ذکر کیا گیا ہے قرآن مین قد افلح المؤمنون کے اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سے بلند تر ہے از روے درجے کے یعنے
درجات اسکے بلند ترین درجات کے ہین صورۃً اور معنیً جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی ف ع یعنے نہر پانی اور دودھ اور شراب
اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذة للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کے
عرش ہے ف ع پس یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کے ہے اور اسیلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سے
بہشت تو مانگو تم اس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہے نقل کی یہ ترمذی نے کہا مؤلف نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث صحیحین مین یعنے انکے متنون مین اور
نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہے صحیحین کی حاصل کلام مؤلف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین
پس اعتراض مؤلف کا تو یہ ہے اور بعضے شارحین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موجود ہے صحیح بخاری مین دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسرے بیچ باب وکان عرشہ
علی الماء کے اور صحیح مسلم مین بھی موجود ہے بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کے (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة لسوقا یاتونہا کل جمعة
فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا
فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہے یعنے
مجمع ہے کہ اسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگے اسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنے مقدار ہر جمعہ مین سے ہفتے مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقةً بسبب
نہونے آفتاب اور رات و دن کے ت پس چلیگی ہوا شمال کی ف ح شمال بزیر شین سے اور بزبر بھی آیا ہے ہوا کہ داہنے ہاتھ کی طرف سے آوے جب سامنے
قبلہ کے کھڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہے مثل ہوا شمال کے ت پس ڈالیگی وہ ہوا یعنے مشک اور طرح طرح کی خوشبوئین انکے موہنون مین یعنے بدنون پر اور کپڑون
مین پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اس مجمع مین حاضر ہونگے حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگے حسن وجمال کو پس پھر پھرینگے یعنے بازار سے طرف گھر والون اپنے کے
اس حال مین کہ زیادہ ہوگئے ہونگے خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے انسے گھر والے انکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے کے ہمسے حسن وجمال کو
پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ انکو بھی وہ ہوا پہونچے
اور یا بسبب عکس پڑنے جمال انکے کے تاثیر جمال وقرب انکے کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرة یدخلون الجنة علی صورة القمر لیلة البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءة قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ
منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرة وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا
یمتخطون آنیتہم الذہب والفضة وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوة ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورة ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء
متفق علیہ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنے انبیا بصورت
چودھوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت سے کے یعنے مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند نہایت
روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی مین یعنے جو تارے سواے چاند اور آفتاب کے اور تارون سے روشن ہو اسکے مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون
کے اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنے متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپس مین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچھ اختلاف ان مین اور نہ
دشمنی رکھنی آپسمین ہر شخص کے لیے بہشتیون مین سے دو دلہیان ہونگی حور عین سے ف ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اس عورت کو کہتے ہین کہ جسکی آنکھ کی سفیدی

نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنے فراخ چشم کے اگر کہیں کہ اخیر فصل ثانی میں ایک حدیث آئی ہے کہ ادنے اہل جنت کی بہتر بیبیاں ہونگی اور یہاں دو بیبیاں فرمائیں انمیں کیا تطبیق ہے جواب یہ کہ مراد یہ ہے کہ دو بیبیاں ہونگی اس جنس سے کہ حور العین ہونگی ساتھ اور صفات کے کہ ذکر کیں اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ اسکے کہ سوائے اس جنس کے اور بیبیاں بہت ہوں ت دیکھا جاتا ہے گودا اوروں کی پنڈلیوں کی ہڈیوں کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن او صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالے کو صبح شام یعنے ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پیخانہ پھرینگے اور نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹ چھنکینگے باسن انکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیاں انکی سونے کی اور ایندھن انکی انگیٹھیوں کا اگر ہوگا ف ع یعنے دنیا کی انگیٹھیوں کے ایندھن کوئلے وغیرہ ہوتے ہیں اور خوشبو کے لیے عود اسپر جلاتے ہیں بخلاف بہشت کی انگیٹھیوں کے کہ انکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واؤ کے پیش سے روشن کرنا آگ کا اور واؤ کے زبر سے لکڑیاں کہ جلائی جاسکے انسے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہے میم کے زیر سے اور صیغہ آلہ کے وہ چیز کہ رکھی جاوے اسمیں آگ اگر جلانے کے لیے یعنے انگیٹھی اور زبر میم سے بھی آیا ہے اور الوۃ زبر ہمزہ سے اور اسکے پیش سے اور پیش لام اور تشدید واؤ سے اگر کہ دسوفی ہو جاتی ہے اس سے ت اور عرق انکا مشک ہوگا یعنے خوشبو انکی مانند مشک کے ہوگی سب او پر خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنے سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکھنے والے ہونگے آپسمیں اور پر صورت اور شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساٹھ گز کے جانب آسمان میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے درازگی قد میں لفظ خلق پیش خ سے اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور اس صورت میں جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطے بیان صورت کے بعد از بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سے بھی روایت ہے یعنے سب ہونگے او پر صورت اور شکل ایک مرد کے اور حسن و خوبی میں موافق آپس میں اور عمر کہ تیس تیس یا تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور اس جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہے خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونوں صحیح ہیں (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما تلھمون النفس رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوینگے بہشت میں اور پیوینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ ناک چھنکینگے عرض کیا یعنے بعضے صحابہ نے کہ جب پائخانہ نہ پھرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہے کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنے ڈکار کی ہوا میں و پسینے کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہے یا بعضا کھانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہے کہ کھانا ڈکار ہو جائیگا اور پانی عرق ت الہام کیے جاوینگے بہشتی تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہو جائیگا وہ لازم حال انکے کے اور نہ تکلف نکلیگا جیسے کہ باہر نکلتا ہے تمسے دم ف ع کہ بے تکلف آتا ہے اور جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں رنج اٹھاوینگے تسبیح و تہلیل سے جیسے کہ نہیں رنج اٹھاتے ہو تم یا وہ دم لینے سے اور نہیں باز رکھیگی انکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسے کہ نہیں باز رکھتے انکو دم لینے سے مانند ملائکہ کے حاصل یہ کہ نہیں نکلیگا انسے دم مگر کہ ملا ہوگا ساتھ ذکر اور شکر اللہ تعالے کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یدخل الجنۃ ینعم ولا یبأس ولا یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت میں چین میں رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکر مند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اسکی یعنے جنت دار القرار والثبات ہے تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اسمیں نہیں نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی سعید وابی ھریرۃ قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو سعید اور ابو ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنے جنت میں جنتیوں کو ساتھ اس مضمون کے کہ تمھارے لیے ہے کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبھی اور تحقیق تمھارے لیے ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبھی اور تحقیق تمھارے لیے ہے کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑھے ہو کبھی اور تحقیق تمھارے لیے ہے یہ کہ چین میں رہو اور محنت اور مشقت

شہ دیکھو بھی نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یتراءون اہل الغرف من فوقہم کما تتراءون الکوکب الدری
الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ
وصدقوا المرسلین متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والونکو اپنے اوپر جیسا کہ
دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں **ف** لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے غبور سے بمعنے باقی کے اور مراد ہے
اس سے باقی رہا ہوا افق میں بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعضی روایت میں غایر ی تحتانیہ سے بھی آیا ہے غور سے بمعنے نشیب کے
لیکن یہ تصحیف ہے اور روایت مشہور اول ہی کی ہے **ت** اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانوں کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیوں کے ہوگا
ف کہ مرتبہ بعضوں کا بلند اور مرتبہ بعضوں کا پست لکھا ہے علماء نے کہ بہشت میں طبقات ہونگے اعلے تو سابقین کے لیے اور اوسط مقتصدین کے لیے
اور اسفل مختلطین کے لیے **ت** عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبروں کے ہونگے کہ نہیں پہونچیں گے ان منازل و مراتب
کو غیر پیغمبروں کے فرمایا کہ ہاں پہونچینگے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبروں کے بھی یعنے اولیاء بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہے خدا کی پہونچینگے اسکو وہ
مرد کہ ایمان لائے ہیں اور سچا جانا پیغمبروں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بیچ قبول کرنے اس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اسکے اور منع کیے گئے اس
سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے آخر سورہ فرقان میں وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ (وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ وسلم نے کہ داخل ہونگی
جنت میں کتنی قومیں کہ دل انکے مانند دلوں پرندوں کے ہیں **ف** یعنے نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے میں حسد اور بغض وغیرہ سے اور بعضوں نے
کہا خوف اور ہیبت میں کہ پرندہ بہت ڈرتا ہے بہ نسبت اور جانوروں کے اور بعضوں نے کہا توکل میں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اسکے کا
تو رزق دے تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہے جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہیں صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو پیٹ بھرے **ت** نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون و
ما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی
فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیوں کو اور پکاریگا کہ اے
بہشتیو پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہیں ہم اے رب ہمارے اور موجود ہیں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے قبضۂ قدرت اور ارادہ میں ہے کہ
جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ آیا راضی ہوئے تم یعنے مجھسے کہ داخل کیا میں نے تمکو بہشت میں پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم اے
پروردگار ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دوں میں تمکو بہتر
اس چیز سے کہ دی میں نے پس کہینگے اے پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہے اس سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ عنایت فرماؤنگا میں تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر
بعد اسکے کبھی **ف** اور جب ہووے بندہ سے راضی ہوا تمام نعمتیں اور سعادتیں حاصل ہوئیں اور دولت دیدار بھی انشاء اللہ نتیجہ اسی کا ہے اول پوچھنا انسے کہ آیا راضی ہو
مجھسے جب رضا انکی اسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی انسے اسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مندی اللہ تعالے کی بندہ سے رضا بندہ کی ہے ہووے
سے اپنے حال میں نگاہ کر اپنے تئیں راضی پاتا ہے اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجھسے راضی ہے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے
تھے کہ کیونکر پہچانیں ہم کہ حق تعالے ہمسے راضی ہے آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اس سے راضی ہیں تو یقین ہے کہ وہ بھی ہمسے راضی ہے بعد ازاں بشارت
دی کہ رضا اسکی انسے دائم اور ہمیشہ ہے بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالے بزرگتر ہے بہشت سے اور اس چیز سے کہ اسمیں ہے جیسے کہ فرمایا

ورضوان

ورضوان من اللہ اکبر چاہیئے ہمیشہ اور ستمر ہو اللھم ارض عنا وارضنا عنک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنے مرتبہ اور جگہ ایک تمھارے کی بہشت سے اس مقدار ہے کہ فرماویگا پروردگار تعالے اسکو کہ آرزو کر اور چاہ اسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنے بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالے اس بندے کو کہ آرزو کی تونے اور چاہا تونے یعنے جہان تک تیرے دل مین آرزو تھی مین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالے اس بندے کو کہ پس تحقیق تیرے لیے ہے جو کچھ کہ آرزو کی تونے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے نقل کی مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیحان وجیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور اوچشمون سے ہین ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہے بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہے کہ بعضے کہتے ہین سیحان نہر ہے شام مین اور بعضون نے کہا ہند مین اور جیحان نہر ہے بلخ مین اور کہا ہے علماء نے کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کے ہے کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نے کہا جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہے غلط ہے اور اتفاق رکھتے ہین علماء کہ جیحون واوٗ سے نہر خراسان ہے اور کہا کہ سیحون نہر ہے سندہ مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان وجیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتھ ہونے ان چار نہرون کے انہار جنت سے یہ ہے کہ پانی انکے بہ نسبت اور پانیون کے اچھے ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سے ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور انکو ساتھ نام ان چار نہرون کے کہ بزرگتر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین نامزد اور مشہور کیا اشارہ ہے اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد ومنافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہ ہے کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہے چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہے کہ فرات اور نیل جاری ہوتے ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ سدرۃ المنتہے کی جڑ سے ہین اور معالم التنزیل مین ایا ہے کہ یہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالے نے انکو پہاڑون کو سونپا ہے اور دریا نے زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات نقل کی یہ مسلم نے (وعن عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ جھنم فیھوی فیھا سبعین خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملأن ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم) اور روایت ہے عقبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنے روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاے کنارہ دوزخ کے سے پس گرتا چلا جاوے اسمین ستر برس نہ پہونچے اسکی تھا مین قسم خدا کی البتہ بھرے جاوینگے دوزخ یعنے کفار سے باوجود اس گہراوٗ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازون دروازے کے دروازون جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آویگا اسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب اژدحام کے نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناؤھا قال لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وملاطھا المسک الاذفر وحصباؤھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران من یدخلھا ینعم ولا یباس ویخلد ولا یموت ولا یبلی ثیابھم ولا یفنی شبابھم رواہ احمد والترمذی والدارمی) روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف ح ع اختلاف ہے عقلا کا کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہے پھر پیدا کی گئی اس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونے کے اور آگ اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کے اور پیدا ہوا آسمان آگ کے دھوئین سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کہتے ہین توریت کے اول سفر مین آیا ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اسکی طرف پس پگھلے اجزا اُسکے اور پانی ہوگئے اور اُس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دھوئین کے پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئے پانی پر جھاگ اور اُس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑون کو لنگر اُسکا کیا یعنے پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑ دن

ٹھہر گئی اور بعضون نے جو لکھا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنے
پیدا کیا ہمنے پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ وتعالی کے واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہ یا بسبب زیادتی احتیاج
اسکی کے طرف پانی کے اور منقطع ہونے اُسکے کے ت عرض کیا ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اُسکی یعنے پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی
فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اُسکی موتی اور یاقوت کی یعنے مثل اُنکے رنگ اور صفائی مین اور خاک
اسکی مثل زعفران کے زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمین چین مین رہیگا اور رنج اور مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اُسکے
اور نہ فنا ہوگی جوانی اُسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اُسکا سونیکا ہی ف ع اور ٹہنیان اُسکی مختلف ہین
کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اور اُسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوے اور نیچے
اُنکے نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ت ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب
عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنے جتنے صاحب درجون کے ہونگے بحسب اعمال اپنے کے طاعات مین جیسے کہ دوزخی صاحب درکات یعنے سافلہ
کے ہونگے بقدر مراتب اپنے کے شدت کفر مین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون
کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ
اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین
سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین ان درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اُنکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
(وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی وفرش مرفوعہ فرمایا بلندی ان بچھونون کی جیسے کہ فاصلہ
ہی درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ ف ع یعنے جنت کے درجون کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین
کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون نے کہا کہ مراد فرش سے عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوعہ بمعنی فائق و فاضل کے حسن و جمال مین دنیا کی
عورتون سے لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات احسن ہونگی حورون سے بسبب نماز و روزہ کے ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰی
مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی ابی سعید
ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی
اُنکے چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کے چاند کے اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اوپر مانند بہترین ستارہ چمکتے کے آسمان
مین واسطے ہر شخص کے اُنمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک ان دونون مین سے ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اُسکی کا
ستر جوڑون کے اوپر سے ف ع اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکی بہتر بیبیان اور اسی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق یہہ ہین اور ایک یہ
دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودہ اُنکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی کچھ منافی نہین ہی اسلیے کہ ہر ایک کے لیے بہت سی

حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہو کہ ہر ایک کے لیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی ت نقل
کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى
قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنے یہ کنایہ ہو عورتون
سے مثلا دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردون کی یعنے پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی
عورتون سے جماع کرنے کی ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَ
تَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اُسقدر کہ اُٹھاوے ناخن اُن چیزون مین سے کہ
بہشت مین ہین یعنے قسم زینت و آلات اُسکی سے ظاہر ہو یعنے دنیا مین توالبتہ زینت دار ہو جاوے بسبب اُسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و
زمین کے ہو اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جھانکے پس ظاہر ہون کڑے اسکے توالبتہ مٹا دیوے روشنی اُسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہو سورج
ستارون کی روشنی کو نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ
وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اُنکی
ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اُنکے ف ح حدیث مین لفظ جرد جیم کے پیش اور رے کے جزم سے جمع اجرد کی اور اجرد اُسکو کہتے ہین کہ
جسکے بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنے لڑکا بے ریش اور کحل کاف کے زبر سے اور بر وزن فعلے کے معنے مفعل کے یعنے مکحول اور وہ وہ ہو کہ جسکی پلکون کی جڑین
سیاہ ہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا سرمہ لگایا ہو ت نقل ہو کی ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ
اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل
ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سے بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کے یا تینتیس برس کے ف ح یعنے جیسے کہ دنیا
مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اسوقت مین ہو اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث اور ثلثین سنۃ مین شک راوی کے لیے ہو
ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا
مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو اسماء بنت
ابی بکر سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اُنکے لیے سدرۃ المنتہے کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنے تیز رو بیچ سایہ شاخون
اُس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اُسکے سایہ مین سو سوار شک کیا ہو راوی حدیث نے ف ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ
راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہو ت اُس درخت پر ٹڈی ہین سونے کی ف ح شاید کہ مراد فرشتے ہین نورانی کہ چمکتے ہین بازو اُنکے
گویا کہ سونے کے ہین یا مشابہت دی ان انوار کو کہ اُٹھتے ہین اُس سے اور تعبیر کیا اُنکو ساتھ سونے کی ٹڈی کے اور یہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہو اذ یغشی السدرۃ
ما یغشی یعنے ڈھانکتا ہو سدرۃ المنتہے کو جو کچھ کہ ڈھانکتا ہو اور بیضاوی نے کہا کہ ڈھانکتی ہو اُسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتے ہین حق کو ت
گویا کہ میوے اُسکے مانند مٹکون کے ہین ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہو اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہو کہ منتہے ہوتا ہو اس تک علم اولین
و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اُسکے کیا ہو اور نہین گذرا اُس سے کوئی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام
جبرئیل کا ہو کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور وہ روایت مین چھٹے آسمان پر ہو اور مشہور یہ ہو کہ ساتوین آسمان پر ہو اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین

یہ ہی کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان پر ہو اور شاخیں ساتویں میں واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذَاکَ نَہْرٌ اَعْطَانِیْہِ اللّٰہُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُہَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ ہٰذِہٖ لَنَاعِمَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَتُہَا اَنْعَمُ مِنْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالے نے وہ نہر ف ع لفظ نہر ساتھ زبر ہ کے اور جزم سے بھی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دونوں طرف اسکے دو حوض ہیں ایک تو جنت میں ہی اور دوسرا موقف میں اور اسلیے کہا کہنے والے نے ت یعنے جنت میں ف سبب ہونے اکثر اسکے کے بہشت میں یا اسلیے کہ منبع اسکا بہشت میں ہی ت نہایت سفید ہی پانی اسکا دودھ سے اور نہایت شیرین تر شہد سے اس نہر میں یعنے اسکے کناروں میں پرندے جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں انکی مانند گردنوں اونٹوں کے ف ع لفظ جزر بپیش جیم اور زے سے جمع جزور کی ساتھ زبر جیم کے بمعنے اونٹ کے کہ تیار ہو واسطے نحر و ذبح کے اور معنی یہ ہیں کہ وہ تیار ہیں نحر کے لیے تاکہ کھاویں انسے اس نہر والے ت کہا عمر نے کہ تحقیق وہ پرندے متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے انکے کہ بہشتی ہیں متنعم تر اور مترفہ تر ہونگے انسے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ خَیْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِیْہَا عَلٰی فَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ یَطِیْرُ بِکَ فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ یَقُلْ لَہٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِہٖ فَقَالَ اِنْ یُدْخِلْکَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یَکُنْ لَکَ فِیْہَا مَا اشْتَہَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت میں گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالے نے داخل کیا تجکو بہشت میں پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت میں یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اڑاوے وہ گھوڑا تجکو بہشت میں یعنے دوڑے اور جلد لیجاوے تجکو جہاں چاہے تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے پڑھا ہی مجہول و معروف مگر یہ کیا جاویگا تو یعنے دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنے مطلب یاب ہوویگا تو اور لفظ فعلت ساتھ تائے تانیث کے صیغہ مجہول سے بھی آیا ہی یعنے کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گھوڑا تیرے لیے اور فرس مذکر و مونث دونوں آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت میں ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت میں اونٹ بھی ہونگے کہا بریدہ نے پس جواب دیا آنحضرت نے اس شخص کو جو کچھ کہ جواب دیا تھا اسکے یار کو یعنے جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت میں اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالے بطریق کلیہ کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت میں تو ہوگا تیرے لیے بہشت میں جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّۃَ اُتِیْتَ بِفَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ لَہٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ طَارَ بِکَ حَیْثُ شِئْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْ سَوْرَۃَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَۃَ ہٰذَا مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ یَرْوِیْ مَنَاکِیْرَ) اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اسنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو کیا بہشت میں گھوڑے ہونگے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائیگا تجکو گھوڑا یاقوت کا اسکے دو بازو ہونگے پھر سوار کیا جاویگا تو اسپر پھر اوڑا لیجاویگا تجکو جہاں چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہیں اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت ضعف کیا جاتا ہی یعنے بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں اور سنا میں نے محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تھا ابو سورہ یہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثیں منکر (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْہَا مِنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ایک سو بیس

صف ہونگے اسی ان صفون مین اس امت سے ہونگے اور چالیس اور امتون سے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین ف ع
اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دو چند ہونگے بہ نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ پہلے باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوؤگے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دو چند جواب یہ کہ ہو سکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باری تعالی سے
وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل و کرم اسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت
اسکی کے واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس صفون کے اور توجیہ اول ظاہر تر ہی (وعن سالم عن ابيه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم باب امتي الذي يدخلون منه الجنة عرضه مسيرة الراكب المجود ثلثا ثم انهم ليضغطون عليه حتى تكاد مناكبهم تزول رواه
الترمذي وقال هذا حديث ضعيف وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال مخلد بن ابي بكر يروي المناكير) اور روایت ہی سالم تابعی سے کہ نقل
کرتے ہین اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کہ امت میری اس دروازہ سے داخل ہوگی بہشت
مین ہو ڑان اسکی مقدار مسافت سیر اس سوار کی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑے کا یا سیر سوار گھوڑے کی کہ خوب دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور ظاہر تر
ہی اسلیے کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پھر مراد اس سے کثرت ہی تا مخالف ہو اُسکے کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازوؤن کے دروازون جنت سے سیرۃ چالیس برس
کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کے اول ساتھ قلیل کے پھر اعلام کیے گئے ساتھ کثیر کے یا حمل کیا جاوے اوپر اختلاف دروازون کے بسبب اختلاف
داخل ہونے والون کے واللہ اعلم ت پھر تحقیق بہشتی یعنے امت میری مین سے وقت داخل ہونے اُنکے کے دروازون بہشت کے سے البتہ تنگ کیے جاوینگے
اور بھیجے جاوینگے بسبب اژدہام کے دروازے پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کے یہان تک کہ قریب ہی کہ کندھے اُنکے ملجاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی ف ت اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اسکے شارح نے یعنے یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اُسکی کے صحیح حدیثون سے کہ وارد ہوئی ہین
اس معنی مین ت اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے حال اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہ
نہین پہچانتا مین اسکو تو دلالت کرتا ہی اسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نے کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع یعنے پس ہوگی
یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نے کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوۃ سے اور صواب خالد ہی اسلیے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسی طرح اسماء الرجال
کی کتابون مین (وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لسوقا ما فيها شرى ولا بيع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتهى الرجل
صورة دخل فيها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب) اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنے جگہ
اجتماع کی ہی نہین اسمین خرید و فروخت یعنے تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خوش رکھیگا مرد یعنے اسی طرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا
اسمین اور متصف ہوگا ساتھ اس صورت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی (وعن سعيد بن المسيب انه لقي ابا هريرة فقال ابو هريرة اسأل الله ان يجمع
بيني وبينك في سوق الجنة فقال سعيد افيها سوق قال نعم اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم ثم
يؤذن لهم في مقدار يوم الجمعة من ايام الدنيا فيزورون ربهم ويبرز لهم عرشه ويتبدى لهم في روضة من رياض الجنة فيوضع لهم منابر من نور ومنابر
من لؤلؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ويجلس ادناهم وما فيهم دني على كثبان المسك والكافور ما يرون
ان اصحاب الكراسي بافضل منهم مجلسا قال ابو هريرة قلت يا رسول الله وهل نرى ربنا قال نعم هل تتمارون في رؤية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا
لا قال كذلك لا تتمارون في رؤية ربكم ولا يبقى في ذلك المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة حتى يقول للرجل منهم يا فلان بن فلان اتذكر يوم قلت
كذا وكذا فيذكره ببعض غدراته في الدنيا فيقول يا رب افلم تغفر لي فيقول بلى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هذه) اور روایت ہی سعید بن مسیب

سے یہ کہ انھون نے ملاقات کی ابوہریرہ سے یعنے بازار مین پس کہا ابوہریرہ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت مین یعنے جیسے کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نے کیا بہشت مین بازار ہی یعنے حالانکہ وہ موضوع ہی واسطے حاجت تجارت کے کہا ابوہریرہ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اُترینگے اُسمین یعنے اُسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن فرماویگا انکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے ف یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلین اور یہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنے کی روز جمعہ مین اور جانے کی نماز جمعہ کے یعنے ہوگی ت پس نکلینگے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اُس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالے اُنکے لیئے عرش اپنا ف ع یعنے نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چھت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالے بہشتیون کے لیئے بیچ ایک بڑے باغ کے باغون بہشت کے سے پس رکھے جاوینگے اُنکے لیئے منبر نور کے کہ اُنپر بیٹھینگے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے ف یعنے موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے ت بیٹھے گا کمترین انکا یعنے مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اُنمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنے ادنے کہ کہا مین نے یعنے اقل اور کمتر کے مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا مین نے نہ متصف ساتھ دنارت اور خساست کے حد ذات مین کہ وجود اُسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹھے گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کے ف ح یعنے نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلے مرتبہ والے اُنپر بیٹھینگے جیسے کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجاوینگے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اُنسے از روے جگہ و نشستگاہ کے ف ح اسلیئے کہ بہشت مین ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزو مرتبہ بلند کے نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانے کہ مین مرتبہ مین ادنے ہون اور وہ بالا ت کہا ابوہریرہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اُسدن فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنے ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کرنے کے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اُس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اُس سے اللہ تعالے بیواسطہ اور اُٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالے ایک شخص کو اُنمین سے کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے آیا یاد رکھتا ہی تو اُسدن کو کہ کہا تھا تونے ایسا اور ایسا ف ع یعنے اُس چیز سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اُسمین اور تامل کریگا اُن گناہون مین کہ کیئے ہونگے ف پس یاد دلائیگا اللہ تعالے اُسکو بعضی عہد شکنیان اُسکی کہ کی تھین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اُنکے ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تونے میرے لیئے وہ گناہ یعنے داخل کیا تونے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تونے میرے لیئے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ ہان بخشے مین نے تیرے لیئے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہونچا تو اس مرتبہ کو (فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ت پس اسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے ڈھانکے گا انکو ایک ابر اُنکے اوپر سے پس برساویگا وہ ابر اُنپر خوشبو ایسی کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو وُ اور آؤ طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہی مین نے تمہارے لیئے قسم بزرگی سے

پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اُسکو فرشتون نے اُسمین وہ آوینگے ہم اور پاوینگے اس چیز کو کہ نہین دیکھا ہے آنکھون نے مانند اُسکے اور نہ سنا ہے
کانون نے مانند اُسکے اور نہ گذرا ہے خطرہ دلون پر مانند اُسکے پس اُٹھائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہمارے لیئے اُس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حالانکہ
نہ بیچی جاوینگی اُس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آویگا
اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اُس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اس سے یعنے مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب
حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہونگے اگرچہ بہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنے قسم لباس سے **ف** یہ عبارت احتمال دو معنے
کا رکھتی ہے روع بمعنے ڈرانے اور خوش کرنے کے ہی وجہ اول پر یہ معنے ہونگے کہ ڈراویگی اُس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہوگی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اُسپر کہ کمتر
اُس سے ہی قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنے یہ ہونگے کہ خوش کریگی اُس شخص کو وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے پر قسم لباس اعلے سے **ف** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام
اُس شخص کا یعنے کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اُس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اُسکے لباس
سے کہ تھا اُسپر یا اُس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اُس سے اور یہ معنے مناسب و موافق تر ہین ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اور یہ ظہور لباس بہتر کا اُس سبب
سے ہے کہ نہین لائق ہے کسی کو کہ غمگین ہووے بہشت مین **ف ح** شاید بسبب دنی ہونے لباس کے اُس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہوا ور شاید کہ وہ مرد عالی تر بھی
بسبب پہلے لباس کے کہ دوسرا اُس سے بہتر ہوگا غمگین ہوا **فہم ت** پھر پھرینگے ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیبیان ہماری یعنے دنیا
کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ بہتر تجھپر جمال ہے اُس جمال سے کہ جدا ہوا تھا
ہمسے اُسپر پس کہینگے ہم اپنی بیبیون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنیوالا جانون اور درست کرنیوالا شکستگیون کا ہے اور لائق ہے
اور سزاوار ہے ہمکو کہ پھرین ہم مانند اُس چیز کے کہ پھرے ہم **ف ح** اسلیئے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن وجمال یہ تو اُسی کے نور کا ہے کیونکر حسن وجمال
پاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ
الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانُ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهَى
الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْاَخِيْرَةَ) اور روایت ہے ابو سعید
سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنے اور کمترین بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اُسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان یعنی دو دنیا
کی اور ستر حور عین مین سے اور کھڑا کیا جاویگا اُسکے لیئے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے یعنے بنایا جاویگا اُنسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اُنکے مسافت اور فراخی
اُس خیمہ کی یعنے طول وعرض مین ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہے جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہے شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھ اسی اسناد کے کہ حدیث گذری
روایت ہوئی یعنے جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہو جاوینگے بہشت
مین تیس تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی **ف ح** یعنے عمر اور عدم زیادتی مین ہونگے اور شاید اسقدر عمر ابرار و کفار کی اسلیے
مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیون کے سرون پر تاج
ہونگے ایسے کہ ادنے موتی اُن تاجون کا البتہ روشن کردے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد
بہشت مین یعنے بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اُسکا اور سن اُسکا یعنے کہ تیس برس مین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنے

ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہتے کا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنے جو کہ اسحق نے نقل کیا (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق مثلہا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنے ساتھ گانے کے کہ نہین سنی مخلوقات نے مانند ان آوازون کے کہینگی ہم ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونے کے اور ہم ہین چین والی پس نہین دیکھنے کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنے اپنے رب سے یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کی خوشی اور خنکی ہو اس کسی کے لیے کہ ہو ہمارے لیئے اور ہین ہم اسکے لیے یعنے جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نے (وعن حکیم بن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانہار بعد رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن معاویۃ) اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹینگی اور نکلینگی ان دریاؤن مین سے نہرین بعد ازان آنے مسلمانون کے بہشت مین ف ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکور سے اصول ان نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پھر انہین سے پھٹینگی اور جاری ہونگی نہرین طرف جیمون ابرار کے اور نیچے محلون انکے اور بعضون نے کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکھا گیا انکا نہر بسبب جاری ہونے انکے کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ دارمی نے معاویہ سے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل فی الجنۃ لیتکئ فی الجنۃ سبعین مسندا قبل ان یتحول ثم تاتیہ امرأۃ فتضرب علی منکبہ فینظر وجہہ فی خدہا اصفی من المرأۃ وان ادنی لؤلؤۃ علیہا تضیئ ما بین المشرق والمغرب فتسلم علیہ فیرد السلام ویسالہا من انت فتقول انا من المزید وانہ لیکون علیہا سبعون ثوبا فینفذہا بصرہ حتی یری مخ ساقہا من وراء ذلک وان علیہا من التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منہا لتضیئ ما بین المشرق والمغرب رواہ احمد) اور روایت ہی ابو سعید سے انہنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنے دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنے ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہین پھریگا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماریگی وہ عورت اوپر کندھے اس مرد کے یعنے بطریق غنج ودلال کے اور آگاہ کرنے واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منہ اپنا اس عورت کے رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اس عورت پر ہوگا روشن کر دیگا مابین مشرق ومغرب کو یعنے اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اسکے سلام کا اور پوچھے گا اس عورت سے کہ کون ہی تو پس کہیگی وہ کہ مین جملہ زیادتی سے ہون ف کہ وعدہ کیا ہی حق تعالے نے نیک کارون سے کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی رویت اللہ تعالے کے بھی کی ہی اور زیادہ انکو اسلیئے فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالے نے اپنے فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیئے اور زیادہ مذکور فضل پر فضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہونگے اس عورت پر ستر کپڑے رنگ برنگ کے پس پہنچیگی ان کپڑون مین نظر اس مرد کی یعنے پار ہوگی اس عورت کے بدن کی لطافت کو بیان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اس لباس کے پیچھے سے یعنے بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اسکی نظر کو نہین ہونے کی اور تحقیق اس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنے موتی ان تاجون مین سے روشن کر دیگا مابین مشرق ومغرب کو نقل کی یہ احمد نے (وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتحدث وعندہ رجل من اہل البادیۃ ان رجلا من اہل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ الست فیما شئت قال بلی

وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاءُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے اس حال مین کہ نزدیک اُنکے تھا ایک شخص گنوارون مین سے حدیث یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگے گا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے مین یعنے درخواست کریگا اللہ تعالے سے کہ مجکو حکم ہوتا بہشت مین کھیتی کرون پس فرماویگا اسکو اللہ تعالے کہ کیا نہین ہی تو بیچ اس چیز کے کہ چاہے تو یعنے جو چیز جس جنس کی چاہے تو موجود ہی پھر زراعت کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہوویگا اسکو کھیتی کرنیکا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئیگا پس جلدی سے پلک مارتے مین ہوجائیگی روئیدگی اُسکی اور مراد کو پہونچنا اُسکا اور کٹنا اُسکا پس وہ ہوویگی کتنے ہی پہاڑون کے برابر پس فرماویگا اللہ تعالے ای فرزند آدم کے سے لے جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کے آرزو کھیتی کی کی تو نے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اُس سے ہرگز نہین نکلنے کی اگرچہ بہشت مین جاوے ترجمہ پس کہا اُس گنوار نے قسم ہی خدا کی نہ پاؤگے تم اُس شخص کو مگر قریشی یعنے اہل مکہ سے یا انصاری یعنے اہل مدینہ اسلیے کہ وہ ہین کھیتی والے اور لیکن ہم یعنے گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کھیتی والے بلکہ اکثر اکتفا کرتے ہین شیر و خرما پر یعنے پس نہین چاہتے ہم مانند اسکے پس ہنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سووینگے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرنے کے نہین یعنے پس سونے کے بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین باب

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالے کے ف جان کہ رویت حق تعالے کی جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنے کی نہین اُنکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکھنا اُسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مداخلت ان امور کے دیکھنے مین بسبب جریان عادت کے ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کے بدون اُنکے دکھاوے تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالے قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر مین رکھدے اور جیسے کہ اسکو آج دنیا مین بصیرت سے پاتے ہین قیامت کو بصر سے بھی دیکھین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالے کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ و تابعین سلے سپر موجود ہین اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات مبتدعہ کے کہ منکر ہین اُسکے اور تاویلات اُنکے آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بھی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اُسکا بیچ ضمن شرح احادیث کے آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اُس طرف نہین گیا اور دعوی اسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنے مدعی اسکے کے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو دنیا مین عیاناً سر کی آنکھون سے دیکھتا ہون مین اور وہ تعالے بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہی کافر ہوجائے اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالی کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنے کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا بسبب قدرت اور خلق الٰہی کے ہی اور حاسہ بصر علت اُسکی نہین حق سبحانہ تعالے نے بسبب جریان عادت کے اسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکھاوے تو بے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہی اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلاً سامنے آنکھ کے ہو اور اللہ تعالے صفت دیکھنے کی آنکھ مین پیدا نہ کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک اندھا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالے دکھاوے تو دیکھ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنے سے اپنے پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالے سے

سب ممکن اور آسان ہے اور کہا ہے علماء نے کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنوں کے بہشت میں ہے کہ بعد از داخل ہونے کے اسمیں ساتھ اس دولت کے مشرف ہونگے اور موقف حشر میں سب دیکھینگے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے محجوب ہونگے اور حسرت ابدی میں رہینگے اور صحیح یہ ہے کہ عورتوں کو بھی رویت ہوگی مانند مردوں کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دیدار عورتوں کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدوں کے کہ اوقات بار عام کے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ عورتوں کو دیدار نہوگا اسلیے کہ یہ پردہ میں ہونگی جیسے کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہے اور عموم نصوص واردہ کا رویت میں شامل ہے مردوں اور عورتوں کو اور خیمہ جنت کے موجب پردہ حجاب کے نہیں اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکے کے اس نعمت سے محروم رہیں اور اس دولت سے مشرف نہوں باوجود افضلیت اور اکثریت انکے کے بہت سے مردوں سے اور صحیح یہ ہے کہ رویت عام ہے سب مومنوں کے لیے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضے علماء شافعیہ کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ رویت مخصوص ساتھ مومنوں بشر کے ہے اور ملائکہ اور جن کو رویت نہیں ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہیں ہے واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب میں بھی جائز ہے اور حقیقت میں وہ رویت قلبی ہے کہ ساتھ مثال کے ہو اور حق تعالے کے لیے مثال ہے نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اسکا صحت کو پہونچا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہے کہ سو بار ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہے کہ دیکھا میں نے رب العزت کو خواب میں پس پوچھا میں نے کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھکر پڑھنا یا بدون اسکے فرمایا معنے سمجھکر پڑھے یا بدون اسکے

الفصل الاول فصل پہلی

(عن جریر بن عبداللہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ہٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکار آنکھ سے اور ایک روایت میں ہے یعنے جریر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودھویں رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ف ع یہ تشبیہ رویت کی ساتھ رویت کے انکشاف پورے میں ہے یعنے دیکھنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک وشبہ کو اسمیں راہ نہیں نہ تشبیہ مرئی کے ساتھ یعنے جیسے کہ یہ چاند تمہارے مقابلہ میں ہے اور جہت میں اور محدود ہے ذات حق تعالے کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہیں ہے جیسے کہ فرمایا ترجمہ نہیں ایذا دیے جاؤگے تم بیچ دیکھنے اسکے کے ف ع لفظ تضامون ساتھ پیش ت کے اور تخفیف میم مضمومہ کے اور ساتھ زبر ت کے اور تشدید میم کے دونوں طرح روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہے اور وجہ اول پر ضیم سے ہے بمعنے ضرر وظلم کے یعنے ضرر نہیں کیے جاؤگے بیچ دیکھنے اس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضے دیکھیں اور بعضے نہیں یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تضام سے ہے بمعنے آپس میں ملنے اور اژدہام کرنے کے یعنے اجتماع اور اژدہام نہیں کرینگے اللہ تعالے کی رویت میں بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند میں بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہے ترجمہ پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کے کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہے یعنے نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہے یعنے نماز عصر پس کرو تم اسکو ف ع یعنے جب تک ہو سکے مواظبت کرنے کو نماز فجر وعصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہے ساتھ دیکھنے پروردگار تعالے کے کہ بلکہ شہود ذات کا نماز میں سے ہم پہونچتا ہے حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہے اسپر اور تمام نمازوں کا یہی حکم ہے اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب افضلیت انکی کے ہے اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہے اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا ہے پس جسکو کہ نہیں لاحق ہوگی سستی ان دو نمازوں میں باوجود موانع کے اسکو غیر انکے میں بطریق اولے نہیں لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتوں کے

اور بسبب اسکے کہ رویت آخرت مین انھین دو وقتون مین ہوگی ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد وثنا کہنے والا ہو اپنے
پروردگار کی پہلے نکلنے آفتاب کے کہ مراد اس سے نماز فجر ہے اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ صُہَیْبٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰے تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْہَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَتُنَجِّنَا مِنَ
النَّارِ قَالَ فَیُرْفَعُ الْحِجَابُ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَا اُعْطُوْا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّہِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہے صہیب سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالے چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دون
مین تمکو یعنے تمھاری عطاؤن سے پس کہینگے بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تو نے منہہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نے ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات
دی تو نے ہمکو آگ دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اُٹھایا جاویگا پردہ ف ع اور اٹھنا پردہ کا دفع تعجب
کے لیے ہے گویا کہ کہا گیا اُنکو وہ زیادتی یہ ہے اور اللہ سبحانہ منزہ ہے حجاب سے اسلیے کہ وہ محجوب ہے غیر محجوب ہے اور اسلیے کہ محجوب مغلوب ہے پس معنے یہ ہین کہ اُٹھایا
جاویگا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھینگے طرف ذات اقدس اللہ تعالے
کے منزہ ہے صورت اور جہت وغیرہ سے پس نہ دیے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اُنکے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے ف ع منتہائے
تمام نعمتون کا دیدار حق ہے جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اُسکی ہے ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اُن لوگون کے
لیے کہ نیکی کی ہے ثواب نیک ہے یعنے جنت اور زیادہ اسپر یعنے رویت حق تعالے کی نقل کی یہ مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَہْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُہُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ
اِلٰی وَجْہِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَاَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کے البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھیگا طرف اپنے باغون کے اور اپنی عورتون کے اور اپنی نعمتون کے اور اپنے خدمتگارون کے
اور اپنے تختون کے کہ بیٹھیگا اور استراحت کریگا اُنپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اُسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کے اور
گرامی تر اور عزیز تر اُنکا نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اُسکی کے صبح وشام ف ع اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنے کا اوپر دونون
نمازون کے کہ دن کی دونون طرفون مین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز وشب علی الدوام ہے لیکن اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ اگر ہو دیکھنا
بطریق دوام کے تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سے حالانکہ وہ انھین کے لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہے کہ ماسوا
حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہے ترجمہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کتنے منہہ اُسدن ترو تازہ اور خوش وخرم ہونگے طرف
پروردگار اپنے کے دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ
بَلٰے قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰے قَالَ فَاِنَّمَا ہُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہمسے دیکھیگا اپنے پروردگار کو تنہا بلا مزاحمت غیر کے فرمایا کہ ہان
دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہے علامت اسکی بیچ مخلوقات اُسکی کے فرمایا اے ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہے چاند کو چودھوین رات مین
تنہا بے مزاحمت کسی کے کہا ابو رزین نے کہ ہان دیکھتا ہے فرمایا حضرت نے پس سوال اسکے نہین کہ چاند ایک مخلوق ہے مخلوقات خدا سے یعنے اور دیکھتا ہے
اُسکو ہر ایک اور اللہ تعالے کامل تر ہے مرتبہ مین اور بزرگتر ہے منقبت مین یعنے پس وہ بطریق اولے دکھائی دیگا بے مزاحمت نقل کی یہ ابو داؤد نے الفصل
الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے ابو ذر سے

کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالے وتقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اُسکو ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سے اور خیرہ کرنے والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالے کے آیا ہی جیسے کہ اللہ نور السموات والارض یعنے وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنے والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکے کے یا ہدایت کرنے والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنے والا بندون کے دلون کا اور اُسکے نامون مین سے نور بھی ہی یعنے وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنے والا غیر اپنے کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کے ہی اکثر نسخون مین یعنے کیونکر دیکھون اُسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضے نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید ی کے نسبت کے لیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنے اظنہ کی رویت سے بمعنے رائے کے ہوگا یعنے نورانی گمان کرتا ہون اُسکو پس اگر پڑھا جاوے ساتھ پیش ہمزہ کے تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن مالک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے آنحضرت کے اللہ تعالے کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کے لیے بحسب اختلاف روایتون کے اسلیے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہوگا استفہام بطریق انکار کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے زبر سے بھی پس ہوگا دلیل ثابت کرنے والون کے لیے اور ہوگی حکایت ماضی سے ساتھ حال کے انتہے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ) اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے جھوٹ نہ کہا محمد کے دل نے ساتھ محمد کے اُس چیز مین کہ دیکھا اُسنے بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالے کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے پروردگار کو لیکبار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار کو اسی دل سے دو بار ف ح ع اس طرح کہ لایا پروردگار تعالے بینائی اُنکی اُنکے دل مین اور یا لایا دل اُنکا اُنکے بینائی مین بایمعنی خواہ کہین چشم دل سے دیکھا یا کہین چشم سر سے دیکھا دونون کے ایک ہی معنے ہین اور یہ معنے اسلیے کہے کہ مذہب ابن عباس کا دیکھنا بینائی سے ہی اور دیکھنا دل سے اور وہ انکا مذہب ہی برخلاف انکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہی کہ ابن عباس رضہ دیکھنے سے دیکھنا حق کا مراد رکھتے ہین اور جمہور صحابہ موافق انکے ہین اور یہ سب دنوا ورتدلی اور قاب قوسین او ادنے سب کو بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کے کہتے ہین اور جمہور مفسرین بھی ادھر گئے ہین کہ مراد دیکھنے سے یہ ہی کہ آنحضرت نے اللہ تعالے کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ دیکھا آنحضرت نے رب تعالے کو اپنے دل سے نہ آنکھ سے اور بعضون نے کہا کہ نہین آنکھ ہی سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علما کے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر کی آنکھون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ اور بعضے اور صحابہ اس سے دیکھنا جبرئیل علیہ السلام کا اُنکی صورت اصلی مین مراد رکھتے ہین کہ اُس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسے کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ تعالے سے بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریین سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپ نے کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے یعنے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا عکرمہ نے کہ کہا مین نے ابن عباس سے اور اشکال لایا مین اُسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے یعنے بیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پا تین اُسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنے پس کیونکر قائل ہو دیکھنے آنحضرت کے رب العزت کو کہا ابن عباس رضہ نے بیچ جواب عکرمہ کے ولے ہی تجکو اے عکرمہ پانا اُسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اُسکو اُسوقت ہی کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اُسکے کا ہی ف ح اور اُسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی ونابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کرے اُسقدر کہ وفا کرے اُسکو قوت بشری پا سکتی ہین اُسکو بینائیان اور یہ بھی علما نے کہا ہی کہ ادراک

لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتھ تمام حدود و نہایت اُسکی کے اور حق سبحانہ کے لیے کوئی حد و نہایت نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سے ترجمہ اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہے کے اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نے کہا کہ احتمال ہی کہ دلسے دو بار دیکھا ایکبار دل سے اور ایک بار آنکھ سے اسلیئے کہ نہین کہا کسی نے کہ آنحضرت ؐ نے اللہ تعالی کو دیکھا آنکھون سے دو بار (وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضـ فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ) اور روایت ہی شعبے سے کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رضـ نے کعب احبار سے عرفات مین روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباس رضـ نے کعب سے ایک چیز سے یعنے رویت حق جل وعلا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نے یعنے بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباس کے یہان تک کہ جواب دیا اُسکو پہاڑون نے یعنے تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسے کہ گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسے ہی آواز وہان سے آتی ہی پس کہا ابن عباس رضـ نے کہ ہم اولاد ہاشم مین ف ح یعنے ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتے ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سے کیا ہی ہمنے تامل کرو اور ساتھ غصہ اور استبعاد کے جلدی نہ کرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نے یہ مبالغہ کیا کعب احبار نے تامل و تفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمدؐ اور موسیؑ کے پس کلام کیا اللہ نے موسےؑ سے دو بار یعنے ایک تو وادی ایمن مین اور دوسرے کوہ طور پر اور دیکھا اُسکو محمدؐ نے یعنے معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار نے یہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبے یہ حدیث روایت اُس سے کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رضـ کے پاس یعنے بعد دیکھنے مناظرہ ابن عباس اور کعب کے اور سننے اس کلام کے کعب سے پس کہا مین نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہ رضـ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بسبب اُسکے بال میرے بدن کے یعنے چونکہ مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اُسکا محال ہی ازبسکہ عظمت و ہیبت اسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے کہا مین نے ٹھیرو اور جلدی نہ کرو رویت حق کے انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا انکا تھا تاکہ سوال و جواب اُنسے کرین پھر پڑھی مین نے یعنے اثبات رویت کے لیے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مسروق کے پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہی کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالے کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت کے اور مقصود اس سے رویت بصری ہی یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہ رضـ نے کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنے خطا کی تو نے آیتون کے معنے سمجھنے مین کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہی جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرت ؐ نے چھپایا کچھ اس چیز سے کہ حکم کیے گئے ساتھ اظہار اُسکے کے ف ع یعنے احکام و شرایع جیسے کہ دلالت کرتا ہی اُسپر قول اللہ تعالے کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہی سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا یعنی خاص ہونے اہل بیت کے ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے انکے حق مین تحقیق اللہ تعالی نزدیک

اُسکے ہو علم قیامت کا اور آثار نے منہ کا یعنے آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیلؑ
کو یعنے انکی صورت اصلیہ مین نہین دیکھا جبرئیل کو انکی صورت اصلیہ مین نے تمثل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہے کے **ف ع** جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری
عند سدرۃ المنتہی **ت** اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکھا آنحضرت نے جبرئیلؑ کو درحالیکہ انکے لیے چھ سو بازو تھے تحقیق روک
لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یون آیا ہی کہا
مسروق نے کہ کہا مین نے عائشہ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے پروردگار کو تو کہان ہی اور کس پر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پھر نزدیک آیا پس اوتر آیا اور معلق ہوا
ساتھ اُسکے **ف ع** یعنے پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ ضمیر دنی کی پھرتی ہی طرف اللہ کے اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالعکس اور ایسے ہی ضمیر فکان
کی فکان قاب قوسین مین اور بعد اسکے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رائی پس یہ اشکال کیا مسروق نے **ت** کہا عائشہ نے کہ یہ یعنے مرجع ضمیر کا
سب مین جبرئیل علیہ السلام ہی **ف ع** یعنے نہ رب سبحانہ پھر استیناف کیا عائشہؓ نے واسطے بیان دفع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم دیکھتے تھے جبرئیلؑ کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت انکے کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہؓ نے **ت** کہ آتے تھے جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے یعنے شکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کے اور تحقیق جبرئیلؑ آئے آنحضرتؐ کے پاس اس بار مین یعنے اجیاد مین بیچ صورت اپنی کے
کہ وہ صورت اصلی انکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو **ف ع** یعنی مانند اس ہیئت کے دیکھا تھا انکو شب معراج مین انکی صورت اصلی مین بر وجہ تحقیق کے یہ ہی جو
مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتے ہین ساتھ قول کعب کے اور اختیار اسکو کیا کہ آنحضرتؐ نے دیکھا اللہ تعالے کو دو بار باجتماع رویت کے آنکھ بصر یا بصیرت کے
یا ایک ان دونون کے بصیرت سے اور دوسرے بصر سے باوجود اتفاق کے اسپر کہ نہین دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالے کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور اسپر نفی
عائشہؓ کی پس احتمال ہی یہ کہ حمل کیجاوے مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کے اور جواز رویت انکی کے دل سے اور ظاہر اول ہی نزدیک بر تامل کہا حافظ ابن حجر نے
کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباسؓ کے اور نفی عائشہؓ کے یہ ہی کہ حمل کیجاوے نفی عائشہؓ کی اوپر رویت بصر کے اور اثبات ابن عباسؓ کا اوپر رویت دل کی
نہ مجرد علم اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے علم رکھنے والے اللہ تعالے کا علی الدوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کے قلب مین جیسے
کہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکھ کی واسطے دیکھنے غیر اللہ تعالے کے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِي قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِي قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى
مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ)
اور روایت ہی ابن مسعود سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے پس ہوا یعنے قرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب صوری درمیان جبرئیلؑ اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے بمقدار دو کمان کے اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اُن دونون کے سے یا کمتر اُس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے نہین جھوٹ پایا
دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعود نے
بیچ تفسیر ان سب آیتون کے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطے انکے چھ سو بازو تھے **ف ع** یعنے یہ سب ضمیرین پھرتی
ہین جبرئیلؑ کی طرف اور یہ تاویل مطابق ہی اُس تاویل کے کہ عائشہؓ نے کی آیتون مذکورہ مین جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضے علما ہمارے نے کہ ابن
مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفا اربعہ کے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے بیچ قول اللہ تعالے
کے نہین جھوٹ پایا دل نے اُس چیز کو کہ دیکھا اُسکو دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑون سبز سے درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اُس
چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرتؐ نے آیتین پروردگار

یعنی [illegible] عند سدرۃ المنتہی ۱۲

اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا آنحضرت نے رفرف اخضر کو یعنے سبز کپڑون والے کو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف** تنبیہ یہ جو گذرا اس سے
معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت کے پروردگار تعالےٰ کو شب معراج مین چشم سر سے صحابہ کو اختلاف ہی عائشہؓ نفی اُسکی کرتی ہین اور ابن عباسؓ اثبات اور
ساتھ ہر ایک کے انمین سے جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کے تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی
جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کے ہین شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کے یہ ہی کہ آنحضرت نے
دیکھا پروردگار اپنے کو سر کی آنکھون سے اور کہا کہ اثبات اسکا سوائے سننے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین ہو سکتا اور عائشہؓ نے اسکے انکار مین تمسک
حدیث سے نہین کیا اور کچھ سنکر حضرت سے روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط واجتہاد ہی انکا بقول حق سبحانہ کے ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
اور بقول اللہ تعالےٰ کے لا یدرکہ الابصار اور جواب اُسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور اسپر نفی رویت سے کلام کے لازم نہین آتی
اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سے نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضے علماء نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ انھون
نے یہ قول سوائے سننے کے آنحضرت سے نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن واجتہاد سے کہین اور ابن عمرؓ نے اس مسئلہ مین ابن عباس سے تکرار
کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمد نے اپنے رب کو پس اُنھون نے کہا کہ ہان دیکھا اُسکو پس ابن عمر نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور عمر ابن راشد نے کہا کہ عائشہ
ہمارے نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکھتین انتہے اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سے بھی ثبوت رویت ہی (وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا
نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ
لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور پوچھے گئے امام مالک بن انسؓ تفسیر قول
اللہ تعالیٰ کے سے کتنے منھ ہونگے روز آخرت کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا یعنے امام مالک سے کہ ایک قوم یعنے معتزلہ اور مانند انکے کے اہل
بدعت مین سے کہتے ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہی نہ طرف ذات اُسکی کے پس کہا امام مالکؓ نے جھوٹے ہین وہ پس کہان ہین وہ اور
کیون دور پڑے سمجھنے معنے قول حق تعالےٰ کے سے کہ بیچ شان کفار اور تفضیح حال انکے کے فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اُس روز منع کیئے جاوینگے
ف یعنے نہین دیکھنے کے اُسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور معنے یہ ہین کہ کہان گئی ہی اُنکی عقل کہ پڑے ہین اس سے غفلت
اور بعد مین مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے **ت** کہا مالک نے کہ لوگ یعنے مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالےٰ کے روز
قیامت کے اپنی آنکھون سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے انکے کے محجوب
دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے یعنے کفار کے حق مین حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے اُسدن پردے مین ہونگے **ف** یعنے عذاب کرنا اور عار
دلانا اسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ محروم ومخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی
نے شرح السنۃ مین (وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ
حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰی نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی جابرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ بہشتی اپنے ناز ونعمتون مین مشغول ہونگے
ناگہان بھلیگا اور بلند ہوگا انکے لیے نور ہر اپس اُٹھا دینگے سر اپنے تا دیکھین نور کو پس ناگہان دیکھینگے کہ پروردگار تعالےٰ نے تجلی کی ہی اُنپر اوپر انکے سے پس
فرماویگا پروردگار تعالےٰ سلام ہی تمپر اے بہشتیو اور یہ یعنے سلام رب کا ت یعنے شاہد اسکا قول اللہ تعالےٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کے لیے ہی
سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالےٰ طرف انکے اور وے دیکھینگے وہ طرف اللہ تعالےٰ کے پس نہ

التفات کرینگے طرف کسی چیز کے نعمتوں بہشت مین سے جب تک کہ دیکھینگے طرف اللہ تعالے کے یہان تک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی انکی نظرون سے یعنے ساتھ واقع کرنے حجاب کے اُنپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اُسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی حیلہ لطف مہربانی سے ہے اللہ تعالے کی طرف سے اپنے بندون پر اسلیے کہ ہمیشہ درگاہ شہود وحضور مین رکھنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب وطاقت اُنکی نہین ہے ایک زمانہ چاہیے کہ اپنے بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کے ہون اور ہر بار لذت وذوق جدید پاوین

باب صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ) روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمھاری آگ کی یعنے دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے ف ح یعنے آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہے اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہے نہ تعیین اس عدد مخصوص کا اور بیچ ذکر اس عدد کے ارادہ اس معنی کا مشہود ومتعارف ہے ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنے عذاب وسزا دینے مین پس کیا حاجت تھی نہ بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جز وہر ایک اُن انہتر جزون مین سے مانند گرمی اس آگ تمھاری کے ہے ف یہ وہ مضمون پہلے فقرہ کا ہے کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمھاری کی ایک جز وہے ستر جزون آگ دوزخ کی سے تاکید کے لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہے اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمھاری آگ یعنے عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اُسکا اور ون کے عذاب سے اور اسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیے گئے بخاری کے ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہے کہ آگ تمھاری کہ جلاتے ہین ابن آدم ایک جز وہے ستر جز وآگ دوزخ کی سے اور بیچ روایت مسلم کے لفظ علیہا اور کلہا ہے بجائے علیہن اور کلہن کے یعنے بخاری کی روایت مین ہے فضلت تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہے فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنے اُس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے اُسمین اُسدن یعنے دن قیامت کے اس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کھینچینگے اُسکو ف ع یعنے یہان تک کہ رکھینگے اسکو ایسی زمین مین کہ نہین رہیگی جنت کے لیے راہ مگر پل صراط اسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ ہوگا کہ روکے وہ نکلنے سے محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالے نگاہ رکھیگا اُس سے اور بچا لیگا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبکترین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اُسکے لیے دو پاپوشین یعنے نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنے اوپر قدم کے آگ سے جوش ماریگا اُن دونون سے یعنے دونون نوعون سے کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمے دماغ اسکا جیسے کہ جوش مارتی ہے دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اُس سے عذاب مین یعنے بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اُسکی کے حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ دوزخی متفاوت ہونگے عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سبکترین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہے اور وہ دو پاپوشین پہنے ہوگا کہ جوش ماریگا اُنسے دماغ اُسکا ف ع تخفیف عذاب کی

اس سبب سے ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیا جاویگا جزا موافق ت نقل کی یہ بخاری نے (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اہل الدنیا من اہل النار یوم القیامۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن آدم ہل رأیت خیرا قط ہل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اہل الجنۃ فیصبغ صبغۃ فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم ہل رأیت بؤسا قط وہل مر بک شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدۃ قط رواہ مسلم) اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنے اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنے ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو مٹکی مین رنگ کرنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت وراحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے یعنے ڈر سے دوزخ کے جانے مین تمام ناز و نعمت وآسائش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی نتھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روے محنت اور غم کے دنیا مین سے بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کے آیا دیکھی تو نے محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجھپر سختی کبھی یعنے دنیا مین اور نہ دیکھی مین نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف ع درازگی اسکے جواب کی بسبب اور حاصل ہونے کمال خوشی کے ہوگی بخلاف دوزخی کے (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ لاہون اہل النار عذابا یوم القیامۃ لو ان لک ما فی الارض من شیء اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقول اردت منک اہون من ہذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک بی شیئا فابیت الا ان تشرک بی متفق علیہ) اور روایت ہے اسی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالے واسطے سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہے اشیا دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اسکے یعنے دیتا تو اسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ تعالے چاہا تھا مین نے تجھسے اور حکم کیا تھا مین نے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حالانکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہے کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نے کہ ارادہ یہان بمعنی امر کے ہے اور فرق درمیان امر اور ارادہ کے یہ ہے کہ جو کچھ جاری ہوتا ہے عالم مین بلاشبہ ہوتا ہے اسی کے ارادہ اور مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہے مخالف ارادہ اور مشیت اُسکی کے اور طیبی نے کہا ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیا جاوے ارادہ یہان میثاق کے لینے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالے کے وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوے ابا یہان نقض عہد پر ت پس توڑا تو نے عہد اور فرمانبرداری نہ کی میرے امر و نہی کی اور باز نہ رہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنے بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوے ساری چیزین زمین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن سمرۃ بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہم من تاخذہ النار الی کعبیہ ومنہم من تاخذہ النار الی رکبتیہ ومنہم من تاخذہ النار الی حجزتہ ومنہم من تاخذہ النار الی ترقوتہ رواہ مسلم) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ دونون زانون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ کمر تک اور بعضے ان مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی انکو آگ چنبر گردن تک ف ح اس حدیث مین بیان ہے تفاوت عذابون کا ضعف وشدت مین ت نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین منکبی الکافر فی النار مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع وفی روایۃ ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرۃ ثلث رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت ہے تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے ف ع اور روایت مین آیا ہے کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورتون مردونکے

پھر ہانکے جاوینگے طرف قیدخانہ کے جہنم مین انتہی ظاہر یہ ہی تطبیق ان دونون حدیثون کے یہ ہی مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہ ہی کہ موقف مین
مانند چیونٹیون کے ہونگے کہ روندے جاوینگے اسمین پھر بڑے ہوجاوینگے انمین بدن انکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے ت
اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اسکی جلد کا مقدار مسافت سہ تین شب کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا
نقل کی یہ مسلم نے (وذکر حدیث ابی ہریرۃ اشتکت النار الی ربہا فی باب تعجیل الصلوۃ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اسکی یہ ہی اشتکت النار الی
ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کے الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوقد علی النار الف سنۃ حتی احمرت
ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی ابیضت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ رواہ الترمذی) روایت ہی ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی ف آگ جب بہت
تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہوجاتی ہی اسلیے کہ سرخی اسکی آمیزش دھوین سے ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی
سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی ف یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسے کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کے کہ ایک جماعت ہی
اہل بدعت سے اور مؤید ہی ہمارا قول اللہ تعالے کا اعدت للکافرین ساتھ صیغہ ماضی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ضرس الکافر یوم القیمۃ مثل احد وفخذہ مثل البیضاء ومقعدہ من النار مسیرۃ ثلث مثل الربذۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اسکی مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے
اسکے کی دوزخ مین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے ف ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کے گانوؤن مین سے کہ مدینہ سے تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ
سے مراد یہ ہی مثل بعد ربذہ کے مدینہ سے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا
وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکۃ والمدینۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا
جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف لفظ جامع کی یون ہی اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اسکے مانند کوہ احد کے ہونگے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اسکے
دوزخ مین مقدار اس مسافت کے ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی یعنے دس بارہ دن کی ف کہا ابن حجر نے اختلاف ان مقدارون کا بحسب اختلاف تعذیب
کفار کے ہی دوزخ مین یعنے جسکو عذاب زیادہ ہوگا اسکے لیے جگہ بیٹھنے کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسی طرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا
چاہیے واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ والفرسخین یتوطأہ الناس
رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور
چھ کوس روندینگے اسکو لوگ یعنے قدمون سے اور چلینگے اسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی (وعن ابی سعید عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ویہوی بہ کذلک فیہ ابدا رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی سعید سے اسنے نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑھایا جاویگا اسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اس سے ایسے ہی
یعنے ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنے ہمیشہ چڑھنے اور اترنے مین رہیگا نقل کی یہ ترمذی نے (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت
فاذا قرب الی وجہہ سقطت فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی سعید سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول
اللہ تعالے کے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنے درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹون مین پس تفسیر کی آنحضرت
نے بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منھ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست منھ اسکے کا اسمین یعنے مارے گرمی

کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ
جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَہُوَ الصَّہْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم
پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کے سروں پر پس پیٹھے گا پانی گرم یہانتک کہ پہونچے گا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو کہ اُسکے پیٹ مین
ہے یعنے آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکلجاویگا اُسکے دونوں قدموں سے اور یہ ہے صہر ف ح صہر ساتھ زیر صاد و مہملہ کے اور جزم ہ کے بمعنے گلنے کے کہ مذکور ہے
بیچ قول اللہ تعالے کے یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اُنکے پیٹوں
مین ہے اور گلائے جاوینگے پوست اُنکے یعنے تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اُنکی ظاہر و باطن مین ت پھر اسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ف ح یعنے
بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پیٹھے گا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلودا غیرہا
ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ یَتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَہُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی
وَجْہَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَۃُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَاءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَہُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُہْلِ
یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالے کے پلایا جاویگا
دوزخی کہ ذکر اُسکا اوپر ہوا پانی سے کہ زرد آب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیوینگے اُسکو گھونٹ گھونٹ یعنے بتکلف بسبب حرارت و تلخی اُسکی کے فرمایا آنحضرت
نے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف منہ اُسکے کے پس ناخوش جانیگا اُسکو پس جب ملایا جاویگا اُسکے دہانہ سے بھون ڈالیگا اُسکے منہ کو اور گر پڑیگا پوست سر
اُسکے کا پس جسوقت کہ پیویگا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اُسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلواویگا اُسکی دبر سے پس فرماتا ہے اللہ تعالے اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم
پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اُنکی آنتوں کو اور فرماتا ہے اللہ تعالے یعنے اور جگہ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند
تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگھلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونھوں کو بری پینے کی چیز ہے وہ پانی ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ کِثْفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید خدری
سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے
(وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ یُہْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَہْلَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سے کہ دوزخیوں کے زخموں سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا نقل کی یہ
ترمذی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَوْ اَنَّ قَطْرَۃً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَہْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَہُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَّکُوْنُ طَعَامَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت
ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اُسکے کا یعنے جیسا کہ لائق ہے ف ع یعنے واجبات بجالاؤ اور پرہیز
کرو سیئات سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہے ساتھ قول اپنے کے ہو ان یطاع فلا یعصے ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہے اسکو حاکم نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہے اسکو محدثوں نے پس یہ یا تو تفسیر ہے کمال تقوی کی پس اسمین تو کچھ
اشکال ہی نہین ہے اور یا تفسیر ہے اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتھ قول اللہ تعالے کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو بعض مفسروں نے
ت اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین ف ح یعنے مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہے عذاب دوزخ سے اور ترک اُسکا سبب گرفتاری
عذاب کا ذکر کیے آنحضرت نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کے اور ذکر کیا اُسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک

قطرہ درخت سہنڈ کے سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کردے دنیا والون پر اُنکے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اُسکی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہو (وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وہم فیہا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ رواہ الترمذی) اور روایت ہو ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی وہ مین تیوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے ف ع اخیر معنے کالحون کے مناسب ہین تفسیر آنحضرت کے جیسے کہ بیان کیا اسکو راوی نے ساتھ قول اپنے کے ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھون دیگی کافر کے منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اُٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اُسکا یہان تک کہ پہونچے گا درمیان سر اُسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اُسکا یہان تک کہ پہونچیگا اُسکی ناف تک نقل کی یہ ترمذی نے (وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس ابکوا فان لم تستطیعوا فتباکوا فان اہل النار یبکون فی النار حتی تسیل دموعہم فی وجوہہم کانہا جداول حتی ینقطع الدموع فتسیل الدماء فتقرح العیون فلو ان سفنا ازجیت فیہا لجرت رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہو انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اے لوگو روؤ یعنے خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنے اسلیے کہ نہین ہو امر اختیاری تو تکلف کرو رونے مین اور تصور اُس احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنے کفار اور احتمال ہو کہ عام ہو فجار کو روینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو اُنکے بہینگے خون ہو کر گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکھین یا زخمی کردینگے خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اُنکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین یعنی ساتھ اسناد اپنی کے (وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینت قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعؤا الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یملک لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظلمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی) اور روایت ہو ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنے مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اُس حالت کے کہ کافر اُسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہو ف ع یعنے الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اُنکے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کے برابر ہو ترجمہ پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے ف ع ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہو کہ حجاز مین ہوتی ہو نہین پاس آتا اُسکے کوئی جانور بسبب خبث اُسکی کے اور اگر کھا بھی جاتا ہو تو مرجاتا ہو اور مراد یہان کانٹے ہین آگ کے کہ ایلوے سے زیادہ تلخ ہونگے اور مردار سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ دفع کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنے بسبب نہ نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے ف ع یعنے جو کہ گلے مین جائیگا نہ نیچے اُتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمین اشارہ ہو طرف قول اللہ تعالی کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت پس یاد آویگا اُنکو کہ وہ تحقیق اُتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کے نام چیز کے یعنے اُن کھانون کے اُتارنے کے لیے پس اُٹھایا جاویگا طرف اُنکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنے جس باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے اُٹھا کر دیے جاوینگے

یعنے ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے پاس گرم پانی کے انکے مونہوں سے بھون ڈالینگے انکے مونہوں کو پس جب داخل
ہونگے یعنے اقسام اس چیز کے کہ ان ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سے انکے پیٹوں مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اس چیز کو کہ انکے پیٹوں مین ہوگی
یعنے آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ہی نگہبانو دوزخ کے اللہ تعالے سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ آیا
نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان
دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنے جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے ف ع یعنی
اسلیے کہ نہین نفع دیگی دعا انکو اسوقت نہ انکی دعا نہ اور کسی کی اور یہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے
بعضے علما نے حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت ؐ نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع کہ نام
داروغہ دوزخ کا ہی یعنے جب مایوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے انکے لیے تو یقین کرینگے کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اسلیے
کے عذاب سے بجز موت ہی طلب کر دیا معنی یہ ہین کہ ملائکہ انسے کہینگے کہ پکارو مالک کو پھر نوع ت پس کہینگے دوزخی اے مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے
ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنے تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت ؐ نے پس جواب دیگا انکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگے
کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنے بعضے صحابہ سے موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنے انکے مالک کو اور جواب دینے
مالک کے انکو ہزار برس ہونگے یعنے اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت ؐ نے پس کہینگے یعنے دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار
کو اور چاہو اس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنے رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگے اے پروردگار ہمارے
غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور جزم قاف سے اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زیر سے ہی اور یہ دونون لغت آئی ہین بمعنی ضد سعادت
کے اور معنے یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے ت ترجمہ اور تھے ہم قوم گمراہ یعنے راہ توحید سے اے پروردگار ہمارے نکال آگ سے
پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہینگے اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ
وانہم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرت ؐ نے پس جواب دیگا پروردگار انکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنے
دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت ؐ نے پس نزدیک اسکے ناامید ہونگے ہر بھلائی سے ف ع دوزخ کے نگہبانون کو پکارنا کچھ سودمند
نہوا مالک سے چاہا کہ مارے انکو پروردگار تعالے فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت
اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ واویلا کرنے مین ف ع زفیر اول آواز گدھے کی جیسے کہ شہیق آخر آواز اسکی فرمایا اللہ تعالے
نے لہم فیہا زفیر و شہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو ف ع یعنے حضرت تک
نہین پہونچاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ موقوف ہی ابو درداء پر یعنے انکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے
کہ یہ چیزین قیامت کے روز گفتگو کے دوزخیون کی بغیر سننے کے حضرت ؐ سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نے یعنے مرفوع
جیسے کہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سے (وعن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انذرتكم النار انذرتكم النار فما زال يقولها حتى لو كان في
مقامي هذا سمعه اهل السوق وحتى سقطت خميصة كانت عليه عند رجليه رواه الدارمي) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ف ع یعنے خبر دی مین نے تمکو اسکے ہونے کی اور اسکی شدت
کی اور ڈرایا مین نے تمکو اسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ تا بچو اسسے یہانتک کہ کہا مین نے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت یہ متصل بکر کہتے تھے آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کلمۂ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرتؐ اس جگہ مین کہ مین ہون تو سنتے آواز انکی بازار والے
یعنے بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گر پڑی کالی کملی خط دار کہ تھی حضرت کے کندھون پر حضرت کے پانون کے پاس یعنے بسبب ہلنے کے
جذب الٰہیہ سے نقل کی یہ دارمی نے (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل ہذہ واشار الی مثل الجمجمۃ
ارسلت من السماء الی الارض وہی مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انہا ارسلت من راس السلسلۃ لسارت اربعین خریفا اللیل والنہار
قبل ان تبلغ اصلہا او قعرہا رواہ الترمذی) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو بن عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر گولا شیشہ کا مانند
اسکے یعنے اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نے واسطے بیان کرنے
اشارہ ہذہ کے طرف مانند کھوپری سر کے ف ح یعنے اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہے اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت
جلد گرنے کے ہین ت چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حالانکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہے
البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کے یعنے تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس کی رات دن پہلے اسکے
کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنے اسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچے اسکی تہاہ کو ف ت یہ شک راوی ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کی باندھنے
کی ہے کہ جو کہ مذکور ہے کلام اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور نتھنے مین سے نکالی جاویگی اور اس حدیث
پر یہ اشکال لازم آتا ہے کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اسمین کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہے بلکہ کثرت و مبالغہ ہے مگر یہ
کہا جاوے کہ اس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نہ کرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہے کہ قیراط مثل احد کے ہے اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دو ہتون کا ہوگا
اور ہر دو ہتا بعیدتر ہوگا اس مسافت سے کہ درمیان تیرے اور درمیان مکہ کے ہے اور تھے نوف بکالی رحبہ کوفہ کے مین اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ کونسا
گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی ہی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہے اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کے زنجیر کے اس
سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازی ہوگی اسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی
یہ ترمذی نے (وعن ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی جہنم لوادیا یقال لہ ہبہب یسکنہ کل جبار رواہ الدارمی) اور روایت ہے ابی بردہ
سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو ہبہب رہیگا اسمین ہر متکبر سرکش حق سے
و بر خلق پر شدید فائدہ ع لفظ ہبہب ساتھ پیش ت دوسری کے ہے بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب بمعنے تیز و شتاب کے ہے یہ نام اسکا
اسلیئے ہوا کہ گنہگارون کو اسمین عذاب جلد ہوتا ہے اور اسمین آگ کے شعلہ تیز اٹھتے ہین **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال یعظم اہل النار فی النار حتی ان بین شحمۃ اذن احدہم الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام وان غلظ جلدہ سبعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد)
روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بڑے بدن ہو جاوینگے دوزخیون کے دوزخ مین یعنے تاکہ عذاب
زیادہ ہو یہان تک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک انکے کے اسکے کندھے تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹاپا اسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا
اور دانت اسکے مانند کوہ احد کے ہونگے (وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النار حیات کامثال البخت
تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان فی النار عقارب کامثال البغال الموکفۃ تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا رواہما احمد
اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ

بہت بڑے ہوتے ہین کاٹیگا ایک سانپ اُنہین سے ایکبار کاٹنا اُس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اُسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین خچرون
پالان بندھے ہوئے مانند کاٹیگا ایک اُنکا کاٹنا اُس پاویگا الم اور اثر زہر اُسکے کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے (وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ) اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا حدیث کی ہمسے ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب
اور چاند دو ٹکڑے پنیر کے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین روز قیامت کے پس کہا حسن بصری نے اور کیا ہے گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابو ہریرہ نے
کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ ع یعنے تو نص جلی کے مقابل قیاس کو کرتا ہے اور گردانتا ہے موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ
کرتا ہے جو چاہتا ہے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حسن بصری نے پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابو ہریرہ نے جواب مین کہا کہ مین نے حدیث حضرت
سے سنی تھی تجھسے نقل کر دی اس سے زیادہ مجکو علم نہین بعضے علما نے لکھا ہے کہ سبب انکے ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہے تا دوزخیون کو انکی گرمی سے عذاب
زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے بروایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کے منہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس
اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ انکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل انکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے ڈالیجاوینگے کہ کافر انکو
پوجتے تھے انکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو جنکو تم پوجتے تھے انکا یہ حال ہے پس چپ ہو رہے حسن نقل کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین
(وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنے پوچھا گیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت یعنے واجبات اور نہ چھوڑے خدا کے لیے یعنے اوسکے ڈر سے
گناہ ف ع بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ہے بیچ بیان پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے ف
یعنے اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسے کہ مذہب اہل سنت کا ہے برخلاف اسکے کہ بعضے
بتدعے کہتے ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی روز قیامت سے پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہے اسکا کہ کسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر
ہے بعضے اوصاف انکے کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ
بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ
عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ
تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ ف ح یعنے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنے حال سے کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالے نے
کہ یہ مقتضاے مشیت اور اختیار میرے کا ہے ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نے اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا پس کہا دوزخ
نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف لوگون مین سے اور عاجز
اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے ف ح یعنے اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے
ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑے قدر والے ہین اور ایسے ہی انکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین انکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے غلبہ ہے
یعنے اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ ہی اسمین داخل ہونگے یا مراد کہین ضعفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے

اور تواضع کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گری ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک ت اور نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر بھولے فریب کھا جانے والے ف ع لفظ غرۃ غین کے زبر اور رے کی تشدید سے بمعنے عدم تجربہ اور وجود غفلت کے یعنے ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سے شاغل ساتھ مہم عقبے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ بلہ یعنے بہشتی نادان ہین تدبیر امور دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالے نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون اپنے بندون مین سے ف ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کے اور وصف کمال کے اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک ان دونون مین سے قبیلہ عدل سے ہی اور دوسرے طریق فضل سے ولا یسأل عما یفعل وہم یسألون اور ہر ایک کے لیے تم مین سے پری اسکی ہی یعنے ہر ایک کو بھر دونگا لوگون سے پس اہر دوزخ پس نہین بھرنے کی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالے یوم نقول لجہنم ہل امتلأت وتقول ہل من مزید یعنے پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بھرے گی دوزخیون سے کہ مقرر ہین اسکے لیے ت یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالے اسمین پانون اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس ف ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہو یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اس سے حق ہی اور درپے یافت کیفیت اسکی کے نہ پڑے مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین ارباب تاویل کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اسکی کا ہی اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوے ت اسمین اسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالے کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضے اجزا اسکے طرف بعض کے یعنے تنگ کیجاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالے اپنی مخلوق سے کسی کو ف ع کہ بیگناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو انسے بھرے اور مراد ظلم سے ازروے صورت کے ہی ورنہ اگر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنے ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالے صورت مین بھی ظلم نہین کریگا ت اور اہر بہشت پس تحقیق اللہ تعالے پیدا کریگا اسکے لیے ایک خلق جدید ف ج کہ بسابقہ عمل کے انکو بہشت مین داخل کریگا فضل ورحمت اسکی ہی کہ بیگناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَہَنَّمُ یُلْقٰی فِیْہَا وَتَقُوْلُ ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْہَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُہَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَہَا خَلْقًا فَیُسْکِنُہُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالے جاوینگے اسمین یعنے جن وانس اور کہیگی دوزخ آیا ہی کچھ زیادتی یعنے بھرنگی نہین اور بس نہین کرنے کی طلب زیادتی سے یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالے کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزاء دوزخ کی طرف بعض کے اور تنگ ہو جاوینگے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت وزیادتی یعنے زیادہ مکان کہ خالی ہونگے رہنے والون سے یہان تک کہ پیدا کریگا اللہ تعالے بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بساویگا اس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ فِیْ کِتَابِ الرِّقَاقِ) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ اذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَہْلِہَا فِیْہَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِہَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَہَا ثُمَّ حَفَّہَا بِالْمَکَارِہِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ

وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَہَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِہَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُہَا فَحَفَّہَا بِالشَّہَوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اذْہَبْ فَانْظُرْ اِلَیْہَا قَالَ فَذَہَبَ فَنَظَرَ اِلَیْہَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہے مین نے وہ پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہے اللہ تعالے نے بہشتیون کے لیئے بہشت مین ف ع یعنے ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے تیار کر رکھین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اُنکا گذرا ہے ت پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اُسمین ف ح یعنے طمع کریگا اُسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اُسکی حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اُسکے سے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہے کہ ایسی ہے کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اُسمین داخل ہوے ت پھر گھیرا اُسکو ساتھ مکروہات طبیعت سے ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہے بمعنے مشقت وشدت کے اور مراد اس سے تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سے کہ نفس پر دشوار ہے کرنا انکا پس اُنکو گرد بہشت کے گھیر اکہ جب تک کوئی اُن مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہونچے ت پھر فرمایا اللہ تعالے نے کہ ای جبرئیلؑ جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنے دوبارہ سلیئے کہ اُسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہے باعتبار حوالی اُسکے سے کے پس گئے جبرئیلؑ اور نگاہ کی طرف اُسکے یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اُسکے گھرا ہے پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنے بسبب وجود مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہے یعنے بسبب اُنکے دشوار ہے بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے اگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیلؑ جا اور دیکھ طرف اسکے کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہے مین نے فرمایا حضرتؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیلؑ اور عرض کی کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اُس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوئیگا اُسمین پس گھیرا اُسکو اللہ تعالے نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کے پھر فرمایا کہ ای جبرئیلؑ جا اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کی جبرئیلؑ نے کہ ای رب میرے قسم ہے تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخ مین ف ع یہ شہوات ومعاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت مین سے باقی نہین رہنے کا کہ میل اُسکی طرف نہ کرے اور بسبب اُسکے دوزخ مین نہ در آوے اور یہ حدیث تفسیر ہے حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوۃَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ہٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہمکو ایک دن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اسی وقت کہ پڑھائی مین نے تمکو نماز بہشت ودوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگے اس دیوار کے ف ح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر ب کے بھی اور پیش دونون کے بھی روایت ہے اور ساتھ پیش قاف اور جزم ب کے بھی آیا ہے بسبب یعنے مقابل کے ت پس نہین دیکھی مین نے کوئی چیز قسم دیکھنے کی چیزون سے مانند اُس چیز کے کہ دیکھی مین نے آج نیکی وبدی مین ف ح یعنے بہشت کو خوبتر دیکھنے کی چیزون سے پایا مین نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزون سے یہان شبہ لاتے ہین کہ بہشت ودوزخ باوجود اس طول وعرض کے کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتے ہین کہ جیسے عکس پڑتا ہے باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہے لازم نہین ہے کہ مثل اُسکے ہو طول وعرض مین اور یہ بھی ہے کہ حدیث سے یہ نہین لازم آتا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتے ہین کہ

تصویر اُسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اُسکے پس ہوسکتا ہو کہ دکھانا اُسکی مثال کا اُس طرف ہو اور وجود مثال اور جگہ اور عالم مین ہوا ور بعضی حدیثون مین آیا ہو کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنے دیکھا مین نے بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بمعنی عین اور جزم رسے سے بمعنے ناحیہ اور جانب کے اور یہان بھی وہی اشکال لاتے ہین اور وہی جواب دیا ہو اور یہ بھی کہا ہو علماء نے کہ مراد یہ نہین ہو کہ بہشت و دوزخ کو دیکھا مین نے اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اُس دیوار کی جانب مین تھین بلکہ مراد یہ ہو کہ دیکھا مین نے اُنکو درحالیکہ مین اُس جانب مین تھا اور اس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات نقل کی یہ بخاری نے بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ باب ہی بیچ بیان ابتداے پیدائش کے اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کے ف کہ آغاز امر دین وملت کا اور اصلاح اور انتظام امور عالم کا اُسے ہی اور ابتداے پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی جاننا چاہیے کہ ملتون والے بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنے عدم سے وجود مین آیا بایمعنی کہ کوئی چیز نہ تھی سواے خدا کے پھر پیدا کیا اُسنے اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہو کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیئی پس پیدا کی لوح وقلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُسکے پیدا کیا عرش وکرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسے کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہو علماء نے کہ اجسام حادث ہین ساتھ ذاتون اور صفتون اپنی کے پس بعضے اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سے پانی ہی اسلیے کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوے اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوئین سے آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کے کہ نام اُسکا طاس ملطی ہو لیکن کہا ہی علماء نے کہ اُسنے یہ قول مشکوۃ نبوت سے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہی اور توریت کے پہلے سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اُسمین نظر ہیبت وجلال سے پس پگھلے اُسکے اجزا اور پانی ہوگئے اُسمین سے ایک اور بخار اوٹھا مانند دھوئین کے پس پیدا کیے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئے پانی پر کف اور پیدا کی اس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کے اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس سے نہین معلوم ہوسکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھ استنباط وفہم کے وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ت روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تھا مین نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرت کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم ف یعنے قبول کرو اور لو مجھسے ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھ جنت کے اور پانے سعادت دارین کے ہو یعنے سیکھو احکام وعقائد دین کے اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اُنکی کے دنیا اور متاع دنیا تھی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اُنھون نے کہ بشارت دی آپ نے ہمکو ساتھ دین وتفقہ کے پس کچھ دیجیے ہمکو ف ع یعنے بشارت سنکر لی ہمنے اور قبول کی کچھ دو ہمکو دنیا مین سے کہ ہمکو چاہیے ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اُنھون نے اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اُسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نے ناپیاقتی اور ضعف یقین اُنکا دریافت کرکے از راہ غصہ کے نفی کی قبول کرنے بشارت کی بہ نسبت اُنکے کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہمنے بشارت آئے ہین ہم آپکے پاس تا دانشمند ہون دین مین ف ع چونکہ تھی نیت اُنکی خالص تھی واسطے تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حاصل ہوئی اُنکے لیے بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہے اول بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے عطا کے پڑے پستی مین پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبۂ عالی کو جیسے کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سے

کہ وہ نکلے مدینہ مطہرہ سے بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ کے اور ساتھ ہوا انکے ایک شخص پس کھولا گیا انکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطور خرق عادت کے اور داخل ہوئے وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سے کہ پاک ہین نقصان اور عیب سے پس پہچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت کی ہے پس طلب کیا اللہ تعالے سے عفو وعافیت دنیا اور آخرت مین پھر کہا ازراہ شفقت کے اس شخص کو کہ ساتھ تھا انکے ای بھائی میرے طلب کر اللہ تعالے سے جو چاہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا کا ہے اور فضل کا ہے پس مانگا اُسنے اللہ تعالے سے ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت ونار کا پھر پھرے دونون اور جبکہ پہونچے مدینہ کے دروازے پر دیا اُس شخص کو کسی نے وہان کے رہنے والون مین سے ایک دینار پھر داخل ہوئے دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا اُنپر قصہ پس کہا اُنھون نے اُس شخص کو کہ ای دنی الہمۃ پایا تو نے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نے ایک ٹکڑا دنیاے دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نے مانند ابو العباس کے عفو وعافیت تاکہ ہوتے وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کے کافی ووافی ت اور آئے ہین ہم تا پوچھین ہم آپ سے ابتدا اس امر سے یعنے پیدائش سے اور مبدا عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلے اسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنے ازل الآزال مین جیسے کہ ہے وہ ابد الاباد مین پاک وصف تغیر وحدوث سے کہ صفت ہے بندون کی اسلیے کہ جس چیز کا ثابت ہے قدم محال ہے اُسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اُسکے کوئی چیز ف ع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اسکے ہوا اسلیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے پس کیونکر متصور ہو ہونا کسی کا پہلے موجد واجب الوجود کے ت اور تھا عرش اللہ تعالے کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالے نے آسمان وزمین ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پیدا کیے گئے پہلے آسمان وزمین سے اور نہ تھی عرش کے نیچے پہلے آسمان وزمین کے کوئی چیز سوائے پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہے کہ کوئی چیز اُنکے درمیان مین حائل نہ تھی نہ یہ کہ عرش روے آب پر تھا اور مراد پانی سے پانی دریا کا نہین ہے بلکہ اور پانی تھا نیچے عرش کے جیسا کہ چاہا اللہ تعالے نے اور مفصل ذکر اُسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ تھا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالے کی قدرت سے کہا بعضون نے کہ پیدائش عرش و پانی کی پہلے آسمان وزمین کے ہوئی پھر پیدا کیا اللہ تعالے نے آسمان وزمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اسمین جھاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریف کی چنانچہ اسلیے نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اُسکے نیچے سے پھر رکھے گئے زمین پر پہاڑ تا کہ ہلے نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کے اور اوٹھا دھوان بسبب موج مارنے پانی کے جانب آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اُس سے ت اور لکھا اللہ تعالے نے یعنے ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لکھنا پہلے پیدا کرنے عرش کے ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہین ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈھونڈھ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہے یعنے بھاگ گئی پس گیا مین اُسکے ڈھونڈھنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اُٹھتا نقل کی یہ بخاری نے ف ح عمران دروازے پر اونٹنی باندھ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہان اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بھاگ گئی جا پکڑ پس وہ اُٹھے بنا بر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیون مین اٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کے سے اور حقائق وعلوم سے کہ وہان مذکور ہوتے تھے محروم ہوا (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے امیر المومنین عمر سے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا عظیم یعنے خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتداے پیدایش سے تا آخر وقت قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت نے بیان کیا احوال سب امتون کا تا وقت دخول جنت ونار کے اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اُنپر خیر وشر سے یہان تک کہ داخل ہون بہشتی اُنمین سے بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکھا ہے اُسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد ازیاد کرنے کے فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکھا ہے وہ شخص کہ

یاد رکھا اور یاد کیا اور بعد اسکے فراموش کیا حاصل معنے یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہین اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَھُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے آسمان وزمین یہ لکھا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میرے غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی اور نزدیک اسکے ہی اوپر عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی اور تمام خلائق سے اٹھالی گئی کہ کسی کے حیز ادراک یعنے سمجھ مین نہین آتی کہا تورپشتی نے احتمال ہی کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہوا اور ہون معنی قول حضرت کے فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالے نے اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکھی گئی اسپر اور تمام خلائق سے اٹھالی گئی کہ کسی کے حیز ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کے بہت ہین کہ گھیر رکھا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیئ یعنے عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نے گھیر رکھا ہی ہر چیز کو (وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِکَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہ سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے ف ح قاموس مین ہی کہ نور روشنی یا شعاع اسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنے جن کے ہی یا باپ جنون کے جیسے کہ آدم باپ ہین بشر کے شعلہ آگ دھوئین ملے ہوئے سے اور پیدا کیے گئے آدم اس چیز سے کہ بیان کی گئی تمھارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعًا کہ پیدا کیے گئے کھجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کے فضلے سے اور روایت کی طبرانی نے ابی امامہ سے مرفوعًا کہ پیدا کیے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو درداء سے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کے جو ہین اور ایک قسم ہین کہ انپر حساب وعقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالے نے انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن انکے بدن بنی آدم کے سے ہین اور ارواح انکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگے اسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اسی کا (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰہُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَکَہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّتْرُکَہٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِہٖ یَنْظُرُ مَا ھُوَ فَلَمَّا رَاٰہُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّہٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا یَتَمَالَکُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور صورت بنائی انکی بہشت مین چھوڑا انکو جب تک کہ چھوڑنا انکا چاہا ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدائش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ اخبار دلالت کرتے ہین اسپر کہ پیدائش اور صورت بننی انکی ہوئی بوادی نعمان مین کہ عرفات کے جنگل مین سے ہی اور بعد از درست کرنے اور پھونکنے روح کے بہشت مین لے گئے پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال انکے کے ہی یعنے پیدا کرکے رکھا بہشت مین اور تورپشتی نے کہا کہ مجھے گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سے بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو ت پس شروع کیا ابلیس نے پھرنا گرد پتلے انکے کے دیکھتا تھا کہ کیا ہی یہ یعنے تفکر کرتا تھا انجام کار اسکے مین اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سے پس جب دیکھا اسکو خالی اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدائش غیر مضبوط ف ع یعنے نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کے لیئے اور بعضون نے یہ معنے کہے ہین کہ اپنے نفس کا مالک نہین ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکھ سکیگا اپنے تئین بھوک سے اور شہوات سے یعنے پس خوش ہوا ابلیس اور کمر امید کی باندھی اسکے گمراہ کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنے نفس کا غصہ کے وقت ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نے اس حال میں کہ وہ اسی برس کے تھے ساتھ قدوم کے ف ع کہا نووی نے کہ لفظ
قدوم کی دال کی حرکت میں اختلاف ہے تشدید و تخفیف میں کہا جاتا ہے آلہ بڑھئی کو یعنے بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کے فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہے شام
میں پس جسنے کہ روایت کیا ہے قدوم کو تشدید سے مراد ہے قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہے قریہ کو اور آلہ کو اور اکثروں نے تخفیف ہی پڑھی ہے حاصل یہ
اکثروں کے نزدیک معنے یہ ہونگے کہ ختنہ کیا بسولہ سے یا قدوم میں کہ قریہ ہے شام میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ
مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ
يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ
فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ
فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَاَ
بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولے ابراہیم مگر تین جھوٹ تین بار ف ع انبیاء معصوم ہیں وہ مطلق جھوٹ نہیں بولتے پس یہاں جو جھوٹ بولنا انکا فرمایا یہ نسبت
سننے والوں کے ہے کہ یہ باتیں صورت میں جھوٹ تھیں اور نفس الامر میں سچی انکو عربی میں معاریض کہتے ہیں اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ چوتھا جو کہا ہے ہذا ربی وہ وقت تکلیف
میں نہ تھا بلکہ ایام طفولیت میں تھا اسکا کچھ اعتبار نہیں ت وہ جھوٹ ان تینوں جھوٹوں میں سے تو ذات خدا میں ہیں ف ع یعنے واسطے خدا کے اور حکم اسکے کے
اور طلب رضا اسکی کے کہ انمیں حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہیں ہے بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تھی اور تیسری بات میں کہ کہنا انکا ہذا اختی ہے اگرچہ وہ بھی خدا
تعالے کے لیے تھا لیکن اسمیں نفع انکی ذات کے لیے بھی حاصل ہے ت ایک قول انکا یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں ف ع یہ اسوقت کہا انھوں نے کہ انکی قوم
نے انکو اپنی عید کی سیر کے لیے بلایا اور انھوں نے چاہا کہ میں نہ جاؤں تا بت شکنی کروں اسوقت یہ بہانہ کیا کہ میں بیمار ہوں تا وہ چھوڑ جاویں اور یہ ظاہر میں جھوٹ معلوم
ہوتا ہے کہ وہ بیمار نہ تھے لیکن تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد انکی یہ تھی کہ میں متصف ساتھ بیماری کے ہوں کہ کبھی نہ کبھی بیمار ہوا کرتا ہوں پس ایسا لفظ مبہم بولے کہ ظاہر اسکا
دلالت کرتا ہے بیماری فی الحال پر اور بعضوں نے کہا کہ انھوں نے وہم میں ڈالا انکو کہ گویا انھوں نے استدلال کیا ہے ساتھ علامات علم نجوم کے کہ بیمار ہونگے
جیسے کہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے اور یا یہ مراد رکھی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہے بسبب کفر تمھارے کے کیا خوب ایک بزرگ نے کہا بیت اگر ترا بتماشائے
عید خود طلبند ٭ خلیل وار جدا ے بگو کہ بیمارم ٭ ت اور دوسرا قول انکا یہ ہے بلکہ کیا یہ بڑے انکے نے ف ع جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے
غائبانہ انکے بتوں کو توڑ ڈالا انھوں نے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیا ہے ہمارے خداوں سے اے ابراہیم انھوں نے فرمایا کہ یہ بت جو سب میں بڑا ہے اسنے یہ کام
کیا ہے پس یہ بات بھی سچی نہیں ہے لیکن غرض انکی تنبیہ کرنی تھی کفار کو کہ دیکھو جو اپنا ضرر دفع نہیں کرسکتا ہے وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت
کے کیونکر ہووے ت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ بیان تیسرے جھوٹ کے کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اسوقت کہ ابراہیمؑ اور سارہ
بی بی انکی جاتے تھے طرف شام کے ہجرت کیے ہوئے بعد ہلاک نمرود کے ناگہان آئے یعنے گذرے ابراہیمؑ ساتھ سارہ کے اوپر شہر ایک حاکم ظالم کے
ظالموں میں سے پس کہا گیا اس ظالم کو یعنے خبر پہونچائی لوگوں نے کہ اس جگہ یعنے اس شہر میں ایک مرد ہے کہ اسکے ساتھ ایک عورت ہے بہترین لوگوں سے
حسن و جمال میں پس بھیجا اسنے کسی کو طرف ابراہیمؑ کے بلانے کے لیے پس گئے ابراہیمؑ پاس اسکے پس پوچھا اسنے ابراہیمؑ سے سارہ کے حال سے
کہ کون ہے تیری یہ عورت کہ تیرے ساتھ ہے کہا ابراہیمؑ نے کہ یہ بہن میری ہے یعنے دینی بہن پس آئے ابراہیم سارہ کے پاس یعنے اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانے کا

شر اُس ظالم کے سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہو تو غالب آویگا مجھپر تیرے لینے مین یعنے زبردستی تجکو چھین لیگا مجھسے پس اگر پوچھے تجھسے تو خبر دینا تو اُسکو کہ تو بہن میری ہو اسلیے کہ تو بہن میری ہو اسلام مین یعنے نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہو اسلیے کہ نہین ہو روے زمین پر کوئی مسلمان سواے میرے اور تیرے ف ج ع یہ بیان واقع ہو کہ اُسوقت مین کوئی وہان اور انپر ایمان نہ لایا تھا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی تھین یہ بھی ایک توجیہ اور ہو واسطے صدق قول ہذا اختی کے اور شاید کہ اقتصار ابراہیمؑ کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کے ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ حضرت لوطؑ بھی تو ایمان لاچکے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہو کہ مراد ابراہیم کی یہ تھی کہ اس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہو کوئی اور سواے ہم دونون کے مومن نہین کیونکہ لوطؑ انکے ساتھ نہ تھے ایک اور اعتراض کیا ہو علما نے کہ کیون نہ کہا ابراہیمؑ نے کہ یہ بی بی میری ہو حالانکہ بی بی کو اُسکے میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہین اور یہ بھی ہو کہ ظالم کہان باک رکھتا ہو بی بی ہو یا بہن سے لیتا ہو اسکا جواب یہ ہو کہ اس ظالم کی عادت یہی تھی کہ بی بی کو میان سے لیتا تھا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بھی تھا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اُسکا بھائی احق واولی ہو ساتھ اُسکے بہ نسبت غیر اُسکے کے پس چاہا ابراہیمؑ نے کہ تمسک کرین ساتھ دین اُسکے کے باوجود اسکے اُسنے رعایت اپنے دین وعادت کی نہ کی اور قصد کیا اُسکے لینے کا ت پس بھیجا اس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے اُنکے بلانے کے لیے پس لائی گئین سارہ اُسکے پاس کھڑے ہوئے ابراہیمؑ نماز پڑھین ف ج ع اور مناجات کرین اپنے پروردگار سے تا اس ورطہ سے نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہو کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو نماز پڑھنے لگتے ہین کہ جب فرمودہ حق سبحانہ تعالے کے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی جیسے کہ حدیث مین آیا ہو اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اس ظالم کے پاس تو چاہا اُسنے کہ ہاتھ ڈالے اُنپر اور پکڑے انکو یعنے بغیر سوال وجواب کے یا بعد اسکے بسبب غلبہ خواہش کے انکا حسن دیکھکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ج لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتھ تخفیف کے ہو اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہو علما نے یا تو یہ کہ باز رکھا گیا وہ ظالم قدرت آلہی سے رکھ چھوڑنے سارہ کے سے اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ سے اور عذاب کیا گیا اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتھ تشدید کے تاخیذ سے بھی آیا ہو یعنے پکڑے جانے کسی کے دل کے بسبب افسون یا سحر کے ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہوت اور روایت کیا گیا ہو یعنے بدلہ فاخذ کے یا زیادہ اسپر فغط ف ج ساتھ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ کے بنا مجہول پر یعنے گلا گھونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سُنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوتے مین کوئی آواز کرتا ہو کہ جسکو خراٹا کہتے ہین ت یہان تک کہ پانون مارنے لگا زمین پر یعنے ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہو پس کہا اُس ظالم نے یعنے سارہ کو کہ دعا کر و خدا سے میرے لیئے تا خلاص کرے مجکو اس بلا سے اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنے کچھ تعرض نہین کرونگا تجھسے پس دعا کی سارہ نے خدا تعالے سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنے رہائی پائی اُس حالت سے پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اُس ظالم نے سارہ سے دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالے سے میرے لیے اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نے اللہ تعالے سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اُس ظالم نے کسی کو اپنے دربانون مین سے اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میرے پاس انسان کو یعنے تاکہ قادر ہون مین اُسپر نہین لایا تو میرے پاس مگر جن کو یعنے اسی سبب سے نہین قادر ہوا مین اُسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نے چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے مجکو پس خدمت کو دی سارہ کے ہاجرہ ف ع ج یعنے جبکہ دیکھی اُسنے بزرگی سارہ کی اور تقرب انکا نزدیک اللہ تعالے کے تو ایک لونڈی دی کہ نام اُسکا ہاجرہ تھا اور آجر بھی کہتے ہین اور ابراہیمؑ کے سارہ سے فرزند نہین ہوتا تھا پس سارہ نے ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید ہو کہ تمھارے یہان اس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمٰعیل ہاجرہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم اس ایام مین سو برس کے تھے اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحق پیدا ہوئے ت پس آئین سارہ ابراہیمؑ کے پاس اس حال مین کہ ابراہیمؑ کھڑے نماز پڑھتے تھے یعنے انکو انکی خلاصی کی تو خبر ہو لیکن نہ تھی بدستور سابق نماز مین متوجہ جانب اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیمؑ نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہو حال تیرا اور کیا

ہوا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اس کافر کا بیچ سینہ اسکے کے یعنے اسکی بد اندیشی اولٹی اُسپر پڑی اور مجھپر سرایت نہ کی اور کچھ زیان مجھے نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ہاجر ماں تمہاری ہی ای بیٹو آسمان کے پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ خطاب حضرت اسمعیل کی اولاد کو ہی اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا انکو بسبب طہارت نسب انکے کے اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت میں چنانچہ کہتے ہیں کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے اُسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان کا بیچ طہارت سے نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہی صانع اسکو آسمان ہی سے بھیجتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کے ہیں اور اسکا لقب ماء السماء تھا اسلیے کہ اُسکی قوم مینھ طلب کرتی تھی اُس سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد تمام عرب ہیں یہ نام انکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینھ کے رہتے ہیں اور جہاں مینھ ہوتا ہی وہیں گذران کرتے ہیں اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کے بطن سے نہیں ہیں لیکن اکثر اولاد اسمعیل سے ہیں بسبب شرف اور غلبہ کے یوں کہا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کرنے کے ابراہیم علیہ السلام سے جسوقت کہ کہا ابراہیم نے ای پروردگار میرے دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردوں کو **ف** بعد لفظ الموتے کے آیت یوں ہی قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ میں سے کہ شک کیا ابراہیم نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کے ابراہیم سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کے لیے اور اپنی ذات شریف کے لیے حالانکہ دونوں محال ہیں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنوں اور موقنوں کے ہیں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا پس معنے یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہی ہو کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں پس جانو کہ ابراہیم بھی ایسے ہی ہیں پس سوال ابراہیم کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے طرف عین الیقین کے کہ اطمینان قلب عبارت اُس سے ہی یا جب ابراہیم دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل انکی عیانا لیکن اشکال یہ آتا ہی کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیم کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنے سردار و افضل ہیں اولاد آدم کے اور یہی توجیہ ہر اُس حدیث کی ہی کہ حصر ہی اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت کرے اللہ تعالے لوط پر تحقیق تھے لوط کہ آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کے **ف** رکن ہر چیز کے کنارے قوی کو کہتے ہیں اور یہاں مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نے قصد کیا ایذا دینے کا انکے مہمانوں کو کہ فرشتے تھے بصورت امردوں کے تو کہا حضرت لوط نے لو ان لی بکم قوۃ کاشکے مجکو ہوتی قوت یعنے بذات خود قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمہارے کی رکھتا ہوں او آوی الی رکن شدید یا پناہ ڈھونڈھتا میں ساتھ جماعت قوی کے کہ انکی جماعت اور قوت سے باز رکھتا میں تمہارے شر سے پس فرماتے ہیں آنحضرت کہ رحمت کرے اللہ تعالے لوط کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیوں میں سے حالانکہ رکن شدید ساتھ عصمت حق اور حفظ اسکے کے ہی اور عرب رحمت وہاں بھیجتے ہیں کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہوا اور وہ کام کرے کہ نہ کرنا چاہیے کہتے ہیں کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنے کا کرنا بایستی کیا انتہے اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کرکے لکھا ہی کہ میرے نزدیک یہ معنی یعنے بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہوں خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کریں بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ موہم ہو انکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنے یہ ہیں کہ وہ بمقتضاے جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ میں میل کرتے تھے طرف استعانت کے ساتھ جماعت قویہ کے پس جائز ہی ہمارے لیے بھی اب اسلیے کہ ہم مامور ہیں ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود

اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتداے کلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا اُنپر جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت
لھم واللہ اعلم بالصواب پھر فرمایا آنحضرت ؐ نے ؂ اور اگر ٹھہرتا مین قیدخانہ مین اُس مدت دراز مین کہ ٹھہرے یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانے والے کا
ف ؂ کہ بادشاہ مصر کی طرف سے حضرت یوسف ؑ کے بلانے کو آیا تھا اور قصہ اُسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف نو برس سے قیدخانہ مین تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب
کیا اُنکو تا خلاص کرے اور مقرب کرے تو یوسف ؑ نے نکلنے مین توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور اُن عورتون سے کہ مجکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالے تھے
عصمت اور غیرت میری تحقیق کر و بعد اُسکے نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اگر مین بجاے یوسف کے ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانے مین مجھپر
گذرتی اور کوئی میرے چھڑانے کے لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اُسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نہ کرتا جیسا کہ یوسف ؑ نے کیا پس آمین تعریف
کی آنحضرت ؐ نے یوسف کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت راے اُنکے کا یعنے باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قیدخانہ مین ٹھہرے اور پاوے محنت اور شدت
اُسمین اور پھر کوئی اُسکے چھڑانے کو آوے اور وہ صبر وثبات اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اس طرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سے
نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ مدح وثناے یوسف ؑ کے ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء
اولو العزم سے ؂ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً
فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ
فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاءٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ
وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اُنہی ابی ہریرہ ؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق موسے علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے بدن کے نہین دیکھا جاتا تھا اُنکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے
کے یعنے مارے شرم کے تمام بدن کو ڈھانکے رکھتے تھے ہر حال مین اور نہانے وقت پس ایذا دی اُن لوگون نے کہ ارادہ کیا اُنکے ایذا دینے کا بنی اسرائیل
مین سے پس کہا بعضے موذیون نے نہین بدن ڈھانکتے موسے اس طرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف ومبالغہ کے مگر بسبب عیب کے کہ اُنکی جلد مین ہی یا تو کوڑھ
ہی یا بیضے پھولے ہوئے ہین اور تحقیق اللہ تعالے نے چاہا کہ پاک کرے موسے کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگون پر نہ ہونے عیب اُنکی اور ثابت کرے
اُنکے لیے حیا اللہ تعالے کی طرف سے پس الگ ہوئے موسے لوگون سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لیگیا
کپڑے موسے ؑ کے پس دوڑے موسے اُس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہان تک پہونچے موسے
طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اُس جماعت نے موسے کو ننگا بہترین پیدائش خدا کے یعنے مبرا اُن عیب ونقصان سے کہ اُنکے
حق مین ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا انھون نے قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچھ نقصان وعیب ف ؂ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالے پاک کرتا ہی
اپنے دوستون کو ہر عیب ونقصان سے کہ نادان اور منکر اُنکو ساتھ اُسکے متہم کرتے ہین تا اُس سے مبرا ہوکر معزز ومکرم ہون خلق مین ؂ اور شروع کیا
موسے نے پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوے پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنے موسے کے اُنکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ؂ ہر بار کہ مارتے تھے ایک
نشان اُسمین پڑجاتا تھا اور مارا اُسکو بسبب غصہ کے اور تادیب کے کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزے ہوے حضرت موسے کے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا
نشان پڑجانا اُسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگے خلوت مین اگرچہ ہی ڈھانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے
ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتے ہین اُسپر کہا بعضون نے کہ حکم ہوا موسی کو یہ کہ اُٹھا رکھین وہ پتھر ساتھ اپنے یہان تک کہ جب گئے تیہ مین تو
مارا اُسکو اپنے عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوے اُسمین سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ؂ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَہَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نے اسوقت کہ ایوب نہاتے تھے ننگے ف ع احتمال ہی کہ باندھے ہون تہ بند جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگے نہاتے ہون جیسے کہ موسے کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز اُنکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف اسکے کہ تستر اولی ہی واسطے حیا کرنے کے مولی سے ہمارے آنحضرت مبعوث ہوئے واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق کے اور تھا یہ نہانا ایوبؑ کا بعد حاصل ہونے صحت و عافیت کے اُس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے اُسمین اور برسائین اللہ تعالے نے ٹڈیان سونے کی اُنکے گھر مین ت پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنے اُنکے اوپر یا اُنکے اطراف پر ٹڈیان سونے کی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا اُنکا اپنے کپڑے مین ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتے ہون ایوبؑ اُنکو ایک ہاتھ سے یا لپ بھر کر اور رکھتے ہون اُنکو کپڑے پہنے ہوئے مین یعنے تہ بند کہ باندھا ہو پہلے غسل کے یا بعد اُسکے یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا نہو ت پس پکارا ایوب کو اُسکے پروردگار نے یعنے از راہ مہربانی کے کہ ای ایوب کیا نہین بے پروا کیا مین نے تجکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہی تو یعنے اتنا سونا برسایا ہی مین نے تجھپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی ان ٹڈیون کی کہ اُٹھائین تو نے اور اپنے کپڑے مین جمع کین کہا ایوبؑ نے کہ ہان بے پروا کیا ہی تو نے قسم تیری عزت کی و لیکن نہین ہی بے پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے ف ح ع ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اُٹھانا ایوب علیہ السلام کا اُن ٹڈیون کو بسبب دیکھنے منت اور طلب کرنے لذت کے نعمت حق سے تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانے مال کے کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑھانے مال حلال کے اُس شخص کے حق مین کہ اعتماد کرے اپنے نفس پر اُسکی شکر گزاری کا اور صرف کرے اُسکو اُس جگہ کہ دوست رکھے رب اُسکا اور راضی ہو اُس سے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَہُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَہُوْدِیِّ فَذَہَبَ الْیَہُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَہُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ) اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بدکہا کیا ایک شخص نے مسلمانون مین سے اور ایک شخص نے یہودیون مین سے پس کہا مسلمان نے قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نے اُسکے مقابلہ مین قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیؑ کو جہان کے لوگون پر پس اُٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنے یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے منھ پر ف ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسے کے حق مین انی اصطفیتک علے الناس تو مراد یہ ہی کہ اُسوقت کے لوگون مین اُنکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیؑ کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار سے اُنھون نے غصہ مین آکر طمانچہ مارا ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھا امر اُسکے سے اور امر مسلمان سے پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اُس سے اُس بات سے یعنے جو کچھ کہ گذرا تھا اُسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرتؐ کو یعنی مطابق خبر یہودی کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجکو موسیؑ پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہو کر گر پڑینگے دن قیامت کے یعنے پہلے نفخہ کے وقت پس بیہوش ہو کر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اُنکے پھر ہونگا مین اول اُن شخصون کا کہ ہوش مین آوینگے پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسے علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کے پس نہین جانتا مین کہ آیا تھے موسےؑ درمیان اُن لوگون کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلے مجھسے اور متعلق ہوئے ساتھ

عرش کے پاتھے موسیٰ سے اُن لوگون مین کہ استثنا کیا یعنے باہر نکال لیا ہی اُنکو خدا تعالےٰ نے ف ح ث یعنے بیہوش ہوجانے سے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق
من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنے جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگے جو کہ آسمان وزمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالےٰ کہ
وہ ہلاک نہو جیسے کہ فرشتے پس شاید کہ موسےٰ بھی اُنھین مین سے ہون کہا عسقلانی نے یعنے پس اگر ہوش مین آئے موسےٰ پہلے میرے تو یہ فضیلت ظاہر ہی اور
اگر ہوئے اُنھین سے کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہی اللہ نے اور بیہوش نہ ہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دینے سے
درمیان انبیا کے مگر کہ یہ اس طرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع انواع فضیلت کے اس طرح کہ نہ
باقی رہے مفضول کے لیے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیئے کہ اسمین سب برابر ہین ت اور ایک روایت مین یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بہ نسبت موسےٰ کے ساتھ صعقہ روز طور کے ف ح یعنے اُس روز
کہ موسےٰ نے دیدار طلب کیا تھا اور اُس سے منع کیے گئے اور حق تعالےٰ نے تجلی کی کوہ طور پر اور موسےٰ بیہوش ہو کر گر پڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اُس
صعقہ کے کہ اُنکو اُس روز ہوا تھا حساب کیا یعنے اُس روز جو اُنکو صعقہ ہو چکا تھا اُسکے بدلے اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلے افاقت میری
کے ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون دین مجکو اُسپر اور یہ تو اضع بیہوشی ۱۲ ہی آنحضرت کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسےٰ
کے لیے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کے نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلے اُترنے وحی کے سے ساتھ افضلیت آپکی کے ہی اور جاننا چاہیے کہ صعقہ وہ صعقہ
نہین ہی کہ بہ نسبت پھکنے صور کے روز قیامت کے حاصل ہوگا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسےٰ علیہ السلام اُس روز کہان موجود ہونگے کہ اُنکو
بہ نسبت اُسکے صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اُسکے بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ
سے اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کے ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اُسکے افاقہ پاوینگے پس اُسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ پاؤنگا موسیٰ
کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اس صعقہ نفخ صور کے ہی کہ پہلے بعث کے ہوگا جیسا
کہ مفسرون نے ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبر ت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سے ف ث لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید
ت مفتوحہ کے نام حضرت یونس کے باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہ نام اُنکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیئے کیا
کہ یہ اولوالعزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گئے قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس
یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو انپر فضیلت دین پس حضرت نے روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نہ کرے ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم
درمیان نبیون کے یعنے نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران
خدا کے ف ح یہ نہی یا تو ہی پہلے اُترنے وحی کے ساتھ تفضیل کے یا مراد یہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا اس طرح کی فضیلت کہ اُس سے حقارت اورون کی
لازم آوے کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سے اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سے ہی یعنے فرق نہ کرو درمیان انکے بموجب فرمانے اللہ تعالےٰ
کے لانفرق بین احد منہم (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا کسی بندہ
کو کہ کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے ف ث یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سے
دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تئین بہتر یونس سے نہ کہے اسلیئے کہ کوئی ولی کبھی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہی ف ح اور پر معنی ثانی کے

کہ مراد جھوٹ سے کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکھتے ہین اوپر تکفیر اس شخص کے کہ اپنے تئین بہتر پیغمبرون سے جانے اور حضرت نے جو اپنے تئین اُنسے بہتر کہنے سے
منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کے انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سے کہتا
بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اُنکے کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوچکی ہی (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اسکو خضر نے پیدا کیا گیا تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ح یعنے تقدیر آلہی مین یہ تھا کہ خاتمہ اُسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہین ہی
اس حدیث کے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی شقاوت خاتمہ کے حاصل یہ کہ
فطرت غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنے بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا ملنے مان باپ کو سرکشی اور کفر مین ف ح ع یعنے ہوتا سبب اُنکی گمراہی کا کہ اُسکی محبت کے
سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اُسکا اور کافر ہوجاتے حاصل یہ کہ علت اسکے قتل کی مرکب تھی اس سے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ
کرنے والا مان باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اُسکی طرف کہ وہ انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر
خ اور جزم ض سے اور نام اُنکا الیان بن ملکان ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھائی ہین الیاس کے اور بعضون نے کہا حضرت آدم کے صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے
کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانہ مین تھے اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوح سے ہین بہفت واسطہ اور باپ اُنکے بادشاہون مین سے تھے واللہ اعلم اور صحیح
یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سے اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سے صلحا اور
ملاقات کرنا انکا بعضے صلحا سے اور ہمکلام ہونا اُنسے اور حاضر ہونا بزرگ ذکر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضے بڑے محدثون نے مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ
کے انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کے کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک و شبہ کو اسمین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی
کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گذرے انھون نے فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشائخ وقت کہ اُنسے ملتے تھے انکو وصیت
کرتے تھے کہ لازم کر و اپنے پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیے کہ وہان برکتین اُترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اُس سے سعادت ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرَ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَاءَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کے نہ تھی یا گھاس
خشک پر پس ناگہان مین یا وہ گھاس لہلہانے لگی پیچھے اُسکے سے بسبب سبزی اور تر و تازگی کے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ
فَمَا تَوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرَۃٍ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِھَا سَنَۃً قَالَ ثُمَّ مَہْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَہٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا یعنے عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنے مین
تمھاری روح قبض کرنے کے لیے آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نے کہ پس طمانچہ مارا موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت نے پس پھر گیا فرشتہ
طرف اللہ تعالے کے اور کہا بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کے کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت نے پس پھیر دی اللہ تعالے نے
طرف اُسکے آنکھ اُسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنے اوپر پیٹھ

یا دونون ایک بیل کی پیٹھ پر پس اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالون سے یعنے جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آوین کہ بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اُنکے اُتنے ہی برس کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا ہی کہا فرشتہ نے پھر مرگیا تو کہا موسی نے پس اختیار کی مین نے موت ابھی ای پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سے یعنے بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازگی کے ہو ف ح ع یہ مناجات حضرت موسے نے اسلیے کی کہ وہ مقام اُس زمانہ مین افضل تھا بہ نسبت اور جگہون کے اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگے پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور اُنھون نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نہ نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈرے اس سے کہ مبادا میری قبر مشہور ہوا ور بسبب اُسکے لوگ فتنہ مین پڑین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سے ت فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسی کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کے کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ بعضے ملحدون نے انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتے کا چہ معنے اور فرشتہ قبض روح کے لیے آوے طمانچہ مارنا اُسکے مُنہ پر چہ یارا اور اس سے کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا مین سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسے علیہ السلام نے نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنے کے لیے آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بیگانہ اُنپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے اُنکے کے آیا ہی پس دفع کیا اُسکو حتے کہ نوبت اُسکے اندھا کرنے کی پہونچی اور یہ بھی ہی کہ موسے نے اُسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوے اُنکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اُسپر اور غصہ دروغ گو پر لِلّٰہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیے عتاب جناب حق سے اُنپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامات فرشتے کے آیا منقاد ہوے اُسکے اور کہتے ہین کہ حضرت موسے علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھے چنانچہ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کے کچھ منع کرنے گوسالہ پرستی کے دیکھی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیے اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین انپر حمل کرنا چاہیے اُسکو (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاہِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے انبیا ف ح یہ یا تو مسجد اقصے کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سے شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنے یہ ہین کہ ارواحین انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اُن صورتون کے کہ تھین دنیا مین ت پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسے علیہ السلام مرد کم گوشت دبلے ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کے سے ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلے ہوتے ہین اور دیکھا مین نے عیسے ابن مریم علیہما السلام کو پس ناگہان قریب ترین ان شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے عروہ بن مسعود ہی یعنے عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکھتے ہین عیسے علیہ السلام سے اور دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اُن شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے یار تمہارا ہی مراد رکھتے تھے حضرت یار سے ذات شریف اپنی یعنے آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تھی اور دیکھا مین نے جبرئیل کو پس ناگہان نزدیک ترین اُن شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع دحیہ دال کے زبر سے اور کبھی زیر بھی پڑھتے ہین صحابی مشہور ہین اور تھے یہ نہایت خوبصورت اور حضرت جبرئیل اکثر انھین کی صورت مین آتے تھے اور اس رویت کے وقت بھی انھین کی صورت مین آئے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبْطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاہُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباس سے اُنھنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے شب معراج مین

موسی علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد ف ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کے ہین بال مڑے ہوئے یعنے گھونگھر والے اور سبط بہت سیدھے بس یہان
مراد یہ ہو کہ بال انکے سیدھے نہ تھے بلکہ مائل بہ جعد تھے اور حضرت شیخ نے یہ لکھا ہو کہ جعد زبر جیم اور جزم عین سے ہو اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہو اور کبھی جسم کی
کہ جمع اور گردیدہ گوشت بستہ ہو اور یہان معنے اخیر مراد رکھے ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہو کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تھے اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ
آگے کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہو ت گویا کہ موسی مردون شنوءہ کے سے تھے اور دیکھا مین نے عیسے کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنے نہ لمبے اور نہ ٹھگنے اور نہ موٹے
بہت اور نہ دبلے رنگ انکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنے جسکو سرخ سفید کہتے ہین جیساکہ رنگ تھا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سیدھے بال سر کے اور دیکھا مین نے
مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کے کہ دکھائین وہ علامتین اللہ تعالے نے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے شب معراج مین یہ قول راوی کا ہو پس ہو تو شک مین ای مخاطب دیکھنے اور پانے آنحضرت کے سے ان ذکر کیے گیون کو ف ع
یہ اور شارحون نے لکھا ہو اور ظاہر یہ ہو کہ یہ جملہ متعلق ہو اول کلام سے یعنے موسے کے ذکر سے اشارہ ہو طرف قول اللہ تعالے کے ولقد آتینا موسی الکتاب
فلا تکن فی مریۃ من لقائہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهٗ فَاِذَا
رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ
اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی مین نے شب معراج مین موسے سے پھر بیان کی آنحضرت نے صفت موسے کی کہا
پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسے ایک مرد ہین مضطرب ف ح اسکی کتنی تفسیر کی ہو علماء نے بعضون نے کہا کہ مضطرب یعنے دراز قد کے اور بعضون نے
کہا سبک گوشت اور بعضون نے کہا کہ مضطرب یہان معنے ہلنے والے کے ہو خوف الٰہی سے اور آیا ہو کہ حضرت موسے نماز مین بیقرار اور کانپتے جاتے تھے ت
رجل الشعر ف رجل ساتھ زیر جیم کے جزم سے بھی پڑھی گئی ہو اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہون کہ جنکو سبط کہتے ہین اور نہ زنگلے یعنے گھونگھر والے کہ جنکو
جعد کہتے ہین اور کہا ملا علی نے کہ ظاہر یہ ہو کہ رجل وہ بال ہو کہ جسمین جعودت غالب ہو یعنے مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسے جعد تھے ت
گویا کہ موسی مردون شنوءہ کے سے تھے اور ملا مین عیسی سے میانہ قد سرخ رنگ ف ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا
درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سے زیادہ تھی ت گویا کہ نکلے ہین دیماس سے یعنے حمام ف ع لفظ یعنے الحمام قول ہو عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس
سے حمام ہو اور مراد وصف کرنا انکا ہو ساتھ صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور نہایت آبروی کے بسبب غلبہ روحانیت کے ت اور دیکھا مین نے ابراہیم کو اس
حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون انکی اولاد مین سے ساتھ انکے فرمایا حضرت نے پس دیے گئے مجکو دو باسن ایک دودھ کا اور دوسرے مین شراب تھی ف ح لبن کے
ساتھ لفظ فیہ نہ لائے اور خمر کے ساتھ لائے ظاہر یہ ہو کہ تفنن عبارت ہو اور بعضون نے کہا کہ اسمین اشارہ ہو کثرت دودھ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کے
سامنے دونون چیزین اسلیے لائے کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے صواب کے ت پس کہا مجکو لے تو ان دونون مین سے جو چاہے
پس لیے شراب اختیار کیا دودھ پس لیا مین نے دودھ اور پیا مین نے اسکو پس کہا گیا یعنے ملائکہ نے کہا کہ راہ دکھایا گیا تو یعنے اللہ نے راہ
دکھائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئے ہین اسپر ف ع اسلیے کہ دودھ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص و سفید و شیرین ہو اور اول تربیت بچے
کی اور غذا اسکی اسی سے حاصل ہوتی ہو عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھہرائی کہ حاصل ہوتی ہو اس سے قوت اور غذائے روحانی اور عالم قدس مین
صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ انسے معانی مناسبہ اخذ کرتے ہین اور آیا ہو کہ جو کوئی دودھ خواب مین دیکھے اور پیوے تو تعبیر اسکی علم اور دین اور ہدایت
ہو بخلاف شراب کے کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہو اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا حکمت کا آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری

ف ع اسلیے کہ اگر حضرت پہنتے انکو تو حلال ہوتا امت کے لیے بھی پہننا اسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی کے اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تھے نہ کہا غیرت
اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ استقامت پیشوا کی یعنے نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کے سبب ہے استقامت پیرون اور تابعدارون انکے کی اسلیے کہ وہ بمنزلہ دلون
کے ہین بہ نسبت اعضا کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ
ہٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَکَرَ مِنْ لَوْنِہٖ وَشَعْرِہٖ شَیْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ لَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ بِالتَّلْبِیَۃِ مَارًّا بِہٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا
عَلٰی ثَنِیَّۃٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ ہٰذِہٖ قَالُوْا ہَرْشَا اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَۃٍ حَمْرَاءَ عَلَیْہِ جُبَّۃُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِہٖ خُلْبَۃٌ مَارًّا بِہٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہے ابن عباس سے کہ کہا سفر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے ف ع احتمال ہے کہ مکہ سے مدینہ کو چلے یا عکس اسکے ت پس گذرے
ہم ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نے کہ کونسا جنگل ہے یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہے فرمایا آنحضرت نے کہ گویا مین دیکھتا ہون طرف موسیٰ کے
پس ذکر کیا آنحضرت نے رنگ انکے سے اور بالون انکے سے کچھ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اس حال مین کہ رکھی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون
کانون اپنے کے یعنے جیسے کہ اذان مین رکھتے ہین بلندی آواز کے لیے واسطے موسے کے آواز بلند اور زاری و فریاد ہے طرف خدا کے لبیک کہتے ہین کہ جیسے احرام والے
کہتے ہین درحالیکہ گذرنے والے ہین موسے اس جنگل مین کہا انھون نے پھر چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑون مین
پس فرمایا حضرت نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہے یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے یا کہا پہاڑ لفت ہے کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ مین ہے
اور یہ شک راوی ہے پس فرمایا حضرت نے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر انپر جبہ ہے پشمین ف ح ع کہ تواضع کے لیے پہنا تھا یا بسبب
اختیار کرنے زہد کے اور یہ سند ہے صوفیہ کی اور انکے تابعین کی علما مین سے مانند کسائی وغیرہ کے ت مہار انکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہے گذرنے والے ہین اس
وادی مین لبیک کہتے ہوئے ف ع ح اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہے اور شعائر انبیا سے حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیئے
حج مین اور اگر کہا جاوے کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہین اور لبیک کہتے ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہے دار العمل اسکے جواب کئی طرح سے دیے ہین ایک تو
یہ کہ یہ مانند شہدا کے ہین بلکہ افضل انسے اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے پس نہین بعید ہے یہ کہ حج کرین اور نماز پڑھین اور تقرب حاصل کرین اپنے پروردگار
سے جسطرح چاہین اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب مین تھا غیر شب معراج مین جیسے کہ روایت ابن عمر سے معلوم ہوتا ہے اور خواب انبیا کا سچا ہے اور حق بندہ مسکین
عبد الحق کہتا ہے کہ چونکہ اتفاق ہے اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے ولیکن محجوب ہین نظر عوام سے پس حقیقت مین دکھایا اللہ
تعالے نے انکو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین بغیر خواب وغیرہ کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی
دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّہٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّہٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داود علیہ السلام کہ حکم کرتے زین کسنے کا اپنے جانورون پر پس زین کسے
جاتے پس پڑھ لیتے داود زبور کو یعنے تمام کرتے اسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانور انکے ف ع ح یہ نہ معلوم ہوا کہ جانور انکے کتنے تھے
اور کتنے عرصہ مین زین کسے جاتے تھے لیکن یہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سے خارج تھا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت سے تھا کہ اللہ تعالے اپنے اچھے بندون کے لیے
زمانہ کو طے وبسط کرتا ہے یعنے کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین سے بھی منقول ہے کہ رکاب مین پاؤن رکھتے اور دوسری
رکاب مین پاؤن رکھنے تک قرآن ختم کر لیتے اور ایک روایت مین ہے ملتزم کعبہ سے اسکے دروازے تک جانے مین پڑھ لیتے ت اور نہین کھاتے تھے داود
روزی مگر کسب کار ہاتھون اپنے کے سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَہُمَا ابْنَاہُمَا جَاءَ الذِّئْبُ
فَذَہَبَ بِابْنِ اِحْدٰہُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُہَا اِنَّمَا ذَہَبَ بِابْنِکِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَہَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاہُ

فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا کہ تھین دو عورتین کہ اُنکے ساتھ دو بیٹے اُنکے تھے یعنے ہر ایک اُن دونون عورتون مین سے ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لیگیا ایک کے بیٹے کو پس کہا
ساتھ والی اُسکی نے کہ نہین لیگیا بھیڑیا مگر تیرے بیٹے کو اور کہا دوسری نے کہ نہین لیگیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو ف ح ع یعنے دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک
کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو لیگیا نہ میرے کو اور شاید کہ دونون لڑکے ہمشکل تھے یا تھی ایک اُن دونون مین سے جھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی پکڑے ساتھ موجود ہونے کے
بدلے مفقود کے یا اور اغراض فاسدہ کے لیے کہتی ہوت پس یہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داود کے پاس کہ تا حکم کرین درمیان اُنکے پس حکم کیا داود
نے ساتھ اُس بیٹے کے واسطے اُس عورت کے کہ بڑی تھی ف ح ع یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اُسکے پاس تھا پس اُسی کے لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ
کے کہ صاحب ید یعنے قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیے کہ وہ مشابہ تھا اُسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہین شافعی یا کچھ اور دلیل سے
یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تھا بوحی نہ تھا ورنہ اُسکے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجائش نہ رکھتا ت پس نکلین وہ دونون عورتین اور آئین حضرت
سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نے یعنے اپنے خادمون سے کہ لاؤ میرے پاس چھری دو ٹکڑے
کرون اس لڑکے کو درمیان تمھارے ف ح یعنے ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان کا اس سے امتحان کرنا اُن دونون عورتون کی
شفقت کا تھا تا تمیز ہو کہ اُسکی ماں کونسی ہی ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کر لڑکے کو رحمت کرے تمکو اللہ یہ بیٹا اسی کا ہی یعنے راضی ہون مین اسپر کہ بیٹا
اسی کا ہو اور جیتا رہے اور نہین چاہتی ہون کہ چیرا جاوے اور مرجاوے پس حکم کیا سلیمان نے ساتھ اُس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح ع یعنے بسبب پائے جانے قرینہ شفقت و رحم کے اُسمین اور ثابت ہونے سنگدلی اور عداوت کے دوسری مین اور ظاہرا بعد اُسکے بڑی نے اقرار بھی
کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہی پس اُسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتے ہین کہ کیونکر سلیمان نے نقض کیا داود کے حکم کو باوجودیکہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہین جاتا
اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ یہ حکم داود علیہ السلام سے بطریق جزم و قطع کے نہ تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم
مجتہد فیہ کا جائز ہو اُنکی شریعت مین واللہ اعلم (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي رِوَايَةٍ بِمِائَةِ
امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان
نے البتہ صحبت کرونگا مین آج کی رات یعنے شب آیندہ نوے بیبیون سے اور ایک روایت مین ہی سو بیبیون سے ہر ایک اُنمین سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد
کریگا راہ خدا مین یعنے سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہ نیت اُنکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اُسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سے
فرشتہ نے یعنے داہنی جانب کے فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر اُنکے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنے کرونگا مین یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہی خدا نے کہ بن چاہے
اُسکے کوئی چیز وجود مین نہین آتی اور خواہش بندے کی بغیر اُسکی خواہش کے فائدہ نہین رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان نے انشاء اللہ یعنے اُسوقت کہ فرشتے نے کہا
اور بعد اُسکے بھی نہ کہا بسبب اسکے کہ بھول گئے ف یہ معنے تو شیخ رح نے لکھے ہین اور ملا علی نے کہا کہ نہ کہا بسبب اسکے کہ دل مین سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہین
دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے پیش سے اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہی یعنے حاصل ہوا اُسکو نسیان
اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان والون کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتون
کے پاس یعنے صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اُن عورتون مین سے کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہی اُس ذات کی کہ بقا سے ذات محمد کا
اُسکے ہاتھ مین ہی اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تعالے تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا مین درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ع ولیکن یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سے اور امتحان تھا حق سبحانہ کی طرف سے اُنکے لیے اور اسلیے توبہ کی اور رجوع کی اُنھوں نے جناب حق میں جیسے کلام مجید میں مذکور ہے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرنے کسی کام کرنے کا تو مستحب ہے یہ کہ کہے کرونگا میں یہ کام انشاء اللہ تعالے تبرکا او تیمنا اس کام کے حاصل ہونے کے لیے اور یہی حکم قران شریف میں ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردون کے لیے اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہے خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کے لیے (وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا نجارا رواہ مسلم) اور روایت ہے انھی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار ف ع یعنے کسب بڑھئی کا کرتے اور کھاتے ہاتھ کے کسب سے اور اسمین اور حضرت داؤد کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہے اوپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت ہے نقل کی یہ مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات وامہاتہم شتی ودینہم واحد ولیس بیننا نبی متفق علیہ) اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نزدیک تر اور متصل تر ہون لوگون کا ہون ساتھ عیسیٰ بیٹے مریم کے دنیا اور عقبے مین ف ع یا آغاز اور انجام مین اسلیے کہ نہین ہے درمیان آنحضرت کے اور حضرت عیسیٰ کے کوئی پیغمبر اور عیسیٰ بشارت دینے والے تھے ساتھ آنحضرت کے اور تمہید کرنے والے قواعد دین آنحضرت کے تھے اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرت کے ہونگے ف ع انبیا بھائی ہین ایک باپ سے یعنے سوتیلے اور مائین انکی مختلف ہین ف ع تشبیہ دی ساتھ باپ کے اس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سے ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہے اور مشابہت دی انکی شریعتون کو ساتھ ماؤن کے کہ وہ مختلف اور متعدد ہین ساتھ ماؤن کے ف ع اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہے اور عقائد دینی مین سب متحد ہین ف ع اگرچہ شرایع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کے اور مناسب احوال اُنکے کے ف ع اور نہین ہے درمیان ہمارے یعنے میرے اور عیسیٰ کے کوئی پیغمبر ف ع پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا کا مشترک ہے اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسیٰ کے ہے ف ع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ) اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرزند آدم کو چوکتا ہے شیطان اُسکے دونون پہلوؤن مین ساتھ دونون انگلیون اپنی کے جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوائے عیسیٰ بیٹے مریم کے ف ع یعنے بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کے بیچ حق مریم ماں عیسیٰ کے وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ف ع ارادہ کیا تھا شیطان نے چوکنے کا عیسیٰ کے پہلوؤن مین پس چوکا پردے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے جھلی مین کہ لڑکے پر ہوتی ہے کہ اسکو مشیمہ کہتے ہین اسمین انگلی چبھوئی اور عیسیٰ کے بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہے اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنے اور خارج ہین اس سے اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہے سوائے اپنے (وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امراۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئے مردون مین بہت یعنے انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ بیوی فرعون کی ف ع ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون بیبیان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سے کہ سوائے انکے ہین حتی کہ فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام امہات المؤمنین مطہرات سے لیکن توجیہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ انمین یہ دونون افضل ہین یا یہ کلام ہو پہلے اُترنے وحی کے بیچ فضل وکمال ان مطہرات کے یا یہ مستثنے ہین اُنسے بقرینہ اور حدیثون کے کہ فاطمہ زہرا کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث افضلیت فاطمہ کی سے مریم اور آسیہ کا مستثنے ہونا آیا ہے حاصل یہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئین پس یا توجیہین اور حیثیتین متعدد رکھتی ہین یا اُنکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل ہوون واللہ اعلم اور بیان حدیث فضیلت عائشہ کی بلکہ انکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا ف ع اور فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کے ہے یعنی طعام

ف ع مراد عورتون سے یہان تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنے مریم وآسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اُنکے زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اس کھانے کو کہتے ہین کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اُسپر ڈالدیتے ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامون مین جانتے ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اُسکے کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہؓ اور خدیجہؓ اور فاطمہؓ کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ سے یہ کہ عائشہ بعد خدیجہؓ کے افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہی یہ ہی کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہین پھر اُنکی مان خدیجہؓ پھر عائشہؓ ف مولف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کے سے یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون کے اور خدیجۃ الکبریٰؓ افضل ہین حضرت عائشہ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ افضل ہین خلفاء اربعہ سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مطلق کیونکہ خلفاء راشدینؓ افضل ہین حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب وآثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرض کہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کے آپسمین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اُنکے بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کے ساتھ مخصوص ہی اسلیئے قصیدۂ امالیہ مین لکھا ہی کہ فاطمہ بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکھتی ہین اور آسیہ اور مریمؑ اپنے اپنے زمانہ کی بیبیون پر فضیلت رکھتی ہین اور خدیجۃ الکبریٰؓ اُنکے باعتبار فضیلت رکھتی ہین کہ پہلی بی بی حضرت کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انھین سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وذکر حدیث انس یا خیر البریۃ وحدیث ابی ہریرۃ ای الناس اکرم وحدیث ابن عمر الکریم بن الکریم فی باب المفاخرۃ والعصبیۃ) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اُسمین یا خیر البریۃ ہی یعنے یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرت کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اُسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ اُسمین الکریم ابن کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہوچکا الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ہواء وما فوقہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی وقال قال یزید بن ہارون العماء ای لیس معہ شئی) روایت ہی ابو رزین سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرتؐ نے کہ تھا عماء مین ع کہا علما نے کہ عماء ابر باریک یعنے ہلکا یا کثیف یعنے گھرا اور روایت کیا گیا ہی عماء ساتھ مد اور قصر کے اور بہر تقدیر مراد اُس سے یہان ایک امر ہی کہ ادراک نہ کرے اُسکو عقل اور نہ پہونچے اُسکی کنہ کو وصف ت نہ تھی نیچے اُسکے ہوا اور نہ تھی اوپر اُسکے ہوا ف ع یہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ نہ تھی ساتھ اُسکے کوئی چیز پس حاصل اُسکا راجع ہوتا ہی طرف بعضون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف دفع توہم مکان کے اسلیے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی نہ ہوا اور سلب مکان کے اور زہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اُسپر اور کیفیت اُسکی ہم کچھ نہین جانتے اور بعضون نے کہا کہ مراد سوال سے یہ تھی کہ این کان عرش ربنا اور اسلیئے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ کہا یزید ابن ہارون نے یعنے عماء کنایت ہی اس سے کہ نہ تھی ساتھ اُسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا (وعن العباس بن عبد المطلب زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیہم فمرت سحابۃ فنظروا الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ہذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ہل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینہما اما واحدۃ واما اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقہا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافہن ورکبہن مثل ما بین سماء الی سماء ثم علی ظہورہن العرش بین اسفلہ واعلاہ ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق

ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی عباس بن عبدالمطلب سے کہا کہ وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا مکہ کے یعنے محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتھ ایک جماعت کے ف ع ظاہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہی اور وہ جماعت بھی مسلمان نہ تھی اور حدیث ابی ہریرۃ کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی ت حالانکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُن مین ف ع یعنے اُسوقت احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونے کے پہلے کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اُس جماعت نے طرف اس ابر کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اُسکا کہا اُنھون نے کہ یہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہتے ہو کہا اُنھون نے اور مزن بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہتے ہو کہا اُنھون نے اور عنان بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اُس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی کہا اُنھون نے کہ نہین جانتے ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اُس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہ تردید شک راوی سے ہی اور جو آسمان کہ اوپر اُسکے ہی اسی قدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اس آسمان کے کہ اوپر ہی تہتر برس کے ہی یہان تک کہ گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان ف ع یعنے اس ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد تہتر سے حدیث مین تکثیر و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریاے عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اُسکے کے اور اسفل اُسکے کے مانند اُس مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہی ف ع حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالے نے عرش کے نیچے ایک دریا پیدا کیا ہی اسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پھر اُس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہین بصورت پہاڑی بکرے کے بکرونکے مسافت درمیان کھرون اُنکے کے اور کولون اُنکے کے مقدار اس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہی پھر اُنکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کے اور اعلا اُسکے کے اُس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہی پھر اللہ تعالے ہی اوپر اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ع یعنے باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کے اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطے علو اور عظمت الٰہی کے کہ وہ فوق سب کے اور ورا کل کے ہی جیسے کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائھم محیط پس معنے یہ ہوئے کہ وہ منزہ ہی جلیل الشان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو شغل سفلیات سے اُٹھا کر ساتھ تصویر علویات کے اور فکر کرنے کے ملکوت آسمانون اور زمین کے مین متعلق کرین تا وہان سے بھی ترقی کر کے طرف پیدا کرنے والے اور برپا کرنے والے اُنکے کے متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سے کہ اسفل السافلین مین پڑے رہنا باز رکھین فافہم وباللہ التوفیق (وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُہِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ شَانُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَیْحَکَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ لَہٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلَ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکے ہوئے اہل و عیال اور نقصان کیے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس مینھ مانگو اللہ تعالے سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہین بحرمت و تعظیم تمھاری کے اللہ پر یعنے تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہین درگاہ حق مین تا مینھ برسا دے اور طلب شفاعت کرتے ہین ساتھ خدا کے تمپر ف ع یعنے اللہ سے فریاد رسی چاہتے ہین تمپر اسمین کہ شفاعت کرو تم ہمارے لیے اُسکے نزدیک یعنے توفیق دے تمکو ہماری شفاعت کرنے کی لیکن ہر گاہ کہ ظاہر عبارت سے وہم ہوتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حالانکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سے مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالے نے لیس لک من الامر شیء یعنے تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اُسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سے ت

پس فرمایا آنحضرت نے پاک ہے ذات اللہ کی یعنے تاکید کے لیے ازراہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب تعجب و غضب کے یہان تک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون کے چہرون مین ف اسلیے کہ صحابہ سمجھے بار بار تسبیح کرنے حضرت کے سے کہ حضرت غصہ ہوئے اس سے پس ڈرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور متغیر ہوئے چہرے انکے بخوف خدا پس جب انہین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نے تسبیح اور التفات کیا اس گنوار کی طرف ت پھر فرمایا ولے ہے تجکو یعنے جان اے کلام کرنے ولے جاہل وغافل تحقیق شان یہ ہے کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہے ساتھ خدا کے کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہے اسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اسکا بزرگتر ہے اس سے کہ وسیلہ کرین اسکو نزدیک کسی کے ولے تجکو آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے عظمت اللہ کی تحقیق عرش اسکا محیط ہے اسکے آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دکھانے اور سمجھانے صورت احاطہ کے ساتھ انگلیون اپنی کے مانند گنبد کے اوپر ہتھیلی اپنی کے یعنے محیط ہے تمام آسمانون پر جیسے زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کے آواز کرتا ہے بسبب بار عظمت الٰہی کے آواز کرنے پالان اونٹ کے بسبب سوار کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یعنے عاجز آتا ہے عرش برداشت عظمت حق سے مانند عجز پالان کے سوار کی سواری سے کہ بھاری سواری سے چڑ چڑا بولنے لگتا ہے اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہے بقدر فہم اعرابی کے اور حاصل یہ کہ جو آپ ایسا عظیم الشان ہو اسکے شفیع اسکے غیر کی طرف نہ ٹھہرانا چاہیے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے انہنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتون مین سے کہ جو اٹھانیولے عرش کے ہین یہ کہ درمیان لو کانون اسکے کے کندھون تک مسافت سات سو برس کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ) اور روایت ہے زرارہ بن ابی اوفے سے ف ع زرارہ ثقات تابعین سے ہین قاضی بصرہ کے تھے اور علماء اور فضلا اور عباد زمانہ اپنے کے سے ہین ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سماع رکھتے ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہے تھے آیت فاذا نقر فی الناقور پڑھی ایک چیخ ماری اور جان دی ۹۳ سنہ ترانوے مین ولید بن عبد الملک کے زمانے مین اور ملا علی رح نے کہا کہ کہا مؤلف نے کہ زرارہ صحابہ تھے مرے عثمان کے زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا ہے تو نے اپنے پروردگار کو پس نہایت کانپے جبرئیل ف ع یعنے عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہے اوپر حقیقت رویت اللہ تعالے کے دار البقا مین اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہے روز قیامت کے ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالے کی ہوگی یا نہین پھر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہے پس کانپے جبرئیل مارے ہیبت کے ت اور کہا اے محمد بلا شبہ درمیان میرے اور درمیان خدا تعالے کے ستر پردے ہین نور کے ف ع یہ عبارت ہے اللہ تعالے کے کمال سے اور جبرئیل کے نقصان سے اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کے ہے مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہے پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہے کہ جو موصوف ہے ساتھ صفت نقصان کے اور خالق ذو الجلال موصوف ہے ساتھ وصف کمال کے پس نہین حاجب ہوتی اسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہے اور ایک روایت مین ستر ہزار پردے آئے ہین پس ہو سکتا ہے کہ کنایت کثرت پردون سے ہو ت اگر نزدیک ہو دن مین بعض ان پردون سے یعنے سر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک روایت مین ہے تو البتہ جلجاؤن مین اسی طرح ہے مصابیح مین کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین کہ نام انکی کتاب کا ہے انس سے اور ہو سکتا ہے کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنے اور باقی جواب ذکر کیا ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اسرافیل کو اس حال میں کہ صف باندھے ہوئے ہیں اوپر دونوں پاؤں اپنے کے اول مدت پیدائش اپنی سے نہیں اٹھاتے
ہیں اسرافیل نگاہ اپنی ف ح یعنے طرف آسمان کے از راہ ادب کے یا نہیں اٹھاتے نگاہ دوسرے اور یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونے انکے سے واسطے حکم پوچھنے صور
کے کہ شاید ابھی حکم آ پہنچے ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالیٰ کے ستر پردے ہیں نور کے کہ حجاب ہیں بیچ ہیں ان ستر نوروں میں سے کوئی نور کہ قریب ہوں
اس سے اسرافیل فرضاً اگر کہ جل جاویں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو (وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قالت الملئکۃ یا رب
خلقتھم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لھم الدنیا ولنا الاخرۃ قال اللہ تعالیٰ لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ
البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اور انکی اولاد کو یعنے روز میثاق کے یا بعد
اسکے کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تونے انکو کہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور جماع کرتے ہیں یا نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں یعنے جانوروں پر جنگل میں اور کشتی
پر دریا میں پس گردان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ف ع یعنے چونکہ وہ بہرہ مند ہیں اور ہم محروم ہیں اسکی لذتوں سے انکے لیے یہ دنیا بطریق دوام و بقا کے
ہو یا گردان انکے لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے نعمتیں آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم میں اور انہیں اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکے لیے زیادتی ہے ت
فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں گردانونگا میں عاقبت اس شخص کی کہ پیدا کیا میں نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنے بغیر واسطے کسی کے بتدریج مرکب معجون
کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال وجلال کے اور پھونکی میں نے انہیں روح اپنی مانند اس شخص کے کہ کہا میں نے
اسکے لیے یعنے پیدا کرنے میں ہو پس ہو گیا ف ع کہا طیبی نے یعنے نہیں برابر ہو سکتا بزرگی میں وہ شخص کہ پیدا کیا میں نے اسکو بذات خود اور نہیں سونپا میں نے
اسکے پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پھونکی میں نے انہیں اپنی روح سے کہ وہ آدم ہیں اور اولاد انکی ساتھ اسکے کہ ہوا ہو وامر کن سے کہ وہ فرشتے ہیں اور اضافت روح
کی اپنے نفس کی طرف بزرگی کے لیے ہے جیسے بیت اللہ میں کہا ابن ملک نے یعنے نہیں برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت میں بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہے
اور منزلت اسکی اعلیٰ ہے اور یہ منجملہ دلیلوں اہل سنت کے سے ہے اوپر افضلیت بشر کے ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہے کہ فرشتے معصوم پیدا کیے گئے پس ہوئے
دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جو کوئی دونوں کے حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا
دارین میں اور جسنے اعراض کیا دونوں سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین میں ت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مومن یعنے کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہیں بزرگتر ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکے بعضے فرشتوں سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنے خواص فرشتوں
سے یا انکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہیں اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عوام انکے ہیں اور مراد ملائکہ سے بھی عوام انکے ہیں کہا محی السنہ نے اولیٰ یہ ہے کہ کہا جاوے
عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہیں خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل بڑی
ہے اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کے ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہیو کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیا ہیں اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل
کے اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہیں اولیا میں سے مانند خلفا اور تمام علما کے اور تفصیل اولیٰ ہے اجمال بعض انکے سے اس کہنے میں کہ بشر افضل ہے ملک سے اور
حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ میں دو سندوں سے آئی ہے (وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق
فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم
الجمعۃ فی آخر الخلق فی آخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور
فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مٹی دن ہفتہ کے ف ع اور یہی مراد اس سے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشرۃ الآخر کہتے ہیں پس وہ اتوار بھی اسی حکم میں ہے پس نہیں منافی ہے

یہ قول اللہ تعالے ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام کے ترجمہ اور پیدا کیے اُسمین پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کیے درخت دن پیر کے اور پیدا کین چیزین
بُری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کے ف ح مسلم مین لفظ نور کاری سے آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کے صحیح نسخون مین اور اصول معتمدون مین ری
ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سے ہی آخر مین معنی مچھلی کے اور ہوسکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئے ہون ت اور پھیلائے زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا
کیا آدم کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدائش و آخر ساعت دن کے درمیان عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح اسی سبب سے جمعہ
نام رکھا کہ پیدایش سب کی اُسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کے نزدیک (وَعَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُہٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْہِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا ہٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ہٰذِہِ الْعَنَانُ ہٰذِہٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُہَا اللّٰہُ اِلٰی
قَوْمٍ لَا یَشْکُرُوْنَہٗ وَلَا یَدْعُوْنَہٗ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہَا الرَّقِیْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَکْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہَا قَالُوا اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہَا خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَیْنَہُمَا خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ کَذٰلِکَ حَتّٰی عَدَّ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَیْنَ کُلِّ سَمَائَیْنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ الْعَرْشَ وَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ
بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَائَیْنِ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّہَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ
اِنَّ تَحْتَہَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَہُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرَضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرْضَیْنِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ
السُّفْلٰی لَہَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَاَ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الْاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ اَرَادَ لَہَبَطَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَعِلْمُ اللّٰہِ وَقُدْرَتُہٗ وَسُلْطَانُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَہُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار اُنکے ناگہان آیا اُنپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
آیا جانتے ہو کیا ہی یہ کہا صحابہ نے یعنے موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نے یہ عنان ہی ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کے
زبر سے نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر روایا زمین کے ہین ف ح روایا راویہ کی جمع ہی راویہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ اس سے پانی کھینچتے ہین تشبیہ دی
ابر دن کو ساتھ اُسکے بسبب اسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچکر زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی انکو اللہ تعالے طرف ایک قوم کے
کہ شکر نہین کرتے خدا کا ف ح یعنے بلکہ کفران نعمت کرتے ہین اور نسبت کرتے ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کے کہ کہتے ہین مطرنا بنوء کذا برسائے گئے
ہم بسبب فلانی منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہین اسکو ف ح یعنے نہین یاد کرتے اُسکو اور نہ طلب کرتے ہین اُس سے کچھ اور نہ عبادت
کرتے ہین اُسکو بلکہ پوجتے ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کی اُس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتے اور اُسکا یہ کرم عمیم ہی کہ پھر رزق دیتا ہی اُنکو
اور عافیت دیتا ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمھارے یعنے آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی فرمایا
آنحضرت نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمھارے ہی رقیع ہی ف ح رقیع قاف کے زیر سے بروزن فعیل کے نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نے کہا آسمان
کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنے اللہ نے نگاہ رکھا ہی اُسکو گر پڑنے سے زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھ گھر کی چھت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی
گرنے سے یعنے ساتھ موج کے بھی تشبیہ دی اُسکو کہ جیسے موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسے ہی آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نے کہ آیا جا
ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمھارے اور درمیان آسمان کے یعنے زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی
فرمایا درمیان تمھارے اور درمیان آسمان کے پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا
داناتر ہی فرمایا دو آسمان ہین یعنے آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوری اور مسافت درمیان اُن دونون آسمان کے بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نے

اسی طرح یعنے دو بار اور کہا کہ دو آسمان میں یہان تک کہ گنے سات آسمان اور پینے فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کے اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنے پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کے کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کے عرش ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچے تمھارے عرض کیا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمھارے ہی زمین ہی یعنے اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی نیچے اس زمین کے کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچے اسکے اور ایک زمین ہی درمیان ان دونون زمینون کے مسافت پانسو برس کی ہی یہان تک کہ گنین آنحضرت نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کے اُنمین سے فاصلہ پانسو برس کا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کے ہی پس یہ جو کہتے ہین کہ طبقے زمینون کے سب متصل ایک دوسرے کے ہین اور ملے ہوئے ہین اور اسلیے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتے ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کے ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی زمین کے ہی کہ نیچے انکے ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکھتے بخلاف آسمانون کے کہ سب سے فیوض اور آثار پہونچتے ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی اگر چھوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچے سب سے ہی تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر **ف** یعنے اسکے علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہی اسکو ترمذی نے یعنے یہ ہین کہ اللہ تعالے کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے نیچے کی چیزون کو فرمایا یہ واسطے دفع کرنے اس شبہ کے کہ شاید کوئی ناقص وہم لیجا دے کہ اسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کے پیٹ مین جیسے کہ معراج ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر پھر پڑھی آنحضرت نے یعنے استشہاد کے لیے یا ابوہریرہ نے تقویت حدیث کے لیے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنے قدیم ہی کہ نہین اسکے لیے ابتدا اور آخر ہی یعنے باقی ہی کہ نہین اسکے لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنے باعتبار صفات کے اور باطن ہی یعنے باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنے نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اسکا ہی اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر **ف** علم اللہ تعالے کا سمجھا گیا لفظ وہو بکل شیء علیم سے اور قدرت اسکی سمجھی گئی ہو الاول والآخر سے یعنے وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اسکے ہاتھ ہی اور نکالنا ہی انکو عدم سے طرف وجود کے اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جائیگا اور وہی باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نے کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنے یہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کے اسلیے کہ نہین ہی فوق اسکے کوئی کہ منع کرے اسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہی کہ ملجا ہے اور ماوا ہے سوائے اسکے نہین پھر کہا ترمذی نے ترجمہ اور علم اللہ کا اور قدرت اسکی اور غلبہ اور تصرف اسکا ہر جگہ ہی یعنے آثار ان صفات کے سب جگہ ہین والا یہ صفات حق بھی مکانی نہین ہین اور خدا ساتھ تجلی ذات اپنی کے عرش پر ہی جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالے نے اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا **ف** الرحمن علے العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم اور قدرت سے (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا) اور روایت ہی اسی ابوہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض انکے قد کا سات ہاتھ **ف** ذراع زیر ذال سے کہنی کے سرے سے بیچ کی اُنگلی کے سر تک اور گز شرعی بھی یہی ہی لیکن جاننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سے آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اسوقت کے لوگون کا ظاہر یہ ہی کہ مراد لوگونکا ہی ہاتھ ہی اسلیے کہ اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ انکا ساٹھوان حصہ انکے قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا ہی بحسب طول بدن انکے کے اور تناسب سے نہایت ہی بعید (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ

قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا) اور روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تھا پہلے فرمایا آدم کہا مین نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہان آدم نبی تھے کلام کیے گئے یعنے فقط نبی ہی نہ تھے بلکہ نبی تھے کلام کیے گئے تھے یعنے صحیفے اُترے تھے اُنپر یعنے رسول تھے کہا مین نے یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنے ہین فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ سے آیا ہے کہ کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کتنا ہے شمار انبیا کا خواہ رسول ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اُنمین سے تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع اور فرق مشہور نبی اور رسول مین یہ ہے کہ رسول تو وہ ہے کہ جسپر کتاب اُتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اُسکے پہونچانے کا اور نبی اعم ہے خواہ اُسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہے اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعیین عدد انبیا سے منع کیا ہے علمانے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ایمان لائے ہم سب انبیا پر تاکوئی نکل نہ جاوے اُن مین سے اور نہ کوئی غیر اُنکا اُنمین داخل ہو (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اُس چیز کے آنکھ سے یعنے اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنے کو تاثیر ہے وہ سننے کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپہ دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالے نے خبر دی موسے علیہ السلام کو اُس چیز کی کہ کی انکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے کہ اُسکو پوجتے تھے پس نہ ڈالین موسے نے تختیان کہ اُنمین توریت لکھی تھی یعنے بسبب نہ تاثیر کرنے خبر کے انمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کہ موجب ہو ڈالدینے تختیون کا پھر جبکہ موسے قوم مین آئے اور آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا یعنے پوجا پاجی اُسکی ڈالدین تختیان یعنے بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ع یعنے بسبب زور سے ڈالدینے کے مارے غصہ کے اور اُنکے ڈالدینے مین گویا یہ اشارہ تھا کہ یہ نفع دیتے ہین ایمان والون کو پس جب انھون نے اختیار کیا کفر وطغیان تو نرہا فائدہ اسکے رکھنے مین لیکن ظاہر یہ ہے کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ اُنمین سے جاتا نہین رہا نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے

بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ

باب ہے بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہوجیو اللہ کی اور سلام اُسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مؤلف نے کچھ اُنمین سے لکھے ہین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کے اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اُنکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اُنکے بعد موسے کلیم اللہ اور حضرت موسے کے بعد علما سے صراحۃً نہین دریافت ہوا اُسکا درجہ ہے واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا یعنے پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد ف ع یعنے ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تھا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سے وہ طبقہ ہے کہ آنحضرت کے باپ اس طبقہ مین سے تھے اور آنحضرت اُنکی پشتون مین تھے جیسے کہ اسمعیل کے بعد کنانہ اور اُنکے بعد قریش اور اُنکے بعد ہاشمی تھے ترجمہ یہان تک کہ ہوا مین ایسے قرن مین کہ ہوا مین اُس سے ف ع اور معنی بہتری کے خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کے تعارف مین تھے اُنکے اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین وایمان کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاہِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ) اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالے نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے **ف** اور وہ اولاد نضر بن کنانہ مین متفرق رہتے تھے
شہرون مین پس انکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکھے گئے لانہ قرشہم یعنے جمع کیا انکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام
نہ رکھے گئے لانہ علم وغیرشو مشہور ہر قریش نام ایک جانور دریائی کا ہر کہ قوت وزور نہایت رکھتا ہر اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ انھون نے کہا کہ قریش
اسلیے نام رکھا کہ دریا مین ایک مچھلی ہر کہ اسکو قریش کہتے ہین وہ سب مچھلیون کو کھاتی ہر اور اسے کوئی مچھلی نہین کھاتی اور اسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس کے
مین مذکور ہر ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سے **ف** پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کے اور خلاصہ مین خلاصون کے
ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہر کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے
بنی کنانہ کو **ف** شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکھا ہر ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن
مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ
وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہر ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کے **ف** یعنے
جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگون کے اور قید روز قیامت کی یہان اسلیے لگائی کہ اسدن ظہور حضرت کی
سرداری کا بغیر نزاع کرنے والے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کے یہان سردار کفار مشرکین معاند تھے اور یہان سے آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور
بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہر اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہر کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرون کو آپسمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسی اور یونس پر جواب
اسکے اوپر گذر چکے ترجمہ اور اول ہون ان شخصون مین سے کہ پھٹیگی انسے قبر یعنے پہلے قبر سے مین ہی اٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا
گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اسمین دلیل ہر اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہر انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا
پیغمبرون مین از روے تابعون کے قیامت کے دن **ف** پہلے گذر احادیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل الجنت کی دو ثلث ہر اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی
کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہر پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حظ وافر ہر اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام انکے تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم
قاری کے لیے بہت ہے اور مین ہون اول ان شخصون کا کہ کھٹکھٹاوینگے دروازہ جنت کا یعنے کھلواوینگے دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اسمین نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہر انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا
کون ہر تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولون مین دروازہ کسی کے لیے پہلے تیرے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَّا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہر انسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین اپنی امت کے گنہگارون کے داخل ہونے کے
لیے جنت مین یا بلندی درجون کے لیے اسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روے
امت اور تابعدارون کے اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہر کہ اسکی تصدیق نہین کی اسکی امت مین سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ

فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہو کہ اچھی بنائی گئی دیوار اسکے گرد کی چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے
لگے اسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اُس دیوار کی خوبی سے مگر اُس اینٹ کی جگہ خالی رہی تھی یعنے وہ خارج تھی خوبی سے سو مین ہوا کہ بند کی مین نے
اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار اور ختم کیئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت مین ہی پس مین ہوان مثال اُس اینٹ کے اور مین ہون
ختم کرنے والا نبیون کا **ف** تشبیہ دی انبیا کو اور انکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اسکی پس پہلے سب انبیا پیدا
ہوچکے گویا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کے وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ
اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر
کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اسقدر کے ایمان لاسکے اُسپر بشر **ف** یعنے کوئی پیغمبر ایسا نہین ہی کہ اظہار معجزہ بابین کیسا نہین کیا ہو لیکن انکے ہی
زمانہ تک مخصوص رہا پھر انکے بعد منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسی کو عنایت ہوا کہ اُسوقت مین جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا
اور مردون کو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادرزاد کا اچھا کرنا حضرت عیسی کو ملا کہ اس زمانہ مین طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا ایسے ہی
ہمارے آنحضرت کے وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت کے اعلی درجہ پر کہ سب اُنکے آگے اچھے
اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھہ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا ہے اور بیشک ہی وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید
کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس امید رکھتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روے
تابعون کے قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے میرے تابعدار بہت ہون اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اُسکو
دیکھے ایمان لاوے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ
مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَ
بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے
مجھسے فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے یعنے میرا رب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے اُنکے
دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھہ مین اور انمین ہوتا ہی اور پھر مارے رعب کے بھاگتے ہین اور گھبراتے ہین اور کی گئی میرے لیے ساری زمین
سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہی **ف** یعنے سوائے حمام ومقبرہ کے کہ اُسکا پہلے ذکر ہوچکا جسجگہ چاہین نماز پڑھین ہمین جائز ہی جب تک یقین نہو اُسکی نجاست
کا اور اگلی امتون مین سوائے ایک جگہ معین کے کہ عبادت خانے اُنکے تھے نماز درست نہ تھی اور آگے سوائے پانی کے طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے درصورت
عذر شرعی کے تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسے کہ فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اُسپر نماز واجب ہوا دروقت آجاوے اور پانی ملے نہین تو تیمم کرے
اور پڑھ لے اسی جگہ نماز اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھسے پہلے **ف** یعنے اگلی امت اگر غیر حیوانات کے اور مال
لوٹتی تو ایک جگہ اکٹھا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والون کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کے لیے مخصوص ہوا
پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنے لوٹ مین سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے **ت** اور دیا گیا مجکو شفاعت عظمی
عامہ کہ [illegible]

لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہے کہ بعثت آنحضرت کی جن کی طرف بعد اسکے ہوئی ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا
(وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت
لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون رواہ مسلم) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت
دیا گیا مین نبیون پر ساتھ چھ خصلتون کے ف ح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کے کہ انکو آپ مخصوص وممتاز ہین
بہت ہین بیشمار ولیکن بعضے انمین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئے ہین اور مقصود حصر نہین ہے اور دیا گیا مین کلمے جامع ف ح
یعنے کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار موتمن اور مانند انکے
کہ ہر ایک بہت سے معنون کو مشتمل ہے اور بعضے عالمون نے ایسی حدیثین جمع کین ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جوامع الکلم سے قرآن شریف ہے کہ تھوڑے
لفظون مین بہت سے معنے خدا تعالے نے جمع کیے ہین اور معنے اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہے اسمین اختصر لی الکلام اول ہی معنے
پر دلالت کرتی ہے اور فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئین میرے لیے غنیمتین اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور
پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے
کوئی بھی نبی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اترنا بھی اسی دین کے خوب رواج دینے کو ہوگا (وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت
بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رایتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی متفق علیہ) اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھایا گیا اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کے اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ
دیا گیا مین زمین کے خزانون کی کنجیان پس رکھی گئین میرے آگے ف ع مراد یہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالے نے حضرت کے لیے اور انکی امت کے لیے فتح ہونا
شہرونکا اور خزانون کا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی
لامتی ان لا یہلکہا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی
اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ وان لا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من باقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک
بعضا ویسبی بعضہم بعضا رواہ مسلم) اور روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے نے سمیٹی میرے لیے زمین
یعنے اسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کے کر دکھایا پس دیکھا مین نے اسکی مشرقون اور مغربون کو یعنے تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہے کہ پہونچے اسکی بادشاہی
اس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنے مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیے گئے میرے لیے دو خزانے سرخ اور سفید
ف ع یعنے سونے اور چاندی کے یعنے ایک تو کسرے کا خزانہ جو بادشاہ ہے فارس کا کہ وہان سونا بہت ہے اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہے روم کا کہ وہان
چاندی بہت ہے اور بیشک مین نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کے یعنے ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک
کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے انپر دشمن سوائے مسلمانون کے یعنے کافر پس مباح جانے اور لے لے جگہ انکے جمع ہونے کی اور سلطنت کی یعنے ایسا نہو کہ دشمن جگہ
انکی بود وباش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے اے محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے
دیا تجکو یعنے عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنے امت اجابت کے لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین انپر کوئی دشمن
[illegible] بود وباش [illegible] زمین [illegible] یعنے اگرچہ کافر سارے جہان کے جمع ہون

انسے لڑنے کے لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے کافرون
کا ان سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکینگے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضے بعضون کو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضائے ربی
اور تقدیر الٰہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدیل نہ پاوے (وعن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمسجد بنی معاویۃ دخل فرکع فیہ رکعتین وصلینا معہ ودعا
ربہ طویلا ثم انصرف فقال سألت ربی ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سألت ربی ان لا یہلک امتی بالسنۃ فاعطانیہا وسألتہ ان لا یہلک امتی بالغرق
فاعطانیہا وسألتہ ان لا یجعل باسہم بینہم فمنعنیہا رواہ مسلم) اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر ف ح بنی
معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور ابتک نشان اس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے ت پس آگئے آنحضرت مسجد مین اور اسمین پڑھین دو رکعت یعنے نفل
یا فرض اور ہمنے بھی پڑھین حضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنے بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اسکے اور ظاہر دوسری
بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مین نے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اپنے پروردگار
سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے یعنے ساری امت نہ ڈوب جاوے
عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ نہ گردانے آپسمین انکے
لڑائی یعنے آپسمین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو ف ح اس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نے
(وعن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف
فی التوراۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ
ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا عمیا
واذانا صما وقلوبا غلفا رواہ البخاری وکذا الدارمی عن عطاء عن ابن سلام نحوہ وذکر حدیث ابی ہریرۃ نحن الآخرون فی باب الجمعۃ) اور روایت ہے عطا
ابن یسار سے کہ کہا انھون نے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے مجکو خبر دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سے کہ جو توریت مین
مذکور ہین ف ع ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہو یا آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھے
اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑھی تھین وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہ بھی کثیر الاحادیث مین جیسے ابو ہریرہ کہا عبد اللہ
بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون
اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق بھیجا ہمنے تجکو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانیوالا
گنہگارون کو عذاب سے اور پناہ واسطے امیون کے ف مراد امیون سے عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہین جانتے تھے یا اسلیے کہ ام القری کی طرف
جو مکا نام ہے نسبت کیے گئے ہین اور تخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرت انھین مین سے ہین اور انھین مین مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لیے اہل عجم کے
غلبہ سے اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سے مراد رکھین تو بھی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کے لیے پشت پناہ ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم کی ہے برباد ہونے اور عذاب کے اترنے سے انپر جب تک کہ وہ ہون اس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم و
انت فیہم ت تو بندہ خاص ہے میرا اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہے میرا یعنے بھیجا ہوا خلق کی طرف مین نے تیرا نام رکھا متوکل
کہ سب کاروبار اپنے تو نے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور اور طاقت پر بھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانے والا بازارون [illegible]
تخصیص بازارون کی بسبب عرف و عادت کے ہے کہ وہان شور و غوغا بہت ہوا کرتا ہے ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کے ساتھ [illegible]

برائی کرے وہ اسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈھانکتا ہی اور دعاے مغفرت کرتا ہی اسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اُسکی یہانتک کہ سیدھا کرے اور ہدایت کرے بسبب اُنکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کے کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولے خدا تعالے بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل کہ نہ سمجھین اور نہ یا دکھین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی بخاری نے یعنے عطا ابن یسار سے اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطا ابن یسار سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے مانند اس حدیث کے کہ روایت کی بخاری نے عطا سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کے فضائل مین کہ اسکے اول لفظ نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن خباب بن الارت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة فاطالها قالوا يا رسول الله صليت صلوة لم تكن تصليها قال اجل انها صلوة رغبة ورهبة وانى سألت الله فيها ثلثا فاعطانى اثنتين ومنعنى واحدة سألته ان لا يهلك امتى بسنة فاعطانيها وسألته ان لا يسلط عليهم عدوا من غيرهم فاعطانيها وسألته ان لا يذيق بعضهم بأس بعض فمنعنيها رواه الترمذى والنسائى) روایت ہی خباب بن ارت سے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنے امامت کی ہماری پس دراز کیا اُسکو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پڑھی آپ نے نماز ایسی دراز کہ نہین پڑھتے تھے آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اسواسطے کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنے اسمین دعا کرتا تھا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اسلیے نماز دراز پڑھی مین نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نے اللہ سے مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اُس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے یعنے قحط عام کے اور اسی کے حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ اُنپر کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ بالکل جڑ بنیاد سے اُکھڑ جائین پس دی مجھے یہ اور چاہا مین نے اُس سے یہ کہ نہ غالب کرے اُنپر دشمن کو سواے اُنکے یعنے کفار کو غلبہ کلی نہ دے اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتے ہین اور آپس کے دشمنون سے یہ بات نہین ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا مین نے یہ کہ نہ چکھاوے اُنکے بعضون کو بعضون کا عذاب یعنے آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک کرین ایک دوسرے کو بس نہ دی مجکو یہ نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے (وعن ابى مالك الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل اجاركم من ثلث خلال ان لا يدعوا عليكم نبيكم فتهلكوا جميعا وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لا تجتمعوا على ضلالة رواه ابو داود) اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے نے پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہ کہ نہ بد دعا کرے تمپر نبی تمھارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے بعضے پیغمبرون نے کی دوسرے یہ کہ نہ غالب ہو دین اہل باطل اہل حق پر ف ع یعنے کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکینگے چنانچہ حاکم کی روایت مین ہی حضرت عمر رضہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے غالب رہیگا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہی ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سے قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکیگا اُنکو مخالف اُنکا ت تیسرے یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ع اور یہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سے مراد ہی ہر زمانے کے مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نے (وعن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يجمع الله على هذه الامة سيفين سيفا منها وسيفا من عدوها رواه ابو داود) اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالے اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے اور دوسری اُنکے دشمنون سے ف ع تورپشتی نے کہا اسکے معنے یہ ہین کہ حق تعالے اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کرے کہ واقع ہو اُس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپسمین لڑائی کرے تب خدا تعالے کافرون کو مسلط کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئین اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہی کہ وعدہ کیا خدا تعالے نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپسمین بھی لڑائی کرین اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہ ابو داود نے (وعن العباس انه جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانه سمع شيئا فقام النبى صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرہم نفسا
وخیرہم بیتا رواہ الترمذی) اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے غصہ مین بھرے ہوئے پس
گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھ طعن ف ح آنحضرت کی شان مین کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کبرائے عرب پس
آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اپنی ظاہر کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان انکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اوروں سے ت پس
کھڑے ہوئے آنحضرت منبر پر پھر فرمایا کون ہون مین جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہین فرمایا آنحضرت نے یعنے اظہار شرف نسب اور اپنی
ذات کی بزرگی کے لیے کہ مین محمد ہون بیٹا عبداللہ بن عبدالمطلب کا یعنی اور عبدالمطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب مین تحقیق اللہ تعالے نے پیدا کی خلقت
یعنے جن وانس پس مجھے کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقے یعنے عرب اور عجم پس کیا مجکو انکے بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا
عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو انکے بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجکو انکے بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب
یا بہترین آدمیون کا ہون ذات وحسب مین اور بہترین انکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت
کے اور کتاب کے یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہی اور یہ بزرگی نبیون کے لیے لازم رکھنا انکے گمان
پر ہی کہ کہتے تھے کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظماے عرب پر وگرنہ نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالے قرآن شریف
مین فرماتا ہی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما (وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول
اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا انہون نے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپ کے
لیے نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت مین آپ نبوت کو نامزد ہوئے فرمایا ثابت ہوئی میرے لیے اس حال مین کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے ف ت
یعنے انکا پتلہ زمین پر پڑا تھا بیجان اور معنے یہ کہ پہلے متعلق ہونے روح انکی کے بدن سے یہ کنایہ ہی سبقت وتقدم سے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وعن
العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراہیم
وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد عن ابی امامۃ من قولہ ساخبرکم
الی آخرہ) اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے انہون نے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکھا ہوا ہون اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا نبیون کا
کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اس حال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی مین ف ح طینتہ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت اور
جبلت کے بھی معنے آئے ہین یعنے لکھا گیا مین خاتم النبیین اس حال مین کہ آدم درمیان آب وگل کے تھے یعنے پتلہ انکا بن رہا تھا بن نہ چکا تھا اور روح اسمین
پھونکی نہ تھی یہان کہتے ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلے ہونے سے کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ
دنیا مین ہوئی اسوقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت
کے محل اور انکے بالاخانون پر اور حورعین کے سینون پر اور پتون پر جنت کے درختون کے اور درخت طوبے کے اور فرشتون کی آنکھون اور بھوون
پر بعضے عارفون نے کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بھی تھی روحون مین کہ انکو تربیت کرتی تھی جیسا کہ اس عالم مین ساتھ بدن شریف کے مربی
بدنون کی تھی اور روحون کا بدن سے پہلے پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم ت اور اب خبر دون مین تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنے اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی مرتبے میرے دنیا مین تو انکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی انھون نے وقت
بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز دستور اول امر میرا [illegible]

بیٹے کا ہی یعنے جیسے کہ اس آیت مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز یا ستور اول مرمیہ اخواب دیکھنا میری مان کا ہی کہ دیکھا انھون نے جب جنا مجکو
ف ط کہا طیبی وغیرہ نے احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکھنے سے خواب مین یا بیداری مین یا پہلی صورت مین شب جننے کے قریب جننے کے ہونگے کہ جیسے
ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننے کے پہونچین تو خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنے
اپنے بیٹے کو کہ پیدا ہوگا حضرت ... ھا ... کے سے اور لیکے پہلے وقت حمل رہنے کے خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو حاملہ ہوئی ہی کہ تجھے حمل
... پیدا اس ... کیا ہی ہوگی مراد بیٹے وہ چیز کہ دیکھی محذوف اور وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول منہ ت کا
ت اور شیح ... میری ماں ... دیکھے انکے لیے اس نور سے محل شام کے ف ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کے پیدا
ہونے کے ... ایک نور آنمنہ ... کے محل نمایان ہوئے اور یہ عبارت ہی اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین مشرق اور
... نے اور منحل ہوگی اس ... ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین بیچ ساتھ اسناد اپنی کے عرباض سے اور روایت کیا اسکو
امام احمد نے ابی امامہ سے ... (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی
لواء الحمد ولا فخر وما من ... واذا انا ... وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ ... مین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ ازراہ فخر کے اور اترانے کے ف ع بلکہ واسطے
شکر اور بیان ... ے اور بجا لانے حکم پروردگار کے کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین
اور ... ا ... صفات انکی توقیر وتعظیم و محبت ا ... ان کے اس اندازہ پر ت اور میرے ہاتھ مین ہی یعنے میرے تصرف مین اور میرے
... نیزہ حمد کا ف ع اور نہین فخر سے کہتا مین مراد نام آوری ہونا اور یگانہ ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی کل خلائق پر اور سبب شہرت کے
... نے مین اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہی خاص کہ انکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود مین اور انکی امت کو حمادون کہا کہ شادی
... غمی رہتے مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد ومحمود ہونگے اور حمد الہی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے جیسا کہ شفاعت مین آیا
کا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدم اور کیا سوا انکے مگر میرے نیزہ کے نیچے آوینگے اور پناہ ... اور میرے تابع ہونگے
ف ع ... س جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو کہ جیسا کہ بادشاہون اور سرداروں کے لیے ہوتا ہی ورنہ ... کا ہوا الحمد ہوگا ترجمہ اور مین
اول ہون انمین کہ پھٹے انسے زمین یعنے اول قبر سے مین ہی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی یہ ترمذی نے (وعن
ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منھم سمعھم یتذاکرون قال بعضھم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال
آخر موسی کلمہ تکلیما وقال آخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال آخر آدم اصطفاہ اللہ فخرج علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم
ان ابراہیم خلیل اللہ وھو کذلک وموسی نجی اللہ وھو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وھو کذلک وآدم اصطفاہ اللہ وھو کذلک الا وانا
حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ
فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے پس نکلے آنحضرت گھر سے یہانتک کہ جب نزدیک ہوئے انسے سنا انکو کہ آپس مین
ذکر کرتے مین کہا انکے بعضون نے کہ ابراہیم کو اللہ نے دوست پکڑا اور دوسرے صحابیون نے کہا کہ موسے سے خدا تعالے نے باتین کین اور اور دوسرے نے
کہا پس عیسی کلمہ ہین خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرری کے پیدا ہوئے اور گہوارے مین باتین کین لڑکپن مین لوگون سے اور روح ہین

خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو انکی ماں کے پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی انکی روحانیت کے آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ
مردوں کو زندہ کرتے تھے اور کہا اوروں نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالے نے کہ انکو نام سب چیزوں کے سکھائے اور فرشتوں سے سجدہ کروایا صحابہ
ان نبیوں کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس نکل آئے انپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا میں نے تمہارا کلام اور تعجب
کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہیں وہ ایسے ہی ہیں بیشک خدا کے دوست خاص اور موسیٰ ہمراز و ہمسخن خدا کے ہیں اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ
خدا کے کلمہ ہیں اور روح اسکی اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں برحق خبردار ہو اور میں حبیب خدا کا ہوں اور نہیں
فخر سے کہتا ہوں فخر تکبر اور کہا ہے علماء نے کہ حبیب وہ دوست ہے کہ مقام محبوبیت میں پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہو اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام
ایمان والے بھی دوست او محبوب درگاہ الٰہی کے ہیں لیکن یہاں کلام کمال مرتبہ اعلیٰ اور خاص درجوں میں ہے انتہی اور ملا علی نے کہا خلیل دوست ہے
اپنی حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہے بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ یہ آنحضرت کا محبوبیت حق میں درجہ کمال کو پہونچا ہے یہ آیت ہے قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور میں اٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا قیامت کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہیں سب اس علم کے نیچے ہونگے اور میں ہونگا اول شفاعت
کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہیں فخر ہے اور میں ہونگا اول انکا جو حلقے ہلاوینگے وہ دروازے بہشت کے اور قصد اسکا
کرینگے پس کھولدیگا خدا تعالے میرے لیے دروازہ بہشت کا یعنی مجھکو داخل کریگا یعنی فرشتوں کو حکم کریگا دروازہ کھولنے کا اور مجھکو داخل کریگا اور حالانکہ
میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے اور نہیں فخر ہے یعنی فخر سے نہیں کہتا ہوں اور فقیروں سے مراد سب امیروں سے پہلے داخل ہونے میں چنانچہ آنحضرت نے فرمایا
داخل ہونگے جنت میں میری امت کے فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے اور دلیل واضح ہے کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور نہیں ہے فقر صوفیوں کے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر انکے نزدیک یہ ہے کہ محتاج ہو خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اسکے اور طلب کرنا مدد کا اس سے نہ غیر اسکے سے اور ثوری نے
کہا فقر یہ ہے کہ تسکین ہو مال نہ ہونے پر اور خرچ کرنا ہو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہے آنحضرت نے اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا بازرکھے مولی
وہ برے ہیں اور حالت فقر بازرکھتی ہے بہت گرفتاریوں سے اسی لیے حق تعالے نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور دلیل یہ ہے کہ فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو
دوزخ میں غنی کافر سے تو کیوں نہ فائدہ دے یہ فقر مومن کو جنت میں ت اور میں ہوں بزرگترین اگلوں اور پچھلوں کا اور نہیں فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
ف اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اگلے پچھلوں سے انبیا ہوں (وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ
وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم بسنۃ
ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی) اور روایت ہے عمرو بن قیس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے ہیں ظہور میں اور
ہم سابق اور اول ہیں یعنی جنت میں داخل ہونے میں اور درمراتب میں قیامت کے دن اور میں کہنے والا ہوں ایک بات بغیر فخر کے یعنی بلکہ مقصود اس سے
بیان واقع ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کے ہیں اور موسیٰ برگزیدہ ہیں خدا کے اور میں حبیب ہوں خدا کا یعنی محب اور محبوب ہوں دنیا میں اور میرے ساتھ ہوگا
جھنڈا حمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمد ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود میں اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھسے یعنی خیر کثیر کا امت کے حق میں اور پناہ میں
رکھا انکو تین چیزوں سے کہ نہ ہلاک کر ڈالے گا انکو ساتھ قحط کے اور نہ بھیجے گا دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا انکو گمراہی
پر یعنی سب متفق نہ ہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہو نقل کی یہ دارمی نے (وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا
خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کھینچنے والا رسولوں کا ہوں
یعنی میں آگے چلونگا انکے اور وہ پیچھے پیچھے میرے آوینگے بہشت کو یا حشر کے میدان میں اور نہیں کہتا ہوں یہ فخر سے اور میں ختم کرنیوالا ہوں نبیوں کا اور کچھ فخر نہیں

کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہون نہین نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَیِسُوْا اَلْکَرَامَةُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اٹھائے جاوینگے قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا انکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین انکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنے عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کر سکینگے اسوقت مین انکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اسوقت کلام کرسکونگا اس مقام مین ع اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالے کی ایسی ثنا کہ لائق اسکے ہی اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اسوقت کلام کرنیکا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے ہٰذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین ف ح یعنے جب غالب ہو انپر ناامیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کے اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اسپر جرات نہ کر سکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی ت بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اسدن یعنے قیامت مین میرے ہاتھ یعنے میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا احمد کا اسدن ہاتھ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصًا اسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورون کو ساتھ انڈون شترمرغ کے کہ محفوظ ہوتے ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کے کہ بدن کے رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتے ہین ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوشرنگ اور محفوظ لوگون کی نظرون سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ع یعنے جیسے موتی بکھرے ہوئے خوب چمکتے ہین بہ نسبت لڑی کے موتیون کے ویسے ہی خوبصورت اور جدا جدا مین متفرق اور پھیلے ہوئے حاضر ہونگے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ) اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی) اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنے جوڑا بہشت کے حلون سے پس کھڑا ہونگا عرش کے داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اسمقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ رض سے یہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا ان شخصون کا ہونگا کہ پھٹے انسے زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَةٍ لَا یَنَالُھَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف یعنے جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کے ہی خدا تعالی کی طرف اور براہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ ہو امت اور ثواب اسکے سبب یا رہنمائی امت کے لیے کہ مانگے ہر ایک انمین سے اپنے یار کے لیے دعا ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت کا نہ پاویگا اسکو مگر ایک مرد امید رکھتا ہون کہ ہونین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور پاس ادب ہی درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا ۱۴

یعنے مقام محمود مین اور خطیب انکا یعنے جب وہ چپ ہونگے مین انکی طرف سے کلام کرونگا یعنے باکرام پروردگار اور صاحب شفاعت انکا بغیر فخر کے کہتا ہون مین نقل
کی یہ ترمذی نے (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان
اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست و نزدیک ہے نبیون مین سے اور تحقیق میرے دوست اور قریب باپ میرے ہے اور دوست میرے
پروردگار کے یعنے ابراہیم ہین پھر پڑھی آنحضرت نے یعنے تائید و تقویت اس کلام کے سبب یہ آیت کہ تحقیق زیادہ تر لائق لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ
وہ ہین کہ جنہون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنے انکے زمانہ مین اور بعد انکے اور یہ نبی یعنے آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین
اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالے دوست ہے مسلمانون کا اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نے (وعن جابر ان النبی صلے اللہ علیہ
وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بیشک خدا تعالے نے بھیجا مجکو واسطے تمام کرنے اچھی خوبیون کے اور پورا کرنے کے اچھے کامون کے یعنے مجکو بھیجا ہے واسطے ہدایت خلق کے
اور خوب کامل کرنے انکے کے اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین (وعن کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول
اللہ عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون
یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلوۃ اذا جاء وقتہا یتازرون علی انصافہم
ویتوضؤن علی اطرافہم منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلوۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی النحل ہذا لفظ المصابیح وروی
الدارمی مع تغییر یسیر) اور روایت ہے کعب احبار سے جو بڑے تابعیون مین سے اور اہل کتاب کے عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے
کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنے توریت مین کہ بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ہے
برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اسکی پیدائش مکہ مین ہے اور جگہ اسکی ہجرت کی مدینہ ہے اور بادشاہی اسکی شام مین ہے فتح ع بادشاہی
سے مراد ہے دین و نبوت ظہور اسکا شام کی ولایت مین اکثر اور رہا دائم اُس ملک مین زیادہ ہے ورنہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہان مین ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہی
انکی بعد تمام ہونے مدت انکی کے اور ایام خلافت انکے کے شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کے لیے اور بعد انکے بنی امیہ کے لیے ہوئی سلطنت اور امت اسکی بہت
حمد کرنیوالی ہے اور شکر کرنیوالی خدا تعالے کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنے بہرحال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگے وہ اللہ کی ہر منزل مین یعنے
جس مکان مین منزل کرین اور اترین یا ہر پست مکان مین یعنے اترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنے اللہ اکبر کہتے ہوئے
چڑھینگے رعایت اور نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی فرض یعنے اسکے طلوع و غروب و زوال کا دھیان رکھینگے نماز و عبادت کے وقتون کے لیے اور روایت
کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعا کہ تحقیق اچھے خدا کے بندون مین وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالے کی یاد
کے لیے اداکرینگے نماز جب اسکا وقت آوے ازار باندھین اپنی کمرون پر یعنے ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہ ہے کہ اپنی آدھی پنڈلیون تک
پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنے ہاتھ اور پاؤن اور منہ پر یعنے پورا وضو کرین اور آواز کرنیوالا انکا آواز کرے آسمان و زمین کے درمیان یعنے اذان کہے
بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کے صف انکی لڑائی مین اور صف انکی نماز مین برابر ہے یعنے برابر کھڑے ہوتے ہین کافرون سے لڑنے کو اور نماز مین بھی برابر جماعت
کرتے ہین شیطان اور نفس کے مارنے کو انکی ہے رات کو پست آواز یعنے تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنے مین جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہین اور
نقل کی یہ دارمی نے ساتھ تھوڑی تغییر کے (وعن عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی

فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن سلام سے کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا کہ عیسےٰ بیٹے مریم کے
دفن کیے جاینگے آنحضرت کے ساتھ انکے حجرے مین کہا ابو مودود نے جو حدیث کے راویون مین سے ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنے عائشہ رضہ کے حجرے
مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ وہان نقل کی یہ ترمذی نے ف ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگے گویا حکمت جگہ کے باقی رہنے مین وہان باوجود
قصد کرنے بعضے صحابہ کے دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اسی کا یہی تھی اور خبر دی ہی بہتون نے جو کہ حجرۂ شریف مین داخل ہوئے ہین کہ دیکھین اُنھون نے تین قبرین
اسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنے جانب قبلہ کے اور ابوبکر کی متاخر ایسے کہ سر انکا مقابل ہی پشت آنحضرت کے اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابوبکر رض
کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رض کے باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسے بعد ٹھہرنے اپنے کے زمین مین حج کرینگے اور وہان سے پھر کر آوینگے اور درمیان مین مکہ اور
مدینہ کے انتقال کرینگے اور اُٹھا کر لیجاوینگے مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگے حجرۂ شریفہ مین حضرت عمر رض کے پہلو مین پس ہونگے وہ دونون صحابی بیچ مین
دو نبیون کے علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَہْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا یَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَہُ اللہُ عَلٰی اَہْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی قَالَ لِاَہْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ یَّقُلْ مِنْہُمْ اِنِّیْ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ فَذٰلِکَ
نَجْزِیْہِ جَہَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ وَقَالَ اللہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُہٗ
عَلَی الْاَنْبِیَاءِ قَالَ قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمْ فَیُضِلُّ اللہُ مَنْ یَّشَاءُ الْاٰیَۃَ وَقَالَ اللہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا
اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَہٗ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اُنھون نے تحقیق اللہ تعالے نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیا
پر اور اہل آسمان پر یعنے فرشتون پر کہا لوگون نے ای ابو العباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالے نے آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض
نے کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالے نے فرمایا فرشتون کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتون مین سے تحقیق مین معبود ہون خدا کے سوا پس اسکو
اسکے بدلے مین دینگے ہم دوزخ اسی طرح بدلا دیتے ہین ہم ظالمون کو جو حد سے گذرین ف ع یعنے پس حق تعالے نے فرشتون کے لیے ایسی طرح
سخت اور دبدبہ اور تیزی کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا انپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی اور رحمت
کے ساتھ کہ تحقیق ہمنے کھولدیے تیرے لیے دروازے برکتون اور بزرگیون کے صاف کھولدینا کہ منجملہ اُسکے فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا تعالے
گناہ تیرے جو پہلے گذرے اور جو پیچھے آوین ف ع اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا
ہونے اسکے کہ گناہ ہون آقا جب غلام سے خوش ہوتے ہین تو کہتے ہین ہمنے سب تیرے گناہ بخشدیے جو کچھ کرے تو تجھپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بیگناہ ہو بے
کہا لوگون نے اور کیا ہی بزرگی اُنکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نے یعنے بیچ بیان بزرگی اُنکی کے انبیا پر فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اُسکی قوم
کی زبان کے ساتھ تو کہ بیان کرے انکے لیے احکام و شرایع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالے نے حضرت محمد صلعم کے لیے اور
نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر تمام لوگون کے لیے پس رسول کیا خدا تعالے نے آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف ف ع اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیے
ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہی نا تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضے اہل کتاب کہتے تھے باطل ہو جاوے اور دلیلین آیات
اور احادیث مین بہت ہین اسلیے کہ آنحضرت نبی ہین جنون کے بھی (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ
فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَوَقَعَ اَحَدُہُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ اَہُوَ ہُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْہُ
بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِہٖ فَوَزَنْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِعَشَرَۃٍ فَوُزِنْتُ بِہِمْ فَرَجَحْتُہُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِمِائَۃٍ فَوُزِنْتُ بِہِمْ فَرَجَحْتُہُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِہِمْ فَرَجَحْتُہُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ
اِلَیْہِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ لَرَجَحَہَا رَوَاہُمَا الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابو ذر غفاری سے کہ کہا میں نے

یارسول اللہ کیونکر جانا تمنے کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا تمنے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحا رمکہ کے ایک جانب مین تھا پس اترا ایک اُن دو فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان پس کہا ایک نے اُن دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہی یعنے یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالے نے کہ میرا ایک پیغمبر ہی اسکے پاس جاؤ کہا اسکے یار نے ہان وہی ہی کہا اُس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کے ساتھ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اس مرد کے ساتھ سو غالب آیا مین اُسپر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ پس غالب آیا مین اُنپر پھر کہا تول اُسکو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ سو اُنپر بھی غالب رہا پھر کہا تول اسکو ہزار مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ بھی سو اُنپر بھی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون اُن ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گرے پڑتے ہین ترازو کے ہلکا ہونے کے سبب یعنے جس پلڑے پر وہ تھے ایسا وہ بسبب ہلکے پن کے اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ مجھپر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے ان دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے اسکی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِہَا رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر نہین فرض کی گئی یعنے آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہر صورت یعنے اگرچہ غنی نہون بنا بر ندامت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنے بطور وجوب کے اور تم امر نہین کیے گئے اسکا یعنے تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی روایت نقل کی یہ دارقطنی نے

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ وَصِفَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کے نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکے دادا عبد المطلب نے رکھا اور جب اُنسے کہا کسینے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آبا اور اجداد کے نام پر کیون نہ رکھا اور یہ نام ہرگز تمھاری قوم مین نہین ہوا انھون نے کہا یہ نام اسکا مین نے اس امید پر رکھا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالے آسمان مین اُسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکھا گویا ایک زنجیر چاندی کی اُنکے پیٹھ سے نکلی ہی کہ ایک طرف اُسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اُسکے وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اُسکے نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اُسکے ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سے کہا اُنھون نے تعبیر دی کہ اُنکی پشت سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اُسکے تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اسلیے محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کے سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اُسکا محمد رکھیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسی کا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اُسکا محمد ہو چار شخصون نے اپنے بیٹون کا نام اسی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہون لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہین ہوسکتے کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھے تھے اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کے قرآن مجید مین بہت آئے ہین سو بعضے عالمون نے ننانوے نام جمع کیے ہین موافق اسمائے الٰہی کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علا نے تیس نام اپنے نامون مین سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کے نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو نام ہوتے ہین اور چار سو بھی آئے ہین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کے بڑے عالمون مین سے ہین کہا بعضے صوفیون نے کہا ہی کہ خدا تعالے کے ہزار نام ہین اور اُسکے حبیب کے بھی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہی اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت صلعم کے نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے اور شرح کی اور مولف نے نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور بیان آنحضرت

کے صفات سے بیان احوال حلیۂ شریف او صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب میں ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ﴿فصل الاول﴾ عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ روایت ہی جبیر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے بہت نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد ف یعنی وہ محمود بھی آیا ہی اور سب مشتق حمد سے ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور بہت تعریف کیا گیا حمد وبشیار اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا الخ پہلی کتابون مین اور حق تعالے کے پہلے کلام مین بابت بہت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسے مقام محمود مین ہوگا اور کھڑا ہوسے انکے لیے حمدت اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کے سبب کفر کو یعنے زیادہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کے اور نام میرا حاشر ہی کہ اٹھائے جائینگے اور جمع کیے جائینگے لوگ میرے قدم پہلے اول مین قبر سے اٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہی اور عاقب وہ ہی کہ نہ ہو دے پیچھے اسکے کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عاقب کے معنی ہین پیچھے آنیوالا اور مراد یہان ہی پیچھے آنیوالا سب پیغمبرون کے (وعن ابی موسے الاشعری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات شریف کے کتنے نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنے پیچھے آنیوالا سب پیغمبرون کے اور حاشر کہ معنے اسکے اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا ف یعنے ساری خلقت نے آنحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپکی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کے کہ بغیر قتل اور سزا کے قصور انکا نہ معاف ہوتا تھا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھسے خدا تعالے نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور انکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہین مذمم کو اور مین محمد ہون ف یعنے وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی مین نقیض محمد کی ہی یعنے مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر آپ کو برا کہتے اور لعن طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بد کہا اور لعن طعن مذمم کو کرتے ہین اور مین مذمم نہین پس گویا ہی اللہ تعالے نے انکی بد کہا سے بچایا مجکو نقل کی بخاری نے (وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا ادھن لم یتبین واذا شعث راسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجہہ مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورایت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمامۃ یشبہ جسدہ رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرت کے سر اور داڑھی کے اگلے جانب مین اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہ ہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہو جاتے پس جو کہ بال سفید آپکے کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتے ہین پس معلوم ہونے لگتے ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کے سر اور داڑھی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تھے بڑھاپے مین اور بعضی روایت مین اس سے بھی کم آئے ہین ترجمہ اور تھے آنحضرت بہت بالون والے داڑھی کے ف یعنی داڑھی آپکی گھنی تھی لمبی نہتھی جیسے اور روایت مین کث اللحیہ آیا ہی اور حضرت کی داڑھی شریف کی درازی مین کچھ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سے درازی داڑھی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی نے انکا تمام سینہ کندھون تک بھر دیا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی داڑھی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ قبضہ سے زیادہ نہ رکھتے تھے غرض کہ داڑھی ایک مشت سے کم روا نہین اور زیادہ مین روایات اور آثار مختلف آئے ہین ت پس کہا ایک مرد نے

یعنے وقت بیان کرنے جابر کے حلیۂ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرۂ مبارک مانند تلوار کے یعنے چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نے نہ بلکہ تھا مانند
سورج اور چاند کے اور تھا چہرۂ مبارک آپکا گرد **ف** ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہو بل مثل القمر اور ایک مین آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ
چمکتا تھا روے مبارک آنحضرت کا جیسے چمکتا ہی چودھوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ ہوتا تھا روے مبارک آپکا جب خوشحال ہوتے مثل آئینہ کے اور
عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرۂ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہ تشبیہین لوگون نے اپنے فہم کے موافق بحسب عرف کے دی ہین وگرنہ آنحضرت کے جمال
باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن وملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہین رکھتی رباعی کسی بحسن وملاحت بیارنرسد؛ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد؛ ہزار نقش برآید
زکلک صنع ولی؛ یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد؛ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روے مبارک کا بشکل دائرہ کے نہین تھا کہ
آفتاب وچاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جائے اسکا اسلیے کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنے نہین تھا چہرۂ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل
اللہم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ **ت** اور دیکھا مین نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس **ف** ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کے بہر تقدیر بائین شانہ
کے پاس تھی **ت** مانند بیضۂ کبوتر کے یعنے گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اُس مہر کا آنحضرت کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا سا اُسکا بھی رنگ اور آب وتاب تھا نہ
داغ تھا بطور برص کے **ف** ح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلند تر تمام اجزاے بدن شریف سے کہ
اُسکو خاتم نبوت کہتے تھے ت کے زبر سے یعنے تمام ہونے ایک کا رکے یات کے زیر سے یعنی مہر اور نشان اسکے کہ وہ خاتم النبیین ہین اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت
وانجیل وغیرہ مین موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتے تھے تو یہ پتا بتلاتے تھے کہ اُنکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے
مستدرک مین وہب ابن منبہ سے روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اُسکے داہنے ہاتھ مین نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اُنکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونون شانون
کے درمیان اور یہ نشان جیسے نامہ پر مہر کردی تو تغیر وتبدیل سے محفوظ رہے اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اُسمین لکھا ہوا تھا وحدہ لاشریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور
اور روایتون مین آیا ہی کہ اُس سے ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تھا اور اُسکو تشبیہ لوگون کے سمجھنے کے لیے ظاہر کی چیزون کے ساتھ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کے لیکن
حقیقت اُسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سواے حق تعالے کے کوئی اُسکو نہین جانتا **ت** نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھائی مین نے اُنکے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا مین نے ثرید یعنے
روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بھیگے ہوے پھر گیا مین آنحضرت کے پیچھے پس دیکھا مین نے مہر نبوت کی طرف آنحضرت کے دونون شانون کے درمیان مین اُنکے بائین شانہ
کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی کے یعنی ہیئت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین تھا مانند انڈے کے اُسپر تل تھے مانند مسون کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ
خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْہَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِہَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِیْصَۃَ بِیَدِہٖ فَاَلْبَسَہَا قَالَ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ
اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ وَکَانَ فِیْہَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ یَا اُمَّ خَالِدٍ ہٰذَا سَنَاہُ وَہِیَ بِالْحَبَشِیَّۃِ حَسَنَۃٌ قَالَتْ فَذَہَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ فَزَبَرَنِیْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہَا
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سے کہا اُسنے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ اُنمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا
آنحضرت نے کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اُٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نے کملی کو اپنے ہاتھ مین پس پہنایا اُسکو فرمایا آنحضرت نے یعنے موافق
اپنی سنت کے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتے تھے پرانا کر اس کپڑے کو پھر پرانا کر یعنے بہت جی تو کپڑے بہت پرانے کرے تو اور تھے اُس کملی مین نشان سبز یا زرد
شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نے اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغہ حبش مین بمعنی حسنہ یعنے نیک کے ہی کہا ام خالد نے پس گئی مین کہ کھیلتی تھی مہر نبوت
سے یعنے جیسی عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے اسکو

یعنے منع ذکر نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ سَبِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي الْاُخْرٰى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے فح یعنے معتدل قد تھے لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہے کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اس جماعت مین دراز قد ہوتے تھے تو یہ بسبب درازی قد کے نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کے تھا اور حقیقت مین یہ معجزہ تھا ت اور نہ تھے آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونے کے کہ نہ ہو اسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تھے نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھے اور نہ تھے آنحضرت کے بال بہت بل کھائے ہوئے جیسے کہ حبشیون کے ہوتے ہین اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنے بلکہ بیچ بیچ ان دونون کے تھے اور اٹھایا اللہ نے آنحضرت کو یعنے رسول کیا سرے پر چالیس برس کے یعنی جب پورے چالیس برس کے ہو چکے تھے پھر اقامت کی آنحضرت نے مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہوتے تھے پھر فح دس برس رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہے کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کے رہنے مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف تریسٹھ برس کی ہوتی ہے اور یہان ساٹھ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ اور یہ عادت ہے اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ نہ تھے آنحضرت کے سر مبارک اور ڈاڑھی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ روایت ہے انس سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تھے دراز اور نہ تھے ٹھنگنے روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرت کے آدھے کانون تک اور ایک روایت مین ہے کانون اور شانون کے درمیان مین تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فح اور ایک روایت مین ہے دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہے کندھون کے پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کے ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہین تو چھوٹے اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالون کا سوائے حج اور عمرے کے نہین ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت بڑے سر کے اور موٹے قدمون کے فت یعنے پائے مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو انکے بعد اور نہ انکے پہلے انکے مانند اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیون کے اور ایک روایت مین بخاری کے آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت کے دونون قدم اور ہتھیلیان موٹی اور پر گوشت فع مردون کے لیے یہ ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتون کے لیے مذموم اور یہ ہونا [illegible] شریف کا مراد ہے خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ) اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈھون کے یعنے فرق آنحضرت کے دونون مونڈھون مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے واسطے آنحضرت کے بال تھے کہ پہونچتے اگلے کانون کی لو کو دیکھا مین نے آنحضرت کو سرخ جوڑے مین کہ ازار اور چادر تھی فح اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اسمین سرخ خط

۱۲۰

تھے اسیطرح محدثون نے تحقیق کیا ہی اور سبز سے بھی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ آمین سبز اور زرد خطے تھے ترجمہ نہین دیکھی مین نے کوئی چیز اچھی آنحضرت سے بہتر نقل کی
بخاری اور مسلم نے اور روایت مین ہی مسلم کے کہا براء نے نہین دیکھا مین نے کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انکے بال قریب پہونچتے
تھے انکے مونڈھون کے فاصلہ اتھی تھی درمیان دونون مونڈھون کے نہ تھے حضرت لنبے اور نہ پست قد ف ح آدمی کے بالون کے تین نام ہین جمہ بپیش جیم اور تشدید میم
اور لمہ لام کے زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کے زبر اور فا کے جزم سے پس وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جاین اور جب کندھے تک پہونچے تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ
کان کی لو تک پہونچے اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالون کے بھی آتا ہی (وعن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين
منهوس العقبين قيل لسماك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قيل ما اشكل العينين قال طويل شق العين قيل ما منهوس العقبين قال قليل لحم العقب رواه مسلم) اور
روایت ہی سماک بن حرب سے اُسنے نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن ف ح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی
مردون کے لیے اور تنگ دہنی کو مردون کے لیے عیب جانتے ہین اور بعضے مراد رکھتے ہین کشادہ دہنی سے فصاحت وبلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکھون کی سفیدی
مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنے سرخی کے ڈورے چھوٹے ہوئے کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کے کہا انھون نے
بڑے منہ والے ہین کہا گیا کیا ہین معنے اشکل العین کے کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے ف ع کہا ہی علما نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی
اور ٹھیک وہی ہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علما لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہین ت کہا گیا سماک سے کیا ہین معنی منہوس العقبین کے
جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی الطفیل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابيض مليحا مقصدا رواه مسلم) اور روایت ہی
ابوطفیل سے کہا اسنے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنے خالص سفید نہ تھے اوسط یعنے قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین (وعن
ثابت قال سئل انس عن خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يبلغ ما يخضب لو شئت ان اعد شمطاته في لحيته وفي رواية لو شئت ان اعد شمطات
كن في رأسه فعلت متفق عليه وفي رواية لمسلم قال انما كان البياض في عنفقته وفي الصدغين وفي الرأس نبذ ت اور روایت ہی ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچے تھے اس عمر کو کہ خضاب لگاوین ف ح یعنی آنحضرت کے سفید بال
تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر مین جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہ ہی کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائے بڑھاپے مین
ہوتا ہی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کے کہ ڈاڑھی شریف مین تھے تو البتہ گن لیتا مین انکو اور ایک روایت
مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تھے آنحضرت کے سر مبارک مین تو کر سکتا تھا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین مسلم کی یہ ہی کہ کہا انس نے
تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کے اور کنپٹیون انکی کے اور سر مبارک مین کچھ (وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ازهر اللون كان عرقه اللؤلؤ اذا مشى
تكفأ وما مسست ديباجة ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا ولا عنبرة اطيب من رائحة النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه) اور روایت
ہی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن وچمکتے رنگ کے گویا کہ قطرہ انکے پسینے کے موتی تھے سفیدی مین اور صفائی مین اور جبکہ چلتے تھے آنحضرت تو
آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب مین آتا ہی یا یہ معنی ہین کہ اٹھاتے تھے پاؤن بقوت وچالاکی جیسے کہ عادت ہی قویون اور دلیرون کی نہ کہ
نہ یہ کہ پاؤن زمین پر گھسٹتے چلین اور نہین چھوا مین نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑے ریشمی سے اور مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلیون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیون سے اور نہ سونگھا
مین نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ام سليم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأتيها
فيقيل عندها فتبسط نطعا فيقيل عليه وكان كثير العرق فكانت تجمع عرقه فتجعله في الطيب فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ام سليم ما هذا قالت عرقك نجعله في طيبنا وهو من
اطيب الطيب وفي رواية قالت يا رسول الله نرجو بركته لصبياننا قال اصبت متفق عليه) اور روایت ہی ام سلیم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے آتے تھے ام سلیم

کے یہان اور انکے پاس قیلولہ کرتے یعنے دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتین ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس اسپر آنحضرت سوتے ف ع کہتے ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سے تھین دو وجہ کی سبب یا نسب کے سبب ورنہ نامحرم کے پاس کاہے کو آنحضرت سوتے اور یہان ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے اور عاقلہ اور فاضلہ تھین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنے اسلیے کہ آنحضرت تھے کثیر العرق پس اکھٹا کرتین ام سلیم پسینا آپکا اور ملادیتین اسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکھا آنحضرت نے کہ لیتی ہین وہ پسینا آپکا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا اے ام سلیم کہا ام سلیم نے کہ پسینا تمھارا ہے ملاتے ہین ہم اسکو اپنی خوشبو مین اور پسینا تمھارا خوشبوتر ہے خوشبویون سے ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا ام سلیم نے کہ یا رسول اللہ ہم امید رکھتے ہین اسکی برکت کی اپنے چھوٹون کے لیے یعنے انکے بدن اور منھ پر ملتے ہین تو اسکی برکت کے سبب بچین بلاؤن سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تونے اور خوب کیا تونے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الاولى ثم خرج الى اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح خدي احدهم واحدا واحدا واما انا فمسح خدي فوجدت ليده بردا او ريحا كانما اخرجها من جونة عطار رواه مسلم وذكر حديث جابر سموا باسمي في باب الاسامي وحديث السائب بن يزيد نظرت الى خاتم النبوة في باب احكام المياه) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگونکی طرف اور مین بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونون رخسارون ایک ایک کے پر اور پر مین پس چھوا میرے رخسارون کو بھی ف ع لفظ خدی یہان دال کے زبر سے اور ی کے جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعضے نسخون مین یہان بھی بلفظ تثنیہ ہے دال کے زبر اور ی کے تشدید سے یعنی چھوا میرے دونون رخسارون کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخون مین بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک نسخہ مین مفرد ہے ارادہ جنس کے ت پس پائی مین نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کے ڈبہ مین سے ف ع اس حدیث مین بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذاتہ تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور تاہم بھی واسطے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تا بہت خوشبودار ہون واسطے ملاقات ملائکہ کے اور پہنچنے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانون کے ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اسکا ہے سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اسکا ہے نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کے یعنے اور مصابیح مین اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن علي بن ابي طالب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل ولا بالقصير ضخم الرأس واللحية شثن الكفين والقدمين مشربا حمرة ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفأ تكفؤا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح) روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور نہ ٹھنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھنی ڈاڑھی کے پر گوشت تھین ہتھیلیان ہاتھون کی اور پاے مبارک رنگ آپکا سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیون کے لمبے تھے مسربہ کے یعنے سینہ سے ناف تک بالون کی ایک لکیر لمبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب مین اترتے ہین بلندی سے ف ح مقصود یہ ہے کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اٹھاتے تھے پاے مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اور گذرا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کے ت نہیں دیکھا مین نے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ بعد وفات انکی کے مانند انکے رحمت خاص بھیجے اللہ انپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (وعنه كان اذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى يتقلع كانما يمشي في صبب واذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشيرة من راه بديهة هابه ومن خالطه معرفة احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي) اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جس وقت وصف بیان کرتے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے تھے نہ تھے آنحضرت صلعم بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت روے مدور مجتمع اور نہ کوتاہ روے مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روے مبارک میں کچھ گلابی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے ف ح کتد ت کے زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنے درمیان دونوں شانوں کے جو جگہ ہے وہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنے ایک لکیر لمبی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوائے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پنجوں کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اُترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے دائیں بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتے ف ح یعنے نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن پھیرتے تھے دائیں بائیں جب دیکھتے کسی کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے اُدھر باطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روے سینہ کے ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل وجان اور رغبت سے تھی نہ سنانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جودت سے ہے جیم کے زبر سے بمعنی فراخی کے یعنے دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول اور تنگ ہوتے تھے امت کی ایذا سے اور جفاء اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے بمعنی دینے کے ضد بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں مال کے دینے میں اور علوم اور خلاصہ اور معارف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے از روے دل کے ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روے زبان کے یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روے قوم وقبیلہ کے جو کوئی دیکھتا انکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی ملتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچانکر دوست رکھتا انکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کے اور معرفت کے تو ڈر جاتا انسے بسبب وقار کے اور جب بیٹھتا انکے پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو ہوتا دوست رکھتا انکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت انکی کے اور نہ بعد انکے مانند انکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْقِہٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرْقِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ح عرف عین زبر اور رے کے جزم سے اور پھر ف ہے آخر میں بمعنی بوے خوش وناخوش کے لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے شگفتہ ہوتی تھی اس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لے گئے ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جابر نے یعنی بجاے من طیب عرقہ کے ہے من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے (وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کے سے کہا میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنے اسمیں خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے نزدیک میرے بیچ
میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کے اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ واسطے ظاہر کرنے استلذاذ و ذوق اپنے کے کہا ورنہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع میں اور سب محبوبوں کے نزدیک ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے انکے چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا
میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق
ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے پرواہ کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی بے تکلف و بے پروا باآسانی بطور خود
چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہونچتے اور وہ باآسانی اور بے تعب آگے
سے بڑھ چلتے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ
بِأَكْحَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات مگر
بطریق مسکرانے کے اور تھا میں جسوقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ دیے ہوئے ہیں حالانکہ نہ تھے سرمہ دیے ہوئے ف ح
بلکہ بسبب خلقت کے سرمگین آنکھیں تھیں بیت لبان سرمہ سید کردہ خانہ مردم ٭ دو چشم تو کہ سیہ اند سرمہ نا کردہ ٭ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری
(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ح یعنے ان دانتوں میں کچھ فرق تھا دانتوں کے نام ہیں دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے
جو ہیں انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکے دونوں طرفوں میں ہیں انکو رباعیات ر کے زبر سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث
کی یہ ہے کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین میں بھی تھا اور نیچے کے میں بھی نہ مخصوص اوپر ہی کے ثنیین میں ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا
ہے انکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ
قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپکا
یہاں تک کہ چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی رنگ
انکے کے حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا مجھی کو خاص نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ أَنْشُدُكَ
بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِي وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ وَلُوْا أَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور
روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت
کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا توریت یعنے کچھ توریت میں سے پڑھتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہے بیمار کے

یہان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اس خدا کی کہ اُتاری توریت
موسی پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنے ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج بمعنے بعث کے ہو یعنے نبی ہونا میرا
یا زمان یا مکان اُسکا اور نعت اور صفت کے معنے ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سے صفات ظاہری ترجمہ کہا اُس یہودی
نے کہ نہین پاتا مین کہا اس لڑکے نے مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کے بلاشبہ ہم پاتے ہین آپکے لیے توریت مین نعت آپکی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپکا اور بلاشبہ
مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یارون کو کہ اُٹھا دو اسکے باپ کو لڑکے
سر کے پاس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنے اس اسلام کے بھائی کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ
مین (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما انا رحمۃ مہداۃ رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اُسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی ف ع ح یعنے نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کیلیے کہ بھیجا ہی
اُسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کے پس جسنے قبول کیا تحفہ اُسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل
اس آیت کے ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہی اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہی ترجمہ نقل کی یہ دارمی نے
اور بیہقی نے شعب الایمان مین **باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم** باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقون اور عادتون کے بیان مین
ف ح جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے کہ اُسکو صورت و خلق کہتے ہین خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات
باطن شریف کہ اُسکو سیرت و خلق کہتے ہین خ کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہی اور جزم بھی اور مراد اُس سے مہربانی ہی اور مردانگی شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور
تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کے زبر سے بمعنے طبع اور خو اور عادت کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن
انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لم صنعت ولا الا صنعت متفق علیہ) روایت ہی انس رض سے کہ کہا خدمت کی مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ع ح مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ مین آئے مان انس کی
اور بعضے ناتے والے انکے انصار مین سے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائے اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے
اسمین اختلاف ہی پس انس نے دس برس کی مدت اقامت آنحضرت کی مین کہ مدینہ مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اُف ف ع ح لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر فا مشدد کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر فا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ
تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کے ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجکو کہ کیون یہ کام کیا تو نے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنے اگر کچھ کام کیا مین نے تو یہ نہ فرماتے کہ کیون کیا تو نے
اور اگر کچھ کام نہ کیا مین نے اور حکم کیا تھا مجکو اُسکے کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام اور یہ دنیا کے امور مین تھا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین
جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اسمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طیبی نے کہا کہ انس نے پھر تعریف اپنی کی ہی کہ
ہرگز مین نے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہوا در معنے اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کے (وعنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا
انیس ذہبت حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ رواہ مسلم) اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے

خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نے ایک روز کسی کام کے لیے پس کہا مین نے قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تھا میرے دل مین کہ جاؤنگا مین اس کام کے لیے
کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اُسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف یعنے باوجودیکہ اس کام کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سے کہا مین نے کہ نہین
جاؤنگا مین اور صادر اس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کے تھا اُس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچے تھے چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات
اُنکے قول پر نہ کیا اور اسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ت پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار مین ف ع
اور ظاہر یہ ہے کہ انس ٹھہرے اُن لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے ت پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے
کہا انس نے پس دیکھا مین نے طرف آنحضرت کے اس حال مین کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے انیس چلا تو اُس جگہ کہ حکم کیا تھا مین نے تجکو کہا مین نے ہان
مین جاتا ہون اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ
جَبْذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اسی انس سے کہا کہ
تھا مین چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت پر تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اُسکا یعنے اور وہ خط دار تھی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو
ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو ساتھ چادر آپ کی کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنے اُسنے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرت اُسکے سینہ کے آگے
کھنچکر آگئے یہانتک کہ نگاہ کیا مین نے طرف کنارہ گردن آنحضرت کے کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکی گردن کے کنارے مین چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے اعرابی کے
چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ اے محمد حکم کرو میرے لیے یعنی اپنے کارپردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچھ مال خدا مین سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا طرف اُسکے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی ازراہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی ازراہ تلطف کے پھر حکم کیا واسطے اُسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور روایت مین آیا ہے کہ
گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لا من مالک ولا مال ابیک اور اسمے مال سے مال زکوٰۃ کا مراد ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کے
جفائے لوگون پر اور یہ اعرابی اجڈ اور درشت خویون عرب مین سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہین رکھتا تھا اور ادب نہین سیکھا تھا اُسنے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوفون کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور بھی یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دینا بہتر ہے (وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ
النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا
وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون
کے لیے حسن و جمال اور فضل و کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگون کے یعنے کرم و سخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت اورون کے اور مردانہ دلیر
ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچھ آواز چور یا دشمن کی سی سنکر ڈرے اور غل مچایا پس چلے لوگ آواز کی طرف پس ملے آگے سے
لوگون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کے یعنی سب سے آگے چلے اُدھر حالانکہ آنحضرت فرماتے تھے نہ خوف کرو
اور آنحضرت سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اُسپر زین اور لٹکی تھی حضرت کی گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مین نے اس گھوڑے کو مانند دریا کے
یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تھا کہ اُسکو مندوب کہتے تھے اور بعد اُسدن کے وہ ایسا تیز رفتار
ہوا کہ کوئی گھوڑا اُس سے سبقت نہین کر سکتا تھا اور یہ معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اس گھوڑے کا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہو گیا اور اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جبتک کہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت مانگنا اور جائز ہے جہاد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہین

سوال کیے گئے رسو لخدا صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں دیتا مین کہا ابن حجر نے مراد یہ ہو کہ ہرگز بلفظ ساتھ لا کے نکرتے
تھے بلکہ اگر ہوتا دیدیتے اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے یا وعدہ کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے ندینے کے زبان شریف پر
نہین آیا اور یہ منافی اسکے نہین کہ وقت ضرورت انھون نے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزوق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نعت مین کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ + لولا التشہد کانت لاؤہ نعم + اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی مین لکھا ہو بیت نرفت
کلمہ لا بر زبان او ہرگز + مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ + (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَماً بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتیٰ قَوْمَہٗ فَقَالَ
اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّداً لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بکریان درمیان دو پہاڑون کے یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تھا پس دی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہو اوپر کمال
توکل و زہد انکے کے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہو اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہین
بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہین اور کچھ نہین رکھتے شعر ہرچہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان + این جود آن کس است
کش از فقر عار نیست + نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ
یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ
ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلاً وَّلَا کَذُوْباً وَّلَا جَبَاناً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو جبیر بن مطعم سے اُسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت پھرنے آنحضرت کے غزوۂ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے ف ح یعنی اموال
غنیمت حنین کے اور غنیمت اُس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے بھی بہت تھے اور اکثر مکہ کے مؤلفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریون کا اُس
شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اُسی جگہ تھا ت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت
کو اور لے گئے طرف درخت کیکر کے پس اُچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اُسمین پس ٹھہر گئے آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو
چادر میری اگر ہوتے میرے پاس چارپائے یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کے کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم
کردیتا مین اُنکو درمیان تمھارے پھر نپاتے تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اُسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرون مین اور نہ پہونچاؤن مین اور نہ بد دل اور ڈرنے والا
ف ح ع کہ دینے مین فقر و نیستی سے ڈرون مین اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تمنے مجکو وقائع مین تو نپاؤ گے تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کے
اور اسمین دلیل ہو اسکی کہ جائز ہو تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کے اُسکے لیے کہ نہین پہچانتا ہو تاکہ اعتماد کیا جاوے اُسپر نقل کی یہ بخاری نے
(وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ
بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام
یا لونڈیان مدینہ والون کی باسن اپنے کہ ہوتا اُنمین پانی یعنی پس چاہتے حضرت کے دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمارونکو پس نہین لاتے کوئی باسن
مگر ڈالدیتے حضرت اپنا دست مبارک اُن باسنون مین یعنی اُنکی خوشی خاطر کے لیے اُسکو تبرک کر دیتے تا شفا اور برکت حاصل ہو اُنکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت
صبح سرد کے پس ڈالتے حضرت اپنا دست مبارک اُن باسنون مین ف ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہو امت پر اور اشارہ ہو اسپر کہ واسطے لقضا
حوائج کے حرج اٹھانا چاہیے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِّنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھی ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتی ف ع ح یعنی اگرچہ باہر مدینہ کے چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہے امت پر حتی کہ کمترین لوگون پر ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِہَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَہَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اُسکی عقل میں کچھ خلل ونقصان پس کہا اُس نے ای رسول خدا کے مجکو تم سے ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگون سے پس فرمایا ای مان فلانے کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یعنے بیٹھ یا کھڑی ہو اُسمین کہ مین بھی تیرے ساتھ بیٹھون یا کھڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیرے لیے کام تیرا پس تنہا ہوئے حضرت ساتھ اُسکے بعضی راہون مین یعنی اور ٹھہرے رہے اُسکے ساتھ اور سنا کلام اُسکا اور دیا جواب اُسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے ف ع یعنی عرض کیا اُس نے جو کچھ عرض کرنا تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کے کوچون مین نہین ہے مانند خلوت کرنے کے اُسکے ساتھ گھر مین بنا بر اسکے کہ بعضے اصحاب تھے کھڑے ہوگئے بعید اُنسے برعایت حسن ادب کے ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَۃِ مَا لَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے اسی انس سے کہا کہ نتھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے کسی کو اور کسی چیز کو اور نتھے بدکہنے والے ف ح فحش حد سے گذرنا جواب وکلام مین اور اکثر استعمال اُسکا آتا ہے الفاظ جماع مین اور اُسمین کہ متعلق ہے اُسکے لیے کہ اہل فساد اور بے حیا تو انکو اُسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیامند اُس سے اعراض کرتے ہین اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتے ہین بلکہ بول اور غایت کو بھی تعبیر قضاے حاجت وغیرہ کر کرتے ہین اور فحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کیے بھی آتا ہے اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندون کی جانب سے برا کہنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اور لعنت کرنی اُسکو کہ مستحق اُسکا نہین ہے سخت گناہون مین سے ہے اور بسبب کثرت کے کبیرہ ہو جاتی ہے اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر حرام ہونے لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقیناً معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے بوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کے ساتھ صفت عام کے جیسے کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سود خورون اور مانند اُنکے کے پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کے داخل ہونے سے اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافرون کے ہے اور دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجۂ سابقین سے اور شامل ہے بعضے گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سے حل ہو جاتے ہین بہت اشکال واللہ اعلم بالصواب ت اور فرماتے تھے حضرت وقت غصہ کرنے کے کسی پر کیا ہوا ہے اُسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اُسکی ف ح ع یہ کنایہ ہے خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضامندی کے کہتے تھے یہ کلمہ تھا سو بھی اعراض کرکے اُس سے کہتے تھے نہ خطاب کرکے اُسکی طرف اور اسی کے معنی مین ہے خاک آلودہ ہو ناک اُسکی اور یہ کلمہ بھی ذو معنیین ہے اسلیے کہ احتمال ہے کہ بددعا ہو یہ اُسپر یا دعا اُسکے لیے یعنی سجدہ [illegible] کے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ بددعا کیجیے کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سے اُکھڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بھیجا گیا ہون لعنت کرنے والا اور نہین بھیجا گیا ہون مین مگر واسطے رحمت کے ف ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنون کے لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافرون کے لیے یون رحمت

ہوئے کہ عذاب دینا کا اُنسے اُٹھ گیا حضرت کے وجود باجود کی برکت سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال
اور نہین ہو اللہ کہ عذاب کرے انکو اس حال مین کہ تو ان مین ہے ۱۲
کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اُٹھ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرون کی بددعا سے ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سے اُکھڑ گئی اور کہا طیبی نے کہ یعنی مین بھیجا
گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ کے اور اُسکی رحمت کے اور اس لیے نہین بھیجا گیا ہون کہ دور کرون انکو اس سے پس لعنت کرنی منافی
ہے میرے حال کے پس کیونکر لعنت کرون مین ت نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً
مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِہَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَہُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْہِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سے
کہ اپنے پردے مین ہو ف ع اسلیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہے پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہے بہ نسبت اُسکے کہ ہو باہر نکلنے والی پردہ سے ت پس جب دیکھتے آنحضرت
کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے اُسکو یعنی جہت طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اُسکو بیچ چہرۂ مبارک حضرت کے ف ع یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے
اور دفعیہ کرتے اُسکا پس حضرت غصہ نکرتے تھے بخصوصہ امر کراہت مین سوا سے حرمت کے کہا نووی نے معنی اسکے یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کے منھ سے
نکہتے تھے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتے بلکہ متغیر ہوتا تھا چہرۂ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی انکی اور اسمین فضیلت ہے حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہے جبتک
کہ نہ پہونچے نوبت سستی وجور کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی
اَرٰی مِنْہُ لَہَوَاتِہٖ وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہین دیکھا مین نے حضرت کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منھ
کھل جاوے یہانتک کہ دیکھون مین اُنسے کوا اُنکا یعنی بہت منھ پھاڑ کر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور تھے آنحضرت مگر مسکراتے یعنی اکثر اور
کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بیچ باب ضحک رسولخدا کے آیا ہے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے اوسی عائشہ سے کہ تحقیق رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نتھے سپے درپے اور متصل کرین کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننے والے پر مانند پے درپے کلام کرنے تمھارے کے ف ع کہ متعارف
ہے تم مین کہ نہایت ملے ہوتے ہین الفاظ بلکہ کلام اُنکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ نے ت کہ تھے حضرت کلام کرتے جدا جدا
کہ اگر گنتا اُسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اُسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننے کا تو ممکن تھا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ
عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِہْنَۃِ اَہْلِہٖ تَعْنِیْ خِدْمَۃَ اَہْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے اسود سے ف ح اسود بڑے تابعی ہین زمانہ نبوت کا اُنھون نے پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث
سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتے اور فقیہ اور بہت حدیث روایت
کرنے والے ہین ت کہا اسود نے کہ پوچھا مین نے عائشہ سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھر مین کہا عائشہ نے تھی شان یہ کہ ہوتے تھے آنحضرت
بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنے کے ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اُسکی کے اور جزم ہ کے اور تحریک اُسکی کے اوپر وزن کلمہ کے خدمت جیسی کہ تفسیر
کی راوی نے ت کہ مراد رکھتی تھین عائشہ مہنۃ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودھ دوہنے بکری کے اور گانٹھنے جوتی کے
اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہے ت پس جب
آتا وقت نماز کا نکلتے حضرت نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض رکھتے کسی گھر والے سے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ
قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَہُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَہَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہین اختیار

دیے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے اور لیتے آسان ترین اُنکا جب تک کہ نہوتا وہ کام آسان سبب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرت دور ترین لوگوں کے اُس کام سے **ف** ح اس حدیث میں کلام کیا ہو علمانے کہ تخیر عام ہو کہ پروردگار تعالی کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخیر کے اللہ تعالی کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہو مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسے کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونے خزانوں زمین کے کہ اُسکے مشغول ہونے میں احتمال نہ فارغ ہونے کا واسطے عبادت کے ہو اور درمیان کفاف معیشت کے پس مراد گناہ سے امر نسبی ہو اور مراد اُس سے گناہ نہیں ہو بسبب ثبوت عصمت کے کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار میں کہا کہ اگر مراد ہو تخیر جانب کافروں اور منافقوں کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امروں میں سے ظاہر ہو اور اگر مسلمانوں کے جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہو کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخیر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے اسلیے کہ مجاہدہ کہ پہونچا وے ہلاک کو جائز نہیں ہو اور یا مراد تخیر خدا کے جانب سے ہو درمیان اُس چیز کے کہ اُسمیں دو عقوبت ہیں یا ایک عقوبت ہو یا مراد درمیان اُنکے اور درمیان کفار کے جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا میں درمیان مجاہدہ کے عبادت میں یا اقتصا میں قدر بت اور نہیں بدلا لیا حضرت نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں یعنی جو کہ متعلق ہو اُنکے نفس سے کبھی مگر یہ کہ کیجاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اُسکا پس سزا دیتے تھے واسطے اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے بسبب اُس حرمت کے **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہو کہ بدلہ نہیں لیتے تھے آنحضرت واسطے حاجت نفس اپنے کے پس اشکال نہیں آویگا اُسپر کہ آنحضرت حکم کرتے تھے اُن لوگوں کے قتل کرنیکا کہ ایذا دیتے تھے اُنکو اسلیے کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا بھی تو کرتے تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے (وَ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو اسی عائشہ رضی سے کہ نہیں مارا آنحضرت نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرت نے بعض اوقات اپنی سواری کے جانور کو مارا ہو کبھی اپنے ہاتھ سے نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر آتا ہو اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان اُنکی کے اور واسطے بہت واقع ہونے ضرب اُن دونوں کے اور واسطے احتیاج مارنے اُنکے کے اگرچہ جائز ہو کچھ مارنا بشرط لیکن اولی ترک ہی ہو کہا علمانے بخلاف اولاد کے کہ اُسکی تادیب بھی اولی ہو اور سبب اُسکا یہ ہو کہ اولاد کو جو مارتے ہیں تو اُسکی اصلاح ہی کے لیے مارتے ہیں پس نہ اولی ہوا وہاں عفو بخلاف مارنے ان دونوں کے کہ وہ حظ نفس کے لیے ہوتا ہو اکثر پس اولی ہوا عفو اُن دونوں سے واسطے محافظت خواہش نفس کے اور روکنے غصہ کے **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا میں **ف** ع ح پس حضرت نے قتل کیا ابی بن خلف کو احد میں پھر نہیں ہو مراد اُس سے جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کے فقط بلکہ داخل ہیں اسمیں حدود اور تعزیریں وغیر ذلک بھی **ت** اور نہیں پائی گئی حضرت سے کوئی چیز کبھی یعنی نہیں پہونچی آنحضرت کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ ضرر کرے اُنکو پس بدلہ لیا ہو اُس چیز سے مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتے واسطے بزرگی کے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اَتٰى فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ) روایت ہو انس سے کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ میں پس نہ ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوتی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنے والا آنحضرت کے گھر والوں میں سے تو فرماتے آنحضرت کہ چھوڑ دو اُسکو ملامت کرو اسلیے کہ شان یہ ہو کہ اگر مقدر ہوتی ہو کوئی چیز ملتی ہو [illegible] تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کے سے ہو اگرچہ اُسکے ہاتھ سے ہوا ہو

حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیون کے ہاتھ سے اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت بقا ہی ت یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑے سے تغیر و تبدیل کے الفاظ مین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا کہ نہ تھے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھے چلانے والے بازارون مین جیسے کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتے ساتھ برائی کے برائیکا ولیکن معاف کرتے یعنی باطن مین اور درگذر کرتے یعنی ظاہر برائی کرنیوالے سے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین (وَعَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتے تھے آنحضرت کے صفات و اخلاق سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے اور قبول کرتے دعوت مملوک کی یعنی مملوک ماذون کی چہ جاے آزاد کی اور سوار ہوتے خر پر ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بے تکلفی کے اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف و رنفی تکبر کے برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کے ت البتہ تحقیق دیکھا مین نے آنحضرت کو غزوہ خیبر کے دن سوار خر پر کہ باگ اسکی پوست خرما کی تھی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر بھی بے تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتے اسمین اور کام کرتے آنحضرت اپنے گھر مین جیسے کہ کام کرتا ہی ایک تمھارا اپنے گھر مین اور کہا عائشہؓ نے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے جوین دیکھتے تھے اپنے کپڑے مین ف ع ح یعنی کپڑے مین دیکھتے تھے کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہ اس روایت کے کہ جون حضرت کو ایذا نہ دیتی تھی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کے کپڑے اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑتی اور امام فخر الدین رازی سے نقل کیا کہ مکھی آنحضرت پر نہین بیٹھی تھی اور پشہ اور مانند اسکی نے حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتے آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کر لیتے دوسرے کو کم فرماتے کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہؓ کا کہ حضرت ایک آدمی تھے یہ تمہید ہی اسکی کہ جو بعد اسکے کہتی ہین اسلیے کہ جب انھون نے دیکھا اعتقاد کفار کا یہ کہ نبی کے منصب کے لائق یہ نہین ہی کہ کرے وہ چیز کہ کرتے ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کے مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتے ہین افعال عادیہ دنیہ سے ازراہ تکبر کے جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نے کہنا کفار کا مالهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہؓ نے انکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھے مخلوقات خدا تعالی سے اور ایک شخص تھے اولاد آدم سے کہ شرف دیا تھا اللہ تعالی نے انکو بسبب نبوت اور رسالت کے اور گذران کرتے تھے حضرت ساتھ خلق کے بہ خلق اور ساتھ حق کے بہ صدق پس کرتے تھے جو کچھ کہ کرتے ہین لوگ اور اعانت کرتے تھے انکی انکے کامون مین ازراہ تواضع کے یا واسطے رہنمائی لوگون کے طرف تواضع کے اور دفع کرنے ترفع کے ساتھ تبلیغ رسالت کے جانب حق سے طرف خلق کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی خارجہ بیٹے زید بیٹے ثابت کے سے کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس کہ باپ اسکا ہی پس کہا انھون نے زید کو کہ روایت کر ہمسے حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی ف ۶ اور مراد انکی یہ تھی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے ت کہا زید نے کہ تھا
مین ہمسایہ حضرت کا پس تھے حضرت جب اترتی اُنپر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میرے کہ بلا لاوے مجکو پس آتا مین آپکے پاس پس لکھتا مین وحی حضرت کے حکم
سے ف ۶ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن مین اور مجھے زیادہ حال معلوم ہی حضرت کا بہ نسبت اورونکے ت پس تھی
عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی مذمت اُسکی یا تعریف اُسکی بسبب ہونے اُسکی کے مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے
اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اُسکا حضرت ساتھ ہمارے اور جسوقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ح ع مراد ہی بیان
کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کے اُن چیزون کے کہ متعلق عادات و احوال لوگون کے ہین لیکن ایسی
چیزین کہ مکروہ و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت انکو اور ذکر کیجاوین مجلس شریف انکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہین ہی
اس روایت کے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین کبھی فائدہ علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ بھی ہوتے ہین
اور بر تقدیر خالی ہونے ذکر کے فائدون مذکور سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات مین بھی کلام کرتے تھے تا معلوم کرلین جواز اُسکا اور ایسا
بیان واجب تھا آنحضرت پر ت پس یہ سب احوال و حکایات بیان کرتا ہون مین تم سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع مقصود اس
جملہ سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اُسکے کا ہی (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ
حَتّٰی یَکُوْنَ ہُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْہَہٗ عَنْ وَجْہِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ہُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْہَہٗ عَنْ وَجْہِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور
روایت ہی انس سے کہ تحقیق تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اُسکے ہاتھ سے یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ
اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین رہنے دیتے نکال لیتے نہین جب تک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرت کے کمال صبر اور تواضع پر
اور نہ پھیرتے آنحضرت روے مبارک اپنا اُس شخص کے مُنہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہین دیکھے گئے آنحضرت آگے بڑھانے والے اپنے
زانوونکو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس مین برابر صف کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے جیسے کہ متکبر و جبار کرتے ہین اور بعضون نے
کہا مراد یہ ہی کہ بیٹھنے مین زانو اُٹھاتے نہین بقصد تعظیم مجلس والونکے اور بسبب رعایت ادب اور تعلیم اصحاب کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد رکبتین سے دونون قدم ہین اور
انکا آگے بڑھانا عبارت ہی انکے دراز کرنے سے اہل مجلس مین یعنی انکے سامنے پانوں پھیلا کر نہ بیٹھتے بہ پاس ادب کے اور ان سب باتون مین تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح
بھائی مسلمان کی خاطر داری اور تعظیم و تکریم کیا کرین (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے
کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنے کے اللہ پر اور اعتماد کرنیکے اُسکے خزانون پر اور یہ خاص نسبت
ذات شریف کے تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے والا ثابت ہوا ہی کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور نہ متحمل ہونے
اور قلت صبر انکی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ الصَّمْتِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت
ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نے روایت کیا ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت
نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ
مین (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ اَوْ تَرْسِیْلٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کے کلام مین ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے ت نقل کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ہٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنَۃٍ فَصْلٍ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ

نہین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پے در پے مانند پے در پے بات کرنے تمہارے کے کہ عادت رکھتے ہو ولیکن تھے آنحضرت کلام کرتے ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتے کلمے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بہت ہو مسکرانے مین آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا تھا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُکْثِرُ اَنْ یَرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَاءِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ تھے آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتے بات کرتے بہت کرتے اٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تھے آنحضرت دیکھتے آسمان کی طرف حالت کلام کرنے مین بانتظار اترنے جبرئیل کے اور وحی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَارَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِبْرَاہِیْمُ اِبْنُہٗ مُسْتَرْضِعًا فِیْ عَوَالِی الْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ یَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَیَدْخُلُ الْبَیْتَ وَاِنَّہٗ لَیُدَّخَنُ وَکَانَ ظِئْرُہٗ قَیْنًا فَیَاْخُذُہٗ فَیُقَبِّلُہٗ ثُمَّ یَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاہِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ اِبْنِیْ وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَہٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رَضَاعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے عمرو بن سعید سے کہ روایت کی انس سے کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرت کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے دودھ پینے والے بیچ بلندیون مدینہ کے یعنی ان گانون مین کہ جانب بلند مدینے کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بھی ادھر ہی تھین دایہ انکی وہان رہتی تھی پس تھے حضرت کہ جاتے وہان یعنی واسطے دیکھنے اور خبر لینے بیٹے اپنے کے اس حال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کے ہوتے تھے پس داخل ہوتے آنحضرت گھر مین یعنی دودھ پلانے والی کے اور حالانکہ دھوان گھوٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دھوئین دھار مین جاتے بسبب شفقت ومہربانی بیٹے اپنے کے تھا دایہ ابراہیم کا لوہار **ف** ح لفظ ظئر بوزن ظ معجمہ کے زبر سے اور ہمزہ کے جزم سے یعنی دایہ کے کہ اُس عورت کو بھی کہتے ہین کہ دودھ پلاتی ہو کسی کے بچے کو اور اسکے خاوند کو بھی کہتے ہین کہ جسکو انگا بھی کہتے ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اسکے خاوند کا نام ابو سیف **ت** پس لیتے آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتے انکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کر کے پس جسوقت کہ وفات کیے گیے ابراہیم فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا چھاتی مین یعنی مدت شیرخوارگی مین اور بلا شبہ اسکے لیے دو دایہ ہین کہ وہ دودھ پلاتی ہین اسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودھ پلانے اسکے کی بہشت مین **ف** ع یعنی وہ بعد مرنے کے بہشت مین داخل ہوے مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے انکو کہ مدت شیرخوارگی تک کہ دو برس ہین دودھ پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹے ہونے انکے کے اور وہ سولہ مہینہ کے تھے جب مرے تھے یا سترہ مہینہ کے پس دودھ پلایا انکو دو عورتون نے بقیہ دو برس تک **ت** نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَہُوْدِیًّا کَانَ یُقَالُ لَہٗ فُلَانٌ حَبْرٌ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَنَانِیْرُ فَتَقَاضَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ یَا یَہُوْدِیُّ مَا عِنْدِیْ مَا اُعْطِیْکَ قَالَ فَاِنِّیْ لَا اُفَارِقُکَ یَا مُحَمَّدُ حَتّٰی تُعْطِیَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَکَ فَجَلَسَ مَعَہٗ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ وَالْغَدَاۃَ وَکَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَہَدَّدُوْنَہٗ وَیَتَوَعَّدُوْنَہٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ یَصْنَعُوْنَ بِہٖ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَہُوْدِیٌّ یَحْبِسُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاہِدًا وَغَیْرَہٗ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّہَارُ قَالَ الْیَہُوْدِیُّ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَشَطْرُ مَالِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمَا وَاللّٰہِ مَا فَعَلْتُ بِکَ الَّذِیْ فَعَلْتُ بِکَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰی نَعْتِکَ فِی التَّوْرٰۃِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُہَاجَرُہٗ بِطِیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَیٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَہٰذَا مَالِیْ فَاحْکُمْ فِیْہِ بِمَا اَرَاکَ اللّٰہُ وَکَانَ الْیَہُوْدِیُّ کَثِیْرَ الْمَالِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ) اور روایت ہے علیؓ سے کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اسکو فلانا کہ کنایہ ہے اُسکے نام سے عالم علمائے یہود سے تھے اُس

یہودی کے لیے آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اُس نے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اُسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میرے وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میرے پاس کچھ کہ دوین تجکو بدلے دینارون کے اُس یہودی نے کہا پس تحقیق مین نہ جدا نہین ہونیکا تم سے اے محمد تاکہ تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اُسکو پیغمبر صلعم نے اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھسے اور نہین چھوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹھ جاتا ہون مین ساتھ تیرے اور نہین جانیکا سامنے تیرے سے پس بیٹھے آنحضرت ساتھ اُسکے پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی **ف** ح ع اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اُسکے ساتھ بیٹھے رہے اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھے رہے یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر تر ہی **ت** اور تھے اصحاب رسولخدا صلعم ڈراتے اُس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈرا دیتے اُسکو یعنی نکال دینے کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ یہودی کے یعنی ڈرانا اور ڈرکا دینا اُنکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا اُنکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والے پر اور غیر اُسکے پر **ف** ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی پس بغیر دین ادا کیے جو اُس سے جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہی کہ یہ مقام مقتضی اسی کا تھا یا اسلیے کہ مخاصمہ اُسکا قوی ہی روز قیامت کے اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اُسکا ساتھ لینے نیکیون مسلمان کے اُسکے لیے یا رکھنے برائی کے اُسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق دواب مین ہی اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے حضرت کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اُنکے ادا کرنے سے بسبب بغض دین کے اور یہ ظاہر تر ہی **ت** پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسولخدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مین نے ساتھ تمھارے جو کچھ کہ کیا مین نے یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکھون مین طرف صفت تمھاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت تمھاری کے ساتھ اُس صفت تمھاری کے کہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدایش اُسکی مکہ مین ہی اور جگہ ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اُنکا یعنی عظمت اُنکی شام مین ہی یعنی اور اُسکے نواح مین نہین ہی بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسولخدا کے ہو اور یہ مال میرا ہی یعنی نام لیا اُس مال کا یا اشارہ کیا اُسکی جگہ کی طرف پس حکم کرو اُسمین ساتھ اُس چیز کے کہ دکھاوے تمکو خدا تعالی **ف** ح ع یعنی جو مصرف لائق اسکا دیکھو اور اُسپر رائے تمھاری قرار پکڑے وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ مین صرف کیا اور جب نور ایمان کا اُسکے دل مین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بھی فدا کر گیا **ت** اور تھا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اُسکے حال و مآل بھی اُسکا اچھا ہوا نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوت مین (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ہی ساتھ اُسکے اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتے تھے **ت** اور کم کرتے بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوائے ذکر مذکور کے ذکر دنیا اور جو کچھ کہ متعلق اُسکے ہی کم کرتے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کے لغو ہی چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نے صیغت قطعۃ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط الوجیز پس اطلاق کیا اُسپر لغو کا بنظر صورت اور مبنی کے قطع نظر کرکے معنی سے اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ درصورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کے حق مین

فرمایا ہو و الذین ہم عن اللغو معرضون اور یہ جو بعضون نے کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کے ہی یعنے بالکل لغو نہ بولتے تھے اسلیے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین بھی مانند قلیلاً ما یؤمنون کے پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول اُنکے کے ویکثر ت اور دراز کرتے نماز یعنے خصوصاً جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کے اور کوتاہ پڑھتے خطبہ **ف** ح ع اسلیے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بیحد اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کے ہوگا والا جس جگہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بھی کرتے تھے اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کے کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی کی ہی جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہ مناجات رب کی پس مناسب اُسکے درازگی ہی اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے کی طرف خلق کے اور جگہ بلانے اُنکے کی طرف حق کے ہی اور اسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے **ت** اور نہ عار کرتے آنحضرت چلنے کی ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کردیتے اُن ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے (**وعن علی** اَنَّ اَبَا جَہْلٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِہٖ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِمْ فَاِنَّہُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی علی رضؓ سے کہ تحقیق ابو جہل نے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنے جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتے تجکو اور سچ تمہارا ہم پر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اُس چیز کو کہ لایا ہی تو اسکو **ف** ع یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جھٹلانے اُسکے کے تمکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہون کار دنیا مین خلق سے جھوٹ نہ بولین اور اُنپر جھوٹ نہ باندھین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندھین گے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا اسپر کہ جلتے تھے کہ اُنکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین **ت** پس اُتاری اللہ تعالی نے ابو جہل وغیرہ کافرون کے حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتو نکا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت کے دو وجہ لکھین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتونکو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہی مولی اپنے اُس غلام کو کہ لوگ اُسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھ کہ اُنسے کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو نہین جھٹلاتے ہین اسلیے کہ تو مشہور ہی ساتھ صدق اور امانت کے ولیکن خدا کی آیتونکا انکار کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتھ مضمون حدیث کے (**وعن عائشۃ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّہَبِ جَاءَنِیْ مَلَکٌ وَاِنَّ حُجْزَتَہٗ لَتُسَاوِی الْکَعْبَۃَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِکًا فَنَظَرْتُ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَکَ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ کَالْمُسْتَشِیْرِ لَہٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِیْلُ بِیَدِہٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِیًّا عَبْدًا قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَاْکُلُ مُتَّکِئًا یَقُوْلُ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ کَمَا یَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ رضؓ اگر چاہون مین یعنے درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلین میرے پہاڑ سونے کے آیا میرے پاس ایک فرشتہ یعنے درازقد جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اُسکی تھی برابر کعبہ کے یعنے درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر چاہے تو ہو پیغمبر بندہ یعنے موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنے اللہ تعالی نے اختیار دیا ہی پس اختیار کرو ان دونون باتون مین سے جو چاہو پس دیکھا مین نے طرف جبرئیل کے یعنے بطور مشورہ چاہنے کے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ

کیا جبرئیل نے طرف میرے کہ پست کر و نفس اپنا یعنے بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس کے ہے کہ پس التفات کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے مانند مشورہ چاہنے والے کے اُنسے پس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یعنے زمین کی طرف
یہ کہ پست کر و تم اپنے تئین **ف** ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت
اور غنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانے کی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ با عتبار غالب
احوال کے ہے اور اسلیے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم **ت** پس کہا مین نے کہ ہونگا
مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اُسکے کھانا نہ کھاتے تکیہ لگا کر اور فرماتے کہ کھاتا ہون مین جیسے کہ کھاتا
ہے غلام اور بیٹھتا ہون مین جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **ف** یعنے دو زانو مانند ہیئت نماز کے اور یہ افضل ہیئتون
کے ہے یا اُٹھاتے ایک زانو دو زانو مین سے حالت کھانے مین یا غیر اُسکے مین یا اُٹھاتے دونون زانو بطور گوٹ مار کے بیٹھنے کے اور یہ اکثر عادت
آنحضرت کی تھی **باب المبعث وبدء الوحی** باب ہے بیچ بیان بعث حضرت کے اور ابتداء وحی کے **ف** ع مبعث بمعنی بعث اور
زمانہ بعث کے اور بعث اُٹھانا اور بھیجنا اور مراد اُٹھانا اور بھیجنا آنحضرت کا ہے رسول کر کے طرف تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتھ زبر ب اور جزم
دال کے اور ہمزہ سے بمعنے آغاز یعنے شروع کے اور بدو ساتھ پیش ب اور دال کے اور واو مشددہ سے بمعنے ظہور کے دونون روایت مین
اور مآل دونون لفظون کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنے اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور
کلام خفی اور آواز اور اُس چیز کے کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی مین جلدی
سے اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کے کتنے قسمون پر ہے بعضون کو ساتھ سننے کلام اللہ تعالی کے جیسے کہ
موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اُسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج مین دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت
فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی ہیش رسے یعنے ڈالا گیا میرے دل مین یہ
مضمون اور کہتے ہین کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اُسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کے طرف واقع ہوئی ہے بمعنے الہام کے ہے
جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنے الہام کیا ہمنے موسی کی مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کے بھی آتی ہے جیسے کہ واوحیت الی الحوارین یعنے
امر کیا مین نے طرف حوارین کے اور بمعنی پیدا کرنے علم طبعی کے بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون
کی طبیعت مین یون رکھا واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ
بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ مین تیرہ برس اس حال مین کہ وحی بھیجی جاتی
تھی طرف اُنکے اس مدت مین پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی آنحضرت نے اس
حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے **ف** ع اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے کہا پینسٹھ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی
اور بعضون نے کہا ساٹھ برس کے تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونون برس ولادت اور وفات کے ملا کر ترسٹھ برس
کیے اور انس نے کسر کو حذف کر کے ساٹھ برس کیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ
عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے اُسی ابن عباس سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یعنی بعد نبی ہونے کے پندرہ[15] برس یعنی مع دو برسوں ولادت اور ہجرت کے سنتے تھے آواز یعنی جبرئیل کی کہ دائیں بائیں سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتے تھے روشنی سے اندھیری باتوں میں سات برس یعنے اُن پندرہ[15] برسوں میں سے اور نہیں دیکھتے تھے کچھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے روشنی نبوت کی نشانیوں میں سے سات برس تک اور نہیں دیکھتے تھے سوائے روشنی کے فرشتہ اور آٹھ[8] برس میں اُن پندرہ[15] برس میں سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت کے ف ع یعنی مکہ میں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سنا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کے تھا بیچ مدت اقامت مکہ کے کہ پندرہ[15] برس تھے اور تواریخ کی کتابوں اور اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کے تھا اور حکمت اسمیں حاصل کرنا اُنسیت اور الفت کا عالم ملکوت سے تھا تاکہ ظہور اُسکا یکایک سبب منہدم ہونے بنائے بشریت کا نہوت اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال میں کہ وہ پینسٹھ[65] برس کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالے نے اوپر تمام ہونے ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ) اور روایت ہے اُسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ ترسٹھ[63] برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس حال میں کہ وہ ترسٹھ[63] برس کے تھے یعنے بلا خلاف اور رہی خلافت اُنکی دو[2] برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرت کے زندہ رہے اتنے ہی چھوٹے تھے اُنسے اور وفات پائی حضرت عمرؓ نے اور وہ بھی ترسٹھ برس کے تھے ف ع اور بعضوں نے کہا اُنسٹھ[59] برس کے تھے اور بعضوں نے اور اور بھی اقوال اُنکی عمر میں نقل کئے ہیں کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا اُنکو ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ میں بدھ کے دن چھبیسویں[26] تاریخ ذی الحجہ کی سن تئیس[23] میں اور دفن کیے گئے اتوار کے دن دسویں محرم کو سن چوبیس[24] میں اور عمر اُنکی ترسٹھ[63] برس کی تھی اور بہت صحیح قول اُنکی عمر میں یہی ہے اور رہی خلافت اُنکی ساڑھے دس[10] برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئے ہفتہ کی رات میں بیچ بقیع کے اور عمر اُنکی بیاسی[82] برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی[88] برس کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی اُنکی عمر میں نقل کئے ہیں اور رہی خلافت اُنکی بارہ[12] برس اور حضرت علی خلیفہ ہوئے جسدن کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارویں[18] ذی الحجہ کی سن پینتیس[35] میں اور مارا اُنکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترویں تاریخ رمضان کی سن چالیس[40] میں اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کے اُسکے مارنے سے اور دفن کیے گئے نجف میں اور عمر اُنکی ترسٹھ[63] برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہیں اُنکی عمر میں اور رہی خلافت اُنکی چار[4] برس اور نو[9] مہینے کچھ دن اوپر نقل کی یہ مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت ترسٹھ[63] برس کی حضرت کی عمر میں اکثر ہیں ف ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتوں کے اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہے کہ دس[10] برس تھے یا تیرہ[13] یا پندرہ[15] روایتیں تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہے واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل میں تھی بموجب روایت صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہے اسپر اور اتفاق کیا ہے علما نے اسپر کہ پیدا ہوئے آنحضرت پیر کے دن ربیع الاول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہے کہ بارھویں[12] تاریخ تھی یا اٹھارویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارھویں کو وقت چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ

فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری
فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم
الانسان ما لم یعلم فرجع بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذہب عنہ الروع فقال
لخدیجۃ واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب
المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ بن نوفل ابن عم خدیجۃ فقالت لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک
فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ہذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسی یا لیتنی
کنت فیہا جذعا یا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ہم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا
عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا مؤزرا ثم لم ینشب ورقۃ ان توفی وفتر الوحی متفق علیہ وزاد البخاری حتی حزن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما
بلغنا حزنا غدا منہ مرارا کی یتردی من رؤس شواہق الجبل فکلما اوفی بذروۃ جبل لکی یلقی نفسہ منہ تبدی لہ جبرئیل فقال یا محمد انک رسول اللہ حقا
فیسکن لذلک جاشہ وتقر نفسہ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا یعنے حضرت سے سُنکر یا کسی صحابہ سے اسلیے کہ عائشہ ابتداے نبوت مین
حاضر نتھین پہلی چیز کہ شروع کیے گئے ساتھ اُسکے آنحضرت وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تھا سوتے مین **ف** ع ح اور کہتے ہین کہ یہ حال چھ مہینے
تک تھا اور حقیقت خواب سچ کی یہ ہے کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالی سوتے کے دل مین یا اُسکے حواس مین کچھ کچھ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہے اُنکو جاگتے مین
اور اللہ تعالی قادر ہے کہ کرے جو کچھ چاہے نہین منع کرتی ہے اُسکے فعل کو نیند اور نہ غیر اُسکے پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہے جاگتے مین جیسے کہ دیکھتا
ہے اُسکو سوتے مین **ت** پس تھے حضرت کہ نہین دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اُسکی مانند سفیدی دم صبح کے یعنے ظاہر اور ہویدا ہوتی بے
آمیزش ابہام واشتباہ کے پھر دوست کی گئی طرف آنحضرت کے خلوت **ف** ح اور یہ ابتداے قصہ سے ہے پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی سے
ت اور تھے آنحضرت کہ خلوت مین رہتے بیچ غار حرا کے **ف** ع حرا ساتھ زبر ح مہملہ اور مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر اور
قصر کے کہا ہے نام ایک پہاڑ مشہور کا ہے مکہ مین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر بھی پڑتی ہے اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اُس مکان کا یہی ہو اور
آیا ہے کہ عبد المطلب نے بھی اصحاب فیل کے واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تھی کہا نووی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف
بندون کی ہے اور دوست کی گئی طرف حضرت کے خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہے اور انقطاع ہوتا ہے
الفت کی چیزون بشریہ کے سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ افضلیت خلوت اور جلوت
اور اختلاط اور عزلت کے اور صحیح یہ ہے کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبرہ اپنی کے بیچ محل اپنے کے افضل اور اکمل ہے یعنے اگر خرابیان اور فساد دین
کا لوگون کے ساتھ رہنے مین ہو اور کوئی اُسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہے اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اُسکی تعلیم کے ہین اور جانتا ہے
کہ لوگون کو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہے **ت** پس عبادت کرتے آنحضرت اُس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سے معنی عبادت
کرنے کے ہے اور عبادت کرتے متعدد راتون مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب تر ہے ساتھ خلوت کے اور متعدد کی جو قید
لگائی مراد اس سے قلت ہے اور بعضون نے کہا احتمال ہے یہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہے گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتے اُس غار مین پہلے
اُسکے کہ مائل اور مشتاق ہون اپنے اہل کی طرف **ف** ع یعنی عبادت کرتے اور جبکہ گھر کے لوگون کی خبر لیتے اور ادائے حقوق اُنکے کی طرف دل
کھینچتا مکہ مین آتے اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یہ بیچ آیا ہے جگہ ینزع کے **ت** اور توشہ لیجاتے واسطے عبادت کرنے راتون متعددہ کے

پھر پھرتے طرف خدیجہ کے اور توشہ لیجاتے واسطے مانند مدت اُن راتون کے ف ح ع حاصل یہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتے کہ جاتے عبادت کے لیے اور پھر آتے توشہ لینے کے لیے تا کہ خاطر جمع سے عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف رکھتے ہین کہ آنحضرت پہلے نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون مین سے تھے یا اپنی عقل سے اچھا جانکر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت مین سے جو کچھ کہ اولی اور افضل پاتے کرتے اور اگر تابع شریعت کے تھے وہ توکس شریعت کے تھے مختار یہ ہی کہ تابع دین ابراہیم کے تھے اور اسلیے ایک روایت مین بجاے تحنث کے تحنف ف سے بھی آیا ہی یعنے عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کے دل مین آیا تھا اُس سے پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتے تھے بغیر اتباع شریعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتھ فکر کے تھا یا ذکر کے اور صحیح یہ ہی کہ ساتھ ذکر کے تھا نہ فکر کے ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنے وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اس حال مین کہ آنحضرت غار حرا مین سے تھے پس آیا حضرت کے پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھ یعنی کچھ پس کہا آنحضرت نے نہین مین پڑھ جانتا ف ع ح یعنی اچھی طرح نہین پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکھنے فرشتہ اور ہیبت مقام کے سے آئی اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ یہ فرمایا آنحضرت نے اس سبب سے کہ حضرت اُمی تھے اور امی وہ ہی کہ پڑھ نجانے اسلیے کہ پڑھنا غیر کے پڑھانے اور تعلیم کرنے سے ساتھ امی ہونے کے منافات نہین رکھتا خصوصًا نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامہ کے پڑھنے سے رکھتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہی کہ لکھنا نجانے اور کتاب نہ پڑھے اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہا پڑھ سو پس آنحضرت نے کہا نہین پڑھ سکتا مین اور اس کپڑے مین کچھ لکھا نہین دیکھتا مین کیا پڑھون اور یہ معنے انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس پکڑا اُس فرشتے نے مجکو اور بھینچا مجکو یہان تک کہ پہونچا وہ مجھسے مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کے اور رفع اور نصب دال کے ہی پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہ ہونگے کہ پہونچے جبرئیل مجھسے مشقت کو یعنی خوب پہونچا مجکو کہ مشقت اُٹھائی پہونچنے سے اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہ ہون گے کہ پہونچی مشقت مجھسے نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اُٹھائی مین نے اور یہ بھینچنا تصرف کرنا تھا جبرئیل کا حضرت کے وجود شریف مین ساتھ داخل کرنے نور ملکوت اور وحی کے حضرت کے باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کے اُٹھانیکے ہون ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبرئیل نے اور کہا کہ پڑھ پس کہا مین نے کہ نہین پڑھ سکتا مین فرمایا آنحضرت نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ پس کہا مین نے نہین ہین پڑھنے والا پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جسنے پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سے چاہ کہ جسنے پیدا کیا ہی سب کچھ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو قرآن سے اترا ہی سورۂ اقرا ہی اور یہی صواب ہی کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اتری ہی اور یہ قول کچھ نہین ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ سورۂ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونے وحی کے جو پھر وحی آنے لگی تو اول یہی اتری ہی اور یہ حدیث دلیل اُن لوگون کی ہی کہ جو کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورۂ نہین ہی بلکہ فصل کے لیے اُتری ہی ت پیدا کیا انسان کو جمے ہوے خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کیے بواسطہ قلم کے بہت سے علم ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی کہ سبب اور باعث نگاہ رکھنے تمام زمین اور آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اُس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سے لکھے جاتے ہین اور صاحب کشاف نے کہا کہ یہ قلم اللہ تعالی کے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکھے جاتے ہین ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ

نہ جانتا تھا **ف** ع یعنی ممکن نہ تھا کہ اپنی قدرت سے معلوم کرسکے چیزین نو پیدا مکان اور زمان مین اور ہوسکتا ہی کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنی آنحضرت پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کے وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما **ت** پس پھرے ساتھ اُن آیتون کے پیغمبر خدا طرف مکہ کے اس حال مین کہ کانپتا تھا دل آپکا یعنے بسبب شدت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپ کے دل مین پس آئے آنحضرت حضرت خدیجہ کے پاس اور فرمایا دو بار تاکید کے لیے بسبب لاحق ہونے تپ ولرزہ کے مارے ڈر کے کہ اُڑھاو مجکو کپڑا پس اُڑھایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا آپسے ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئے پس فرمایا خدیجہؓ کو اس حال مین کہ پہونچائی آنکو خبر اس ماجرے کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر **ف** ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہوجاؤن یا دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہونیکا بار نبوت کے اُٹھانے سے یا نہ صبر کرنیکا او پر ایذاے قوم اور قتل اور جھٹلانے کے یا ڈر تھا مفارقت وطن کا **ت** پس کہا خدیجہؓ نے یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبھی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو ناتے دارون سے یعنے اگرچہ وہ انقطاع کرین تم سے اور سچ بولتے ہو **ف** ع ح یعنے اگرچہ وہ جھوٹ بولین تمسے یا جھٹلاوین تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تو دی الامانۃ یعنے ادا کرتے ہو تم امانت کو **ت** اور اُٹھاتے ہو تم بوجھ کو **ف** ح لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کے بھی آتا ہی اسلیے کہ خبرگیری اُنکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اُٹھاتے ہو محنت کل کی اور قبول کرتے ہو محنت کل کو یعنے جو کہ بھاری ہین یعنی عیال وغیرہ اُنکی خبرگیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اُٹھانے کل کے خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غریبون پر **ت** اور کماتے ہو مال خیر کے لیے اور دیتے ہو محتاج کو **ف** ح لفظ تکسب ساتھ زبر ت کے صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کے بھی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتے ہو غیر اپنے کو یعنی مال دیتے ہو لوگون کو کہ اُس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتے ہو مال کو خیر کی جگھون مین اور بعضے مراد معدوم سے فقیر رکھتے ہین کہ میت کے حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اُسکے لیے یعنے فقیرونکو کسب مین لاتے ہو ساتھ دینے مال کے **ت** اور مہمانی کرتے ہو مہمان کی یعنی کھلاتے ہو اُسکو اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر حادثون حق کے **ف** ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کے درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کے اُسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہو اُسکو اُس آفت سے اور نوائب حق اسلیے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کے مانند اسراف اور غصب اور مانند اُنکے کے درماندہ نہو کہ مدد کرنی اُسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اُسپر کہ اچھے اخلاق اور اچھی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنے سے اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہؓ نے بسبب متصف ہونے آنحضرت کے ساتھ اچھے اخلاقون کے اور اچھی صفتون کے اوپر نہ پہونچنے مکروہات کے دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہؓ کے اور کیونکر نہو کہ مدتہا سے مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسی کو اُنکے ساتھ اُنکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اُسکے منھ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کے لیے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی امر سے تو اُسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کرے اسباب سلامت کے اُسکے آگے اور اُسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تھین حضرت کی پہلی نبوت سے **ت** پھر لیگئین آنحضرت کو خدیجہؓ طرف ورقہ بیٹے نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہؓ کے تھے **ف** ح اسلیے کہ خدیجہؓ ہین بیٹی خالد بیٹے اسد بیٹے عبد العزی کی اور ورقہ بیٹے نوفل بیٹے اسد کے اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واو اور را اور قاف کے ہی اور وہ نصرانی ہوگئے تھے جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین ترجمہ کیا تھا اور بہت بڈھے اور اندھے ہوگئے تھے **ت** پس کہا خدیجہؓ نے ای میرے چچا کے بیٹے سن اپنی بھتیجے سے **ف** ح آنحضرت سے جو کچھ کہتے ہین اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسرے کو بھتیجا اور چچا کہتے ہین اور یہان بھتیجا کہا آنحضرت کو بسبب شاب کے اور ورقہ کے کہا ایک شاخ کہ یہ کہا خدیجہؓ نے ازراہ تعظیم کے نہ ازراہ حقیقت کے **ت** پس کہا واسطے حضرت کے ورقہ نے ای بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے خبر اُس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنے فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے ف ح ناموس وہ شخص
کہ بھید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین اور
حضرت موسیٰ پر اُترنا کہا نہ عیسے پر واسطے عظیم الشان ہونے موسیٰ کے اور جامعیت کتاب شریعت اُنکی کے اگرچہ ذکر عیسیٰ کا مناسب تر تھا دین نصرانیت کے
ت ای کاشکے مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کے جوان قوی کاشکے مین ہوتا زندہ یعنے اگرچہ نہوتا قوی اُسوقت کہ نکالے گی تجکو قوم تیری یعنے
قرابتی تیرے کفار قریش تیرے شہر سے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالین گے مجکو وہ کہا ورقہ نے ہان نکالینگے تجکو اور سبب اسکا یہ ہی
کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی مانند اُس چیز کے کہ لایا تو یعنے نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکھا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنے
جو کوئی پیغمبر ہوا اُسکو کافرون نے دشمن رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاوے مجکو دن تمہارا یعنی اُن دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دے
اور نکالے اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مرگئے ف ح جاننا چاہیے کہ بیچ ایمان ورقہ کے آنحضرت
پر کچھ خلاف نہین ولیکن اُنکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کے ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتداے احوال مین ہی
جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکے کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف
ہوئی کہتے ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہین چھ مہینے تک اور بعضے اڑھائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی سے درمیان اقرأ
اقرأ اور یا ایہا المدثر کے نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اترنے قرآن کی ہی جبرئیل آتے تھے لیکن قرآن نہین لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تھی
کہ تا جاتا رہے آنحضرت سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت دیر ست کہ دلدار پیامے نفرستاد + ننوشت سلامی و کلامی نفرستاد
ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہانتک کہ غمگین ہوئے آنحضرت بیچ
اُس چیز کے کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث کے سے کہ درمیان
مین واقع ہوا ہی فعل کے اور اُسکے مصدر منصوب کے یعنی مفعول مطلق کے کہ حزنا ہی ت غمگین ہوے اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئے
صبح کو بسبب غم کے کئی بار تاکہ گر پڑین اونچے پہاڑون کی چوٹیان پر سے ف ح یعنی چاہتے تھے کہ اپنے تئین پہاڑون کے اوپر سے ڈالدین اور
ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے ت پس جبکہ پہونچتے اوپر پہاڑون کے تاکہ ڈال دین اپنے تئین
پہاڑ سے ظاہر ہوتے اُنکے لیے جبرئیل اور کہتے ای محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسولخدا کا ہی برحق سب آفتون سے امن مین آیگا
اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوے ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنے کے
حضرت کے دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنے اضطراب سے (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰی كُرْسِيٍّ بَيْنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰی هَوَيْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ
رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ انھون نے سنا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے سے یعنے چند روز پھر حاصل ہونے اُسکے سے پے در پے فرمایا پس اُسوقت کہ مین چلتا تھا یعنے زمین مکہ مین
بیابان حرا کے سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا مین بیٹھا
ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کے پس ڈرایا گیا مین اُس سے ڈرائے جانا یہان تک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گھر والون

پاس اور کہا مین نے کپڑا اڑھاؤ مجکو کپڑا اڑھاؤ مجکو پس کپڑا اڑھایا اُنھون نے مجکو پھر اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ اور ڈرا خلق
کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح بطرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اُسکو ساتھ
تعظیم کے یعنے اُسکے غیر کو ویسا بڑا نجان اور کہہ اُسوقت کہ پیش آوے تجکو اُسکے غیر سے کچھ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہؓ نے اور خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی ت اور اپنے کپڑون کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضون نے کہا مراد کپڑون سے
صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کے ترک پر مداومت کر اور ظاہر
یہ ہی کہ یہ اقتصار ہی راوی سے اسلیے کہ تتمہ اسکا یہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سے
یہ حدیث یون روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا مین نے داہنے اپنے اور بائین
اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پھر نظر کی مین نے اوپر اپنے پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا
مین اور پھرا مین طرف خدیجہؓ کے اور کہا مین نے کپڑا اڑھاؤ مجکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہؓ نے پھر آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ
فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ
سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابوجہل کا ہی اور اسلام لایا پہلے فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی
آپکو وحی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہی میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے یعنے مشابہ ہوتی ہی آواز اُسکی ساتھ آواز گھنٹال کے
اور یہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھپر ف ع یعنے سمجھنے مقصود مین اسلیے کہ سمجھنا معنی کا اُس کلام سے کہ مانند گھنٹال کے ہو زیادہ مشکل ہی سمجھنے
کلام ایک مرد کے سے ساتھ خطاب کرنے معہود کے ت پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون
اُسسے اُس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہی میرے لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتے تھے پس کلام
کرتا ہی مجھسے فرشتہ پس یاد رکھتا ہون مین اُس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہی علما نے کہ واسطے استفادہ اور افادہ کے درمیان کلام کرنے والے کے اور
سننے والے کے مناسبت شرط ہی اور یہان دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے جدا
کرتی تھی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کے
ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اُس تقدیر پر ہی کہ صلصلہ غیر وحی کے ہو جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کے سے معلوم ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ
صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اُس آواز کے پہلے ہونے مین یہ تھی کہ تا آنحضرت کو اسطرف متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جاوے وحی
کے سننے کے لیے اور اُسمین غیر وحی کے لیے جگہ نرہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے فکر کے اور توجہ کے اُسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہؓ
نے اور البتہ دیکھا مین نے حضرت کو کہ اُترتی تھی اُنپر وحی بیچ دن نہایت سردی کے پس منقطع ہوئی وحی حضرت سے اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اُنکی بہاتی تھی
پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات قسم اول مین ہوتی تھی اور ہو سکتا ہی کہ دوسری قسم مین بھی یہ بات پیش آتی ہو (وَعَنْ عُبَادَةَ
بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ
رَفَعَ رَاْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا اُس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اُتاری جاتی اُنپر وحی غمگین کیے جاتے

بسبب شدت اُترنے اُسکے کے ف ع معنی یہ ہین کہ حضرت ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اُس شخص کے کہ گھیرلے اُسکو
غم اور اسلیے فرمایا اللہ تعالی نے لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس بلحاظ
اُمت کے حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھیے یہ مستحق اسکے ہون ت اور متغیر ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اُترتی وحی حضرت پر
جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپکے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی وحی اور دور کیجاتی وہ حالت حضرت سے اُٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے
ف ح یعنی اور صحابہ بھی اُٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنے حال آنحضرت کے تھا اُنمین یا بسبب موافقت اور اتباع کے واللہ
اعلم (وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون
قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح ہذا الجبل و
فی روایۃ ان خیلا تخرج بالوادی تریدان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال ابو لہب تبا لک
الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ (اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اُنسنے جبکہ اُتری یہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت
نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلے آنحضرت یہان تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلونکو نام بنام ای اولاد فہر کی ای اولاد عدی کی پکارتے تھے
قریش کے بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوے سب قبیلہ اور بطون پس ہو امرد یعنی اُنکے بڑون مین سے جب نہ طاقت رکھتا کہ آپ باہر نکلے یعنے بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا
کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیے ہو اور کیا غرض ہی پس آیا ابولہب کہ چچا حضرت کا تھا اور قریش ہمراہ اُسکے آے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر
دو تم مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلے ہین اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت ہین یون آیا ہی کہ سوار نکلے ہین جنگل ہین یعنی مکہ کے اس حال ہین کہ چاہتے ہین
وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنیکے لیے یعنے رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگے مجکو اس خبر دینے مین کہا اُنھون نے ہان سچا جانین گے نہین
تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگے عذاب سخت کے یعنی ڈراتا ہون کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبی
مین کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تھا تونے ہمکو پس اُتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ہلاک ہوجیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ
ف ح ع لفظ یدا زائد ہی یا مراد ہی دونون ہاتھون سے ذات اُسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھون سے ہوتے ہین اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا ذلک
بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نے اپنے دونون ہاتھون مین پتھر لیے اور آنحضرت کی طرف پھینکے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وعن عبد اللہ بن مسعود قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان
یعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا
حتی مال بعضہم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم
فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ
بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا
الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اُسوقت
کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسون مین یعنے گرد کعبہ کے ناگہان کہا ایک کہنے والے نے ف
ح یعنے ابی جہل نے اور بخاری کی روایت مین یہ بھی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنے والے نے الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنے کیا نہین دیکھتے ہو اس ریاکار کو [illegible]
[illegible] کے حق مین یہ بات کہی ت کونسا تم مین کھڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہی فلانے کی اولاد مین یعنے فلانے قبیلہ [illegible]

پس قصد کرے طرف نجاست اسکی کے کہ اوجھ مین ہوا ور طرف خون اُسکے کے اور پوست اُسکے کے کہ جسمین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پھر رہنے دے اُسکو یعنے اُن چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکھدے اُسکو درمیان دونون شانون آن حضرت کے پس اُٹھا اور گیا طرف اس چیز کے کہ ذکر کی گئین بدبخت ترین اُنکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابو جہل پس جبکہ سجدہ کیا آن حضرت نے رکھدیا اس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آن حضرت کے اور ٹھہرے رہے آن حضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسے وہ مشرک یہان تک کہ جھک گئے بعض اُنکے اوپر بعض کے مارے ہنسی کے یعنے اس بات سے خوش ہوے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کے یعنے اور خبر کی اُنکو اس ماجرے کی کہتے ہین کہ وہ ابن مسعود تھے پس آئین حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے آن حضرت سجدے مین یہان تک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہؓ نے اُسکو حضرت پر سے **ف** ع اور حضرت فاطمہ اُن دنون مین صغیر سن تھین اسلیے کہ وہ پیدا ہوئین تھین اُس حال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تھی **ت** اور متوجہ ہوئین فاطمہ اُن بدبختون پر بُرا کہتی ہوئین **ف** ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کے منھ در منھ اُنکو بُرا کہا اور اُنکو مجال مقابلہ کی اُنسے نہوئی **ت** پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنے ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اُنکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنے طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اُسکے یعنے علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر اُن اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی ابو جہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بھائی تھے اور ولید بن عقبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو **ف** ح یہ اشقیا تھے سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نے اُنکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا سزاے عمل کو پہونچے **بیت** لطف حق گرچہ مواسا ہا کند ۔ لیک چون از حد بشد رسوا کند **ت** کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کے ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا مین نے ان کفار مذکور کو ہلاک ہوے اور زمین پر پڑے ہوے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کوئین مین کہ کنوان بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی **ف** ح ع اور خطاب کیا آنحضرت نے اُنکو کہ ہمنے وعدہ خدا کا سچ پایا تمنے بھی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا کتاب الجہاد مین گذرا اور مارے جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالے جانا کنوئین مین باعتبار اکثر کے ہی والا کہتے ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین نتھا بلکہ حبشہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کے بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانے اور بھاری ہو جانے اُسکے کے کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہ کتب سیر مین مذکور ہی اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث مین اشکال کرتے ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین بدستور رہے باوجود پہونچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ تھا یہ فعل اُنسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کیے ہوے مشرک کے پس نہ باطل ہوئی نماز اُس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اُسکے کے اور نماز اُس سے پڑھ لیتے تھے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ہل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیہا جبریل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل [illegible] ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہؓ نے یا رسول اللہ

کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے **ف** ح جنگ احد مین بہت سختیان آنحضرت کو پہونچین تھین چنانچہ حدیث آئندہ مین بیان اُنکا آتا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ اشد ہی روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی مین نے اُنسے دن عقبہ کے بہت سخت اُن چیزون مین سے کہ دیکھی ہین مین نے اُنسے تمام عمر مین **ف** ح عقبہ زبرون سے راہ درمیان پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اُسکی طرف مضاف ہی اور اُسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہین جیسے کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت موسم حج مین وہان کھڑے ہوے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تھی کہ حج کے موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتے تھے یعنے لوگون کو رغبت اسلام اور اچھے کامون کی دلاتے تھے اور عذاب اور بُرے کامون سے ڈراتے اور آنحضرت وہان سے طرف قبیلہ ثقیف کے گئے اور ابن عبدیالیل بن کلال کو بھی کہ ثقیف کے سردارون مین سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا **ت** اُسوقت کہ پیش کیا مین نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبدیالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب دیا مجکو طرف اُس چیز کے کہ چاہا مین نے **ف** ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہان کے جاہلون اور نادانون نے ایذائین دین آنحضرت کو اور پتھر مارے اور خون آلودہ کیا **بیت**

زوراغیار واز دیوار سنگ یار می بارد * بلای در دمندان از در و دیوار می بارد *

ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تھا اوپر جہت اپنی کے چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تھا مین کہ کدھر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اُس غم اور صعوبت کے پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اُسکو قرن منازل بھی کہتے ہین پس اُٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان ہون مین نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کیے ہوے مجکو یعنے زیادہ عادت پر پس دیکھا مین نے پھر ناگہان اُس ابر مین جبرئیل تھے پس پکارا مجکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالی نے سُنا قول تیری قوم کا اور سُنا اُس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہی تمہارے پاس پہاڑون کے فرشتہ کو کہ پہاڑ روے زمین کے حوالہ اُسکے ہین تاکہ حکم کرو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ چاہو اپنی قوم کے حق مین یعنے عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اُنکا درمیان پہاڑون کے فرمایا آنحضرت نے پس پکارا مجکو پہاڑون کے فرشتہ نے یعنے مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کے کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اُسنے ای محمد بلا شبہ اللہ تعالی نے تحقیق سُنا قول تمہاری قوم کا اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بھیجا ہی مجکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتھ حکم اپنے کے یعنے جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دون مین اوپر دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈھانک دون **ف** ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑونکا ہی کہ مکہ اُنکے درمیان مین بستا ہی **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین چاہتا مین ہلاکت اُنکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالے اللہ تعالی اُنکی پشتون سے اُن لوگونکو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتھ اُسکے کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رَبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِیِّہِمْ وَکَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سے کہ اُنکو رباعیہ کہتے ہین روز احد کے **ف** ح رباعیہ ر کے زبر اور تخفیف ب سے اور بروزن ثمانیہ کے چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہین دو اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنے طرف کا ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کے یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سے اُکھڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اُس سے جدا ہو گیا تھا اور یہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اُسکے اسلام مین اور صحابی ہونے مین اختلاف ہی اور اُسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اُسکا آگے کا دانت گر پڑتا تھا **ت** اور زخم پہونچایا گیا حضرت کے سر مبارک مین **ف** ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کنل پہاڑ سے نیچے آپڑی اور حضرت کے زخم کر نیوالے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اور بھی صدمے حضرت کو پہونچے کہ کافرون نے میدان مین گڑھے کھودے تھے آنحضرت کا گھوڑا ایک گڑھے مین گر پڑا طلحہ رضی اللہ آئے اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے واجبہ طلحہ یعنے واجب کی طلحہ نے اپنے لیے بہشت اور دو کڑیان خود کی

پر تھا رخسارہ شریف مین بیٹھ گئین ایسی بیٹھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے دانتون سے انکو کھینچا اور دانت اُنکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون
آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوئی اُسکی لیے جنت **ت** پس شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے
تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح اور آیا ہو کہ حضرت علیؓ اپنی سپر مین پانی لاتے
اور فاطمہ زہرا نے نمدے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک مین بھرا اور بعضی روایتون مین آیا ہو کہ جب آنحضرت کے مزاج مین کچھ تغیر نے بحکم بشریت کے راہ پائی یہ آیت
نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہو کہ آنحضرت خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے
زمین پر پڑیگا تو اتریگا اُنپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لایعلمون اور آیا ہو کہ حضرت کے چہرۂ مبارک پر روز احد کے ستر ضربین تلوار کی لگین لیکن
بچایا اُنکو اللہ تعالیٰ نے اُن ضربون کے صدمون سے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم
فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ) اور روایت ہو ابو ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اُس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کے طرف دانتون اپنے کے
اور توڑ دیا نے اُنکے کے اُنکے ہاتھون سے اور فرمایا سخت ہو غضب خدا کا اُس شخص پر کہ قتل کرے اُسکو رسول خدا کا راہ خدا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** ح احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہو اور مراد رسول خدا سے یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر اسلیے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہو اور
جگہ اشتباہ کی نہین پس مقتول اُنکا واجب القتل اور دوزخی ہو بلا شبہ (وہذا الباب خال عن الفصل الثانی) اور یہ باب خالی ہو دوسری فصل سے **الفصل
الثالث** فصل تیسری (عن یحیی بن ابی کثیر قال سالت ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القران قال یایہا المدثر قلت
یقولون اقرا باسم ربک قال ابو سلمۃ سالت جابرا عن ذلک وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال لی جابر لا احدثک الا بما حدثنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شہرا فلما قضیت جواری ہبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت
عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت راسی فرایت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی وصبوا علی ماء باردا فنزلت یایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر و
ثیابک فطہر والرجز فاہجر وذلک قبل ان تفرض الصلوۃ متفق علیہ) روایت ہو یحیی بن کثیر سے کہ کہا پوچھا مین نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بیٹے عوف
کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہاے سبعہ مین سے ہین کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہو قرآن مین سے کہا یا ایہا المدثر **ف** ع ح یہان
مشتبہ ہوا ہو حال راوی پر بسبب نسیان کے اسلیے کہ اول جو اُتری ہو اقرا باسم ہو اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اُتری ہو جیسے کہ عائشہؓ کی
حدیث مین مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اُسکی اضافی ہو یعنے بعد فترۃ وحی کے جو پہلے اُتری یہ ہو یا شاید اس حدیث کے راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ
ذکر کیا اقرا کے اُترنے کو **ت** کہا یحیی نے کہ کہا مین نے کہتے ہین یعنے جمہور یا بعضے علما کہ اقرا باسم ربک اول اتری ہو کہا ابو سلمہ نے کہ پوچھا مین نے
جابر سے احوال اسکا یعنے مثل سوال تیرے کے اور اُنھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ مین نے کہا اور کہا مین نے اُن سے مانند اُس
چیز کے کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہین اول اقرا باسم اُتری ہو پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہین حدیث بیان کرتا ہون مین تجھسے مگر مثل اُس چیز کے
کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے کہ خلوت اور اعتکاف کیا مین نے حرا مین مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا
مین خلوت اور اعتکاف اپنا اُترا مین پہاڑ سے پس پکارا گیا مین پس دیکھا مین نے داہنے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے بائین
پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پس اُٹھایا مین نے سر اپنا اور دیکھا مین نے اوپر کے جانب پس دیکھا مین نے کچھ
یعنے فرشتہ **ف** ع اور اوپر گذرا جابر سے کہ اُنھون نے سُنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے فرمایا پس اُسوقت

کہ مین چلتا تھا سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اوپر اُٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا مین اخیر حدیثؐ تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہؓ کے پاس اور کہا مین نے یعنی بسبب شدت خوف کے کہ مجھ مین سرایت کیا تھا کپڑا اُڑھاؤ مجکو پس کپڑا اُڑھایا مجکو اور ڈالا مجھپر ٹھنڈا پانی کہ یہ دفع بیہوشی کے تاثیر قوی رکھتا ہی پھر اُتری یہ سورۃ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہوا اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ ف اور یہ یعنی اُترنا سورۂ مدثر کا تھا پہلے اس سے کہ فرض کیجاوے نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اسکی یا کمال اُسکا اوپر پڑھنے سورۂ فاتحہ کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب علامات النبوة** باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامت اور معلم زبر سے اور علم عین اور لام کے زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سرے پر رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت کے کہ عاقل فراست رکھنے والا جو اُسمین نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے ہین وہ بھی اسی قبیل سے ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سے ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نے جو دو باب عقد کیے ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکھا درمیان علامتون اور معجزون کے باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کیے ہین کوئی وجہ موجہ اسکے لیے ظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهُ وَاَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهُ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت کھیلتے تھے ساتھ لڑکون کے ف ع یعنی تھے اُنکے درمیان مین اور یہ اُسوقت تھا کہ آپ حلیمہ کے پاس تھے کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پھر چیرا آپکے دل کی جانب سے اور نکالا اُنکے دل مین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقہ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کے پس معنے یہ ہونگے کہ آپکے دل کی جانب سے چیرا اور دل کو نکالا پھر اُسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہون کی آلات پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجھسے یعنی پہونچتا اُسکو اگر ہمیشہ رہتا تیرے ساتھ پھر دھویا آپکے دل کو سونے کی لگن مین زمزم کے پانی سے ف ع یعنے واسطے تعظیم وتکریم حضرت کے اور استعمال سونیکا اس دنیا مین منع کیا ہی واسطے امتحان کے ہی اور آخرت مین اُسکے ظروف ہونگے بہشت مین اور اکثر جو کچھ کہ واقع ہوا ہی اسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اُس جہان کے احوال سے ہی علاوہ یہ کہ آنحضرت نے اُسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نے کیا اور وہ غیر مکلف تھا یا یون کہین کہ وقوع اُسکا پہلے مقرر ہونے احکام کے تھا اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اُس سے ہوتا تو اُس سے قلب مبارک دھوتے لیکن اسمین شک نہین ہی کہ جو پانی نکلا تھا جوش مار کر آنحضرت کی انگلیون کے درمیان مین سے وہ افضل ہی سب پانیون سے مطلق بسبب ہونے اُسکے کے اثر دست مبارک کے سے اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پھر ملایا اور درست کیا جبرئیل نے اُس جگہ کو کہ چیری تھی اور پھر رکھدیا دل کو اُسکی جگہ مین یعنی اول دلکو رکھا اور پھر درست کیا سینۂ مبارک اور آئے لڑکے کہ تھے ساتھ آنحضرت کے دوڑتے ہوے آنحضرت کی مان کے پاس مراد رکھتا ہی انس راوی مان سے دایہ آنحضرت کی کہ دودھ پلاتی تھی پس کہا اُن لڑکون نے کہ محمد تحقیق قتل کیے گئے پس آئے لوگ آنحضرت کے پاس یعنی متوجہ ہوے کچھ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرتؐ کے پس دیکھا آپکو اس حال مین کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نے کہ پس دیکھتا تھا مین نشان سوئی کے سینے کا آنحضرت کے سینۂ مبارک مین ف ع اور یہ حدیثؐ اور ما نند

اسکے اُس قبیل سے ہین کہ واجب ہی تسلیم کرنا اُنکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کے بطریق بیانکے اسلیے کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت قادر کی سے اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہو گئے بسبب اسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنے وحی کے لیے اور راہ پاوین طرف حضرت کے وسوسے نفس کے اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپ کے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلے تو صغر سن مین دائی حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسرے وقت نبی ہونے کے چوتھے شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیل حضرت کے بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کے لیے تھا یا اور پیغمبرون کے لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباسؓ سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کے آیا ہی کہ کہا اسمین ایک طشت تھا کہ دھوے گئے تھے اسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّی لَاَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ مین البتہ پہچانتا ہون اُس پتھر کو کہ مکہ مین تھا کہ سلام کرتا مجھپر جیسے کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکے کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اُسکو اب نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا بعضون نے کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہو سکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتھ زقاق الحجر کے کہ ہی درمیان مین مسجد اور گھر خدیجہؓ کے اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تھا مین کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَکَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُرِیَهُمْ آیَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَاءَ بَیْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کے کافرون نے سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ دکھاوین اُنکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکھلایا اُنکو چاند کو دو ٹکڑے یعنے ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہانتک کہ دیکھا اُنھون نے پہاڑ حرا کو درمیان اُن دونون ٹکڑون کے یعنے اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہی ذکر اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَیْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کے زمانے مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنے دونون ٹکڑے جدا ہوے اور ایک اُن دونون کا پہاڑ کے اوپر کے جانب تھا اور دوسرا نیچے کے جانب پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافرون کو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر ف ع اور بعضون نے کہا معنی اسکے ہین حاضر ہو اور دیکھو موجب پہلے معنی کے لفظ اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسرے کے شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کے لیے اور روایت کیا ہی اُسکو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی اُنسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہہ کو اسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکھتے ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضے بدعقیدون اور فلسفیون نے باعتقاد اسکے کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہی اور یہ نہین جانتے ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوے اللہ تعالی کے ہین اور مسخر اُسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہی کہ اُنکو لپیٹے گا روز قیامت کے اور بعضے ملحدون مین سے یہ کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اُسکے دیکھنے مین شریک ہوتے اور دیکھنا اُسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر اُسکو نقل کرتے جواب اُسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تھا وہ ایک قوم مخصوص نے

انکھین کو دکھا دیا اور مقصود اُس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا انکا تھا اور یہ بھی ہو کہ رات مین تھا اور ایک لحظہ سے زیادہ نتھا اور لوگ سوتے تھے اور یہ ہو سکتا ہو کہ
چاند اسوقت مین ایسے بعضے منازل مین ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضون کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہرون والے پاتے ہین اور بعضے نہین پاتے
روایتون مین آیا ہو کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہان پہونچے خبر دی اُنھون نے شق قمر کی اور منقول ہونا اُسکا متواتر ہو بے شبہ اور کتابین سیر اور تواریخ
کی اُس سے بھری ہوئین ہین گو کہ کفار ومنکر نقل نہ کرین اور منکر ہون کچھ ضرر نہین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال
ابو جہل ہل یعفر محمد وجہہ بین اظہرکم فقیل نعم فقال واللات والعزی لئن رأیتہ یفعل ذلک لاطأن علی رقبتہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وہو یصلی زعم لیطأ علی رقبتہ فما فجئہم منہ الا وہو ینکص علی عقبیہ ویتقی بیدیہ فقیل لہ ما لک فقال ان بینی وبینہ لخندقا من نار وہولا واجنحۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو دنا منی لاختطفتہ الملئکۃ عضوا عضوا رواہ مسلم) اور روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کہا اُس نے کہ کہا ابو جہل نے
کیا خاک آلودہ کرتا ہو محمد اپنے منھ کو درمیان تمھارے یعنے نماز پڑھتا ہو اور سجدہ کرتا ہو پس کہا گیا ہان پھر کہا ابو جہل نے قسم ہو لات اور عزی کی اگر دیکھونگا
مین اُسکو کہ کرتا ہو یہ یعنے سجدہ تو البتہ رندو لگا مین اُسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اُس نے کہ پانون
رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس جاتے جاتے حضرت کی طرف سے مگر اس حال مین کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیون پر او بچاتا تھا
ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنے جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اُسکو پہونچی ہو اور وہ اپنے دونون ہاتھون سے اُسکو روکتا ہی
پس کہا گیا اُسکو کہ کیا ہو واسطے تیرے اور کیا کرتا ہو تو کہ اُلٹا پھرتا ہو اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہو پس کہا ابو جہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرت
کے ایک خندق ہو آگ کی اور خوف اور امر شدید ہوا اور بازو ہین یعنے فرشتہ ہین کہ محافظ تھے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
نزدیک ہوتا ابو جہل مجھسے تو البتہ اُچک لیجاتے اُسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے یعنے ہر فرشتہ اُچک لے جاتا ایک ایک عضو اُسکے اعضا مین سے نقل کی
یہ مسلم نے (وعن عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقۃ ثم اتاہ الآخر فشکا الیہ
قطع السبیل فقال یا عدی ہل رأیت الحیرۃ فان طالت بک حیوۃ فلترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ
ولئن طالت بک حیوۃ لتفتحن کنوز کسری ولئن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج ملأ کفہ من ذہب او فضۃ یطلب من یقبلہ فلا یجد احدا یقبلہ
منہ ولیلقین اللہ احدکم یوم یلقاہ ولیس بینہ وبینہ ترجمان یترجم لہ فلیقولن الم ابعث الیک رسولا فیبلغک فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا
وافضل علیک فیقول بلی فینظر عن یمینہ فلا یری الا جہنم وینظر عن یسارہ فلا یری الا جہنم اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ قال عدی فرأیت
الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف الا اللہ وکنت فیمن افتتح کنوز کسری بن ہرمز ولئن طالت بکم حیوۃ لترون ما قال النبی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم یخرج ملأ کفہ رواہ البخاری) اور روایت ہو عدی بن حاتم سے کہا اُسوقت کہ مین تھا نزدیک آنحضرت کے کہ ناگہان آیا اُنکے پاس ایک
شخص پس شکایت کی اُسنے طرف حضرت کے فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع
ہوتی ہو راہون مین یعنے بسبب قزاقون کے پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی کیا دیکھا تو نے حیرہ ف لفظ حیرہ ساتھ زیر ح مہملہ کے اور جزم ی کے
نام ایک قدیم شہر کا ہو نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہو نیشاپور مین اور ظاہر یہ ہو کہ مراد یہان شہر مذکور ہی ہو ت پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ
دیکھے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کرے گی حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈرے گی کسی
سے سوائے خدا کے ف ح ع یہ بات اُس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تھا اور یہی جواب اُس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے
کی بات فرمائی اور خطاب دونون جا سے عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سنلین اور اُسکے حق مین

جواب اُن دونوں کا حاصل ہو جاوے پھر اُسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہے آخرت میں اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالیٰ نے
اُسکے خرچ کرنیکی مصارف خیر میں ت اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسرے بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنے بطور غنیمت
کے وہ ہاتھ لگین گے اور تقسیم ہووینگے مسلمانوں میں اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اُس شخص کو کہ نکالے گا بھر مٹھی
سونے یا چاندی سے ڈھونڈیگا اُس شخص کو یعنے فقراؤں میں سے کہ قبول کرے اُسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اُسکو ف ح بسبب نہونے
فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کے لیے ہوتا ہے جب حاجت ہی نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہے علمانے کہ
یہ حال اخیر زمانہ میں وقت اُترنے عیسےٰ علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ بیچ باب نزول عیسےٰ کے گذرا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مثل
اُسکے بیچ زمانہ عبدالعزیز کے بھی وجود میں آیا ہے اور جزم کیا ہے بیہقی نے ایسے معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نے وسعت رزق و فراغت معیشت
کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کے سے تا جمع کریں درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کے جیسے کہ شان مقام نبوت کی ہے پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات
کریگا اللہ تعالیٰ سے ایک تمہارا اُسدن کہ ملاقات کریگا اُس سے یعنی روز قیامت کے اس حال میں کہ نہین ہونیکا درمیان اُسکے اور درمیان اللہ کے
کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کرے واسطے اُسکے ف ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش جیم کے اور ساتھ زیر دونوں کے اور پیش دونوں کے وہ شخص
کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں جسکو دوبھاشیا کہتے ہیں حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان میں کوئی دوبھاشیا
نہین ہونیکا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہین بھیجا میں نے طرف تیرے رسول تاکہ پہونچاوے تجکو احکام
دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی پس کہے گا ہان بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا نہین دیا میں نے تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام
کیا میں نے تجھپر ف ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہے یعنے دیا میں نے تجکو مال اور انعام کیا میں نے تجھپر کمال اور قدرت دی میں نے تجکو اُسکے خرچ کرنے
پر اور فائدہ اُٹھانے پر اُس سے اور صرف کرنے پر اوپر اہل استحقاق کے ت پس کہے گا بندہ ہان دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے مجھپر پس دیکھیگا
وہ شخص داہنی طرف اپنے پس نہین دیکھے گا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنے اطاعت کے اور دیکھے گا بائین طرف اپنے پس نہین دیکھے گا مگر دوزخ ف
ع یعنی بسبب کرنے برائیون کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں کنایہ ہین احاطہ سے یعنی گھیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اُس سے مگر ساتھ گذرنے کے اوپر
سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سے بسبب تصدق کرنیکے
اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نپاوے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب اور نرم کے کہ سائل کو کہے اور لوگوں کو تا وہ خوش ہوں بشرطیکہ اُسمین
مداہنت دین کی نہو کہا عدی نے پس دیکھی میں نے عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تا کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی
مگر خدا سے یعنے جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا میں درمیان اُن لوگوں کے کہ کھولے خزانہ کسریٰ بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز
ہوگی ساتھ تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے اُس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا شخص سونا اور چاندی [illegible] نہ پاویگا
اُس شخص کو کہ قبول کرے ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سرسٹھ یا ارسٹھ یا اٹھتر میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانے سے پہلے ت نقل کی یہ بخاری
نے (وعن خباب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ وقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا
تدعو اللہ فقعد وہو محمر وجہہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع فوق راسہ فیشق باثنین فما یصدہ
ذلک عن دینہ ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمہ من عظم وعصب ما یصدہ ذلک عن دینہ واللہ لیتمن ہذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی
حضرموت لا یخاف الا اللہ او الذئب علی غنمہ ولکنکم تستعجلون رواہ البخاری) اور روایت ہے جناب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنے یعنی کفار کا

طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنے مشرکون سے سختی
اور تکلیف پس کہا ہمنے آیا نہین بددعا کرتے آپ اللہ سے یعنی مشرکون پراس لیے کہ انھون نے ایذادی ہے ہم کو پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اس حال مین
کہ سرخ تھا چہرۂ مبارک آپ کا ف ح یعنے بسبب ایک حالت کے کہ وارد ہوئی حضرت پر سننے ظلم اور بے اندازی کافرون کی سے یا بسبب بے صبری
اور شکایت کرنے مسلمانون کے کافرون کی اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول آنحضرت کے ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگون مین کہ کھودا جاتا تھا
اسکے لیے گڑھا زمین مین پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اس گڑھے مین پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر اس کے کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس
نہین باز رکھتا تھا اس کو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیون لوہے کے نیچے گوشت کے ہڈیون اور پٹھون پر
یعنے کنگھی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر پٹھے اور ہڈی پر پہونچتی تھی اور نہین باز رکھتا تھا اس کو وہ عذاب اس کے دین سے قسم ہے اللہ
کی البتہ پورا ہوویگا یہ دین یعنے اور آسانی دیکھوگے تم بعد دشواری کے یہانتک کہ چلے گا سوار صنعا سے حضرموت تک کہ مسافت بعید ہے درمیان
دونون موضعون کے اس حال مین کہ نہین ڈرنے کا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہے یمن مین بہت درخت اور پانی رکھتا
ہے مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہے دمشق کے دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کے پیش سے بھی کہتے ہین ایک
شہر مشہور ہے یمن مین جگہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہے علمانے حضرموت تنبت الاولیا یعنے حضرموت اوگاتا ہے اولیا کو یعنے اولیا اس
شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہ نام اس کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے اور بعضون نے کہا کہ حاضر
ہوئی اس مین موت جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مرد مگر بھیڑیے سے اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگون کے ظلم سے
آپس مین جیسا کہ جاہلیت مین تھا نہ امن حملہ کرنے بھیڑیے کے سے بکریون پر اس لیے کہ وہ خارج ہے عادت سے اور یہ امن بھی ہو جائیگا ولیکن
اخیر زمانہ مین وقت اترنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ایک نسخہ مین واؤ سے ہے یعنے والذئب اور وہ احتمال
رکھتا ہے یہ کہ ہو بمعنی او کے یا ہوا و بمعنی واو جمع کے یا شک کے لیے اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ اس مین مبالغہ ہے بیچ حاصل ہونے
امن اور زوال خوف کے پس دفع ہو گیا جو کچھ کہ کہا گیا ہے کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگون کے ظلم سے الخ ت ولیکن تم جلدی کرتے ہو
ف ع یعنے قریب ہے کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسے کہ صبر کیا ان لوگون نے کہ پہلے تمہارے تھے مومنین
مین سے اور سخت تر عذاب کے تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ
جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ
مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰی فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ
فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے پاس ام حرام بنت ملحان کے ف ح لفظ ملحان میم کے زیر اور لام کے جزم سے
ہے اور حرام خالہ انس کی ہین بہن انکی مان کی کہ ام سلیم ہین اور یہ دونون عورتین خالہ تھین آنحضرت کی دودھ کے علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے

کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تھین آن حضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین ت اور تھین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین سے پس بسبب محرمیت کے کہ اُن دونون مین تھی آن سے رکھتے تھے ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کے ت پس آئے آنحضرت ام حرام کے پاس ایک دن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھی ام حرام جوئین دیکھتی حضرت کے سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق کے ساتھ گذر چکی ہی کہ جوئین بال مبارک مین نہ تھین ولیکن یہ بال صاف کرتی تھین غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سو گئے آنحضرت پھر جاگے اس حال مین کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مین نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میرے اور دکھائی گئی مجھکو اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر یا مثل بادشاہون کے تختون پر ف ع یہ شک راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کے ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتھ تخت کے اور ٹھہرایا اُس پر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنے کے اس پر کہ وہ اپنے نفسون کو جنت مین ڈالینگے اور مرتکب ہونگے اس امر عظیم کے بخوشی خاطر اور دل کی اُمنگ سے مانند بادشاہون کے تختون پر ت پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجھکو اُس جماعت مین سے کہ سوار ہونگے دریا پر جہاد کے لیے پس دعا کی آنحضرت نے ام حرام کے لئے ساتھ اُس چیز کے کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت نے سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پھر بیدار ہوے اس حال مین کہ ہنستے تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نے کتنے آدمی میری اُمت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر پس کہا مین نے یعنے دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجھکو انہین سے فرمایا تو پہلون مین سے ہی ف ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکھائی گئی غیر اُس جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکھائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹھین گے اور جہاد کرینگے اور تو اس جماعت سے ہوگی کہ اول یہ کار کرین گے اور یہ بھی اس مین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلون کا زیادہ ہی پچھلون کے مرتبہ سے ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کے زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کے اور اکثر اس پر گئے ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان کے پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اس کے کہ موت اُنکی بیچ خلافت عثمان کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِىْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّىْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَىَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّىْ اَرْقِىْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَىَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تھا وہ ازد شنوءہ سے ف ح ع لفظ ضماد ض معجمہ کے زیر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہی اور دال آخر مین اور بعضون نے میم بھی آخر مین روایت کی ہی یعنے ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کے زبر اور نون کے پیش سے پھر واو ہی ساکن پھر ہمزہ

پھر نام ایک بڑے قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ ہی اُس سے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلے نبوت کے اور یہ ایک شخص تھا طبیب اور افسونگر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے ف ح یعنی آسیب جن کے دفع کے لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہین باعتبار اس کے کہ دکھائی نہین دیتا مانند ہوا کے ت پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفون سے کہ کہتے ہین محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نے اگر دیکھون مین اُس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوے اُن کو بسبب میرے کہا ابن عباس نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور دیکھا آپ کو پس کہا اے محمد تحقیق مین منتر پڑھتا ہون واسطے دفع آسیب جن کے پس آیا ہی تمکو رغبت میرے منتر پڑھنے مین اور اس علت کے دور ہونے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفین واسطے اللہ کے ہین تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اور شکر کرتے ہین ہم اُس کی نعمتون کا اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اس کے کی جسکو کہ راہ دکھاوے اور مقصد کو پہونچاوے اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنے والا اس کو اور جس کو گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکھانے والا اور منزل مقصود کو پہونچانے والا اُس کو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اُسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندہ ہی اُسکا اور رسول اُسکا اپر پیچھے حمد اور درود کے ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کے خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسے کہ کتاب الجمعہ مین گذرا یہان چاہا تھا آنحضرت نے کہ پیچھے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑھین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کے ولیکن اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اُسکا صراحۃً رکھا اور یہ کلمات پڑھے تاکہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہی اور تو ہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین ت پس کہا ضماد نے آن حضرت کو پھر فرمایئے میرے آگے یہ کلمے اپنے پس پڑھا اُن کلمون کو اُس کے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین نے قول کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نے مانند ان کلمون تمہارے کے اور تحقیق پہونچے ہین یہ کلمے بیچون بیچ اور نہایت گہراؤ کی جگہ دریاے کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہین دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کرون مین تم سے اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت کی ضماد نے آن حضرت سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے واقع ہوا ہی بلغنا بجاے بلغ کے اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجاے قاموس کے کہ قاف اور میم سے ہی ف ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونون طرح ضبط کیا ہی ہمنے ناعوس ساتھ نون اور عین کے اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہمارے کے یہ ہی اور قاموس ساتھ قاف اور میم کے اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعضون نے ناعوس روایت کیا ہی اور ہمارے شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کے اور تورپشتی نے کہا ناعوس الیم خطا اور تصحیف ہی اور وہم راوی کا ہی اور بعضون کے نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بھی آیا ہی ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہی

وَذُکِرَ حَدِیْثَا اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ یَھْلِکُ کِسْرٰی وَالْاٰخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَۃٌ فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ) اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کے لیفتحن عصابۃ ہی بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ مِّنْ فِیْہِ اِلٰی فِیَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِی الْمُدَّۃِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِیْئَ بِکِتَابٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھِرَقْلَ قَالَ وَکَانَ دِحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ جَاءَ بِہٖ فَدَفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی فَدَفَعَہٗ عَظِیْمُ بُصْرٰی اِلٰی ھِرَقْلَ فَقَالَ ھِرَقْلُ ھَلْ ھٰھُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِیْتُ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰی ھِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَیُّکُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِہٖ فَقَالَ قُلْ لَّھُمْ اِنِّیْ سَائِلٌ ھٰذَا عَنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَاِنْ کَذَبَنِیْ

فَكَذِّبُوهُ قَالَ اَبُوسُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ
مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ
ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيدُونَ اَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان
بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہہ اُسکے سے طرف منہہ میرے کے ف ع یعنے بالمشافہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اُس کے
کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اس کے یہ ہین کہ نہین تھا کوئی حاضر سواے میرے ساتھ اُس کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا
ابوسفیان نے کہ سفر کیا مین نے اُس مدت مین کہ تھی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح
حدیبیہ کی اور ہوئی تھی وہ سن چھ مین اور مدت اُس کی دس برس ٹھہری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضے خزاعہ کے کہ حلیف
تھے آن حضرت کے پس غزوہ کیا اُنسے سن آٹھ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نے پس اُس وقت ناگہان مین تھا ملک شام مین یعنے مقام
کیے ہوئے آیا خط آن حضرت کا طرف ہرقل کے ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کے اور ساتھ زیر قاف کے بھی کہتے ہین نام ہے
بادشاہ روم کا اور لقب اُسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دینار دن پر اُسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ یعنی گرجا گھر اُسی نے بنائے تھے ت کہا ابوسفیان
نے اور تھے دحیہ کلبی کہ لائے تھے اُس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کے ف ح کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین سے تھا اور بصرے
ساتھ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے ت پس پہونچایا اُس خط کو امیر بصرے نے طرف ہرقل کے یعنے حکم اسی
طرح کیا تھا حضرت نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعوی
کرتا ہے اور کہتا ہے وہ کہ مین نبی ہون یعنے تاکہ مین پوچھون اُس سے وصف اُن کا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جھوٹ اُنکا کہا یعنے بعضے اُس کے
خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص اُس کی قوم مین سے کہ تجارت کے لیے آیا ہے پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کے قریش سے کہ بمقدار تیس آدمیون
کے تھے پس داخل ہوے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے یعنے تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اُسکا پس کہا ہرقل نے کون سا
تم مین سے بہت نزدیک ہے نسبت مین اُس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا ف ع کہا علما نے کہ نہین پوچھا اُس نے قریب النسبت کو مگر اس لیے
کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اُنکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اُنکے حق مین ت کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا مین نے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین
اس شخص سے پس بٹھایا اُنھون نے مجکو آگے ہرقل کے یعنے تنہا اور بٹھلایا میرے ساتھ والون کو میری پیٹھ کے پیچھے ف ع اس لیے کہ قرار واقعی
وہ جھٹلاوین شرم نکرین سامنے ہونے مین یا اس لیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سر یا ہاتھ کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکر دین ت پھر بلایا
ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارون کو کہ مین پوچھتا ہون ابوسفیان
سے احوال اس شخص کا کہ کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جھوٹ کہے مجھسے تو جھٹلا دو اُس کو اور آگاہ کرو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی
اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجھ پر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین ف یعنے حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرین گے اس کا
ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا مین ہرقل سے حضرت کے باب مین بسبب بعض مخالفت کے کہ اُنسے رکھتا تھا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی جھٹلاوین مجکو تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا مین اُس سے ت پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابوسفیان سے

کہ کیسا ہی حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اُس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اُسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اُسکے قسم شرف وفضل اپنے کے سے اور باپون اپنے کے سے اور یہ شامل ہو نسب کو بھی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تھے اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہی اُس شخص کے باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے تم اُسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ جو کہ کہتا ہی اب یعنے کیا پہلے دعوی نبوت کے کوئی جھوٹ اُنسے ظاہر ہوا تھا اور تم اُسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اُنکا اور ایمان لاتے ہین اُنپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اُنکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت وتکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سے مانند عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر کے اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کے قریش مین کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے ت کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے بلکہ ضعیف لوگون کے ایمان لائے ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا تابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور نوعمرون نے اسی پر نسب وشرف والون نے بیعت نہین کی اور یہ محمول اکثر واغلب پر ہی ت کہا ہرقل نے کیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ روز بروز اُنکی تابعیت مین یا کم یعنے بسبب پھرجانے بعض اُنکے کے طرف دینون اپنے کے یا بسبب مرجانے بعض اُنکے کے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے کم نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہی یعنے پھرجاتا ہی کوئی اُنمین سے اُسکے دین سے بعد داخل ہونے کے اُسمین بسبب ناخوشی رکھنے کے اُسکے دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اُس سے کہا مین نے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہی لڑائی تمھاری اُس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مین نے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولون کے کہ کبھی یہ بھرا ہی اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہی اور یہ خالی پاتا ہی وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اُس سے یعنے کبھی اُنسے مصیبت پہونچتی ہی ہمکو اور کبھی ہم سے اُنکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور صلح کو کرتا ہی کہا مین نے نہین یعنے نہین واقع ہوئی اُنسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنے مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے کہ کیا کرنے والے ہین وہ اُس سے ڈرتے ہین اس مین یعنے آیا عہد شکنی کرینگے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کے کچھ سوا اس بات کے ف ح یعنے کوئی بات کہ اُس مین نسبت نقصان اور عیب کی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھ ممکن ہو نہین بیان کرسکا مین سوائے اس بات کے کہ اس مین احتمال نسبت غدر کا تھا (قال فہل قال ہذا القول احد قبلہ قلت لا ثم قال لترجمانہ قل لہ انی سألتک عن حسبہ فیکم فزعمت انہ فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی احساب قومہا وسألتک ہل کان فی آبائہ ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان من آبائہ ملک قلت رجل یطلب ملک آبائہ وسألتک عن اتباعہ اضعفاؤہم ام اشرافہم فقلت بل ضعفاؤہم وہم اتباع الرسل وسألتک ہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انہ لم یکن لیدع الکذب علی الناس ثم یذہب فیکذب علی اللہ وسألتک ہل یرتد احد منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ فزعمت ان لا وکذلک الایمان اذا خالط بشاشۃ القلوب وسألتک ہل یزیدون ام ینقصون فزعمت انہم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتم وسألتک ہل قاتلتموہ فزعمت انکم قاتلتموہ فتکون الحرب بینکم وبینہ سجالا ینال منکم وتنالون منہ وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لہا العاقبۃ وسألتک ہل یغدر فزعمت انہ لا یغدر وکذلک الرسل لا تغدر وسألتک ہل قال ہذا القول احد قبلہ فزعمت ان لا فقلت لو کان قال ہذا القول احد قبلہ قلت رجل ائتم بقول قیل قبلہ قال ثم قال بما یامرکم قلنا یامرنا بالصلوۃ والزکوۃ والصلۃ والعفاف قال ان یک ما تقول حقا فانہ نبی وقد کنت اعلم انہ خارج ولم اکن اظنہ منکم ولو انی اعلم انی اخلص الیہ لاحببت لقاءہ ولو کنت عندہ لغسلت عن قدمیہ ولیبلغن ملکہ ما تحت

قَدِمَ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِیْ بَابِ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ) کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے
یہ بات کسی نے پہلے اُس کے **ف** ع یعنے سوائے انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ
علیہم السلام کے کسی نے تمہاری قوم میں سے دعوی نبوت کا کیا ہے پہلے اُن کے **ت** کہا میں نے نہیں پھر کہا ہرقل نے **ف** ع یعنے بعد
اس کے کہ فارغ ہوا سوالوں سے کہ دلالت کرتے ہیں نبوت اور رسالت پر اور ارادہ کیا یہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اُن کی کا از راہ منقول
اور معقول اور عرف اور عادات کے کہا **ت** واسطے مترجم اپنے کے کہ کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق میں نے پوچھا حسب اس شخص کا تم میں پس جواب
دیا تو نے یہ کہ وہ تم میں صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتے رہے ہیں بعثت ان کی بیچ اشراف قوم ان کی کے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تھا
اس کے باپ داداؤں میں کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے یعنے اپنے دل میں کہ اگر ہوتا اس کے باپ داداؤں میں کوئی
بادشاہ تو کہتا میں کہ یہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا میں نے تجھ سے حال اس کے تابعداروں کا کہ آیا ضعیف یعنے
فقیر و گوشہ نشین لوگ ہیں یا اشراف یعنے اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہیں اور یہی ضعیف ہوتے ہیں تابعدار پیغمبروں کے
ف ح کہ سبقت کرتے ہیں اُن کے تابعدار کرنے میں اور امراء کہ گرفتار جاہ و تکبر کے ہیں محروم رہتے ہیں اس سعادت سے یہاں تک کہ جب عاجز ہوتے
ہیں اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتے ہیں **ت** اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تم متہم کرتے تھے انکو ساتھ جھوٹ
کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس جانا میں نے یہ کہ نہیں ہے معقول اور متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو
لوگوں پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ پر **ف** ع یعنے ہر ایک پر ظاہر ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہے پس یہ کب ہو سکتا ہے کہ لوگوں سے
تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھے **ت** اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا پھر جاتا ہے کوئی ان میں سے اس کے دین سے بعد داخل ہونے کے دین میں
بسبب ناراض ہونے کے اس کے دین سے پس کہا تو نے نہیں اور ایسا ہی ہے حال ایمان کا کہ نہیں نکلتا ہے جس وقت کے ملجاوے لذت اور حلاوت
اسکی دلوں میں کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہے اور اگر کوئی پھر گیا تو ایمان اس کے دل کے اندر نہیں آتا اور نہیں ٹھہرا تھا اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا
زیادہ ہوتے جاتے ہیں تابعین اُسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور اسی طرح ہے دین و ایمان کہ زیادہ
ہوتا جاتا ہے یعنے بنفسہ اور اہل اُس کے یہاں تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنے پورا ہو بسبب اور عنصرہ کے اُس میں قسم نماز اور زکوۃ اور روزوں
وغیرہ سے اور اس لیے اُتری آیت اخیر عمر میں آں حضرت کے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ **ت** اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا لڑتے ہو تم
اُنسے پس جواب دیا تو نے کہ ہم لڑتے ہیں اُنسے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولوں کے پہونچتا ہے یعنے مصیبت کو وہ
تمسے اور پہونچتے ہو تم اُن سے اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہیں ساتھ اعدائے دین کے پھر ہوتی ہے جماعت پیغمبروں کے لیے فتح
اور نصرت آخر کار میں اور غالب آتا ہے دین اُنکا اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا
اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہیں کہ عہد شکنی نہیں کرتے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا کہا ہے یہ قول یعنے دعوی نبوت کا کیا ہے کسی نے پہلے اس کے
پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا میں کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتھ قول کے
کہ کہا گیا ہے پہلے اس کے کہا ابوسفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھ سے کہ ساتھ کس چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تمکو کہا میں نے کہ حکم کرتا ہے ہمکو ساتھ
نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنے کے ناتے داروں سے اور بچنے کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق
تھا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے یعنے اخیر زمانہ میں اور نہیں تھا میں گمان کرتا اُس کو تم میں سے **ف** ع یعنے نسل اسمعیل سے کہ

باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تھا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحق ہین ہوگا اس لیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اسحق سے ہوئے اور یہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلاشبہ بسبب اگلی کتابون کے خبرون کے تھا کہ اُن مین یہ علامتین حضرت کی لکھی تھین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب حکم کہانت اور نجوم کے بھی تھا جیسے کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نے دیکھا مین نجوم مین اور دیکھا مین نے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اس کے ایمان نہین لایا اور فائدہ نہین اُٹھایا اس معرفت سے اس لیے کہ اُس نے فوج کشی کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اور لڑا اُن سے اور نہین قصور کیا لشکر کے بھیجنے مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تھا اللہ اُن کو اور ہلاک کرتا تھا اُن کو کہ نہین پھرتے تھے طرف اُس کے اُن مین سے مگر تھوڑے سے اور ہمیشہ اسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوئی اکثر شہر شام کے یعنے مسلمانون نے فتح کیے پھر والی ہوا بعد اُسکے مرنے کے بیٹا اُس کا اور اُس کے مرنے کے بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنی کافر رومیون کی پھر مسلمان رومی مسلط ہوئے بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہانتک کہ قائم کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو واسطے مقاتلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قائم ہوئے وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہان کی اور خیرات کرتے رہے وہان اور بھیجتے رہے امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتے رہے علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علے جمیع الاعدا الی یوم التناد اور بات یہ ہی کہ جس کو ہدایت کرے اللہ اُس کو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جس کو گمراہ کرے اللہ اُس کو کوئی ہدایت نہین کر سکتا دیکھا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شقاوت ابدیہ کے اور سبب اس کا طمع ریاست کی تھی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہ کہ پہونچ سکون گا طرف اُن کے تو البتہ دوست رکھتا دیکھنا اُن کا اور اگر ہوتا مین پاس اُن کے تو البتہ دھوتا مین دونون پانون اُن کے اور البتہ پہونچے گا غلبہ اور حکومت اُس کی اس زمین مین کہ نیچے دونون پانون میرے کے ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پھر منگایا خط آن حضرت کا اور پڑھا اُس کو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اُس کی اور مبالغہ کیا اُس کی محافظت مین پس ہوا وہ سبب باقی رہنے سلطنت اُس کی کا اُس کی اولاد مین بخلاف کسریٰ کے کہ اُس نے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا آن حضرت کے خط کو پس ٹکڑے ٹکڑے کیا اللہ نے ملک اُس کا اور متفرق کیا اُس کی اولاد کو اور نکال دیا اُن کے ہاتھ سے ملک اُس کا کہا سیف الدین نے کہ بھیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ فرنگ کے کسی کام کے لیے پس وہ کام کر دیا اُس نے اور کہا مجکو وہان ٹھیرنے کے لیے پس انکار کیا مین نے پھر کہا کہ تحفہ دون گا مین تجکو اچھا تحفہ پھر نکالی صندوق مین سے ایک تلوار سونے کی اور نکالا اُس مین سے ایک خط کہ اُڑ گئے تھے اکثر حرف اُس کے اور کہا کہ یہ ہی خط تمھارے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا قیصر کے لیے میراث مین چلا آتا ہی یہ ہمارے اب تک اور وصیت کی تھی ہم کو ہمارے دادا نے کہ جب تک یہ ہمارے پاس رہیگا نہین جانے کا ملک ہم سے پس ہم محافظت کرتے ہین اس کی تاکہ ہمیشہ ہمارے لیے ذکر کہ کمال الدین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور گذری یہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نے روم کے سردارون کو اپنے مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اُس کے دروازے بند کر دین اور کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اُچھلے اور بھاگے جیسے کہ گورخر اُچھلتے ہین اور بھاگتے ہین اور ہرقل نے جب وحشت اور نفرت اُن کی دیکھی تو کہا اپنے ہی حال پر رہو مین تم کو آزماتا تھا کہ اپنے دین مین کس قدر قوت اور استحکام رکھتے ہو پس سجدہ کیا اُنھون نے اُسکو اور راضی ہوئے اُس سے اور تھا یہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کے ایمان مین راجح یہ ہی ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہی کہ اُس نے لکھا تبوک سے آن حضرت کو کہ مین مسلمان ہون آن حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کے قصہ سے معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی

ہدایت پانے مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تھا ع عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد ⁂ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی
کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کے پانے سے واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ **بَابٌ فِی الْمِعْرَاجِ** باب ہی بیچ بیان معراج کے ف ت ح ع و ج معنی اوپر
چڑھنے کے ہی اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنی سیڑھی گویا آن حضرت کے لیے ایک سیڑھی ہی کہ اُس پر سے آسمان پر چڑھے اور ایک روایت مین بھی آیا ہی
کہ جب آن حضرت سیڑھی پر چڑھے تو ایک سیڑھی اُن کے لیے رکھی کہ اُس پر سے اوپر گئے اور ایک سیڑھی ہی کہ ملائکہ اُس پر سے چڑھتے اترتے ہین اور
اکثر علما اس پر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تھی بارھوین سال رسول ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہ ہی کہ ستائیسوین
رجب کو ہوی تھی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اُن کے مواسم شریفہ سے اسی پر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سن پانچ یا چھہ مین تھی اور جاننا چاہیے کہ یہان ایک اسرا
ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصےٰ تک اور معراج مسجد اقصےٰ سے ہی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سے اور منکر اُس کا کافر ہی
اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر اُس کا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہین اقوال علما کے اس باب مین کہ معراج خواب مین تھی یا بیداری مین
اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتے مین اور اور کئی بار سوتے مین اور جو کچھ کہ سوتے مین تھی توطیہ اور تمہید اُس کی تھی کہ جاگتے مین ہوئی تا ایک طرح
کی قوت اور انسیت ساتھ اُس عالم کے حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویا رصادقہ کے کہ ابتدائے نبوت مین ہوتا تھا یہ نکتہ کہا ہی یا جاگتے مین تھی ساتھ بدن کے بیت المقدس
تک اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہ ہی کہ ایک بار جاگتے مین ہوی ساتھ بدن شریف کے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہان سے آسمان تک اور
آسمان سے وہان تک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہی علما نے اخیر قصہ تک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد
ہوی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سے نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی ہوتی
اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھ جسم کے آن حضرت کے خصوصیات سے ہی کہ کسی کو انبیا مین سے سوائے آن حضرت کے
نہین ہوی یہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے آن حضرت کے لیے ہوئی اور سمجھنا اس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سے باہر ہی یہان
ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اُس کی علم الٰہی کے سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کے اور وحی اور معجزے احاطہ عقل و قیاس سے باہر
ہین جو کوئی اُس کو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کے رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل مین نہ آوے نہین ماننے کا ہین اور اعتقاد نہین
کرنے کا اس کا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام مین پہونچکر کچھ حقیقت اُس کی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلے پہونچنے کے اس مقام کو
طور ایمان ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بیشک مان لیوے ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی اُس مین ہی نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

(عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ
مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ
اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ

فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال هذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسی قال هذا موسی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما جاوزت بکی قیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم قال هذا ابوک ابراهیم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتهی فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفیلة قال هذا سدرة المنتهی فاذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنهران فی الجنة واما الظاهران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هی الفطرة انت علیها وامتک ثم فرضت علی الصلوة خمسین صلوة کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوة کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمسین صلوة کل یوم وانی والله قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک قال سالت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی متفق علیه)

روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اُسنے نقل کی مالک بن صعصعہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی صحابہؓ کو احوال اُس رات کے سے کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اُسوقت کہ مین تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر مین ف ح حطیم ح کے زبر سے اور حجر ح کے زیر سے نام دو جگہوں کا ہے صحن کعبہ مین چنانچہ بیان اسکا کتاب الحج مین ہوچکا ہے ت کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ ناگہان آیا میرے پاس آنیوالا یعنے فرشتہ پس چیرا اُس چیز کو کہ درمیان اسکے ہے یہانتک کہا مالک نے کہ مراد رکھتے تھے حضرت اس اشارہ سے گڑھے حلق کے سے کہ جسکو ہنسلی کہتے ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اُس شق کرنیکے ہے کہ ہوا صغر سن مین اسواسطے کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تھا حضرت کے دلسے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تھا قلب شریف مین ت پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح یہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کے سے ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال روز قیامت کے واسطے تولنے کے ت پس دھویا گیا دل میرا پھر بھر آگیا یعنے محبت رب سے یا علم و ایمان سے

پھر بھر اگیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکھا گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ پھر دھویا گیا پیٹ یعنے اندر کی چیزین مطلق یا جگہ دل کی زمزم کے پانی سے پھر
بھر اگیا ایمان وحکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اسکو براق یعنے بسبب جلدی چلنے
اسکے کے مانند برق یعنے بجلی کے اور بسبب روشنی رنگ اسکی کے رکھتا تھا قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے ف ع ح کہا بعضون نے صحیح
تر یہ ہی کہ وہ براق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیا کے اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک براق ہی علیحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اسکے کے جیسے
کہ ہر ایک کے لیے ایک حوض ہی آخرت مین موافق مقام اسکے کے اور بموجب اس قول کے معلوم ہوتا ہی کہ یہ براق مخصوص آنحضرتؐ کے لیے تھا اور کہا
شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیے اور گھوڑا نکہنا چاہیے جیسے کہ بعضے شعرا کے کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے
دلیل پکڑی ہی ساتھ اسکے اسپر کہ پھونچنا براق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے ہو اسلیے کہ نظر اسکی کہ زمین پرسے آسمان پر پہونچتی ہی پہونچا اسکا آسمانون پر
سات قدمون مین ہو ط ت پس سوار کیا گیا مین اسپر ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت
سے تھا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ سوار کرنیوالے آنحضرت کے اسپر جبرئیلؑ تھے ساتھ قوت ملکیہ اپنی کے اور یہ کچھ بعید نہین ہی اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تھے
پہونچنے فیض الٰہی کے اور اترنے وحی کے آنحضرت پر اور یہ ایک طرح کی خدمت ہی کہ خادم پادشاہونکی کرتے ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور رفقا
بردار السرور کے تھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تھی اور میکائیل باگ براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے
ت پھر لیگیا مجھکو جبرئیل یہانتک کہ آیا نیچے کے آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت براق ہی پر رہے یہانتک کہ چڑھے
آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتھ اسکے ان لوگون نے کہ کہا معراج تھی ایک شب مین سوائے شب اسرا کے بیت المقدس تک پس اسپر معراج بنا بر
ظاہر اس روایت کے اخبار سے یہ ہی کہ نہین تھی براق بلکہ چڑھے معراج پر کہ جسکو سیڑھی کہتے ہین جیسے کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکرہ العسقلانی کہتا ہون مین
کہ یہ اختصار ہی راوی سے اور اجمال ہی اس روایت کا کہ آنحضرت نے باندھا براق ساتھ اس حلقہ کے کہ باندھتے تھے اس سے انبیا وہان ممکن
ہی یہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پھر چلنا انکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑھی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نے طی کیا یعنے مختصر کیا
روایت کو ت پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کے دروازے کھولنے کی کہا گیا یعنے آسمان کے دربانون نے پوچھا کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین
جبرئیل ہون ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازے ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین انپر اور کہتے ہین کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس
کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق ہی یہ کہنا انا زید مثلاً یعنے اسی پر نہ اکتفا کرے کہ مین ہون جیسے کہ متعارف
ہی اسلیے کہ اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لے کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے ساتھ میرے محمدؐ ہین کہا فرشتون
نے یعنے بطریق استفہام کے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہی طرف انکے یعنے محمد کے کہ تمہارے ساتھ آئے ہین بلائے ہوئے آئے ہین یا آپ سے کہا
جبرئیلؑ نے ہان بلائے ہوئے آئے ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمد کو یعنے لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس
جبکہ پہونچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اسمین تھے آدم پس کہا جبرئیل نے یہ باپ یعنے دادا تیرے ہین آدم پس سلام کر انکو ف
ح لکھا ہی علما نے کہ حکم کیا جبرئیل نے آنحضرت کو سلام کے سبقت کرنے کا انبیا پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کے چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی
کو پہونچے تھے کہ زیادہ اس سے ممکن اور متصور نہین لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہ بھی کہا ہی علما نے کہ آنحضرت بسبب گذرنے کے انپر بحکم
کھڑے کے تھے اور انبیا اپنے مقام مین ثابت تھے حکم بیٹھنے کا رکھتے تھے اور کھڑا سلام کرتا ہی بیٹھے پر اگرچہ افضل ہو اس سے ت پس سلام کیا
مین نے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نے پھر کہا مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے ف ع تعریف کی آدم نے

اور تمام انبیا نے کہ مذکور ہین حدیث مین آن حضرت کی ساتھ نیکبختی کے پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسلیے کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہی کہ قائم ہو ساتھ اُس چیز کے کہ لازم ہوا اُسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتھ صلاح کے کہ فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین **ت** پھر اوپر لیگئے مجھکو جبرئیل یہان تک کہ آسکئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے کہ جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تمھارے کہا محمد ہین کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے یعنے بلانے کے لیے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین دوسرے آسمان پر ناگہان یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کھڑے تھے اور وہ دونون بیٹے خالہ کے ہین آپس مین یعنے اسلیے کہ بہن مریمؑ کی بیچ گھر زکریا والد یحییٰ کے تھین اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یحییٰ ہین اور یہ عیسیٰ پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا دونون نے یعنے اچھی طرح پھر کہا دونون نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا گیا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنے تیسرے آسمان مین ناگہان یوسفؑ کھڑے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یوسف ہین پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئے چوتھے آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اُسکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہونچا مین یعنے اس آسمان مین پس ناگہان ادریس تھے پس کہا جبرئیل نے یہ ہین ادریس پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو **ف** ح اگرچہ ادریس آن حضرت کے دادا ؤن مین سے ہین لیکن انبیا سب بھائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم کا مشہور تر اور روشن تر تھا انھون نے ابن صالح کہا **ت** پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارون تھے کہا جبرئیل نے یہ ہارون ہین پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو یہان تک کہ آئے چھٹے آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا طرف اُنکے کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس جب پہونچا مین اُس آسمان مین تو ناگہان موسیٰ تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ موسیٰ ہین پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جبکہ بڑھا مین آگے کو روئے موسیٰ کہا گیا واسطے اُنکے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو کہا موسیٰ نے کہ رویا مین اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اسکی امت سے زیادہ اُن لوگون سے کہ داخل ہون گے اُسمین میری امت سے **ف** ح علما نے لکھا ہی کہ نہین تھا رونا موسیٰ کا بسبب حسد اُنکے کے اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے کے اور انکی امت کے اسلیے کہ حسد برا ہی عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی اُنہین سے اُس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اُسکو خدای تعالےٰ نے اور کلام کیا ساتھ اُسکے اور راز کی باتین کین اُس سے بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتے ہیں درجات بسبب واقع ہونیکے انکی امت سے مخالفت اوامر کے اور نہ بجالانا حکمون کا کہ موجب نقصان اجر اُنکے کا ہوا کہ اُس سے نقصان حضرت موسیٰ

سکے ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر کے لیے ثواب اُس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اُسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ روئے اپنی امت کے حال
پر ازراہ شفقت کے بسبب اُسکے کہ اُنھون نے فائدہ نہ اُٹھایا اُنکی متابعت سے باوجود بڑی عمرونکے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اس امت مرحومہ نے
اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرونکے اور نہ پہونچی کثرت اُنکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکھی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکے
دلون مین بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ اورون سے پس روئے موسی ازراہ رحم کرنیکے اپنی امت پر اُس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت
اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے اُنپر بسبب برکت اُس ساعت کے اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسی کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کے دل کا
تھا اس سبب سے کہ تابع اُنکے بہت ہین اور داخل ہونگے بہشت مین زیادہ بہ نسبت اُن لوگونکے کہ داخل ہونگے اسمین اور امتون مین سے
اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے یہ ازراہ اُنکی حقارت کے نہین بلکہ ازراہ بڑا جاننے قدرت اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اُسکی قدرت
ہی کہ اس سن مین یہ کچھ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلون کو باوجود بڑی عمرونکے وہ نہین ملا اور ممکن ہی کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تھے حضرت وقت گذرنیکے
انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اُنکی کے دنیا مین اور گذرنے زمانہ کے اُنپر عالم برزخ مین ت پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے
پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا
تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہونچا مین اس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ
ہین تمھارے ابراہیم پس سلام کرو اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا
حافظ سیوطی نے کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے دیکھنے پر آسمانون مین باوجود اسکے کہ بدن اُنکے قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اُسکا یہ کہ
ارواحین اُنکی متشکل ہوتین تھین بدنونکی صورتون مین یا حاضر ہوئے تھے بدن اُنکے حضرت کی ملاقات کے لیے اس رات مین واسطے تعظیم اُنکی کے
اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ ہر نبی کے انبیا مذکورین مین سے کس سبب سے تھا اور حکمت کیا تھی اسمین اور مشہور تر
یہ ہی کہ یہ بسبب تفاوت اُنکی کے تھا درجات مین اور تفصیل اُسکی ابن ابی حمزہ نے یون لکھی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلے آسمان کے اس سبب سے
تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سبکے پس مناسب ہوا ہونا اُنکا پہلے آسمان پر اور عیسی کو خصوصیت ساتھ دوسرے آسمان کے اسلیے
ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کے زمانہ اُنکا بہت قریب ہی ہمارے نبی کے زمانہ کے اور قریب اُنکے یوسف تھے اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین
بصورت اُنکے اور ادریس چوتھے آسمان مین تھے بسبب فرمانے اللہ تعالی کے ورفعناہ مکانا علیا اور چوتھا آسمان ساتون مین وسط اور معتدل ہی اور
ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسی اوپر اس سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالی کے اور ابراہیم اوپر اُنکے
اسلیے کہ وہ افضل انبیا کے ہین بعد نبی ہمارے کے کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کے کہ وہ کہان تھے پس شاید وہ بھی
موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنے کے اور ذکر نکیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیاؤن مین سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر اُنکے کے باقی
بزرگوارون مین سے ت پھر اُٹھایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کے ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اُسکی ساتوین آسمان مین
ہی اور سدرہ لغت مین بیر کے درخت کو کہتے ہین اور منتہی اُسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلائق کے قسم ملائکہ وغیرہ سے اسی تک پہونچتے ہین
اور کوئی اُس سے گذرا نہین سوائے ہمارے پیغمبر صلعم کے شعر چنان گرم درتیہ قربت براند ✤ کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماندت پس ناگہان بیر اُسکے مانند
مٹکون ہجر کے تھے اور ناگہان پتے اسکے مانند کانون ہاتھیون کے ف ح لفظ فیلہ ف کے زیر اور ی کے زبر سے جمع فیل کی ہی جیسے کہ دیکہ جمع دیک کی
اور یہ تشبیہ بقدر فہم عوام کے اور قیاس عقل کے ہی والا بڑا پایا اُنکا حد حصر سے باہر ہی ترجمہ کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو

پہنچا

یا تو معلوم کروانا اُس مقام کا تھا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھ پہونچنے کے اُس مقام میں کہ منتہی عقلوں اور علموں خلائق کا ہے یا مقصود عذر کرنا تھا اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہ جانیکا شعر نگفتا فراتر مجالم بماند ٭ بماندم کہ نیروی بالم نماند ٭ اگر یکسر موی برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم ٭ ت پس ناگہاں وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی ہوئی اور دو نہریں ظاہر کہا میں نے کیا ہیں یہ دونوں طرح کی نہریں ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نے ایپر دو نہریں چھپی ہوئی بہشت میں ہیں ف ح طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوئی اس سبب سے کہتے ہیں کہ بہشت میں جاری ہیں اس سے باہر نہیں نکلیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سبب سے باطن کہتے ہیں کہ عقلیں اُسکے وصف کی کنہ کو نہیں پہونچتیں ت اور ای پر دو نہریں ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہے اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہیں اور زمین پر پڑتی ہیں اور رواں ہوتی ہیں اسمیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کے سے ہے کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع میں مشابہ بہشت کے پانی کے ہے یا قبیل موافق اسما کے سے ہے یعنی جیسے یہاں ان دونوں نہروں کا نام نیل و فرات ہے ایسی ہی بہشت میں بھی دو نہریں ہیں کہ نام انکا نیل و فرات ہے واللہ اعلم ت پھر دکھایا گیا میرے لیے بیت المعمور ف ح وہ ایک خانہ خدا ہے ساتویں آسمان میں محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اُسکا زمین پر تو سیدھا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑے اور ذکر اُسکا اگلی حدیث میں آتا ہے ترجمہ پھر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودھ کا اور ایک باسن شہد کا یعنی تاکہ اختیار کروں میں جسکو کہ چاہوں اُنمیں سے پس لیا میں نے دودھ پس کہا جبرئیل نے کہ دودھ فطرت ہے ف ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق ہیں لوگ اُسپر کہا علماء نے کہ دودھ اس عالم میں مثال دین اور علم کے ہے یہانتک کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ دودھ پیتا ہوں تو تعبیر اُسکی یہ ہوئی کہ دین اور علم سے منتفع اور محظوظ ہوگا بمناسبت اسکے کہ غذا آدمی کی ابتدا میں وہی ہے اور بسبب اچھی صفتوں اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونے اُسکے کے ت تو ہوگا اس فطرت پر اور امت تیری ف ع اور ام شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہے اور در حدیث میں آیا ہے کہ کہا جبرئیل نے کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت میں اگرچہ شراب اس زمانہ میں مباح تھی خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اُسکی اس جہان میں یہی تھی اور شہد اگرچہ شیریں اور شفا دینے والا ہے لیکن لطافت دودھ کی اور گوارا ہونا اُسکا زیادہ اُس سے ہے اور حدیث آیندہ میں ذکر شہد کا نہیں ہے یہی دو ظرف شراب اور دودھ کے مذکور ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لانا ان تینوں ظرفوں کا آسمان پر تھا اور حدیث آیندہ میں آیا ہے کہ وقت آنیکے مسجد اقصی میں تھا اور ظاہر یہ ہے کہ ہر دو مقام میں ہو بیت المقدس میں باسن شراب اور دودھ کے اور اوپر آسمانکے باسن شراب اور دودھ اور شہد کے لائے ہوں واللہ اعلم ت پھر فرض کی گئی مجھپر نمازیں یعنے پچاس نمازیں ہر دن اور رات میں پس پھرا میں درگاہ رب سے پس گذرا میں موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر ف ع یعنی بعد گذرنیکے ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہے ترمذی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا میں ابراہیم سے شب معراج میں پس کہا ای محمد صلعم کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو انکو کہ جنت اچھے میٹھے اور شیریں پانی کی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور درخت بونے اُسکے ذکر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کا ہے ت پس کہا موسی نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا میں ساتھ پچاس نمازوں کے ہر دن یعنی اور رات میں کہا موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق امت تیری نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں یعنے عادۃً یا سہولۃً بسبب ضعف یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہے میں نے لوگوں کو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے کہ اُٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہے انکی طبیعتوں پر اور علاج کیا ہے میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور صلاح پذیر نہوئے باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے پس تمہاری امت کیونکر ادا کر سکے گی اتنی نمازیں پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کیواسطے امت اپنی کے پس پھر گیا میں یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کیں مجھسے دس نمازیں اور چالیس رہیں پس پھر آیا میں طرف موسی کے پس کہا موسی نے مانند اُس کلام کے کہ کہتا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کر سکے گی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پھر جا اور تخفیف چاہ

پس پھر گیا میں درگاہ رب میں پس کم کین مجھسے اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا میں پس کم کین مجھسے دس نمازیں اور بیس رہیں پس آیا میں موسیٰ کے پاس پس کہا مثل پہلے کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازونکے ہر روز پس آیا میں موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازونکے ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلا شبہہ امت تیری اپنی اکثر اُنکے نہیں طاقت رکھینگے پانچ نمازونکی یعنی اسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگونکو پہلے تم سے اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بھی نہ ادا کرسکے پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اس سے تخفیف کا اپنی امت کے لیے **ف** ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کرلیا تھا انھوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے والا کاہے کو تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اُس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا اُنکو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ ہوتے ہیں **ت** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہانتک کہ شرم زدہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے اب نہیں جاسکتا میں طلب تخفیف کے لیے اگرچہ ظن ہو امت کے نہ محافظت کرسکنے کا ولیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الٰہی کو یا سونپتا ہوں میں کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا میں اُس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار تتمہ اسکا آگے آتا ہے (وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوٰتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ روایت کرتے ہیں انس سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس براق اور براق چارپایہ تھا سفید دراز یعنی میانہ قد جیسے کہ فرمایا گدھے سے اونچا اور نیچا خچر سے پڑتا تھا سم اُسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اُسکی کے پس سوار ہوا میں اُسپر یہانتک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندھتے تھے اُس سے انبیا یعنے

اپنے براقون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوا مین مسجد اقصیٰ مین **ف** ع اسقدر اسرار پر تو اجماع سب علما کا ہی اور باختلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسرار کے آسمانتک بنا بر منع ہونے خرق والتیام کے بہ تبعیت کلام کے **ت** پس پڑھین مین نے اوس مین دو رکعتین **ف** ع یعنے تحیۃ المسجد اور ظاہر یہ ہی کہ یہ وہ نماز ہی کہ جس مین آن حضرت صلعم امام ہوئے اور انبیا مقتدی پس راوی نے ذکر آنحضرت صلعم کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کے یا نسیان کے جیسے کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کے داخل ہونے کا بھی فوت ہوا **ت** پھر نکلا مین یعنے مسجد سے پس لائے میرے پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودھ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کے ہو **ت** پس اختیار کیا مین نے دودھ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نے فطرۃ کو یعنے دین اسلام کو پھر چڑھایا ہمکو طرف آسمان کے **ف** ع لفظ عرج ساتھ زبر عین اور رے کے ہی جیسے کہ ذکر کیا اسکو نودی اور سیوطی نے پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانے آنحضرت صلعم کے لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجھکو اور جبرئیل کو اللہ تعالیٰ اور ممکن ہی یہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کے اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مجہول کے ہی یعنے چڑھایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نے حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کے کہ گذری ساتھ روایت قتادہ کے انس رضہ سے چنانچہ بیان کرتا ہی اسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلعم نے یا ثابت نے یا انس نے بطریق مرفوع کے پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجھکو یعنے بعد جواب سلام کے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسرے کے پس ناگہان ملا مین ساتھ یوسف کے یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین بھی اسیطرح تھا ناگہان یوسف تحقیق دیے گئے ہین آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھکو اور دعا کی خیر کی میرے لیے **ف** ع اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد آدھے حسن سے یہ ہی کہ بہ نسبت اپنے زمانے کے لوگونکے حسن کے آدھا حسن رکھتے تھے اور کہا بعضے حفاظ نے ہمارے مشائخ متاخرین معتبرین مین سے کہ آنحضرت صلعم احسن تھے یوسف علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسلیے کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تھا اسقدر کہ کردیتا تھا اسکو مثل آئینہ کے کہ اوس مین سامنے کی چیزین معلوم ہونے لگتین اور ہمارے نبی صلعم کی صورت کا یہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالےٰ نے پوشیدہ رکھا تھا اونکے صحابہ سے بہت اس جمال روشن مین سے اسلیے کہ اگر ظاہر ہوتا اونکے لیے تو نہ دیکھ سکتے طرف اونکے کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کے حال مین سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا انتہے علاوہ اسکے یہ کہ بعضون نے یہ بھی معنی اسکے کہے ہین کہ دیے گئے تھے یوسف حسن میرا یعنے بہ نسبت آنحضرت کے حسن کے وہ آدھا حسن رکھتے تھے کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف کے اور صباحت اونکی کے ایسا مضمون کہ ذہن مین ڈالتے ہین یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکھتے تھے چنانچہ ابھی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تھا اور زیادہ تھا خلق اللہ سے حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کے پھر ترمذی ایک حدیث لایا ہی اپنے جامع مین انس سے کہ نہین بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھ غیر آنحضرت صلعم کے جیسے کہ بعضون نے کہا ہی کہ کلام کرنے والا عموم خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سے آن حضرت صلعم پر یہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر صورت کسی آدمی کے حسن ولطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلعم مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہوا فضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا آن حضرت مین اس لیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کے یہ ہی کہ جو کچھ کہ سوائے مرتبہ الوہیت کے ہی قسم فضل وکمال سے سب حضرت کے لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر انسے اور برابر اونکے نہین ہی رباعی کسی بحسن وبلاغت بیار مارسد ٭ تا درین سخن انکار کار ما نرسد ٭ ہزار سکہ بیازار کائنات زنند یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد ٭ صلی اللہ علیہ وآلہ مقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالات اور نہین ذکر کیا یعنے ثابت نے اس حدیث مین دونا

موسیٰ کا یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنے زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کے پس ناگہان دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام
کو اس حال مین کہ لگاتے ہوئے ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین داخل
ہوتے وہ پھر دوسری بار اُس مین یعنے ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتے ہین پہلون کی نوبت پھر نہین پہونچتی بسبب کثرت اُنکی کے پھر لے گئے
مجھکو طرف سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اُسکی مانند کانون ہاتھیون کے تھی اور ناگہان پھل اُسکے مانند مٹکون کے پس جبکہ ڈھانک لیا
سدرہ کو حکم خدا سے اُس چیز نے کہ ڈھانکا **ف** ع بعضون نے کہا فرشتون کے بازوون کے انوار نے ڈھانکا اور بعضون نے کہا سونے کی
ٹڈیون نے یا اور رنگ برنگ کی چیزون نے کہ معلوم نہین وہ کیا تھین اور ظاہر تر یہ ہے **ت** تغیر ہوا سدرہ یعنے اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبہ عالی کے
پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کرسکتا وصف اُسکا بسبب کمال خوبی اُسکی کے اور وحی بھیجی طرف میرے حق سبحانہ تعالی نے جو کچھ کہ
بھیجی **ف** ح سوائے خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط کی بات یہی ہے کہ اُسکو مبہم اور مجمل ہی رکھین درپے اسکے بیان اور
تفسیر کے نہون **ت** پس فرض کی گئین مجھپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس اترا مین بلندی اُس مقام سے اور پہونچا طرف موسیٰ کے
اُس آسمان مین کہ وہ تھے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا مین نے کہ فرض کین مجھپر پچاس نمازین **ف** ع اور
زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ **ت** کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا اس لیے کہ تیری
امت نہین طاقت رکھے گی پس تحقیق مین نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے انکا فرمایا حضرت نے پھر گیا مین طرف پروردگار اپنے کے
اور عرض کیا مین نے کہ اے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میرے میری امت پر سے پانچ نمازین
ف ع اور شاید کہ تقدیر یہ ہے کہ خمسًا خمسًا یعنے پانچ کم کین پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ روایت عشر کی اختصار ہے
روایت خمسا سے اور مؤید ہے اسکو قول حضرت کا **ت** پس پھرا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ کم کین مجھسے پانچ نمازین کہا موسیٰ نے کہ تحقیق
امت تیری نہین طاقت رکھے گی اسکی یعنے مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نے
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مین نے درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسیٰ کے یعنے اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تھین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین
یہان تک کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے محمد صلعم تحقیق یہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنے فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کے ثواب دس نماز کا
ہے یعنے حکمًا اور اعتبارًا پس اس حساب سے یہ حکم پچاس نمازون کا رکھتی ہین جسنے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نکیا اُسکو یعنے بسبب مانع شرعی کے
یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہے اسکے لیے وہ نیکی کہ قصد اُسکا کیا تھا ایک نیکی یعنے ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنے بعد اُسکے قصد کرنے کے
لکھی جاتی ہے وہ نیکی اُسکے لیے دہ چند **ف** ع ح یعنے ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانے قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قلب کے جیسے
کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہ ادنی درجہ ہے تضاعف کا بیچ غیر حرم کے اور اور حدیثون مین ہے کہ اُس سے بھی مضاعف
کرتے ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے مقدار صدق واخلاص کے ترجمہ اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنے اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہین کی برائی
اُسکو یعنے پس ترک کیا اُسکو بغیر باعث کے یا بسبب مباح سے بخلاف اُسکے کہ ترک کیا اُسکو اللہ کے لیے نہین لکھی جائیگی اسکے لیے یہ برائی
مذکور کچھ **ف** ع لیکن اگر ترک کیا اُسکو اس حال مین کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنے کا تو وہ دو حال سے خالی نہین اگر ترک کیا تھا اُسکو اللہ تعالی
کے لیے تو شک نہین ہے اسمین کہ لکھی جائیگی اُسکے لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لیے تو لکھی جائیگی اسکے لیے ایک
برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے ساتھ اسکے بہت سے علما نے **ت** پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اُسکے لیے

ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بسبب کیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ عدل ہی جیسے کہ مضاعف ہونا فضل حسنات فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس اترا مین اُس مقام عالی سے یہانتک کہ پہونچا مین طرف موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پس خبر دی مین نے انکو یعنے اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اُس سے تخفیف کا یعنے تا پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مین نے تحقیق رجوع کی مین نے طرف پروردگار اپنے کے کتنے ہی بار یہانتک کہ حیا کی مین نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابن شہابٍ عن انسٍ قال کان ابو ذرٍ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبرئیل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطستٍ من ذہبٍ ممتلیٍ حکمۃً وایمانًا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبرئیل لخازن السماء افتح قال من ہذا قال ہذا جبرئیل قال ہل معک احدٌ قال نعم معی محمدٌ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجلٌ قاعدٌ علی یمینہ اسودۃٌ وعلی یسارہ اسودۃٌ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبرئیل من ہذا قال ہذا اٰدم وہذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فاہل الیمین منہم اہل الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اہل النار فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانیۃ فقال لخازنہا افتح فقال لہ خازنہا مثل ما قال الاول قال انسٌ فذکر انہ وجد فی السمٰوٰت اٰدم وادریس وموسٰی وعیسٰی وابراہیم ولم یثبت کیف منازلہم غیر انہ ذکر وجد اٰدم فی السماء الدنیا وابراہیم فی السماء السادسۃ قال ابن شہابٍ فاخبرنی ابن حزمٍ ان ابن عباسٍ وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام وقال ابن حزمٍ وانسٌ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ علی امتی خمسین صلوۃً فرجعت بذلک حتی مررت علی موسٰی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین صلوۃً قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرہا فرجعت الی موسٰی فقلت وضع شطرہا فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت فراجعت فوضع شطرہا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعتہ فقال ہی خمسٌ وہی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسٰی فقال راجع ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتہی بی الی سدرۃ المنتہی وغشیہا الوانٌ لا ادری ما ہی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیہا جنابذ اللؤلؤ واذا ترابہا المسک متفقٌ علیہ) اور روایت ہی ابن شہاب یعنے زہری سے کہ نقل کی انس رض سے کہا تھے ابوذر حدیث کرتے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال مین کہ مین مکہ مین تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ ماضی مجہول ہی بتخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہی فرج اور تفریج سے معنی شق اور کشف کے یعنے ازالہ کی گئی اور روایتین بیچ تعین مکان اسرا کے مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسے کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور یہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسے کہ فتح الباری مین کہا یہ ہی کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر مین سوئے تھے اور اُسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنے کے اُسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چھت اُنکے گھر کی پھاڑ کر حضرت صلعم کو کعبہ کے پاس لایا اور حضرت لیٹ رہے اس حال مین کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سے طرف دروازہ مسجد کے اور آپکو براق پر سوار کر کے مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اُترے جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اُسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت وایمان سے اوندھا دیا کہ لگن مین تھا میرے سینہ مین پھر ڈھانک دیا میرے سینہ کو یعنے ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر ان یہ تھا

کہ دھونا قلب مبارک کا سونے کی لگن مین تھا بعد ازان پُر کیا گیا علم وایمان سے اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلے دھو چکے تھے آب زمزم سے بعد اُسکے لائے لگن بھرا ہوا حکمت وایمان سے اور ڈالا گیا سینۂ مبارک مین فقال **ت** پھر پکڑا جبرئیل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجکو طرف آسمان کے **ف** ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصے مین نہین ہی اسی سبب سے گئے ہین بعض اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کے تھی اور سواری براق کی اسرا مین تھی واللہ اعلم **ت** پس جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول یعنے دروازہ آسمانکا کہا اُسنے کون ہی یہ کہا یہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نے کہ کیا ہی ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہان میرے ساتھ محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا اُسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی طرف یعنی بلانے کے لیے کہا جبرئیل نے کہ ہان پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اُس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ اُنکے داہنی طرف کئی ایک شخص تھے یعنے اُنکی اولاد مین سے اور بائین طرف اُنکے کتنے ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہنی طرف اپنے ہنستے تھے یعنے اسلیے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنے جنتی ہونا اُنکا اور جسوقت کہ دیکھتے بائین طرف اپنے روتے یعنے بسبب دوزخی ہونے اُنکے کے پس کہا بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا نبی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا مین نے جبرئیل کو کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہین اور یہ اشخاص داہنی طرف اُنکے اور بائین طرف اُنکے ارواحین ہین اُنکی اولاد کی پس داہنی طرف والی ان مین سے بہشتی ہین اور یہ ارواحین کہ بائین طرف اُنکے ہین دوزخی ہین پس جب دیکھتے ہین داہنی طرف اپنے ہنستے ہین اور جب دیکھتے ہین بائین طرف اپنے روتے ہین **ف** ع کہا قاضی نے آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اُسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکھتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم علیہ السلام پر بعض اوقات مین پس جسوقت آن حضرت گذرے ہون وہ وقت پیش ہونے ارواحونکا ہوا اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکھی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تھین بدنون مین جب تک، در وہ پیدا کی گئی ہین پہلے بدنون کے اور جگہ اُنکے رہنے کی داہنی بائین طرف آدم کے ہی اور وہ جانتے تھے انجام کار اُنکا پس قول آن حضرت صلعم کا نسم بنیہ عام مخصوص ہی واللہ اعلم **ت** یہانتک کہ لیگئے مجکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اُسکے کے کہ کھول دروازہ پس کہا جبرئیل سے بیلے اُسکے داروغہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہ کون ہی اور تیرے ساتھ کون ہی الخ کہا انس رضنے پس ذکر کیا یعنے آن حضرت صلعم نے یا ابو ذر رضنے بطریق مرفوع کے اور ظاہر یہی ہی کہ آن حضرت صلعم نے پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو اور نہین بیان کی ابو ذر رضنے یا آن حضرت نے کیفیت منازل ومقام اُنکے کی سوا اسکے کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلے آسمان مین اور ابراہیم کو چھٹے آسمان مین **ف** ع یہ موافق ہی روایت شریک کی انس رضسے اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکے ہی اور وہ یہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہے تو کہ متعدد ہی معراج تو کچھ اشکال نہین والا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو تکیہ لگائے ہوئے ساتھ بیت المعمور کے اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکے یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اُنکے منازل مقام کی پس روایت بیان کرنیوالونکی ارجح ہوگی اور حاصل یہ کہ بیچ تعین آسمانون کے اور دیکھنے انبیا کے کچھ تھوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کے ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکھا ہو فتدبر **ت** کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباس رض اور ابا حبہ تھے کہتے کہ فرمایا آن حضرت صلعم نے پھر اوپر لیجایا گیا مجکو یہانتک کہ چڑھا مین ایک مکان بلند ہموار پر سنتا تھا مین اُسمین آواز قلمون کے لکھنے کی کہ فرشتے اُنسے تقدیرین اور حکم الٰہی لکھتے تھے اور لوح محفوظ سے احکام الٰہی نقل کرتے تھے کہا بعضے محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنے یہ ہوئے کہ مین قائم ہوا ایسے مقام مین کہ پہونچا مین اُسمین بسبب رفعت مرتبہ کے طرف ایسی جگہ کے کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر

ہونے میرے لیے او امر الٰہی اور تدبیر کرنی اُسکی اپنی خلق مین قسم ہو اللہ کی یہ وہ مقام انتہی ہو کہ نہین تقدم ہوا اُس مین کسیکو اور کیفیت ان قلمون
کی سواے خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہو کہ اُس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور سنے اور فولاد اُسکی حقیقت
مین داخل نہین اور بعضے متفلسفہ اسمین کچھ تاویلین کر کے ظاہر معنے سے خارج کرتے ہین اور طریقہ اسلم یہ ہو کہ اسکو حمل ظاہر ہی پر کرین وجود قلم
کے قائل ہون اور اُسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی کے کرین **ت** اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کی گئین میری اُمت پر
پچاس نمازین پس پھرا مین اُسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اُسکے عمل کا یہانتک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری
امت پر کہا مین نے فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰ نے پس پھر جا طرف رب اپنے کے یعنے اور سوال کر اُس سے تخفیف اسلیے کہ امت
تیری طاقت نہین رکھیگی اسکی پس پھیرا مجھکو موسیٰ نے یعنے وہ ہوئے سبب پھرنے میرے کے طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالےٰ نے
بعض پچاس کی **ف** ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہین یا دس دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہو بموجب اختلاف پہلے کے
ت پس پھرا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض اُنکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اسلیے کہ
تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھیگی اسکی پس پھر گیا مین یعنے طرف مکان اول کے پس خوب عرض معروض کی مین نے پس موقوف کین اور
بعض اُنمین سے پس پھرا مین طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی اسکی پس خوب
عرض و معروض کی مین نے پروردگار سے پس فرمایا **ف** ع یعنے آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہو اور معنے یہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر مراجعات مین **ت** کہ یہ پانچ نمازین ہین یعنے ادا مین اور پچاس ہین یعنے ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک
میرے **ف** ع احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ مین نے مساوات کی ہو درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مین نے
پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہو **ت** پس پھرا مین طرف موسی کے پس کہا کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کہا مین نے کہ شرم کی مین نے
اپنے رب سے **ف** ع یعنے اسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکے نہین ہو کوئی مانع تعدد مانع سے یعنے یہ بھی شرم مانع ہوئی اور
باربار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر کر پھرنا وغیر ذلک یہ بھی مانع تھی اور باعث شرم **ت** پھر لیجایا گیا مجھکو یہانتک پہونچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہی
کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنے انوار کے یا طرح بطرح کے بازوون ملائکہ کے سنے یا اور کچھ تھا نہین جانتا مین یعنے اب یا اسوقت
بسبب متوجہ ہونے نظر اُنکی کے حق کی طرف نہ مکانکی طرف کہ کیا ہو حقیقت ان رنگون کی پھر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اُسمین تھے
گنبد موتیون کے **ف** ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہو کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اُسمین ایک نہر تھی کہ اُسکے دونون کنارون پر قبے
تھے کاواک موتیون کے **ت** اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی **ف** ح ع یعنے خوشبو اسکی مثل مشک کے ہو یا حقیقت مین مشک ہو اور
وہ بہت خوشبو دار ہو حدیث مین آیا ہو کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہو پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن
عَبدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا أُسْرِیَ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْتُہِیَ بِہٖ إِلَی سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی وَہِیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَۃِ إِلَیْہَا یَنْتَہِی مَا یُعْرَجُ بِہٖ مِنَ
الْأَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْہَا وَإِلَیْہَا یَنْتَہِی مَا یُہْبَطُ بِہٖ مِنْ فَوْقِہَا فَیُقْبَضُ مِنْہَا قَالَ إِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَہَبٍ قَالَ فَأُعْطِیَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِیَ خَوَاتِیْمَ سُورَۃِ الْبَقَرَۃِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ مِنْ أُمَّتِہٖ شَیْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسولخدا کو بھیجا گیا آپکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان مین ہو **ف** ع کہا ایک شارح نے
کہ وہم ہوا ہو کسی راوی کو کہ کہا چھٹے آسمان مین ہو سدرہ اور صواب یہ ہو ساتوین آسمان مین ہو جیسا کہ مشہور ہو درمیان جمہور راویون کے کہا

قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہو اور یہی قول ہو اکثرونکا کہا نووی نے کہ ممکن ہو کہ تطبیق دین دیجاوے دونون روایتون مین کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان مین اور شاخین اُسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت بڑا ہو اور کہا خلیل نے کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہو چھا رہا ہو آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کے پہونچتی ہو وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہو زمین سے یعنی اعمال اور ارواح پس لے لی جاتی ہو اُس سے یعنے بقدرت آلہی بے اِسکے کہ ملائکہ اوپر اُسکے جاوین اور طرف سدرہ کے پہونچتی ہو وہ چیز کہ نیچے اُتاری جاتی ہو اُسکے اوپر سے پس لے لی جاتی ہو اُس سے ف ح یعنے اوامر اور احکام آلہی پھر وہان سے لے لیتے ہین ملائکہ کہ وہان کھڑے ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہو اسلیے اُسکو سدرۃ المنتہی کہتے ہین اور سواے ہمارے پیغمبر خدا کے اُس سے اوپر کوئی نہین گیا ہو اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ گئے کہ وہان جگہ نہین ہو نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ✤ اسری بعبدہ است عن المسجد الحرام ✤ تا عرصۂ وجود کہ اقصای عالم است ✤ کانجا نہ جا و نے جہت و نی نشان نہ نام ✤ سر بیست بس شگرف در انجا بہیچ ہان ✤ از آشنای عالم و جان پرس ازین مقام ✤ ت کہا یعنے پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا ف ع یعنی ایسی چیز نے کہ اُسکی کنہ کو نہین پہونچ سکتے ہین کہ کتنی ہو اور کیسی ہو مقصود بڑائی اور کثرت اسکی ہو اور شاید کہ مراد حضرت صلعم کے قول سے لا ادری یہی ہو نہ حقیقت عدم علم و درایت کی اور اور حدیث مین آیا ہو کہ اسکے ہر پتے پر فرشتہ کھڑا ہو کہ تسبیح کرتا ہو اور جماعت سبز جانورون کی کہ اُسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سے رکھتے ہین ت کہا ابن مسعودؓ نے یعنے بیچ تفسیر ما یغشی کے وہ پروانے ہین سونے کے ف ح یہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ ان انوار کو کہ اترتے ہین عالم ملکوت سے تشبیہ دی ساتھ فراش کے ف کے زبر سے بمعنی پرندہ مشہور کے گرد شمع کے پھرتا ہو یعنے پروانہ یہان اشارہ ہو طرف شوق و محبت ملکوت کے اور حیرانی و سرگردانی انکی کے اوپر نور اقدس حق تعالیٰ کے اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنے ٹڈی سونے کی بھی آیا ہو اور یہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہو اسلیے کہ درختو نپر یہ جانور اکثر بیٹھتے ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سے ہو اور ہوسکتا ہو کہ مراد حقیقت سونیکی ہو اور قدرت آلہی شامل سب چیزون کی ہو واللہ اعلم ت کہا ابن مسعودؓ نے پس دی گئین آن حضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچھ کہ دیے گئے تھے آن حضرت صلعم اُس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سے حد حصر سے باہر ہین ولیکن یہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعودؓ نے بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکھتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنے فرضیت انکی اور دی گئین آیتین کہ اخیر سورۂ بقر مین ہین ف ع یعنے آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اور مراد انکے دیے جانے سے دیے جانا قبولیت دعاؤن انکی کا ہو اور اگر کہے تو کہ یہ ظاہر مین منافی ہو اُس روایت کے کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہو اُسوقت کہ جبرئیل بیٹھے تھے آن حضرت کے پاس کہ سُنی ایک آواز یعنے دروازہ کھلنے کی سی ہو اوپر سے پس سر اُٹھایا جبرئیل نے اور کہا کہ یہ فرشتہ ہو کہ اُترا ہو طرف زمین کے نہین اُترا تھا کبھی مگر آج پس اُسنے سلام کیا اور کہا کہ خوش ہو ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہین وہ آپکو نہین دیے گئے کسی اور نبی کو پہلے تم سے فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورۂ بقر کی نہین پڑھوگے تم کوئی حرف اُن دونون مین سے مگر کہ دیے جاؤگے اُسکو یعنے ثواب یا قبولیت دعاؤن اُنکی کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ کچھ منافات نہین ہو اسلیے کہ دیا تھا آسمان مین جملہ اُن چیزون سے کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کے [illegible] کی بقرینہ دینے پانچون نمازون کے مقام اعلیٰ مین اور اُترنا فرشتہ کا اُسکی بزرگی بیان کرنے کے لیے تھا اور بشارت دینے کے لیے کہ تمکو یہ افضل [illegible] ہو کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک اور اشکال لازم آتا ہو کہ سورۂ بقرہ مدنی ہو اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورۂ بقر کا مستثنےٰ ہو یعنے یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا لیکن بقرہ مدنی ہو باعتبار اکثر کے اور نقل کیا ابن ملک نے حسن اور ابن

سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کے وحی بھیجنے کا بلا واسطہ جبرئیل کے شب معراج مین پس وہ مکی ہی اُنکے نزدیک اور جمہور جو کہتے ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اُنکا جواب یہ ہی کہ معنی دیے جاینگے یہ نہین ہین کہ وہ دی گیئن بلکہ معنے یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت صلعم کے لیے درباب ان الفاظ کے کہ تلقین کیے گئے دونون آیتون مین لفظ غفرانک سے اخیر تک اور اور پڑھنے والون کے لئے ترجمہ اور بخشے گئے گناہ کبیرہ اُنکی امت سے واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے وعدہ کیے گئے آنحضرت صلعم اُس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہے گا اللہ تعالی بغیر عذاب کے بھی بخشدیگا جیسے کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لایغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہین ہوئیگا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرع سے اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونے اس امر کے ہو پہلے سے (وعن اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْأَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْہَا فَکُرِبْتُ کَرْبًا مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُہُمْ وَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَہًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاہِیْمُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُہُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ہٰذَا مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَبَدَأَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین حجر مین یعنے حطیم مین کھڑے ہوئے اس حال مین کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھسے احوال جانے میرے کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچھین مجھسے چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہین رکھتا تھا مین اُنکو یعنے وقت پوچھنے کے بسبب مشغول ہونے کے امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اُسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نے میرے لیے اس حال مین کہ دیکھتا تھا مین اُسکو یعنے بلند اور نزدیک کیا اُسکو اور اُٹھایا پردہ درمیان مین سے تا دیکھون اُسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچھین جیسے کہ فرماتے ہین نہین پوچھتے تھے قریش مجھسے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا مین اُنکو یعنے اس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین بیچ جماعت کے انبیا مین سے ف ع یعنے شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور مضمون آیندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اس دیکھنے کے ہی کہ آسمان مین دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضون نے کہ دیکھنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر دیکھنے ارواح اُنکی کے مگر عیسٰی کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتھ بدن کے آسمان پر اُٹھا لیے گئے ہین اور بعضون نے ادریس کے حق مین بھی ایسا ہی کہا ہی اور اسپر جنھون نے کہ نماز پڑھی حضرت کے ساتھ بیت المقدس مین پس احتمال رکھتا ہی کہ اُنکی ارواح نے پڑھی اور یہ بھی احتمال ہی کہ بدنون نے ساتھ ارواحون کے پڑھی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کھاوے اُنکے گوشتون کو پھر بدن اُنکے مانند ارواحون کے لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اُنکے ظہور کے لیے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑھانا آنحضرت صلعم کا اُنکو بیت المقدس مین پہلے آسمان پر جانے سے تھا ترجمہ پس ناگہان دیکھتا ہون مین کہ موسٰی کھڑے نماز پڑھتے ہین ف ع یہ بھی موید ہی اسکا کہ انبیا وقت نماز کے بیت المقدس مین ساتھ بدنون اور ارواحون کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہی ساتھ اعضا کے نہ نری ارواح کے ترجمہ پس ناگہان موسٰی ایک مرد ہین میانہ قد یا دُبلے گول بدن یا بڑے ہوئے بال گویا کہ وہ مردان شنوہ کے سے ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ناگہان عیسٰی بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہی اسلیے کہ وہ حالت حضور کی آگے رب کے اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم سے ہی نزدیک عشاق کے ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتھ اُسکے از روے مشابہت کے عروۃ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بھائی

عبد اللہ بن مسعود کے نہیں ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین اور نا گمان ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین مشابہ ترین لوگون کا ساتھ ابراہیم کے یا تمہارا ہی مراد رکھتے تھے آن حضرت صلعم یا سے ذات شریف اپنی ف ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہو یا اُنکے بعد کے کسی اور راوی کا پھر دیکھنا آن حضرت کا ان انبیا کو نماز پڑھتے احتمال ہو کہ ہو اثنا ر جانے مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصیٰ مین اور موید ہو دوسرے احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اُنکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہو یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اسمین کیون ہو جواب اُسکا یہ ہو کہ انبیا رصلوات اللہ و سلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہو کہ اس جہان مین وجوب رفع کیا گیا ہو نہ وجود اُسکا اور ان انبیا نے یہان حضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھی اور بعد اُسکے اُنکو آسمان پر لے گئے حضرت کے استقبال اور تعظیم کے لیے یا اُنکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنون کے آسمان پر ہین اور یہ بھی احتمال ہو کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کے ساتھ بعد پہونچنے کے سدرۃ المنتہیٰ سے ہوا اور ظاہر تر یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہو اولیا ر اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکھا ہو چہ جاے انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اُسکی قدرت کاملہ سے ظہور مین آوین ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سے یعنے آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حاصل ہونے حضور باری تعالیٰ کے کہا مجھکو ایک کہنے والے نے اے محمد یہ ہو مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کر وان کو یعنے ازراہ تعظیم بزرگی ملک قہار کے یا ازراہ تواضع کے جیسا کہ آداب ہو ابرار کا پس التفات کیا مین نے اُسکی طرف یعنے بقصد سلام کرنے کے پس پہل کی اُسنے سلام کرنے مین مجھپر ف ح یعنے چھوڑا آپ کو کہ سلام کرین اُسپر پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب پائے جانے غلبہ شوکت اور رحمت آن حضرت صلعم کے آگ دوزخ پر اور اُسکے داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہو کہ امامت آن حضرت کی انبیا کے لیے آسمان پر بھی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بیت المقدس مین تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہو دوسری فصل سے الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ) روایت ہو جابر سے یہ کہ اُنھون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنے بیچ مقدمہ اسراء کے یعنے جانے کے طرف بیت المقدس کے شب مذکور مین اور پوچھین مجھسے نشانیان اُس مکان کی کھڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکھایا اللہ تعالےٰ نے مجھکو بیت المقدس ف ع ح یعنے اور راہ اُسکی اور دور کیا پردہ کہ مجھ مین اور اُسمین تھا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا مین اُسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکھتا ہو کہ بیت المقدس کو اُٹھا کر آگے آن حضرت کے یہان لائے ہون جیسے کہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہو کہ کہا آن حضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی دار عقیل کے پاس اور یہ کامل تر ہو معجزہ مین جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کے پاس ترجمہ پس شروع کیا مین نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے حالانکہ مین دیکھتا تھا طرف اُسکے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آن حضرت کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہو اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہی اسمین اور قول مختار اثبات اُسکا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے دیکھنا اور دیکھنا دل سے غیر جاننے کے ہو دل سے اور تحقیق اور تفصیل اُسکی بیچ باب رویۃ اللہ کے گذری تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہو تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ باب ہی بیچ بیان معجزون کے ف معجزہ مشتق ہی عجز سے کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنے والا عجز کا اپنے
غیر مین اور انبیا کے صدق کی دلالتون کو اور رسولون کی نشانیون کو معجزہ اس لیے کہتے ہین کہ رسل علیہم یعنے امتی عاجز ہوتے ہین اُنکے معارضہ سے
ساتھ مثل اُس معجزہ کے یعنے وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتے اُنکے مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ معجزہ اعجاز سے ہی بمعنے عاجز کرنے کے
اور وہ ایک امر ہی خارق یعنے خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی اُس سے دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہین
اُنکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنے ہین محکم کرنا مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اُسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار
قسم پہ کہتے ہین جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اُسکو تو استدراج کہتے ہین اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اُسکو معونت کہتے ہین اور جو کچھ کہ اولیا
سے ہو اُسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ سب قسمین نکل گئین یعنے ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کے معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتھ
دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمین تو یہ ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ سبکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتھ اسباب
کے کہ جو اس اسباب کی مباشرت کرتا ہی اس سے ظہور پاتا ہی اور جو کچھ کہ ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسے شفا ساتھ دوائی
طبیہ کے اور جو کوئی اسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کے ہی **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ
نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ) روایت ہی انس بن مالک سے یہ کہ ابوبکر صدیق نے کہا یعنے وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور ورآنے کے غار مین اور پہونچنے مشرکون کے
سر غار پر سید الابرار صلعم کی تلاش مین کہ دیکھا مین نے مشرکین کے قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنے مین اور آنحضرت صلعم
غار مین تھے ف ع مراد اُس غار سے غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کے اوپر کی جانب مین تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین تقدر مسافت ایک
ساعت نجومیہ کے اور صورت اُس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اُسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اُسکے پانون پر پڑتی
ہی اور اگر وہ شخص اپنے پانونکی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اُس شخص کو کہ اندر غار کے ہی پس آن حضرت صلعم اُس غار مین چھپے تھے مشرکون سے بقصد ہجرت
کے اور مشرک وہان حضرت صلعم کی تلاش مین جا پہونچے اور حضرت ابوبکرؓ ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہین ت پس کہا مین نے
یا رسول اللہ اگر کوئی اُنمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آن حضرت نے اے ابوبکر کیا ہی گمان تیرا ساتھ اُن دو شخصون
کے کہ خدا ہی تیسرا اُنکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے خدا ساتھ اُنکے ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہی کہ پھیر دی اللہ تعالی
نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کے کہ آن حضرت صلعم اور ابوبکر صدیق غار مین ہین اور طیبی
نے روایت کی ہی کہ آن حضرت صلعم نے بد دعا کی اُنپر کہ خداوندا اندھی کر دے آنکھین اُنکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہین پاتے تھے اُنکو اور بیضہ کہنا
کبوتر کا اور جالا پور نا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہی (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا
ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ

وأنا أنفض ما حولك فنام وخرجت أنفض ما حوله فإذا أنا براعٍ مقبلٍ قلت أفي غنمك لبن قال نعم قلت أفتحلب قال نعم فأخذ شاة فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي إداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي فيها يشرب ويتوضأ فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت أن أوقظه فوافقته حين استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد أسفله فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قال ألم يأن للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك فقلت أتينا يا رسول الله فقال لا تحزن إن الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه إلى بطنها في جلد من الأرض فقال إني أراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما أن أرد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى أحدا إلا قال كفيتم ما ههنا فلا يلقى أحدا إلا رده متفق عليه) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ عازب ہی کہ یہ اُنھون نے کہا واسطے ابی بکر صدیق کے کہ ای ابوبکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمتے اور آنحضرت تے اسوقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے یعنے سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکرؓ نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن مین سے یعنے آدھے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اُسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اسکے سایہ تھا نہین آیا تھا اسپر آفتاب یعنے اُسکے غارون اور کھوؤن مین اُسوقت دھوپ نہ پہونچی تھی پس اترے ہم اُسکے پاس اور ہموار کی مین نے آن حضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونون ہاتھون سے تاکہ سووین آن حضرت صلعم اُسپر اور بچھایا مین نے اسجگہ ایک پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمھارے اور دیکھتا رہونگا اِدھر اُدھر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کے آنے کی پس سو رہے آن حضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت صلعم کے پس ناگہان دیکھتا ہون مین ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہی سامنے سے کہا مین نے کہ کیا ہی تیری بکریون مین دودھ کہا چرواہے نے کہ ہان ہی کہا مین نے کیا دُہیگا تو دودھ کہا اُسنے ہان پس پکڑی اُسنے ایک بکری اور دوہا کاٹھ کے پیالہ مین تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اُٹھایا تھا مین نے اُسکو واسطے آن حضرت صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آن حضرت اُس سے یا پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آن حضرت کے پاس یعنے دودھ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آن حضرت کا پس موافقت کی مین نے آن حضرت صلعم کی ف ح سونے مین یعنے مین بھی سو رہا لفظ موافقت تقدیم ف سے ہی ق پر پس معنے اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتھ تقدیم ق کے ف پر بھی روایت آئی ہی یعنے صبر اور توقف کیا یعنے اور بیدار نکیا آپکو یہانتک ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچھ پانی مین سے دودھ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک ف ح یعنے بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودھ سرد ہوگیا اور یہ عادت ہی عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودھ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودھ کی دفع ہو جائے ت پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا مین ف ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہی اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریون کے کیون دودھ دُہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کے کسی دوست کی تھین کہ اعتماد اُسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہ بھی ہی کہ اہل مکہ کی عادت تھی کہ اجازت دیدیتے تھے اپنے چرواہون کو کہ راہ کے چلنے والون اور بھوکون کو دودھ دیتے رہا کرین اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ انھون نے کچھ بکری خریدا ہو واللہ اعلم ت پھر فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابوبکرؓ نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آنے ٹھنڈے وقت کے اور پیچھے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اُسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو لاوے اُسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوگیا ت پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ صلعم پس فرمایا آن حضرت صلعم نے غم نکر خداے تعالیٰ ہی ہمارے ساتھ پس دعا کی سراقہ پر پیغمبر خداے تعالیٰ نے پس دھس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اسکا پیٹ تک سخت زمین مین

پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بددعا کی تمنے مجھپر پس دعا کرو میرے نفع کے لیے یعنے یہ کہ خلاصی پاؤن اس حالت سے کہ گرفتار ہون مین اُس مین پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمھارے واسطے یہ کہ پھیر دون گا مین کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نجات پائی اُسنے اُس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہو کہ تین بار دعا کی اور ہربار دھستا تھا اور نجات پاتا تھا ت پس شروع کیا سراقہ نے یعنے ایفای وعدے مین کہ نہین ملتا تھا کسی کافر سے یعنے ان کافرون مین سے کہ حضرت صلعم کی تلاش کے لیے نکلے تھے مگر کہتا کفایت کئے گئے تم طلب مین یعنے بس کافی ہو میرا تلاش کرنا اور تلاش نکرو مین تلاش کرچکا نہین ہو ادھر وہ شخص کہ اُسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اسمین بہت سے فائدے ہین ازانجملہ یہ معجزہ حضرت صلعم کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سے اور اسمین ہو خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور مانند اسکے کا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہو اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اُسکے کی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ اَرْضٍ یَخْتَرِفُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُکَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَا یَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰی اَبِیْہِ اَوْ اِلٰی اُمِّہٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بِھِنَّ جِبْرَئِیْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْیَھُوْدَ قَوْمٌ بُھُتٌ وَاِنَّھُمْ اِنْ یَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَھُمْ یَبْھَتُوْنِیْ فَجَاءَتِ الْیَھُوْدُ فَقَالَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ سَلَامٍ فِیْکُمْ قَالُوْا اَخْبَرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا قَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْہُ قَالَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو انس رضی سے کہ کہا سنا عبداللہ بن سلام نے آنا آن حضرت صلعم کا یعنے مکہ سے مدینہ مین حالانکہ عبداللہ بن سلام ایک زمین مین تھا کہ چنتا تھا میوہ درختون سے **ف** ح ع یعنے اپنے باغ مین تھا میوہ درختون سے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہو یا مبالغہ ہو بیچ آنے اُسکے کے آن حضرت صلعم کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام مین تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آن حضرت صلعم کے توریت مین پڑھکر اور تحقیق کرکر منتظر ظہور نبوت کا تھا شعر مدتی بودکہ مشتاق لقایت بودم ✤ لاجرم روی ترا دیدم واز جار فتم ✤ بمجرد سننے رونق افزائی حضرت صلعم کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبداللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت صلعم کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلاء صحابۂ کرام مین سے ہوئے جیساکہ مذکور ہوتا ہو قصہ انکا ت پس آیا وہ آن حضرت کے پاس اور عرض کیا یعنے واسطے تحقیق کرنے علامتون صدق نبوت کے کہ تحقیق مین پوچھتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہو انکو مگر نبی **ف** ع یعنے یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اُسکی کتاب سے یہ اسلیئے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بھی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیئے جواب اُن تین چیزونکا معجزہ ہوا اُسکے لیے اور علم الیقین حضرت صلعم کی نبوت کا نزدیک اُسکے اور بھی ظاہر ہو لانے حدیث کے سے اس باب مین ترجمہ ایک چیز اُن تین چیزون مین سے یہ ہو کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیونکا کہ جو بہشت مین داخل ہوکر پہلے ہی کھاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہو فرزند کو طرف باپ اُسکے کے یا طرف ماں اُسکے کے مشابہت مین یعنے فرزند کو کہ کبھی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہو اور کبھی مشابہ ماں کے سبب اسکا کیا ہو فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزون کی جبرئیل نے ابھی یہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انھون نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سے سُنے اور وجود وحی اور آنا جبرئیل کا معلوم کرلے ترجمہ ابہر اول علامت قیامت کی ہو ایک آگ

ہو گی کہ اُٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور اول پہلا کھانا کہ کھا وینگے اُسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجی کی ہو گی کہ ایک ٹکرا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہی باپ اپنی شباہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنے مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہی عورت اپنی شباہت کی طرف **ف** ح ملا علی نے سبق کے علاو غلب لکھے ہین اور شیخ رح نے پیش بیشو یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہی اور بعد اُسکے لکھا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سبب شابہ ہونا فرزند کا ساتھ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اُن دونون مین سے ہی اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب شابہت کا غلبہ ہی پا سبقت پس سبقت کو متضمن دونون معنی کے رکھ سکتے ہین ترجمہ کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے ای رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم اُنسے یعنے میرا حال تو جھوٹھ باندھینگے مجھپر یعنے بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنے بسبب بلانے کے یا اتفاقاً اور عبد اللہ چھپ رہے تھے اُنسے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہارے زعم اور اعتقاد مین کہا اُنھون نے کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنے حسب مین یا بلحاظ علم و صلاح کے اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہمارے سردار کا یعنے نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھکو اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنے تو تم بھی اسلام لاؤگے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکھے اُسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اُسکا تصور بھی کیا جاوے اُس سے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنے بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام اُنکا یہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اُسکو کہا عبد اللہ نے یہ ہی وہ چیز کہ تھا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تھا میرے عرض کرنے کا کہ آپ اُن سے پہلے پوچھ لیجیے حال میرا تا سچ جھوٹھ اُنکا معلوم ہو جاوے (وعنہ قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغنا اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضہا البحر لاخضناہا ولو امرتنا ان نضرب اکبادہا الی برک الغماد لفعلنا قال فندب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتے نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہذا مصرع فلان ویضع یدہ علے الارض ہہنا وہہنا قال فما ماط احدہم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم) اور روایت ہی انسی انس رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا یعنے مدینہ والون سے امتحان کے لیے اُسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنے کی **ف** یعنے ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اُموی تجارت شام کے لیے گیا تھا اور وہان سے مال بہت سا لیے آتا تھا اور اُسکے ساتھ چالیس سوار تھے جب مسلمانون نے یہ خبر سُنی تو چاہا کہ اُس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اُسمین آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت اور یہ خبر جو مکہ مین پہونچی تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگون کو اور جمع کیا اور نکلا اُنکی مدد کے لیے پس اس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات پائی پھر جا لوگون سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اُس کمبخت کے زوال کا آن پہونچا تھا لوگون کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اُترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہی پس کھڑے ہوئے سعد جیسے کہ کہا ترجمہ اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کے **ف** ح یعنے صحابہ کے درمیان مین سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص اُنکا کھڑا ہونا اسلیے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تھی اُن سے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھ حضرت صلعم کے جہاد کے لیے اور طلب کرنے دشمن کے لیے بلکہ بیعت لی تھی اُن سے اسپر کہ بچاوین قوم

سلہ در بعض نسخ مار بعل مذکور ہے ۱۲ منہ یعنی غلبہ اور سبقت کرنا ۱۲ منہ اور یہ رئیس اُنکا ہے ۱۲ منہ

حضرت صلعم کو اُس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابوسفیان کے تو چاہا کہ معلوم کرین حال یہ کہ وہ موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا اُنھون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بار مین بھی اور اور بار مین بھی اور اُسمین رغبت دلائی ہو اوپر لینے مشورہ کے اصحاب سے اور عقلمندون سے ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہو اگر حکم کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سوار یکے جانورونکو دریا مین توالبتہ درلادین ہم اُنکو دریا مین یعنی روی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمانے تو دریا مین پیٹھ جاوین اور اگر فرمائے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑونکے برگ غماد تک توالبتہ کرین ہم ف لفظ برگ ساتھ زیر با ور زیر اُسکے کے اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اُسکے کے اور بعضون نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہو نام ایک شہر کا ہو یمن کے شہرون مین سے یا پرلے کنارہ بحر مین یا انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرونکا کنایہ ہو تیز ہانکنے اُنکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانون سوار کے اُنکے جگرونپر لگتے جاتے تھے پس معنی یہ کہ اگر آپ حکم کیجئے ہمکو بہت چلنے کا یعنے جلدی سفر کرنیکا شلاً برگ غماد تک کہ نہایت دور ہو تو بجالاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا آنحضرت صلعم نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اُترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہو درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہو یعنی نام ایک کا اُن اشقیا مین سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اسجگہ اور اسجگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہانتک کہ شمار کیا سترکفار کو اور اُنکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اُن مین سے اُسجگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اُسجگہ مارا گیا (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ یَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ حَسْبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْحَحْتَ عَلٰی رَبِّکَ فَخَرَجَ وَھُوَ یَثِبُ فِی الدِّرْعِ وَھُوَ یَقُوْلُ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفاے وعدہ تیرا کہ کیا ہو نصرت کا یعنی اس آیت مین (وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ) الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنے ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے ف ح ع یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آن حضرت صلعم تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالی وعدہ فرما کر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہو دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر علم باللہ مقتضی ہو خوف رکھنے کو اس سے اور خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیاء علیہم السلام سے پس جائز ہو کہ حضرت صلعم کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہو کہ آنحضرت صلعم سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت صلعم ڈرتے تھے تاخیر وقت سے پس دعا کی اللہ تعالی سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آن حضرت صلعم کو استحضار رہا ہو وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَأْ یُذْھِبْکُمْ کے معنونکا اور اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالی کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہو کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اُسکے کے نہایت وسیع تھا اور نظر ابوبکرؓ کی فقط ظاہر ہی کے وعدے پر تھی اور اُسکی تحقیق یہی اور یہ ہو کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے شیخ عبدالحق نے ذکر کی ہو اور کچھ اُنکی شرح عربی مین بھی مذکور ہو ت پس پکڑا ابوبکرؓ نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہو تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے ف ع مبالغہ کرنا آنحضرتؐ کا دعا مین باوجود نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور

تقویت دل صحابہ کے اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت صلعم کی مستجاب ہے بلاشبہہ خصوصاً جبکہ مبالغہ کریں آمین ترجمہ پس نکلے آنحضرت خیمہ سے جلدی کرتے ہوتے مارے خوشی کے حالانکہ تھے زرہ پہنے ہوئے اور وہ پڑھتے تھے یہ آیۃ کہ اُتری تھی اُنپر قریب ہے کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پھیرینگے پشت اُنکی کی یہ بخاری نے **ف** ح چونکہ آنحضرت صلعم درمیان خوف ورجا کے تھے اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے پس خوش ہو کر نکلے تھے اور خبر دی مشرکوں کی شکست اور مومنوں کی نصرت کی بطریق معجزہ کے کہ ظہور کیا اُسنے بسبب مطلع کرنے خدا تعالیٰ کے اُنکو غیب پر (وعنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ہٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور یہ بھی روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل ہیں پکڑے ہوئے ہیں سر اپنے گھوڑے کا یعنے باگ اُسکی پکڑے ہوئے مستعد ہیں جنگ کے لیے درحالیکہ جبرئیل پر ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نے **ف** ع ح معجزہ بیان یہ ہے کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے جبرئیل کو واسطے جنگ کرنیکے ہمراہ اُنکے روز بدر کے اور بدر ایک کنواں ہے مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترھوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری میں (وعنہ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ وَشُقَّ وَجْہُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اسوقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانوں میں سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکوں میں سے کہ آگے اُس مسلمان کے تھا ناگہاں اُس مرد مسلمان نے سنی آواز کوڑے کے مارنے کی اوپر مشرک کے اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم **ف** ح اقدام کرنا جنگ میں اور شجاعت کرنی یا آگے بڑھ اے حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کے ساتھ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے اور وجہ ثانی پر ساتھ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہے اور حیزوم ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ی کے اور پیش ز کے نام جبرئیل کے گھوڑے کا ہے کذا فی القاموس اور بعضوں نے کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کے گھوڑے کا ہے ترجمہ ناگہان دیکھا اُس مسلمان نے طرف مشرک کے آگے اپنے کہ گرا چت ہو کر پھر دیکھا طرف اس مشرک کے پس ناگہان نشان پڑ گیا تھا اُسکی ناک پر اور شق ہو گیا تھا منھ اُسکا یعنے طول میں مانند مارنے کوڑے کے پس سبز ہو گئی تھی تمام جگہ مارنے کی یعنے جیسے کہ باقی رہتا ہے نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہونچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اُسکا اُسکی ناک پر چنانچہ اسپر اشارہ ہے اس آیۃ میں سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنے وہی مرد مسلمان کہ جسنے دیکھا مشرک کو اُس حال پر اور بیان کیا آنحضرتؐ سے یعنے سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہے تو **ف** ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ کشف کرامت ہے صحابہ کے لیے اور کرامت تابعوں کی بمنزلہ معجزہ متبوع کے ہے خصوصاً جس صورت میں کہ وقوع اُسکا روبرو نبی کے ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کے یا کہا جاوے کہ خبر دی اُسکی صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اُسکو صادق مصدوق یعنے آنحضرت نے پس صحیح ہوا شمار کرنا اُسکا معجزوں میں ترجمہ پھر فرمایا حضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسرے آسمان کی کمک سے تھا پس قتل کیا مسلمانوں نے اُسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نے (وعن سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ دیکھا میں نے داہنی طرف پیغمبر خدا کے اور بائیں طرف اُنکے دن احد کے دو شخصوں کو کہ اُنپر تھے سفید کپڑے **ف** ع ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں فرشتے بطور تفریق کے تھے یعنے ایک دائیں طرف تھا اور ایک بائیں طرف والا وہ چار ہو جاتے ہیں ترجمہ لڑتے تھے وہ لڑنا مانند سخت تر لڑنے آدمیوں کے نہیں دیکھا میں نے اُن دونوں کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے یعنے پس متعین ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھے یعنے جبرئیل اور میکائیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع تفسیر راوی سے ہے بعد شاید کہ پہچانا ہو اُسنے یہ دلیل سے اور یا آنحضرت سے

سنا ہو (وعن البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى اخذ في ظهره فعرفت اني قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت رجلي فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاري) اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کے **ف** ع کہ ایک یہودی تھا کنیت اسکی ابو الحقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ ہمیشہ تکلیفان کین اور فتنے برپا کیے اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنے قلعہ مین پناہ ڈھونڈھی یعنے بچاؤ کیا حضرت سے پس آنحضرت نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالین اسکو ترجمہ پس گیے ابو رافع کے پاس عبد اللہ بن عتیک اسکے گھر مین رات کو اس حال مین کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکھی مین نے تلوار اسکے پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا مین نے مار لیا اسکو پس شروع کیے مین نے کھولنے دروازے **ف** ح اسکے قلعہ کے تا اندر آوین وہ لوگ بھی کہ بھیجے تھے میرے ساتھ اسکے مارنیکے لیے اور باہر کھڑے تھے اور شریک ہون اس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سے اندر پہونچے تھے چنانچہ مفصل بیان اسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہے اور صحیح بخاری مین اور بھی کتاب المغازی کے اوائل مین بعد از غزوہ بدر کے حدیث اسکی مذکور ہے اور نہایت غریب و عجیب ہے انتہی اور ملا علیؒ نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے دروازے بعد کھولنے کے اول بار مین بند کر دیے ہونگے واسطے محافظت ما ورا اپنے کے کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آجاوے یا گئے ہون اسکے پاس اور راہ سے ترجمہ یہانتک کہ پہونچا مین طرف زینے کے پس رکھا مین نے پاؤن اپنا یعنے بگمان اسکے کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینے سے چاندنی رات مین **ف** ع کہا طیبی نے کہ تھا سبب انکے گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس انھون نے گمان کیا کہ پایہ زینے کا برابر ہے زمین کے پس گر پڑے اسپر سے زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا مین نے اسکو پگڑی سے پھر چلا مین طرف یارون اپنے کے کہ قلعہ کے نیچے کھڑے تھے پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین یعنے ساتھ یارون اپنے کے اور بیان کیا مین نے ان سے سارا ماجرا پس فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ پھیلاؤ پاؤن اپنا پس پھیلایا مین نے پاؤن اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرت نے پاؤن پر پس اچھا ہوگیا پاؤن گویا کہ دکھا ہی نہین تھا کبھی نقل کی یہ بخاری نے (وعن جابر قال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا اهيل فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رايت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا اهل الخندق ان جابرا صنع سورا فحيهلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجيء وجاء فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه) اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنے صحابہ روز خندق کے کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کھودتے تھے یعنے خندق گرد مدینہ کے درمیان اپنے اور درمیان دشمنون کے پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہ آن حضرت کے پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہے ایک خندق مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین اترونگا یعنے خندق مین پھر کھڑے ہوئے حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے یعنے بسبب شدت بھوک کے اور رہے تھے ہم تین دن اسحال مین کہ نہ چکھتے تھے کوئی چیز چکھنے کی

ف ح ذوق زبر اول سے وہ چیز کہ چکھی جاوے قسم کھانے اور پینے سے یعنے بھوکے تھے اور تین روز گذرے تھے کہ کچھ نہ چکھا تھا ہمنے ت پس لیا
آن حضرت نے کدال یا کدالا اور مارا اُس پتھر پر پس ہوگیا وہ پتھر سخت ریت پھسلتی جابر کہتے ہین کہ پھرا مین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کے کہ گھر مین
تھی اور نام اُسکا سہیلہ بنت مسعود انصاری تھا پس کہا مین نے کہ کیا ہی تیرے پاس کچھ یعنے کھانیکی چیز پس تحقیق دیکھا ہی مین نے آن حضرت پر اثر
بھوک شدید کا پس نکالا اُس بیوی نے ایک تھیلا کہ اُسمین قریب ساڑھے تین سیر کے جو تھی اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا بچہ
پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا مین نے اُسکو اور پیسے بیوی نے جو یہانتک کہ ڈالا ہمنے گوشت ہانڈی مین پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
چپکے سے عرض کیا مین نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسے ہین میری بیوی نے قریب ساڑھے تین
سیر کے جو یعنے اسقدر تو حاضر ہی پس آئیے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکے پس آواز دی آنحضرت نے کہ اے اہل خندق تحقیق جابر نے تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کے کھانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنے لفظ اور بھی
ہین فارسی کے کہ آنحضرت نے اُنکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اُتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤن
مین اور تشریف لائے حضرت پس نکال لایا مین روبرو حضرت کے آٹا گندھا ہوا پس آپ دہن ڈالا آپنے اُسمین اور دعا برکت کی کی اُسکے لیے پھر
قصد کیا طرف ہانڈی ہمارے کے پس آپ دہن ڈالا اور دعا برکت کی پھر فرمایا یعنے میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیے کہ پکاوے وہ
ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچے کے ہانڈی اپنی مین سے اور نہ اُتارو ہانڈی کو چولھے پر سے کہا جابر نے اور یہ اہل خندق ہزار مرد تھے
یعنے تین روز کے بھوکے بغیر خوراک پس قسم کھاتا ہون مین اسکی البتہ کھایا سب نے یعنے کھانے مین سے یہانتک کہ باقی چھوڑا اُسکو اور پھرے
اس حال مین کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع
یعنے دونون چیزین جون کی تون موجود تھین یہ تمام آن منبع البرکات صلعم ہی کی برکت سے تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اُنکی برکتون سے
پُر ہین اور سوائے اُسکے بہت معجزے ہوئے ہین حضرت سے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہوجانا اُسکا اور تسبیح کرنا
طعام کا اور رونا اور چلا آنا درخت خرما کا وغیر ذالک جو مشہور ہین یہانتک کہ جو مجموعہ اُنکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اُنکے اور علمائے
اعلام نے جمع کی ہین دلیلین نبوت کی اپنی کتابون مین اور بہت اچھی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمے بدلائل النبوت (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی قتادہ
صحابی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کو اُسوقت کہ کھودتے تھے آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ
ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور جھاڑتے تھے گرد اُنکے سر سے اور فرماتے تھے ای شدت اور شقت اور محنت بیٹے سمیہ کے ف ح سُمیہ ساتھ پیش
سین مہملہ کے اور زیر میم اور تشدید یے کے نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ مین اور عذاب کی گئی بسبب دین خدا کے اور نہ پھری دین سے
یہانتک کہ خنجر مارا ابوجہل لعین نے اُنکی فرج مین اور مار ڈالا اُنکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتے ہین اور ندا کرتے ہین اُسکو کہ ای شدت
عمار کی حاضر ہو پس یہ وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ اسیلیے فرمایا ت کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کریگی اور
نکلجاویگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع کہا طیبی نے کہ رحم کھایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کے کہ پڑینگے اُسمین عمار
کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی اور مراد اس جماعت سے معاویہ اور قوم اُنکی ہی اسیلیے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتھ امیر المومنین
علی کے تھے اور یہ حضرت علی کی حقیت کی دلیلون مین سے ہی اس قضیہ مین جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کے پاس آئے کہ عجب کار مشکل پیش

آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سے مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہے کہا عمرو نے کہ مین نے سُنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ
نے کہا کہ ہمنے عمار کو نہین مارا علی نے مارا اُسکو جنگ مین لایا اور منقول ہے کہ معاویہ یہ دلیل کرتے تھے اس حدیث کے معنون مین کہ کہتے تھے نحن فئۃ باغیۃ طالبۃ لدم
عثمان اور یہ صریح تحریف ہے اور بعضے اخبار مین لاتے ہین کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہے کہ اپنے سے کمر مین پھسلا جاتا ہے یعنے ایک ادنی شخص
کے مارے جانے سے ہماری ہمراہی سے الگ ہونا چاہتا ہے واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ اس حدیث مین تین معجزے ہین ایک تو یہ کہ عمار قتل کیا جاویگا اور دوسرا
یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اُسکا باغی ہوگا باغیون مین سے اور سب صدق و حق ہے پھر دیکھا مین نے یعنی ملا علیؒ نے شیخ اکمل الدین کو کہ کہا تمام
یہ ہے کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سے افترا ہے اُنپر تنبیہ کہتا ہے مولف کہ ای بھائیو اس حدیث کو دیکھکر کہین زبان لعن اور طعن کی معاویہ کے حق
مین نہ کھولنے لگنا اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت نے کہ ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین نکرنا تم انکو نشانہ بعد میرے
یعنے برا نہ کہنا انکو پس جس شخص نے کہ دوست رکھا انکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکھا انکو اور جسنے مبغوض رکھا انکو پس میرے بغض کے سبب سے
مبغوض رکھا انکو اور جسنے ایذا دی انکو پس تحقیق اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق اُسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب
ہے کہ پکڑیگا اُسکو اللہ یعنی عذاب مین یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے چنانچہ اس کتاب مین بھی باب فضائل صحابہ کے مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین
کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہے ازانجملہ یہ ایک حدیث کافی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین اُنکے فضائل
مین بھی آئی ہین چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین انس سے آئی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو
کیگئی ہے میرے اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہ بھی معاویہ اور لشکر اُنکا تھا کہ جہاد
کیا کفار پر مفصل اُسکو مقام مذکور مین دیکھنا چاہیے غرضکہ اُنکو برا نہ کہے اور نہ بغض رکھے اُنسے یہ شعبہ رفض کا ہے بچاوے اللہ تعالی اس عقیدۂ بد سے کہ
بعضے سُنی بھی بسبب جہل کے اس بلا مین مبتلا ہین نہین دیکھتے شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نے اس قضیہ کو خطا اجتہادی پر حمل کیا ہے بس پاک
رکھنا چاہیے اہل سنت کو اپنے دلکو تیئن اہل بیت اطہر کے بغض سے اور تمام صحابہ کرام کے بغض سے اور مہر سکوت رکھنی چاہیے زبان پر **بیت**
کار کن کار بگذر از گفتار * کہ درین راہ کار دارد کار * ای بھائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیحجزک عن الناس ما تعلم
من نفسک اور آیا ہے ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوے (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ) تو ہماری کیا گنجی
ہے کہ اللہ تعالی تو انکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اُنکی طعن و تشنیع سے اعاذنا اللہ ووفقنا لما یحب و یرضی (وَعَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے سلیمان بن
صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ متفرق ہوگئے اور چلے گئے گروہ کفار کے حضرت کے مقابلے سے **ف** ع یعنی غزوۂ خندق
مین آنحضرت کی جنگ و عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تھا تمام وہانکے کفار نے چنانچہ اسلیے اُسکو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ
کفار کے ہزارہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور سردار تھے اور گذرا فریقین پر
قریب ایک مہینے کے کہ انمین لڑائی نہوتی تھی مگر کچھ تیر اندازی اور پتھراؤ ہوتا تھا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نے نازل فرمائی مدد اپنی کہ بھیجین ہوائین
اور لشکر ملائکہ کے کہ کفار نہ دیکھتے تھے انکو اور ڈالا اُنکے دلون مین رعب پس درہم و برہم ہوئے چنانچہ مفصل یہ قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون مین مذکور
ہے اُسوقت آنحضرت نے بطریق دینے خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب یعنی مابعد اُسوقت کے جہاد کرینگے ہم اُنپر یعنی ابتدا اور وہ نہین لڑینگے ہم سے ہم
چلینگے طرف اُنکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح یعنی اور نہین آوینگے طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کے قدم مشرکونکا مدینہ مین واسطے

جنگ مسلمانونکے نہ آیا اور مسلمان اُنپر چڑھ چڑھ کر گئے اور فتحیں کیں غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سے شوکت مشرکونکی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ
حضرت کا (وعن عائشۃ قالت لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبرئیل وھو ینفض راسہ من الغبار
فقال قد وضعت السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم متفق
علیہ وفی روایۃ للبخاری قال انس کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
بنی قریظۃ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتھیار یعنی اُتارے اپنے بدن سے یہ سبب
فارغ ہونیکے جنگ سے اور غسل کیا ف ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ایک جانب سر کی دھوئی تھی یعنے ہنوز غسل پورا کیا تھا
ترجمہ کہ آئے حضرت کے پاس جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت یا جبرئیل جھاڑتے تھے سر اپنا اور پاک کرتے تھے گرد سے کہ پڑی تھی غزوہ خندق مین پس
کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق اپنے تو رکھے ہتھیار قسم ہی اللہ کی مین نے نہین رکھے ہتھیار چنانچہ دیکھتے ہی تم نکلو طرف ان کافرونکے پس فرمایا آنحضرت
نے پس کہان قصد کرون مین اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف بنی قریظہ کے ف ح کہ ایک قوم تھی یہود مین سے کہ مدینہ سے تین
چار کوس پر رہتے تھے اور انھون نے عہد شکنی کی تھی کہ ساتھ کیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بھی رکھتے تھے کچھ نشان اُسکا اب بھی باقی ہی ترجمہ پس نکلے
آنحضرت طرف بنی قریظہ کے ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو انپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ انکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل
مذکور ہی اور یہ جو معجزے کہ ہیں قضیہ مین واقع ہوئے ہین بعضون نے لکھے ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ
کہا انسؓ نے گویا مین دیکھتا ہون طرف غبار کے کہ اُٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے ف ح ساتھ زیر غین معجمہ اور جزم نون کے اور زبر سے بھی آیا ہی نام ایک قبیلہ
کا انصار مین سے ترجمہ سوارونکی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کے تھی جسوقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہی
کہ اُس کوچہ مین آمد و رفت لوگونکی نہ تھی پس دیکھنا اُٹھنے غبار کا اُسمین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کے لشکر کے قدمون سے اُٹھا اور غالب یہ ہی کہ سردار اُنکے
جبرئیل تھے اور جبرئیل ساتھ تھے انکے یا وہ ساتھ تھے آنحضرت کے اور اضافت اُنکی طرف جبرئیل کے اسلیے ہی کہ مانند تابعدارون اُنکے کے تھے اور معجزہ یہان
آنا جبرئیل کا ہی ہتھیار باندھے ہوئے لشکر سمیت جنگ کے لیے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتے تھے (وعن جابر قال عطش الناس
یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منھا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا
خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حالانکہ آنحضرت آگے اُنکے تھی چھاگل پس وضو کیا اُس سے پھر متوجہ ہوئے
لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اُس سے اور پیوین اُسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چھاگل مین ہی یعنے اور ظاہر ہی کہ
یہ نہین کفایت کریگا سبکو پس رکھا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چھاگل مین یعنی اُسکے اندر یا اُسکے منھ مین پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیون کے
بیچ میان مین سے مانند چشمونکے کہا جابرؓ نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس زہے سعادت اُنکی کہ کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی
انکو اُس پانی سے کہ وہ افضل تھا سب اقسام پانیون سے ترجمہ کہا گیا واسطے جابرؓ کے کہ کتنے تھے تم یعنی اُسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تھا یہ سوال غیر مناسب
مقام معجزہ مین کہا جابرؓ نے یعنے اول جواب مین کہ اگر ہوتے ہم لاکھ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پھر جواب دیا انکی بات کا کہ تھے ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہ تھا کہ کہتے ہزار اور پانسو ولیکن مقصود مبالغہ کرنا تھا بہتایت مین اور یہ بھی ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتین تھین جدا جدا ہر جماعت
سو آدمی کی تھی کذا قیل (وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناھا فلم نترک

فِیھَا قَطْرَۃً فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَاھَا فَجَلَسَ عَلٰی شَفِیْرِھَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّہٗ فِیْھَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْھَا سَاعَۃً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَھُمْ وَرِکَابَھُمْ حَتّٰی ارْتَحَلُوْا (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسولخدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہیں کہ زیادہ چودہ سو سے تھے پس جسنے کہ پندرہ سو کہا اُسنے جبر کسر کیا یعنے کسر کو پورا کر دیا اور جسنے چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تھی اور چلی جاتی تھی ایک وقت میں چودہ سو تھے اور ایک وقت میں پندرہ سو ہوتے یا پندرہ سو تھے اور پھر چودہ سو رہ گئے یا مدار غلبہ ظن اور تخمین پر ہے ترجمہ اور حدیبیہ کہ فصیح تر تخفیف ی سے ہے نام ایک کنوے کا ہے کہ مکہ سے دس بارہ کوس پر ہے پس کھینچا ہمنے پانی اُسکا پس نہ چھوڑا ہمنے اُسمین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو پس آئے آنحضرت کنوئین کے پاس اور بیٹھے کنوئین کے کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہ مین لیا اور دعا کی پھر ڈالا آب دہن کنوین مین پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت ف ع تا بھر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہے اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی تدریج اور مراد اس سے ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نے اپنے تئین اور اپنی سواریکے جانورون کو یہانتک کہ کوچ کیا وہان سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ظاہر یہ ہے کہ قصہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلے تھا اس قصہ سے اور معجزے حدیبیہ مین مکرر ہوئے (وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْہِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَہٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْھَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْھَا عَنْ بَعِیْرِھَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیْہِ مِنْ اَفْوَاہِ الْمَزَادَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَاْنَا کُلَّ قِرْبَۃٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَۃٍ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْھَا وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّھَا اَشَدُّ مِلْاَۃً مِّنْھَا حِیْنَ ابْتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سے اُنھون نے عمران بن حصین صحابی سے کہ کہا تھے ہم ایک سفر مین ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سے لوگون نے پیاس کی پس اُترے آنحضرت اور بُلایا فلانے شخص کو یعنے ایک شخص کا نام لیکر پکارا تھا نام لیتا تھا اُس فلانے کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بھول گیا اُسکے نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجاء سے یعنی پس تعبیر کیا اُسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈھونڈھو پانی پس گئے دونون یعنے علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اُن دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہے درمیان پکھال کے اونٹ پر یا کہا راوی نے درمیان دونون سطیحون پانی کے اور سطیحین بھی کہتے ہین پکھال کو پس لائے وہ دونون صحابی اُس عورت کو پکھال سمیت پاس نبی صلعم کے پس اُتارا اُس عورت کو اور بعضون نے کہا اُسکی پکھال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت صلعم نے ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کے ڈالنے کا اُس باسن مین پکھال کے دہانون مین سے اور آواز دیگئی لوگون مین کہ پانی دو اپنے تئین یعنے آپس مین ایک دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کے پس لیا پانی سبھون نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے درحالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم پھر بھری ہمنے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہمارے ساتھ تھی یعنی جو باسن ہمارے پاس تھے بھر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنے الگ ہوئی اور پھری اس پکھال سے اس حال مین کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے یہ کہ وہ پکھال بہت بھری ہوئی ہے اپنے اُسوقت سے کہ شروع کیا تھا آنحضرت نے پانی لینا اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سبھون نے پانی پیا اور باسن بھرے اور وہ پکھال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اُسوقت کے کہ پہلے پانی لینا شروع کیا تھا اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہے کہ آنحضرت صلعم نے کھانا اور غلہ دیا اُس عورت کو اور وہ اپنی قوم کے پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہے کہ آسمان و زمین کے درمیان مین مانند اُسکے کوئی ساحر نہین ہے یا نبی برحق ہے الخ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی

سطیحہ ... کی جمع ہے ... پکھال ... [illegible]

اور کسی سطر میں لکھا ہے ساعت سے مراد مدت قلیل ہے ۱۲ منہ

نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَیْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَانْقَادَتْ مَعَهٗ کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَیْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنے پائخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر سے کہ پردہ کرین ساتھ اُسکے لوگون سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک کے ان دونون مین سے پس پکڑی ایک شاخ اُسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر مجھپر یعنے واسطے پردہ کرنیکے مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس گردن رکھی اُس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کے کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اُسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنیکے مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہانتک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت آدھون آدھ راہ پر درمیان اُن دونون کے یعنے بیچون بیچ مین اُنکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس مین اس حال مین کہ سایہ کرنیوالے ہو مجھپر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس قریب ہوگئے وہ دونون یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نے درمیان مین اُن دونون کے جابر کہتے ہین پس بیٹھا مین اس حال مین کہ باتین کرتا تھا اپنے دل مین ف ح یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا مین نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتین کرتا ہے اور اُسکو حدیث نفس کہتے ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھسے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا مین اپنے دل کے ساتھ اور التفات نہین رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا مین نے تو ناگہان دیکھتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہین ادھر کو اور ناگہان دیکھتا ہون اُن دونون درختون کو کہ تحقیق جدا ہوگئے ہین پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اُن دونون مین سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس اسمین دو معجزے ہوئے (وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَةُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُهَا حَتَّی السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا مین نے نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا مین نے اے ابو مسلم کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے کہ پہونچا تھا مجھکو دن خیبر کے پس کہا لوگون نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مرگیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگون نے گمان کیا کہ مرگیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس پس پھونکا آنحضرت صلعم نے زخم کی جگہ مین تین بار پھونکنا پس نہ پایا مین نے دکھ اُسکا اسوقت تک نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَةَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر اُنکے مرنیکی ف ح یہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتھ پیش ہیم کے کہ نام ایک شہر کا ہے شام مین سے سنہ آٹھ مین شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکھا ہے پس اُنکو خبر موت کی دینی حضرت صلعم کا معجزہ ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جاننا ہے خبر موت کی پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اُنکے

لیا نیزہ زید نے یعنے اسلیے کہ یہ امیر لشکر کے تھے اور عادت یہ ہی کہ لیتا ہی نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کیے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کے پھر لیا نیزہ عبداللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تھے آنحضرت یہ احوال اور آنکھین آنحضرت کی آنسو گراتی تھین یعنی بہ سبب غم آنسو ٹپکتے تھے یہانتک کہ لیا نشان اُس شخص نے کہ لقب اُسکا شمشیر ہی شمشیران خدا سے ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سے اسلیے کہ وہ ہزار پر حملہ کرتے تھے اور اُنکے ہاتھ سے اُس روز آٹھ تلوارین ٹوٹین اور اضافت سیف اللہ مین بزرگی کے لیے ہی ترجمہ مراد رکھتے تھے حضرت یعنی کلام سابق سے خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا اُنکے مابعد کے راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی خالد کے ہاتھ سے اور زمانۂ امارت اُنکی مین اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ آیا اُس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہان تک کہ پھرے مسلمان غنیمت لیکر یا مراد فتح سے بچاؤ مسلمانونکا ہی کہ پھرے صحیح و سالم نہتی اور حضرت شیخ نے کہا یعنی مدد کی مسلمانونکی روم پر اور مسلمان اُنکے ہاتھ سے سلامت رہے (وعن عبّاسٍ قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنينٍ فلمّا التقى المسلمون والكفار ولّى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفّها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان بن الحارث آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عبّاس نادِ اصحاب السمرة فقال عبّاس وكان رجلا صيّتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكانّ عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبّيك يا لبّيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثمّ قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال هذا حين حمى الوطيس ثمّ اخذ حصيات فرمى بهنّ وجوه الكفار ثمّ قال انهزموا وربّ محمّد فوالله ما هو الّا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدّهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم) اور روایت ہی عباس سے کہ کہا حاضر تھا مین ساتھ آنحضرت کے دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تھا بیچ شوال کے سنہ آٹھ مین بعد فتح مکہ کے اور حنین ساتھ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلے کے اور بعد اُسکے ی ہی ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کے پرے عرفات کے ترجمہ پس جب ملے مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید آپسمین پھرے مسلمان پشت دیکر ف ع ح یعنی بعضے جلد بازون مین سے اور حقیقت مین وہ بھاگنا نتھا بلکہ پھر کر آنحضرت کی پناہ مین آئے تھے تا مدد مانگین آنحضرت صلعم سے حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تھی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتے تھے اپنے خچر کو طرف کفار کے ف اُس خچر کا نام دلدل تھا کہ بطریق تحفہ کے بھیجا تھا فروہ بن نفاثہ نے پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سے اور آیا ہی کہ آنحضرت نے رد بھی کیے ہین بعضے ہدیے مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بہ سبب نہ معلوم ہونے تاریخ کے اور اکثر اسپر ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول وہ کیا ہی کہ طمع رکھتے تھے اُسکے اسلام لانیکی اور امید رکھتے تھے اُس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اُسکو کہ خلاف اسکے تھا ترجمہ اور مین پکڑے ہوئے تھا حضرت کے خچر کی لگام تھانبتا تھا مین اُسکو بارادہ اسکے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنونکے اور ابوسفیان کہ نام اُسکا تھا مغیرہ بن الحارث بن عبدالمطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرت کی یعنی ازراہ ادب اور محافظت کے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عباس آواز دے اصحاب سمرہ کو ف ح سمرہ کہتے ہین کیکر کے درخت کو اُسکے نیچے بیعت کی تھی کتنے ایک صحابہ نے حدیبیہ مین کہ اُسکو بیعۃ الرضوان کہتے ہین یعنی پکارا اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت مین پہونچین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تھے وہ مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سے کہ کہاں ہین اصحاب سمرہ یعنی نہ بھولو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی تھی نیچے درخت کے پس کہا عباس نے قسم ہی خدا کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہ کا اُسوقت کہ سُنی آواز میری تھا مانند پھرنے گایونکے اپنے بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کے آتی ہین ویسے ہی وہ آئے پس کہا اُنھون نے اے قوم حاضر ہین اے قوم حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتھ کافرونکے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس میں کا انصار مین تھا کہتے ہین غازی اے گروہ انصار کے اے گروہ

انصار کے یعنی مدد کرو پھر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور مختصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے **ف** ع ح پس پکارا گیا اے بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہے انصار اولاد
دو بھائیوں کے ہیں ایک اوس دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد میں سے ہیں پس دیکھا آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے
مانند خوب قدرت رکھنے والے کے اوپر چلانے اُسکے کے اور بعضوں نے کہا مانند اُس شخص کے کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی تاکہ دیکھے طرف اُس چیز کے
کہ دور ہے اُس سے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال اُنکے کے یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کر کر انکی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا آنحضرت
نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لیں آنحضرت صلعم نے کنکریاں پس پھینکا اُنکو کفار کے مُنھ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا از راہ تفاول کے
یا خبر دینے کے کہ شکست کھائی کافروں نے قسم ہے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اسکے کہ پھینکیں آنحضرت نے
کنکریاں اپنی یا تھا واقع مگر ڈالنا کنکریوں کا یعنی اور نہوا قتال اور شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں نیزے اور شدت اور تلواریں انکی
ضعیف و کند اور حال اُنکا ذلیل نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اسمیں دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اُسنکے
شکست کی اور مارے سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے وہ (وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ یَا اَبَا عُمَارَۃَ فَرَرْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَلّٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِہٖ لَیْسَ عَلَیْہِمْ کَثِیْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاۃً لَا یَکَادُ یَسْقُطُ لَہُمْ سَہْمٌ فَرَشَقُوْہُمْ رَشْقًا مَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ
فَاَقْبَلُوْا ہُنَاکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ ابْنُ الْحَارِثِ یَقُوْدُ بِہٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ
وَقَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّہُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ مَعْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُمَا قَالَ الْبَرَاءُ کُنَّا وَاللّٰہِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِیْ بِہٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ
مِنَّا لَلَّذِیْ یُحَاذِیْ بِہٖ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اور روایت ہے ابی اسحٰق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کے کہ اے
ابی عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹھ دی آنحضرت صلعم نے یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً ولیکن اسقدر
ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کے صحابیوں میں سے کہ نہ تھے انپر بہت سے ہتھیار پس ملے ایک قوم تیر انداز سے یعنی ہوازن سے کہ نہ
نزدیک تھا کہ گرے اُنکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیرانداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر اُنکا پس مارے اُس قوم نے اُن نوجوانوں کو تیر نہیں قریب تھے کہ خطا
کریں **ف** ع جواب براء نے خوب ادب سے دیا اسلیے کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگے تھے پس یہ پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت صلعم بھی ساتھ ہوں
اُنکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت صلعم نہیں بھاگے ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ اُنپر ایسا ایسا کچھ گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان
اُسوقت میں یا اُس مکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **ف** ع یعنی مدد مانگنے کے لیے پس اس صورت میں نہیں صادق آتا ہے اُنپر
بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کے لیے آتے تھے کہ لگیں لیکر خوب لڑیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی حدیث میں کہ پھرے مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث میں
کہا پس متوجہ ہوئے الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے کہ واقع ہوئی تھی اُنکو صورت پشت دینے کی پھر بعد متوجہ ہونے آنحضرت کے انکی طرف اور آواز
کر دینے عباس کے اُنکو حاصل ہوئی اُنکو سعادت متوجہ ہونے کی اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کے ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر کہ نام اُسکا دُلدل تھا اور ابوسفیان بن حارث چلتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو **ف** ع اور یہ
ظاہر میں معارض ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہے حل کرنا اُسکا تناوب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑنے
پر کہ کبھی ابوسفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابوسفیان رکاب یا حمل کرینگے اسپر کہ اُس حال میں بسبب شدت
کے احتیاج دونوں کے باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اُترے آنحضرت صلعم یعنی خچر پر سے اور طلب کی اللہ تعالیٰ سے مدد و فتح اور کہا آنحضرت صلعم نے
میں پیغمبر ہوں کچھ جھوٹھ نہیں اسمیں میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا **ف** ع لفظ کذب اور مطلب میں ب کو جزم ہے جیسے کہ معمول ہے پڑھنے کا سجع اور

یعنی

نظم مین ادر صادر ہوا یہ آنحضرت سے بطور وزن شعر کے بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کے پس نہین کہا جاویگا اسکو شعر اور آنحضرت سنے
اپنے تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اُسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت و بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ ریا و سمعہ
کے نتھی بلکہ جیسے عادت غازیون کی ہوتی ہے کہ اظہار شجاعت و جوانمردی دشمنون کے آگے کیا کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سے اپنی تعریف
کرنی جائز ہے ترجمہ پھر یعنی بعد جمع ہونے مسلمانونکے اور رجوع کرنے جوانون کے صف باندھکر کھڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری
کے ہین معنی اُسکے یعنی اور لفظ اسکے مسلم کے ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہے کہ کہا براء بن عازب نے کہ تھے ہم جسوقت کہ سخت ہوتی
لڑائی پناہ ڈھونڈتے ہم طرف اُنکے اور طلب کرتے خلاصی بسبب اُنکے اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرت کے **ف** ع یعنی جسجگہ
وہ ہوتے وہ بھی وہین ہوتا اور معنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکھتا تھا اسوقت اوپر تقدم کے حضرت صلعم پر پس پایہ کہ ہوتا بزدلا تو بھاگتا حضرت سے یا ہوتا
شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت صلعم کے ترجمہ مراد رکھتے تھے برابر ساتھ ضمیر بہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **ف** ع ح اسمین بیان ہے حضرت کی شجاعت
کا اور انکے کمال اعتماد کرنے کا اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نے اتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سے اور سنگریزے پھینکے کفار کی طرف اور انھون نے
شکست پائی بسبب اُسکے جیسے کہ پہلی حدیث مین مذکور ہے اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطے تمام کرنے قصہ حنین کے ہے (وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُنَیْنًا فَوَلّٰی صَحَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَۃِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَۃً مِنْ
تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِہٖ وُجُوْہَہُمْ فَقَالَ شَاہَتِ الْوُجُوْہُ فَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْہُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَیْنَیْہِ تُرَابًا بِتِلْکَ الْقَبْضَۃِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ فَہَزَمَہُمُ اللّٰہُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَہُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کے پس پشت
دی بعضے آنحضرت کے صحابہ نے پس جبکہ گھیرا کافرون نے آنحضرت کو اُترے آنحضرت خچر سے پھر لی آنحضرت نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے کہ سنگریزے بھی
اُس مین تھے پھر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اُس خاک کے کافرونکے منھونکے یعنی سامنے اُنکے منھونکے ڈالی اور کہا برے ہوئے یا برے ہو جیو منھ اُنکے پس نہ
پیدا کیا اللہ تعالی نے انمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھر دیا اللہ تعالی نے اسکی دونون آنکھونکو ساتھ خاک اُس مٹھی خاک کے کہ ڈالی انکے منھون
کی طرف پس پھرے کافر پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالی نے اور بانٹین آنحضرت صلعم نے غنیمتین انکی درمیان مسلمانونکے نقل کی مسلم نے **ف** ع اسمین
تین معجزے ہوئے حضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اُس مٹھی کی سبکی آنکھونمین اور دوسرے یہ کہ بھر گئین آنکھین ہر ایک کی اُس تھوڑی سی مٹی سے باوجودیکہ وہ
چار ہزار تھے اور تیسرا شکست پانا انکا اُس سے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ شَہِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُنَیْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَہٗ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ ہٰذَا مِنْ اَہْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَکَثُرَتْ بِہِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ
الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّہٗ مِنْ اَہْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَکَثُرَتْ بِہِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ النَّارِ فَکَادَ بَعْضُ النَّاسِ یَرْتَابُ فَبَیْنَمَا ہُوَ عَلٰی
ذٰلِکَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَہْوٰی بِیَدِہٖ اِلٰی کِنَانَتِہٖ فَانْتَزَعَ سَہْمًا فَانْتَحَرَ بِہَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَدَّقَ اللّٰہُ حَدِیْثَکَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ہٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے غزوہ
حنین مین **ف** ح اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہے اور صحیح بخاری مین بھی اسیطرح ہے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کے
حق مین اُن لوگون مین سے کہ ہمراہ آپکے تھے دعوی کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہے **ف** ع اور نام اُسکا قزمان تھا اور تھا وہ منافقون
مین ہی اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگے اُسکو زخم پس آیا ایک

شخص یعنی صحابہ مین سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حقیقت حال اُس شخص کے سے کہ فرماتے ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سے ہی
تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا پس بہت لگے اُسکو زخم یعنی ظاہر حال اُسکا یہ ہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سے
ہی **ف** ع یعنی بات وہی ہی جو مین نے کہی اگرچہ ظاہر ہو تمکو خلاف اُسکے اس لیے کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہین ہی مدار اچھے احوال ور خاتمہ پر ہی
ترجمہ پس قریب تھے بعضے لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے کہ باوجود اس جہاد اُسکے کے لڑنے مین
کیونکر فرماتے ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تھا ناگہان پایا اُسنے درد زخمون کا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے
کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اُس تیر کے **ف** ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہی لفظ اسہما ساتھ صیغہ جمع کے بجاے سہما کے یعنی کھینچے
کئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اُس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور رکھا اپنا سینہ تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہ منافات نہین
رکھتا ہی اس روایت سے کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سے کیا ہو پھر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سے کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بہ خبث
باطن اپنی کے یا فاسق بہ سبب قتل کرنے نفس اپنے کے ترجمہ پس دوڑے گئے کتنے ایک شخص مسلمانون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپنے فرمایا تھا کہ وہ دوزخیون سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا
اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اُسکا **ف** ع یہ کلام وقت
خوشی کے کہا جاتا ہی خوش ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق اُنکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اُٹھ پس اعلام کر لوگون کو ساتھ اسکے کہ نہین داخل ہوگا
بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بہ سبب مرد فاجر کے روایت کیا اُسکو بخاری نے **ف** ع مراد فاجر سے
منافق ہی یا فاسق اُن لوگون مین سے کہ کرتے ہین عمل از راہ ریا کے یا ملاتے ہین ساتھ اُسکے گناہ کو اور کبھی کرتے ہین ایسا عمل کہ اُس سے خاتمہ بد
ہوتا ہی اور احتمال ہی کہ ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اُسکے وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتے ہین
یا پڑھتے ہین یا پڑھاتے ہین یا اذان دیتے ہین یا امامت کرتے ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہین واسطے غرض فاسد کے اور ہوتے ہین وہ سب انتظام
دین کے اور تقویت مسلمانون کے اور وہ خود محروم ہوتے ہین اُنکے ثواب سے جعلنا اللہ تعالی من المخلصین **ف** ح یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس
دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی رکھتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدًا اور قاتل
اپنے نفس کا بھی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہی اُسکے خلود کا دوزخ مین اور علما نے اُسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نے
اہل ظواہر سے کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہی پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتھ کافر کے نہین کہتے
لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اُسکا حدیث مین گذرا کہتے ہین کہ وہ منافق
تھا جیسے کہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تھا اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا واللہ اعلم (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ دَعَا اللّٰہَ وَدَعَاہُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَۃُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا
اسْتَفْتَیْتُہٗ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُہُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ
الْیَہُوْدِیُّ قَالَ فِیْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَۃٍ وَجُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ہُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَہَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ
اِلَی الْبِئْرِ فَقَالَ ہٰذِہِ الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُہَا وَکَاَنَّ مَاءَہَا نُقَاعَۃُ الْحِنَّاءِ وَکَاَنَّ نَخْلَہَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَاسْتَخْرَجَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سحر کیے
گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تھا کہ اُنھون نے کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ نہین کی ہی **ف** ع ح

[illegible]

کہا بعضون نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ غالب آیا تھا حضرت صلعم پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتے تھے بسبب نسیان کے کہ فلانی چیز کی ہو حال آنکہ نہ کی تھی یا گمان
کرتے کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکتے تھے اُسکو اور یہ امر دنیا مین تھا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہو جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
حق مین یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعیٰ یعنے موسیٰ علیہ السلام کے خیال مین یہ ڈالا گیا کہ کفار کے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پھرتی ہین حال آنکہ وہ دوڑتی
نہ تھین بلکہ انھون نے پارا جو ملا تھا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچھلنے لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور ا ور حدیث مین آیا ہو کہ حضرت
صلعم کے خیال مین آتا تھا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سے اور پھر نہین کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ مین قدرت رکھتا ہون جماع کی اور
جب پاس جاتے تھے اُنکے تو قادر نہین ہوتے تھے اُنپر اور سحر ایک مرض ہو امراض مین سے تاثیر کرنا اُسکا انبیا پر کچھ منافی اُنکی نبوت کے نہین جیسے
اور بیماریان باقتضاے بشریت کے ہوتی تھین ویسے ہی یہ بھی ہوا اور حکمت سحر کے تاثیر کرنے مین آنحضرت کے جسم شریف مین یہ تھی کہ معلوم ہو جاوے
تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اُسکی ایسی ثابت ہو کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہو اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر
نہین کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتے تھے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے اُنمین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قصہ سحر کا بعد رجوع
کرنے کے حدیبیہ سے تھا ذیحجہ کے مہینے مین سنہ چھ مین اور مدت اُسکے بقا کی چالیس روز نقل کی ہو علما نے اور ایک روایت مین چھ مہینے اور بموجب
ایک قول کے تمام سال اغلب ہو کہ قوت غلبہ اُسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتونکا چھ مہینے تک اور بقا بعضے اُسکے بقایا کا سال بھر تک
واللہ اعلم اور معلوم ہونا اُس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہؓ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تھے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالے
سے اور دعا کی اُس سے **ف** ع یعنی دعا کی بعد دعا کے یعنے مکرر اور بہت کی اور مستمر رہے اُسپر اُسمین دلیل ہو اوپر مستحب ہونے دعا کے وقت حاصل
ہونے امور مکروہہ کے اور اترنے بلا کے اور کہا ہو علما نے کہ خاص لوگون سے اُسیوقت دعا کرواتے ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اورونکو چھوڑے
رکھتے ہین کہ دعا کرتے رہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی رہے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا جانا تو نے اور خبر رکھتی ہو تو اے عائشہؓ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا
میرے لیے بیچ اس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا اُسکا اُس سے پھر بیان کیا اُسکو کہ آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردونکے
بیٹھا ایک اُن مردون مین سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پانون پاس پھر کہا ایک نے اُنمین سے واسطے دوسرے کے کہ کیا ہو بیماری اُس شخص کو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہو کہا اُس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہو اُسکو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہو اُسکو لبید بن اعصم یہودی نے **ف** ع کہا بعضون نے
کہ مراد لبید سے بیٹیان اُسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پھونکنے والیون کی سے یا نفوس سواحر سے کہ جو گرہ
دیتے ہین ڈورونمین اور پھونکتے ہین اُسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سے اسلیے ہو کہ روایت کیا گیا ہو کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت
پر بیچ گیارہ گرہونکے کہ لگائین کمان کے چلہ مین اور گاڑا اُسکو کنوئین مین پس بیمار ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اترین معوذتین اور خبر دی حضرت
صلعم کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بھیجا علیؓ کو پس لائے اُسکو اور پڑھین یہ دونون سورتین اُسپر پس تھے حضرت علی جب پڑھتے ایک آیہ کھل جاتی
ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اسبات مین کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکھتے تھے اس سے
یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہو کہ یہ قضیہ اور ہو پس یہ قضیہ غیر ہو اُس قضیہ کے کہ اُس حدیث مین ہو اور ممکن ہو جمع ان دونومین
ساتھ واقع ہونے دونون طرحکے سحر ونکے حضرت کے لیے تاکہ دوچند ثواب ملے آپکو ایک اُن دونونکا کہ جو اس حدیث مین ہو واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اسکی
بیٹیون سے ہو واللہ اعلم ترجمہ کہا اُس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہو کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور اُن بالونکے کہ کنگھی کرنے سے جھڑتے ہین اور بیچ
غلاف شگوفہ درخت خرماء نر کے کہا پس کہان رکھا ہو اُسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کے کہ نام ایک کنوئین کا ہو مدینہ مین پس گئے آنحضرت صلعم درمیان

کتنے ایک آدمیونکے اپنے اصحاب مخصوصین سے طرف اُس کنوئین کے پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکھلایا گیا مجھکو گویا کہ پانی اس کنوئین کا پانی مہندی کا سا تھا اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اُسکے یعنی وہ جو اسمین دفن کیے گئے تھے سر تھے شیطانونکے پس نکالا اُسکو حضرت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح مشابہت شیطانونکے سرونکے ساتھ دی بسبب وحشتناک اور بدہیئت ہونے انکیکے اور عرب شیطانونکے سرونکو نہایت برا اور بدہیئت جانتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد شیطانون سے سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علیؓ اور عمار رضی اللہ عنہم کو بھیجا واسطے نکال لینے سحر کے کنوئین ذروان سے پس پایا انھون نے اسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اسمین چبھوئین ہین اور ایک ڈورا باندھا ہی اسپر گیارہ گرہ مین دیکر پس لائے جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ انمین سے پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیان کہ اسمین سے نکالتے تھے آنحضرت کو تسکین آرام ہوتا جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت صلعم اس کنوئین کے سر پر گئے ہون اور علی اور عمار کو اس کنوین کے اندر جانے اور نکال لینے اُسکے کا حکم کیا ہو اور یہ بھی روایتونمین آیا ہی کہ آنحضرت نے اُس یہودی کو کچھ نکہا اور سزا ندی اور فرمایا کہ فتنہ اٹھانیکو دوست نہین رکھتا مین (وعن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ایذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القران لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم ایتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المراۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشھد انی سمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتی الجبھۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ علی اھل الارض ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القران لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الاسلام مروق السھم من الرمیۃ فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد متفق علیہ) اور روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ اسوقت کہ ہم حاضر تھے آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتھ آیا تھا اُسکو جعرانہ مین بانٹتے تھے آیا حضرت کے پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم مین سے ف ع کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہی اور اُسکے حق مین یہ آیت اُتری ہی ومنھم من یلمزک فی الصدقت پس وہ منافقونمین سے تھا اور آگے آویگا کہ اُسکی اصل سے خوارج نکلینگے اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نے کہ وہ سردار تھا خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا ہی ترجمہ پس کہا اُسنے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرت دیتے تھے ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نے وای ہی تجھکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نے بے انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین ف ع اسلیے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجھکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطے کرنے عدل کے بھیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون توتمکو سواے نا امیدی اور زیانکاری کے کچھ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اُس کہنے والے نے اُسکا کہ حضرت عدل نہین کرتے ہین تو نا امید ہوا کہنے والا اور ٹوٹے مین ہوا بسبب اس حکم کے ترجمہ پس کہا عمرؓ نے کہ حکم دیجیے مجکو یہ کہ گردن مارون مین اُسکو پس فرمایا چھوڑ دے اُسکو ف ع شرح السنۃ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نے اُسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپ نے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین اُنکو البتہ قتل کرون اُنکو جواب یہ دیا گیا ہی اُسکا کہ حضرت نے مباح کیا قتل اُنکا جبکہ بہت ہون اور ہتھیار کرین اور متعرض ہون لوگونسے اور یہ باتین موجود نہین تھین جسوقت کہ منع کیا اُسکے قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا اُنکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑے وہ اُنسے یہانتک کہ بہتونکو اُن مین سے قتل کیا انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ جو اکمل نے کہا

کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت صلعم بدلہ نہین لیتے تھے اپنے نفس کے لیے باوجودیکہ ایسی زیادتی کی اُسنے کہ کہا عدل کر اور آور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور آور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہی اور پھر آپ نے بدلہ نہ لیا باوجود اسکے کہ یہ باتین موجب قتل کی تھین کیونکہ اسمین عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسیلیے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ مین کہے تو حکم کیا جاویگا اُسکے کفر اور ارتداد کا انتہی اور یہ منافی نہین ہی تعلیل منع کرنے حضرت کی کے قتل کرنے اُسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اُسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانے گا ایک تمھارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اُنکے کے بہت اچھی طرح پڑھین گے از راہ ریا اور سمع کے اور حقیر جانیگا روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے اُنکے کے ف یعنی ظاہر مین نماز اور روزے اُنکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمھارے سے اور مارنے نمازیونکے سے نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اُنکا قبول نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہ نہی مطلق نہین ہی ترجمہ پڑھینگے قران یعنی مداومت کرینگے اُسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اُسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حالانکہ نہ بڑھیگا قرآن اُنکے حلقون سے یعنی قراءۃ اور اعمال اُنکے اوپر نہین چڑھینگے اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اُنکی زبانون سے تجاوز کر کر دل تک نہین پہونچیگا اور تاثیر نہین کریگا اسمین نکلین گے دین سے یعنی اطاعت امام سے یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے دیکھا جاتا ہی طرف پیکان اُسکے کے طرف فی اُسکے کے طرف نضی اسکیکے کہ دوسرے اسکے ہی دیکھا جاتا ہی طرف پرون تیر کے یعنے گذرجاتا ہی تیر شکار مین سے پیکانسے لے پر تک پس نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچھ اثر درحالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سے اور خون سے ف ح یعنی یہ فرقہ ایسا دین سے نکلجاویگا کہ جیسا تیر اپنی صفت شکار سے نکلجاتا ہی کہ کچھ اثر اُسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اُسکے جزو مین نیچے سے لے اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی اور اس حدیث سے استدلال کیا ہی اُس شخص نے کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک رح سے احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ اور مثل اُسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہی واللہ اعلم ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کے کی کہ ذوی الخویصرہ ہی یہ ہی کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا اُنسے ایک دونون بازوون اُسکے مین سے مانند پستان عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب اُسکو ذو الثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ث مثلثہ اور زیر دال اور تشدید کے اور وہ سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مرد اور ہمراہی اُسکے ساتھ بغاوت کے اوپر بہترین فرقہ کے لوگون مین سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگون مین بہتر ہونگے اور مراد اُنسے حضرت علی اور اصحاب اُنکے ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی ہی مین نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اُنکا اور مین ساتھ اُنکے تھا اور جب فتحیاب ہوئے حضرت علی اُنپر اور مارا اُنکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اُس شخص کے درمیان مقتولونکے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کے پاس یہانتک کہ دیکھا مین نے طرف اُسکے اور پایا مین نے اُسکو اوپر اُس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت نے اور ایک روایت مین یعنے بجاے اتاہ ذوی الخویصرہ کے کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہی یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھسی ہوئی تھین آنکھین بلند پیشانی انبوہ کی ڈارھی اُٹھے ہوئے رخسارے منڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالفت ظاہرہ ہی اُس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کے تھے کہ سر مین بال رکھتے تھے منڈاتے نہین تھے مگر بعد فراغ حج کے سواے علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تھے بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اُسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اُسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کے یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجھکو کیا حکم کرتا ہی فرمانبرداری کا پس امین

جانتا ہی مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگونکے اور بھیجا ہی مجھکو خلق پر تا عدل کرون اُمین اور نہین امین جانتے تم مجھکو اور اعتماد نہین کرتے مجھ پر پس پوچھا ایک شخص نے یعنی حضرت عمر نے درخواست کی اُسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اُسکو اُسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اُس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ بڑھیگا اُنکے حلقون سے نکلینگے اسلام سے یعنے اسلام کے کمال سے یا اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستونکو یعنی اُنسے جنگ نہین کرینگے باوجودیکہ اہم ہی جنگ کرنی اُنسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤنین اُنکو اور میرے زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونین اُنکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد عاد کے قتل کرنیسے ہلاک کرنا اور استیصال اُنکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لیے ہی والا عاد قتل نہین کیے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوتے ہین باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہین ساتھ ہلاک کرنیکے (وعن ابی ہریرۃ قال کنت ادعو امی الی الاسلام وہی مشرکۃ فدعوتہا یوما فاسمعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یہدی ام ابی ہریرۃ فقال اللہم اہد ام ابی ہریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی الباب فاذا ہو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ہریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعہا وعجلت عن خمارہا ففتحت الباب قالت یا ابا ہریرۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا تھا مین بلاتا اپنی مانکو طرف اسلام کے اس حال مین کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا مین نے اُسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سُنائی میری مان نے مجھکو آنحضرت کے حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکھتی مین نے یعنی ایسا کلام حضرت کی شان مین کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اُسکا اسوقت یا اب ذکر کرنا اُسکا مجھکو برا معلوم ہوتا ہی پس آیا مین آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ روتا تھا مین یعنے بسبب غم اور ترس آنیکے اُسکے حال پر کہ یہ مان میری ہی تادیب نہین کرسکتا اور اُسکا یہ حال ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے ابو ہریرہ کی مان کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابو ہریرہؓ کی مان کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنے آنحضرت کے پس جب پہونچا مین طرف دروازے مان اپنی کے پس ناگہان دروازہ بند تھا پس سُنی مان میری نے آواز میرے پاؤن کی پس کہا اُسنے ٹھہر تو اپنی جگہ پر اے ابو ہریرہ یعنی اندر نہ آ وہین ٹھہرا رہ اور سُنی مین نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنی سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتے کے اوڑھنی نہ اوڑھی اور دروازہ کھولنے کو دوڑی پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابو ہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے اور گواہی دیتی ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بندے اللہ کے ہین اور رسول اُسکے پس پھرا مین اور آیا پاس رسول خدا کے اسحال مین کہ مین روتا تھا مارے خوشی کے **ف** ح رونا کبھی غم سے ہوتا ہی اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعون نے کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہی کہ غم بصورت آنسوؤنکے ہوکر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری مانکے اسلام لانے پر اور کہا نیک نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح یعنی کچھ کلام کہا اچھا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہی کہ پہونچا تو امی ابو ہریرہ بھلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کے اور معجزہ یہان ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہی ابو ہریرہ کی مان کے حق مین فی الحال باوجود اس انکار و شدت کفر کے (وعنہ قال انکم تقولون اکثر ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المہاجرین کان یشغلہم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان یشغلہم عمل اموالہم وکنت امرا مسکینا الزم رسول اللہ علی ملء بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی اقضی مقالتی ہذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرہا حتی قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتہا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ ذلک الی یومی ہذا متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابو ہریرہ آنحضرت صلعم سے اور اللہ ہی وعدہ گاہ

ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اُس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مین نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی روز قیامت کے سزا مجھکو دیگا آنحضرت نے فرماہی دیا ہی کہ جو کوئی جھوٹھ باندھے مجھپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اُسکے ابوہریرہ سبب اپنے بہت روایت کرنیکا بیان کرتے ہین ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا اُنکو آنحضرت صلعم کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازار مین ف ح یہ کنایہ ہی بیع شرا سے کہ اُسمین بائع اور مشتری آپس مین ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتے تھے بہ سبب ہونے انکے تجار ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ انصار ہین باز رکھتا تھا اُنکو کار مالون انکیکا ف ح مراد مالون سے مدینہ والون کے نزدیک باغ و زراعت ہوتے ہین جیسے کہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریان اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور درستی باغات کھجورونکی ترجمہ اور تھا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرت کے پاس اوپر بھرنے پیٹ اپنے کے ف ح یعنی مین فقیر تھا اگر پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بھر جاوے اور بھوک دفع کرے قناعت کرتا تھا مین اور تجارت اور زراعت رکھتا نہ تھا تا کہ اُسمین مشغول ہوؤن اور دربار شریف سے دُور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تھا اور احوال و اقوال آنحضرت کے دیکھتا اور سنتا تھا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن ہرگز نہین ہوگی یہ بات کہ کھولے رہے اور پھیلائے رہے کوئی تم مین سے اپنا کپڑا یہان تک کہ تمام کردون بات اپنی یہ پھر اکٹھا کرے اور لگاوے اُسکو طرف سینہ اپنے کے اور پھر بھولے بھی میری حدیثون سے کچھ کبھی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہی طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کے لیے واسطے یاد رکھنے حدیثونکے کہ سنین آنحضرت سے اور معنی یہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کپڑا اپنا پھیلائے رکھے اور برکت اس دعا کی کہ اُس کپڑے مین آویگی طرف سینہ اپنے کے ملا دے جو کچھ کہ میری حدیثون مین سے یاد کی ہونگی ہرگز نہین بھولنے کا ترجمہ پس کھولی مین نے کملی کہ نہ تھا مجھپر کوئی کپڑا سواے اُسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پھر سمیٹا اور لگایا مین نے اُسکو طرف سینہ اپنے کے پس قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا حضرت کو ساتھ حق کے نہین بھولا مین حضرت کی حدیثون سے کہ سُنی تھین مین نے اسدن تک کہ وقت روایت اس حدیث کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجھکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اُسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ ساتھ زبر خاء معجمہ اور لام کے اور ساتھ پیش دونونکے بھی آیا ہی قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تھا کہ اُسکو کعبۃ الیمانیہ بھی کہتے تھے اسمین ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفسون پاک و کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان راحت دونگا مین تمکو اُسکے تئین توڑکر اور تھا مین کہ نہین ٹھہر سکتا تھا گھوڑے پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تھا مین اس سے کبھی کبھی پس ذکر کیا مین نے اُسکو کہ مین نہین ٹھہر سکتا ہون گھوڑے پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہانتک کہ دیکھا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ مین یعنی بہ سبب زور سے مارنے ہاتھ کے اور کہا آنحضرت نے یعنے دعا کی میرے لیے کہ خداوندا ثابت رکھ اُسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اُسکو راہ راست دکھانیوالا اور راہ راست پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنے گھوڑے سے بعد اُس دعا کے یا بعد اُسدن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اُسکے توڑنیکے لیے ساتھ ڈیڑھ سو سوارون کے احمس سے ف ح احمس ساتھ حاء اور سین مہملتین کے اور پروزن احمر کے نام قبیلہ کا ہی قریش مین سے یہ نام رکھا گیا انکا بہ سبب نہایت شجاعت کے کہ حماسہ بمعنی شجاعت کے ہی اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہی یعنے جو کہ جریر سے روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ

کلام جریر ہی کا ہو پس اسمین التفات ہو ترجمہ پس جلا دیا جریر نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهُ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو انس سے کہا تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے آنحضرت کے یعنے وحی پس مرتد ہو گیا اور پھرا اسلام سے اور ملا ساتھ مشرکون کے **ف** ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اسکو **ف** ع یعنی اپنے اندر نہین رکھے گی بلکہ پھینک دیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے اسکو پس صبح کو جو دیکھا تو زمین نے اسکو پھینکدیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہو محمد نے اور انکے اصحاب علیہم السلام نے کہ قبر کو کھود کر اسکو باہر ڈالدیا ہو پس خوب گہری کھودی قبر مشرکون نے جہانتک گہری کھود سکے اور اسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اسکو باہر ڈالدیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ آدمی کا کام نہین ہو پس پڑا رہنے دیا اسکو زمین پر **ترجمہ** کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نے کہ انس کی ماں کے خاوند تھے کہ یہ ابو طلحہ آئے اس زمین مین کہ مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا اسمین پس پایا اسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہو حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہو پس کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور ہر بار کہ دفن کیا اسکو باہر پڑا پایا (وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو ابی ایوب سے کہ کہا انہنے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال مین کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز **ف** ع احتمال ہو کہ سنی آنحضرت صلعم نے آواز ملائکہ عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تھے یا آواز واقع ہونے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہو جیسا کہ ظاہر ہوتا ہو حضرت کے اس بیان سے **ترجمہ** پس فرمایا کہ یہ یہودی ہو یعنی آواز یہودی کی ہو یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہو کہ عذاب کئے جاتے ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہو اور معجزہ ہو حضرت کا کہ آپ پر انکا احوال کھل گیا اور آپنے اسکو بیان فرما دیا (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تھی کہ دفن کر دے سوار کو یعنی اڑا لیجاوے اور پوشیدہ کر دے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بھیجی گئی ہو یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سے مر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح کہا بعضون نے کہ نام اسکا رفاعہ بن درید تھا اور سفر غزوہ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اسکا رافع تھا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے پائے جانے وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہو وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنے مکہ سے طرف مدینہ کے یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہو کہ وہ منزل ہو مکہ سے پس ٹھہرے آنحضرت اسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعضے منافقون

سنے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل وکار مین کچھ لڑائی کے کام مین اور تحقیق اہل وعیال ہمارے البتہ غائب اور پیچھے رہتے ہوئے
ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر اُنکے یعنی اُسس سے کہ دشمن آجاوے اُنپر اور غارت کرے پس پہونچی یہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری
اُسکے ہاتھ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی یعنی اُسکی راہون اور کوچون کی یہانتک
کہ پہونچو تم طرف مدینہ کے **ف** ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان دو پہاڑونکے و لیکن
یہان مراد راہ درمیان دو گھرونکے ہی یعنی کوچے شہر کے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اسمین طاعون اور دجال ترجمہ
پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہی اُس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہی اُسکی یعنی اللہ کی نہین
رکھے ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹھون سے اُسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑھ آئے ہمپر یعنے مدینہ والونپر بنو عبد اللہ
بن غطفان **ف** ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور معنے یہ ہین کہ مدینہ وقت نہونے اُنکے محفوظ تھا جیسکہ خبر دی تھی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور
نہین تھا کوئی مانع اُنکے غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اُسپر سواے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تھی
اُنکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح یعنی بواعث مین سے پس سچی ہوئی خبر آن حضرت کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہین
مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ اسمین (وعن انس قال اصابت الناس سنۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم الجمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ہلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ وما نری فی السماء
قزعۃ فوالذی نفسی بیدہ ما وضعہما حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبرہ حتی رایت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک ومن
الغد ومن بعد الغد حتی الجمعۃ الاخری وقام ذلک الاعرابی او غیرہ فقال یا رسول اللہ تہدم البناء وغرق المال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ فقال
اللہم حوالینا ولا علینا فما یشیر الی ناحیۃ من السحاب الا انفرجت وصارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شہرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث
بالجود وفی روایۃ قال اللہم حوالینا ولا علینا اللہم علی الاکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس متفق علیہ
اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا پہونچا لوگون کو قحط آن حضرت کے زمانہ مین پس اُسوقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرت دن جمعہ کے کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض
کیا کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنے باغ اور زراعت اور جانور بہ سبب نہ ملنے پانی کے اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے پس
اُٹھائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اپنے اس حال مین کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے
ہاتھ مین ہی نہ رکھے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اُٹھا ابر مانند پہاڑونکے پھر نہ اُترے آنحضرت منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکھا مین نے مینھ کو کہ ٹپکتا تھا آنحضرت
کی داڑھی مبارک پر **ف** ع معنی یتحادر کے ینزل ویقطر ہین اور یہان بمعنی یتساقط کے یعنی پڑتا تھا مینھ داڑھی پر اور کئی نسخو نمین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ اُسکا
لکھا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنے ٹپکتا تھا مینھ داڑھی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اُترنیکے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینھ
برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینھ برسائے گئے ہم اُسدن یعنی بقیہ اُسدن کے کہ دعا کی تھی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور اگلے دن اور اگلے دن سے دوسرے
جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوائے اُسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجیے اللہ تعالی
سے ہمارے لیے کہ مینھ تھم جائے پس اُٹھائے آنحضرت نے ہاتھ دونون اپنے اور کہا خداوندا برسا گرداگرد ہمارے یعنی کھیتون اور باغات مین اور نہ برسا
ہمپر یعنی ہمارے مکانونپر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت صلعم طرف کسی جانب کے ابر سے مگر کہ کھل جاتا تھا اور رہا اوپر مدینہ کے مانند گڑھی کے
یعنے تمام اطراف مدینہ مین ابر تھا اور مینھ برستا تھا مگر مدینہ پر کہ ابر بھی نہ تھا بالکل کھل کر مانند گڑھی کے ہوگیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اُسکا قناۃ ہی ایک

مہینے تک اور نہین آیا کوئی کسیطرف سے مگر خبر دی بہت مینھ برسنے کی اور ایک روایت مین ہو کہ کہا حضرت نے یا الٰہی برسا گردہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلونپر اور پہاڑونپر اور اندر نالونکے اور جگہون اُگنے درختونکے کہا انس نے پس کھل گیا ابر اور باہم نکلے ہم اسحال مین کہ چلتے تھے دھوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع کہا نودی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو یہ کہ جب مینھ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الٰہی مینھ نہ برسے مکانونپر ولیکن نہین مشروع ہو اسکے لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین (**وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو جابر سے کہ تھے آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونون مسجد کے سے **ف** جو کہ آنحضرت کے زمانہ مین ستون مسجد کے کھجور کی لکڑی کے تھے اور یہ تکیہ کرنا اُس ستون پر پہلے بننے منبر کے تھا **ت** پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے اُسپر حضرت خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اُسکے پاس پہلے بنے منبر کے یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ پھٹ جاوے یعنی حضرت کے فراق سے پس اُترے آنحضرت اپنی منبر سے اور گئے طرف اُسکے یہانتک کہ پکڑا اُسکو یعنے ہاتھون سے اور اپنے گلے سے لگایا اُسکو یعنی اُسکی تسلی کے لیے پس شروع کیا اُس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جاتا گریہ وزاری سے اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹھہرا اور آرام پکڑا اُس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اُسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اُس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع ح یعنی اور اوپر نہ پانے قرب و ذکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہؓ سے بہت سے طرق سے روایت کی ہو کہ شک وشبہہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہو کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہو اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو انکی ملاقات کے اور کم چوب نہ ہو بیت سنگے و گیاہی کہ در و خاصیتے ہست ✦ بہ ز آدمیے انکہ در و معرفتی نیست (**وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو سلمۃ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بائین ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھا داہنے ہاتھ اپنے سے کہا اُسنے کہ نہین کھا سکتا مین داہنے ہاتھ سے پس فرمایا حضرت صلعم نے نہ کھا سکیو یعنی بد دعا کی حضرت نے اُسپر اسلیے کہ وہ جھوٹھا عذر کرتا نہین منع باز رکھا اُسکو داہنے ہاتھ کے کھانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے **ف** ح نہ عجز و ناتوانی نے یہ کلام راوی کا ہو کہ کہا واسطے دفع وہم اُس شخص کے کہ توہم کرے اُسکا کہ آنحضرت نے کیون بد دعا کی اُسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اُسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اُسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بد دعا کی اُسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اُٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منھ اپنے کے بعد اُسکے نقل کی یہ مسلم نے (**وعن** اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہو انسؓ سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چورون سے یا دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابو طلحہ کا تھا سست رو اور تھا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گھوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اسطرح کا کہ کوئی گھوڑا اُسکے ساتھ نہین چل سکتا تھا اور نہین بڑھ سکتا تھا اس سے اور ایک روایت مین آیا ہو پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اُسکے کوئی گھوڑا بعد اُس دن سے نقل کی یہ بخاری نے (**وعن** جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْهِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَکَ دَیْنًا کَثِیْرًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَرَاکَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِیَ اذْهَبْ فَبَیْدِرْ کُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَۃٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ
دَعَوْتُہٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْہِ کَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِیْ اَصْحَابَکَ
فَمَا زَالَ یَکِیْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰہُ عَنْ وَالِدِیْ اَمَانَتَہٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰہُ اَمَانَۃَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَۃٍ فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ کُلَّهَا وَحَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ
الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَۃً وَّاحِدَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے احد
مین کہ اُنپر قرض تھا پس پیش کیا مین نے اُنکے قرض خواہون پر یہ کہ لیوین تمام کھجورین ہماری بدلے اُس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا اُنھون نے یعنے اسلیے
کہ وہ اُنکی نظرون مین تھوڑی معلوم ہوتی تھین اور تھے وہ یہود پس آیا مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ آپ جانتے ہین یہ کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہے روز احد
کے اور چھوڑا ہے دین بہت اور مین چاہتا ہون یہ کہ دیکھین آپکو قرضخواہ یعنی میرے پاس تاکہ رعایت کرین مجھپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجورونکے علیحدہ
علیحدہ پس کیا مین نے یعنی کئی ڈھیر لگائے پھر بلایا مین نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہون نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ دلیر کیے گئے مجھپر اُسیوقت **ف** یعنی
تشدد کیا مجھپر مطالبہ مین اور پیچھے پڑے یہ گمان کر کر کہ حضرت فرماوینگے اُنکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکے لیے یا صبر کرنیکے لیے پس پہلے ہی سے اُنھون نے ایسا
طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اسپر کہ وہ نہین ہین کسی بات پر بھی راضی نہین ہونیکے **ترجمہ** پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے ہین قرضخواہ پھرے آنحضرت تین بار
گرد بڑے ڈھیر کے انمین سے پھر بیٹھے اُسپر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ بانٹتے رہے آنحضرت اُنکے لیے یعنی حکم فرمایا کھجورونکے
بانٹنے کے لیے کہ ادا کیا اللہ تعالٰی نے میرے باپ سے دین اُسکا اور مین راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالٰی دین میرے باپ کا اور نہ لیجاؤن مین طرف بہنون اپنی کے ایک کھجور **ف**
جابر کے باپ نے بیٹیان بہت چھوڑی تھین پس وہ بہنین ہوئین جابر کی پس جابر کہتے ہین کہ مین راضی تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لیے کھجورون مین سے
ترجمہ پس سالم رکھے اللہ تعالٰی نے ڈھیر سب بطفیل آنحضرت کے معجزے سے اور یہانتک کہ تحقیق مین دیکھتا تھا طرف اس ڈھیر کے کہ بیٹھے تھے اُسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی اُن
سے ایک کھجور نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح اور جبکہ اُس ڈھیر مین سے کہ حضرت جسپر بیٹھے تھے اور دیتے جاتے تھے کچھ نقصان نہوا تو اور ڈھیر بطریق اولٰی سلامت رہے (**و**
عنہ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِکٍ کَانَتْ تُهْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُکَّۃٍ لَّهَا سَمْنًا فَیَاْتِیْهَا بَنُوْهَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدُمَ وَلَیْسَ عِنْدَهُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ تُهْدِیْ فِیْہِ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْہِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَهَا اُدْمَ بَیْتِهَا حَتّٰی عَصَرَتْہُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْهَا مَا زَالَ قَائِمًا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اُسی جابر سے کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھی یہ بھیجتی آنحضرت کے لیے اپنے کپے مین گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اُسکے اور مانگتے لاون
حالانکہ نہوتا اُنکے پاس کچھ یعنی لاون مین سے اسلیے کہ جو کچھ کہ ہوتا قسم روغن سے حضرت کو بھیجدیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اُس کپے کے کہ بھیجتی تھی اُسمین گھی
آنحضرت کے لیے یعنی دیکھتی اور ڈھونڈھتی اُسمین پس پاتی اُسمین گھی پس ہمیشہ تھا وہ ظرف یا گھی کہ اُسمین باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لیے لاون گھر اُسکے کا
یعنے ہمیشہ اس گھی سے اُنکے گھر مین لاون ہوتا تھا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے اُسکو یعنی زیادتی طمع کے لیے پس منقطع ہوا وہ لاون بنا بر اُسکے کہ حرص شوم ہے اور حریص
محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تو نے اُس گھی کو کہا اُسنے ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑتی تو اُسکو
بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا لاون تیرے گھر کا قائم نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اسلیے کہ جب برکت آتی ہے ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو بہت ہو جاتی
ہے وہ تھوڑی چیز (**وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ
نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ یَدِیْ وَلَاثَتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِہٖ
فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ
قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَہٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُھُمْ فَقَالَتْ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَکِ فَاَتَتْ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ اِئْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا
ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ اِئْذَنْ لِعَشَرَۃٍ ثُمَّ لِعَشَرَۃٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّہٗ قَالَ اِئْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ
کُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰہَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَۃً حَتّٰی
عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ ھَلْ نَقَصَ مِنْھَا شَیْءٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَہٗ ثُمَّ دَعَا فِیْہِ بِالْبَرَکَۃِ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ
ھٰذَا) اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہیں واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی ہیں نے آواز آنحضرت کی سست
پہچانتا ہوں میں اُس میں بھوک کہ سستی کا اثر اُسی کا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی
روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹیا روٹیوں کو اُسکے ایک کونے میں پھر چھپا دیا اُسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھ بعض اُسکے ف ح یعنی
میرا سر ڈھانکا اور کتنے ایک پیچ بھی مانند دستار کے لپیٹ دیے اور انس اس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمتیں حاضر ہوتے تھے ت پھر بھیجا مجھکو
طرف رسولخدا صلعم کے پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرت کے پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں اسحال میں کہ تھے ساتھ حضرت کے لوگ ف ع یعنی بہت سے
کہ وہ ایسے تھے جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اُسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کے لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلیے
کہ وقوع اس ماجرہ کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر کے واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اُنسے پس فرمایا رسولخدا نے کیا بھیجا ہے تجھکو ابوطلحہ
نے کہا میں نے ہاں ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اُسکی ماں کے بھیجنے سے اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھے ترجمہ فرمایا کہ ساتھ طعام کے بھیجا ہے کہا میں نے ہاں ف ع یعنی
بات سے اس بات کو جدا کر کر پوچھنا یا تو سمجھانیکے لیے تھا یا بسبب تاخیر وحی اور تعلیم کے یعنی اول اُس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پھر اُسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے واسطے
اُن لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرت کھڑے ہو ف ع تا ابوطلحہ کے گھر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھ چند روٹیاں ہیں نچاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے
ساتھ کھالیں اور ارادہ ہو ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اُسکے ساتھ اُنکے گھر میں پکے کا بھی ہونا تھا حاصل
ہو اُنکو بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کے پس حضرت نے ارادہ اُنکے گھر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور اور ہمنشین طرف گھر ابوطلحہ
کے اور چلا میں بھی آگے حضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلیے کہ جلدی سے خبر حضرت کے رونق افزائی کی ابوطلحہ کو پہنچا دوں
یہانتک کہ آیا میں ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اُسکو یعنی اُنکے آنے کی پس کہا ابوطلحہ نے اے ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت صلعم ساتھ لوگوں کے اور نہیں
ہمارے پاس کچھ کہ کھلاویں ہم اُنکو یعنی سوائے اُن چند روٹیوں کے کہ بھیجی تھیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر اُنکے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور
رسول اُسکا دانا تر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکے آنے میں گویا سمجھیں ام سلیم کہ آن حضرت صلعم اظہار معجزہ کے لیے آئے ہیں اس سے
بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نکیا اور اول یہی سوچھی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو
تشریف لاتے اُنکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک ایک عورتیں ایسی تھیں کہ اسوقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
وَعَنْ اَھْلِ عَصْرِھَا وَجَعَلَنَا فِیْ زُمْرَتِھِمْ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کے استقبال کے لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف لائے آنحضرت
اور ابوطلحہ ساتھ اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ اُن پاس تھیں پس فرمایا آنحضرت
نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیوں کے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لیے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گھی کا پس لاؤن کیا

اُس گھی کو کہ کپے مین سے نکلا پھر فرمایا آن حضرت نے روٹی مین جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہین ف ۶ یعنی دعا پڑھی جو برکت کی یا اسمار الٰہی اسمین پھونکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پھر کہا حضرت نے بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَعظِم فِیہَا البَرَکَۃَ ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو اذن دے یعنی بلا دس کو پھر دس کو ف ۶ دس کے لیے حکم اسلیے کیا کہ جس پیالہ مین وہ کھانا تھا وہ اسیقدر تھا کہ دس آدمی گرد اسکے آرام سے بیٹھکر کھا سکین اور بعضون نے کہا تنگی مکان کے لیے یہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کھایا ان دس نے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پھر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جا پس کھایا ساری قوم نے اور سیر ہوئی اور قوم ستر آدمی تھے یا اسی ف ۶ کہا ابن حجر نے یہان تو ساتھ شک کے ہی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم اسی آئے ہین اور ایک روایت مین کچھ اوپر اسی اور اینین منافات نہین ہی اس احتمال سے کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کھایا اس سے چالیس نے اور باقی رہا جون کا تون اس سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون نہین کہ قصہ متحد ہی ہو اور تطبیق یون ہی کہ جماعت اول چالیس تھی پھر آن ملے اُنکے ساتھ چالیس اور آن لوگون مین سے کہ پیچھے رہگئے تھے یا حضرت نے اُنکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اذن دے دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا اُنھون نے یہانتک کہ کیا یہ ساتھ اسی مردونکے یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتے گئے پھر یعنی بعد کھا چکنے اصحاب کے کھایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کے گھر والون نے اور چھوڑا باقی اُس کو اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجھپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پھر کھایا نبی صلعم نے پس ہو امین کہ دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہی اسمین سے کچھ یا نہین ف ۶ یعنی نہ ظاہر ہوئی کمی اس سے ہرگز اور یہ روایت منافات نہین رکھتی ہی ساتھ روایت کھانے اسی مردونکے بسبب احتمال اسکے کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کھایا تاکہ پہونچے برکت اُنکی دونون طرف کے لوگونکو اور بعد اُسکے اور چالیس نے کھایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پھر بعد فراغت سبکے کھایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پھر لیا آنحضرت نے مابقی کو اور جمع کیا اسکو پھر دعا کی اسمین ساتھ برکت کے پس ہوگیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کھاؤ اسکو (وَعَنہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَّھُوَ بِالزَّورَاءِ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الاِنَاءِ فَجَعَلَ المَاءُ یَنبَعُ مِن بَینِ اَصَابِعِہٖ فَتَوَضَّاَ القَومُ قَالَ قَتَادَۃُ قُلتُ لِاَنَسٍ کَم کُنتُم قَالَ ثَلٰثَمِائَۃٍ اَو زُھَاءَ ثَلٰثِمِائَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ) اور روایت ہی اسی انس سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اسحال مین کہ آنحضرت زوراء مین تھے ف ۶ زوراء ساتھ زبر زا اور جزم واو اور ممدودہ کے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کے پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کے اور ظاہر یہ ہی کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ پس رکھا آنحضرت نے ہاتھ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اُنکی سے ف ۶ اس پانی کے نکلنے مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیون سے اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزہ مین بہ نسبت نکلنے اسکیکے پتھر سے اور مؤید ہی اُسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت مین فَرَاَیتُ المَاءَ یَنبَعُ مِن اَصَابِعِہٖ اور دوسرا قول یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرت کی انگلیونکے درمیان مین سے ترجمہ پس وضو کیا اُس سے قوم نے کہا قتادہ نے کہ کہا مین نے واسطے انس کے کہ کتنے تھے تم یعنی اسدن کہا تھے ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کے یعنی یہ شک راوی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَّاَنتُم تَعُدُّونَہَا تَخوِیفًا کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَقَلَّ المَاءُ فَقَالَ اُطلُبُوا فَضلَۃً مِّن مَّاءٍ فَجَاءُوا بِاِنَاءٍ فِیہِ مَاءٌ قَلِیلٌ فَاَدخَلَ یَدَہٗ فِی الاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّہُورِ المُبَارَکِ وَالبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَلَقَد رَاَیتُ المَاءَ یَنبَعُ مِن بَینِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَلَقَد کُنَّا نَسمَعُ تَسبِیحَ الطَّعَامِ وَھُوَ یُؤکَلُ رَوَاہُ البُخَارِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم اصحاب سوئے خدا کے کہ گنتے تھے آیتونکو سبب برکت و نور کا کہ حاصل ہوتا ہی اُنسے ہمارے دلونمین اور تم ای لوگو گنتے ہو اُنکو سبب ڈرانیکا ف ۶ کافرونکے لیے کہ منکر ہین اُنکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اُترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتے تھے آنحضرت سے اور معجزات مراد رکھنا ظاہر تر اور موافق تر ہی ساتھ سیاق حدیث کے اور معنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کے ڈرانیکے لیے ہین ولیکن بہ نسبت مومنونکے کہ محب اور معتقد ہین اُنکے موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان کی ہین یہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کے نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا

کہ آیات قرآنی یہان مراد رکھنی غیر مناسب ہی یہان تقریر طویل لکھی ہی ملا علیؒ نے بخوف درازی کے خلاصہ لکھ دیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت
کے معجزون مین سے کہا ترجمہ تھے ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈھونڈھو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اسمین کچھ پانی باقی
رہا ہوا ہو پس لائے صحابہ ایک باسن کہ اسمین کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا باسن مین پھر فرمایا کہ آؤ اور جلد کرو اور متوجہ ہو اوپر پانی پاک
کرنیوالے بابرکت کے اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کیطرف سے ہی یعنی نہ اور کسیکی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیون سے **ف**
لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تھا اور اسپر ہین جمہور علما اور اسلیے ترجیح دیگئی ہی اسکو اوپر نکلنے پانی کے پتھر سے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے لیے
تھا پس التفات نکیا جاوے اسکے قول کی طرف کہ کہتا ہی مراد یہ ہی کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنے لگا انگلیون کے درمیان مین سے نہین جانتا ہون مین کہ کونسی
چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کرنے بقیہ پانی کے بھی ہو سکتا تھا لیکن سر اس طلب کرنیکا معلوم نہین کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر
اور او معجزہ ذکر کرتے ہین ابن مسعودؓ کہ کہتے ہین ترجمہ اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح کہنے طعام کی اسحال مین کہ کھایا جاتا تھا طعام نقل کی یہ بخاری نے **ف** روایت
ہی انسؓ سے کہ لی حضرت نے ایک مٹھی سنگریزون سے پس تسبیح کرتے تھے وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہمنے تسبیح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتَّی ابْھَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَالشَّمْسُ فِیْ ظَھْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاۃٍ کَانَتْ مَعِیْ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْھَا
شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَھَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ
فَانْتَھَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّھَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا ھُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ یَسْقِیْھِمْ فَلَمْ
یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْھِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ
سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی
الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُھُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا) اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑھا ہمارے لیے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی
کہ تحقیق تم چلوگے اول اس شب مین اور آخر اس شب مین اور آؤگے پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہی اس پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کے
جیسے کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تھا کوئی کسی کیطرف یعنی بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تھا
کسیکی ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کرنے پانی کے اور پہونچنے کے طرف اسکے کہا ابو قتادہ نے پس اسوقت کہ آنحضرت چلے جاتے تھے یعنی اس شب مین یہانتک
کہ آدھی رات ہوئی پس ایکطرف ہوگئے راہ سے یعنی بقصد سونیکے پس رکھا سر اپنا یعنی سونیکے لیے پھر فرمایا یعنی بعضے اپنے خادمونکو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہماری نماز کی یعنے
اسکے وقت کی یعنی جاگتے رہنا تا نماز صبح کی ہاتھ سے نجاوے پس غالب آئی سب پر نیند اور سوگئے اور کوئی نماز کے لیے نہ جاگا پس ہوئے آنحضرت اول ان شخصونکے
کہ جاگے یعنی سب سے پہلے آپہی جاگے اس حال مین کہ دھوپ پہونچی تھی آنحضرت کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف** اور ظاہر تر یہ کہ حضرت نے جو
اٹھتے ہی نماز نہ پڑھی اور تاخیر کی قضا مین تو اس قصد کے لیے کہ پانی پر پہونچ جاوین یا اسلیے کہ وقت کراہیت کا نکلجاوے جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول
راوی کا فرکبنا الخ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی چھوڑ دینا اس جگہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اسمین یا مرتکب ہوا ہی اسمین ممنوع بات کا اگرچہ
بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے یا زیادہ اترے آنحضرت پھر منگایا باسن وضو کا کہ

تھا ساتھ میرے اُسمین تھا کچھ پانی پس کیا اُس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤنکے یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا دھوتے تھے اُس روز کم کیا کہ ایک ایک
یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کے کہا ابوقتادہؓ نے اور باقی رہا اُس باسن مین کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لیے میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا
یا جو کچھ کہ اسمین ہو پس نزدیک ہی کہ ہوگی واسطے اُسکے ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کے پھر اذان کہی بلال نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی آنحضرت نے
دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی واسطے فوت ہونے اسکیکے ساتھ فرض کے کہ ادا کیجاتی ہی پہلے زوال کے اور جبکہ فوت ہوی سنت صبح تو نہین قضا ہی اسکی مگر نزدیک
محمد کے لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اسکی نہین ہی اتفاقاً ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی ف ح یعنی ساتھ صحابہ کے کہ ہمراہ آپکے تھے
اور ظاہر یہ ہی کہ صحابہ پاس بھی پانی ہوگا انھون نے اُس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچھ ذکر اُسکا صریح نہین آیا ہی واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئے
آنحضرت اور سوار ہوتے ہم ساتھ آپکے پس پہونچے ہم طرف لوگونکے کہ آگے جا رہے تھے قافلہ سے اُسوقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور
گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوتے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بہ سبب نہونے پانی کے پس فرمایا آنحضرت نے نہین
ہی ہلاکت تمپر ف ح ع یہ بشارت ہی پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو جیو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے ابوقتادہ کے وضو کا باسن
پس ہوے حضرت کہ ڈالتے تھے پانی اُس باسن سے اور ابوقتادہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگونکو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگونکا پانی کو باسن مذکور مین ازدحام
کرنے آنکے سے پس ازدحام کیا اُنھون نے باسن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اُس سے پانی پیتے ہین اُسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا آنحضرت
نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہی کہ تم سب سیراب ہو جاؤگے یعنی اس پانی سے پس ازدحام نکرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی ازدحام
موقوف کیا اور خاطر جمعی سے الگ ہو گئے پس ہوے آنحضرت کہ ڈالتے تھے پانی اور مین پلاتا جاتا تھا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سواے میرے یعنی صحابہ مین
سے اور سواے حضرت کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا مین نے کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا تحقیق پلانے والا قوم کا آخر اُنکا ہی
یعنی پینے مین یعنی ادب یہ ہی کہ پہلے سبکو سیراب کرے بعد ازان آپ پیوے کہا ابوقتادہ نے پس پیا مین نے اور پیا حضرت نے کہا ابوقتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہونچے
پانی کی جگہ اس حال مین کہ تھے راحت پانیوالے سیراب نقل کی یہ مسلم نے اسیطرح ہی بیچ صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے یعنی
ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا ﴿و عن ابی ہریرۃ قال
لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا
بفضل ازوادہم فجعل الرجل یجیٔ بکف ذرۃ ویجیٔ الآخر بکف تمر ویجیٔ الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیٔ یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکۃ
ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاءً الا ملاؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم﴾ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا
پہونچی لوگونکو بھوک شدید ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اُسمین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہانکا نوین سنہ مین ہوا رجب مین اور آنحضرت کے غزوون مین
آخری غزوہ وہانکا ہوا ترجمہ پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگون سے بچا ہوا توشہ اُنکا ف ع یعنی حکم فرمائیے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے
بچا ہی لاوے اور حدیث مین اختصار ہوا ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگونکو بھوک پہونچی پس کہا اُنھون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے ہمکو تو نحر کرین ہم اونٹ
اپنے اور کھاوین سالن کر کر پس فرمایا حضرت نے کہ کرو پس آئے حضرت عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیگا تو سواریان کم ہو جائینگی ولیکن منگوائیے
اُنسے فضل ازواد اُنکے یعنی حکم فرمائیے کہ لاوین بچے ہوئے توشے اپنے ترجمہ پھر دعا کیجیے اللہ سے اُنکے لیے اُن توشون پر ساتھ برکت کے پس فرمایا حضرت نے
اچھا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ اُنکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا

شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دستر خوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت اُترنے کی اُسپر پھر فرمایا لو یعنی اسمین سے جتنا چاہو اپنے باسنون مین پس لیا لوگون نے اپنے باسنون مین یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اُسکو کہا ابو ہریرہؓ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا تقیہ بہت **ف** اور کہتے ہین کہ غزوہ تبوک مین نوبت لشکر کی لاکھ آدمیون کو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ ان دونون گواہیون کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالی سے یہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سے کبھی (وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فعمدت امی ام سلیم الی تمر وسمن واقط فصنعت حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس اذہب بہذا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقل بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا قلیل یا رسول اللہ فذہبت فقلت فقال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا رجالا سماہم وادع لی من لقیت فدعوت من سمی ومن لقیت فرجعت فاذا البیت غاص باہلہ قیل لانس عدد کم کانوا قال زہاء ثلث مائۃ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ علی تلک الحیسۃ وتکلم بما شاء اللہ ثم جعل یدعو عشرۃ عشرۃ یاکلون منہ ویقول لہم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلہم قال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولھا بنیا نکاح ہوئے ساتھ زینب کے پس قصد کیا مان میری ام سلیم نے طرف کھجور اور گھی اور اقط کے پس بنایا یعنی اُن چیزون کا مالیدہ سا پس رکھا اُسکو پیالہ مین اور کہا اے انس لیجا اُسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکے میری مان نے اور اُسنے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تحقیق یہ آپ کے لیے ہے ہماری طرف سے تھوڑا یعنی آپکے لائق نہین ہے یا رسول اللہ صلعم پس لیگیا مین اُسکو پاس حضرت کے اور کہا مین نے جو کچھ کہ میری مان نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھ دے اُسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصون کا نام لیا **ف** ع یعنی معین کیا انکو ساتھ نامون اُنکے کے اور بھول گیا مین اُنکو پس تعبیر کیا مین نے انکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کے پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہے بدل فلانا الخ سے یا ساتھ تقدیر اعنی یا یعنی کے واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا مین نے اُنکو کہ نام لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُنکا اور اُنکو کہ ملا مین پس پھرا مین پس ناگہان گھر بھرا ہوا تھا لوگون سے کہا گیا انس سے کہ کتنے تھے تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکھا مین نے آنحضرت صلعم کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اُس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اُس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنی دعا برکت کی کی پھر شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے درحالیکہ کھاتے تھے وہ اُس سے اور فرماتے تھے آنحضرت صلعم واسطے اُنکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کھاوے ہر شخص اُسطرف سے کہ نزدیک اُسکے ہے یعنی اپنے آگے سے اور یہ ادب دائمی ہے کھانا کھانے کا کہ ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کے واسطے حصول برکت کے ترجمہ کہا انس نے پس کھایا اُن دس نے یہانتک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کھایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انس اُٹھا یعنی پیالہ کو پس اُٹھایا مین نے پس نہین جانتا مین کہ جسوقت رکھا تھا مین نے زیادہ تھا یا وقت کہ اُٹھایا مین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی صورتین دو الا اسمین شک نہین ہے کہ وقت اُٹھانیکے بہت برکت کا تھا بسبب برکت ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کے اور داوش ہونے اصحاب اُنکے کے کہا بعضون نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیم نے بھیجا تھا اور اور روایتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ اُنکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انس کہتے ہین کہ ولیمہ کیا اُنکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیون کو ساتھ گوشت اور روٹی کے اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح اور ہوسکتا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اسی روز مین یا اور دن ولیمہ کیا ہو

اُنکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہین ہے دونون قصیون مین اور نہ معارضہ ہے دونون معجزون مین واللہ سبحانہ اعلم (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ قَدْ اَعْیٰی فَلَا یَکَادُ یَسِیْرُ فَتَلَاحَقَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِیْرِکَ فَقُلْتُ قَدْ عَیِیَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ فَدَعَا لَہٗ فَمَا زَالَ بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ قُدَّامَہَا یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَکَ قُلْتُ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ قَالَ اَفَتَبِیْعُنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ فَبِعْتُہٗ عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَہْرِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ عَلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا غزوہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اسحال مین کہ مین سوار تھا اوپر اونٹ آبکش کے کہ تھک گیا تھا پس نہ قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اُس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا مین نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوے آنحضرت اور ہانکا اُسکو یعنی مار کر یا آواز سے اور دعا کی اُسکے لیے یعنی تیزروی کی پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹون کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو اب کہا مین نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہون تحقیق پہونچی اُسکو برکت آپ کی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اُسکو بدلے اوقیہ کے یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مین نے اُسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہو سواری اُسکی مدینہ تک **ف** ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے اسمین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہین پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا یہ شرط عین عقد مین نہو بلکہ جابر کے التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ مین صبح کو لیگیا مین حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکے سپرد کرون اُسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھ پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِیَ الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْہَا فَخَرَصْنَاہَا وَخَرَصَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِیْہَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَہُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْہَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَہَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیِّءٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِہَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُہَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہے کہ اُسمین اور مدینہ مین تین روز کی مسافت ہے جانب شام کے گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اُسکے درختون کے میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اُسکو یعنی مختلف جیسا کہ کسی کے قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اُسکو آنحضرت نے دس وسق **ف** ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ترجمہ اور فرمایا حضرت نے اس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اُسکی وسقون کی جسوقت کہ وزن کرے تو اُسکو یہانتک کہ پھر کر آوین ہم طرف تیرے سفر سے اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو اُسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ ضرر پہونچیگا اُسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھے پابند اُسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اُٹھایا اُسکو ہوا نے یہانتک کہ پھینک دیا اُسکو بیچ دونون پہاڑون طی کے **ف** ع ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار یمن سے اور جاے حاتم طائی کی بھی اُسی دیار مین تھی ترجمہ پھر متوجہ ہوے ہم یعنی طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُسکے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اُسکا پس کہا اُس عورت نے کہ پہونچا دس وسق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین تین معجزے ہوے حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اُس شخص کو پھینک دیا اور شاید کہ ہوے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کے بعض اہل نفاق کے لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

[illegible] ۱۳۰۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمَّى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابوذر سے کہا اُنسنے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہی کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہی شہر معروف کا اور مصر ایک زمین ہی کہ نام رکھا جاتا ہی اُسمین قیراط **ف** ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کے زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہی بسبب شدت کرنے اُنکے کے معاملات مین اور قلت مروت نکے اور عدم مساحت ملکے پس منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر اُنکے کی بیچ ذکر کرنے قیراط کے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اُس قوم کے مزاج مین دنائت اور خست ہی اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ ایک ذکر حقیر اور خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد مکہ معظمہ مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہی باوجود ایسے دنی ہونے اُنکے کے وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کرنیکی اُس حیثیت سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا جس وقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتھ درگذرا اور معاف کرنے کے اُس چیز سے کہ بُری جانو اور نہ باعث ہون تمکو بُرے افعال واقوال اُنکے اُنکے برائی پہونچانے پر اسلیے کہ اہل مصر کے لیے ذمہ ہی یعنی امان وحرمت ہی بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے کہ ماں اُنکی ماریہ قبطیہ اُنھین کی قوم مین سے تھین اور اُنکے لیے قرابت ہی جانب ہاجرا سمعیل کی مان کے سے اسلیے کہ وہ بھی اُنھین مین سے تھین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی سسرال کا ہی **ف** ع ح لفظ او شک کے لیے ہی پس بنا بر اس روایت کے مصاہرت مختص ساتھ ماریہ کے ہی اور ذمہ ساتھ ہاجرہ کے بعد از ان ذکر کیا آنحضرت نے حال آتی محنت کا کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے اور جھگڑتے ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصون کو کہ جھگڑتے ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر مین سے **ف** ع ظاہر مطابق لڑتیم کے یہ تھا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اُنپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ کہا ابوذر نے پس دیکھا مین نے عبدالرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اُسکے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کے اخیر عہد مین پس یہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہونگے پیچھے اُسکے فتنے اور شرور بسبب وہان کے مانند نکلنے مصریون کے عثمان کے قتل کے لیے اور پھر قتل کرنے اُنکے محمد بن ابی بکر کو اس حال مین کہ وہ حاکم تھے اُنپر حضرت علی کی طرف سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جھگڑا ہونے لگے وہان تو تو احتراز کرنا اُنکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اُنکے مکانون سے سو ہی کیا اُنھون نے (وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حذیفہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیون مین اور ایک روایت مین ہی میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگے بہشت مین اور داخل ہونا کیا ہی بو بھی نپاوینگے جنت کی یہانتک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین **ف** ح ع یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی جیسے کہ قرآن مجید مین بھی آیا ہی کفار کے حق مین ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کرسکتے ہین بہ ارادہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کرسکتے مگر باعتبار ظاہر اور سطے چلے رہنے اُنکے کے درمیان صحابہ کے ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہان اُنکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اُنکے کے صحابہ مین اور اسو جہ سے امت اجابت بھی مراد ہوسکتی ہی اور آنحضرت نے اپنے بعضے خواص اور مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کے اطلاع دی تھی تا اُنکے مکر وشر سے پر حذر رہین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ تبوک سے مکر وخدع اُنکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ذکر کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ وہ چودہ تھے پھر دو نے توبہ کری تھی اور بارہ نفاق ہی پر مرے بموجب خبر مخبر صادق کے ترجمہ آٹھ اُن بارہ منافقون سے دفع کریگا اُنکے شر کو اور ہلاک کریگا اُنکو دبیلہ **ف**

دبیلہ ساتھ پیش دال مہملہ اور زبر ب وجزم ی کے تصغیر دبل کی پھوڑا کہ پیدا ہوتا ہی آدمی کے پیٹ مین اور اکثر ہلاک کر دیتا ہی اور قاموس مین دبیل بمعنی طاعون کے کہا اور بمعنی حادثہ کے اور سختی کے بھی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اُنکے مونڈھون مین **ف** ع یہ تفسیر ہی دبیلہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ کلام حذیفہ سے ہی کہ گویا مراد ورم حار ہی ترجمہ یہان تک کہ نمودار ہوگا اثر اُس حرارت کا اُنکے سینون مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اور حدیثون مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تھا مجھکو اُنکے تئین اور وہ ہلاک ہوے اُسی طرح کہ جیسی خبر دی تھی حضرت نے (وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث سہل بن عدی کی کہ سر اُسکا یہ ہی لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کے اور حدیث جابر کی کہ سر اُسکا یہ ہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالےٰ

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا نکلے ابوطالب چچا آنحضرت کے طرف شام کے یعنی تجارت کے لیے جیسی کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ اُسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کے یعنی چند اشخاص سردار یا بڈھے قریش کے ہمراہ تھے اور آنحضرت اُسوقت مین بارہ برس کے تھے پس جب کہ وارد ہوے راہب یعنی زاہد یا عالم نصاریٰ پر کہ نام اُسکا بحیرا تھا اُترے یعنی اُسکے موضع مین کہ نام اُسکا بصری تھا بلاد شام سے پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف اُنکے راہب یعنی ملاقات کے لیے اور تھے یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتے گذرتے اُسکے مکان پر پس نہ نکلتا وہ طرف اُنکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے تھے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان اُنکے راہب کسی کو یہان تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ ہی سردار عالمین کا یہ ہی رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کے بھیجا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگون کے لیے پس کہا راہب کو بعضے شیخون نے قریش مین سے کہا کیسے جانتا ہی تو حال اُسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑون کے ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہین سجدہ کرتے ہین پتھر اور درخت مگر بڑے پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اُسکو بسبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہی اُسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے **ف** ح اور اور روایتون مین آیا ہی کہ وہ راہب اُٹھا اور آنحضرت کو گلے سے لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچھین کہ کس طرح سوتے ہین اور کھاتے پیتے ہین اور کیسے اخلاق رکھتے ہین وغیر ذلک اور سب موافق اُسکے پایا کہ جو اُسکی کتاب مین تھا ترجمہ پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان مین اور تیار کیا قافلہ کے لیے طعام پس جس وقت کہ لایا طعام راہب اُنکے پاس اور تھے حضرت بیچ چرانے اونٹون کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو اُنکے پاس کہ مدار کھانے کا اُنھین پر ہی پس تشریف لائے حضرت یعنی بعد بھیجنے کسی کے یا پہلے اُسکے اس حال مین کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوے پس جب کہ نزدیک ہوے آنحضرت قوم کے پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے سے درخت کے سایہ مین جا بیٹھے تھے پس جب کہ بیٹھے آنحضرت جھک آیا سایہ درخت کا حضرت پر **ف** ح ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن واسطے اعزاز و امتیاز آپکے کے مجلس مین سایہ درخت کا بھی ڈھل آیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا ہوا اور جھک آیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کے لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تھا لیکن کہتے ہین کہ ہمیشہ نہ رہتا تھا کبھی کبھی ہوتا تھا

وقت احتیاج کے ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکھو طرف سایہ درخت کے کہ جھک آیا ہے اُنپر ف ع یعنی اگر نہین دیکھتے ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کے سایہ کو تو دیکھو
لیکن اللہ سبحانہ نے آنکھو دل کا اندھا رکھا تھا کہان دیکھتے انکو ایسا دیکھنا کہ کام آوے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ پس کہا
راہب نے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی بتاؤ کون ہے تم مین ولی اُسکا یعنی قریب اور متولی امور اُسکا کہا لوگون نے ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک رہا راہب قسم
دیتا ابوطالب کو کہ پھیر دے محمد کو مکہ کی طرف یہانتک کہ پھیر دیا اور بھیج دیا ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ مین ف ح آیا ہے کہ راہب ڈرتا تھا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین
اور وہ درپے اُنکے قتل کے ہون اور ترمذی اور حاکم لائے ہین کہ اس سفر مین سات آدمی روم کے آنحضرت کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور درپے اُنکے قتل کے تھے
پس ہنس آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہے تمکو اس جگہ کہا اُنھون نے یہ پیغمبر اس مہینے مین باہر نکلنے والا ہے پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگون کو وہان نہ پہونچایا اُنھون نے
تا اگر وہ آوین تو مار ڈالین بحیرا نے کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو خدا نے ایک امر کو کہ مقدر کرے تو کوئی شخص اُسکو تغیر دے سکتا ہے کہا اُنھون نے نہین پس کہا اُس
نے تو بیعت کرو اس سے اور صحبت کرو ساتھ اُسکے یعنی وہ نبی ہونے والا ہے بڑے مرتبہ کا تم ہرگز اُسکو ضرر نہین پہونچا سکنے کے تابعداری اُسکی اختیار کرو اور اس خیال خام
سے باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ کی طرف پھیر تو بھیجا ساتھ آنحضرت کے ابوبکر نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اُنکے راہب نے کعک اور روغن زیت سے
نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح کعک موٹی روٹی ہکذا فی الازہار اور کہا ایک شارح نے کہ وہ ایک قسم ہے روٹی کی اور روغن زیتون لاون اُسکا تھا اور کہا جزری نے
کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہے اور رجال اُسکے رجال صحیحین کے یا ایک اُن دونون مین سے ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اُسمین غیر محفوظ ہے اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سے
نقل ہو گیا ہے اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا اُن ایام مین بارہ برس کا تھا اور ابوبکر حضرت سے دو یا اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال تو اُن دنون مین شاید پیدا
بھی نہوے ہونگے انتہی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نے بلال کو ساتھ کر دیا ٹھیک نہین آتا اور اسی لیے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور بعضون نے بطلان اُسکا کیا ہے
اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہے اسمین مگر یہ لفظ یعنی بھیجنا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس محقق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے سوا اسے
جملہ مذکورہ کے کہ وہ وہم راوی سے نقل ہو گیا ہے (وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا
شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین پس نکلے ہم بیچ
بعضے گرد نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا حضرت کے کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسے کہ ایک روایت مین ہے اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہ
ترمذی اور دارمی نے ف ع ح ظاہر یہ ہے کہ علیؓ سنتے تھے اُسکو پس حدیث معجزہ ہے نبی کے لیے اور کرامت ولی کے لیے اور احتمال ہے کہ حضرت علی کو آنحضرت کے خبر دینے
سے معلوم ہوا ہو (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ
أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسرا مین
لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نے آنحضرت پر یعنی رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اُسکا بسبب سرکشی اُسکے کے پس کہا اُسکو جبرئیل نے
آیا ساتھ محمد کے کرتا ہے تو یہ سرکشی یعنی اور نہین کی تو نے ساتھ غیر اُنکی کے یا اگرچہ کی تو نے ساتھ تمام انبیا کے اُنسے نہ چاہیے کرنی پس نہین سوار ہوا تجھ پر کوئی کہ زیادہ
گرامی قدر ہو اللہ کے نزدیک اُنسے ف ح اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس براق پر اور انبیا بھی سوار ہوئے تھے اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہے ترجمہ
کہا راوی نے پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنے لگا اُس سے پسینہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع اسلیے کہ وہ اچھلتا تھا مارے خوشی کے
کہ حضرت مجھپر سوار ہونگے اور جبرئیل نے گمان کیا کہ یہ از راہ شوخی کے اچھلتا ہے پس اُنکے اس گمان لیجانے پر مارے شرم کے وہ پسینہ پسینہ ہو گیا (وَعَنْ بُرَيْدَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے بریدہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہونچے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر مین

له ظاہر ایمان دل کی آنکھون سے دیکھنا نہ دیکھنا ہے اور جو لوگ دیکھیں کہ ان آنکھون سے تو دیکھتے ہی تھے

[illegible]

پس باندھا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اُس پتھر کے براق کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ؏ باب المعراج مین حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اس حلقہ سے باندھا
کہ جس سے تمام انبیا باندھتے تھے پس اسمین اور اُسمین تطبیق یون دیجاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اُسمین حلقہ اور وہ بند ہوگیا ہو گا پس کھولدیا
اُسکو جبرئیل نے (وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ
فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ
مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ
تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخَرِهٖ ثُمَّ قَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا
رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہے علی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین
چیزین یعنی معجزات مین سے دیکھین مین نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر مین اُسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہان گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا
جاتا ہے اُسپر پس جب دیکھا آنحضرت کو اُس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے آنحضرت اُسکے پاس اور فرمایا کہ کہان ہے مالک اس
اونٹ کا پس آیا مالک اُسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اُسنے کہ مین نہین بیچتا بلکہ بخشتا ہون اُسکو واسطے آپکے
یارسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والون کا ہے کہ نہین اُنکے لیے معیشت سوا اُسکے **ف** ؏ مراد
رکھتا تھا گھر والون سے اپنے تئین اور اپنے عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اسی پر جسوقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اُسکا یعنی پس جان کہ مین نہین چاہتا تھا مول
لینا اُسکا مگر اسکی خلاصی پانے کے لیے نہ اور کسی غرض کے لیے اسلیے کہ تحقیق اُسنے گلہ کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا پس جبکہ یہ ہوا کہ بیچتا نہین
ہے تو تو پس بھلائی کر اُس سے **ف** ؏ یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ کے اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان
دونون کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اسلیے کہ ظلم ہے یہ کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم یہانتک کہ اُترے ہم ایک منزل مین پس آرام
کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہان تک کہ ڈھانک لیا اُسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کے پس
جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مین نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اُس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا
اُسنے اپنے پروردگار سے اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالی نے اُسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گذرے
ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اُسمین لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنی لڑکے کو کہ اُسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت نے ناک
اُسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنون کو یا شیطان کو کہ اُسپر تھا کہ باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول خدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھرے ہم گذرے ہم اُسی پانی
پر پس پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُس لڑکے کا کہ دیوانہ ہوگیا تھا پس کہا اُس عورت نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہین
دیکھی ہم نے اُس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ رکھین ہم اُسکو بعد جانے آپ کے کے یا بعد دعا کرنے آپ کی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین (وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت
لائی اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یارسول اللہ بیٹے میرے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اُسکو وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت
کھانے طعام صبح و شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اُسکے سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اُس لڑکے نے قی کرنی اور نکلا اُسکے

واقع شدہ است شیخ عبد الحق دہلوی ترجمہ اش جنون کردہ اند و اینجا ملا علی قاری فقط نوشتہ اند ای الجنون او الشیطان الذی فیہ ۱۲ منہ

پیٹ سے مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نے (وعن انس قال جاء جبرئيل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزين قد تخضب بالدم من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك اية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي) اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال مین کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے **ف** ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اس سے حضرت خون آلودہ ہو رہے تھے **ترجمہ** پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاوٴن مین تمکو ایک معجزہ **ف** ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہ محنت سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دکھاوٴ پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاوٴ تم اسکو پس بلایا آنحضرت نے اسکو پس آیا اور ٹھہرا روبرو حضرت کے یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسو لخدا نے کفایت ہے مجھکو کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے **ف** ح ع یہ بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی ہے پروردگار کی طرف سے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظہور خارق عادت کا سوٴثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہو اگرچہ کچھ غم وحزن دشمنون کے ہاتھ سے پہونچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت ورنج کے ہوتا ہے (وعن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت بين يديه فاستشهدها ثلثا فشهدت ثلثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت کے ایک سفر مین یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اسکو حضرت نے اس حال مین کہ آنحضرت نالہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع مین اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پھر پھر گیا طرف جگہ اگنے اپنی کے یعنی جہان سے آیا تھا پھر وہین چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے (وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله عليه وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاوٴن مین اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت مین سے اس حال مین کہ گواہی دے کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اسکو آنحضرت نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہان سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو (وعن ابي هريرة قال جاء ذئب الى راعي غنم فاخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى انتزعها منه قال فصعد الذئب على تل فاقعى واستثفر وقال قد عمدت الى رزق رزقنيه الله اخذته ثم انتزعته مني فقال الرجل تالله ان رايت كاليوم ذئب يتكلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل في النخلات بين الحرتين يخبركم بما مضى وما هو كائن بعدكم قال فكان الرجل يهوديا فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره واسلم فصدقه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریون کے کہ چرواہا اُسکا ساتھ اُسکے تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ مین سے ایک بکری
پس ڈھونڈھا اُس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑایا اُس بکری کو بھیڑیے کے مُنھ سے کہا ابو ہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور
بیٹھنے بھیڑیے کے کہ کولی زمین پر رکھتا ہی اور پاؤن کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونون پانون اپنے کے اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا مین نے یا قصد
کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالیٰ نے پکڑا تھا مین نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اُس شخص ف ع یعنی چرواہے نے کہ نام اُسکا
اہبار بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اُسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہین دیکھا مین نے اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا
بولتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین دیکھا مین نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہی بیچ کھجور کے درختونکے
کہ واقع ہین درمیان دو سنگستان کے ف ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سے آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید رکے تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرۃ
زمین کالے پتھرون والی درمیان دو پہاڑون کے پہاڑون مدینہ کے سے ترجمہ خبرین پہونچاتا ہی تمکو اُس چیز کی کہ گذر گئی اور اُس چیز کی کہ ہونے
والی ہی بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہین اُنکی خبرین دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہارے ہون گی دنیا مین اُنکی اور احوال عقبیٰ کی خبرین دیتا ہی ترجمہ
کہا ابو ہریرہ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع اسمین رد ہی اُسپر کہ جو بعضون نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ نہین تھے یہود مگر یہ کہ
کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی اُنکو یعنی بھیڑیے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اُسکو یعنی اُسکی خبر کو نبی
صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اِسکے علامتین ہین پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے
پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہان تک کہ خبر دے اُسکو پاپوشین اور کوڑا اُسکا اُس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اُسکے گھر والون نے پیچھے اُسکے نقل کی یہ
بغوی نے شرح السنہ مین (وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ
عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابی العلا
تابعی سے کہ نقل کی سمرۃ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک بڑے پیالہ مین سے
صبح سے رات تک یعنی تمام روز اُٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہمنے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اُسکے یعنی کاہے سے اور
کہان سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ سے کس چیز سے تعجب کرتا ہی تو ف ع یہ خطاب ابو العلا کو کیا منجملہ کہنے والون مین سے اسلیے کہ وہ رؤسا
تابعین مین سے ہین یا مراد خطاب عام ہی یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب ترجمہ نہ تھا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان
کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنے نہین بڑھ جاتا تھا اسمین طعام مگر عالم بالا سے بسبب اُترنے برکت کے آسمان سے اسمین اشارہ ہی
طرف اُس قول اللہ تعالیٰ کے وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہی اور سائل ابو العلا چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور قائل صحابہ لیکن
یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہی (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلٰثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ
اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ فَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیون مین ف ح مشہور یہ ہی کہ نکلے تین سو تیرہ
مین کہ ستر مہاجرین مین سے تھے اور دو سو چھبیس انصار مین سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگے پانون ہین پس سواری دے تو
اُنکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگے بدن ہین کہ سوائے تہبند کے کچھ نہین رکھتے پس لباس دے تو اُنکو یا الٰہی تحقیق یہ بھوکے ہین پس سیر کر تو اُنکو یعنی ظاہر و باطن مین

تاقوت پاوین طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین کو پریہان تک کہ قتل کیے گئے اُنمین سے ستر اور بندی مین آئے ستر پس
پھرے صحابہ فتح بدر سے اِس حال مین کہ نہین تھا اُنمین سے کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور
سیر ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یہ سبب ہاتھ لگنے اونٹون کے اور کھانون اور کپڑون کے غنیمت مین مشرکون سے اور سب دعائین آنحضرت
کی مستجاب ہوئین اور اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہی خصوصًا باین سرعت وخصوصیات اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا
جیسکہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰی مَا یُکْرَہُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ پھر یہ تو نتیجہ دنیا مین ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہی والاخرۃ خیر وابقی (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت
ہی ابن مسعود سے اُنہنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤگے یعنی دشمنون پر اور پاؤگے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے
تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہی صحابہ کو ساتھ اُس چیز کے کہ زمانہ آیندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم مین سے
پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے مین تا کہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بُری بات سے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے مین نہ پڑے اور یہ اشارہ ہی اس آیہ پر اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ الخ (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً مِّنْ اَہْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاۃً مَصْلِیَّۃً ثُمَّ اَہْدَتْہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْہَا وَاَکَلَ رَہْطٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَہُوْدِیَّۃِ
فَدَعَاہَا فَقَالَ سَمَمْتِ ہٰذِہِ الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ہٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا
مِنْہُ فَعَفَا عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْہَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاہِلِہٖ مِنْ اَجْلِ
الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ حَجَمَہٗ اَبُوْ ہِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَہُوَ مَوْلًی لِّبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق ایک
عورت یہودیہ نے اہل خیبر مین سے زہر ملایا بکری بھنی مین پھر تحفہ لائی اُسکو واسطے حضرت کے **ف** ع نام اُس عورت کا زینب بنت حارث تھا بیوی سلام
بن مشکم کی آیا ہی کہ اُس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکری مین سے کس جگہ کے گوشت کو پسند رکھتے ہین لوگون نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک
بکری کا بچہ رکھتے تھے اُسکو ذبح کیا اور اُسمین ایسا زہر ملایا کہ اُسی وقت ہلاک کر دے اور دست اور شانہ مین بہت ملایا اور رکھا سامنے آنحضرت کے اور
صحابہ کے کہ حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اُسمین سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یارون مین سے ساتھ حضرت کے پھر
فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اُٹھاؤ ہاتھ اپنے یعنے روکو ہاتھ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اُسکو یعنے پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا
حضرت نے کہ زہر ملایا ہی تو نے اس بکرے مین پس کہا یہودیہ نے کہ کس نے خبر دی تمکو یعنے اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو
اُسنے کہ میرے ہاتھ مین ہی فرمایا یہ اشارہ کر کر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہان زہر ملایا ہی مین نے اسمین کہ کہا مین نے اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر
کرنے کی یہ بکری زہر آلودہ **ف** ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالے یا بسبب اسکے کہ موت آنحضرت کی پہلے تمام کرنے دعوت
اور کامل کرنے دین کے متوقع نہین تھی اور احتمال اول مین خلجان کرتا ہی یہ جو کہتے ہین کہ وفات آنحضرت کی بہ سبب تاثیر اُس زہر کے ہوئی کہ خیبر مین
کھایا تھا لیکن یہ روایت صحیح نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سے کہ آپ کو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تھا خیبر مین فرمایا نہین پہونچتا مجکو
مگر کہ جو کچھ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے ترجمہ اور اگر نہین ہی وہ پیغمبر تو آرام پاوینگے ہم اور خلاص ہونگے اُس سے پس درگذر کیا اُس عورت سے
پیغمبر خدا صلعم نے اور نہ سزا دی اُسکو **ف** ع اور بعضون نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہی بعد کہنے

اُسکے کے قتل تصرہ یہ الفاظ وانک نبی ز یا ارحت الناس منه وقد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی وینبک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ کہا طیبی نے کہ بعض نے کہا اختلاف ہوا اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اُسکے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون
مین یہ ہی کہ حضرت نے معاف کیا اُسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مر گیا بشر بن براء بن معرور ان کھانے والون مین سے کہ حلق سے اتارا تھا اُسکو حضرت نے
حکم فرمایا اُس یہودیہ کے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی بدلے اُسکے ترجمہ اور مرے وہ اصحاب آنحضرت کے کہ کھایا تھا انھون نے اُس بکرے مین سے
یعنے بعض اُن مین سے مرا اور وہ بشر ہین اور پچھنے لیے آنحضرت نے درمیان مونڈھون اپنے کے بسبب اُس گوشت کے کہ کھایا بکری زہر آلودہ مین سے
پچھنے لگائے اُنکے ابو ہند نے کہ نام اُنکا یسار حجام تھا ساتھ شاخ کے اور چھری چوڑی کے اور وہ ابو ہند غلام ازاد تھا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہی انصار
مین سے نقل کی یہ ابو داود نے (وعن سہل بن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء
فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابیھم بظعنھم ونعمھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال
استقبل ھذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ھل حسستم فارسکم فقال رجل یا
رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم
فجعلنا ننظر الی خلال الشجر فی الشعب فاذا ھو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ھذا الشعب
حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیھما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل نزلت اللیلۃ قال
لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدھا رواہ ابو داود) اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا
تحقیق صحابہ چلے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے یعنے وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہان تک
کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گھوڑے سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کے پس ناگہان دیکھا
مین نے ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنے کے ف ع ر ج یعنے سب آئے ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اُس قوم کے حق مین کہ سب
آوین اور کوئی پیچھے نہ رہجاے اور اصل اُسکی یہ ہی کہ جب ایک قوم عرب مین سے ایک جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوتی تھی انھون نے کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا
اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اُنکے نہ تھے اُنکے باپ کے تھے اور قاضی نے کہا کہ علی یہان بمعنی مع کے ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب اسکا یہ
تھا کہ ایک قوم کو عرب مین سے پیش آیا اُٹھ کھڑے رہنا اپنے موضع سے پس کوچ کیا انھون نے اور نہ چھوڑا پیچھے اپنے کچھ یہانتک کہ تھا ایک اونٹ اُنکے
باپ کا لے لیا انھون نے اُسکو بھی ساتھ اپنے پس کہا اورون نے جاؤ علے بکرۃ ابیھم پس ہوگئی یہ مثل اُس قوم سے کہ آوین سب اگرچہ نہ ہو اُنکے
پاس اونٹ اور بکرہ کہتے ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو اونٹ پر لیے پھرتا تھا اُسپر یہ ضرب المثل ہوئی ت دیکھا
مین نے ہوازن کو ساتھ عورتون اپنی کے اور جانورون اپنے کے کہ جمع ہوگئے ہین طرف حنین کے پس مسکرائے آنحضرت یعنے ازراہ تعجب کرنے کے
قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانون کی کل کو اگر چاہے اللہ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا انس بن ابی مرثد غنوی نے
مین محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ مین ہی یہانتک
کہ ہووے تو بیچ بلندی اُس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کے یعنے جو جگہ کہ نماز کے لیے بنا رکھی تھی پس پڑھین آنحضرت نے
دو رکعتین یعنے سنت صبح کی پھر فرمایا آن حضرت نے کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنے دیکھا تمنے اُسکو یا سنی آواز اُسکی پس کہا ایک شخص نے

یارسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز مین دیکھنا انکھیون سے طرف اُس درہ پہاڑ کے یہانتک کہ جب پڑھ چکے
حضرت نماز فرمایا خوش ہو وپس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تھا پس شروع کیا ہمنے دیکھنا درمیان درختون کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار
آیا یہان تک کہ کھڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کے یعنے سوار یا اترکر پس کہا اُس سوار نے کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا مین اوپر بلندی اس درہ پہاڑ
کے جہان کہ حکم فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین دونون درون پہاڑ کے مین یعنے دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف
اِسکے کہ ہو اُسمین کوئی چھپا ہوا پس نہ دیکھا مین نے کسی کو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اترا تھا تو آج کی رات یعنے گھوڑے سے کہا انھون
نے نہین اترا مین مگر نماز پڑھنے کے لیے یا استنجا کرنے کے لیے فرمایا آنحضرت نے پس نہین تجھ پر حرج اُسمین کہ نہ عمل کرے تو بعد اس شب کے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف ۶ یعنے کوئی عمل قسم نوافل وفضائل سے اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہو اللہ کے نزدیک ثواب وفضیلت مین غرض کہ مراد عمل سے نوافل وخیرات
ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتے اور بعضون نے کہا کہ مراد عمل سے اسمین جہاد ہو (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ
يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ
انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی ایک کھجورین یعنے اکیس پس کہا مین نے یارسول اللہ
دعا کیجیے انمین ساتھ برکت کے یعنے مانگیے اللہ سے برکت انمین یا انکے لیے پس لیا آنحضرت نے انکو اپنے ہاتھ مین یا رکھا ہاتھ اپنا انپر پھر دعا کی آنحضرت
نے میرے لیے انمین ساتھ برکت کے یعنے ساتھ برکت کے انمین اور کثیر ہونے کے انکے کھانے مین باوجود باقی رہنے انکے کے فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو اپنے
توشہ دان مین جب چاہے تو کہ لیوے تو اسمین سے کچھ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتھ اپنا پس لے کھجور اُسمین سے اور نہ جھاڑ تو اسکو جھاڑنے کر کہا
ابوہریرہ نے پس تحقیق اٹھالی مین نے ان کھجورون مین سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا مین پس تھے ہم یعنے مین اور یار میرے کھاتے انمین سے اور کھلاتے
اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان نکل پڑا اور جاتا رہا ف ۶ اس سے
معلوم ہوتا ہو کہ جب تفرقہ اور فساد شایع ہوتا ہو لوگون مین تو برکت اٹھ جاتی ہو ایا ہو کہ ابوہریرہ اُس روز کہتے تھے کہ لوگون کو ایک غم ہو اور مجکو دو غم ایک
غم جاتی رہنے اُس تھیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا
يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ
اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ)
روایت ہو ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ مین یعنے دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتھ انکے شیطان بصورت شیخ نجدی کے
پس کہا بعضون نے انمین سے جب صبح ہو پس باندھو اسکو ساتھ بندھن کے یعنے قید کرو اسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونون ضمیرون سے آنحضرت اور بارز کے
نبی صلعم اور کہا بعضے مشرکین نے بلکہ مار ڈالو اسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکالدو اسکو ف ۶ یعنے بوجہ اہانت کے اور خبر دی اللہ تعالی نے انکی بدخواہی
کی اس آیہ مین وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ اور یہ ماجرا یون ہو کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت انکی تو ڈرے اور
جمع ہوئے دار الندوہ مین مشورہ کرنے کے لیے حضرت کے امر مین پس آیا انکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کے اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا

مین سنے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نے کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ بڑھو گے تم مجھسے عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابوالبختری نے کہ میری راے
یہ ہے کہ قید کرو اُسکو کوٹھری مین اور بند کرو سوراخ اُسکے سواے ایک سوکھے کے کہ ڈالدیا کرو اُسمین سے کھانا پینا اُسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اُس
شیخ نے کہ یہ بری راے ہے آوینگے تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑین گے تمسے اُسکی قوم مین سے اور چھڑا لیجاوینگے اُسکو تمہارے ہاتھ سے پھر کہا ہشام بن عمرو نے
کہ راے میری یہ ہے کہ سوار کرو اُسکو اونٹ پر اور نکالدو اُسکو اپنی زمین سے پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اُس شخص نے کہ یہ بھی بری راے
ہے خراب کریگا وہ اور قوم کو سواے تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اُسکے اور لڑیگا وہ تمسے ساتھ لیکر اُنکو پھر کہا ابوجہل نے کہ میری راے یون ہے کہ لو تم ہر قبیلہ
مین سے ایک ایک جوان اور دو تم اُنکو تلوارین تا مارین سب اُسکو ایک دفعہ پس پھیل جاوے خون اُسکا سب قبیلون مین یعنے سب کے ذمہ خون اُسکا ثابت
ہو پھر بنی ہاشم سب قریش سے لڑ تو سکتے ہی کے نہین ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے ہم دیت اُسکی پس کہا اُس شیخ
یعنے ابلیس نے کہ سچ کہا اِس جوان نے پس متفق ہوتے لوگ اُسکی راے پر یعنے یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو اس مشورہ
پر ف ع یعنے جبرئیل آئے اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سلاوین حضرت علی کو اپنے بچھونے پر اور نکلین ساتھ ابی بکر کے طرف غار کے
ترجمہ پس رات گذاری علی نے اوپر بچھونے نبی صلعم کے اُس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنے ساتھ ابی بکر کے یہان تک کہ پہونچے غار ثور پر ف ح یعنے
ہجرت کرکر پہاڑ ثور کے غار مین چند شب رہے اور جبکہ حضرت گھر سے نکلے ہین اور مشرک جو دروازے پر کھڑے تھے اُنکے سامنے سے گذرے ہین اور وہ مطلع
ہوئے ہین اور حضرت نے کلام کیا ہے اُنسے یہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہے ہمنے اُسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بھی یہ
تفصیل مذکور ہے ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اِس حال مین کہ نگہبانی کرتے تھے علی کی یعنے حضرت علی گھر مین تھے اور وہ باہر کھڑے تھے گمان کرتے
تھے علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ف ح یعنے گمان اُنکو یہ تھا کہ آنحضرت گھر مین سوتے ہین اور صلاح یہ ٹھہری ہوئی تھی کہ رات کو اُنکی نگہبانی کیجیے اور صبح
کو کام اُنکا تمام کیجیے اور حالانکہ وہ علی تھے اور آنحضرت اُنکے سامنے سے باہر نکل گئے تھے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اُنھون نے اُسپر یعنے
اُس شخص پر کہ وہ بستر پر تھا یعنے حضرت علی پر گمان آنحضرت کے پس جبکہ دیکھا علی کو یعنے جگہ حضرت کے روکی اللہ تعالی نے بدخواہی اُنکی پس کہا اُنھون
نے یعنے علی سے کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنے آنحضرت کہا علی نے کہ نہین جانتا مین پس چلے مشرک پیچھے حضرت کے نشان قدم پر یعنے کھوج مین لگے حضرت
کے پس جب پہونچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اُنپر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کے تھا یعنے اور گمان کیا کہ آنحضرت اُسمین
ہین پس دیکھا اُنھون نے غار کے دروازے پر جالا مکڑی کا ف ح کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اُس غار مین مکڑی نے جالا تنا تھا اور عرض غار کے دروازے
کا مقدار ایک بالشت کے ہے اور طول اُسکا مقدار ایک ہاتھ کے ترجمہ پس کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتے محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اُسکے دروازے
پر پس ٹھہرے آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی یہ احمد نے ف ع داخل ہوئے آنحضرت غار مین تو بھیجے اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈے دیے
اُنھون نے دروازے کے نیچے کی جانب مین اور بھیجی مکڑی پس جالا تنا اُسنے اُسپر اور روایت کیا گیا ہے کہ مشرک چڑھے اوپر غار کے ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتے
اپنے قدمون کی طرف تو دیکھ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہے گمان تیرا ساتھ اُن
دو کے کہ اللہ تیسرا اُنکا ہے پس اندھا کر دیا اُنکو اللہ تعالی نے غار کے دیکھنے سے پس شروع کیا اُنھون نے پھرنا گرد اُسکے پس نہ دیکھا اُنھون نے حضرت
کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا کے لکھا ہے کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق ہین کہ ساتھ آنحضرت کے نکل کر دونو
صاحب جبل ثور کے غار مین چھپے تھے اُس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تھا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سے اُس غار مین جس وقت
کہ کافر وہان پہونچے کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرت نے فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور

اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہے کہ منکر صحابیت صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہے بخلاف اور صحابہ کے کہ منکر انکی صحابیت کا مبتدع ہے اور عائشہ
سے روایت کیا گیا ہے کہ والدین میرے وقت بلوغ اور عاقل ہونے سے دیندار تھے اور کوئی روز ایسا نہ گزرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے
ہوں اور جب مسلمانوں کو کفار نے ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھا دیا ہے کہ کھجوروں والا ہے درمیان دو سنگستان کے بعد اسکے
مسلمانوں نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بھی مدینہ کو پھرے اور ابوبکر صدیق نے بھی تیاری مدینہ کے جانے کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر امیدوار ہوں کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا ہو اور اس روز سے ابوبکر نے ملازمت آنحضرت کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر میں بندھے
تیار رکھے پھر ایک روز ٹھیک دوپہر میں آنحضرت ابوبکر کے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نے ایک اونٹ آنحضرت کو دیا
اور عائشہ اور اسما نے زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گھر سے برفاقت انکے آنحضرت مکہ سے باہر نکل کر جبل ثور کے غار میں
چھپے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اسی شب و قت ایک مکڑی اس غار کے منھ پر جالا تنا اور کبوتر وحشی نے اسکے منھ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی
نے جالا تنا کفار اس غار کے منھ پر آکر یہ علامتیں دیکھ کر پھرے اور جس وقت کہ دونوں صاحب مکہ سے باہر نکلے ابوبکر کبھی آگے آنحضرت کے اور کبھی
پیچھے آنحضرت کے چلتے تھے بسبب اسکے کہ کوئی کافر آگے پیچھے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرت کو وہاں کھڑا کیا اور اول آپ
غار میں جاکر صاف کر کے آنحضرت کو اندر لے گئے اور تین رات تک دونوں وہاں رہے اور اپنے دونوں اونٹوں کو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل میں سے
کیا بوعدہ اسکے کہ بعد تین رات کے غار کے دروازے پر حاضر کرے اور اسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شب میں عبداللہ بن ابی بکر رات کے
وقت کفار کی خبریں انکو پہونچاتے تھے اور بعد تین شب کے وہاں سے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ کنارہ دریا کے متوجہ مدینہ کے ہوئے جب بنی مدلج
میں پہونچے تو سراقہ بن مالک انکے پیچھے نکلا بسبب اسکے کہ کفار مکہ نے اسکو مال بہت دینا مقرر کیا تھا اگر ان دونوں کو یا ایک کو مار ڈالے غرض کہ جب
سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کے نکلا اور قریب انکے پہونچا تو پاؤں اسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر درپے ہوا اور ایسا نزدیک
پہونچا کہ قرات پیغمبر کی سنی اسی وقت دونوں پاؤں اسکے گھوڑے کے زانوں تک زمین میں دھسے اور سراقہ زمین پر گرا اسوقت سراقہ نے متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی
آنحضرت اور ابوبکر کھڑے ہوئے اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال اپنا اور خبریں کفار کی بتفصیل عرض کیں اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کرے قبول نہ ہوا اور یہ حکم
ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہاں سے پھرا اور جو کافر راہ میں ملتا تھا اسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ میں گئے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُھْدِیَتْ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ فِیْھَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِیْ مَنْ کَانَ ھٰھُنَا مِنَ الْیَھُوْدِ فَجُمِعُوْا لَہٗ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ سَائِلُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَھَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْہُ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْکُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ کَذَبْتُمْ
بَلْ اَبُوْکُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْہُ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ کَذَبْنَاکَ عَرَفْتَ کَمَا عَرَفْتَہٗ فِیْ اَبِیْنَا فَقَالَ لَھُمْ
مَنْ اَھْلُ النَّارِ قَالُوْا نَکُوْنُ فِیْھَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَاللّٰہِ لَا نَخْلُفُکُمْ فِیْھَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ
اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْہُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ھَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ ھٰذِہِ الشَّاۃِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِیْحَ مِنْکَ وَاِنْ کُنْتَ
صَادِقًا لَمْ یَضُرَّکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری بھنی ہوئی کہ اسمیں زہر تھا
پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میرے لیے جو ہوں اس جگہ یہودیوں میں سے پس جمع کیا حضرت کے لیے یہود کو پس فرمایا واسطے انکے آنحضرت نے کہ
تحقیق پوچھوں میں تمسے حال ایک چیز کا یعنے یا نہیں پس آیا ہوگے تم باور کرنے والے میری خبر دینے کو اس چیز سے جسوقت کہ جھٹلاؤں میں تمکو بیچ جواب
کے کہ دو تم اس سوال کا جیسے کہ سابق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہا انھوں نے ہاں باور کرینگے اے ابا القاسم فائدہ عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرت کو سلام

کنیت آنکی کے کہ ابوالقاسم ہی خطاب کرتے تھے اور محمد نہین کہتے تھے اسلیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت و انجیل مین شائع اور مشہور تھا اور دلیل تھا
اوپر صحت نبوت آنکی کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی باپ تمھارا یعنے جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتے ہین کہا یہودی نے فلانا یعنے بطریق کذب کے امتحان
کے لیے کوئی اور نام غیر نام جدا پنے کے بتادیا فرمایا آنحضرت نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ تمھارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تمنے اور خوب کہا تمنے فرمایا
حضرت نے پس آیا باور کروگے تم میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کرون مین تمسے اُس چیز سے یعنے پھر خبر دون مین تمکو ساتھ اُسکے کہا یہود یون نے
ہان ای ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولین ہم تمسے پہچان لوگے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنے اُسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کے پس فرمایا اور پوچھا یہود
سے کہ کون ہی دوزخی کہا اُنھون نے کہ رہین گے ہم دوزخ مین تھوڑے سے دن یعنی جیسے کہ قرآن مجید مین اُنکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات
پھر خلیفہ ہوگے تم ہمارے ای گروہ مسلمانون کے دوزخ مین یعنی بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہوؤگے اور ہمیشہ رہوگے اور یہ اُنکے زعم فاسد اور اعتقاد مین
بات سچی اور خبر حق تھی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ آگ کے اور دور ہو تم جھوٹے ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہون گے ہم تمھاری
آگ مین کبھی پھر فرمایا آنحضرت نے کیا تم باور کروگے میری خبر دینے ایک چیز سے اگر پوچھون مین تمسے اُس سے پس کہا اُنھون نے ہان ای ابا القاسم فرمایا
کیا ملایا ہی تمنے اس بکری مین زہر کہا اُنھون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا اُنھون نے کہ ارادہ کیا ہمنے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت
پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** ح یعنی زہر پس منتفع ہونگے ہم تمھاری ہدایت سے اور حاصل
اسکا یہ کہ چاہا تھا ہمنے امتحان کرنا یعنے پس یا یہ کہ جانین گے ہم کہ تم جھوٹے ہو تو تمھارے ہلاک ہونے سے آسایش مین ہو جائینگے اور یا یہ کہ جانین گے ہم کہ تم
نبی ہو تو پیروی تمھاری کرینگے اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کے گذری ہے اب مقابلہ مین اُنکے کہہ سکتے ہین کہ زہر نے اُنکو زیان نہ
کیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیون نہ ایمان لائے تم (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سے **ف ع** یہ ساتھ کنیت کے مشہور تھے کہ اُنکو زید اعرج کہتے تھے اور حضرت
کے ساتھ غزوون مین رہے ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ غزوے اُنھون نے کیے ہین اور آنحضرت نے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہین کہ کچھ
اوپر سو برس کے ہوئے تھے اور اُنکے سر اور داڑھی مین نہین تھے سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑھائی ہمکو آنحضرت نے ایک روز فجر کی اور چڑھے ممبر پر پس خطبہ
فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا اُترے اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے ممبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز
کا پھر اُترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنے پس تمام روز خطبہ مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اُس
چیز کے کہ وہ ہونے والی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجایب اور غرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرماتے پس اسمین بہت سے معجزے
ہوئے کہا عمرو نے پس دانا ترین ہمارا یعنے اب بہت یاد رکھنے والا ہمارا ہے یعنے اُسدن ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نے اولی یہ ہی کہ کہا جاوے
بہت یاد رکھنے والا ہمارا اب اُس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنے آپ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا
مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی
معن بن عبدالرحمن تابعی سے کہ پوتے ہین عبداللہ بن مسعود کے کہا معن نے کہ سنا مین نے اپنے باپ سے یعنی عبدالرحمن سے کہ کہا پوچھا مین نے
مسروق سے کہ کبار تابعین سے ہین کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے جنات کی اُس رات کو کہ سنا تھا اُنھون نے قرآن پس کہا مسروق
نے عبدالرحمن کو کہ خبر دی مجھکو تیرے باپ نے یعنے عبداللہ بن مسعود نے کہ اُسنے کہا خبر دی آنحضرت کو ساتھ آنے جنات کے ایک درخت نے نقل

۱۲

کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنے ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئے ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پس آنحضرت یا ہم گئے اور جنون کو دیکھا اور قرآن اُنکے آگے پڑھا (وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فترائینا الھلال وکنت رجلا حدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ رآہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر سأراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اہل بدر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اہل بدر بالامس یقول ہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ وہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ قال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضہم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہم فقال یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ہل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیہا فقال ما انتم باسمع لما اقول منہم غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہمنے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا مین مرد تیز نظر پس دیکھا مین نے چاند اور حالانکہ نہین تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہی اُسکو سوائے میرے یعنی سوائے میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ مین نے دیکھا ہی چاند پس شروع کیا مین نے کہ کہتا تھا مین عمر کو کہ کیا نہین دیکھتے تم چاند پس وہ نہین دیکھتے اُسکو یعنی مین دیکھتا تھا اور ہرچند عمر کو دکھاتا تھا اُنکو نہین نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر نزدیک ہی کہ دیکھین گے ہم اُسکو اُس حال مین کہ مین لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر ف ح یعنی کچھ حاجت اُسکی نہین ہی کہ مین اب دیکھون اور تعب اور مشقت اُٹھاؤن اِسکے دیکھنے مین بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے اُس چیز مین کہ ضروری نہ ہوا اور صرف نہ کرے وقت کو مالایعنی مین ترجمہ پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنے مشرکون کے کہ جو بدر مین مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکون کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنے ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکون کے خبر دی کہ ہر ایک اُن اشقیا مین سے یہان مارے پڑے ہونگے فرماتے تھے آنحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہی کل کو اگر چاہا خدا نے یعنے جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نے قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہین خطا اور تجاوز کی مارے جانے والون نے اُن جگہون سے کہ بیان کیا تھا اور معین کیا تھا اُنکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئین مین کہ پانی نہین بھرا جاتا تھا اُس سے بعضے اُنکے بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہونچے طرف اُنکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا حق پائی اور دیکھی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کی تمسے اللہ نے اور اُسکے رسول نے پس تحقیق مین نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنون سے کہ نہین ہین روحین اُنمین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سُننے والے اُنسے واسطے اُس چیز کے کہ کہتا ہون مین یعنے یہ بہت سُننے والے ہین یا برابر ہین تمہارے سننے مین یعنی یہ سنتے ہین یہ کلام کہ کہتا ہون مین سوائے اُسکے کہ نہین طاقت رکھتے یہ کہ جواب دین مجھکو کچھ نقل کی یہ مسلم نے ف ح کتاب الجہاد مین بیان اسکا ہوچکا ہی (وعن انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذن تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات) اور روایت ہی انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہی اپنے باپ سے یہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت مین کہ عیادت کرتے تھے اُنکی مسبب بیماری کے کہ تھی اُنکو فرمایا حضرت نے نہین تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر و لیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت مین بے حساب کہا یعنے شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اُسکے پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر صلعم کے پھر پھیر دی اللہ تعالیٰ نے زید پر

پر بینائی اُسکی پھر مرگیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا اُنکے لیے پھر نابینائی اُنکی کا اسلیے کہ ہو مشقت اُنکے صبر کی بہت اور اجر تر تب ہوگا اُسپر بہت بڑا پھر حاصل ہوئی اُنکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے اسامہ بیٹے زید کے سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ جو جھوٹ بولے اور بنالی مجھپر یعنی قصداً اور بات کہ نہین کی مین نے پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ یعنے سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنے ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اُسنے حضرت پر یعنے اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہونچی حضرت کو خبر اُسکی پس دعا کی اُسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اُس حال مین کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اُسکا اور نہ قبول کیا اُسکو زمین نے ف ح ع اور یہ نشان دوزخی کا ہے اور یہ موید ہے قول جوینی کی کہ افترا کرنے والا آنحضرت پر قصداً کافر ہے ترجمہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا حضرت سے پس دیا اُسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اُسمین سے اور کھاتی بیوی اُسکی بھی اُسمین سے اور مہمان اُنکے یہانتک کہ ناپا اُس شخص نے اُسکو کہ باقی رہا تھا کھانے سے پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اُسکو تو البتہ کھاتے رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اُسمین سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ امْرَاَتِهِ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى لِيْ شَاةٌ فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاَسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی ایک شخص سے انصار مین سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازے کے پس دیکھا مین نے پیغمبر صلعم کو اس حال مین کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کہ کھودی جاتی تھی وصیت کرتے تھے آنحضرت گورکن کو فرماتے تھے فراخ کر میت کے پانون کی طرف سے اور فراخ کر اُسکے سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکر سامنے سے آیا حضرت کے دعوت کرنے والا طعام کی اُس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اُسکی اور گئے اُسکے گھر مین اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنے ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرت کے ہوتے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کے کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اُس طعام مین کھانے کے لیے پھر رکھے قوم نے ہاتھ اپنے پس کھایا قوم نے طعام ف ع ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے اُن روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہے کھلانا طعام کا پہلے دن یعنے جسدن میت مرا ہے یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا گیا ہے کہ نہین مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہین مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر مرتکب ہونے ممنوع چیزون کے کہ وہ بچھانا بچھونے کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل بیت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سے اور سبھون نے علت یہ بیان کی ہے کہ طعام

مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بدہی روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کے پاس اور کھانا کرنے اُنکے کو نیاحہ سے انتہی پس[1] لائق ہی یہ کہ مقید کیا جاوے کلام فقہا کا ساتھ نوع خاص کے کرو ایسا جمع ہوتا ہی کہ موجب ہو میت کے گھر والون کی حیا کرنیکا کہ ناچار مارے حیا کے کھلاوین اُنکو جبراً یا حمل کیا جاوے کلام فقہا کا اوپر ہونے بعضے وارثون کے صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوے رضا اُسکی یا ہو طعام مال میت سے پہلے تقسیم اُسکی کے نہ طعام شخص معین کا کہ کرے اپنے مال مین سے اور مانند اُسکے اور ایسی قسمون پر حمل کرنا چاہیے کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اور اُسپر حمل کیا جاوے قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام مصیبت کے ہین پس نہین لائق ہی اُن ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطے سرور کے اور اگر کرے کھانا فقرا کے لیے تو اچھا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتھ کرنے کھانے کے بعد موت میت کے تا کہ کھلاوین لوگون کو تین دن تک پس باطل[2] ہی بموجب صحیح تر روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سے اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ مطلق طعام میت کی اجازت اُنھون نے دے دی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہان کے طعام مرسومہ[3] ان اقسام سے خالی نہین پاوینگے کہین ایک قسم پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اُس حدیث مین کھانا کھلانا وہ ہی کہ جو قاضی خان نے لکھا ہی کہ اگر کرے کھانا فقرا کے لیے تو اچھا ہی پس ظاہرا حضرت کو بطور ہدیہ کے اور آپ کے ہمراہیون کو بطور صدقہ کے اکتساب ثواب کے لیے کھلایا ہوا ور علاوہ اسکے یعنی فقہا لکھتے ہین کہ جو لوگ تجہیز وتکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اُنکو کھانا اُس طعام کا جائز ہی پس یہ سب صاحب جو میت کو دفن کرکے پھرے اُنکو کھلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکھتے ہین اُس سے خود اُنھون نے اُسکو مستثنے کر لیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچھ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ پس دیکھا ہمنے طرف آنحضرت کے کہ چباتے ہین لقمہ کو اور پھیرتے ہین اُسکو اپنے دہن مبارک مین اور نگلتے نہین پھر فرمایا آنحضرت نے کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لے گئی ہی بے اجازت اور بے رضاے مالک اُسکی کے پس بھیجا اُس عورت نے کسی کو آنحضرت کے پاس درحالیکہ کہتی تھی یا رسول اللہ تحقیق مین نے بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کے اور نقیع ایک موضع ہی کہ بکتی جاتی ہین اُسمین بکریان ف ع یہ تفسیر مدرج ہی بعض روایت سے اور یہ نقیع نون سے ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کے قریب بیس کوس کے ہی مدینہ سے غیر بقیع کے ساتھ بے کے کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہی ترجمہ تا کہ خرید کیجاوے میرے لیے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا مین نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ تحقیق خرید کی تھی اُسنے ایک بکری کہ بھیجدے اُس بکری خرید کی ہوئی کو ساتھ مول اُسکے کے کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا مین نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اُسنے طرف میرے وہ بکری ف ع پس ظاہر یہ کہ خریدنا اُسکا درست نہ ہوا اسلیے کہ اذن اُسکے ہمسایہ کا اور رضا اُسکی صریح نہ تھی اور یہ قریب بیع فضولی کے ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اُسکے کے اور بہر تقدیر اُسمین شبہہ قوی تھا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھلاوے یہ طعام قیدیون کو ف ع اسری جمع اسیر کی ہی یعنی بندی کے اور غالب یہ ہی کہ وہ فقیر ہونگے اور کہا طیبی نے کہ وہ کافر تھے اور یہ اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تا کہ اجازت لین اور بخشوا وین اُس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور اُنکو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا اُنکے کھلا دینے کا انتہی اور لازم آئی اُس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنے اُسکے کے اور واقع ہوا یہ تصدق اُس عورت کی طرف سے ترجمہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے دلائل النبوت مین

(وعن حزام بن ہشام عن ابیہ عن جدہ حبیش بن خالد وہو اخو ام معبد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اخرج من مکۃ خرج مہاجرا الی المدینۃ ہو وابوبکر ومولی ابی بکر عامر بن فہیرۃ ودلیلہما عبد اللہ اللیثی مروا علی خیمتی ام معبد فسألوہا لحما وتمرا لیشتروا منہا فلم یصیبوا عندہا شیئا من ذلک وکان القوم مرملین مسنتین فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شاۃ فی کسر الخیمۃ فقال ما ہذہ الشاۃ یا ام معبد قالت شاۃ خلفہا الجہد عن الغنم قال ہل بہا من لبن قالت ہی اجہد من ذلک قال اتأذنین لی ان احلبہا قالت بابی انت وامی ان رأیت بہا حلبا فاحلبہا فدعا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح بیدہ ضرعہا وسمی اللہ تعالی ودعا لہا فی شاتہا فتفاجت علیہ ودرت واجترت فدعا باناء یربض الرہط فحلب

[1] یعنی حدیث سے اعتراض وارد ہوا ان روایتون پر تو فتاویٰ ... ۱۲ منہ

[2] جیسے یہان کی عورتین بہت سی گھر مین ... دیتی ہین اور میت سے پس ماندہ قرض مین گلی بند ہوکر مارے حیا کے ... کہانا سرانجام کرتے ہین ۱۲ منہ

[3] جیسے یہان ازراہ تفاخر ... [illegible]

فِیْہِ ثَجَّاً حَتّٰی عَلَاہُ الْبَہَاءُ ثُمَّ سَقَاہَا حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَہُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَہَا وَبَایَعَہَا وَارْتَحَلُوْا عَنْہَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِالْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ) اور روایت ہی حزام بن ہشام سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اُسنے نقل کی یہ حزام کے دادا سے کہ نام اُنکا حبیش بن خالد ہی اور حبیش بھائی ہو ام معبد کا ف ع کہ نام اُسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہی اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت مین اُسکے خیمہ مین تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھی خیمہ کے صحن مین اور کھانا پانی دیتی فقرا اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہی حبیش یہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنے والے مکہ سے طرف مدینے کے آنحضرت اور ابو بکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اُسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتانے کے واسطے یہ چارون تن راہ مدینہ مین چلے جاتے تھے کہ گذرے اوپر دو خیمون ام معبد کے کہ اُس جنگل مین رہتی تھی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خریدین اُس سے پس نہ پایا اُسکے پاس کچھ اُسمین سے یعنی گوشت اور تمر ذکر کیے گئے مین سے اور تھے لوگ بے زاد و بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کے ایک جانب مین تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہی اُس بکری کا ای ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہی اُسکو دُبلاپے نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریون کے جنگل مین چرنے کو نہین جا سکتی فرمایا آنحضرت نے کیا ہی اُسکے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دور تر اُس سے ہی کہ ہوا اُسکے دودھ یعنی بالکل اُسمین دودھ نہین فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہی تو مجھکو یہ کہ دودھ دوہون مین اُسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میرے فدا آپ کے ہون اگر دیکھین آپ اُسمین دودھ تو دوھ لین یعنے دودھ اُسمین ہی نہین کیا دوہین گے آپ اُسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھ پھیرا اُسکے تھنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کے حق مین پس پانون کھولے بکری نے دودھ دوہانے کے لیے سامنے حضرت کے جیسکہ عادت دودھ کے جانور کی ہی کہ وقت دوہنے کے دونون پانون کھول دیتا ہی اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیراب کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اُس برتن کے دودھ خوب بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اُسکے جھاگ دودھ کی پھر پلایا اُسکو ام معبد کے تئین یہانتک کہ سیراب ہوئی اور پلایا ساتھ والون اپنے کو یہانتک کہ سیراب ہوئے پھر پیا حضرت نے بعد سب کے یعنی بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کے پھر دوہا اُسمین دوسری بار بعد پہلی بار کے یہانتک کہ بھرا باسن پھر باقی چھوڑا وہ دودھ ام معبد کے پاس یعنی تا کہ دکھاوے وہ اپنے خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت لی آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابن عبدالبر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہی ف ع اور وہ یہ ہی کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گھر مین دودھ دیکھا کہا یہ کیا ہی اور کہان سے آیا پس ذکر کین ام معبد نے صفتین اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہ نہو گا مگر صاحب قریش کا کہ سُنی ہین مین نے صفتین اُسکی مکہ مین واللہ بلاشبہہ قصد رکھتا ہون مین کہ پاؤن مین صحبت اُسکی اگر اُسکی راہ پاؤن اور آیا ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کر کر نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہان اور کس طرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کتنی ایک بیتین پڑھین لوگ آواز سنتے تھے اور کسی کو دیکھتے نہ تھے اُنہین سے دو بیتین یہ ہین قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزاءہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ٭ ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد باب الکرامات باب ہی بیچ بیان کرامتون کے ف ع کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہی اور کرامت کہتے ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہی اُسکا معتزلہ نے ف ع اہل حق اتفاق رکھتے ہین اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے اولیا سے اور ولی وہ شخص ہی کہ عارف ہو ذات اور صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظب ہو اوپر کرنے طاعت کے اور ترک کرنے منہیات کے غیر منہمک ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت و مراتب اُسکے کے اور

دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کے کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ سے اور اُنسے کہ بعد اُنکے ہین یعنی تواتر معنوی اس طرح کا کہ قدر مشترک مین درمیان اُسکے وقت انصاف اور ترک عناد کے مجال شبہہ اور انکار کی نہین ہے خصوصًا بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت کو پہونچی ہے کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضے مشائخ اہل زمانہ اُنکے سے منقول ہے کہ کرامتین آپ کی مانند رشتہ مروارید کے تھین کہ پے درپے صادر ہوتی تھین کبھی نہین ظاہر ہوئین بغیر اُنسے اور معتزلہ اور بعضے اتباع اُنکے منکر ہوئے ہین کرامت کے اور بعضون نے کہا کہ صادر نہین ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کرامت جنس معجزہ سے نہین ہوتی ہے مانند بڑھ جانے طعام قلیل کے اور جوش مارنے پانی کے انگلیون سے اور مانند اُسکے کے اور حق یہ ہے کہ جائز ہے واقع ہونا کرامت کا بالقصد و اختیار اور بے قصد و جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت مین مع دلائل و رفع شبہہ مخالفون کے علم کلام کی کتابون مین مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی (عن انس ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہما حتی ذہب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت عصا احدہما لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للاخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اہلہ رواہ البخاری) روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہین باتین کر رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تھی اُن دونون کی یہانتک کہ گئی رات مین سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنے مین بیچ رات نہایت اندھیری کے پھر باہر کو نکلے وہ دونون آنحضرت کے پاس سے اس حال مین کہ پھرے وہ طرف گھر اپنے کے اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے اُنمین سے لاٹھیان تھین پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی اُن دونون مین سے واسطے دونون کے یہانتک کہ چلے دونون بیچ روشنی اُس لاٹھی کے یہانتک کہ جب جدا ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہان سے ہر ایک کے گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کے لیے بھی لاٹھی اُسکی پس چلا ہر ایک اُن دونون مین سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کے یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونون صحابی آنحضرت کے پاس سے اندھیری رات مین اس حال مین کہ اُنکے ساتھ مانند دو چراغون کے تھے روشن اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کے ایک ایک اُنمین سے جدا ہوا یہانتک کہ آیا ہر ایک اہل خانہ اپنے مین (وعن جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنتہ مع آخر فی قبر رواہ البخاری) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے بعض رات مین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنے تئین مگر مارا گیا بیچ اول اُن لوگون کے کہ مارے جاوینگے آنحضرت کے یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھسے سوائے ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر ہے قرض بیٹے بہت سا پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنون کے حق مین کہ اُنسے نیکی کرنا اور تھین وہ نو پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اُس غزوے مین اور دفن کیا مین نے اُسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع بموجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیدیا تھا شہدا کے حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموح تھے یار والد جابر کے اور بہنوئی اُنکے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ درصورت ضرورت کے جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر مین (وعن عبد الرحمن ابن ابی بکر قال ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امراتہ ما حبسک عن اضیافک قال اوما عشیتہم قالت ابوا حتی تجیئ فغضب وقال واللہ لا اطعمہ ابدا فحلفت المراۃ ان لا تطعمہ وحلف الاضیاف ان

لَا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا
قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ) اور روایت ہے عبدالرحمن ابن ابی بکر سے کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ **ف** ح ع صفہ ایک جگہ تھی
ہٹی ہوئی مسجد سے کہ وہاں کتنے ایک فقیر صحابہ مین سے شب باش رہتے تھے پس اُسی کی طرف منسوب ہوئے اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اُسکا کوئی جان
پہچان ہوتا تو اُسکے پاس اُترتا ورنہ اُترتا وہ صفہ مین اور اُنکو اضیاف المسلمین کہتے تھے گھر اور اہل وعیال اور مال ومنال کچھ نہ رکھتے تھے اور تھے مشاہیر اُنکے
ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشر بن الخصاصیہ ابو موہبہ مولی آنحضرت کے
وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنے ایک دن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصون کا یعنے اُسکے عیال مین سے پس چاہیے کہ لیجاوے تیسرے
شخص کو یعنے اُن اصحاب صفہ مین سے اور جسکے پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچوین کو یعنے اگر نہ ہو اُنکے پاس اسقدر کہ قوت ہو
اُنسے زیادہ کا بلکہ اُنھین کی قدر ہو یا لیجاوے چھٹے کو **ف** ع یعنی اگر ہو اُسکے پاس قوت چھ کا پس لفظ او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے لیے اور احتمال یہ ہے کہ ہو شک
کے لیے یا بمعنی بل کے ہے واسطے مبالغہ کے درباب ضیافت کے بنا بر اسکے کہ مقتضا اسکا کہ جسکے پاس طعام دو کا ہو تو تیسرے کو لیجاوے یہ ہے کہ جسکے پاس طعام چار
کا ہو تو لیجاوے دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کے کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت
کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے چھ کو اور طعام چھ کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائے تین شخصون کو اور لے گئے آنحضرت دس شخصون کو اور
ابوبکر صدیق نے کھایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کے پھر ٹھہرے رہے ابوبکر آنحضرت کے پاس یعنی بعد کھانے کے یہانتک کہ پڑھی گئی نماز عشا کی پھر پھرے
ابوبکر طرف گھر آنحضرت کے پس ٹھہرے رہے یہانتک کہ کھانا رات کا کھایا آنحضرت نے **ف** ع ح یعنی تنہا اور یا مہمانون سمیت اور یہ تکرار واسطے شروع کرنے
قصہ کے ہے سر لیے اور یہ بھی ہے کہ اول جملہ مین بیان ابوبکر کے کھانا کھانے کا ہے اور دوسرے مین کھانا کھانے پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابوبکر
صدیق کے اور مہمان سب منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابوبکر صدیق گھر مین بعد گذرنے رات کے اُسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے کہا حضرت ابوبکر سے اُنکی بیوی نے کس
چیز نے باز رکھا تجھکو تیرے مہمانون سے یعنے کیون تاخیر کی تو نے کہ مہمانون نے انتظار تیرا کیا کہا ابوبکر نے کیا نہین طعام کھلایا تو نے مہمانون کو کہا حضرت
ابوبکر کی بیوی نے کہ انکار کیا اُنھون نے کھانے سے یہانتک کہ آؤ تم یعنے اور شریک ہو اُنکے ساتھ کھانے مین پس غصہ ہوئے ابوبکر یعنے اپنے اہل پر گمان اسکے
کہ اُنھون نے قصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا مین اس طعام کو ہرگز یہیں قسم کھائی ابوبکر کی بیوی نے یہ کہ نہ کھاوینگی وہ اُس طعام
کو یعنے ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ مین ہے لفظ ابدا کا اور قسم کھائی مہمانون نے یہ کہ نہین کھانے کے اُسکو اکیلے یا مطلق کہا ابوبکر نے کہ ہے یہ غصہ میرا اور قسم کھانی
شیطان سے یعنے اُسکے اغوا سے پس اُسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نے طعام اور کھایا اُنھون نے اور اُنکے اہل وعیال اور مہمانون
نے **ف** ع اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکر نے خلاف قسم کے کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس سبب سے اُنھون نے خلاف قسم کے کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی قسم کھاوے ایک امر پر اور دیکھے غیر اُسکا بہتر تو چاہیے کہ کرے وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس ہوتے حضرت ابوبکر اور اُنکے مہمان کہ نہ اُٹھاتے
تھے لقمہ یعنے رکابی سے مونھون کی طرف مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اُس لقمہ کے نیچے سے یعنے اُس جگہ سے کہ لیا جاتا تھا نوالہ وہان سے زیادہ اُس نوالہ سے پس کہا
ابوبکر نے اپنی بیوی سے اے بہن بنی فراس کی کیا ہے یہ امر عجیب یعنی بڑھنا طعام کا **ف** ع لفظ فراس ساتھ زبر فے کے اور سین مہملہ کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت
ابوبکر کی بیوی کہ نام اُنکا ام رومان تھا اُس قبیلہ مین کی تھین ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نے قسم اپنی ٹھنڈک آنکھ کی **ف** ح کہ مراد اُس سے ابوبکر صدیق ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکھنے محبوب کے سے ہے اسلیے کہ یا تو قر سے ہے ساتھ پیش قاف کے بمعنی خنکی کے یا قر سے ساتھ زبر قاف

سے کے یعنی قرار کے اور آنکھ دیکھنے محبوب کے سے خشک ہوتی ہے اور برقرار کہ داہنے بائیں نہیں دیکھتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کھانا کہ پیالہ میں ہے اب سے چند زیادہ ہے
اُس سے کہ پہلے اسکے تھا پس کھایا سبھون نے اور بھیجا ابوبکر نے اُسکو پاس آنحضرت کے پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کھایا اُس طعام میں سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات میں الفصل الثانی فصل دوسری (وعن عائشۃ
قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یری علی قبرہ نور رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جب مرا نجاشی تھے ہم آپسمین باتین کرتے اور کہتے
کہ تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اُنکی قبر پر نور نقل کی یہ ابوداود نے ف ع یعنی حبشہ مین اور معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تھا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تھا
اُنسے کہ دیکھو آتے تھے ہم مین سے نور قبر اُنکی کا اور نہین متصور ہے متفق ہونا ہمارا جھوٹ پر پس یہ قریب متواتر کے ہے اور نجاشی ساتھ تخفیف جیم اور جزم ی آخر مین
بادشاہ حبشہ کا تھا پہلے دین نصرانیت پر تھا پھر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور حضرت نے مدینہ مین غائبانہ اُنکے جنازہ پر نماز پڑھی اور ظاہر یہ ہے کہ
مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور ہو سکتا ہے کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سے کہ پاتے ہون اپنے دلون مین اُنکی قبر کی زیارت سے واللہ
اعلم (وعنہا قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ
فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ
فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہے اسی عائشہؓ سے کہ کہا جب چاہا اصحاب نے
یا اہل بیت نے غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کے کہا نہین جانتے ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اُنکے کپڑون سے یعنی اور ڈھانک دین ستر اُنکا اور کپڑے سے جیسے کہ
کرتے ہین اپنے مُوتے کے لیے یا غسل دیوین ہم اُنکو اس حال مین کہ ہون اُنکے بدن مبارک پر کپڑے اُنکے ف ع اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نے برہنہ کرنا بہ قیاس اورون
کے اور بعضون نے نہ برہنہ کرنا بہ سبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نے اُنپر نیند یہانتک کہ تھا اُنمین سے کوئی
شخص مگر کہ ٹھوڑی اُسکے سینہ پر تھی یعنی سو گئے تھے پھر کلام کیا اُنسے کلام کرنے والے نے یعنی ہتف نے گھر کے کونہ مین سے اس حال مین کہ نہین جانتے تھے وہ کہ کون ہے یہ کلام
کرنے والا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اس حال مین کہ ہون اُنپر کپڑے اُنکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اس حال مین کہ اُنپر قمیص اُنکا تھا اور ڈالتے تھے پانی قمیص
اوپر اور ملتے تھے آنحضرت کے بدن کو ساتھ کرتے کے ف ع اور نقل کیا ہے نووی سے کہ صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تھا اُسمین اُسکو اُتار ڈالا وقت کفن دینے کے اور یہ جو روایت
کیا ہے کہ نہین اُتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہین ہے واسطے بیل پکڑنی ساتھ اُسکے ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوت مین (وعن ابن المنکدر ان سفینۃ مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخطا الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ ثم اقبل یمشی الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ
فی شرح السنۃ) اور روایت ہے ابن منکدر سے یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ع
یہ شک راوی ہے اور سفینہ کے نام مین اختلاف ہے اور یہ لقب اُنکا ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تھے اور بوجھ اُٹھانے ہوئے
تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا اُنپر ڈالدیتا اور وہ سبھون کا بوجھ اُٹھائے جاتا تھا جب آنحضرت نے اُسکو دیکھا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہے پس اُسی لقب سے وہ مشہور رہا
اور جو کوئی اُس سے اصل نام اُسکا پوچھتا تو کہتا کہ نام میرا وہی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکھا ترجمہ پس چلے بھاگ کر کافرون کے ہاتھ سے اس حال مین کہ ڈھونڈتے تھے
لشکر کو پس ناگہان ملے وہ ایک بڑے شیر سے پس کہا اے ابوالحارث کہ یہ کنیت شیر کی ہے مین ہون مولی رسول خدا کا تھا امر میرے سے ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ
بھولنے یا بندی مین پکڑے جانے اور بھاگ آنے کا شیر سے کہا پس پیش آیا شیر واسطے اُنکے دُم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو مین جب سنتا شیر
کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اُسکے یعنی تاکہ دفع کرے اُسکو پھر متوجہ ہوتا اور آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کے پہلو مین جیسے کہ عادت ہمراہون کی ہے کہ خبرداری کرتے چلتے ہین یہانتک کہ پہونچا

سفینہ لشکر مین پھر پھر گیا شیر نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین (وعن ابی الجوزاء قال قحط اہل المدینۃ قحطا شدیدا فشکوا الی عائشۃ فقالت انظروا
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لا یکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت
من الشحم فسمی عام الفتق رواہ الدارمی) اور روایت ہے ابی الجوزاء سے کہ تابعی مشہور ہے اور نام اسکا اوس بن عبداللہ ازدی ہے کہا ڈالے گئے اہل مدینہ قحط
شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کے یعنی تا دعا کرین اور کچھ تدبیر بتا دین پس کہا عائشہؓ نے دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو پس گردانو حضرت کی قبر شریف سے
کئی روشن دان طرف آسمان کے یہانتک کہ نہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت ف ح ع یعنی اتحاد و قبر اور آسمان کے درمیان مین سے
حجاب لفظ کوی ساتھ زیر کاف کے اور پیش سے بھی آیا ہے جمع کوہ کی ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تخفیف واو کے بیچ مفرد اور جمع کے روزن گھر کا
اور معنی یہ ہین کہ کردو مقابلہ قبر شریف کے حضرت کے حجرے کی چھت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نے بیچ سبب کھول دینے قبر شریف کے یہ کہ آسمان نے
جب دیکھی قبر آنحضرت کی بہنے لگی نالی بسبب رونے آسمان کے فرمایا اللہ تعالی نے فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کے پس ہوتا ہے امر اسکا ظاہر ف
اسکے بنسبت ابرار کے یعنی انکے لیے روتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہے قبر شریف سے اسلیے کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتے تھے ذات شریف سے
اور جب ذات شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہؓ نے کہ کھولی جاوے قبر شریف تا مینہ برسے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع
ہے آپ کی ذات شریف سے اور کھولنا قبر کا مبالغہ ہے اسمین ترجمہ پس کیا لوگون نے جو کچھ کہا تھا عائشہؓ نے پس برسائے گئے مینہ یہانتک کہ پیدا ہوئی
گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہانتک کہ پھول گئین کوکھین انکی چرنے سے بسبب کثرت چربی کے پس نام رکھا گیا اس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نے ف ع
یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی ہین پھول جانا اور بعضون نے کہا پھٹ جانا اور بعضون نے کہا پھیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور
خوب طرح کھایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئین کوکھین انکی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا عائشہؓ کا اور ظاہر ہونا جلدی اثر کا کرامت ہے
عائشہؓ کی اور حقیقت مین معجزہ ہے حضرت کا اسلیے کہ کرامتین سب اولیا کی معجزے ہین پیغمبر کے (وعن سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرۃ لم یؤذن فی مسجد النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثلثا ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلوۃ الا بہمہمۃ یسمعہا من قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الدارمی) اور روایت ہے سعید
بن عبد العزیز سے کہ تبع تابعین سے ہے نہایت ثقہ اور صحیح روایت کرنیوالے احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا ف ع لفظ حرہ ساتھ زبر حا مہملہ اور تشدید را کے نام ہے ایک زمین کا باہر مدینہ
کے کہ اسمین کالے پتھر بہت ہین اسمین واقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نے جو لشکر بھیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سے مدینہ پر چڑھ آیا اور خراب کیا اسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سے
زیادہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی اور اسکی برائیون مین سے ایک برائی یہ ہے ترجمہ کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین
اسکے تھا نماز کے لیے اور مسجد سے باہر نہین نکلے سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سے تھے بڑے فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد باوقار پیغمبر گاہ اور چالیس حج کیے تھے انہون
نے اور وفات پائی سن ترانوے مین ترجمہ اور تھے سعید بن مسیب یعنی اسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتے تھے آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اسکو حجرے
کے اندر سے کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تھی نقل کی یہ دارمی نے (وعن ابی خلدۃ قال قلت لابی العالیۃ سمع انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خدمہ
عشر سنین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ بستان یحمل فی کل سنۃ الفاکہۃ مرتین وکان فیہا ریحان کان یجیئ منہ ریح المسک رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث حسن غریب) اور روایت ہے ابی خلدۃ تابعی سے کہ کہا کہا مین نے واسطے ابی العالیہ کے کہ کبار تابعین سے ہے کہ کیا سنا ہے انس نے حدیثین آنحضرت
کی ف ع یعنے بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہے یا اسکے لیے مراسیل ہین صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی حجت ہین اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کے تردد کیا بعضے لوگون
نے انکے حق مین ترجمہ کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنے اور عمر اسکی دس برس کی تھی جب حاضر ہوئے تھے اور بعضون نے
کہا آٹھ برس کے اور دعا کی انکے لیے آنحضرت نے ف ع یعنے واسطے برکت کے انکی عمر مین اور مال مین اور اولاد مین پس ایک سو تین برس کی عمر ہوئی

اور اولاد سو نفر تھے انمین سے مرد اور ستائیس عورتین اور برکت اموال کی یہ تھی ترجمہ اور تھا انس کے لیے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تھے اس حدیقہ یعنے باغ مین پھول کہ آتی تھی انمین سے بو مشک کی ف ع حاصل جواب یہ کہ جسکو ایسا رتبہ اور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز تک آپ کی ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر نسنے گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن عروۃ بن الزبیر ان سعید بن زید بن عمرو بن نفیل خاصمتہ اروی بنت اوس الی مروان بن الحکم وادعت انہ اخذ شیئا من ارضھا فقال سعید انا کنت اخذ من ارضھا شیئا بعد الذی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ اللہ الی سبع ارضین فقال لہ مروان لا اسالک بینۃ بعد ھذا فقال سعید اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واقتلھا فی ارضھا قال فما ماتت حتی ذھب بصرھا وبینما ھی تمشی فی ارضھا اذ وقعت فی حفرۃ فماتت متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بمعناہ وانہ راٰھا عمیاء تلتمس الجدر تقول اصابتنی دعوۃ سعید وانھا مرت علی بئر فی الدار التی خاصمتہ فیھا فوقعت فیھا فکانت قبرھا) روایت ہے عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ کبار تابعین سے ہے اور زبیر والد انکے عشرہ مبشرہ سے ہین یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی انسے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کے ف نفیل ساتھ پیش نون کے اور زبر ف اور جزم ی کے اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ سے ہین بہنوئی حضرت عمرؓ کے اور تھے وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم ر کے اور زبر واو کے جامع الاصول مین کہا ہے نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتے ہین کہ سعید بن زید سے جھگڑی اروی اور لے گئی انکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تھا معویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید نے لے لی ہے یعنی ازراہ ظلم کے کچھ زمین اسکی سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بھلا مین لونگا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا مین نے پیغمبر سے فرماتے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے ازراہ ظلم کے کریگا اللہ تعالی اس بالشت بھر زمین کو طوق اسکا سات زمینون تک پس کہا مروان نے کہ نہین طلب کرتا مین تجھسے گواہ یعنی وکیل بعد اسکے ف ع یعنی بعد لانے تیرے کے اس حدیث کو اور معنی یہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجھکو باطن امر مین کہ تو غیر ظالم ہے یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنے تیرے کے حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اور روایت کا اسلیے کہ تو بنسبت دوسرے راویون کے یا زیادہ کے ہے اور ذکر کیا کرمانی نے کہ سعید نے چھوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تھا اس عورت نے اسکا جیسیکہ شاہد ہے اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہے یہ عورت جھوٹی تو اندھی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین ف ح کہ دعوی کرتی ہے اسکا اور ایک روایت مین آیا ہے واجعل قبرھا دارھا یعنی کر قبر اسکی اسکے گھر مین ترجمہ کہا عروہ نے پس نمری وہ عورت یہان تک کہ جاتی رہی بینائی اسکی اور بیچ اسوقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی مین ناگہان گری وہ بیچ ایک گہرے گڑھے کے پس مرگئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سے معنی اس حدیث کے آئے ہین اور یہ آیا ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلنے مین دیوار کے سہارے پہ چلتی تھی کہتی تھی وہ عورت کہ پہونچی مجھکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میرے اندھے ہونے کے لیے کی تھی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئین کے یعنے گہرے گڑھے پر کہ اس گھر مین تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ مین پس گری وہ اسمین پس ہوا وہ کنوان قبر اسکی یعنے اسکے لیے جدا قبر نہ بنائی گئی اسمین پڑی رہی (وعن ابن عمر ان عمر بعث جیشا وامر علیھم رجلا یدعی ساریۃ فبینما عمر یخطب فجعل یصیح یا ساری الجبل فقدم رسول من الجیش فقال یا امیر المؤمنین لقینا عدونا فھزمونا فاذا بصائح یصیح یا ساری الجبل فاسندنا ظھورنا الی الجبل فھزمھم اللہ تعالی رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمرؓ نے بھیجا ایک لشکر یعنے طرف نہاوند کے اور امیر کیا اس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اسکا ساریہ پس اسوقت کہ عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے یعنے مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ ناگہان

حضرت عثمان اور حضرت علی تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے یعنے کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا ای امیر المومنین ملے ہمسے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوتے وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانے والا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگائین ہمنے پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی انکو خدا ے تعالی نے **ف ع** اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمرؓ کی ایک تو نظر آنا اس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہونچنا آنکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا انمین سے اسکو اور تیسرے فتحیاب ہونا انکا انکی برکت سے ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوت مین (وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْباً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوَقِّرُونَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی نبیہ بیٹے وہب کے سے **ف ح** لفظ نبیہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کے پھرہ ہی پھر ت مولف نے اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کے اکثر نسخون مین بھی اسی طرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کے نسخے مین نبیہ بدون ت کے ہی اور یہی ظاہر ہی اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہی پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا انھون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہین آپ کو اور مسلمان ہوئے حضرت عمر کے زمانہ مین داخل ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپ کی یا قضیہ آپ کی فات کا پس کہا کعب نے یعنے اگلی کتابون سے دیکھ کر یا سنکر اگلے لوگون سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہی واسطے اسکے کہ ہو کرامت آنکی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اسکی مگر کہ اترتے ہین ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ گھیر لیتے ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتے ہین بازو اپنے یعنے اڑنے کے لیے گرد قبر کے یا اوپر اسکے تبلاش برکت اور قرب اور نور اسکے کے اور درود بھیجتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہان تک کہ جب شام کرتے ہین چڑھ جاتے ہین آسمان پر اور اترتے ہین آسمان سے مانند انکے یعنے ستر ہزار اور فرشتے پس کرتے ہین وہ بھی مانند اس چیز کے کہ کرتے ہین فرشتے روز کے گھیر لیتے ہین قبر کو اور بازو مارتے ہین اور درود بھیجتے ہین آپ پر یہانتک کہ جب پھٹے گی آنحضرت سے زمین یعنے وقت پھکنے دوسری نفخہ کے اٹھین گے آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کے اس حال مین کہ لیجاوینگے فرشتے محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کے نقل کی یہ دارمی نے **باب ف ح** اکثر نسخون مین اسی طرح ہی باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعضے نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور اظہر ہی اسلیے کہ عادت مولف کی یہ ہی کہ لکھتا ہی مطلق باب واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور یہان ایسا نہین ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کے پس مناسب ہی ترجمہ کرنا ساتھ اسکے اور یہ بھی ہی کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہی بے ترجمہ کے متعلق ساتھ وفات کے پس ظاہر یہ ہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کے اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اسکے کے جاننا چاہیے کہ ابتدا ء آنحضرت صلعم کے مرض کی یہ تھی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اسمین سے باقی رہی تھین اور بعضون نے کہا کہ ابتداء مرض اول ربیع الاول مین تھی اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کے مہینے مین تھی کہ دس راتین اسکی باقی رہین تھین اور وفات آپ کی بارھوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہی جزم کیا اسکا کہ ابتداء مرض بدھ کے دن تھی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کے دن دوسری ربیع الاول ہی واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علما نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہراؓ کی تیسری رمضان مین ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ وفات انکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سے ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلتے تھے بستر پر اور فرماتے تھے کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اسکی ہم سے کہ گروہ انبیاء ہین اور بلاشبہہ ثواب بھی زیادہ ہی ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرت بارہ[۱۲] دن یا

اٹھارہ دن بنا بر اختلاف کے بیچ زمانہ ابتداء مرض سے کے اور آزاد کئے آنحضرت نے اپنی بیماری مین چالیس بردے اور نماز ادا کرتے تھے اصحاب کے ساتھ مدت مرض مین سواے تین روز کے اور بعضون نے کہا سترہ نمازین نہین پڑھائین ابو بکرؓ کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑھا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ مسلمانون کے تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خداے تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تم پر پس میری طرف سے تمکو یہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور نگاہ رکھنا طاعت اُسکی اسلیے کہ مین چھوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسے اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہے کہ امام ابو بکرؓ تھے ابن عباس سے منقول ہے کہ کہا نماز نہین پڑھی آنحضرت نے پیچھے کسی کے اپنی امت مین سے سواے ابو بکر کے اور سواے عبدالرحمن بن عوف کے کہ سفر مین اُنکے پیچھے ایک رکعت پڑھی اور اُن چیزون مین سے کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کے یہ تھا کہ بہت ہوا درد اور انکار روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکھین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اُسکے شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہے یا تختہ کہ تا لکھون ابو بکر کے لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اُٹھین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور مومن نہین اختلاف کرینگے ابو بکر کے حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے انکی خلافت پر اور منقول ہے کہ عباسؓ نے کہا علی کو کہ مین پہچانتا ہون چہرے عبدالمطلب کے بیٹون کے وقت موت کے اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اُٹھین پیغمبر خدا اس درد سے چاہو طلب کر اُنسے یہ امر یعنی خلافت حضرت علی نے کہا آیا جانتا ہے تو کہ اگر طلب کرون مین اور نہ دیوین حضرت پھر بھی دینگے لوگ مجھکو یعنی ہرگز نہین دینگے مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہی واقع ہوا حضرت کے مرض مین کہ آنحضرت کے پاس ساٹھ دینار تھے پس خیرات کیے وہ تا کہ کچھ باقی نہ چھوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنے کی تھی غلام اور لونڈیون پر اور سیر کبیر حیات الحیوان مین واقدی سے لایا ہے کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکھا اسماء عمیس کی بیٹی نے ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون آنحضرت کے پھر کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلعم نے اور اُٹھائی گئی مہر نبوت آپکے مونڈھون مین سے اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکھا مین نے ہاتھ اپنا آنحضرت صلعم کے سینہ پر اُس روز کہ وفات پائی پس گذرے مجھ پر کئی جمعے کہ طعام کھاتی تھی مین اور ہاتھ دھوتی تھی اور نہین جاتی تھی میرے ہاتھ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہے کہ پوچھا لوگون نے حضرت علیؓ سے کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکی پلکون مین پس اُٹھا لیا مین نے اپنی زبان سے اُسکو اور پی گیا مین پس جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنے کی اُس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون سوتی مین کہ نہین تھا اُسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہے کہ عائشہؓ سے آئی ہے لیکن اختلاف کیا ہے بیچ تفسیر قول عائشہؓ کے کہ کہا نہ تھا اُسمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ تین کپڑے تھے سواے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئے اور کہا ہے علماء نے کہ صحیح یہ ہے کہ معنی اس عبارت کے یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کے کفن مین نہ تھا نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسی سبب سے کہتے ہین کہ زیادہ تین سے مکروہ ہین اور شافعی کے نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردون کے لیے اور عورتون کے لیے موکد تر ہے کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کے نزدیک کفن کے تین کپڑے ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت نہین کی کسی نے جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور جب آنحضرت کو دفن کرنے لگے تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تھا اُسنے چادر آپکے نیچے بچھادی تھی اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اُسکو اوڑھے لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علماء اتفاق رکھتے ہین کہ مکروہ ہے بچھانا چادر وغیرہ کا نیچے مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کے مُنھ پر نو اینٹین کچی کھڑی کی گئین یعنی مُنھ بند کرنے کے لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کے اور سنگریزے بچھائے گئے اُسپر اور چھڑکا گیا اُسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون امامون وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کے دن اور دفن کیے گئے بُدھ کی شب مین اور بعضون نے کہا منگل کے دن بعد ڈھلنے آفتاب کے اور اول صحیح ہے اور باقی احوال رسالہ ما ثبت بالسنۃ مین مین نے لکھا ہے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

بن عُمیر وابن اُمّ مکتوم فجعلا یقرأننا القرآن ثم جاء عمّار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم بہ حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سورٍ مثلہا من المفصل رواہ البخاری) روایت ہی براء بن عاذب سے کہ مشاہیر انصار سے ہین کہا اول اُن شخصون کے کہ آئے ہمپر یعنے انصار پر آن حضرت کے اصحاب مین سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے ف ح اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضی مصلحتون کے لیے اور تاکہ سکھاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بھیجا ت پس شروع کیا انھون نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصون کے آنحضرت کے صحابیون مین سے بعد ازان رونق افزا ہوئے آنحضرت صلعم یعنے ساتھ ابو بکر صدیق کے پس نہین دیکھا مین نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے یعنے دنیا مین مانند خوش ہونے اُنکے کے بسبب آنے آنحضرت کے مدینہ مین یہانتک کہ دیکھا مین نے لڑکیون اور لڑکون کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے ہین تحقیق آئے پس نہین آئے یہانتک کہ سیکھی مین نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت کے آنے سے پہلے سیکھ لی تھی مین نے بیچ جملہ اور سورتون کے یا ساتھ اور سورتون کے کہ مانند اُسکے ہین یعنی مقدار مین مفصل سے یعنی اوساط مفصل سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر یہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اتری ہی زکوۃ فطر مین اور واجب ہونا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ مین ہوا ہی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ مکی سوائے ان دونون آیتون کے کہ یہ مدنی ہون اور صحیح تر یہ ہی کہ ساری سورۃ مکی ہی پھر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلے سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس نہین ہی آیۃ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ مین بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اُسکو سنت نے بعد اسکے کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم (وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو یقول فدیناک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیہ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر ف یعنے مرض الموت مین جبیسکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تھا یہ پانچ رات پہلے وفات سے ت پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دی اُسکو ناز و نعمت دنیا سے مقدار اُس چیز کے کہ چاہے اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ اور درمیان اُس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہی یعنے ثواب آخرت پس اختیار کیا اُس بندہ نے اُس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہی یعنے ثواب آخرت اسلیئے کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہی پس روئے ابو بکر ف ع یعنے بسبب کمال فہم و ادراک کے پہچان لیا انھون نے مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کے یا اسلیے کہ اختیار کرنا اس چیز کا کہ اللہ کے پاس ہے اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کے مقدمات مراتب اولیا سے ہی اور وہ جانتے تھے کہ یہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین ہین مقام سید الانبیا کے پس انتقال کیا اُنکے ذہن نے طرف اُسکے کہ معنی اِسکے بطریق اشارہ کے اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہی ت کہا ابو بکر نے یعنی خطاب کرکر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تم پر سے ساتھ ماں باپ اپنے کے یعنے اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے ابی بکر کے ف ع کہ کیون قربانی کرتے ہین حالانکہ یہان کوئی باعث نہین ہی کہ مقتضی ہو اُسکو اور نہین تھا یہ مگر بسبب سمجھنے اُنکے کے اُس چیز کو کہ سمجھے ابو بکر ارشاد سے ت پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے کہ دیکھو طرف اس بوڑھے کے یعنی باوجود بڑھاپے کے کہ مقتضی ہی اُنکے وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتے ہین رسول خدا

صلعم حال ایک بندے غیر معین سکے ست کہ اختیار دیا اُسکو اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دیوے اُسکو تازگی نعمت دنیا سے اور درمیان اسکے کہ ہو نزدیک اُسکے اور وہ بوڑھا کہتا ہے کہ قربان ہون ہم تم پر سے ساتھ باپون اور ماؤن کے پس تھے آنحضرت وہی اختیار دیے گئے ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ آنحضرت ہی بندے اختیار دیے گئے تھے یعنی آنحضرت نے بندے سے اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی ترجمہ اور تھے ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجھ لیا اول ہی کہ بندے مخیر آنحضرت ہین (وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا نماز پڑھی سول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر شہیدون احد کے بعد آٹھ برس کے ف ع یعنے وقت دفن اُنکے سے پس کہا بعضون نے کہ پڑھی آنحضرت نے اُنپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہے یا اُن شہدا کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوۃ سے دعا ہے انتہی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے یون لکھا ہے کہ مراد صلوۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفیہ کے کہ وہ قائل ہین نماز پڑھنے کے شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین اُسکے مراد دعا ہے ترجمہ مانند رخصت کرنے والے کے واسطے زندون اور مردون کے ف ع کہا مظہر نے یعنے استغفار کی اُنکے لیے مانند رخصت کرنے کے واسطے زندون اور مردون کے ای پر رخصت کرنا زندون کے لیے بسبب رحلت کرنے آنحضرت کے تھا دنیا سے اور مردون کے لیے بسبب انقطاع دعا او استغفار آنحضرت کے اُنسے اور یہ آنحضرت کے آخر زمانہ حیات مین تھا ترجمہ پھر چڑھے آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگے تمہارے فرط ہون ف ح فرط ساتھ زبر ف اور رکے کہ وہ آگے جاتا ہے قافلہ مین سے منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنے ڈول اور رسی اور پاک کرنے کنوئین وغیرہ کے اور سامان طیار کرنے منزل کے کہ جسکو میر منزل کہتے ہین اور یہان مراد آگے جانا آنحضرت کا ہے دار آخرت مین واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنے اسباب تجارت اور شفاعت امت کے حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنے والا تمہارا ہون آگے تمہارے جا کر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تم پر شہید ہون یعنے مطلع ہونگا تمہارے احوال پر اسلیے کہ عرض کیے جاوینگے مجھپر اعمال تمہارے یا مین شاہد یعنے گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنے دعوت اسلام تمہاری کے اور تحقیق مکان وعدہ تمہارے کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہے تمسے محشر مین حوض کوثر ہے ف ع یعنے وہان جا کر تمیز ہو جائیگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کے لیئے ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون یعنے اب طرف حوض کے اس حال مین کہ مین اس جگہ اپنی مین ہون ف ع یعنی ممبر پر اور یہ ظاہر ہے معنی پر یہ ہے کہ گویا حضرت کے لیے پردہ اُٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اس حالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کھولے جاوینگے میری امت کے لیے خزانے زمین کے بہ سبب فتح ہونے شہرون مین کے اور ایمان لانے لوگون اُسکے کے اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تم پر یعنی تم سب پر شرک دکا فر ہونے تمہارے سے پیچھے میرے یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر دنیا سے کہ رغبت کروگے اُسمین ف ع مانند رغبت کرنے کے شی نفیس مین اور میل کروگے اُسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب نہین بلکہ رغبت کرنی خاص اموال باقیہ ہی مین چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنے والے یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویون نے مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کے لیئے پھر ہلاک ہو جاوگے جیسکہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ اسمین کئی معجزے ہین آنحضرت کے اسلیے کہ اسمین خبر دی حضرت نے یہ کہ امت اُنکی مالک ہوگی زمین کے خزانون کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگے سو بچا یا اُنکو اللہ تعالی نے اُس سے اور وہ رغبت کرینگے دنیا مین پس یہ بھی واقع ہوا (وعن عائشة قالت ان من نعم الله تعالى علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي وفي يومي

لہ لیکن رخصت کرنا واسطے زندون کا یہ معنی کہ مین اُنکے درمیان سے نکل جاؤنگا اور رخصت کرنا مردون کو ان معنون [illegible]

وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰہَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِہٖ عِنْدَ مَوْتِہٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَبِیَدِہٖ سِوَاکٌ وَاَنَا مُسْنِدَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَعَرَفْتُ اَنَّہٗ یُحِبُّ السِّوَاکَ فَقُلْتُ اٰخُذُہٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ قُلْتُ اُلَیِّنُہٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُہٗ فَاَمَرَّہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فِیْہَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْہِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِہِمَا وَجْہَہٗ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نعمتوں خدا کی سے مجھ پر کہ مخصوص کیا مجھکو ساتھ انکے یہ ہے کہ آنحضرت وفات کیے گئے میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میری کے ف ح ع یعنے باوجود اسکے کہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہؓ کے گھر میں تھے یہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہؓ کے پڑا یعنے آپ کی وفات آپ کی نوبت ہی کے دن میں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تھی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہؓ کے گھر میں پھر شدت سے ہوا اس حال میں کہ آپ میمونہؓ کے گھر میں تھے پھر اذن چاہا اپنی بیویوں سے کہ بیمار داری آپ کی عائشہؓ کے گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کے مرض کی بارہ دن تھی اور وفات پائی پیر کے دن وقت چاشت کے ربیع الاول کے مہینے میں بعضوں نے کہا دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارھویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے ف ع یعنے حضرت کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ تکیہ کئے ہوئے تھے اُنکے سینہ اور گردن سے اور یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی وذاقنتی یعنے تھا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹھوڑی میری کے اور نہیں معارض ہے اُسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہ کہ تھا سر مبارک آپ کا حضرت علیؓ کی گود میں اسلیے کہ تمام طرقِ دونوں روایتوں کی خالی ایک طرح کی خرابی سے نہیں ہیں اور برتقدیر صحت اُنکی کے تطبیق یوں دی جاوے کہ تھا سر مبارک آپ کا حضرت علی کی گود میں پہلے وفات کے ترجمہ اور تحقیق خداے تعالی کی نعمتوں سے مجھ پر یہ ہے کہ خداے تعالی نے جمع کیا درمیان تھوک میرے کے اور تھوک آنحضرت کے وقت وفات اُنکی کے ف ح یہ ہمیشہ نعمت ہے اور وقت موت کے بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا برکتوں کا ہے یا بیان واقع کرتی ہیں کہ یہ نعمت اُسوقت میسر ہوئی بعد ازاں بیان کرتی ہیں سبب پائے جانے اُس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بھائی اُنکے ہوتے اور اُنکے ہاتھ میں سواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تھی یعنی حضرت میرے سینہ سے لگے بیٹھے ہوئے تھے پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کے یا طرف سواک کے حال آنکہ میں جانتی تھی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکھتے ہیں سواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا میں نے کیا لوں میں سواک آپکے لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے سر مبارک سے کہ ہاں لے پس لی میں نے سواک عبدالرحمن سے اور دی آنحضرت کو اور کی آپ نے سواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تھی اور کہا میں نے کہ نرم کردوں میں سواک کو آپکے لیے پس اشارہ کیا آپنے سر سے کہ ہاں پس نرم کردی میں نے سواک پس پھیری حضرت نے سواک دانتوں پر ف ع یعنی پس جمع ہوئے دونوں تھوک میرے حلق میں اور اسی طرح آنحضرت کے حلق میں وقت وفات اُنکی کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف راضی ہونے آنحضرت کے عائشہؓ سے دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کے روبرو ایک باسن تھا کہ اسمیں پانی تھا پس شروع کیا حضرت نے کہ داخل کرتے تھے دونوں ہاتھ اپنے پانی میں اور پھیرتے اُنکو اپنے چہرہ مبارک پر ف ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تھی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہوجاتی تھی اور اسمیں اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کے بھی تھا اور یہ بھی اس سے نکلا کہ کرے یہ فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کرسکے تو کوئی اور کرے اسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب میں مانند پانی وغیرہ ٹپکانے کے حلق میں بلکہ واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ سخت حاجت ہو اُسکی ترجمہ اور کہتے تھے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں ف ع سکرات ساتھ زبروں کے جمع سکرۃ کی ہے یعنی سختیاں اور بڑی بڑی مشقتیں قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعتوں کی سے کہ انبیا اور ارباب کمالات کے لیے بھی ہوتی ہیں پس پناہ مانگو واسطے ان حالتوں کے اور طلب کرو اللہ تعالی سے آسانی اسکے واسطے اموات کی اور شمائل ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو وقت نزع کے اسحال میں کہ انکے پاس پیالہ پانی کا تھا اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے تھے اور پھر پھیرتے تھے منھ پر پھر کہتے تھے اللھم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت ترجمہ پھر اٹھایا آنحضرت نے دست مبارک یعنی بطریق دعا کے یا بطور اشارہ کرنے کے طرف آسمان کے پس شروع کیا کہتے تھے یعنی مکرر شامل کر مجھکو رفیق اعلی

یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جھک گئے اور نیچے گر پڑے دست مبارک حضرت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع م یعنی داہنی طرف یا بائین طرف یا دونون طرف اور مراد رفیق اعلی سے انبیا ہین کہ ساکن ہین اعلی علیین مین جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملا اعلے اور عالم ملکوت یعنے فرشتہ وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالے مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کے دنیا مین اور آنے کے یہان فرمایا آنحضرت نے اخترت الرفیق الاعلی واللہ اعلم (وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے نہین کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنے ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے **ف** ع یعنے اسکو اختیار دیتے ہین کہ چاہے دنیا مین رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبے کی طرف اور اسمین شک نہین ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا رہا ہے اس چیز کو کہ اللہ کے پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پاینده تر ہے ترجمہ اور تھے آن حضرت بیچ اس بیماری اپنی کے کہ وفات کیے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنے مرتے وقت جو بلغم یا سانس آنکر حلق مین اٹک جاتا ہے اور اس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مین نے آن حضرت کو کہ فرماتے ہین شامل کر مجھکو ساتھ ان لوگون کے کہ انعام کیا تو نے انپر کہ وہ پیغمبر ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین **ف** ع اور بعد اسکے یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہین وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کے ساتھ مجھکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت مین اور پہلی روایت مین ترجمہ پس سمجھی مین اس عبارت سے کہ آن حضرت اختیار دیے گئے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنے درمیان باقی رہنے کے دنیا مین اور متوجہ ہونے کے طرف عالم عقبے کے اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کے کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی شق کو (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت سے بیماری ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہوش کرتی تھی آنکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہؓ نے وائے ہے کرب باپ میرے کو یعنے کیا شدت مرض ہے آپ کو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہین ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کے **ف** ع یعنی یہ کرب بسبب شدت دکھ بیماری کے ہے اور بعد آج کے دن کے نہین ہونے کا یہ اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آج کے دن کے منقطع ہو جاینگے یہ علائق صوریا اور تعلقات روحانیہ معنویہ مین تو کرب نہین ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہؓ نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اسکو اپنے حضور مین اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہونچاتے ہین ہم خبر موت کی اسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہؓ نے اے انس آیا گوارا ہوا تمھارے نفسون پر اے صحابہ یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یہ اشعار بھی نسبت کیے جاتے ہین طرف فاطمہؓ کے کہ حضرت کے ماتم مین کہے ہین اشعار مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا ✤ اَنْ لَا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا ✤ صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ✤ صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا

عَلَيْنَا فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتّٰى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا) اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتے کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنے کے یعنے بحسب عادت اپنی کے جیسے یہان پٹے بازی کرتے ہین ازراہ خوش ہونے کے بسبب تشریف لانے آنحضرت کے نقل کی یہ ابوداود نے اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہین دیکھا مین نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر مین اور نہ روشن تر یعنی ظاہر مین اُس دن سے کہ آئے ہم پر اُس دن مین یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنے بڑی ہی خوشی کا دن تھا وہ اسلیے کہ وہ تھا دن وصل کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہین دیکھا مین نے کوئی کہ نہایت بُرا اور غمگین کرنے والا ہو یعنے دل مین اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ مین اُس دن سے کہ وفات پائی اسمین رسول خدا صلعم نے یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اسمین آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ مین سے ہر چیز اور نہین جھاڑے تھے ہمنے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال مین کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے مین مشغول تھے یہان تک کہ ناآشنا جانا ہمنے اپنے دلون کو یعنے متغیر ہو گئے حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہمنے نہین پایا ہمنے دل اپنے اُس حالت پر کہ تھے یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور نور آنحضرت کے سے اور اُٹھ جانے وحی کے سے اسمین بڑا ہی فرق پڑ گیا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کے یعنی دفن کی جگہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہیے پس بعضون نے کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور بعضون نے کہا کہ حضرت کی مسجد مین اور بعضون نے کہا مکہ مین اور بعضون نے کہا کہ قدس مین کہ وہان قبور انبیا کے ہین یا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسا کہ شمائل ترمذی مین ہے کہ کہا اصحاب نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا انھون نے کہ ہان کہا اصحاب نے کہان کہا ابوبکرؓ نے اُس مکان مین کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اُنکی اسلیے کہ نہین قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اُنکی مگر مکان طیب مین پس جانا اصحاب نے کہ سچ کہا ابوبکر نے انتہی اور یہ منافی نہین ہے اسلیے کہ روایت کیا اُنسے اُس حدیث مین ترجمہ پس کہا ابوبکر نے کہ سنا مین نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہین قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اُس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اُسمین دفن کرو اُنکو بیچ جگہ بچھونے اُنکے کے یعنے جہان وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت مین کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اُس پیغمبر کو جگہ اُسکی یعنے جو جگہ خاص ہے اُسکے لیے بہشت سے یعنے منازل عالیہ اُسکے سے پھر اختیار دیا جاتا ہے اُسکو یعنے کہ اگر چاہ ہماری درگاہ مین آ اور چاہ دنیا مین رہ اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف اور عزت انبیا کی ہے درگاہ صمدیت مین والا جو کچھ کہ حکم

ہوتا وہی ہے اور وہ بھی وہی اختیار کرتے ہین کہ جو اصل حکم ہے ترجمہ کہا عائشہؓ نے پس جبکہ نازل کی گئی حضرت پر موت یعنے علامتین اُسکی اس حال مین کہ سر
مبارک آنحضرت کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی اُنپر یعنے بیہوش ہوئے پھر ہوش مین آئے پھر اُٹھائی نگاہ اپنی طرف چھت کے یعنے اسلیے کہ وہ
جہت ہے آسمانون کی پھر کہا یا آلہی اختیار کیا مین نے یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مین نے اب کہ اختیار کرتے ہین حضرت اُس عالم کو اختیار
نہین کرینگے ہمکو کہا عائشہؓ نے اور پہچانا مین نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اُس حدیث کے کہ کہی تھی حالت صحت اپنی مین بیچ کہنے اپنے کے کہ قبض روح
نہین کیجاتی ہے کسی پیغمبر کی کبھی یہان تک کہ دکھائی جاتی ہے جگہ اُسکی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے ف ح پس یہ دیکھنا بہشت کی طرف تھا اور کہنا اس
کلام کا اللہم الرفیق الاعلی جواب اُس تخییر کا تھا ترجمہ کہا عائشہؓ نے پس تھا آخری کلمہ کہ بولے اُسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا آلہی اختیار کرتا ہون مین
رفیق اعلی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا سہیلے نے اول کلمہ کو کہ بولے ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہے اور روایت
کیا گیا ہے کہ جب روز الست بربکم کہا گیا تو اول حضرت ہی نے بلے فرمایا (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ
مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور یہ بھی روایت ہے
عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اُس بیماری مین کہ فوت ہوئے اُسمین اے عائشہؓ ہمیشہ تھا مین کہ پاتا تھا مین درد اُس طعام کا
کہ کھایا تھا مین نے خیبر مین ف ح یعنے وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تھا آپ کو کہ بیان اُسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہین ہوئی اُسکی ہلاک ہونے مین واسطے
ظہور معجزے کے ولیکن ایک طرح کا دکھ اُس سے باقی تھا اور کبھی کبھی ظہور کرتا تھا ترجمہ اور یہ وقت پانے میرے کا ہے اپنی رگ جان کے کاٹے جانے
کو اُس زہر کے اثر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ظاہرا حکمت الہی مقتضی اسکے ہوئی کہ اثر اُس زہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے
مرتبہ شہادت کے جیسکہ کہتے ہین کہ ابوبکر صدیقؓ سانپ کے زہر کے اثر سے مرے کہ غار مین وقت ہجرت کے کاٹا تھا (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ
قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ
كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا
يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ف ح یعنے حاضر ہوئی اُنکو موت مراد ایام مرض کے
ہین کہ اُنمین حضور موت کا تھا اور وہ روز پنجشنبہ کا تھا اور وفات روز دوشنبہ کے ہوئی ترجمہ اور گھر مین تھے بہت شخص کہ اُن مین عمرؓ
بھی تھے فرمایا آنحضرت نے آؤ لکھدین تمھارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اُسکے ف ع کہا نووی نے شرح مسلم مین جاننا
چاہیے کہ آن حضرت معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے احکام شرعیہ مین سے حالت صحت و مرض مین اور معصوم
تھے ترک کرنے بیان اُس چیز کے سے کہ حکم کیے گئے ساتھ بیان کرنے اُسکے کے اور معصوم تھے ترک کرنے تبلیغ اُس چیز کے سے کہ واجب کی تھی اللہ نے

اُنپر تبلیغ اُسکی اور نہین تھے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ جس سے نقصان اُنکے مرتبہ مین نہین آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا اُنکی شریعت مین اور سحر کیا گیا حضرت
پر حتی کہ ہوگئے تھے ایسے کہ اُنکے خیال مین آتا تھا کہ وہ کر چکے ہین ایک کام اور حال اُنکہ نہین کیا ہوتا تھا اُسکو اور نہین صادر ہوتا تھا اُنسے اس حال مین کوئی کلام احکام مین مخالف
اُسکے کہ پہلے کہہ چکے تھے پس جب جانا تو نے یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنے تو اب یہ سن کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ اُس نوشتہ کے کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اُسکے لکھنے کا پس کہا بعضون
نے کہ آنحضرت نے چاہا تھا کہ معین کردین ایک کو اصحاب مین سے واسطے خلافت کے تا واقع نہو نزاع اُنمین کہتا ہون مین کہ یہ بہت بعید ہی اسواسطے کہ تعین و تصریح کرنی اوپر خلافت
ابی بکر یا عمر یا عباس یا علی کے نہین محتاج تھی طرف کتابت کے بلکہ زبان کہدینا کافی تھا اور معہذا حضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کے ساتھ نیابت امامت کے مع تصریح
کرنے کے ساتھ قول اپنے کے یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین خلافت مستمرہ اپنی وفات
کے بعد کی کہ جو مستحق ہونگے ایک بعد دوسرے کے امام مہدی کے نکلنے تک اور ظہور عیسیٰ تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہی ولیکن چاہا اللہ تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس
نہ لکھہ سکے آنحضرت اور بعضون نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو اُسمین احکام مہمہ کا بہ تفصیل و تلخیص تا کہ اُٹھہ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص
علیہ پر کہتا ہون مین کہ نہین تھا حضرت کے زمانہ مین نزاع تا اُٹھہ جاتا اور نہین تھا خلاف تا مندفع ہو جاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کے کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان مین
اُسکے واقع ہونے کی خود حضرت نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنے کے اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنے کے صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنے کے
علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھ قول اپنے کے استفت قلبک وان افتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ
علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ بیس برس کے کیونکر ہون ملخص و منصوص ایک ساعت مین ایسی طرح کہ نہ متصور ہو اُنمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے
یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھین ایک نوشتہ کہ اُسمین بیان کرین بعضے ایسے احکام کہ اگلے زمانون مین پائے گئے ہین اور کتاب و سنت مین نہین ملکور ہین تو بعید نہین ہی اور آفت
و رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین نوشتہ کہ بیان ہو اُسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اُسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور
روافض اور تمام مبتدعہ سے ترجمہ پس کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی تمکو کتاب اللہ ف ع ح یعنی امر دین
مین بموجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا اور سنت بھی تابع اور مفسر اور مبین اُسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے اُنکو کہ جو جھگڑے تھے اُنسے اس
باب مین پس یہ رو ہی اُنپر نہ نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف و آسایش دینی آنحضرت کی تھی وقت سختی و درد و بیماری کے اور جان لیا تھا
اُنھون نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کے نہین ہی بلکہ اُنکی مصلحت کے لیے ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم
کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کے نہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اُسمین پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت اُنکو اُنکی راے اور صوابدید پر اور
اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتے اُنکی راے پر اور عمر یہ بھی سمجھے تھے کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا
کہ ترک اُسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور یہ مثل اُسکے ہی کہ گذرا اول کتاب مین بھیجا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دین لوگون کو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت
مین داخل ہوگا پس منع کیا اُنکو عمر نے تا کہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھین اُسپر اور عمل مین سست ہون اور معہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے موافقات ہین کہ موافق ہوئے ہین کتنی
جگھون مین مخالفات سے پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اُٹھ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اُسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت
کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا نہ تھا بلکہ پہلے بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھین پس قبول کیا اُنکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ
بعضے راغب نہین ہین جیسے کہ عمر اور جو کہ موافق اُنکے تھے ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہی کہ آنحضرت
چاہتے تھے خلافت ابو بکر صدیق کے لیے لکھین بعد از ان ترک کیا بسبب اعتماد کرنے کے تقدیر الٰہی پر اور اُس اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگے اُس سے مومن جیسے کہ
فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل مین آتا ہی بیان اُسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت کرنے واسطے علی مرتضی اور خلیفہ کرنا

انکا تھا یہ خالی تناقض سے نہین ہو اسلیے کہ یہ خوف کہتے ہین کہ غدیر خم مین خلیفہ کرنا انکا نص قطعی سے ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تھا تو کیا احتیاج لکھنے کی رہی اور
تمام یہ تصحیح باب مناقب علی کے آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا انھون نے کہ گھر مین تھے یعنی صحابہ اور اقارب اور جھگڑنے لگے پس بعضے انمین سے کہتے تھے نزدیک کرو حضرت کے یعنی اسباب
لکھنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکھین تمھارے لیے آنحضرت اور بعضے انمین سے کہتے وہی بات کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت
کیا لوگون نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے ف یعنی پس چھوڑا مین نے قصد لکھنے کا یہ اعتماد اس چیز کے کہ ثابت ہوئی تمھارے نزدیک
کتاب وسنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تھا لکھنے کا اسوقت کہ آنکی راے مین آیا تھا کہ یہ مصلحت ہے یا وحی آئی گئی تھی طرف انکے انکی پھر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے
یا وحی کی گئی ہو طرف انکے اسکی اور نسخ کیا گیا ہو اور عمر نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہے علما کا اسپر کہ یہ انکے دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا
لکھین آنحضرت ایسے امور کہ عاجز ہین لوگ انکے کرنے سے اور مستحق ہون عذاب کے بسبب چھوڑنے انکے کے ثابت نص سے کہ نہین گنجایش ہے اسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس
قول اپنے کے حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کے ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ کہا
عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کے اور درمیان
اسکے کہ لکھین انکے لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور و شغب انکے کے ف کاش کے وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تا حضرت کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تھے
ابن عباس مائل طرف خلاف اس چیز کے کہ کہی عمر نے اور انھون نے کہ تابع تھے انکے صحابہ مین سے فقد بر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کو مقصود تھا کہ
حضرت کو تکلیف نہ ہو لکھنے مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروریہ کا تو نہ چھوڑتے اسکو انکے اختلاف کرنے سے بسبب قول اللہ تعالی کے
بلغ ما انزل الیک من ربک جیسے کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کے اور جیسے کہ حکم کیا یہود کے نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک
چیزین کہ آتا ہے بیان انکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمر سمجھے کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب وسنت مین بیان اسکا ہے صراحتا یا دلالۃ اور یہ بھی سمجھے کہ باب
اجتہاد کا بند نہ ہو جاے اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر نے صواب ترک کرنا کتابت کا واسطے تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کے اور حضرت نے جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نہ کیا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے انکی راے کو پسند کیا اور تھے عمر بڑے فقیہ بہ نسبت ابن عباس اور موافقین انکے کے ترجمہ اور یہ روایت سلیمان ابن
ابی مسلم احوال سے کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ دین مین سے ہین یون آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب دن پنجشنبہ کا ف اور جو کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت
عجیب اسمین اشارہ کرتے ہین اس پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اسمین واقع ہوا ترجمہ پھر روئے ابن عباس اتنا روتے کہ تر کر دیا انکے آنسوؤن نے سنگریزون کو کہ
کہ وہان پڑے تھے ف احتمال ہے کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کے یا بسبب اسکے کہ گمان مین انکے فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب
لکھنے نوشتہ مذکور کے اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام مین ترجمہ کہا مین نے اے ابن عباس اور کیا ہے روز پنجشنبہ ف یعنی کیا حال رکھتا ہے کیا واقع ہوا اسمین ظاہر عبارت
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول سلیمان احوال کا ہوا اور یون نہین ہے بلکہ کہنے والے اسکے سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت انسے کرتے ہین اور وہ روایت
کرتے ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھدون مین تمھارے
لیے ایک نوشتہ نہ ہوؤگے تم گمراہ بعد اسکے کبھی ف کہا ہے علما نے کہ یہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سے واللہ اعلم ترجمہ پس
تنازع و اختلاف کیا لوگون نے اور نہین لائق نبی کے پاس تنازع اور اختلاف ف ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے کہ درمیان مین
حدیث کے داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے فافہم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا کیا ترک کرتے ہین یعنی دنیا کو
ف ہجر سعنی ہجر کے فتح الباری مین قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہین از انجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے ہجر سے کہ

ساتھ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کے ہو اور مفعول محذوف ہو یعنے الحیوۃ لنتھے پس صاحب ترجمہ رہ نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہو اور ملا علیؒ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہو اور شیخ عبدالحق نے یون لکھا ہو کہ کیا ہو حال انکا اور کیا ہوا ہو انکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہو کلام انکا بسبب مرض کے اور یہ انکار ہو ان لوگون پر کہ کہتے تھے کہ نہ لکھیں یعنے کیون منع کرتے ہو لکھنے سے خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہو کلام انکا یہ اعتقاد اس جناب کے نسبت نہ رکھنا چاہیے اور ہجر بمعنے فحش اور ہذیان کے بھی آیا ہو اور یہ بھی ممتنع ہو آنحضرت سے پس چھوڑ دو کہ لکھیں اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہو انتھے ترجمہ پوچھو حضرت سے کہ کیا فرماتے ہین اور کیا غرض رکھتے ہین پس شروع کیا بعضے صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑو مجھکو چھوڑو مجھکو یعنے اس شور و غوغا کرنے سے پس وہ حالت کہ مین اسمین ہون یعنے توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اسمین وغیر ذلک بہتر ہو اس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اسکے ف ع یعنی افضل ہو اس حالت سے کہ تم اسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہو کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہو آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف دین مین تین قسم پر ہو کہ ایک تو اثبات صانع مین ہو اور اسکی وحدانیت مین اور انکار اسکا کفر ہو اور دوسرا اختلاف اسکی صفات اور مشیت مین ہو اور انکار اسکا بدعت ہو اور تیسرا احکام فروع مین ہو کہ جو محتمل ہوتے ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہو اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطے علما کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا اصحاب کے لیے اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی الکتب پس جواب اسکا یہ ہو کہ اوامر کے متعلق ہوتے ہین قرائن کہ نقل کرتے ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اس شخص کے کہ کہتا ہو کہ اصل امر کی وجوب ہو پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہون آنحضرت سے ایسے قرائن کہ دلالت کرتے ہون اسپر کہ نہین واجب یہ بلکہ سپرد کیا اسکو انکے اختیار کی طرف اور یہ دلیل ہو اوپر رجوع کرنے انکے کے طرف اجتہاد کے شرعیات مین اور پہونچا اجتہاد عمر کا طرف منع کرنے کے پس شاید کہ انھون نے اعتقاد کیا یہ کہ صادر ہوا ہو یہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تھا یہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب درگذرے صحابہ اس گفتگو سے حکم کیا آنحضرت نے انکو تین باتون کا پس فرمایا نکالدو مشرکون کو جزیرہ عرب سے ف ع گذر چکا ہو بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کا ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا کہ امرا اور حاکمون کے پاس سے آوین اور احسان و سلوک کیا کرو انسے مانند اس چیز کے کہ مین احسان کرتا ہون انپر ف ع یعنے از روے کمیت اور کیفیت کے بوجہ تمیز کے درمیان انکے بسبب لیاقت انکی کے اور یہ حکم فرمایا حضرت نے اسلیے کہ تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر انکے مؤلفۃ القلوب مین سے اور کہا علما نے برابر ہو کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر سب کے لیے یہی حکم ہو ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنے بسبب نسیان کے اس سے یا واسطے اقتصار کے یا ذکر کیا اسکو ابن عباس نے پس بھول گیا مین اسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور مین بھول گیا قول سلیمان احول کا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہین اور بھول جانے والے سعید بن جبیر ہین تو بموجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکھا ہو یعنے سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بھول گیا مین اور کہا آور علما نے کہ تیسری بات یہ تھی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اسکے اسباب کی درستی کر رہے تھے کہ اسی اثنا مین بیمار ہوئے یا تیسری بات یہ تھی منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لاتتخذوا قبری وثنا یعبد (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا انْتَھَیْنَا اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَآءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا کہا ابوبکرؓ نے واسطے عمرؓ کے بعد وفات

آنحضرت کے کہ لیچلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم انسے جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تھے اُنسے **ف ع** ام ایمن یہ مان ہین اسامہ بن زید
بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھین آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرت کے بسبب میراث کے ہاتھ لگین تھی پھر اُنکو آزاد کر دیا تھا اور نام اُنکا برکہ تھا
اور نکاح کر دیا تھا اُنکا زید سے اور وہ پانی پلاتی تھین اور دوا دارو کرتی تھین زخمیون کی اور تھین وہ حبش کی اور وفات ہوئی اُنکی حضرت عمر کی وفات سے
بیس روز بعد اور زید کی مالک تھین خدیجہ کبری پھر حضرت نے اُنکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا اُنھون نے اُنکو آنحضرت کے تئین پھر آزاد کر دیا اُنکو آنحضرت نے
کذا ذکرہ بعض المحققین **ترجمہ** پس جبکہ پہونچے ہم یعنے مین اور شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رولایا تجکو
یعنے کیون روئی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدائے تعالی کے پاس ہے یعنے درجات و ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے
کہ نہین روتی ہون مین اسواسطے کہ مین نہین جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یعنے اسلیے کہ یہ امر ظاہر و باہر ہے ولیکن روتی ہون
مین اسواسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئین ام ایمن یعنے اُنکا یہ کہنا ابوبکر اور عمر کو رونے پر پس شروع کیا رونا ان دونون صاحبون نے
اُنکے ساتھ نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** اور یہ رونا نہین منقطع ہونیکا آخر دنیا تک (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ
مَاتَ فِیْہِ وَنَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَاْسَہٗ بِخِرْقَۃٍ حَتّٰی اَھْوٰی نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰی عَلَیْہِ وَاتَّبَعْنَاہُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ
اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَیْہِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُھَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ قَالَ فَلَمْ یَفْطَنْ لَھَا اَحَدٌ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِیْکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ ھَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَیْہِ حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُس
بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی اسحالمین کہ ہم مسجد مین تھے باندھے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے پس چڑھے اُسپر اور
ساتھ ساتھ گئے ہم حضرت کے یعنی اور بیٹھے ہم نیچے منبر کے متوجہ ہو کر حضرت کی طرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ
مین ہے تحقیق مین دیکھتا ہون طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہان کھڑا ہون پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اور دکھائی گئی اُسپر دنیا اور آرایش اُسکی
یعنے فانی پس اختیار کی آخرت یعنے اور نعمت باقی اُسکی دنیا پر **ف ع** اور روایتون مین آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو دنیا مین رہنا تو خزانے
دنیا کے تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیرے لیے سونے چاندی کے بنا دین اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے پاس تیرے لیے ہے اُسمین سے کم نہ کرینگے ہم اور اگر چاہے
تو ہمارے پاس آ آنحضرت نے سر جھکایا یعنے بطور متفکرون کے اور کہتے ہین کہ آنحضرت کے غلامون مین سے ایک غلام حاضر تھا اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز اور رہیئے تا
کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نے جبرئیل کی طرف نگاہ کی اور سمجھے کہ مقصود کیا ہے یعنے مقصود ملنا ہی ہے اور کہا کہ یہی چاہتا ہون
کہ وہان آؤن غرض کہ حضرت نے آخرت ہی کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کی طرف توجہ نہ کی کہا بعضے عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان
دو پیالون کے کہ ایک اُنمین ہو مٹی پایدار کا اور دوسرا سونے فانی کا تو اختیار کرے پایدار مٹی کے کو اوپر فانی سونے کے پس کیا حال اس صورت مین کہ امر
بالعکس ہو یعنے ایک پیالہ پایدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنے اس صورت مین بطریق اولی پایدار سونے کے کو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا
باقی ہے اور دنیا فانی مٹی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے اللہ سبحانہ نے ساتھ قول اپنے کے والاخرۃ خیر و ابقی **ف ع** پس نہ سمجھا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکر کے
پس جاری ہوئے آنسو ابوبکر کی آنکھون سے پس روئے پھر کہا ابوبکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی سب سے تھے بلکہ قربان کرتے ہین ہم تمپر سے باپ اور مائین
اور جانین اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نے پھر اُترے حضرت منبر سے پس نہ کھڑے ہوئے اُسپر اُسوقت تک یعنی وہ آخری کھڑا ہونا تھا منبر پر نقل
کی یہ دارمی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ قَالَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ فَبَکَتْ قَالَ
لَا تَبْکِیْ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکَتْ فَرَاٰھَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ یَا فَاطِمَۃُ رَاَیْنَاکِ بَکَیْتِ ثُمَّ ضَحِکْتِ قَالَتْ اِنَّہٗ اَخْبَرَنِیْ

أنه قد نعيت إليه نفسه فبكيت ثم قال لي لا تبكي فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جاء نصر الله والفتح وجاء أهل اليمن هم أرق أفئدة والإيمان يمان والحكمة يمانية رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جبکہ اتری سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہونچائی گئی ہی طرف میرے خبر میری موت کی ف ح یعنے اس سورۃ مین کہ خبر دی ہی نصرت و فتح آلہی کی اور لوگون کے داخل ہونے کی دین اسلام مین اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہی متوجہ اور مستعد ہونے سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت مین ترجمہ پس روئین فاطمہ زہرا یعنے اس بات کے سننے سے آنحضرت کے فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو نہ رو اسلیے کہ تم اہل بیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسے ف خ یعنے بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور میرے پاس پہونچے گی اور الم فراق بہت نہین دیکھنے کی سو ہی ہوا فاطمہ نے حضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہی اور بموجب ایک قول کے آٹھ مہینے اور بعضون نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہین اور بعضون نے ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہونچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین بسبب خوشی کے پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انھون نے اے فاطمہ دیکھا ہمنے تجھکو کہ روئی تو پھر ہنسی ف ع مراد بعض ازواج سے عائشہ ہین اور جمع جو بولے انکو بیچ قول فقلن کے تو واسطے تعظیم شان انکی کے ذکرہ الطیبی اور بعید نہین ہی کہ اور بھی کوئی انکے ساتھ شریک ہوئی ہون دیکھنے مین اور یہی ظاہر ہوتا ہی جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے یہ کلام کہا تھا اسلیے اورون نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھکو کہ پہونچائی گئی ہی انکو خبر موت انکے کی پس روئی مین پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو اسلیے کہ میرے اہلبیت مین سے اول تو ہی ملیگی مجھسے پس ہنسی مین ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید ہی درمیان میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نہین خبر دیتی کسی کو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہونچ چکی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن ف ع کہ ابو موسی اشعری اور گروہ انکے ہین وجاء اہل الیمن کا عطف ہی اوپر جاء نصر اللہ کے اور تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی (ورأيت الناس يدخلون في دين الله أفواجا) اور اعلام ہی اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہین بعد ازان مدح اہل یمن کی کی فرمایا ترجمہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہین از روے دلون کے ف ح یہ کنایت ہی اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہین احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہی انکے دلون مین وعظ و نصیحت کی اور سالم ہین قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہی ف ح کہ یمن سے آیا ہی اشارہ ہی طرف اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت اور انقیاد کے پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کے بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال انکے سے ہی یمنی ہی نقل کی دارمی نے ف ح ع اور نہایت نسبت یمن سے رکھتی ہی اسلیے اشارہ ہی طرف سوال کیا ابو موسی نے احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتدا پیدایش کے سے جیسے کہ بیچ کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضون نے کہا کہ نسبت کی ایمان و حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہی کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہی اور مکہ تہامہ سے ہی اور تہامہ یمن سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت نے تبوک مین کہا کہ جانب شام کے ہی اور مکہ اور مدینہ وہان سے جانب یمن کے ہی پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مدح مکہ اور مدینہ کی ہی پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام حضرت نے اپنے مرض مین فرمایا مگر یہ کہہین راوی نے اس کلام حق کو بتقریب ذکر اہل یمن کے اس حدیث مین اور حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد اس سے انصار ہین کہ اصل مین یمن سے ہین پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت انکی طرف بسبب مبالغہ کے مدح مین اور غرض ہی کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہین پس اسمین نفی اورون کے ایمان کی نہین ہی پس کچھ منافات نہین ہی درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موجود ہین اس زمانہ کے نہ تمام اہل یمن سب وقتون کے اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہین ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکھے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہون سے اور بعضون نے کہا حکمت عبارت ہی خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالی نے (ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا) کہا انس نے (الحكمة تزيد الشريف شرفا وترفع العبد المملوك حتى تجلسه مجالس الملوك) اور ابو ہریرہ سے ہی کہ حکمت کے دس جز ہین تو انمین سے عزلت یعنی گوشہ نشینی مین ہین اور ایک چپ رہنے مین

(وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَارَاسَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِ لَوْکَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرَ لَکِ وَاَدْعُوَلَکِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ وَاثُکْلِیَاہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ تُحِبُّ مَوْتِیْ فَلَوْکَانَ ذٰلِکَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ یَوْمِکَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاسَاہُ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَوْاَرَدْتُّ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَابْنِہٖ وَاَعْھَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْیَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰہُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْیَدْفَعُ اللّٰہُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)
اور روایت ہو عائشہ سے کہ اُنھون نے کہا یعنے آنحضرت کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہاے میرا سر دکھتا ہو ف ظاہر احضرت عائشہ کا سر دکھتا تھا
پس افسوس کیا اُسپر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد سر سے ذات ہو اور اشارہ کیا ساتھ اسکے اپنی موت کی طرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنے موت تیری
ہو عائشہ اگر واقع ہو اس حال مین کہ مین زندہ ہون بخشش مانگون تیرے لیے یعنے تیرے سیات کے مٹنے کے لیے اور دعا کرون واسطے تیرے یعنے
تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے سخت ہو مصیبت مجھے ف ح لفظ ثکل ساتھ زبر ث مثلثہ اور پیش اُسکے کے اصل مین بمعنے مرنے
فرزند یا دوست کے ہو اور مراد یہان موت ہو اور ذکر مرض بھی موت یاد دلاتا ہو اور یہ کلام یون ہی عرب کی زبان پر وقت محنت و مصیبت کے جاری
ہوتا ہو بے اسکے کہ معنے حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہو خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنے حضرت عائشہ نے یہ خطاب کیا حضرت کو
از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان انکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگے تم آخر اسی دن مین صحبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویون سے ف ح
مقصود یہ ہو کہ اگر مین مرجاؤنگی اور تم زندہ رہوگے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤگے اور اور بیویون کے ساتھ مشغول ہوجاؤگے بیت ز مردنم این نالہ
ہوا ز رفتن جانست ز از یار جدا میشوم این نالہ ازانست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنی موت کے
یاد کرنے کا اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میری مین ف ع کہ مین اس عالم سے جاتا ہون اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے
وحی سے معلوم کیا اور دونون صاحبون کے اکٹھے بیمار ہونے مین اشارہ ہو طرف کمال محبت دونون صاحبون کے جیسے کہ خون نکلا مجنون کے ہاتھ سے وقت فصد یعنے
لیلی کے بعد اسکے آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کے خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہو اور اسمین خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی انکو اس
دولت و نعمت کی بھی ہو فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ بھیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کے اور بیٹے اُسکے کے یعنی عبدالرحمن کے
کہ فرزند رشید ابوبکر کے تھے اور شفیق عائشہ کے اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اُسکو تاکہ کہین یا واسطے خوف اسکے کہ کہین کہنے والے ف ع
کہ نہ وصیت کی آنحضرت نے ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہو باوجود اسکے کہ اسمین بھی اشارہ تھا اس خلافت کبری کا ترجمہ
یا آرزو کرین آرزو کرنیوالے یعنی خلافت کی غیر ابی بکر کے لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا مین نے یعنے اپنے دلمین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر
ابی بکر کی خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن بھی نقل کی یہ بخاری نے
ف ع ح یعنے بسبب خلیفہ کرنے میرے کے انکو امامت صغری مین اسلیے کہ امامت صغری علامت ہو کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعہ کے
کہ جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم انکو امور دنیا اپنی کے لیے پس یہ بڑی دلیل ہو انکی خلافت کی
حقیت کی پھر حضرت کے قول ویابی المومنون مین اشارہ ہو طرف تکفیر اُن لوگون کے کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کے حقیت کے اور حاصل حضرت
کے فرمانے کا یہ کہ پس اس سبب سے نہ بلایا مین نے ابوبکر وغیرہ کو اور نہ وصیت کی مین نے اور جانا مین نے کہ خلافت انکی ہونیوالی ہو اور واقع مین ایسا ہی
ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تھی اور یہ حدیث اول دلیل ہو اوپر خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت کے (وَعَنْھَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنْ جَنَازَۃٍ مِّنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَاسَاہُ قَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَارَاسَاہُ قَالَ وَمَا ضَرَّکِ لَوْ مُتِّ
قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُکِ وَکَفَّنْتُکِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ قُلْتُ لَکَاَنِّیْ بِکَ وَاللّٰہِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَرَجَعْتَ اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْہِ

بَعْضِ نِسَائِكَ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے عائشہ سے کہا پھرے طرف
میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کرکر بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پس پایا مجھکو آنحضرت نے اس حالت میں کہ پاتی تھی درد سر اور میں کہتی
ہاے میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ میں کہتا ہوں اے عائشہ کہ میرا سر دکھتا ہے فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہے تجھکو اے عائشہ اگر مرے تو
پہلے میرے پس غسل دون میں تجھکو اور کفن دون میں تجھکو اور نماز پڑھوں میں تجھپر اور دفن کرون میں تجھکو ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ مرنا آنکا
حضرت کی حیات میں بہتر ہے زندہ رہنے انکے سے بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا میں نے البتہ گویا دیکھتی ہوں میں تجھکو قسم ہے اللہ کی اگر کروگے تم یہ
یعنے جو کچھ کہ ذکر ہوا قسم غسل وغیرہ سے البتہ پھروگے تم طرف گھر میرے کے پس صحبت کروگے اسمین ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے پس مسکرائے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے یہ کہنا انکا اوپر کمال غیرت انکی کے بعد مرنے کے پھر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی
جسمین نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْشٍ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ تَكْرِیْمًا لَكَ
وَتَشْرِیْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ یَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ یَقُوْلُ كَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَغْمُوْمًا وَّاَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْیَوْمَ
الثَّانِیَ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ یَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْیَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ یَوْمٍ وَرَدَّ عَلَیْهِ كَمَا رَدَّ عَلَیْهِ
وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ یُّقَالُ لَهُ اِسْمٰعِیْلُ عَلٰی مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰی مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ فَسَاَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ یَسْتَاْذِنُ
عَلَیْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰی اٰدَمِیٍّ قَبْلَكَ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی اٰدَمِیٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَاَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ فَاِنْ
اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ وَتَفْعَلُ یَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِیْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا
اُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوْحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِیَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ اِنَّ فِی اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَّدَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَاِیَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ
فَقَالَ عَلِیٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی یہ اپنے باپ
سے کہ امام محمد باقر ہیں یہ کہ ایک شخص قریش میں سے داخل ہوا انکے باپ پر کہ علی بن حسین ہیں یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کہ کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اس شخص نے کہ ہاں بیان کر ہمارے
آگے ابی القاسم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہونچانے کے لیے
پس کہا جبرئیل نے اے محمد بالتحقیق اللہ نے بھیجا ہے مجکو طرف آپ کے واسطے تکریم تمہاری کے اور واسطے تعظیم تمہاری کے درحالیکہ تکریم و تعظیم مخصوص ہے تمہارے لیے
یعنے اس بات میں کہ پوچھتا ہے اللہ سبحانہ تمسے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو تمسے یعنے اسلیے کہ وہ قریب تر ہے مرید کے حبل ورید سے فرمایا ہے اللہ تعالی نے
کہ کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا فرمایا پاتا ہوں میں اے جبرئیل اپنے تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنے تئیں اندوہگین ف ح شاید کہ یہ غم و کرب
آنحضرت کو بسبب دین و امت کے تھا کہ دیکھا چاہیے بعد میرے کیا واقع ہو ترجمہ پھر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا
اول دن پس جواب دیا جبرئیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول
دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنے اس دن میں اور دن کہ کہا جاتا تھا اسکو اسمعیل کہ حاکم ہے

لاکھ فرشتوں پر ہر فرشتہ انہیں سے امیر ہے لاکھ لاکھ فرشتوں پر ق ت کہا ہے علمانے کہ یہ اسمٰعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نہ کیا
بسبب ظہور اور معلوم ہونے اُسکے کے یا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور لئے اسمٰعیل فرشتہ کے اُسی وقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا
روز ہوا تو اُترے جبرئیل اور اُنکے ساتھ ملک الموت تھے اور اُن دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اُسکو اسمٰعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ
انہیں سے امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اُس اسمٰعیل فرشتہ نے واسطے آنے کے حضرت پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اُس فرشتہ کا یعنی
پس جواب دیا جبرئیل نے کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہ حدیث میں نہیں مذکور ہے پھر کہا یعنے بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی
مانگتا ہے تمہارے پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپ کے یعنی یہ شرف و کرامت مخصوص آپ ہی
کے ہے کہ ملک الموت پروانگی آپکی مانگتا ہے والا اور آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے اذن دو اُسکو یعنی اذن دو یا جبرئیل تب نے
ملک الموت کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی ایسی جناب سلام کا دیا آنحضرت نے اُسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہے مجھ کو طرف
آپ کے یعنی تاکہ عرض کروں امر پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپکی تو قبض کروں میں اُسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دو میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں یعنے نہ
قبض کروں پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا کریگا تو یعنے جو کچھ کہ حکم کروں میں اے ملک الموت کہا اُسنے ہاں اسی کا یعنے تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہوں میں اور حکم دیا
گیا ہوں میں یہ کہ اطاعت کروں تمہاری یعنی اس چیز میں کہ اختیار کرو تم اسکو کہا علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی بنا
مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلا شبہ خدائے تعالی مشتاق ہے تمہارا سے ملنے کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے
کہ بجا لا تو اُس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اُسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی کذا ف ت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے جبرئیل کے اور
ملک الموت کے اور تیسرے فرشتہ کے اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی دیر سے فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضے صحابہ کو خبر دی بعد ازاں وفات پائی یا بعضے
صحابہ پر بھی کہ جو حاضر تھے یہ قضیہ مکشوف ہوا اور مشاہدہ کیا اُنھوں نے اور انہیں سے یہ صحابی یا تابعی ہے کہ اُنکو تعبیر کیا ایک مرد قریش میں سے اور یوں کہنا
ہے کہ ہو سکتا ہے خضر بصورت ایک مرد کے قریش میں سے متمثل ہو کر امام زین العابدین کے پاس آئے ہوں اور بیان کی ہو یہ حدیث اور اسلیئے تعبیر ساتھ لفظ مبہم کے
کیا فتدبر واللہ اعلم اور ایک روایت میں بعد جملہ لما امرت به کے یہ آیا ہے (قَالَ جِبْرَئِيلُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِي الْاَرْضَ اِنَّمَا
كُنْتَ حَاجَتِي فِي الدُّنْيَا) اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہ تھی (اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) ترجمہ پس جب وفات
پائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنے ایک شخص واسطے تسلی دینے اہلبیت کے سنی لوگوں نے ایک آواز گھر کے کونہ میں سے کوئی کہتا ہے سلام
تم پر اے اہلبیت پیغمبر کے اور اے جماعت کہ گھر میں ہو اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتیں اُسکی یعنی زیادتیاں اُسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کے تسلی ہے ہر مصیبت سے ف ح
اس عبارت کے کتنے ہی طرح پر معنے کہے ہیں علما نے بیچ خدا کے یعنے بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے (وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ
الَّذِينَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ) ترجمہ پس عزا بیان یعنی تعزیت کے ہے یا یہ معنے ہیں کہ بیچ دین خدا کے تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت
اسکی لائی ہے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ خدا فرمانے والا صبر کا اور تسلی دینے والا ہے اور اُسکو زبان علم بیان میں تجرید کہتے ہیں جیسے رایت فی زید اسدا یعنے
دیکھا میں نے زید میں شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کے پایا میں نے اور یہ مناسب تر ہے اس قول کے ترجمہ اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک
کرنے والا ہے ہر چیز فوت ہونے والی کا ف ح یا یہ معنے ہیں کہ اللہ کے دین میں یا کتاب میں بدلا اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا کیا خوب کہا ہے کسی
صاحب حال نے ؎ لکل شئی اذا فارقتہ خلف ۞ ولیس للہ ان فارقت من عوض ۞ ترجمہ پس جب امر ایسا ہے تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول و قوت
اسکی کے پس تقوی کرو ف ح یعنے بچو جزع و فزع سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے (وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ) اور بعضے نسخوں میں موافق

حصن حصین کے ہی فقط واسا تھ زبر ث مثلثہ کے اور تخفیف قاف مضمومہ کے یعنے پس اعتماد کرو اللہ ہی پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالے کے (وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي
لَا يَمُوتُ) ترجمہ اور اُسی سے پس امید رکھو یعنے امید رکھو سوال سکے سے اسلیے کہ لا الہ الا اللہ یا اسکے پاس سے پس امید رکھو ثواب کی اور نہین ہی مصیبت
زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح اور دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہی بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی
صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر معتبر اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہی کہ ہو پہلے صدمہ مین ترجمہ پس کہا علی نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہ شخص تعزیت
کرنے والا یعنے خضر ہین ف ح کہ واسطے تعزیت اصحاب اور اہلبیت آنحضرت کے آئے ہین ظاہر سیاق کلام سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ مراد علی سے امیر المومنین
علی ہون اور حاضر تھے اُسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنے حدیث کے حاضرین مجلس اپنے سے یہ کہا واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوة مین ف ح اور حصن حصین مین ساتھ رمز مستدرک کے لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نے تعزیت کی اصحاب
و اہل بیت کی ملائکہ نے اور ذکر کی یہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اُسکے لایا ہی یعنے اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا
پھلانگ کر لوگون کی گردنون پیسے اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء الخ پس کہا علی اور ابوبکر نے کہ یہ خضر ہین اور یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ
مراد علی سے پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین باب یہ باب ہی بیچ متممات اور لواحق پہلے باب کے الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین چھوڑے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے قسم مال سے اسلیے
کہ نہین چھوڑا کچھ مال تا وصیت کرین اور جو کچھ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اُنکے کے تھا سو آنحضرت نے حالت حیات مین صدقہ کر دیا تھا مسلمانون پر بعد
نفقہ عیال کے ف ح کہا نووی نے کہ اور روایت مین آیا ہی کہ ذکر کیا لوگون نے حضرت عائشہ کے آگے کہ علی تھے وصی پس کہا عائشہ نے کہ کب وصیت
کی اُنکو حالانکہ تھی مین تکیہ آنحضرت کی یہان تک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنے لا اوصی بشئی کے یہ کہ نہین وصیت کی تہائی مال اپنے کی اور
نہ غیر اُسکے کے اسلیے کہ نہین تھا اُنکے پاس مال اور نہ وصیت کی علی کو اور نہ غیر اُنکے کو خلاف اُس چیز کے کہ گمان کرتے ہین شیعہ پس اسپر حدیثین صحیحہ بیچ وصیت
کرنے آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ کے اور وصیت اُنکی کے واسطے اہلبیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے
ایلچیون سے نہین ہین مراد اُنکے قول سے و لا اوصی بشئی اور یہ جو نقل کیا ہی بعضے علماء سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت سے اونٹ تھے اور دس اونٹنیان
تعین کر رکھا تھا اُنکو نواح مدینہ مین اور لاتے تھے لوگ دودھ اُنکا ہر شب اور تھین اُنکے لیے سات بکریان پیتے تھے دودھ اُنکا پس نہین صلاحیت رکھتی ہی واسطے
معارضہ حدیث کے اور اگر صحیح بھی ہو تو حمل کیجاویگی اسپر کہ وے تھے اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم مین سے پیا کرتے تھے دودھ اُنکا
(وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا
بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تھے بھائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی
بیبیون مین سے ہین کہا کہ نہین چھوڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی
یعنے رق مین ف ع یعنے مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو خبرون مین ذکر حضرت کے بردون کا آیا ہی یا تو وہ مر گئے ہونگے یا آزاد کر دیا ہوگا اُنکو
ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا کہ اُسکو دلدل کہتے تھے مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اُسکو اور ہتھیار اپنے ف ع یعنے جو کہ خاص تھے
حضرت کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے اور زرہ اور خود اور عصا بھالدار کے اور بعضی روایتون مین خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہودی کے پاس گرو تھی
اور شاید کہ یہ حصر اضافی ہی مبنی ہی اوپر نہ اعتبار کرنے اور ایسی ویسی چیزون کے مانند کپڑون اور اسباب گھر کے والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے چھوڑے

کپڑے وغیرہ کہ اپنی جگہ پر مذکور ہیں ترجمہ اور زمین گردانا تھا اسکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** کہا ایک شارح نے کہ ضمیر جعلہا کی پھرتی ہے چیزوں ذکر کی گئی کی طرف یعنے خچر اور ہتیار اور زمین کی طرف اور ظاہر متبادر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے زمین کی طرف کہا عسقلانی نے یعنے تصدق کیا منفعت زمین کو پس حکم اسکا حکم وقف کا اور معنے یہ ہیں کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات میں صدقہ جاریہ باقی اسکے تا تمام رہنے تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اس زمین کے پس نہیں منافی ہے اسکے کہ سوائے زمین کے اور املاک انکی نفس موت سے ہو جائینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری میں کہ وہ آدھی زمین وادی قری کی تھی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ انکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر جعلہا کی پھرتی ہے طرف تینوں کے نہ طرف زمین کے فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت انبیا کی نہیں میراث چھوڑتے ہیں جو کچھ چھوڑتے ہیں ہم صدقہ ہوتا ہے انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بانٹینگے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار **ف ع** اسلیے کہ نہیں چھوڑونگا میں بعد مرنے اپنے کے دینار کہ بانٹیں انکو پس یہ بنا ہے حقیقۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ اخبار ہو صورت میں اور نہی ہو معنوں میں یعنی نہ بانٹیں وارث میرے دینار پھر بیان کیا سبب اور علت اسکے بطور استیناف کے ترجمہ وہ چیز کہ چھوڑ ونگا میں پیچھے خرچ عورتوں اپنی کے اور بعد اجرت عامل اپنے کے پس وہ صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** بیویاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ حکم عدت والی عورتوں کے تھیں اسلیے کہ نہیں جائز تھا انکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا انکے لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہیں کہ خلیفہ ہوئے بعد حضرت کے پس وہ بھی صرف کریں ترکہ اپنے مصارف میں اور پہونچا دیں انکو مستحقوں کے تئیں کہ جن پر آنحضرت صرف کرتے تھے اور آنحضرت لیتے تھے نفقہ اپنے اہل کا صفایا میں سے کہ تھا حضرت کے لیے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانوں کے مصالح میں پھر متولی ہوئے ابو بکر پھر عمر اسی طرح پھر جبکہ نوبت خلافت کی پہونچی طرف عثمان کے بے پروا ہوئے اس سے بسبب مال اپنے کے پس جاگیر دیا اسکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیے پس ہمیشہ رہا انکے قبضہ میں یہاں تک کہ پھیرا اسکو عمر بن عبد العزیز نے یعنے بطور سابق کے مصارف میں کر دیا پس حاصل حدیث یہ کہ جو کچھ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیویوں میری کے اور اجرت عاملوں میرے کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسے کہ حالت حیات میں تھا (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہیں پائی جاتی ہمسے کچھ کہ چھوڑیں ہم یعنے قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** یعنی صرف کیا جاوے فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملہ فقرا سے ہیں اور شرط فقر ہے نزدیک صوفیہ کے یہ ہے کہ وہ مالک ہو کسی چیز کا پس جو کچھ کہ اسکے ہاتھ میں ہے یا تو امانت ہے یا وقف ہے اور صدقہ و بعضوں نے کہا کہ اسلیے کوئی انکا وارث نہیں ہوتا تاکہ خوش نہ ہو انکے مرنے سے کوئی انکے وارثوں میں سے بسبب لینے ترکہ انکے کے اور یہ حدیث ابو بکر صدیق نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ میں خلیفہ آنحضرت کا ہوں جس جگہ کہ آنحضرت صرف کرتے تھے میں بھی کرتا ہوں اور غمخواری تمہاری بھی کرتا ہوں جیسے کہ آنحضرت کرتے تھے اور میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیے یعنے انبیا کے لیے میراث نہیں ہوتی اور یہ بات نری حضرت فاطمہ سے نہیں کہی بلکہ ازواج مطہرہ سے بھی کہی جسوقت کہ انھوں نے بھی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اسکی عباس اور علی کو دی تھی اور جب انمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہیں حضرت عمر نے اور بے بانٹے درمیان انکے چھوڑا اور مدتوں تک تولیت اسکی اہلبیت نبوت کے ہاتھ رہی بعد ازاں مروانیوں کے ظلم و تعدی سے انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور حکم میراث ہونے آنحضرت کا نری ابو بکر نے ہی نہیں دیا بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچھا سبھوں نے یہی حکم کیا اور کہا آنحضرت سے اسی طرح سنا ہے ہمنے اور یہی قرار پایا جیسے کہ حدیثوں آیا ہے (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَۃَ اُمَّۃٍ مِّنْ عِبَادِہٖ قَبَضَ نَبِیَّھَا قَبْلَھَا فَجَعَلَہٗ لَھَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْھَا وَاِذَا اَرَادَ ھَلَکَۃَ اُمَّۃٍ عَذَّبَھَا وَنَبِیُّھَا حَیٌّ فَاَھْلَکَھَا وَھُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَہٗ بِھَلَکَتِھَا حِیْنَ کَذَّبُوْہُ وَعَصَوْا اَمْرَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور روایت ہی ابی موسے اشعری سے کہ نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں میں
سے وفات دیتا ہی اس امت کے پیغمبر کو پہلے اس امت سے یعنے پہلے اُترنے عذاب کے سے اُسپر پس کرتا ہی خداے تعالی پیغمبر کو امت کے لیے میر منزل اور پیش رو
آگے انکے یعنے جبکہ وہ راضی مرتا ہی شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی ہلاک امت کا عذاب کرتا ہی اس امت کو اس حال میں کہ نبی اسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اُسکو
اس حال میں کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالی آنکھیں اُسکی یعنے خوش کرتا ہی اسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جسوقت کہ جھٹلاتے ہیں اسکو اور نافرمانی
کرتے ہیں اُسکے حکم کی نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ ثُمَّ
لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اس ذات پاک کی کہ
جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہی البتہ آویگا ایک تمھارے پر ایک دن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اُسکے اہل وعیال
اُسکے سے اور مال اُسکے سے ساتھ اہل وعیال کے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہی اُنکی حیات میں اور صحبت رکھنی اُنسے یا بعد وفات
کے سوتے میں یا جاگتے میں بلکہ یہ مناسب تر ہی ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہیں بیچ تصور کمال انکے کے
صلے اللہ علیہ وسلم **بَابُ مَنَاقِبِ قُرَیْشٍ وَذِکْرِ الْقَبَائِلِ** باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کے **ف ع** مناقب جمع
منقبت کی ہی یعنے شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کے فرزند کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام
باپ اپنے کے اور اصل میں نام ایک جانور کا ہی کہ بہت قوی ہوتا ہی دریائی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی معنے اولاد ایک باپ کے اور مراد انکے
ذکر سے مدح اور مذمت انکی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُھُمْ
تَبَعٌ لِمُسْلِمِھِمْ وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے اس
کار میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے مسلمانوں کے اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے کافروں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح مراد مسلم و کافر سے جنس ہی یعنے سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہ ہی کہ مراد اس کار سے دین ہی از روے وجود و عدم کے اور غیر قریش
اسبق اور اقدم میں امر دین میں اور پیشوا لوگوں کے ہیں ایمان و کفر میں پس مسلمان غیر قریش کے تابعدار قریش کے مسلمانوں کے ہیں اور کافر غیر قریش
کے تابعدار قریش کے کافروں کے اور عرب انتظار کرتے تھے قریش کے اسلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئے تو عرب جماعت جماعت
اسلام میں داخل ہوئے جیسے کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن
فضل و شرف باعتبار اسلام کے ہی نہ کفر کے مگر یہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بسبب دین کے یا باعتبار دنیا کے اور جاہلیت میں بھی بیت اللہ اور حرم شریف
اسکی خدمت دربانی اور سبیل پلانے وغیرہ کے قریش ہی میں تھیں نہ اوروں میں اور بعضوں نے کہا مراد شان سے خلافت و امامت ہی جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہی
اور مراد امر ہی قریش کی تابعداری کرینگا اور اگر لوگ مخالفت کریں اور تابعداری انکی قبول نہ کریں تو منافات اس سے نہیں رکھتا یعنے اسلیے کہ امر کا وقوع ظاہر ہو
(وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لوگ تابع قریش کے ہیں خیر و شر میں یعنے اسلام و کفر میں جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اُسکا نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْھُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہوگا امر
خلافت قریش میں **ف ع** یعنے چاہیے کہ انھیں میں رہے امر خلافت اور جائز نہیں شرعاً عقد خلافت غیر انکے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانے میں
اور اسی سے حجت کی مہاجرین نے انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہیں انمیں سے دو آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح** یعنی سوا خلیفہ کے یا ایک ان دونوں میں

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہ مبالغہ ہی والا امر خلافت دو آدمیون سے انتظام نہین پکڑتا ف ع کہا نووی نے کہ یہ حدیثین اور مانند انکے دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت
مختص ہی ساتھ قریش کے نہین جائز عقد خلافت غیر انکے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور بعد انکے اور جسنے مخالفت کی اسمین اہل بدعت
سے پس یہ حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگون مین سے دو بھی اور
ظاہر ہوا جو کچھ کہ فرمایا تھا آنحضرت نے اسوقت تک سلنتے اور تحقیق یہی کہ یہ خبر ہی ساتھ امر کے یعنے جو کہ مسلمان ہو پس چاہیے کہ اتباع کرے انکا اور نہ خروج کرے
اوپر والا جاتا رہا یہ امر خلافت قریش سے اکثر شہرون مین کچھ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہی یہ کہ محمول ہو یہ اپنے ظاہر پر اور ہو مقید ساتھ قول حضرت
کے کہ حدیث آیندہ مین ہی ما اقاموا الدین یعنے امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہین نکلا یہ امر خلافت قریش کے ہاتھ سے مگر جب
کہ رعایت نہ کی انھون نے دین کی حرام چیزون کی (وعن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في قريش لا يعاديهم
احد الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين رواه البخاري) اور روایت ہی معاویہ سے کہا اسنے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
تحقیق یہ امر یعنے خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا انسے کوئی مگر کہ اوندھا ڈالیگا اسکو اللہ تعالے منہ کے بل یعنے خوار و ذلیل کریگا اسکو جب تک کہ قائم رکھینگے
قریش دین کو نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنے تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہ نہ کرینگے تو نکلجا دیگا یہ کام انسے اور مستحق عزل کے
ہونگے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے نماز ہی اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون
نے کہا کہ مراد رغبت دلانی ہی انکو نماز کے قائم رکھنے پر اور خوف و دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ رکھینگے نماز کو تو شاید کہ یہ امر انکے ہاتھ سے نکلجاوے
اور لوگ انپر غالب آوین (وعن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثنى عشر خليفة
كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش وفي رواية لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة
او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش متفق عليه) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وہ سب ہونگے قریش مین سے اور اور روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگون کا یعنے انکے دین کا کام گذرنے والا
یعنے جاری نسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنے حاکم ہونگے اوپر انکے بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہونگے اور
ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور ہون لوگون پر بارہ خلیفہ سب قریش مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع اس حدیث کے بعضے طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نے اس حدیث مین کہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ
بعد آنحضرت کے ہونگے ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہو انپر امر دین کا اور عزیز ہو انکے وجود سے اسلام اور جاری ہون انکی عدالت سے احکام
باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیے کہ ہوئے انمین ظالم اور مفسد بنی مروان سے کہ سیرت اور طریقہ انکا اچھا نہین تھا اور یہ بھی ہی کہ
صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پھر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین ہین بلکہ
بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کئی قولون پر اول یہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئے بعد آنحضرت کے ساتھ سلطنت اور امارت
کے اور انتظام پایا انسے ملک و سلطنت نے بے تنازع اور بے اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانون کے اور رعایا کے اگرچہ بعضے انمین سے ظالم و بے انصاف
تھے اور نہ واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کے کہ بارہوان ہی انکا اور اجماع کیا لوگون نے اسپر جسوقت کہ مرا چچا اسکا ہشام قریب بیس
برس تک لوگ مجتمع رہے اسکی امارت پر بعد ازان اٹھے لوگ مقابلہ کے لیے اور مار ڈالا اسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اس روز سے احوال یہ کہا قاضی
عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور ارجح ترین توجیہات کا اس مین یہ قول ہی

اور مؤید اسکا یہ ہی کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضے طرق صحیح اس حدیث کے کلہم تجتمع علیہ الناس اور مراد جمع سے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہی انکی بیعت پر اگرچہ بکراہیت بھی ہوا اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنائے انکی کے نہین ہی باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کے بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کے ہی اور وہ خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نے تمام ہونا اسکا تیس برس مین وہ خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہ خلافت امارت ہی اور مستمر اور بعد خلفاء راشدین کے جو امراگذرے ہین انکو بھی خلفا کہنا رائج ہی اگرچہ مجازا ہی جیسے کہ خلفاے عباسیہ کہتے تھے انتہی پوشیدہ نرہے کہ یہ قول خالی نہین عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کے کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا اور لایزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہی ساتھ روایت لایزال الناس ماضیا کے اور حدیث صریح ہی بیچ مدح انکی کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کے اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ انکے کے بسبب عدالت انکی کے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مراد خلفاے عادل اور امرا صالح ہین کہ مستحق اسم خلافت کے ہین حقیقت مین ولیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کے ایک دوسرے کے پیچھے متصل ہون شاید کہ یہ عدد تمام ہو ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تو رپشتی نے کہا کہ راہ راست اس حدیث مین اور اور حدیثون مین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہ کہ مراد پائے جانا انکا ہی بعد موت مہدی کے اور یہ خبر وہی ہی مخبر صادق نے اس حال سے اور اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگے مہدی مالک ہونگے امر کے پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنے امام حسن کی سے پھر مالک ہونگے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنے امام حسین شہید کی سے پھر وصیت کریگا آخر انکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پھر مالک ہوگا بعد اسکے فرزند اسکا اور پورا ہوگا ساتھ اسکے عدد بارہ کا اور ہر ایک انمین سے امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہ کہا دور کر دیگا اللہ تعالی اسکے وجود سے ہر غم واندوہ کو اور دور کریگا اسکے عدل سے ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کے بعد انکے بارہ آدمی ڈیڑھ سو برس مین ہونگے چوتھا یہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگے ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید ہی اسکی یہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگے بعد میرے خلیفہ اور بہت ہونگے مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتھ عجیب فتنون کے کہ بعد انکے ظاہر ہونگے حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگے اور مراد یہ ہی کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنی یہ ہونگے کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد اسکے اختلال یہ ہی جو کچھ کہ شارحین نے ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کے واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نے حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہ اہل بیت نبوت سے ہونگے پے درپے عام ہی اس سے کہ ہوے انکے لیے خلافت حقیقۃ یا استحقاق پس اول انکے علیؓ ہین پھر حسنؓ پھر حسینؓ پھر زین العابدینؓ پھر محمد باقرؒ پھر جعفر صادقؒ پھر موسے کاظمؒ پھر علی رضاؒ پھر محمد تقیؒ پھر علی نقیؒ پھر حسن عسکریؒ پھر محمد مہدیؒ رضوان اللہ علیہم اجمعین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا وَاَسْلَمُ سَالَمَہَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زیر غین معجمہ کے اور ف کے نام ایک قبیلہ کا ہی اور ابوذر غفاریؓ بھی انھین مین سے ہین دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشے خداے تعالے انکو ف ع چونکہ تھے غفار متہم ساتھ چوری کرنے مال حجاج کے پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے کہ محو کرے انسے یہ گناہ اور بخشے انکو اور احتمال رکھتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے انکے لیے یعنے بخشا انکو اللہ نے ترجمہ اور اسلم بھی ف ع نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اسکی طرف رکھتے ہین انکو اسلمی کہتے ہین ترجمہ صلح کرے انسے خداے تعالے ف یعنے معاملہ کرے انسے ساتھ ایک چیز کے کہ موافق ہو یعنے سلامت رکھے انکو آفات سے اور ایذا نہ دے انکو اور دعا کی انکے لیے اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائے تھے بغیر لڑائی کے اور یہ بھی احتمال خبر کا رکھتا ہی ترجمہ اور عصیہ نے معصیت خدا کی اور اسکے رسول کی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتے تھے انپر قنوت مین اور اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہین رکھتا ہی لیکن اسمین اظہار انکی شکایت کا کہ مستلزم ہی بد دعا کرنے کو انپر ساتھ خوار ہونے کے نہ ساتھ گناہ کرنے کے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُہَیْنَۃُ وَمُزَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَہُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

کہ قریش یعنے مسلمان انکے اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنے قبیلہ انکا اہل مدینہ سے اور قبیلہ جہنیہ اور مزینہ یعنے مسلمان انکے اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ابو قبیلہ ہی
اور ہر او بیان اولاد موسن اسکی ہی مددگار اور دوست میرے ہین ف ح لفظ موالی ساتھ زبر میم اور تشدید کے مضاف ہی طرف یا متکلم کے جمع مولی کی ہی اور روایت
کیا گیا ہی موال ساتھ زبر میم اور زیر لام با تنوین کے یعنے بعضے انکے دوست اور مددگار بعضون کے ہین ترجمہ نہین ہی انکے سیے دوست اور مددگار سوا
خدا کے اور پیغمبر اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ
عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ سب
قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہین دو ہم قسمون سے کہ بنی اسد اور غطفان ہین ف ح غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کے اور یہ دونون قبیلے
آپسمین حلیف تھے کہ باہم مدد کرنے پر قسم کھائی تھی جیسے کہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلون کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھے ہونے آثار انکے کے
(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْہِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ہُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَ
صَدَقَاتُہُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِّنْہُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَ اَعْتِقِیْہَا فَاِنَّہَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین بنی تمیم کو اسوقت سے کہ تین خصلتین یا تین کلمے سنے ہین مین نے آنحضرت سے انکے حق مین فرماتے سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے
یعنے ایک خصلت یہ ہی کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہین دجال پر یعنے وقت ظہور اسکے کے بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگے اور اس سے معلوم ہوا ہونا انکا
اسکے وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہ ہی کہ آئے صدقے یعنے زکوتین بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہین یعنے شرافت
دی انکو بسبب اضافت کرنے کے اپنی طرف اور تیسرے یہ کہ تھی ایک لونڈی بندی بنی تمیم مین سے عائشہ کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اے عائشہ اسکو
اسلیے کہ یہ اسمعیل کی اولاد سے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنے عرب سے ہی اور عرب اولاد اسمعیل سے ہین اگرچہ یہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے
اور مخصوص نہین ہی ساتھ بنی تمیم کے ولیکن باوجود اسکے اس فرمانے مین ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہی انکو **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ سَعْدٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّرِدْ ہَوَانَ قُرَیْشٍ اَہَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی سعد سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ
چاہے خواری قریش کی ذلیل وخوار کرے اسکو خدا تعالے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہی اور اگر غیر امامون سے
ہون تو بسبب منسوب ہونے انکے حضرت رسول سے اور بسبب شرف وفضل انکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَہُمْ نَوَالًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی چکھایا تو نے
اول قریش کو عذاب یعنے روز بدر واحزاب کے پس چکھا آخر انکے کو انعام وعطا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ ہُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہین
ابو موسی اشعری کے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہی اسد اور اشعری ف ح اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہی یمن سے کہ وہ قبیلہ
اسی کے نام سے مشہور ہی اور انکو ازد بھی کہتے ہین اور ازد شنوہ بھی تمام انصار اسکی اولاد سے ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ
کا ہی یمن سے ابو موسی اشعری اور قوم انکی اسی کی اولاد سے ہین اور انکو اشعریون کہتے ہین اور اشعرون ساتھ حذف یا نسبت کے بھی کہتے ہین ترجمہ نہین بھاگتے
ہین دونون قبیلے بیچ حال لڑنے کے ساتھ کفار کے اور نہ خیانت کرتے ہین غنیمت مین وہ مجھسے ہین یعنے تبع ہین میری سنت اور طریقے کے یا میرے دوستون
مین سے ہین اور مین انمین سے ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ح یعنے انکے دوستون سے اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ وہ متقی ہین بموجب قول
اللہ تعالے کے ان اولیاءہ الا المتقون (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَیُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْہُمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ

١١

الا ان یرفعھم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یالیت ابی کان ازدیا ویالیت امی کانت ازدیۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت
ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوہ ازد اللہ کے ہین یعنے لشکر اسکے اور انصار دین اسکے کے ہین فـ ح اضافۃ کیا
انکو طرف اللہ تعالے کے یا تو بسبب مشہور ہونے انکے کے ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کے جیسے ناقۃ اللہ سبب ہونے انکے لشکر خدا کے
اور مددگار دین اسکے کے اور رسول اسکے کے اور بعضون نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کے ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کے ہین ترجمہ چاہتے ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل
کرین انکو اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی یعنے نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے انکو اور البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنے اس زمانہ مین ای کاشکے ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے
ای کاشکے ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے فـ ح یعنی مرتبہ ازدیون کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ انپر رشک لیجا دینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی انہین سے
ہوتے (وعن عمران ابن حصین قال مات النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یکرہ ثلثۃ احیاء ثقیف وبنی حنیفۃ وبنی امیۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلون کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ
کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی فـ ح کہا علما نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور انھین مین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ
کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب انہین سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا انہین سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہی کہ لایا گیا
اسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکھا اسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نے کہ
جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہی اسکے تھے چبوترہ مسجد پر پس پہونچا مین طرف انکے پس کہا انھون نے کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک
کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے مین پس ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پھر کہا انھون نے کہ آیا یہ سانپ پس کہا یہ دو بار یا تین بار
یعنے آیا اور ناک مین گھسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسی طرح کیا اور عجب ہی اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بھی باوجودیکہ بنی امیہ مین سے تھا اور اسکو ذکر نہ کیا چاہیے تھا کہ
اسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اسکے امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ نے بھی اپنی بدذاتیون مین کچھ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین
اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہین اور تعبیر اسکی ساتھ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتین ہین کہان تک کہین (وعن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر قال عبد اللہ بن عصمۃ یقال الکذاب ھو المختار ابن ابی عبید والمبیر ھو الحجاج بن یوسف
وقال ہشام بن حسان احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائۃ الف وعشرین الفا رواہ الترمذی وروی مسلم فی الصحیح حین قتل الحجاج عبد اللہ بن الزبیر قالت
اسماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ وسیجیء تمام الحدیث فی الفصل الثالث)
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد و ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے یعنے شیخ
تعین جھوٹے اور ہلاکو کے کہ کہا جاتا ہی یعنے علما کہتے ہین کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہی اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام ابن حسان
نے کہ فقیہ ہین وہ ائمہ اہل حدیث سے بڑا علم رکھتے تھے حدیث کا اور بہت بزرگ تھے شمار کیا لوگون نے اسقدر کو کہ قتل کیا ہی حجاج نے قید اور بند کرکے یعنے سوا معرکہ مین
پس پہونچا ہی عدد انکا ایک لاکھ بیس ہزار کو فـ ح سوائے انکے کہ معرکہ مین مارے اور کہتے ہین کہ نکلے اسکے قید خانہ مین سے پچاس ہزار آدمی اور اسکے قید خانہ
مین چھت نہ تھی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا اسماء نے یعنے زبیر کی ماں نے
کہ بیٹی حضرت صدیق کے ہین آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد و ہلاکو پس لیکن بڑا جھوٹا پس دیکھا ہمنے اسکو مراد رکھتی
تھین اس سے مختار کو اور لیکن مفسد و ہلاکو پس نہین گمان کرتے ہین مگر تجھکو ای حجاج اور قریب ہی کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین فـ ح جاننا چاہیے
کہ حجاج مانند زہر کے مبالغہ حاج کا ہی یعنے لانے والے حجت کے کہا مولف نے کہ وہ عامل تھا عبد الملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اسکے

ابن ولید کا حال ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوین مین اور عمر اسکی چون برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہے حاجت اسکے ذکر کرنے
کی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہ ہے کہ باپ اسکا جلیل القدر صحابیون مین سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہے اور نہین ہے اسکو صحبت
اور روایت یعنے وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تھا ساتھ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اسکا برخلاف
اسکے تھا یہان تک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتین یعنے فساد رائے اور بطلان عقیدہ تا
بحدیکہ ظاہر ہوئین اس سے بہت سی ایسی چیزین کہ مخالف دین کی تھین اور بڑا ہی جھوٹا نکلا یہان تک کہ کہتے ہین کہ دعوی نبوت اور اترنے وحی کا کیا کوفہ مین اور
تھا باپ اسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کے اور رہتا تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کے اور موافقت کرتا تھا اسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت رکھنے کے ساتھ اہل بیت
کے بعد اسکے کہ پہلے عداوت رکھتا تھا انسے اور مشہور تھا انکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدا کربلا کا یزیدیون سے
اور بہت لوگون کو انمین سے قتل کیا اور کہتے ہین کہ یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا اور سن سڑسٹھ مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا
کوفہ مین اور علما اسکو کذابون مین سے شمار کرتے ہین اور اس حدیث مین یعنے یخرج من ثقیف کذاب ومبیر کو اسپر اور حجاج پر حمل کرتے ہین واللہ اعلم (وعن
جابر قال قالوا یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اہد ثقیفا رواہ الترمذی) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ
جلادیا ہمکو ثقیف کے تیرون نے پس بددعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنے طرف اسلام کے اور اطاعت
احکام کی نقل کی یہ ترمذی نے (وعن عبد الرزاق عن ابیہ عن مینا عن ابی ہریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل احسبہ من قیس فقال
یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ
حمیرا افواہہم سلام وایدیہم طعام وہم اہل امن وایمان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن مینا
ہذا احادیث مناکیر) اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنے ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی مینا
سے انہون نے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ
کا ہے پس کہا اسنے یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنے بددعا کرو انپر رحمت سے دور ہونے کی پس منہ پھیرا آنحضرت نے اس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنے
اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر آیا آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے یعنے اعراض کیا اس سے دونون جانبون سے پھر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہ انکے سلام مین اور ہاتھ انکے طعام فـ یعنے انمین منہون سے پرچا کرتے ہین السلام علیک کا اور طعام دیتے ہین لوگون کو اپنے ہاتھون
سے یعنے جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی بیچ ادا کرنے حقوق لوگون کے ہے ترجمہ اور وہ ہین اہل امن کی مضرتون سے اور اہل ایمان کے
کہ ایمان کامل رکھتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کیجاتی ہین اس مینا سے حدیثین منکر
یعنے اگرچہ عبد الرزاق ثقہ ہے اور قوی لیکن مینا ضعیف ہے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس
احدا فیہ خیر رواہ الترمذی) اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ مین سے ہے تو کہا مین نے دوس مین سے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے یمن مین ازد سے فرمایا یعنے از راہ تعجب کے نہ تھا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین کوئی شخص ہو کہ اسمین بھلائی ہو نقل کی یہ ترمذی نے فـ اسمین تعریف
ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو اسمین بھلائی نہ ہوتی (وعن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق
دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ہدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہے سلمان فارسی
سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن رکھ تو مجھکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنے دین سے عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا مین آپ کو یعنی کیونکر

منصور ہو مجھسے دشمن رکھنا آپ کا حالانکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب اپنی امت کے ہین اور بسبب آپ کے راہ دکھائی ہمکو خدائے تعالیٰ نے یعنے اسلام کی اور
تمام اچھے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنے جبکہ دشمن رکھو گے
عرب کو عموماً اُسکے ضمن مین مجکو دشمن رکھنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکھنا تیرا مجکو اس معنی کر ہی کہ دشمن رکھے تو عرب کو حاصل یہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہی سبب سید الخلق
کے بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم مین اور ظاہر اسلمان سے بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کے کچھ تکبر اور بے ادبی نسبت عرب کے
یا بعضے اعراب کے سرزد ہوتی ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو اُنسے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے اُنکو تنبیہ کردیا کہ احتیاط کرین اور بچین تا نوبت بغض حقیقی کی
نہ پہونچے کہ وہ سبب میرے بغض کا ہوگا فافہم (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ
مَوَدَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ) اور روایت ہو عثمان بن عفان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیرخواہی نہ کرے اُنکی یا ظاہر کرے خلاف اُس چیز کی کہ دل مین رکھتا ہو اور کینہ رکھے
اُنسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت مین یعنے شفاعت صغریٰ مین اسلیے کہ کبریٰ تو عام ہوگی سب کے لیے اور نہ پہونچے گی اُسکو دوستی میری ف ع ت یعنے
دوست رکھنا میرا اُسکو یا نہین پہونچیگا اور نہین حاصل ہوگا اُسکے لیے دوست رکھنا اُسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہو ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہو نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ع کہتا ہون مین پس ہوگی حدیث ضعیف اُسکے طرق
سے اور وہ معتبر ہو فضائل مین اور اُسکے مؤید اور بہت سی حدیثین آئی ہین قریب ہو کہ پہونچین تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضہم نفاق نقل
کی حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط مین انس سے روایت کی ہو حب قریش ایمان وبغضہم کفر وحب العرب ایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور
طبرانی نے کبیر مین روایت کی ہو سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابوہریرہ سے بطریق مرفوع کے
اِحْبُوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ) اور حدیث اتین کی روایت کی ہو احمد نے اپنے مسند مین بھی اور
اقل مرتبہ اسکی سندون کا یہ ہو کہ ہو حسن پس حدیث حسن لغیرہ ہو (وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہو کہا کہ سنا مین نے اپنے مولے سے کہ طلحہ
ہین کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت کی علامتون مین سے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی ترمذی نے ف ع یعنے مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور
اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ غیر عرب تابع اُنکے ہین اور نہین قائم ہوگی قیامت مگر برے لوگون پر اور نہین ہیگا زمین مین وہ شخص کہ کہے اللہ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ) اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش مین ہو اور قضا انصار مین ف ح مراد قضا
سے نقابت ہو اسلیے کہ یاران نقبا انصار مین سے مقرر کیے تھے اور بعضون نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا سے معنے مشہور کے ہو اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا
کرکر بھیجا تھا اور یہ ظاہر تر ہی ترجمہ اور بانگ نماز کہنے قوم حبشہ مین ہو یعنے اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے مؤذنون کے بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین پکڑنا اور امین کرنا
ازد مین ہو یعنے ازد شنوء مین کہ وہ قبیلہ ہو یمن مین اور نہین منافی ہو یہ قول بعضے راوی کے کہ مراد رکھتے تھے حضرت ازد سے یمن کو ف ع لیکن ظاہر ادراج کلام
راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہو اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہین اور اہل امن و ایمان وَاللہ اعلم اور مقصود یہ ہو کہ چاہیے یون کہ بہ مناسبت ان قومون مین دینی جاہیین
اور انہین سے کرنی چاہیین ترجمہ اور روایت مین یہ حدیث موقوف ہو ابوہریرہ پر نقل کی یہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کے صحیح تر ہو اسناد
مین حدیث مرفوع سے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ

صبرًا بعد ہذا الیوم الی یوم القیٰمۃ رواہ مسلم) روایت کرتے ہین عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہین اپنے باپ سے یعنے مطیع سے کہ صحابی ہین اور نام اُنکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع رکھا کہا مطیع نے کہ سنا مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کر کے یعنے مگر معرکہ مین قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے ف لکہا طیبی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعضے محدثون نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ نہین قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قیامت تک حبس کر کر اس حال مین کہ وہ مرتد ہوا اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش مین سے ایسے تو پائے گئے ہین کہ قتل کیے گئے ہین حبس کر کر اگلے زمانہ مین کفر پر بعد آنحضرت کے اور نہین پائے گیے ہین اُنہین سے ایسے کہ قتل کیے گئے ہون حبس کر کر اس حالت مین کہ مرتد ہون اسلام سے اور ثابت ہون کفر پر انتہی اور بعضے یہ ہین کہ ایسا نہین ہوئیگا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پہر قتل کیا جاوے اور مؤید اسکی یہ روایت ان الشیطان قد یئس من جزیرۃ العرب (وعن ابی نوفل معٰویۃ بن مسلم قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت شرہا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اٰتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال کیف رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اٰخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاٰخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا فلم یراجعہا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا مین نے عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے ف ع یعنے سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کی طرف اسی جہت سے ہے والا عبد اللہ بن زبیر مکہ مین تھے کہ حجاج ظالم نے اُنکو مارا اور جگہ مذکور مین سولی پر کھینچا اور اسلیے مقبرہ کی جگہ اُنکی قبر کی حجون مین قریب مکہ عقبہ کے لیکن ثابت نہین کہ کونسی قبر ہے انکی اور اسی طرح تمام قبرین صحابہ کی کہ مکہ کے مقبرہ مین ہین کوئی جگہ معین اُنکی معلوم نہین ہے بوجہ صحت کے یہان تک کہ تربت حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اُسپر بنایا گیا ہے بہ اعتماد رؤیا بعض اولیا کے بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتے تھے ابن زبیر پر اور اور لوگ بھی گذرتے تھے اُن پر یہان تک کہ گذرے ان پر عبد اللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجھپر اے ابا خبیب تین بار اسی طرح کہا ف ع خبیب خ کے پیش اور ب کے زبر اور ی کے جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اُسکے نام پر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہری اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کے ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا مین منع کرتا مین تجھکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا ف ح مراد کام سے خروج ساتھ دعوی خلافت اور امامت کے ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سے بیعت نکی اور مکہ مین جا بیٹھے اور ولایتین اپنے تحت و تصرف مین لائے اور اسی طرح مروان سے بعد یزید کے اور عبد الملک سے بعد مروان کے بیعت نکی پس عبد الملک نے حجاج کے تئین ابن زبیر پر مکہ مین بھیجا اور حجاج نے اُنکو مارا اور سر اُنکا مدینہ کو بھیجا اور جسد اُنکا مکہ مین سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنے کے لیے اور وہان کے رہنے والون کے قتل کے لیے کہ اُسکو واقعہ حرہ کہتے ہین بھیجا تھا اور وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اس درمیان مین یزید مرگیا پس ابن عمر نے کہا کہ مین تجھکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہنا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہ ہوا مقصود اس سے تاسف

تشہیر ابن زبیر کے حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا تھا میں تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار

و شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے ف آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پندرہ دن تک طے کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار

رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہ تھی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ اور ظالم اور مانند انکے کے کلام واہی انکے حق میں کہا کرتا تھا انھون نے چاہا کہ برائت

ابن زبیر کی انکی بانون سے بیان کیجیے تا لوگون کو خوبیان انکی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ برا ہے یعنے بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی

کے اور ایک روایت میں بجاے لامتہ سوء کے لامتہ خیر آیا ہے ف یعنے وہ گروہ کہ تو برا انکا ہے وہ گروہ خیر ہے یعنے روایت پہلی کے یہ ہین کہ وہ گروہ

کہ تو انکے ایمان و اعتقاد مین جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجھ ایسے شخص کو اشرار سے کہتے ہین اور معنے دوسری روایت کے یہ ہین کہ تجکو کہ یہ گروہ برا جانتا ہے

کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزاء و تعریض کے فرمایا جیسے یہان بعضے اوقات برون کو از راہ طعن کے اچھا کہتے ہین کہ واہ تم بھی کیا خوب ہو کہ آپسمین فساد ڈلواتے

ہو لیکن معنے اول ظاہر تر ہین ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہان سے پس پہونچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکورہ کرنے کی حجاج کے حق مین

پاس ابن زبیر کے پس بھیجا حجاج نے کسی کو طرف ابن زبیر کے پس اتارے گئے لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالے گئے یہود یون کی قبرون مین ف

یعنے بیچ جگہ قبور یہود یون کے کہ جہان کے رہنے والے یا وارد ہونے والے یہود دفن کیے جاتے تھے اور یہ منافی نہین ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیے گئے

بیچ اعلی معلے کے اسلیے کہ وہ اٹھائے گئے بعد اسکے اس جگہ اونی سے اور دفن کئے گئے جگہ اعلی مین اور قبور یہود یون کی اب مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اسوقت

متعین ہین تا حکم کیا حجاج نے کہ وہان ڈالا وین اور ڈالیں کہ جہان قبور یہود کے ہون واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی مان کے پاس کہ اسما بیٹی ابو بکر کی

ہین یعنے انکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسما نے یہ کہ آوین اسکے پاس یعنے اور ٹھہرین اسکے پاس اور سلام کرین اسکو پھر بھیجا حجاج نے اسما کے پاس ایلچی کو

یعنے اور کہلا بھیجا اسکی زبانی کہ البتہ آتو میرے پاس از خود والا بھیجونگا طرف تیرے اس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑ کر کہا ابو نوفل راوی نے کہ پس پھر انکار

کیا اسما نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہین آؤنگی مین تیرے پاس یہان تک کہ بھیجے تو طرف میرے اس شخص کو کہ کھینچ لیجاوے مجکو ساتھ چوٹیون میری کے کہا راوی

نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجکو پاپوشین میری ف یعنے لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ زیر سین مہملہ اور جزم ب اور زبر ت اور تشدید ی کے تثنیہ سبتیہ کا

مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اسکا اور دور کیے گئے ہون بال اسکے یعنے جیسے یہان کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ

پس لین حجاج نے پاپوشین اپنی یعنے اور پہنا انکو پھر چلا جلد جلد ہاتھ ہلاتا ہوا اتراتا ہوا یہان تک کہ داخل ہوا اسما پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجکو یعنے کیسا پایا تو نے

مجکو کہ کیا مین نے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنے تیرے بیٹے کے بسبب اعتقاد فاسد اپنے کے انکو دشمن خدا کا کہا کہا اسما نے کہ دیکھا مین نے تجکو کہ تباہ کی تو نے اسپر دنیا اسکی

کہ مار ڈالا اسکو اور تباہ کی اسنے تجھپر آخرت تیری کہ اسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہونچی ہے مجکو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنے اسکی حیات مین یا بعد مرنے

اسکے کے کہ اے بیٹے دو کمر بند والی کے ف ذات النطاقین لقب اسما کا ہے کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ انھون نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان

باندھنے کے لیے تسمہ وغیرہ بندھن بنایا تو اپنی نطاق کے دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا کمر مین باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہین عادت ہے عرب کی

عورتون کی کہ کمر بند باندھتی ہین تا بدن پر کام کرنے مین تہ بند کھل نجاوے پس یہ لقب واقع مین تو انکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کس چیز کو فضیلت

ہوگی اور حجاج نادان اس لقب کو انکے حق مین حمل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس انھون نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اسکی کہ موجب تفاخر دارین کی

تھی بیان کی ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہے اللہ کی مین ہون ذات النطاقین یعنے دو کمر بندون والی اپر ایک ان دونون مین سے پس تھی مین اٹھاتی ساتھ اسکے

طعام آنحضرت کا اور طعام ابو بکر کا واسطے محافظت کے جانورون سے ف لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کے یعنے باندھتی تھی مین اس سے دسترخوان دونون

صاحبون کے طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اسکو درخت پر بخوف جانورون کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور ایسے کمر بند در سر پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہین ہے پرواہ

عورت اُس ست ف ع یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہے اُسکے گھر مین کہ اچھی ہے لائق تعریف کے عورت کے ف ع یا واسطے باندھنے اُسکے اپنی کمر مین
اپنی ہیئت پر رہنے کے پیٹ کو پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسے کہ اب عادت عرب کی عورتون کی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمر بند چمڑے کے بنے ہوئے باندھتی ہین اور غنی ہوتی ہین
تو چاندی سونے کے کمر بند باندھتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاکو پس لیکن
بڑا جھوٹا پس دیکھا ہمنے اسکو یعنے مختار کو اور لیکن ہلاکو پس گمان نہین کرتی مین تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر کو
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتے پر ساتھ اچھی صفتوں معروف اسکی کے
اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے کہ بسبب حق گوئی کے اور حجاج کے نہ پروا کرنے کی کیونکہ یہ تو وہ جانتے ہی تھے کہ یہ سب اُن باتون کی اسکو خبر ہو پہنچیگی اور باوجود اسکے
نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اُٹھ کھڑا ہوا حجاج اسماء کے پاس سے اور نہ جواب دیا انکو نقل کی یہ مسلم نے ف ع پھر مر گئین اسماء اپنے بیٹے کے مرنے
سے بیس دن بعد اور عمر انکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی ٹوٹا تھا انکا (وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاہُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَۃِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَ
اَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ یَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ
فِتْنَۃٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَکُنْ فِتْنَۃٌ وَّکَانَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ وَاَنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِغَیْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے نافع سے
کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے یہ کہ ابن عمر کے پاس آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنے پہلے قتل ہونے انکے کے پس کہا انھون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچھ دیکھتے ہو
تم یعنے اختلاف کیا امر امامت مین اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنے اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو ف ع یعنے اور حضرت کے یارون مین سے
بھی ہو پس اسمین کچھ شک نہین ہے کہ تم اولی ہو ساتھ خلافت کے عبد الملک سے کہ جملہ امرائے اُسکے سے حجاج بن یوسف ظالم ہے ترجمہ پس کیا چیز باز رکھتی ہے تمکو نکلنے
سے ساتھ دعوی امامت اور خلافت کے اور بدلہ یعنے ظالمون کے سے پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہے مجکو نکلنے اور اقبال کرنے سے علم اس بات کا کہ خدا تعالی
نے حرام کیا ہے مجھپر خون بھائی مسلمان کا ف ح اشارہ کیا ساتھ پرہیز کرنے کے خون سے اور اختیار کرنیکے طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ
کہا ان دونون نے کہ کیا نہین فرمایا ہے خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگون سے یہان تک کہ نہ پایا جاوے فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑے ہم یعنے ہمراہ آنحضرت
کے اور خلفاء راشدین کے یہان تک کہ نہ تھا فتنہ یعنے شرک اور ہوا دین اسلام خالص خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہان تک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانون مین
اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے بسبب تزلزل دین خدا کے اور عدم ثبات امر اُسکے کے اور حاصل یہ کہ سائل کے اعتقاد مین
یہ تھا کہ قتال کیجیے اُس شخص سے کہ مخالف ہو اُس امام سے کہ اعتقاد رکھتا تھا اُسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کے حق مین یہ مناسب جانتے تھے کہ وہ ترک
کرنے قتال کو بیچ اُس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ ملک کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ
عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ ھَلَکَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْھِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّہٗ یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا
وَّائْتِ بِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئے طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہ صحابی ہین اسلام لائے مکہ مین پھر گئے اپنی قوم مین اور وہان
رہتے تھے یہان تک کہ ہجرت کی آنحضرت نے پس آئے یہ آنحضرت کے پاس خیبر مین پس ہمیشہ خدمت بابرکت مین رہتے تھے یہان تک کہ رحلت کی آنحضرت نے
اور انکا ذوالنور لقب ہے اسلیے کہ جب آنحضرت نے انکو انکی قوم کی طرف بھیجا تا دعوت کرین یعنے اسلام کی طرف بلاوین انکو کہا کہ کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ
کوئی نشانی تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور کہا خدایا بخش اسکے لیے نور پس پیدا ہوا نور انکی دونون آنکھون کے درمیان مین
کہا طفیل نے کہ ڈرتا ہون مین کہ اسکو مثلہ کہین پس پھر آوے وہ نور درمیان طرف کوڑے انکے کے پس روشن ہوتا تھا اندھیری رات مین پس گئے طفیل اور بلایا اپنی قوم کو
اسلام کی طرف پس اسلام لائے باپ انکے اور انکی ماں نہ ایمان لائین پس روایت کرتے ہین ابو ہریرہ کہ آئے یہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنے مستحق ہلاک کے ہوئے اسلیئے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالے سے اوپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نے کہ آنحضرت بد دعا کرینگے اوپر پس کہا آنحضرت ؐ نے یعنے بسبب ہونے اُنکے کے رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنے والے لوگون کے خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور لا اُنکو یعنے طرف مدینہ کے کہ آوین ہجرت کر کر یا نزدیک کر اُنکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل اُنکے طرف قبول کرنے دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابن عباس ست کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ مین عرب سے ہون یعنے اور چیز جو کہ منسوب ہوتی ہی طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان مین ہی یعنے اسلئے کہ اُترا ہی قرآن عرب کی لغت مین اور اُنکی لغت سے پہچانی جاتی ہی فصاحت و بلاغت اُسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیون کا عربی ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف ح یعنے عرب کو فضیلت ہی دنیا اور آخرت مین اور اخیر جملہ سے سمجھا گیا کہ کلام دوزخیون کا غیر عربی ہی اور یہ تین سبب محبت کے کہ اعلی تھے بیان فرما دیے اُنکے سوائے بھی کئی سبب ہین اُنسے محبت رکھنے کے کہ وہ یہ ہین کہ اُنھون نے سیکھی شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کیے انھون نے اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کے اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ ہین اسلام کے اور بسبب اُنکے فتح ہوئے شہر اور پھیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اُنکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیئے کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ

باب ہی بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہوا اللہ اُنسے سب سے ف ع ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنے فضیلت کے اور فضیلت کہتے ہین اچھی خصلت کو کہ حاصل ہو سبب اُسکے شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالے کے اور یا نزدیک خلق کے اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین مگر یہ کہ پہونچا دے طرف اول کے یعنے وسیلہ ہو اول کا پس جب کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہی یعنے فضیلت رکھنے والا تو معنے اُسکے یہ ہین کہ اُسکے لیے منزلت ہی اللہ کے نزدیک اور نہین پہونچا یا جاتا طرف فضیلت کے مگر ساتھ نقل کے رسول خدا صلعم سے یعنے یہ سمجھنا کہ فلانا شخص ذی منزلت ہی اللہ کے نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کے فرمانے سے نہ معلوم ہو ذکرہ السیوطی اور صحابی اُس شخص کو کہتے ہین کہ پایا اُسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان مین ارتداد بھی متخلل ہوا ہو جیسے کہ اشعث ابن قیس کے حق مین کہتے ہین قول صحیح تر یہی ہی پھر پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اُسکا ساتھ تواتر کے مانند ابوبکرؓ اور عمرؓ کے یا پہچانا جاتا ہی ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے صحابی کے غیر اپنے کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنے تئین کہے کہ مین صحابی ہون جسوقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عدل ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کے اور بعضون نے شرط کیا صحابی ہونے کے لیے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت ؐ کے کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکھا ہو علم اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اُسکی چھ مہینے کہے ہین لیکن دلیل تعین چھ مہینون کی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ اسمین شبہ نہین کہ غالب ہی مرتبہ اُسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اُن لوگون پر کہ نہین اکثر رہے حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوئے کسی جہاد مین اور نہین دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اُنسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل اُنکے خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کے پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر بدری پھر احد کے پھر بیعۃ الرضوان کے پھر وہ کہ اُنکو مزیت ہی اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسے ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑھی اُنھون نے قبلتین کی طرف یعنے کعبہ اور بیت المقدس کی طرف اور ایسے ہی اختلاف کیا ہی علماء نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کے حق مین کہ کونسی اُن دونون مین افضل ہین اور حضرت عائشہؓ اور فاطمہ کے حق مین اور معاویہ عدول و فضلاء اور صحابہ خیار سے ہین اور لڑائیان جو آپسمین اُنکے ہوئین تھا ہر جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکھتے تھے [illegible] اپنے کا اور بسبب اُسکے [illegible] تاویل کرتے تھے [illegible] اُن پر اور نہین نکل گیا کوئی اُنمین سے [illegible] اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اختلاف کرتے تھے مسائل

اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسی کا انمین سے غرض کہ طریقہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ زبان انکی گفتگو سے بند رکھین کہ سوائے خیر کے کچھ نہ کہین اگر کچھ
برخلاف خیر کے منقول ہو اس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ متفق علیہ) روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو ف یہ خطاب حضرت نے اپنے صحابہ کو کیا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ سبب اس حدیث کے فرمانے کا یہ تھا کہ
درمیان خالد بن ولید کے اور عبدالرحمن بن عوف کے کچھ تنازع تھا پس مراد صحابی سے اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مقاطعون سے پہلے اسلام لائے تھے
اور ممکن ہے یہ کہ یہ خطاب عام امت کو اسلیے کہ جان لیا تھا حضرت نے نور نبوت سے کہ مثل اسکے واقع ہوگا اہل بدعت مین سے ۔ و افضل خوارج مین سب منع فرمایا انکو
اس برائی سے اور شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہے اور اکبر فواحش سے ہے اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاتا ہے اور کہا
بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسی کا صحابہ مین سے کبائر سے ہے اور تصریح کی ہے بعضے ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی سبب
برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ کرے پس توبہ اسکی مقبول ہے دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالے کی بسبب برا کہنے نبی
کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک ان دونون مین سے یا بسبب سحر کے یا بسبب زندقہ کے اگرچہ عورت ہو تو نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلے توبہ کے اور کہا
اشباہ والے نے کہ تمام اسکا زین بن نجیم ہے برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی انکو کفر ہے اور اگر فضیلت دے علیؓ کو انپر تو وہ مبتدع ہے کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کے
ہے کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہو ان دونون کی خلافت کا یا ولی بغض رکھے انسے بسبب دوست رکھنے آنحضرت کے انکو اور اگر دوست رکھے علیؓ کو زیادہ انسے تو نہین ماخوذ ہوگا
بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ انکی تخصیص کی اسلیے ہے کہ وارد ہوئی ہین انکی فضیلت مین حدیثین آنحضرت کی خاص کر علیحدہ باب مین جیسے کہ آگے آویگی یا اسلیے کہ اجماع
ہوا ہے انکی حقیقت پر بخلاف خوارج کے بیچ حق عثمان اور علی اور معاویہ وغیرہ کے واللہ اعلم ف جناب قدوۃ المحققین سند المحدثین مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے
لکھا ہے بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کے ہین اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کرے منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ
فتاوی عالمگیری مین کہا (الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما العیاذ باللہ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجہہ علی ابی بکر رض لا یکون کافرا لکنہ
مبتدع ولو قذف عائشۃ بالزنا کفر باللہ) اور یہ بھی عالمگیری مین ہے (من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق فھو کافر وعلی قول بعضھم ھو مبتدع وقال بعضھم وھو مبتدع ولیس بکافر
والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر رض فی اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قال وھولاء
القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین) تمام ہوا کلام مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین ازانجملہ یہ
حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کے فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت روات اپنی کے متواتر بالمعنے ہین پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہے
بلا شبہ اور مثل ان اخبار سے کسی نے مجتہدین مین سے مخالفت نہین کی ہے بلکہ امام ابوحنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین سے ہین مقدم کرتے ہین خبر واحد کو قیاس مطلق پر
بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائے ایسی حدیثین اور یہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق مین اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی ہے ان آیتون مین (لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الخ) اور جابجے فرمایا (والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار تا قول اپنے کے (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) جنکے لیے اللہ تعالی نے
اپنی رضامندی فرمائے یہ انپر لعن کرین بلکہ انکو غاصب اور کافر جانین ان دونون باتون مین تباین کلی ہے پس انکے لعنت کرنیوالے اور برا جاننے والے مخالف قرآن کے
ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہے اور یہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہے قرآن شریف سے کہ فرمایا (وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض)
کما مر کی وغیرہ مین ہے کہ آیہ واضح تر دلیل ہے اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین کے اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہی ہین پس منکر صحت خلافت
خلفاء کے خارج ہین دائرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیہ مذکورہ کے (ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون) یعنے جنھون نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ

کو سچ نہ مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہیں یعنے کافر ہیں اسلیے کہ فاسق عرف قرآن میں آتا ہی بمعنے فاسق کامل کے وہ کافر ہی جیسے اس آیہ میں (وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ
اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ) اور یہ بھی ہی کہ صحابہ سچے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے لِلْفُقَرَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ تا قول اپنے کے ھُمُ الصَّادِقُوْنَ اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ
اللہ کہتے تھے شیعہ انکو کاذب کہتے ہیں اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی انکو کاذب کہے رد کیا اسنے قرآن کو اور مخالفت کی اسکی اور یہ کفر ہی
اور یہ بھی ہی کہ یہ فلاح پانیوالے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس کیا کہیگا تو اسکے حق میں جو کہتے ہیں انکو اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور یہ بھی ہی کہ ثنا کی ہی
حق تعالی نے انکی اپنے کلام شریف میں بہت سی کہ فرمایا (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ) تا قول اپنے کے (وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِیْمًا) پس کیا اعتقاد ہی تیرا انکے حق میں کہ جو انکو برا کہتے ہیں اور لعنت کرتے ہیں انکو اور ان آیتوں میں یہ مضمون بھی ہی کہ صحابہ آپسمیں محبت و مہربانی رکھتے تھے
اور کفار پر دشواری اور سختی کرنیوالے تھے پس جو کوئی صحابہ کو آپسمیں دشمنی رکھنے والے بے الفت جانے منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتھ انکے بغض اور غصہ کرے
انھیں آیتوں میں اسپر اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ یعنے تاکہ غصے میں لاوے اللہ بسبب انکے کافروں کو یعنے کافر انپر غصہ کرتے ہیں یہ مضمون قاضی ثناء اللہ
صاحب نے مالابد میں لکھا ہی اور بعد اسکے لکھا ہی کہ صحابہ حاملان وحی اور راویان قرآن ہیں جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کے
اسکو ممکن نہیں ہی اور آخر آیہ میں رد ہی انکا بھی کہ جو کہتے ہیں کہ صحابہ حضرت کے وقت میں تو اچھے تھے بعد آنحضرت کی وفات کے بد دین ہو گئے اسلیے کہ وعدہ مغفرت
اور اجر عظیم کا انھیں کے لیے ہوتا ہی کہ جو مرتے دم تک با ایمان اور صالح رہیں والا عیاذا باللہ جہل بہ نسبت باریتعالی کے لازم آتا ہی اور یہ بھی ہی کہ جسنے مخلفین کو اعراب
میں سے دعوت طرف جہاد کے کی باتفاق اہل سنت کے ابو بکرؓ ہیں اور شیعہ کو گنجایش انکار کی نہیں کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ تا قول
اپنے کے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہی کہ خلافت صدیقؓ کی قرآن میں اس
آیہ سے ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالا انکی دعوت یعنے بلانے سے عذاب دیا جاویگا ساتھ عذاب الیم کے پس کیا حال ہوگا اسکا کہ جو لعن کرے انکو اور نسبت
کفر کی کرے اور یہ بھی ہی کہ بہشتی ہونا انکا نصوص قطعیہ سے ثابت ہی فرمایا اللہ تعالے نے (لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ) تا قول اپنے کے (وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی)
پس انکار انکے بہشتی ہونیکا لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہ کفر ہی اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلاوے قرآن کے ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر
جاحد ہی اور رد کے کئی مرتبے ہیں ایک تو انمیں سے رد صریح ہی مثل رد کرنے اہل جاہلیت کے قرآن کو اور ایک انمیں سے رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنے کے ساتھ ایسی
تاویل کے کہ اجماع کیا ہی اہل حق نے اسکے بطلان پر مانند سند پکڑنے مانعین زکوۃ کے اور یہ دونوں قسمیں رد کی کفر ہیں بالاجماع اور اسمیں شک نہیں کہ شیعہ رد کرتے ہیں
قرآن و حدیث کو ساتھ اسی قسم اخیر رد کے پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہ بھی ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہؓ اور قذف عائشہ صدیقہؓ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سبب رفع درجات
کا جانتے ہیں اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں اور اللہ تعالے تو حضرت ابوبکرؓ کی شان میں فرماوے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا
فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ پس جب اللہ انکی یاری اور جاں نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کے بیان فرماوے دیکھا چاہیے کہ انکے برا کہنے والے خبیثوں کا
کیا حال ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے (وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ) اور یہ صاحب فضل ابو بکرؓ ہیں باتفاق اہل سنت کے پس منکر انکے فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن
عظیم کو اور فرمایا اللہ تعالے نے (وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی) یہ آیہ بھی ابو بکرؓ کی شان میں ہی اور علیؓ کی شان میں نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر
پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہی اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھے تو اسپر بوجہ احسن یہ بات ظاہر ہو جائے پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہی
یا مستحق لعنت و خذلان اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقائد نسفی میں مشکل جانا ہی کافر کہنا بسبب برا کہنے شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقوں اسلام
میں گنا ہی اور اسی طرح صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کے کافر کہنے کو پس جو کافر کہتے ہیں شیعہ کو
قول انکا موافق سلف اہل سنت کے نہیں ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کو اشتباہ ہوا بیچ اطباق یدین کے نماز میں

اور علی مرتضی کو بیچ بیع امہات اولاد کے اور جلا دینے زندیقون کے آگ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطے جنبی کے وغیرہ ذالک نظیرین اسکی بہت ہین
گویا کہ نظر ان بزرگون کی اوپر اہل قبلہ ہونے انکے کے گئی اور اوپر برے کلمہ کہنے شیعہ کے التفات نہ کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رضہ کہ مانعین زکوٰۃ کے کلمہ گوئی پر
نظر کرکر سفارش کو اٹھے اور کہا کیونکر قتال کرین ہم انسے اس حال مین کہ فرمایا آنحضرت نے (اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کہا ابوبکر نے کہ مین
قتال کرونگا انسے کہ جو فرق کرینگے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے الخ حضرت عمرؓ نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابوبکر کا قتال کے لیے پس جانا مین نے
کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوارون نے ان رافضیون کے حق مین فرمایا ہو کہ وہ ایسے خبیث نہون جیسے اسوقت کے ہین چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین
لکھا ہے (قُلْتُ وَہٰذَا فِیْ حَقِّ الرَّافِضَۃِ وَالْخَارِجِیَّۃِ فِیْ زَمَانِنَا فَاِنَّہُمْ یَعْتَقِدُوْنَ کُفْرَ اَکْثَرِ الْاَکَابِرِ الصَّحَابَۃِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَہُمْ کَفَرَۃٌ بِالْاِجْمَاعِ بِلَا نِزَاعٍ انتہی)
اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان (عَنْ عُوَیْمِرِ ابْنِ سَاعِدَۃَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ
وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِیْ مِنْہُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْہَارًا فَمَنْ سَبَّہُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا) روایت کی یہ
محاملی اور طبرانی اور حاکم نے (وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُقَالُ لَہُمُ الرَّافِضَۃُ فَاِنْ اَدْرَکْتَہُمْ فَاقْتُلْہُمْ فَاِنَّہُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیْہِمْ قَالَ یُقَرِّظُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ فِیْکَ وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ) نقل کی یہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی یون ہے (وَذٰلِکَ اَنَّہُمْ یَسُبُّوْنَ
اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ) اور اسی طرح منقول ہے انسؓ سے اور عیاض انصاری اور جابرؓ اور حسنؓ بن علی اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور
فاطمہ زہرہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرتؐ نے (مَنْ اَبْغَضَہُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اٰذَاہُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ) اور روایت کی ابن
عساکر نے (اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُہُمَا کُفْرٌ) اور روایت کی عبداللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کے (اِنِّیْ لَاَرْجُوْ
لِاُمَّتِیْ فِیْ حُبِّہِمْ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ مَا اَرْجُوْ لَہُمْ فِیْ قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور انکے بغض کا حال پہچانا جاتا ہے انکی محبت کے حال سے اسلیے کہ دونون نقیض ہین پس بغض انکا کفر ہوگا اور
یہ بھی ہے کہ تکفیر مومنین کی کفر ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسی کو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہووے نہین تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر پس
مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہے پس کافر کہنا انکا رجوع کریگا اسکے کہنے والے کی طرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہین کہ اگر کوئی کسی کو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہ وہ زندیق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئے ہین رسول
وہ حق ہے اور نہین روایت کیا یہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا انکو اسنے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس بڑا عیب اسی کو لگیگا اور
حکم زندقہ اور ضلالت کا اسپر راست و درست آویگا اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اسنے انکے اصحاب کی اور محیط
مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہین جائز ہے نماز پیچھے رافضیون کے اسلیے کہ وہ منکر ہین خلافت صدیق رضہ کے اور اسی طرح بیچ کتاب اصل محمد بن حسن کے ہے
اور خلاصہ مین ہے من انکر خلافۃ الصدیق فہو کافر اور مرغینانی مین ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب ہوا اور بدعت کے اور نہین جائز ہے پیچھے رافضیون کے الخ کہا قاضی نے
شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے (مَنْ اَبْغَضَ الصَّحَابَۃَ وَسَبَّہُمْ فَلَیْسَ لَہٗ فِی الْمُسْلِمِیْنَ حَقٌّ) اور یہ بھی کہا (مَنْ غَاظَہٗ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہُوَ
کَافِرٌ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ) اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسی کے کہا اور بیہقی نے امام اعظمؒ سے مثل اسکے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ فقہائے حنفیہ نے
اخذ کیا ہے قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظمؒ سے اور امام اعظم دانا تر ہین روافض کے حال سے اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع رفض کا ہے پس جب امام
اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی کی تو پس تکفیر انکی لعنت کرنیوالے کی انکے نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع کو کہین اور منکر اجماع کا
کافر ہے چنانچہ مشہور ہے یہ اصولیون کے نزدیک اور کہا مالکؒ نے کہ جسنے برا کہا کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ابوبکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تادیب
کیجیے (فَاِنْ قَالَ کَانُوْا عَلٰی ضَلَالٍ اَوْ کُفْرٍ قُتِلَ) تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کے قول سے ارتداد انکا سمجھا جاتا ہے اور سوائے ان دلیلون کے

اور بہت دلیلین ہین انکے کفر کی بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا سو بھی بھائی مسلمانون کی خیرخواہی کے سبب کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہو جائے اور انکے کید سے بچتے رہین اور اپنا عقیدہ خراب نہ کرین اور انسے ملاپ جلاپ نہ رکھین اور انقطاع کرین تا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الٰہی رفیق ہو انکے فضائل کی آیتین حدیثین دیکھکر تو وہ توبہ کرے اللھم اہدنا الصراط المستقیم امین رب العالمین ت پس اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سے خرچ کرے راہ خدا مین مانند کوہ احد کے سونا نہ پہونچے ثواب اسکا ثواب مد ایک انکی کو اور نہ آدھے مد کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر بھر کے اسمین جو وغیرہ آتے ہین اور اتنا ثواب انکو ملتا تھا بسبب خوش نیتی اور خوش اوقاتی انکی کے اور اس سبب سے کہ انکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تھا اور حاجتین بہت ہوتی تھین باوجود اسکے جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سے دیتے تھے ایسا ثواب پاتے تھے اور یہ حال تو انکے للہ دینے کا تھا پس دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ ثواب ملتا ہوگا انکی مجاہدی کا اور نثار کرتے جانونکا راہ خدا مین آگے رسول خدا کے اور ابتدا حدیث مین معلوم ہوا کہ یہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق مین فرمائی لیکن جانا گیا یہ کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی مبلکہ ان لوگون کے سے کہ سبقت لے گئے ہین اسلام مین اور فضل مین کہ واجب ہی تعظیم انکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا (لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ) اور روایت کی عقیلی نے ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نے (اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا وَسَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَسْتَنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ) (وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہی کہا انکے باپ نے کہ اٹھایا یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے حضرت بہت اٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے یعنے بجہت انتظار وحی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہین آسمان کے لیے پس جسوقت کہ جاتے رہینگے ستارے ف ع کہ شامل ہین آفتاب و چاند کو اور گرا جاتے رہنے ستارون کے سے تکویر اور مکدر اور معدوم ہونا انکا ہی جیسا کہ فرمایا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت ترجمہ آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اسکے لیے یعنے پھٹنا اور لپیٹنا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور مین سبب امن کا ہون اپنے اصحاب کے لیے پس جبکہ جاونگا مین اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنے فتنے اور لڑائیان اور اختلاف اور مرتد ہو جانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وہ وعدہ دیے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے جاتے رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونی انپر اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا اشارہ ہی اسمین طرف آنے شر کے وقت جاتے رہنے اہل خیر کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب انمین تھے تو بیان کر دیتے تھے انکے لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتے تھے اسمین پس جب وفات پائی حضرت نے خود رائے ہوئے لوگ اور مختلف ہوئین خواہشین نفسانی ہوئے صحابی کہ سند پکڑتے تھے ہر امر مین آنحضرت کے ساتھ قول و فعل یا دلالت حال کے پس جبکہ مفقود ہوئے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوی ہوئین تاریکیان اور ایسے ہی حال آسمان کا ہی وقت جاتے رہنے ستارون کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ

فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ اَحَدًا رَاٰى مَنْ رَاٰى اَحَدًا رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ) اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگے جہاد کرنے والے اپنی جماعت سے یعنے آپسمین کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہان یعنے جواب دینگے کہ ہان ہے ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکھی ہے ساتھ آنحضرتؐ کے پس کھولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے اُسپر یعنے بہ برکت وشوکت اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فتح ہوگی پھر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے ف ع اس حدیث مین معجزہ ہے آنحضرت کا اور فضیلت اُنکے اصحاب کی اور تابعین کی اور تبع تابعین کی یعنے قرون ثلثہ کی جیسے کہ حدیث آیندہ مین صراحۃً مذکور ہے ترجمہ نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنے اسمین لوگون مین سے لشکر پس کہینگے لشکر کے لوگ دیکھو آیا پاتے ہو اپنے مین کسی کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اُنکے یعنے ان اصحابی کی برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنے اور وقت مین اور جماعت کی طرف پس کہینگے کہ آیا ہے اُنمین وہ شخص کہ دیکھا ہو آنحضرتؐ کے اصحاب کو ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین مین دیکھنا اصحاب کا کافی ہے جیسے کہ صحابہ مین دیکھنا آنحضرت کا معتبر ہے اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکھنا کافی ہے لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسے کہ پہلی روایت مین گذرا مگر یہ کہ یہان دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا پاتے ہو اُنمین اُس شخص کو کہ دیکھا اُسنے اُسکو کہ دیکھا ہے اُسنے آنحضرت کے یارون کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا یعنے چوتھی مرتبہ پس کہا جاویگا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو اُنمین کسی کو کہ دیکھا ہو اُسکو کہ دیکھا ہو کسی کو کہ دیکھا ہو اُسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اسکے ف ع اور ایک نسخہ مین لہم ہے بدلے لہ کے یعنے واسطے اُنکے بہ برکت اُسکے اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بھی بیچ حدیث خیر القرون کے چار درجے مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھے قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت بیوقوفی اور فساد کے اُنمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سے ہے بطریق مرفوع کے (خَيْرُ النَّاسِ الْقَرْنُ الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثُ) اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے بطریق مرفوع کے (خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجئ قوم لا خیر فیہم) (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ) اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری کے قرن میرا ہے یعنے اصحاب میرے پھر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اُنکے ہین یعنے تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل ہین اُنکے یعنے تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کے لوگ اور وہ مقدار توسط کی ہے عمر اہل زمانہ سے لیا گیا ہے یہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ایسی مقدار ہے کہ نزدیک ہوتے ہین اُسمین اُس زمانہ کے لوگ اپنی عمرون مین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ اسی برس کا اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ مضبوط اور معتبر اُسمین کچھ کوئی عدد معین نہین ہے

پس قرن آنحضرت کا صحابہ مین اور تھی مدت انکی وقت رسالت سے تا آخر مرنے صحابہ کے ایک سو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور
قرن اتباع تابعین کا وہان سے لیکر قریب دو سو برس تک اور اُسوقت مین ظاہر ہوئین بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سر اُٹھایا فلاسفہ نے اور کھولین زبانین
معتزلہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے احوال اور پھیلے اختلافات اور ناقص ہونے لگے احکام سنت کے روز بروز
اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پھر تحقیق بعد ان تین قرنون کے ہوگی ایک قوم گواہی دینگے اس حال مین کہ نہین طلب کیجاویگی اُنسے گواہی ف ع
یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کرنے سے بُری ہے لیکن اشکال لاتے ہین اسپر علما کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ بہترین گواہون کا وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلے
اسکے کہ طلب کیجاوے اس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونون حدیثون کے یہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کے بُری اُس جگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا
اسکا اسلیے کہ وہان گواہی دینی پہلے طلب کے ضایع اور محمول ہے غرض پر اور اچھی اُس جگہ ہے کہ معلوم نہین گواہ ہونا اسکا پس خبر دیتا ہے کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہی
قاضی کے پاس آکر گواہی دے یا حدیث گواہی دینے کی پہلے طلب کے مبالغہ ہے بیچ اداے گواہی کے اور جلد قبول کرنیکے بعد از طلب کرنیکے جیسے کہ کہتے ہین جواد
وہ شخص ہے کہ پہلے سوال کے دے یا مراد ہے محمول اُسپر ہے کہ اہل شہادت ہوتا محمول ہے جھوٹی گواہی پر یا مراد لوگون کے حقوق مین ہے اور اچھی اللہ تعالی کے
حقوق مین سو وہ بھی عجب ہے کہ مصلحت اسکے چھپانے مین ہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہے یعنے قسم جھوٹی کھاوینگے پہلے اسکے کہ کوئی
انکو قسم دے اور قسم اُنسے طلب کرے جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے ت اور خیانت کرینگے اور امین نہ بنائے جاوینگے اور اعتماد نہ کیا جاویگا اُنپر ف اور مراد یہ ہے کہ خیانت
انکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگے اور اگر بالفرض واقع کچھ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین رکھتی ت اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے ف ع اور نذر کرنا
اسکے ترک کی بخلاف نیکون کے کہ اُنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اُنمین موٹاپا ف لفظ
سمن ساتھ زبر سین اور زیر میم کے فربہی کہ بسبب بہت کھانے اور پینے اور تنعم اور ترفہ کے پیدا ہوگی نہ یہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد فربہی سے فربہی
احوال مین ہے یعنے تکبر کرینگے اور دعوے کرینگے اس چیز کا کہ نہین ہے اُنمین قسم کمال و شرف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہے اور کہا
توربشتی نے کہ یہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ہے ساتھ امر دین کے اسلیے کہ غالب فربہون پر یہ ہے کہ نہین اہتمام کرتے اسکا کہ ریاضت مین ڈالین نفسون کو
بلکہ بڑی ہمت انکی حظوظ نفسانی اور سونا ہے اور شرح مسلم مین ہے کہ کہا علما نے کہ فربہی مذموم وہ ہے کہ قصد کر کر حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہے وہ اسمین نہین داخل اور ظاہر
ہوگئے اس سے معنے اس روایت کے إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ ت اور ایک روایت مین ہے اور قسم کھاوینگے اور نہ قسم دلائے جاوینگے یعنے قسمین کھاوینگے
بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابی ہریرہ سے یون آیا ہے کہ پھر پیچھے انکے آویگی ایک قوم کہ دوست رکھیگی فربہی کو
ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی اُنمین سے اسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اُسکی گواہی اُسکی پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے پروائی
اُسکے کا ہے امور دین مین کہ بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین کی ہوگی کہ کبھی وہ کریگا اور کبھی یہ الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ
أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ
سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ت روایت ہے عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یارون کی یعنے حالت زندگی اور موت مین اسلیے کہ وہ نیک ترین اور برگزیدہ تمھارے ہین اور
ف ح اور کیونکر نہون کہ مصاحب اور ملازم اور حاضرین درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل انکے کے ہین اور انہین سے جنہون نے کہ ملازمت اور
صحبت نہین کی دیکھنے والے جمال باکمال انکے کے ہین شیخ ابو طالب مکی رح نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفے پر پڑے ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا اور کشود کار

ہوتا تھا کہ اور دن کو جلوتوں اور خلوتوں میں نہیں ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ اُنکے لیے ہے کسی کو وہاں شرکت نہیں ہے پھر وہ لوگ کہ قریب اُنکے ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ کہ قریب اُنکے ہیں ف یعنے تبع تابعین یہ تین گروہ بہترین امت اور سردار ملت کے ہیں اور غالب اُس زمانہ میں اور اُس زمانہ کے لوگوں میں صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تھی اور مستور الحال اُنکے حکم کیے گئے ساتھ عدالت کے ہیں مگر نادر بسبب نہ معصوم ہونیکے اور بعد اُنکے امر بالعکس ہے جیسے کہ فرمایا ترجمہ پھر ظاہر اور شایع ہوگا جھوٹ اور خیانت دین و دنیا میں ف اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کے کہ اگرچہ حدوث بعضے ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور آخران قرون میں ہوا ولیکن ظہور اور شیوع اُنکا بعد اُنکے ہوا ترجمہ یہاں تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاویگا اور قسم نہیں دیجاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیا جاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اُسکو بیچوں بیچ بہشت کا یعنے چاہیے کہ بیچوں بیچ بہشت میں ہے کہ بہترین جگہوں بہشت کا ہے پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف یعنے سواد اعظم کو اور اُس چیز کو کہ اُسپر جمہور ہیں صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے اور متابعت اُنکی کرے پس داخل ہے اُسمیں محبت اُنکی اور اکرام اُنکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے یعنے جو کہ جدا ہے اور متابعت جماعت کی نہیں کرتا اور شیطان دو شخصوں سے دور ہے اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصوں کا ہے کہ مرد اور عورت اور شیطان ہیں پس ضرور ہے کہ بہکاویگا اُن دونوں کو اور جسکو خوش کرے نیکی اُسکی اور غمگین کرے اُسکو بدی اُسکی پس وہ مومن ہے ف ع یعنے علامت مومن کامل کی یہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو اگر بدی اُس سے ہو جاوے تو غمگین و ناخوش ہووے اور کہا ہے علمانے کہ یہ نشان زندگی دل کا ہے اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکھتا برابر ہے اُسکے نزدیک نیکی اور بدی حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ) اور اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ میں لکھا ہے (النسائی واسنادہ صحیح ورجالہ رجال الصحیح الا ابراہیم بن الحسین الخثعمی فانہ لم یخرج لہ الشیخان وھو ثقۃ ثبت ذکرہ الجزری) (وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے جابر سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لگے گی آگ اُس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجکو یا دیکھا ہے اُسکو کہ دیکھا ہے مجکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنے اور مراد اسلام پر ہے پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت میں ہے لیکن صحابی اور تابعی اور مسلمان وہ ہے کہ اسلام پر مرا اور یہ سوائے مخبر صادق کے اور خوشخبری دینے اُنکے کے ساتھ اُسکے معلوم نہیں ہوتا اسی جہت سے مخصوص ہوئی وہ جماعت کہ اُنکو مبشر کہتے ہیں اور چونکہ پایا آئے آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم تھے اس جناب کی صحبت سے اور روایت اصحاب سے اُنکی تسلی کے لیے فرمایا (طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ) روایت کی یہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کی یہ احمد نے بھی انس سے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے یعنے یاد کرو اُنکو سوائے تعظیم و توقیر کے اور ادا کرو حق صحبت اُنکی کا ساتھ میرے نہ پکڑنا اور نہ کرنا اُنکو مانند نشانہ کے بعد میرے کہ ڈالو اُنکی طرف تیر بدکہاوے کے اور عیب گیری کے پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہے اُنکو پس بسبب دوست رکھنے میرے کے اُنکو دوست رکھتا ہے اُنکو یا یہ معنے ہیں کہ بسبب دوست رکھنے اُسکے کے مجکو دوست رکھتا ہے اُنکو اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول آگے کے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے اُنکو پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہے اُنکو ف ع حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے اُنکو اسلیے کہ وہ دوست رکھتا ہے مجکو اور دشمن رکھتا ہے اُنکو اسلیے کہ وہ دشمن رکھتا ہے مجکو عیاذاً باللہ منہ پس حق ہے بسبب اسکے قول اُس شخص کا کہ کہتا ہے کہ جسنے برا کہا اُنکو پس واجب القتل ہوا دنیا میں جیسے کہ اوپر گذرا مذہب مالکیہ کا اور لکھا ہے علمانے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے

سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقون اسکے کے پس نشان محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اللہ کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل اور اصحاب کی ہی اور اسیطرح سمجھیے اسکو ب اور جو شخص کہ ایذا دے انکو پس تحقیق اسنے ایذا دی مجکو یعنے حکماً اور جو شخص کہ ایذا دے مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دے خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنے عذاب کریگا اسکو دنیا مین یا آخرت مین شاید کہ نکالی گئی یہ حدیث اس قول اللہ تعالی کے سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَھَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل صحاب میرے کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہی طعام مین نہین سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنے بعد سننے اس حدیث کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنے حال ہمارا یہ حسرت کھاتے ہین اوپر گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ اُنکے زمانہ مین وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی سن ایکسو دس مین ہوئی کہتا ہون کہ سنورتے ہین ہم اُنکے کلام سے اور روایتون سے اور معرفت مقامات اور حالات اُنکے سے اور اُنکے اخلاق وصفات کی پیروی کرنے سے اسلیے کہ اعتبار ان چیزون کا ہی نہ ذاتون اُنکے کا ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف ع یعنے اپنی اسناد سے اور اسی طرح روایت کیا اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند مین انس سے مرفوع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے ابو موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی اصحاب میرے مین سے کہ مرے کسی زمین مین مگر کہ اٹھایا جاویگا وہ قبر سے اس حال مین کہ کھینچنے والا ہوگا اُس زمین والون کا بہشت کی طرف اور سبب روشنی کا ہوگا اُنکے لیے یعنے ہادی ہوگا اُنکا روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سر اسکا یہ ہی لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے کہ اسمین ذکر صحابہ کا ہی اور مصابیح مین اس باب مین ذکر کی ہی اور مولف نے ذکر اسکا وہان مناسب دیکھا الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھو تم اُن لوگون کو کہ برا کہتے ہین میرے صحابیون کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمھارے اس فعل بد پر ف ع اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ لعنت اُنکی پھرتی ہی انھین کیطرف اسلیے کہ وہ اہل شر وفتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سے کہ مستحق ہین رضا ورحمت کے اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین نہ ذات پر تو قریب باحتیاط ہو ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی خطیب نے اور روایت کی عدی نے ابن عائشہ سے مرفوع (اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ) اور حدیث مرفوع مین ہی (یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ) اور ایک روایت مین ہی (یَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَھْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ) یہ روایت صواعق محرقہ مین ہی اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنے روافض کے بعضے صحابہ کو اور برا کہنے خوارج کے بعض اہل بیت کو یہ ہی کہ جب منقطع ہوے اُنکے اعمال اُنکے سبب مرنے کے تو چاہا اللہ تعالے نے کہ ہمیشہ رہے اُنکے لیے ثواب واسطے بڑھنے درجے جنت کے اور اُنکے دشمنون کو عذاب شدید ہو (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہی عمر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پوچھا مین نے اپنے پروردگار سے اختلاف صحاب اپنے سے پیچھے میرے یعنے یہ جو اختلاف کرینگے آپسمین فروع شرایع مین بعد میرے اسمین کیا

حکمت ہی پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف میرے کہ اے محمد بلاشبہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستارون کے ہین آسمان مین ف ع یعنے بیچ ظاہر کرنے ہدایت اور
باطل کرنے ضلالت کے مانند ستارون کے ہین کہ جیسے ستارون سے راہ بر و بحر کی معلوم ہوجاتی ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) ویسے ہی
انسے راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بُری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضے اُن ستارون مین سے قوی تر اور روشن تر ہین بعضے سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہی یعنے اور
اسی طرح واسطے ہر ایک کے اصحاب مین سے نور ہی بقدر استعداد اُسکی کے پس جس شخص نے کہ لیا کچھ اُس چیز سے کہ وہ اس چیز پر ہین اختلافات اپنے سے بیچ مسائل
علم و فقہ کے پس وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہین ف ع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف امامون کا رحمت ہی امت کے لیے کہا طیبی نے کہ مراد اس سے
اختلاف فروع مین ہی نہ اصول مین جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہ ہی کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین
ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا او پر اختلاف کرنے بعضے صحابہ کے بعض سے خلافت و امارت مین کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ اختلاف
خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کے سے تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سے نہ غرض دنیوی سے کہ صادر ہوتا ہی حظ نفسانی سے پس یہ اختلاف بادشاہون
کا سا نہ تھا ترجمہ کہا عمرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستارون کے ہین یعنے پس پیروی کرو تم ان سب کی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر
ہو پس ساتھ جس کسی کے اُنمین سے پیروی کروگے راہ پاؤگے نقل کی یہ رزین نے ف ع ح جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ولکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کے
ہی کہ نزدیک اُسکے ہی باوجود تفاوت مراتب اسکے کے اور اس معنی سے کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت و دین کا اسکے پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ حدیث
اصحابی کالنجوم الخ کے کلام کیا ہی علما نے چنانچہ ابن حجر نے تقریر طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف واہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم سے کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن
ذکر کیا بیہقی سے کہ اُسنے کہا کہ حدیث مسلم سے بعض معنے اسکے سمجھے جاتے ہین اور مراد حدیث مسلم سے یہ حدیث آنحضرت کی ہی (اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةُ السَّمَآءِ) باب مناقب
ابی بکر باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ
صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ
لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابوسعید خدری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق
بہت عطا کرنیوالے لوگون مین سے مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالے اُنمین سے بسبب میرے اپنی صحبت مین یعنے دوام ملازمت اپنی مین ساتھ لگائے رکھنے نفس اپنے
کے میری خدمت مین اور اپنے مال مین یعنے خرچ کرنے مال اپنے مین میری راہ مین ابوبکرؓ ہین اور نزدیک بخاری کے ابابکر واقع ہوا ہی اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست
خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو ایسا دوست ولیکن برادری بسبب مسلمانی کے ہی اور محبت اسکی باقی اور ثابت ہی ف ح خلیل خلت سے ہی ساتھ پیش خ کے یعنے
صداقت و محبت متخلل کے یعنے در آنیوالے اندر قلب محب کے کہ واجی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنے اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑون مین کوئی دوست
خلق مین سے باین صفت کہ محبت اسکی میرے دل کے اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میرے سر پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کے ہی لیکن نہین
ہی میرے لیے محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ و تعالیٰ دوست رکھنا میرا خلق کو اوپر ظاہر دل میرے کے ہی اور آگاہ نہین میرے سر پر سوائے حق تعالیٰ کے اور یا خلیل خلت
سے ہی ساتھ زبر خ کے یعنے حاجت کے یعنے اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اُسپر اپنے مہمات مین تو ابوبکر کو پکڑتا مین
ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کی طرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنے اقرب اور انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے لیکن
محدثین نے علم کیا ہی کہ معنے اول اوجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد مین کوئی کھڑکی یا روزن دیوار مین مگر کھڑکی کہ ابوبکر کی کہ دیوار مین ہی ف خوخہ
ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کے درمیان اُنکے روزن کہ چھوڑا جاوے دیوار مین تا روشنی گھر مین آوے یعنے روشندان اور بعضون نے کہا کھڑکی کو کہتے ہین اور
جو گھر کہ ملے ہوے مسجد شریف سے تھے اُنمین کھڑکیان تھین کہ اُنمین سے مسجد شریف مین آتے تھے یا روزن تھے کہ اُنمین سے مسجد مین نگاہ کرتے تھے کہ آنحضرت

ف ع ترجمہ اور بسبب ستارون کے وہ راہ پاتے ہین ۱۲
ف ح یعنی اصل ... ابوبکر و عمر ... غزالی

مسجد مین آئے یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرت نے کہ تمام کھڑکیان یا روزن بند کر دیئے جاوین مگر کھڑکی یا روزن ابو بکر کا از راہ تکریم و تفضیل اُنکے کھلا رہے اور یہ تھا
آخر خطبہ مین جو آنحضرت نے پڑھا کہ اُسمین کنایہ ہو ساتھ خلافت صدیق کے اور روکنا گفتگو اورون کا اس باب مین اور جب لوگون نے کلام کیا اس باب مین تو فرمایا حضرت
نے کہ مین نے یہ کام اپنی طرف سے نہین کیا ہو مگر بامر خداعز وجل کے اور ایک روایت مین آیا ہو کہ عمرؓ نے درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چھوڑ دین کہ
دیکھ لیا کرین آنحضرت کو اُسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چھوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کے ہوت اور ایک روایت مین یون ہو کہ اگر ہوتا مین
پکڑنیوالا دوست کسی کو سولے رب اپنے کے تو البتہ پکڑتا مین ابو بکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ
شرح صحیح بخاری کے کہا کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطریق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کے کہ ابو بکر رضہ کے باب مین آئی ہو از انجملہ
حدیث سعد بن وقاصؓ کی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے دروازون کے کہ جانب مسجد کے تھے مگر دروازہ علیؓ کا کھلا رکھا روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہو اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین ساتھ نقل ثقات کے کہ صحابہ جمع ہوے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا
آپ نے ساتھ بند کرنے اصحاب کے دروازون کے اور کھلا رکھا دروازہ علی کا فرمایا آنحضرت نے کہ مین نے نہین بند کیے ہین اور نہ کھلا رکھا ہو بلکہ خدا نے بند کیے
اور کھلا رکھا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے دروازون کے سولے دروازہ علی کے اور اسی طرح روایت کی احمد اور نسائی نے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا شیخ
ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثون مین سے لائق حجت کے ہو خصوصًا کہ قوت پائی ہو بعض نے اُنمین سے ساتھ بعض کے اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہو
اس حدیث پر کہ وارد ہوئی علیؓ کی شان مین ساتھ وضعی ہونے کے اور کلام کیا ہو اسکے بعض طرق مین بسبب مخالف ہونے اُسکے کے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی
ہین ابو بکر رضہ کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہو اسکو روافض نے اُنکے مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ حکم کرنے اُسکے کے ساتھ وضعی ہونے اس
حدیث کے بمجرد توہم معارضہ اُسکے کے ساتھ حدیث ابو بکرؓ کے اور کہا کہ حدیث علی رضہ کے طرق کثیرہ ہین بعضی اُنمین سے حد صحت کو پہونچی ہین اور بعضے مرتبہ حسن کو اور
معارضہ درمیان حدیث علی اور اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو ابو بکرؓ کی شان مین نہین ہو اور وجہ توفیق کی یہ ہو کہ حکم ساتھ بند کرنے اور دروازون کے اور کھلے رہنے
دروازہ علی کے اول امر مین تھا وقت بنانے مسجد کے اور تھا حضرت علیؓ کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتے تھے اور نکلتے تھے اُسمین سے اور صحت کو پہونچا ہو آنحضرت
سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی اجنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتھ بند کرنے کھڑکیون کے سولے کھڑکی ابو بکرؓ کے آخر امر مین تھا آنحضرت کے مرض مین کہ باقی
رہے تھے آنحضرت کی وفات مین دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہو کہ وارد ہوا ہو کہ جب حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے دروازون کے سولے
دروازہ علیؓ کے آئے حمزہ بن عبد المطلب بعد اُسکے کہ ظاہر ہوا اُنسے امتثال امر مین کچھ توقف اور اُنکی آنکھین دُکھتی تھین اور پانی جاتا تھا اُنسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکال دیا
آپ نے اپنے چچا کو اور رہنے دیا اپنے چچا کے بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے چچا میرے حکم کیا گیا مین ساتھ اسکے اور مجکو اسمین کچھ اختیار نہین پس ذکر کرنے
حمزہ کے سے اس قضیہ مین جانا گیا کہ یہ مقدم تھا اسلیے کہ حمزہؓ غزوہ احد مین شہید ہوے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابو بکرؓ کو دوست ولیکن ابو بکر میرے بھائی ہین اور یار میرے ف ح ب اور احمد کی روایت مین
ہو اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ) اور ابو یعلی کے مسند مین ہو ابن عباس سے ابو بکر صاحبی و مونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نے
کہ بیچ قول حضرت کے سد وا کے دلیل ہو اوپر قطع طمع تمام لوگون کے خلافت سے سولے ابی بکرؓ کے ت اور تحقیق دوست پکڑا ہو اللہ نے تمھارے صاحب کو کہ
عبارت ہو اُنکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح پہلی حدیث سے دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے
دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہو مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہو یحبہم و یحبونہ سے ہو کہ او در عشق صادق است

بر سر نفس معشوق عاشق آمدہ است؂ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تھے اور حبیب اس محب کو کہتے ہین کہ مرتبہ محبوبیت کو پہونچے اور بعض خلت کو
اعلے و اخص رکھتے ہین اور آنحضرت کو جامع کہتے ہین درمیان مرتبہ محبت و خلت کے اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور کامل تر رکھتے ہین خلت ابراہیم سے کذا
قال العراقی اور حدیث دلیل ظاہر ہے اسپر کہ ابوبکر ہین افضل صحابہ مین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَ
اَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا) اور روایت
ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت مین کہ بلا واسطے میرے ابابکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنے بھائی کو یعنے عبدالرحمن
کو تاکہ حکم کرون مین نامہ کے لکھنے کا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یعنے خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کے اور ڈرتا ہون یہ کہ کہے کہنے والا
کہ مین مستحق ہون واسطے خلافت کے حالانکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر رضہ کے اور کوئی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا
اللہ تعالے اور مومن مگر ابوبکر رضہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کے واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجاے انا ولا کے یعنے مین لائق تر ہون ساتھ خلافت کے
اور نہین مستحق ہے اسکا غیر میرا ف؂ اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا کہ یہ روایت اجود ہے اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف خلافت ابوبکر رضہ کے بعد آنحضرت کے
اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہین حضرت علی رضہ کی خلافت پر اور وصیت کرنے کا انکے حق مین محض باطل ہے کچھ اصل اسکی نہین باتفاق مسلمانون کے اور اول جو جھٹلایا
انکو علی رضہ نے جھٹلایا ہے جس وقت کہ پوچھے گئے کہ کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے کہ نہین وہ قرآن بیچ فرمایا علی رضہ نے کہ نہین میرے پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر انکے
پاس نص ہوتی تو فرماتے ہے (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کے پاس ایک
عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز مین یعنے کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اس عورت کو کہ اور وقت آوے طرف آنحضرت کے
یعنے تاکہ دیوین اسکو کچھ یا جواب دین اسکی بات کا کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ اگر آؤن اور نہ پاؤن آپ کو یعنے اور شاید کہ مکان اسکا دور تھا
مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نہ پانے آنحضرت کے انکی موت کو ف؂ ظاہر یہ عورت آنحضرت کے ایام وفات کے قریب آئی
تھی ت فرمایا آنحضرت نے پس اگر نہ پاوے تو مجکو پس آ تو ابوبکر کے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف؂ ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت
ابی بکر رضہ کے بعد آنحضرت کے لیکن نص قطعی نہین ہے اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت و منقبت انکے کے اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنے پر
کسی جانب مین نہین ہے اور صحت خلافت ابی بکر رضہ کی باجماع صحابہ کے ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات
کیا ہے واللہ اعلم اور روایت ہے سہل ابن ابی حثمہ سے کہ کہا بیچے ایک اعرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علی رضہ نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت
کے پاس اور پوچھ انسے کہ اگر آؤن مین آپ کے پاس وقت وفات آپ کی کے تو کون ادا کریگا قیمت انکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابوبکر رضہ پس پھر کر آیا وہ اعرابی علی رضہ کے پاس
اور خبر دی انکو پس کہا علی رضہ نے کہ پھر جا اور پوچھ انسے کہ اگر آؤن مین ابوبکر رضہ کے پاس وقت انتقال انکے کے تو کون ادا کریگا اسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کے پاس
اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر رضہ پس کہا علی نے کہ پوچھ عمر کے بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عثمان رضہ پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور
پوچھ انسے کہ اگر آؤن مین عثمان کے پاس وقت انتقال انکے کے تو کون ادا کریگا اسکو پس پوچھا اعرابی نے فرمایا آنحضرت نے کہ جب مر جاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکے
تو تو مر جا یہ روایت کی یہ اسمعیل نے اپنے معجم مین (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عمرو بن العاص
سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کے ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہ نام ایک زمین کا ہے کہا پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنے پہلے

سفر کے یا بعد اسکے پس کہا مین نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہی طرف آپ کے ف ع یعنے اُن لوگون مین سے کہ موجود ہین آپ کے زمانہ مین یا مراد ہین اُنسے لشکر والے اور یہ اسلیے ہی کہ سبب اُنکے سوال کا یہ تھا کہ جب انکو لشکر کا امیر کر کر بھیجا بعد اُنکے پہونچنے کے اُنکی کمک کے لیے ابوعبیدہ بن الجراح کو بھیجا ساتھ دو سو بزرگون کے انصار و مہاجرین مین سے کہ ابوبکر و عمر بھی اُنہین سے تھے لیکن امامت عمرو ہی کرتے رہے پس فتح ہوئی مسلمانون کی اور کافر بھاگے اُسوقت عمرو بن العاص کے خیال مین یہ آیا کہ مین مقدم ہون مرتبہ مین اُنسے کہ میرے ساتھ انکو بھیجا پس جب پھر کر آئے تو آنحضرت سے یہ پوچھا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع اُنکی منقطع ہو گئی لیکن موید ہی احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت کے اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا کہ ت فرمایا عائشہ یعنے وہ محبوب تر ہین لوگون کی طرف میری عورتون مین سے کہا مین نے مردون مین سے یعنے سوال میرا اُنسے ہی یا تقدیر یہ ہی کہ مردون مین سے کون بہت محبوب ہی طرف تمہارے کہا فرمایا باپ اسکا یعنے ابوبکر کہا مین نے پھر کون بہت محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نے اور مردون کو یعنے بعد اور سوالون میرے کے پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سے بسبب خوف اسکے کہ گردانین آپ مجکو بیچ آخر لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے مطلق یا آخر ان لوگون کے کہ پوچھون مین انکو اگر پوچھا مین آپ سے (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سے کہ بیٹے ہین علیؓ کے غیر فاطمہ زہراؓ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے کہ علی ہین کہ کون لوگون مین سے بہتر ہی بعد آنحضرت کے کہا علیؓ نے ابوبکرؓ بہتر ہین کہا مین نے پھر کون ہی کہا عمرؓ اور ڈرا مین کہ کہین عثمانؓ یعنی نہ پوچھا مین نے کہ بعد عمرؓ کے کون بہتر ہی بخوف اسکے کہ عثمانؓ کو افضل فرمائینگے پس عنوان سوال سے عدول کر کر یون کہا مین نے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علیؓ نے کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ اُنھون نے ازراہ تواضع کے فرمایا والا وقت اس سوال کے سب لوگون سے وہ بہتر تھے اسلیے کہ یہ ذکر عثمان کے قتل ہونے کے بعد کا ہی (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم یعنے صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہین کرتے تھے ہم ساتھ ابی بکرؓ کے کسی کو یعنے صحابہ مین سے بلکہ انکو فضیلت دیتے تھے اوروں پر پھر ساتھ عمرؓ کے برابر نہین کرتے کسی کو پھر ساتھ عثمانؓ کے پھر چھوڑ دیتے تھے ہم اصحاب آنحضرتؐ کو کہ نہین فضیلت دیتے ہم درمیان اُنکے ایک کو دوسرے پر نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد آپسمین فضیلت دینا مثل اُنکے کا ہی کہ ایک طرح کی صحابہ کو آپسمین فضیلت نہ دیتے تھے ایک کو دوسرے پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علما صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کے مراد ہی اور اہل بیت پس وہ اخص ہین اُنسے اور حکم اُنکا مغائر ہی اُنکے پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنے علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کے کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نے کہ مراد ابن عمر کی بڈھے اور مسن ہین اصحاب مین سے کہ جب کوئی امر در پیش آتا تو مشورہ کرتے آنحضرت اُنسے اور حضرت علی آنحضرت کے زمانہ مین جوان و نو عمر تھے والا اُنکی فضیلت کا بعد ان ذکر کیے گیون کے کوئی منکر نہین اور یہ بھی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کے بے شبہہ جیسے کہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علما صحابہ کو فضیلت ہی اوروں پر ت اور بیچ روایت ابی داود کے ہی کہ کہا ابن عمر نے تھے ہم کہتے اس حال مین کہ آنحضرت زندہ تھے بہتر امت آنحضرت کے بعد آنحضرت کے ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم ف ح اور امام احمد ابن عمر سے لائے ہین کہ کہا تھے ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جانتے بہترین لوگون کا ابوبکر کو پھر عمر کو اور کہا پھر علی پس تحقیق دیے گئے ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تین مین سے میرے لیے ہو تو بہتر جانون مین دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نے اُنسے اپنی بیٹی کا کہ فاطمہؓ ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کے لیے اُنسے اولاد اور بند کیے دروازے سب کے سوائے دروازہ علی کے اور دیا انکو نیزہ اپنا روز خیبر کے اور نسائی نے روایت کی کہ پوچھے گئے ابن عمر کہ کیا کہتے ہو بیچ حق عثمان اور علی کے پس بیان کی یہ حدیث بعد اسکے کہا مت پوچھ حال علی رضہ کا

اور قیاس نہ کرو کسی کو انپر بند کیے دروازے سب کے سوائے دروازہ انکے کے کذا ذکر الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر
ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ رواہ الترمذی) روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کسی کے
لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ اتارا ہی ہمنے اسکا یعنے جو تھا تون یا زیادہ سوائے ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے نزدیک ہمارے نعمت دین کی ہی
کہ بدلا دیگا اسکو خدا تعالے عوض اس نعمت کے دن قیامت کے ف ع یعنے بدلہ کامل کہا بعضون نے کہ مراد ید سے نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد
کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیے اور احتمال ہی کہ مراد اس نعمت ید سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسے کہ اشارہ ہی طرف اسکے اس آیہ مین (وسیجنبہا الاتقی الذی
یوتی مالہ یتزکی الی آخرہ) اور نہین نفع دیا مجکو کسی کے مال نے مانند مال ابی بکر کے ف ح کہ جو کچھ کہ گھر مین رکھتے تھے خدمت بابرکت مین لے آئے اور گھر مین کچھ نچھوڑا
اور ذو الخلال ساتھ تیرہ نون کے لقب ابوبکر کا ہی کہ جب تمام مال راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائے تکمون کے خلال یعنے کانٹے لگائے ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوائے خدا کے دوست حقیقی نہین رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع
کتاب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہین نفع دیا مجکو کسی مال نے کبھی اسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا
مگر ملک آپکی اور موافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرت حکم کرتے ابوبکر کے مال مین
جیسے کہ حکم کرتے اپنے مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کین ابوبکر نے آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہین کہ اسلام لائے ابوبکر اس حال مین کہ انکے لیے
چالیس ہزار درہم تھے سب خرچ کیے آنحضرت کے عہد مین فی سبیل اللہ اور عروہ سے ہی کہ کہا آزاد کروالئے ابوبکر نے سات بردے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ
کی راہ مین انمین سے بلال اور عامر بن فہیرہ تھے (وعن عمر قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی) اور روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنے نسب وحسب مین اور افضل ہمارے ہین یعنے عمل مین اور کرنے بھلائیون مین اور بہت پیارے ہمارے ہین طرف رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی)
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کے کہ تو یار اور مصاحب میرا ہی غار مین اور یار و مصاحب میرا ہی
حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنے دنیا اور آخرت مین یار و ہمراہی میرا ہی اور غالبا کہ یار غار جو کہتے ہین اسی جگہ سے کہتے ہین اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہی کہ
قریب مکہ کے ہی آنحضرت ہجرت کر اول وہین جا کر چھپے تھے اور یہی مراد ہی اس آیہ مین (ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا) پس معنے یہ ہین
کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہی کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہی مفسرون کا کہ مراد صاحب سے اس آیت مین ابوبکر ہی ہین اسلیے کہا ہی علما نے کہ جو
کوئی انکار کرے صحبت ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر انکے کے مانند عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ وغیرہم کے (وعن عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہی واسطے اس قوم کے کہ انمین ابوبکر ہون یہ کہ امامت کرے اس قوم کی غیر ابوبکر کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہی ف ع اور اسی کے حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر انکا ہو اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہین سب صحابہ سے پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا
انکا خلافت کے لیے اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کے چنانچہ اسلیے سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو امر دین ہمارے
مین یعنے امام کیا نماز مین کون ہی کہ تمہین پیچھے ڈالے تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنے خلافت مین (وعن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق
ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقتہ یوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک فقلت

مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَہْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَہُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُہٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہے عمرؓ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدق کرین ہم یعنے راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ تصدق
کرنے کے نزدیک میرے مال کثیر کو یعنے اتفاقاً اُسوقت مین بہت سا مال میرے پاس تھا پس کہا مین نے کہ آج کے دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکر سے اس امر
خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اُنپر ایک دن یعنے دونون مین سے کہا عمرؓ نے پس لایا مین آدھا مال اپنا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کسقدر باقی رکھا تو نے اپنے اہل و
عیال کے لیے پس کہا مین نے کہ باقی چھوڑا مین نے اپنے اہل وعیال کے لیے مانند اسکے کہ لایا ہون مین یعنے آدھا لایا ہون مین آدھا باقی رکھا اور لائے ابوبکر
جو کچھ کہ تھا انکے پاس ف اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہے کہ فرضاً آدھا مال عمرؓ کا زیادہ تھا اس چیز سے کہ ابوبکر لائے لیکن چونکہ جو کچھ رکھتے تھے سب لے آئے فضیلت اُنکی عمرؓ
پر باقی رہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہے افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے ابوبکر کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل وعیال کے لیے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ باقی چھوڑا ہے
مین نے اُنکے لیے خدا کو اور رسول خدا کو ف یعنے خدا اور رسول کی رضا چھوڑی ہے یا یہ معنے ہین کہ کچھ مال مین سے باقی نہین چھوڑا ہے مین نے فضل خدا کا اور رزاقیت
اسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اُنکے لیے بس ہے اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تھا آدھے مال عمرؓ کے سے تو کچھ شبہ نہین ہے اُنکی افضلیت مین اگر کم بھی ہو تو خرچ کرنا کل
کا افضل تھا ت کہا مین نے کہ سبقت نہین لیجا سکنے کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے ف یعنے آج کہ باوجود موجود ہونے
سبب سبقت کے سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اُنپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دونون کے لیے ما بینکما کما بین
کلمتکما یعنے فرق درمیان تمہارے بیچ فضل کے ایسا ہے کہ جیسا درمیان قول تمہارے کے ہے کہ مذکور ہوا (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ ابوبکرؓ حاضر ہوئے آنحضرتؐ کے پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے
انکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہے آگ دوزخ سے پس اس روز نام رکھے گئے یعنے لقب دیے گئے ابوبکر عتیق نقل کی یہ ترمذی نے ش ع وجہ تشبیہ عتیق کی اور بھی علما
نے بیان کی ہے کہ عتیق بمعنے حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کے بھی آتا ہے لیکن حدیث مین صریح آگیا ہے کہ عتیق بمعنے آزاد کیے گئے کے آگ سے ہے اور
ایسی ہی اور روایت مین آیا ہے (قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ) اور نام اُنکا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن
عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جاکر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مین ملتا ہے اور حاضر ہوئے یہ آنحضرتؐ کے ساتھ تمام مشاہد
مین اور نہین جدا ہوئے آنحضرتؐ سے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردون مین اول یہی اسلام لائے ہین اور تھے یہ سفید رنگ دُبلے خفیف رخسارون کی
خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھین بلند پیشانی اور انکے مان باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی کے لیے حاصل نہین ہوئی اور پیدائش
انکی مکہ مین ہے سال فیل کے دو برس اور چار مہینے بعد اور مرے مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب اور عشا کے
اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دین انکو بیوی انکی اسما بنت عمیس غسل دیا انکو اسما نے اور نماز پڑھی اُنپر عمر بن الخطاب نے اور رہی خلافت
انکی دو برس اور چار مہینے اور روایت کی اُنسے خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور نہین روایت کی گئی اُنسے حدیث مگر تھوڑی بسبب قلت مدت انکی کے بعد آنحضرتؐ کے
(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَہْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَہْلَ مَکَّۃَ حَتّٰی اُحْشَرَ
بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول ان شخصون کا ہون کہ پھٹے گی اُنسے زمین یعنے قبرون
سے جو لوگ اٹھینگے انمین سے اول مین ہی اُٹھونگا بعد میرے ابوبکر بعد انکے عمرؓ کہ ایک حجرے مین حضرت کے ساتھ مدفون ہین پھر آؤنگا مین بقیع کے مدفونون کے
پاس پس اُٹھائے اور جمع کیے جاوینگے ساتھ میرے پھر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا یہان تک کہ جمع کیا جاؤنگا مین درمیان مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی
درمیان اہل مکہ اور مدینہ کے محشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگے اہل مکہ کا بقیع مین ہونگے یہان تک کہ جمع ہون پھر متوجہ ہونگے طرف محشر کے کہ وہ زمین شام کی ہے

پس جمع ہونگے وہاں ساتھ تمام خلائق کے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول من یدخل الجنۃ من امتی رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا ف اور یہ شب معراج میں تھا یا اور وقت کہ بہشت میں جاتے تھے پس دکھایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہونگی اس سے امت میری پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہوں میں کاش کہ ہوتا میں ساتھ آپکے تا دیکھتا میں طرف اس دروازہ کے پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہو اے ابوبکر تو اول ان شخصوں کا ہے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت میں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے پس دیکھیگا تو دروازہ اسکا اور داخل ہوگا سب کے پہلے یا یہ مراد ہے کہ بہشت کے دروازہ دیکھنے کی کیا آرزو کرتا ہے تو تیرے لیے ایسی چیز ہے کہ اعلے اور افضل ہے اس سے اور وہ در آنا تیرا ہے ساتھ میرے بہشت میں اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں امت میں واللہ اعلم کیسے ہی سبقت ہے انکو بیچ دخول جنت کے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن عمر ذکر عندہ ابوبکر فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدہا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی حجرہ ونام فلدغ ابوبکر فی رجلہ من الجحر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک یا ابابکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاہدتہم علیہ فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فقال لی اجبار فی الجاہلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی رواہ رزین) روایت ہے عمر سے کہ ذکر کیے گئے انکے نزدیک ابوبکر پس روئے عمر اور کہا دوست رکھتا ہوں میں کاش کہ عمل میرے تمام عمر کے مانند عمل ابی بکر کے ہوتے بیچ ایک دن کے دنوں عمر انکے سے یعنے بیچ زمانہ حیات آنحضرت کے یا مانند عمل ایک رات انکے کے ہوتا راتوں انکی سے یعنے بیچ اوقات حیات آنحضرت کے اسپر رات ابوبکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اسمین ابوبکر نے ساتھ آنحضرت کے طرف غار کے پس جبکہ پہونچے آنحضرت ابوبکر طرف غار کے یعنے اور چاہا آنحضرت نے جانا اسمین کہا ابوبکر نے قسم ہے خدا کی نہ داخل ہو تم غار میں یہانتک کہ داخل ہوں میں پہلے آپ کے اسلیے کہ اگر ہو اسمین کچھ یعنے موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سے مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے تو پہونچے مجکو ضرر اسکا نہ آپکو پس داخل ہوئے ابوبکر غار میں پہلے آنحضرت کے پس جھاڑا اسکو ابوبکر نے اور پایا بیچ ایک جانب غار کے کئی سوراخ پس پھاڑا ابوبکر نے تہبند اپنا اور بند کیا سوراخوں کو تہبند کے چیتھڑوں سے اور باقی رہے ان سوراخوں سے دو سوراخ پس دیدیئے انمین دونوں پاؤں اپنے مانند لقمہ کے منہ میں یعنے جبکہ تہبند میں سے کچھ ان سوراخوں کے اندر بھرنے کو نہ بچا تو دونوں پاؤں اڑا دیئے تاکہ کوئی موذی جانور کی نہ رہے پھر کہا ابوبکر نے آنحضرت کو کہ آئیے پس داخل ہوئے آنحضرت اور رکھا سر مبارک اپنا گود میں ابوبکر کے اور آرام کیا ف پس سونا عالم کا عبادت ہے جیسے کہ سونا ظالم کا عبادت ہے ساتھ دو اعتباروں مختلف کے ت پس کاٹے گئے ابوبکر بیچ پاؤں اپنے کے سوراخ سے یعنے سانپ نے کاٹا انکے اور نہ ہلے ابی بکر واسطے خوف اسکے کہ جاگ اٹھیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس گرے آنسو ابوبکر کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر یعنے پس بیدار ہوئے اور دیکھا روتا ابوبکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو اے ابوبکر کہا ابوبکر نے کہ کاٹا گیا میں فدا ہوں تجپر ماں باپ میرے پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے اسکو ابوبکر یعنے درد و ایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابوبکر پر اور ہوا یہی سبب موت ابی بکر کا ف آخر عمر میں کہ سانپ کے زہر کے اثر سے مرے پس حاصل ہوئی انکے لیے شہادت فی سبیل اللہ اس حالت میں کہ رفیق تھے آنحضرت کے غار میں اور یہ ایسا تھا کہ جیسے حضرت کو بیچ خیبر کے بکری میں زہر دیا تھا اور وقت

وفات کے اسکا اثر ظاہر ہوا ت اور ایسے دن ابی بکر کا کہ آرزو رکھتا ہون کہ عمل تمام عمر میرے کے مثل عمل اس روز کے ہون وہ دن ہے کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نے مرتد ہوئے بعضے عرب اور کہا کہ نہین دینے کے ہم زکوۃ ف ح یہ کہنا بطور انکار کے تھا کہ منکر ہوئے وجوب زکوۃ کے یا ترک کیا اسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہے کہا بعضے علما ہمارے نے کہ جسکو کہا جاوے کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہے نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہے ت پس کہا ابو بکر نے اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کے پاؤن باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا مین انپر بیچ اسکے لینے پر یا بسبب نہ دینے اسکے ف ع مراد عقال مین سے زیر سے رسی ہے کہ باندھا جاتا ہے اس سے اونٹ جو لیا جاتا ہے زکوۃ مین اسلیے کہ اونٹ کے مالک پر سپرد کرنا اونٹ کا ہے اور واقع ہوتا ہے قبض ساتھ باندھنے کے اور بعضون نے کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری ہے کی عقال کے دونون معنے آئے ہین اور مشہور معنے اول ہین یعنے رسی مذکور اور قاموس معنے ثانی کے لایا ہے اور کہا کہ یہی مراد ساتھ قول ابی بکر کے (لو منعونی عقالا) اور ایک روایت مین عناقا بھی آیا ہے یعنے بکری کے بچے کہ پورا برس روز کا نہ ہو ت پس کہا مین نے انکی خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگون سے اور نرمی کرو ساتھ انکے پس کہا مجکو آیا تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تھا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنے ایام اسلام مین اور بیچ احکام اسکے ف ع حضرت ابو بکر نے نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر کی ہے با وجودیکہ آیا ہے کہ حضرت علی بھی ساتھ عمر کے شریک تھے اس امر مین لیکن کچھ خیال نہ کیا انھون نے اسکا ت تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنے پس نہین پہونچ سکتے ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور ہے ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنے بموجب قول اللہ تعالے کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رض

باب ہے بیچ بیان مناقب عمر رض کے ف ح مناقب عمر کے بہت ہین اور بس ہے انکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالے نے دین کی بسبب انکے ساتھ قبول کرنے دعا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے اعلے اور افضل یہ ہے کہ الہام کیے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور ڈالا جاتا تھا انکے دل مین حق اور موافق پڑتی تھی راے انکی ساتھ وحی اور کتاب کے اور راے انکی دلیل حقیت خلافت صدیق ہے جیسے کہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سے کہا تھے عمر اپنی عقل سے کہتے ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ اسکے قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی سے لایا ہے کہ قرآن ایک راے عمر کی راے مین سے ہے اور ابن عمر سے لایا ہے مرفوعا کہ آنحضرت نے فرمایا کہین لوگ ایک بات ایک چیز مین اور کہے عمر اسمین مگر کہ اترے قرآن ساتھ مانند اس چیز کے کہ کہے عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سے ذکر کیے ہین علما نے اور مین نے یعنی شیخ عبد الحق رح نے شرح مین انکو ذکر کیا ہے وہان دیکھنا چاہیے

الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کیے گئے بیچ ان لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے امتون مین سے ف ح لفظ محدث ساتھ زبر دال مشدد کے معنے ملہم کے ہے گویا ساتھ اسکے بات کیا جاتا ہے اور خبر دیا جاتا ہے پس کہتا ہے کذا فی النہایہ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص کہ ڈالی جاتی ہے اسکے دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہے ساتھ اسکے ساتھ حدث و فراست ایمان کے مخصوص کرتا ہے حق تعالے ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کرے ساتھ ایک چیز کے صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہے ساتھ اسکے اور بعضون نے کہا کہ کلام کرتے ہین ساتھ اسکے ملائکہ اور ایک روایت مین متکلمون ساتھ تشدید لام کے بجاے محدثون کے آیا ہے ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح مقصود شک و تردد بیچ وجود محدث کے اس امت مین نہین ہے اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتون کی ہے اور جبکہ اگلی امتون مین موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولے ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہو گا مراد اختصاص فلانے کا ہے ساتھ کمال دوستی کے (وعن سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ

من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتہن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال اضحک اللہ سنک یا رسول
اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ہؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسہن اتہبننی ولا تہبن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط
الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اضحکک) اور روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے کہ کہا پروانگی مانگی
عمر نے واسطے ورآنے کے آنحضرت کے پاس اور آنحضرت کے پاس تھین کتنی ایک عورتین قریش مین سے کہ کلام کرتی تھین آنحضرت سے مراد عورتون سے
ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تھین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھین بہ نسبت اسکے کہ آنحضرت انکو پہونچاتے تھے درحالیکہ بلند تھین آوازین
ان عورتون کی ف ع احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلے نہی کے بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احتمال ہے کہ بلندی آواز انکے کی
ہوئی ہو بسبب اجتماع انکے کے آوازمین یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد ہ بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہون مین کہ نہین ہے کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین انکی آنحضرت کی
آواز سے بلند تھین تاکہ وارد ہو اشکال ساتھ قول اللہ تعالے کے (یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ) بلکہ مراد یہ ہے کہ انھون نے اس حالت
مین بخلاف عادت پست آوازی اپنی کے بلند کین تھین آوازین اپنے کلام کرنے مین ساتھ آنحضرت کے باعتماد حسن خلق آپ کے ت پس جبکہ اذن چاہا
عمر نے اور جانا در آنا اٹھین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردے کے یعنی تاکہ چھپین پس داخل ہوئے عمر اس حالت مین کہ آنحضرت ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے سبب
اٹھنے اور بھاگنے عورتون کے پس کہا عمر نے کہ ہمیشہ ہنساوے اللہ دانت آپ کے ف ع یعنے ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے آپکے دانتون کے کھلنے کا ولیکن بالضرور
کچھ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہے کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجکو اسپر ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا مین نے ان عورتون سے کہ تھین میرے پاس اور غوغا
کرتی تھین پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہوگئین پردہ مین یعنے تیرے ڈر سے کہا عمر نے یعنے خطاب کرکر ان عورتون کو کہ اے دشمنو اپنی جانون کی آیا ہیبت
رکھتی ہو اور ڈرتی ہو مجھسے اور ہیبت نہین رکھتین تم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عورتون نے کہ ہان ہم ڈرتے ہین تجھسے کہ تو بہت سخت خو اور نہایت سخت
گو ہے ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے یعنے تو بڑا بدکلام اور بہت سخت دل ہے بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسے کہ
خبر دی اللہ سبحانہ نے (وانک لعلی خلق عظیم) فرمایا (ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک) پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کلام کر اور
نہ التفات کر انکے جواب کی طرف اے بیٹے خطاب کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے ہرگز نہین ملتا تجھسے شیطان اس حالت مین کہ تو چلنے والا ہوتا
ہے راہ مین مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری کے ف ح اور تیرے ساتھ ایک جاے جمع نہین ہوتا تو تیرے سامنے نہین ٹھہر سکتا جیسے کہ اور حدیث مین
آیا ہے کہ شیطان بھاگتا ہے عمر کے سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر ف کے اور تشدید جیم کے راہ کشادہ گویا مراد یہ ہے کہ یا آنکہ راہ کشادہ ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسکے ایک جانب
سے گذر جاوے لیکن باوجود اسکے خوف وہیبت تیری نہین چھوڑتی اسکو کہ اسطرف آوے یا مراد فج سے یہان راہ مطلق ہے ت نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے
اور کہا حمیدی نے یعنے اپنے جامع بین الصحیحین مین یہ زیادہ کیا برقانی نے بعد قول انکے کے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجکو ف ح برقانی ساتھ زبر با اور
زیر اسکے کے اور بعضون نے ساتھ پیش کے بھی کہا ہے نام ایک محدث کا ہے منسوب طرف برقان کے کہ ایک قریہ ہے خوارزم مین (وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امراۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ہذا فقال ہذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ہذا فقالوا
لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کے ف ح رمیصا ساتھ پیش را اور زبر میم اور جزم یا
اور صاد مہملہ ممدودہ کے بیوی تھین ابوطلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح مین تھین پھر ابوطلحہ کے نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتھ

غلمان بھی یہ کہتے ہین اور رصص پتھر سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہوا اور اگر ہمارے ہوا اسکو غمص کہتے ہین ت اور سنی مین نے آواز پاؤن کی پس کہا مین نے
کہ کون ہی یہ آہٹ والا پس کہا کہنے والے نے یعنے جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہی اور دیکھا مین نے ایک محل کہ اسکے جانب مین تھی
ایک عورت نوجوان یعنے وضو کرتی پس کہا مین نے کہ واسطے کس کے ہی یہ محل اور جو کچھ کہ اسمین ہی اور گرد اسکے پس کہا ایک جماعت نے جنتیون مین سے یا محل کے
رہنے والون مین سے کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہی پس چاہا مین نے کہ داخل ہوون مین اس محل مین پس دیکھون مین طرف اسکے یعنے اندر سے جیسے کہ دیکھا مین نے باہر
سے پس یاد کی مین نے غیرت تمہاری یعنے شدت غیرت پس کہا عمر نے قربان ہوون تم پر باپ ماں میرے یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر نے کہا (وَہَلْ رَفَعَنِي اللّٰہُ
إِلَّا بِکَ وَہَلْ ہَدَانِي اللّٰہُ إِلَّا بِکَ) (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْہِمْ قُمُصٌ مِنْہَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْہَا مَا دُونَ
ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْہِ قَمِيصٌ يَجُرُّہُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِکَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ الدِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے
اسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین اور دکھائے جاتے ہین مجکو اور اوپر کرتے ہین بعضے انمین سے ایسے ہین کہ پہونچتے ہین سینہ
تک اور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ کمتر ہین اُنسے ف ح یعنے کوتاہ تر اُنسے کہ سینہ سے اونچے تھے اسی طرح تفسیر کیا ہی اسکو انتہی اور ملا علی رح نے کہا یعنے کوتاہ تر
اُنسے یا دراز تر اُنسے ت اور روبرو لائے گئے مجہپر عمر بن خطاب اس حال مین کہ اوپر تھا کرتہ کہ کھینچتے تھے اسکو یعنے زمین مین بسبب درازی اسکی کے کہا بعضے صحابہ
نے پس کیا تعبیر کی آپ نے عمر کی اس کرتہ کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مین نے اسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یعنے دین کہ
قوی ہوگا دین ایام خلافت انکی مین باوجود دراز ہونے زمانہ امارت انکی کے اور فتوحات خوب آتے رہینگے انکی عالم حیات مین یا اسلیے دین کو تشبیہ دی کرتے کے ساتھ
کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اسکا اور بچاتا ہی انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے کے اور شمول اسکے کے اسکو (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰی إِنِّي لَأَرَی الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَہُ يَا رَسُولَ
اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اسوقت کہ مین سوتا تھا لایا گیا مین ایک پیالہ دودھ کا یعنے
پیالہ دودھ کا بھرا ہوا مجکو لاکر دیا پس پیا مین نے وہ دودھ یہان تک کہ تحقیق مین نے البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہی میرے ناخنون مین یعنے بسبب کثرت اس دودھ کے
پھر دیا مین نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنے بہت سا خاص جھوٹا بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکے کہ جھوٹا انکا حاصل ہوا صدیق کو بھی اسلیے کہ وہ بہت
تھوڑا تھا اور نہین منافی اسکے کہ جھوٹا انکا عثمان اور علی کو بھی پہونچا اسلیے کہ انکے لیے نہین تھا صاف ت کہا بعضے صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر دی تمنے دودھ کی یا رسول
اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مین نے اسکی علم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح لکھا ہی علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اُس عالم مین دودھ ہی جو کوئی خواب مین دیکھے دودھ
پیتے تو تعبیر اسکی یہ ہی کہ علم خالص نافع نصیب اسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہ ہی کہ دودھ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم
اول غذا روح کی ہی اور سبب اصلاح اسکی کا اور بعضون نے کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتون کے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کے کہ مشتمل ہی
اُنکو وہ آیہ کہ جسمین ذکر کی گئی ہین نہرین جنت کی پس جسنے پیا پانی دیا جاوےگا علم لدنی اور جسنے پیا دودھ دیا جاوےگا علم اسرار شریعت کا اور جسنے پی شراب دیا جاوےگا علم
کمال کا اور جسنے پیا شہد دیا جاوےگا علم بطریق وحی کے اور کہا بعض عارفین نے کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفون سے اور مطابق ہی اسکے تخصیص دودھ
کی ساتھ عمر کے اس حدیث مین اور منقول ہی ابن مسعود سے کہ انھون نے کہا اگر جمع ہو علم عرب کے قبیلون کا ترازو کے ایک پلڑے مین اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک
پلڑے مین تو البتہ غالب آویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کے دس حصون مین سے نو حصے دیے گئے ہین (وَعَنْ أَبِي ہُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلٰی قَلِيبٍ عَلَيْہَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْہَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ أَخَذَہَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْہَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِہِ ضَعْفٌ

وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ضَعْفَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ
الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے
آنحضرتؐ سے فرماتے اُسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے اپنے تئین اوپر کنوئین مٹی من کے کہ اُسپر ایک ڈول ہے **ف ح** قلیب قاف کے زبر اور لام کے زبر
سے وہ کنوان کہ جسکا من بنا ہوا سکے مقابلہ مین طوی ہے کہ جسکا من پتھر اور اینٹ کا بنا ہو اور کہا علما نے کہ قلیب دیکھا نہ طوی تا معلوم ہو کہ بہت اہل دین کی موقوف
اوپر معانی مطلوب کے ہے نہ اوپر قالبون بنے ہوئے کے **ت** پس کھینچا مین نے پانی اُس کنوئین مین سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنے
ابوبکر صدیق نے پس کھینچا ابوبکر نے اُس کنوین مین سے ایک ڈول یا دو ڈول **ف ع** یہ شک راوی ہے اور صحیح روایت دو ڈولون کی ہے اشارہ ہے طرف قلت زمانہ
خلافت انکی کے کہ کچھ اوپر دو برس ہین اور ذنوب ساتھ زبر ذال معجمہ کے ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہے کہ لفظ او بمعنے بل کے ہے پس نہین احتیاج طرف تخطیہ راوی
کے اور طرف شک اور تردد اُسکے کے **ت** اور بیچ کھینچنے ابی بکر کے سستی اور ناتوانی ہے **ف ح** اسمین نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہین ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر
کا اُنپر بلکہ خبر دینی ہے کمی مدت ولایت انکی سے اور کثرت انتفاع لوگون کی سے عمر کی ولایت مین اور بعضون نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے **ت** سستی اور
ناتوانی کے **ت** اور اللہ بخشے ابوبکر کے لیے سستی انکی کو **ف ح** اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کے نہین ہے بلکہ یہ کلمہ یون ہی زبان زد عرف
و عادت لوگون کی ہے کہ کہتے ہین فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے اُسکو **ت** پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اُسکو عمر بن الخطاب نے پس نہین دیکھا مین نے کسی قوی شخص
کو لوگونمین سے کہ کھینچتا ہو کھینچنا عمر کا سا یہان تک کہ سیراب کیے لوگون نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور مقرر کیے اونٹون کے لیے عطن **ف ح** عطن کہتے
ہین اونٹون کے بیٹھنے کی جگہ کو گرد پانی کے کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہے طرف دین کے کہ منبع ہے اُن چیزون کا کہ اُنکے سبب سے زندہ ہوتے ہین نفوس
اور تمام ہوتا ہے امر معاش اور کھینچنا پانی کا اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ امر دین پہونچا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے طرف ابوبکر کے اور اُنسے طرف عمر کے اور کھینچنا ابوبکر
کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت انکی کے کہ یہ امر اُنکے ہاتھ مین برس یا دو برس رہیگا پھر منتقل ہوگا طرف عمر کے اور ہوئی مدت خلافت
اُنکے کی دس برس اور تین مہینے اور ضعف انکا اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگا اُنکے ایام خلافت مین اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ متواضع ہونگے
اور مدارات کرینگے اور سیاست اُنکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے ذکر کیا اُسکو آنحضرتؐ نے تا کہ جانا جاوے
کہ سیاست اور مغفور ہے اُنسے غیر خارج ہے اُنکے منصب مین اور ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگی ایام خلافت اُنکی مین تعظیم دین کی اور
بول بالا اسلام کا اور اُنکے کھینچنے مین قوت سے اشارہ ہے طرف اسکے کہ کوشش کرینگے وہ بیچ ترقی دین کے اور پھیلانے اُسکے کے مشارق و مغارب مین
ایسی کوشش کہ نہین اتفاق ہوئی کسی کو پہلے اُنکے اور نہ بعد اُنکے اور کہا نووی نے بیچ قول حضرت کے پس کھینچا مین نے اس سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا
اُسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہے طرف نیابت ابی بکر کے اور خلافت اُنکی کے بعد حضرت کے اور راحت پانے آنحضرت کے بسبب وفات کے رنج دنیا سے اور
مشقتون اُسکی سے اور بیچ قول آنحضرت کے پھر لیا اُسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے تا قول اُنکے کے سیراب کیے اونٹ اشارہ ہے طرف اسکے کہ ابوبکر
نے قلع و قمع مرتدون کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانون کا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام و کامل ہوئے ثمرات اُسکے عمر کے زمانہ مین انتہے اور شیخ نے لکھا ہے
کہ اشارہ ہے طرف انتفاع صغیر و کبیر کے بیچ زمانہ خلافت عمر کے **ت** اور بیچ روایت ابن عمر کے یون آیا ہے کہ پھر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے
پس ہو گیا وہ ڈول عمر کے ہاتھ مین چرس پس نہین دیکھا مین نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ
عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا نے بلاشبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمرؓ کے اور دل اُسکے کے نقل کی یہ

ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے ابی ذر سے یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہہ اللہ تعالی نے رکھا ہی حق اوپر زبان عمر کے کہتا ہی ساتھ حق کے یا تقدیر یہ ہی
کہ کہتا ہی حق بہ سبب اس رکھنے کے (**وعن علیؓ قال ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ**) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا
نہ تھے ہم یعنے اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر کے **ف ع** یعنے عمر بولتے مین ایسی بات کہ آرام پکڑتے ہین اس سے
نفوس اور مطمئن ہوجاتے ہین اُس سے دل اور یہ امر غیبی تھا کہ ڈالا گیا تھا عمر کی زبان پر اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نے
کہ نہین دیکھا مین نے عمر کو کبھی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکھون انکی کے فرشتہ کہ سیدھی راہ بتاتا ہی انکو **ت** نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین (**وعن ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد
ظاہرا رواہ احمد والترمذی**) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا یعنے دعا کی خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو سبب ابو جہل
بن ہشام کے یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنے مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سے تا بسبب انکے اسلام قوت پکڑے پس صبح کی عمر نے یعنے بعد دعا کرنے
آنحضرت کے پس آئے عمر اول روز مین آنحضرت کے پاس پس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آنحضرت نے مسجد مین آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف ح** اور
پہلے اسلام لانے انکے کے کوئی نماز آشکارا نہین پڑھ سکتا تھا اور آنحضرت چھپے ہوئے تھے دار ارقم مین روایت کی حاکم ابوعبداللہ نے دلائل النبوۃ مین ابن عباس
سے کہ ابوجہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اُسکے لیے میرے ذمہ سو اونٹنیان ہین اور ہزار اوقیہ چاندی کے پس کہا عمر نے الضمان صحیح یعنے تاوان صحیح ہی
پس کہا ابوجہل نے ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کے پس نکلے عمر پس ملا انسے ایک شخص اور کہا کہان کا ارادہ رکھتا ہی تو پس کہا عمر نے کہ ارادہ رکھتا ہون محمدؐ کے
پاس جانے کا تاکہ قتل کرون انکو کہا اس شخص نے کیا نڈر ہی تو بنی ہاشم سے کہا عمر نے کہ مین گمان کرتا ہون تجکو کہ اپنے دین سے نکلگیا تو کہا اس شخص نے کہ کیا
نہ خبردون مین تجکو اس سے عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیرے اپنے دین سے نکل گئے ساتھ محمد کے پس متوجہ ہوئے عمر اپنی بہن کے مکان کی طرف اور وہ
پڑھ رہین تھین سورۂ طہ پس عمر ٹھہر کر سُننے لگے پھر کھٹکھٹایا دروازہ اور بہن کے پاس گئے اور کہا کہ کیسی تھی یہ آواز یعنے پڑھنے کی پس ظاہر کیا انکی بہن نے اسلام
پس رات گذاری عمر نے غمگین یہان تک کہ اُٹھے بہن و بہنوئی انکے پڑھنے لگے طہ ما انزلنا پس جبکہ سُنا عمر نے کہا دے مجکو کتاب تاکہ دیکھون مین اسکو پس جبکہ پڑھا اسکو
اس آیت تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا بار خدا یہ لائق ہی اسکے کہ نہ عبادت کیا جاوے سوا اسکے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات
گذاری عمر نے جاگ کر پکارتے تھے ہر ساعت واشوقاہ الی محمد یہان تک کہ صبح کی پس آئے انکے پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا نے رات گذاری
جاگ کر مناجات کرتے تھے اللہ عزوجل سے یہ کہ غالب کرے اسلام کو سبب تیرے یا بسبب ابی جہل کے اور مین امید رکھتا ہون یہ کہ انکی دعا نے سبقت کی ہو تیرے
حق مین پس نکلے عمر گلے مین ڈال کر تلوار اپنی پس جبکہ پہونچے طرف اُس مکان کے کہ اسمین رسول خدا تھے نکلے طرف عمر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ
عمر اسلام لاؤ والا البتہ اوتاریگا اللہ تجھپر جو کچھ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنے عذاب پس کانپنے لگے مونڈھے عمر کے اور گر پڑی تلوار انکے ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ پھر کہا عمر نے کہ لات وعزے کو پوجتے تھے ہم پہاڑون پر اور نالون کے اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگے ہم
اللہ کو پوشیدہ بعد آج کے دن کے اور کنیت حضرت عمر کی ابوحفص ہی اسلام لائے سنہ چھہ مین نبوۃ سے اور بعضون نے کہا سنہ پانچ مین بعد چالیس مردون اور
گیارہ عورتون کے اور فاروق انکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا یہودی کو
منافق نے طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تھا مشرکین قریش کا پھر دونون قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی
کے یعنے حق پر وہی تھا اسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم بدینگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے کہ حکم کیا میرے لیے آنحضرت نے پس نہین راضی ہوا
منافق حضرت کے حکم سے اور رجوع کی ہی طرف تمہارے پس کہا عمر نے واسطے منافق کے کہ اسی طرح ہی بات کہا منافق نے ہان پس کہا عمر نے کہ یہین ٹھہرے رہو تم

دونون یہان تک کہ جھگڑون مین طرف عمر کے دونون کے پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار اپنی پس پکڑے پس ماری ساتھ اسکے گردن منافق کی یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا اور کہا اسی طرح
حکم کرونگا مین اسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اسکے کے پس اتری آیت (اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ
اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ) اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنے والے ہین درمیان حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا انکا فاروق (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ
یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ
خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا کہا عمر نے واسطے ابی بکر کے اے بہترین لوگون کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس کہا ابوبکر نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجھکو بہترین لوگون کا تو تحقیق سنا ہے مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی شخص کے
کہ بہتر ہو عمر سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان ایام مین سب سے بہتر تھے اور یا مقید ہے
ساتھ بعد ابی بکر کے یا مراد ہو باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند انکے کے کہینگے واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثون کے (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف اور اس عبارت کو محال مین بھی استعمال کرتے ہین بہانا
اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا ہے اور القا کرتا ہے فرشتہ انکے دل مین حق انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم (وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ
بَیْنَ یَدَیْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ
تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْكَ
یَا عُمَرُ اِنِّیْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ یَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین کہ نکلے آنحضرت بیچ بعض جہادون کے پس جب پھرے
آنحضرت جہاد سے آئی آپ کے پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا پس کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق مین نے نذر کی تھی کہ اگر پھیریگا آپ کو اللہ تعالی
سفر سے فیضیاب تو بجاؤنگی مین آپ کے آگے دف ف دف ساتھ پیش دال اور تشدید کے فصیح تر اور مشہور تر ہے اور روایت کیا گیا ہے ساتھ زبر دال کے
بھی اور مراد دف سے وہ دف ہے کہ متقدمین کے زمانہ مین تھا اور جسمین کہ جھانجھ ہوتا ہے وہ مکروہ ہے اتفاقا اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت
ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتھ آنے آنحضرت کے قربت ہے خصوصا کہ آنا جہاد سے ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین ت اور گاؤنگی مین یعنے بسبب خوشی آنے آپ کی
کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہے تو پس نہ بجا دف ف اسمین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہے
اگر ساتھ نذر کے اور مانند اسکے کے اس جگہ کہ وارد ہوا ہے اسمین اذن شارع کا مانند بجانے اسکے کے اعلان نکاح مین پس یہ جو رواج دیا ہے بعضے مشائخ مین سے کہ بجاتے
ہین دف حالت ذکر مین پس یہ بدترین برائیون سے ہے واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہے مولف اسکا یہ جو بعضے صاحبون نے اس سے جواز عورت کے راگ سننے کا ثابت
کیا ہے سو یہ اس ہو فتنہ سے اور بعضون نے اعراس واعیاد مین جائز اور مختار کہا ہے تو یہ خلاف ہے ظاہر روایت مذہب حنفی کے کہ بسبب ظاہر روایت کے مطلق راگ حرام
[illegible] بحر الرائق وغیرہا مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہے اگرچہ اپنے دل کی خوشی کے لیے ہو اور حدیثین جواز کی انکے نزدیک منسوخ ہین ت پس شروع کیا اس
چھوکری نے بجانا دف کا پس آئے ابوبکر مسجد مین اس حال مین کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد انکے آئے علی اور وہ چھوکری بجاتی تھی دف پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی
تھی دف پھر آئے عمر پس ڈالا دف نیچے سرین اپنے کے پھر بیٹھی اوپر اسکے تاکہ چھپا دے عمر سے از راہ ہیبت کے پس فرمایا آنحضرت نے

کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہے تجھسے ای عمر ف ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تھی اسلیے کہ وہ شیطان الانس تھی کرتی تھی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اسکا ہو کہ جو باعث ہوا تھا اُسکو اوپر کرنے امر مکروہ کے کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سے ہو بنا بر اسکے کہ حاصل ہوا سبب اسکے اظہار خوشی کا ت تحقیق مین بیٹھا تھا اس حال مین کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی دف پھر آئے علی اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اُسنے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف ح ع اشکال اس حدیث مین یہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نے فعل اس عورت کا پہلے بلکہ حکم کیا اُسکو ساتھ اسکے اور ایسے ہی وقت داخل ہونے ابی بکر رض اور علی رض اور عثمان رض کے اور نام رکھا اسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتے ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اس عورت نے آنحضرت کے پھرنے کو سلامتی سے ایک نعمت خدا کی طرف سے موجب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسی طرح ہی حکم کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ پورا کرنے نذر اسکی کے اور بجایا دف بجانا صفت لہو سے طرف صفت حقانیت کے اور کراہیت سے طرف استحباب کے ولیکن یہ حاصل ہوتا تھا ساتھ ادا کرنے اسکے اور جب زیادہ ہوا اور حد سے تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہونچا اور موافق پڑا وہ وقت آنے عمر کے فرمایا حضرت نے جو کچھ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونے زیادتی اسکے کے اور کرنے اسکے کے بے ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہونچے ذکر کیا ہے تورپشتی نے اور بعید نہین ہے یہ کہ ہوا نہا سے مدت بجانے دف کی بطریق عرف کے وقت ابتدا آنے عمر کے مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون مین کہ یہ ظاہر تر اور اولیٰ تر ہے اس تقریر سے کہ اوپر گذری پھر سوجھی مجکو ایک وجہ اور وہ یہ ہے کہ کہا جاوے کہ عمر نہین دوست رکھتے تھے اس چیز کو کہ صورت اسکی مشابہ باطل کے ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہین اسکی معنی رواتین چنانچہ وہ مروی ہین مذکورہ مین (وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب) اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہمنے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکون کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اسکے تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے اسکا پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی مین اور رکھے مین نے کلے اپنے آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا مین نے دیکھنا طرف حبشیہ کے درمیان کندھے اور سر آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے جاتے تھے مجکو کہ کیا سیر نہین ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مکرر فرمایا یہ پس شروع کیا مین نے کہتی تھی مین نہین سیر ہوئی ہون تا کہ دیکھون مین منزلت اپنی یعنے نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت کے غ یعنے یہ کہنا میرا کہ نہین سیر ہوئی بسبب حرص دیکھنے اسکے کے نہ تھا بلکہ مقصود مجکو اس کہنے سے یہ تھا کہ دیکھون حضرت کے نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہے اور کتنا چاہتے ہین مجکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئے عمر پس متفرق ہوئے لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے سے یعنے بسبب ہیبت عمر کے اور ڈر انکار کرنے عمر کے سے اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون طرف شیاطین جن و انس کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہین عمر سے کہا عائشہ نے پس پھری مین اور چھوڑ دیا مین نے دیکھنا اُسکا ف ح گویا یہ کہنا باعتبار ہونے اسکے کے ہے بیچ صورت لہو و لعب کے والا کیونکر دیکھتے اسکو آنحضرت اور دکھاتے عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کے ہے اور اسمین دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور غلبہ صفت جمال کے اُنپر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کے عمر پر ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جاننا چاہیے کہ حدیث لعب اور رقص حبشیون کی صحیحین مین اور طریق سے بھی آئی ہے کہ حبشی مسجد مین نیزہ بازی کرتے تھے اور آنحضرت عائشہ کو دکھا رہے تھے پس آئے عمر اور منع کیا اور پتھر مارنے شروع کیے پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمر کہ آج دن عید کا ہے یعنے عید کے روز کچھ جنس لہو و لعب سے مباح ہے اور اس حدیث مین ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکون کا ہے احتیاج اسکی ...

حاشیہ: قولہ تورپشتی ... شیخ ... رضی اللہ عنہ ... فہم لہو و افعال شیطان سے ہوئی ... مین ... اکرام ... حاصل ... و ... نسبت ...

کر کہا جاوے کہ عائشہ کیون دیکھتی تھین اجنبیون کو اور جواب دیا جاوے کہ وہ چھوٹی تھین اُس زمانہ مین اور شاید کہ یہ واقعہ اور ہو کہ ترمذی نے روایت کیا اور وہ اور ہی کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی انس اور ابن عمر سے کہ عمر نے کہا کہ موافقت کی مین نے پروردگار اپنے کی تین چیزون مین **ف ع** کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہان خاص تین چیزون کے ذکر کرنے سے نفی زیادتی کی نہین لازم آتی ہی اسلیے کہ کتنی چیزون مین انکو موافقت حاصل ہوئی ہی چنانچہ مشہور انمین سے قصہ قیدیون بدر کا اور نماز پڑھنے کا منافقون پر ہی اور اکثر جو واقف ہوئے ہین ہم انمین سے پندرہ ہین کہا صاحب ریاض نے کہ نو تو انمین سے لفظی ہین اور چار معنوی ہین اور دو توریت مین ہین ترجمہ ایک تو یہ ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جاے نماز تو بہتر ہوتا یعنے صلوۃ الطواف کی جگہ وہ ہو کہ اُسکے گرد مین افضل ہو پس اُتری یہ آیۃ اور ٹھہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ **ف ع** مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہی کہ جسمین نشان ہین حضرت ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانے خانہ کعبہ کے اُسپر کھڑے ہو کر بناتے تھے اسمین نشان اُنکے قدم کے پڑ گئے تھے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ ٹھہراوین ہم اُسکو جگہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہان تک کہ اُتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑھو کہ دو رکعتین پڑھنی بعد ہر طواف کے واجب ہین اور امر اس آیۃ مین استحباب کے لیے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے یعنے مطلق دو رکعتین پڑھنی تو واجب ہین اور خاص مقام ابراہیم مین پڑھنی مستحب اور امام شافعی کے نزدیک بیچ وجوب دو رکعتون کے دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہ ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپ کی بیبیون پر نیک اور بد یعنے یہ مناسب آپکی شان و عظمت کے نہین دیکھتا ہون مین پس اگر حکم کرتے آپ اپنی بیبیون کو کہ پردہ مین رہین اور لوگون کے سامنے نہ آوین تو بہتر ہوتا پس اُتری آیۃ پردہ کی **ف ع** یعنے (وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ) اور یہ حجاب کہ آنحضرت کی بیبیون پر واجب تھا سوا ے اس ستر عورت کے ہی کہ تمام عورتون پر واجب ہی اُس تفصیل سے کہ فقہ مین مذکور ہی یعنے اُنکے لیے یہ حکم تھا کہ بالکل لوگون کے سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ اور مستور ہون یہ حکم خاص ازواج مطہرات کے لیے تھا اورون کو درست ہی کہ خوب طرح اپنے تئین ڈھانک کر اگر نکلین تو درست ہی اور تیسرے یہ کہ مجتمع اور متفق ہوئین عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کے **ف ع** مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا ہی حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پسند تھا حضرت زینب کے یہان کہین سے شہد آیا تھا حضرت جو اُنکی نوبت کے دن تشریف لائے تو انھون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچھ زیادہ ٹھہرے اُنکے یہان بہ نسبت اور دونون کے پس اس سے حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکے پاس ہم مین سے آوین تو کہے کہ آپ مین سے بو مغافیر کی آتی ہی اور مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا بلحاظ اُسکے کہ یہ بدبو اُسی کی ہو اور اُن بیبیون نے یہ اسلیے کیا کہ آنحضرت زینب کے یہان شہد پینے کے لیے پھر نہ ٹھہرین چنانچہ یہ قصہ بیچ تفسیر سورۂ تحریم کے اور حدیث مین مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو اے بیبیون تو امید ہی کہ پروردگار اُنکا بدلدیگا اُنکو بیبیان بہتر تمسے پس اُتری یہ آیۃ اسی طرح یعنے موافق اُنکے کلام کے لفظا اور معنون مین اور بیچ ایک روایت ابن عمر کے یون آیا ہی کہ کہا ابن عمر نے کہا عمر نے کہ موافقت کی مین نے اپنے پروردگار کی بیچ تین چیزون کے ایک تو نماز ادا کرنے مین بیچ مقام ابراہیم کے دوسرے حکم کرنے مین ساتھ پردہ کرنے کے آنحضرت کی بیبیون کو تیسرے بیچ قیدیون بدر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** کہ حکم کیا مین نے غزوہ بدر کی قیدیون کے قتل کرنے کا اور آنحضرت نے بمشورہ ابی بکر فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق راے میری کے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ

من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم و ذکرہ الحجاب امر نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتجبن فقالت لہ زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا فانزل اللہ تعالی واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب وبدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اید الاسلام بعمر وبرایہ فی ابی بکر کان اول ناس بایعہ رواہ احمد ۞ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فضیلت دیے گئے آدمیون پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزون کے ایک تو بسبب ذکر کرنے انکے کے قیدیون کو روز بدر کے حکم کیا عمر نے انکے قتل کرنیکا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا یا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لے گیا یعنے پہلے سے لوح محفوظ مین یا علم الٰہی مین ثابت ہی کہ خطا کرنے والا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہ کہ اہل بدر مغفور مین اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اُس چیز کے کہ لیا تمنے یعنی فدیہ عذاب بڑا ف ع یعنے دنیا مین پہلے آخرت کے اور فدیہ جو اُنھون نے لیا دن بدر کے کفار سے تو خطاء اجتہادی ہوئی اُنکو کہ لیا تھا اُنھون نے فدیہ سمجھکر کہ لینا مال کا اُنسے ذنب ہی تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اُسکے اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کے بعد اُسکے اور یہ رائے تھی ابو بکر کی اور اور بعضون کی کہ تابع ہوگئے تھے انکے صاحبان صفت جمال سے اور بعضے کہتے تھے کہ قتل ہی کرنا چاہیے انکو اسلیے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کے اور یہ قول تھا عمر کا اور انکا کہ موافق تھے انکے صاحبان صفت جلال سے اور ہرگاہ کہ تھے آنحضرت مائل اپنے کمال سے طرف صفت جمال کے اختیار کیا قول صدیق کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین مین حضرت عمر سے یون لکھی ہی کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا فرمایا آنحضرت نے کہ کیا رائے ہی ان قیدیون کے حق مین پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے اور کنبے کے بیٹے اور بھائیون کے بیٹے ہین سوا اسکے نہین کہ لیوینگے ہم اُنسے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکون پر اور شاید ہی کہ ہدایت کرے انکو اللہ طرف اسلام کے اور ہوویں ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا ہی رائے تیری ای ابن الخطاب کہا مین نے یا رسول اللہ نہین مناسب دیکھتا مین وہ چیز کہ تجویز کیا ابو بکر نے ولیکن یہ پیشوا کفر کے اور سردار اسکے ہین پس مارین ہم انکو اور مارین گردنین انکی کہا عمر نے پس قصد کیا آنحضرت نے اس چیز کا کہ کہی ابو بکر نے اور نہ قصد کیا اُس چیز کا کہ کہی مین نے اور لیا انسے فدیہ پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین صبح کو آنحضرت کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابو بکر بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمھارے پس اگر رونا آوے روؤن مین والا بتکلف رونے کے صورت بناؤن مین بسبب رونے تمھارے کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمھارا قریب تر اس درخت سے اور ایک درخت اُسوقت بہت قریب تر تھا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ (ما کان للنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ) ترجمہ اور اور فضیلت دیے گئے عمر بسبب ذکر کرنے انکے کے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویونکو کہ پردہ کرین پس کہا عمر سے زینب بنت جحش نے کہ ازواج مطہرات سے ہین کہ تحقیق تو آیا حکم کرتا ہی ہمپر ای بیٹے خطاب کے اور حالانکہ وحی اُترتی ہی ہمارے گھرون مین پس اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیۃ اور جب مانگو تم آنحضرت کی بیویون سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اُنسے پردہ کے پیچھے سے اور اور فضیلت دیے گئے عمر بسبب قبولیت دعاء آنحضرت کے انکے حق مین کہ دعا کی خداوندا قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمر کے اور اور فضیلت دیے گئے عمر بسبب رائے اپنی کے یعنے اجتہاد اپنے کے بیچ بیعت ابی بکر کے یعنے وقت خلیفہ ہونے انکے کے تھے عمر پہلا آدمیون مین سے کہ بیعت کی ابو بکر سے یعنے اول اُنھون نے بیعت کی پھر اورون نے باتباع انکے نقل کی یہ احمد نے (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ قال ابو سعید واللہ ما کنا نری ذلک الرجل الا عمر بن الخطاب حتی مضی لسبیلہ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت بلند ہی امت میری مین از روے مرتبہ کے بہشت مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع اسی طرح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہی اور مقصود یہ تھا تاکہ کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کے اور مواظبت کے طاعات و عبادات پر اور بسبب متصف ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہی ساتھ ان صفتون کے پس اشارہ کیا آنحضرت نے انکو کوئی متصف ہو ان صفات کر بلند تر ہی درجہ اسکا بہر تقدیر ترجمہ کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تھے ہم گمان لیجاوین اُس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب یہانتک کہ گذر گئے عمر ساتھ راہ اپنی کے ف ع

بعد وفات پائی اور دین میں تغیر ہوا ... بعد وقت سوال کے یہ تغیر اخیر عمر میں اور اگر کہے تو کہ لازم آتا ہے اس سے کہ عمر افضل تھے ابوبکر سے تو جواب سکتا ہے کہ قول
... کا ذکر ... اہل سنت ... ہے اور مقصود اسمین یہ ہے کہ کوشش کرے طاعات میں یعنی ایک اپنی امت میں سے تاکہ پہونچا اس مرتبہ کو اور نہیں پہونچتا ہے اس
مرتبہ کو مگر ... کامل میں اور ... اخلاق حاصل کرنے کے اور اجتہاد کرنے کے دین میں اور مواظبت کرنے کے بھلائیوں پر اور نہیں مشاہدہ کیے جاتے
تھے ... جیسے کہ مشاہدہ کیے جاتے تھے عمر میں ابتداء عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا انھوں نے کہ شاید عمر میں تغیر انکا اور اسی کے تابع
ہوا خلفاء ... لازم آتا ہے اس سے یہ کہ ہوں عمر افضل ابوبکر سے بھی اور حاصل کلام یہ کہ ہونا مراد اس شخص سے عمر امر ظنی ہے بعضوں کے نزدیک
شاید ... نہیں دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمر افضل تھے ابوبکر سے اور جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے کہ عمر افضل نہ تھے ابوبکر سے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا معہذا یوں بھی کہ سکتے
ہیں کہ عمر افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگوں میں حالت خلافت اپنی میں پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے (وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَنِیْ ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِہٖ یَعْنِیْ عُمَرَ
فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حِیْنِ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَہٰی مِنْ عُمَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے اسلم سے کہ کہا
سوال کیا مجھسے ابن عمر نے بعض حال انکا یعنی عمر کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے بیچ بیان اس چیز کے کہ خبر دی حال عمر سے نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہرگز بعد
آنحضرت کے یعنے بعد وفات آنحضرت کے اسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور سخی عمر سے یعنے اعمال خیر میں یہاں تک
کہ نہایت کو پہونچے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہے علماء نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمر کے تا ابوبکر اس عموم سے نکلجاوین (وَعَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَاْلَمُ فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ وَکَاَنَّہٗ یُجَزِّعُہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا کُلُّ ذٰلِکَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ
صُحْبَتَہٗ ثُمَّ فَارَقْتَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَکْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَہٗ ثُمَّ فَارَقْتَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَھُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَھُمْ
لَتُفَارِقَنَّھُمْ وَھُمْ عَنْکَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِضَاہُ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مَنٌّ مِنَ اللّٰہِ مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَۃِ
اَبِیْ بَکْرٍ وَرِضَاہُ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مَنٌّ مِنَ اللّٰہِ مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ وَاَمَّا مَا تَرٰی مِنْ جَزَعِیْ فَھُوَ مِنْ اَجْلِکَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِکَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ لِیْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَھَبًا لَافْتَدَیْتُ بِہٖ مِنْ
عَذَابِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ اَرَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا جسوقت کہ زخمی کیے گئے عمر ہونے لگے عمر کہ درد ظاہر کرتے تھے **ف** یعنی اثر
زخم کے دیکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کرنے آہ وغیرہ کے اور ابو لولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا انکو مدینہ میں چہارشنبہ کے دن ستائیسوین ذیحجہ کی
سنہ تئیس میں ترجمہ پس کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے تھے عمر کو طرف جزع فزع کے اور ملامت کرتے تھے انکو اسپر اور تسلی دیتے تھے انکو اے
امیر المومنین اور نہ یہ سب جزع اور فزع کرنا چاہیے یعنے نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری میں البتہ تحقیق صحبت رکھی تمنے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انکے
یعنے ساتھ رعایت ادب حقوق آداب کے پھر جدا ہوئے آنحضرت تمسے اس حال میں کہ وہ تمسے راضی تھے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پھر صحبت رکھی تمنے
ابوبکر سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے پھر جدا ہوئے وہ تمسے اس حال میں کہ وہ تمسے راضی تھے یعنے باین حیثیت کہ کیا تمکو امیر المومنین پھر صحبت رکھی تمنے مسلمانوں
سے یعنے ایام خلافت اپنی کے میں پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے کہ خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمھاری اور البتہ اگر ہو گے جدا تم انسے البتہ جدا ہوگے
ایسے حال میں کہ وہ تمسے راضی ہیں **ف** یعنے اور یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ اللہ تمسے راضی ہے اور تم اس سے راضی پس تم بشارت دیے گئے ہو ساتھ قول
اللہ تعالے کے (یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً) اور موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے کہ ہے سبب ملنے مولی کا مقام اعلی میں ترجمہ کہا عمر نے
لیکن وہ چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت کی صحبت سے اور انکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے خدا کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اسکے مجھپر یعنے تفضل کیا
مجھپر ساتھ اسکے بغیر کسب کے پس نہیں مرا جانتا میں اسکے کسب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں اسکی اور لیکن وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابی بکر سے اور انکی رضا سے
پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر اور لیکن جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم بیصبری میری پس وہ سبب تیرے اور سبب یاروں تیرے کے

ف ع یعنے ڈرتا ہون واقع ہونے فتنون کے سے دریان تمہارے اسلیے کہ تھے مانند دروازے کے کہ روکتے تھے محنتین وسعدالیے نفس پر بھی ڈرتا ہون اور نہین نہ ڈرون عذاب رب اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیے بقدر پری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کے عذاب کے بدلہ دون مین اسکو پہلے اسکے کہ دیکھون مین اسکو یعنے اللہ کو یا اسکے عذاب کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ کہا انھون نے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا انکو اسوقت بخوف قصور کرنے کے اللہ تعالیٰ کے حقوق مین کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر جسوقت زخمی کیے گئے کہتے تھے اس حال مین کہ سر انکا انکے بیٹے عبداللہ کی گود مین تھا ظلومًا لنفسی غیر انی مسلم ۃ اصلی صلاتی کلہا و اصوم ۃ کہا مؤلف نے کہ دفن کیے گئے عمر دن اتوار کے دسوین محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہ ہی کہ عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی اور رہی خلافت انکی ساڑھے دس برس اور نماز پڑھی انپر صہیب نے اور روایت کی انسے ابوبکر اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سے ریاض مین یہ نقل کی ہی کہ جب مصر پر فتح ہوئی تو آئے وہان عامل ہوکر عمرو بن العاص کہا وہان کے رہنے والون نے کہ یہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال مین طرف ایک لڑکی باکرہ کے خوبصورت لڑکیون مین سے پس ڈالدیتے ہین ہم اسکو اسمین اور نہین تو وہ جاری نہین ہوتا اور خراب ہوجاتے ہین شہر اور قحط پڑتا ہی پس بھیجی عمرو بن العاص نے یہ خبر عمرؓ کو پس بھیجا انھون نے ایک پرچہ کہ اسمین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہ پیام پہونچے بندہ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے اسپر بعد حمد و صلوۃ کے پس اگر جاری ہوتا ہی تو از خود نہین حاجت ہمکو طرف تیرے اور اگر جاری ہوتا ہی تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدے تو اسکو نیل مین پس جاری ہوا نیل اس رات سولہ گز پھر بڑھتا گیا ہر سال مین چھ گز بلا

باب مناقب ابی بکر و عمر

باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ف ع چونکہ واقع ہوا ہی ذکر شیخین کا معًا بیچ بعضی حدیثون کے عقد کیا مؤلف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے ان حدیثون کے اور بلا شبہہ ذکر کیے جاتے تھے یہ دونون صاحب معًا اکثر احوال مین بسبب ہونے دونون کے وزیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مقرب وقت درگاہ کے اور مشیر تدبیر اور امین امور مین اور مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات و احوال مین

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَہَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِہٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَۃِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَتَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ہُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَہٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاۃٍ مِّنْہَا فَاَخَذَہَا فَاَدْرَکَہَا صَاحِبُہَا فَاسْتَنْقَذَہَا فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّہَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَہَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ہُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انحضرت نے اسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گاے کو ناگہان تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اسپر پس بولی گاے کہ ہم نہین پیدا کیے گئے ہین اسکے لیے یعنے سوار ہونے کے لیے سوا اسکے نہین کہ ہم پیدا کیے گئے ہین واسطے کشت و کار زمین کے ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ سوار ہونا گاون پر اور بوجھہ لادنا اسپر خوب نہین ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتھ اسکے اسپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیے جاوین مگر اُس چیز مین کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال کرنے انکے کے اُس چیز مین اور احتمال ہی کہ یہ اشارہ ہی طرف اولی اور افضل کے یعنے بہتر یہ ہی کہ جن چیزون کے لیے پیدا ہوئے ہین انہین سے جو چیز عمدہ ہو اسمین استعمال کیے جاوین والا حقیقت حصر کی مراد نہین ہی کہ فقط کھیتی ہی مین استعمال کرین اسلیے کہ جملہ اُن چیزون مین سے کہ پیدا کیے گیے ہین وہ واسطے انکے ذبح کرنا اور کہانا بھی ہی بالاتفاق ت پس کہا لوگون نے یعنے جو کہ حاضر تھے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گاے بولتی ہی یعنے حالانکہ وہ حیوانات سے بے زبان سے ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق مین ایمان لاتا ہون ساتھ اسکے ف ع یعنے اس بات کے کہ کلام کرنا گاون کا حق ہی اور جملہ وہم وخیال یا القا شیطان سے نہین ہی یا اس بات کے کہ اسنے کہا کہ یہ مخلوق نہین ہی مگر واسطے کھیتی کے ت اور ایمان لاتے ہین ابوبکر اور عمرؓ ف ع خاص انھین کا ذکر کرنا واسطے اشارہ کے ہی طرف قوت اور کمال ایمانی انکے کے اگرچہ نہین کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اسکو نہ جانا اور نہ سُنا اور نہ صادر ہوا انسے ایمان لانا اسپر پس کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتے ہین اسپر ابوبکر اور عمرؓ

جواب اسکا یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ایسا امر ہی کہ اسکی شان سے یہ ہی کہ اگر مطلع ہون وہ اسپہ تو ایمان لاوین اسپر اور نہ تردد اور شک کرین اسمین ت اونہین تھے ابو بکر رضہ
اور عمر اس جگہ ف ع یعنے اس مکان مین کہ فرمایا حضرت نے یہ کلام پس یہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کے یعنے اگر وہ حاضر ہوتے تو احتمال تھا کہ
تخصیص انکے ذکر کی بتقریب حضور انکے کے ہوتی اور جب مدح اور ذکر انکا اس بات مین غائبانہ کیا تو اسکو بڑا دخل ہوا مقصود مین اور صریح دلیل ہوا اسپر کہ یہ ذکر
بسبب کمال اور قوت ایمانی انکے کے ہی فافہم ت اور کہا ابو ہریرہ نے اسوقت کہ ایک شخص تھا اپنی ریوڑ مین ناگہان حملہ کیا بھیڑیے نے ایک بکری پر ریوڑ مین سے
پس پکڑا بھیڑیے نے بکری کو پس پہونچا بکری پر مالک اسکا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیے سے پس کہا اس شخص سے بھیڑیے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا اس بکری کا یعنے
عنقریب اس بکری کا دن سبع کے اسدن کہ نہین ہوگا کوئی نگہبان اسکا سوا میرے ف ح لفظ یوم السبع ساتھ جزم ب اور پیش اسکے کے دونون طرح روایت
کیا گیا ہی اور متعدد اور مختلف آئے ہین اسکے بیان مین اقوال پیر ساتھ جزم کے کہا ہی علما نے کہ مراد اس سے فتنہ ہین کہ لوگ آپس مین جنگ کرینگے اور بکریان بغیر
چرانیوالے کے چھوڑ دینگے اور سبع اور سباع بمعنے ترک اور بہ معنے چھوڑ دینے آیا ہی اور سبع بمعنے مہمل کے آیا ہی اور چونکہ بغیر چرانیوالون کے چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالے
انکے بھیڑیے ہونگے پس یہ خبر دی بھیڑیے نے ساتھ وجود شدائد اور فتنون کے کہ واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یوم السبع ساتھ جزم کے نام ایک عید کا ہی
انکے بیچ جاہلیت مین یعنے حالت کفر مین کہ جمع ہوتے تھے اسمین واسطے موسم کے کہ باز رکھتا تھا انکو ہر چرنے اور چھوڑ دیتے تھے اسمین مواشی کو پس کھلتے
تھے اسکو بھیڑیے پس گویا خبر دی بھیڑیے نے گذشتہ سے کہ اس روز کون نگہبان بکریون کا ہوتا تھا کہ آج نگہبانی انکی کرتا ہی تو یا روز عید کا کہ باقی اور دائم ہی کون نگہبانی
انکی اس روز کریگا اور اسپر ساتھ پیش کے بمعنے درندہ کے ہی اور یہی انہین معانی کا احتمال رکھتا ہی اور راجع انکی طرف ہوسکتا ہی اور بعضون نے کہا کہ ساتھ پیش کے
بمعنے روز عید کے ہی اور مشارق مین کہا کہ بعضون نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ہی ساتھ ی کے بمعنے ضایع ہونے کے اور سبع بمعنے ضیاع کے ہی ت پس کہا لوگون
نے از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون مین اسپر اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور نہین تھے وہ دونون اس جگہ نقل کی
بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ
رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ
وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق مین
البتہ کھڑا تھا ایک قوم مین یعنے حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعاے خیر کی اس قوم نے واسطے عمر کے اس حال مین کہ تحقیق رکھے گیے تھے عمر اپنے
تخت پر یعنے نہلانے کے لیے بعد وفات کے اور حاضر تھی انپر ایک جماعت انکے یارون مین سے ناگہان ایک شخص نے پیچھے میرے سے تحقیق رکھی
کہنی اپنی میرے مونڈہے پر کہتا ہی وہ شخص یعنے خطاب کرکے عمر کی طرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ کردانے تجکو اللہ تعالی ساتھ دونون
یار تمہارے کے یعنے آنحضرت کے اور ابی بکر کے قبر مین یا جنت مین اسواسطے کہ مین بہت تھا سنتا آنحضرت سے فرماتے تھا مین یعنے فلانے مکان مین
اور ابو بکر اور عمر اور کیا مین نے اور ابو بکر اور عمر نے یعنے فلانا امر امور عبادت سے یا رسوم عبادت سے اور چلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنے طرف فلانے مکان کے اور
داخل ہوا مین اور ابو بکر اور عمر یعنے مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابو بکر اور عمر یعنے گھر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پس پیچھے پھر کر دیکھا مین نے پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ
لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى نَحْوَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکھینگے اہل علیین کو یعنے دیکھیگا بعض انکا بعض کو یعنے مقام اور مرتبہ انکے کو نہایت بلندی
مین جیسے کہ دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان مین کہ ستارہ کنارہ آسمان مین بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہ ابو بکر اور عمر اہل علیین مین سے ہو

اور زیادہ ہین یہ دونون درجہ اور رتبہ مین اور بڑھ گئے ہین مرتبہ مین اس سے کہ ہو وین وہ اہل علیین سے **ف ح** علیین ساتھ زیر عین اور لام کے اور تشدید ی
پہلی اور جزم دوسری کے ایک مقام ہی ساتوین آسمان مین کہ چڑھتی ہین اسکی طرف ارواحین مومنون کی اور بعضون نے کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اٹھائے
جاتے ہین اسکی طرف اعمال صالحون کے اور لفظ دری ساتھ پیش دال اور زیر رمشددہ کے اور ی نسبت کے ہی تشبیہ دی ساتھ در کے یعنے مروارید کے بیچ
روشنی اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ساتھ اسناد اپنے کے اور روایت کی مانند اسکے ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
عَنْ عَلِیٍّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر اور عمر دونون سردار ہین ادھیڑون اہل بہشت کے پہلون مین سے اور
پچھلون مین سے سوائے نبیون کے اور پیغمبرون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **ف ح** وصف کرنا لوگونکا ساتھ
ادھیڑ ہونے کے باعتبار حال انکے کے دنیا مین ہی ورنہ بہشت مین ادھیڑ نہین ہونے کا پس معنے یہ ہین کہ ادھیڑ مرے دنیا مین اور پہلون سے مراد ہین اگلی
امتون کے پس ہونگے افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سے اور خضر بھی بموجب قول انکے کہ ولی کہا ہی انکو اور پچھلون سے مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا
اس امت کے اور نبیون اور رسولون کے استثنا کرنے سے نکل گئے عیسے اور ایسے ہی خضر بحسب قول انکے کہ نبی کہا ہی انکو (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کہ کتنی ہی زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمھارے یعنے کم مدت ہی یا بہت پس پیروی کرو ان دو شخصون کی کہ پیچھے میرے
دو خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ
رَاْسَہٗ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب داخل ہوتے مسجد مین نہ اٹھاتا کوئی یعنے صحابہ مین سے سر اپنا یعنے مارے ہیبت کے اور بہ پاس ادب کے سوائے ابی بکر اور عمر کے تھے یہ دونون
کہ مسکراتے تھے دیکھکر طرف آنحضرت کے اور مسکراتے تھے آنحضرت دیکھکر طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف ح** خاصیت
محبت اور عادت محبوبون کی ہی کہ جب آپس مین ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہی تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہین اور شاد ہوجاتے ہین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنے حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئے مسجد مین اور
ابوبکر اور عمر ایک دونون مین سے داہنی طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرے بائین طرف انکے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونون صاحبون کے
پس فرمایا آنحضرت نے کہ اسی طرح اٹھائے جاوینگے ہم یعنے قبرون سے نکلینگے طرف محشر کے روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہی (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہی عبداللہ ابن حنطب
تابعی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہین نقل کی یہ ترمذی نے
بطریق ارسال کے **ف ح** یعنے یہ دونون درمیان مسلمانون کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہین جسد مین بہ نسبت تمام اعضا کے شرف اور نفاست مین اور قریب
اس معنے کے ہی یہ کہ بعضون نے کہا کہ مثل انکی دین مین بمنزلہ سمع و بصر کے ہی جسد مین یا یہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع اور بصر کے ہین کہ سنتا ہون مین بواسطے انکے
اور دیکھتا ہون مین بواسطہ انکے اور یہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنے وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص انکی کا ہی اوپر سننے حق کے اور اتباع
اسکی کے اور مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق مین (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ

وَوَزِيرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی
ابوسعید خدری سے کہ کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کوئی پیغمبر کہ واسطے اسکے ہوتے ہین دو وزیر آسمان کے فرشتون مین سے کہ امداد و اعانت
کرتے ہین اسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتے ہین زمین والون مین سے **ف ع** یعنی اسکے یارون مین سے کہ خدمت اور نصرت اسکی کرتے ہین عالم ناسوت
مین اور جب درپیش آتا ہی اسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہی انسے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنے وزیر سے **ت** پس اہیر وزیر میرے
آسمان والون مین سے پس جبرئیل اور میکائیل ہین **ف ع** اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل اور میکائیل سے **ت** اور اہیر وزیر میرے زمین
والون مین سے پس ابوبکر اور عمر ہین نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ یہ دونون صاحب افضل ہین اور صحابہ مین سے حالانکہ صحابہ
افضل ہین ساری امت مین اور دلالت ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین عمر سے اسلیے کہ واو اگرچہ ہی مطلق جمع کے لیے ولیکن ترتیب اسکی لفظ کلام حکیم مین ضرور
ہی کہ اسکے لیے اثر عظیم ہو (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ
فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ
خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی بکرہ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ خواب مین دیکھا مین نے کہ گویا ایک ترازو اتری ہی آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکر پس غالب آئے آپ اور تولے گئے ابوبکر اور عمر پس غالب آئے ابوبکر
اور تولے گئے عمر اور عثمان پس غالب آئے عمر پھر اٹھائی گئی ترازو **ف ت** اور اس شخص نے نہ تولا حضرت علی اور عثمان کا نہ دیکھا گویا اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ان
دونون صاحبون کے تفاضل مین اختلاف ہی سلف مین جیسے کہ کتب کلامیہ مین مذکور ہی **ت** پس غمگین ہوے آنحضرت بسبب اس خواب دیکھنے اس شخص کے
جیسے کہ راوی نے تفسیر کی ساتھ قول اپنے کے پس غمگین کیا آنحضرت کو اسکے سننے نے **ف ع** یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہ ہی کہ
کہ بعد خلافت عمر کے ظہور فتنون کا ہوگا اور رتبے امور کے پست ہوجاوینگے **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ تو نے دیکھا خلافت نبوت ہی یعنے ان دونون
صاحبون کی خلافت خلافت نبوت ہی کہ اسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہ ہوگا پھر دیگا اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے
ف ع تعبیر دی آنحضرت نے اٹھ جانے ترازو کی یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا ابوبکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اسپر اور بعد اسکے آمیزش بادشاہت کی
ہوگی اور کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چارون کے بادشاہت ہوگی گزند جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اور سمجھا اس تعبیر کا اٹھ جانے میزان کے
سے اس سبب سے کہا کہ آپسمین تولنا رعایت کیا جاتا ہی ان چیزون مین کہ آپسمین نزدیک ایک دوسرے کے ہین اور جب آپسمین بعید اور متباین ہوتین تو آپسمین
مین تولنا کچھ معنے نہین رکھتا پس اٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپسمین تولنا پس یہ خواب دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کے بعد از ابوبکر اور عمر کے اور معنے غالب
آنے ہر ایک کے دوسرے پر میزان مین یہ ہین کہ راجح افضل ہی مرجوح سے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابن مسعود
سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت مین سے پس آئے ابوبکر پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص
اہل بہشت مین سے پھر آئے عمر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف ع** حدیثون مین بشارت جنت کی ایک جماعت کے لیے اصحاب
مین سے واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث مین واسطے ابوبکر اور عمر کے اکھٹی واقع ہوئی ہی اس باب مین ذکر کی (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ
اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا اسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری

گودی مین تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہان کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہوگی کسی کے لیے نیکیان موافق گنتی ستارون آسمان کے فرمایا کہ ہان وہ عمر ہے کہ نیکیان
اُسکی موافق گنتی آسمان کے ستارون کے ہین کہا مین نے پس کیا حال ہے ابوبکر کی نیکیون کا فرمایا آنحضرت نے نہین ہین تمام نیکیان عمر کی مگر مانند ایک نیکی
کے ابوبکر کی نیکیون مین سے نقل کی یہ رزین نے **ف ع** یعنے ابوبکر کی نیکیان اُنکی نیکیون سے کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیان عمر کی ابوبکر
کی نیکیون سے زیادہ ہون تو بھی ابوبکر افضل ہین بسبب قوت حسنات اُنکی کے از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے کمال اخلاص اور شہود معرفت
کے جیسے کہ روایت کیا ہے ایک حدیث سے کہ نہین ہے فضیلت ابوبکر کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اُس چیز کے کہ رکھی گئی ہے انکے دل مین ذکر کیا ہے
اس حدیث کو غزالی نے

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ہے بیچ مناقب عثمان رض کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے
گھر مین کھولے ہوئے رانین اپنی یا پنڈلیان اپنی **ف ع** کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہے اس حدیث کو مالکیون وغیرہ نے کہ جو کہتے ہین ران ستر نہین حالانکہ
یہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی اسلیے کہ شک کیا ہے راوی نے عضو کھلے ہوئے مین کہ آیا وہ رانین تھین یا پنڈلیان پس لازم نہین آتا ہے اس سے جزم جواز کھولنے
ران کا اور جائز ہے یہ کہ ہو مراد کھولنے ران کے سے کھولنا اُسکا قمیص سے نہ ازار سے یعنے تہ بند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اسپر نہ تھا سمٹا ہوا تھا جیسے کہ
آگے آتا ہے کلام عائشہ کا کہ مشعر ہے اسپر اور یہی ظاہر ہے آنحضرت کے احوال سے درحالت مخالطت کے ساتھ آل و اصحاب کے **ترجمہ** پس اذن چاہا ابوبکر نے
آنے کے لیے پس اذن دیا آنحضرت صلعم نے اُنکو حالانکہ وہ اسی حال پر تھے یعنے نہ ڈھکی پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نے یعنے بیٹھا ابوبکر کا کچھ دیر تک ہوا
پھر اذن چاہا آنے کا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے عمر کو اور آنحضرت اسی حال پر تھے پس باتین کین عمر نے پھر اذن چاہا عثمان نے یعنے اور آئے پس
اُٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کیے کپڑے اپنے **ف ع** اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہین تھے کھولے ہوئے نفس ایک دونون عضوون مین سے بلکہ سوائے
تہ بند کے اور کپڑا نہ تھا اسلیے نہ کہا وستر فخذہ پس اُٹھ گیا ساتھ اسکے اشکال اور دفع ہوگیا استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال **ت** پس جبکہ نکلے یعنے عثمان اور وہ
کہ ساتھ اُنکے تھے یا تقدیر یہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ نے کہ داخل ہوئے ابوبکر پس جنبش کی آپ نے واسطے اُنکے اور نہ پروا کی آپ نے اُنکی یعنے یونہی
لیٹے رہے اور کپڑے نہ سمیٹے پھر داخل ہوئے عمر پس حرکت کی آپ نے واسطے اُنکے اور نہ پروا کی آپ نے اُنکی پھر داخل ہوئے عثمان پس اُٹھ بیٹھے آپ اور
درست کیے کپڑے آپ نے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حیا نہ کرون مین اس شخص سے کہ حیا کرتے ہین اُس سے فرشتے **ف ع** کہا نووی نے کہ اسمین
فضیلت ظاہرہ ہے عثمان کی اسلیے کہ حیا اچھی صفت ہے صفتون ملائکہ کے سے وہ اُنکے لیے ثابت ہوئی کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہے اوپر توقیر عثمان کے نزدیک
آنحضرت کے لیکن اس سے کچھ ابوبکر اور عمر کے منصب مین نزدیک آنحضرت کے فرق نہین آتا اور کم التفاتی آپ کی بہ نسبت اُنکے لازم نہین آتی اسلیے کہ محبت
جب کامل اور بہت ہوتی ہے تو تکلف اُٹھ جاتا ہے جیسے کہ کہا گیا ہے اذا حصلت الالفۃ بطلت الکلفۃ کہتا ہون مین پس منقلب ہوگئی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونون
صاحبون کی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہے اس سے تعظیم اور توقیر عثمان کی ذکر کی گئی یہ انکی مناقب کے باب مین اور حقیقت مین جسمین جو صفت غالب ہوتی
ہے اسکی رعایت آنحضرت فرماتے تھے حضرت عثمان مین صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ اُنکا کرتے تھے اور ان صاحبون سے بیتکلفی تھی اُنکے
معاملہ بیتکلفی کا رکھتے تھے اور ملائکہ نے جن مواضع مین حضرت عثمان سے حیا کی ہے از انجملہ بعضون نے ایک جگہ یہ نقل کی ہے کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کے

ایک تہ مین جو آگے بڑھے تو انکا سینہ کھلا ہوا تھا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس علم کیا انکو آنحضرت نے سینہ کے ڈھانکنے کا پس عود کیا ملائکہ نے اپنی جگہ پس پوچھا اُنسے آنحضرت نے سبب انکے ہٹ جانے کا انھون نے کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئے تھے ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق مین ڈرا کہ اگر اذن دون مین عثمان کو آنیکا اس حالت پر یعنے حالت کھلے رہنے پنڈلی یاران پر یہ کہ نہ پہونچے طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے یعنے ڈرا مین کہ اگر مجھکو اس حالت پر دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کر سکیگا نقل کی یہ مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ) روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کے رفیق یعنے ہمراہی اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنے بہشت مین عثمان ہی ف یعنے فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کے کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سے سمجھکر بیان کیا پھر یہ نہین منافی ہی اسکے کہ ہو انکا کوئی اور بھی رفیق سوائے عثمان کے جیسے کہ وارد ہوا ہی ابن مسعود سے روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کے لیے مخصوص ہی اسکے اصحاب مین سے اور میرے مخصوص میرے اصحاب مین سے ابو بکر اور عمر ہین انتہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق تھا اور آنحضرت کے کئی رفیق نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہ منقطع ہی ف غرابت نہین منافی ہی صحت کو اسلیے کہا نہین ہی اسناد اسکی قوی اور یہ حدیث یعنے اسناد اسکے منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے یہ کہ حدیث ضعیف ہی لیکن اعتبار کیجاتی ہی قوی بیچ فضائل کے اور موید ہی اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنے لوگون کو اوپر خرچ کرنے کے لشکر تبوک پر کہ اُسکو جیش العسرۃ کہتے ہین ف عسرۃ کہتے ہین تنگی کو پس جیش العسرۃ اسکو اسلیے کہتے ہین کہ اسمین مسلمان بڑی تنگی اور سختی مین تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تھی اور تھا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کے اور ایام قحط کے اور کمی زاد راہ اور پانی کے اور سواری کے اور کمی کھانے اور پانی کی ایسی تھی کہ پتے درختون کے کھاتے تھے اور اوجھہ اونٹون کے نچوڑتے تھے اور مُنھ تر کرتے تھے غرض کہ بیسامانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اسمین اسلیے یہ نام اُسکا ہوا ت پس کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ مین سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون انکے یعنے سو اونٹ مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے یعنے اس مکان مین یا اور وقت پس کھڑے ہوے عثمان اور کہا میرے ذمہ مین دو سو اونٹ مع جھولون کے اور کجاوون انکے کے بیچ راہ خدا کے ف یعنے سوائے ان سو کے دو سو اور مین نہ ان سمیت جیسے کہ وہم جاتا ہی واللہ اعلم ت پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ مین تین سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون انکے کے بیچ راہ خدا کے ف پس حضرت عثمان نے چھ سو اونٹ اپنے ذمہ لازم کیے پہلی بار مین سو دوسری بار دو سو تیسری بار مین تین سو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان نے ساڑھے نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑون کے اور کہا طلحہ نے ت پس مین نے دیکھا آنحضرت کو اُترتے تھے منبر سے اس حال مین کہ کہتے نہین ضرر کریگی عثمان کو وہ چیز کہ کرین تمام عمر مین بعد اس نیکی کے کچھ نہین مضر عثمان کو وہ چیز کہ کرین بعد اسکے ف یعنی یہ نیکی

مکفر ہوئے انکے گناہوں گذشتہ کی سا تہ زیادتی بہلائیوں آیندہ انکی کے جیسے کہ وارد ہوا ہو بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہ تاکید کے لیے اور اسمین اشارہ ہو طرف
بشارت کے انکے لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونے کے اور کہا مظہر نے یعنے ضرر نہیں ہو اسپر یہ کہ نہ کرین بعد اسکے قسم نوافل سے نہ فرائض سے اسلیے کہ یہ نیکی کافی ہو
انکو تمام نوافل سے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہو عبدالرحمن بن سمرہ سے کہ کہا لائے عثمان نزدیک
آنحضرت کے ہزار دینار اپنی آستین مین اُسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے لشکر تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود مین پس
دیکہا مین نے آنحضرت کو کہ الٹ پلٹ کرتے تھے انکو اپنی گود مین اور فرماتے تھے نہین ضرر کرینگے عثمان کو وہ گناہ کہ کرین بعد عمل آج کے دن کے یعنے
نہین ضرر کرینگے انکو گناہ سابق اور لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے **ف ع** ریاض مین عبدالرحمن بن عوف سے آیا ہو کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت کے
پاس اس حال مین کہ لائے عثمان بن عفان جیش العسرہ کے لیے نوسو اوقیہ سونے کے اخرجہ الحافظ السلفی اور یہ اختلافات روایات وہم دلاتا ہو تناقض کا روایات
مین اور تطبیق انمین اسطرح ہو سکتی ہو کہ پہلے حضرت عثمان نے چہ سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون کے دیے ہون جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا پھر لائے ہون
ہزار دینار واسطے خرچ ضروری مسافرون کے پھر جبکہ مطلع ہوئے اسپر کہ نہین کفایت کرینگے زیادتی کی اونٹون مین بھی کہ ہزار روپے کر دیے اور زیادتی کی
دینارون مین بھی کہ نوبت سونے کی نوسو اوقیہ کی پہونچی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ
يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے **ف ع** کہ حدیبیہ مین تھی نیچے درخت کے سال حدیبیہ مین اور یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا کہ نازل ہوئی اسکے حق مین یہ آیہ (لَقَدْ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) **ت** تھے عثمان ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل مکہ کے **ف ح** کہ بھیجا تھا انکو حدیبیہ سے
اہل مکہ کے پاس کہ مکہ مین آنے دین عمرے کے لیے پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والون نے عثمان کو مار ڈالا **ت** پس بیعت کی آنحضرت نے لوگون سے یعنے بیعت خاص
موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے
یعنے نصرت دین اسکے کی اور کام رسول اسکے کے ہو پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے **ف ع** یعنے اپنا ہاتھ نائب عثمان کے
ہاتھ کا کیا اور عثمان کی طرف سے بیعت کی بعضے کہتے ہین وہ ہاتھ کہ عثمان کے ہاتھ کا نائب کیا وہ بایان تھا اور بعضے کہتے ہین دایان اور یہی صحیح ہو **ت**
پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کے بہتر ہاتھون اور صحابہ کے سے واسطے اپنے پس غائب ہونا انکا نہین تھا سبب نقصان انکے کا بلکہ سبب منقبت
تھا نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا
مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ
فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ
وَّشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہو ثمامہ بیٹے حزن قشیری

کے سے کہ کہا حاضر ہوا مین حضرت عثمان کے گھر مین اُسوقت کہ اوپر سے جھانکا عثمان نے اس قوم پر کہ انھون نے گھیر لیا تھا اور قصد اُنکے قتل کا رکھتے تھے پس کہا عثمان نے کہ سوال کرتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ مین اور نہین تھا مدینہ مین کوئی پانی شیرین سوائے پانی کنوئے رومہ کے ف ع ح رومہ ساتھ پیش را اور جزم واؤ کے اور بعضون نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنوان ہے بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق مین کہ پانی اُسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہے عوام اسکو اب بیر جنت کہتے ہین بسبب مترتب ہونے دخول جنت کے عثمان کے لیے اوپر خریدنے اور وقف کرنے اسکے کے اور حضرت عثمان نے خریدا تھا اسکو لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولون مسلمین کے ف ع یعنے وقف کرے اسکو اور کرے ڈول اپنا برابر مسلمانون کے ڈولون کے اور اپنے ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لیے نہ رکھے اور اسمین دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہے اسپر کہ وقف کی ہوئی چیز وقف کرنے والے کے ملک سے نکلجاتی ہے ترجمہ بہتر نیکی اور ثواب کے اس خریدنے والے کے لیے ہو اس کنوئین سے یعنے خریدنے اور وقف کرنے اُسکے سے بہشت مین پس خریدا مین نے اُسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آج کے دن منع کرتے ہو مجکو اُسکے پانی پینے سے یہان تک کہ پیتا ہون مین دریا کے پانی سے یعنے پیتا ہون کھاری پانی کہ مانند پانی سمندر کے ہے شوری اور تلخی مین پس کہا لوگون نے خداوندا ہان جانتے ہین ہم مقرر خریدا انھون نے یعنے تصدیق عثمان کی کی اس کلام مین اور پہلے لانا اللھم کا واسطے تاکید اور تبرک کے ہے ساتھ رسم الٰہی کے پھر کہا عثمان نے کہ پوچھتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنے مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیون پر پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی ف ع مراد ایک جماعت انصار کی ہے کہ قریب مسجد کے رہتی تھی اور ایک زمین رکھتی تھی کہ اگر اسکو داخل مسجد کے کرتے تو مسجد فراخ ہو جاتی پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ جگہ اس جماعت کی خریدے ترجمہ پس زیادہ کرے اس جگہ کو مسجد مین بہتر ثواب اور نیکی سے کہ اُس خریدنے والے کے لیے ہو خریدنے اور وقف کرنے اُسکے سے بہشت مین پس خریدا مین نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے ف ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہ حضرت عثمان نے خریدی کما رواہ الدارقطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمر سے یہ کہ مسجد آنحضرت کے عہد مین بنائی گئی تھی اینٹ کی اور چھت اُسکی کھجور کی ٹہنیون کی تھی اور ستون اُسکے کھجور کی لکڑی کے پس زیادہ کیا اسمین ابوبکر نے کچھ اور زیادہ کیا اسمین عمر نے اور بنایا اسکو آنحضرت کے عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیون کھجور کے اور پھر ستون چوبی نصب کیے پھر تعمیر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچھ زیادہ کیا اسمین اور بنائی دیوار اسکی منقش پتھرون کی اور چھت اسکی سال کی ترجمہ پس تم آج کے دن منع کرتے ہو مجکو اس سے کہ پڑھون مین دو رکعت نماز اُس جگہ مین یعنے چہ جائے مسجد مین پس کہا لوگون نے یا الٰہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچھتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق مین نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنے مال سے یعنے اور فرمایا حضرت نے میرے حق مین جو کچھ کہ فرمایا کہ دلالت کرتا ہے اوپر حسن حال اور مآل میرے کے چنانچہ اوپر مذکور اُسکا ہو چکا ہے کہا لوگون نے یا الٰہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نے کہ پوچھتا ہون مین تمسے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اوپر ثبیر مکے کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے اور ساتھ آنحضرت کے ابوبکر اور عمر اور مین بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یعنے بسبب خوشی کے یہانتک کہ گرنے لگے بعضے پتھر اُسکے پستی زمین اور دامان کوہ مین پس ماری اُسکو آنحضرت نے لات اپنی اور فرمایا ٹھہر اور نہ ہل اے ثبیر اسلیے کہ نہین ہے تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنے ابوبکر اور دو شہید ف ع یعنے حقیقی اسلیے کہ قتل کیے گئے ساتھ زخم کے اور مرے قریب اثر ضرب سے اور وہ عمر اور عثمان ہین پس نہین منافی ہے اسکے یہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب اُنکی موت کا اثر زہر قدیم کا تھا ترجمہ کہا لوگون نے یا الٰہی ہان اسی طرح ہے کہا عثمان نے اللہ اکبر گواہی دی اُنھون نے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہ کلمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے ف ع یعنے اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کے بیچ ثابت کرنے حجت کے خصم پر بطور ازرا

تعجب کے اقرار کرنے انکے سے انکے صدق پر اور جرأت کرنے انکے سے اوپر فساد اور ہلاک انکے کے (وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) اور روایت ہے مرۃ بن کعب سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں پس نزدیک کیا آنحضرت نے ان فتنوں کو یعنے فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع انکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے سر پر پس فرمایا آنحضرت نے یہ شخص اس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں اور گیا طرف اس شخص کے تا دیکھوں میں کہ کون ہے وہ پس ناگہاں وہ شخص عثمان بن عفان تھے کہا مرہ نے پس متوجہ کیا میں نے طرف آنحضرت کے منہ عثمان کا یعنے دکھایا میں نے آنحضرت کو منہ عثمان کا پس کہا میں نے یہ شخص ہدایت پر ہوگا اسدن فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ) اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے عثمان سے ایک دن کہ اے عثمان تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا تعالے پہناوے تجھکو ایک کرتہ یعنے خلعت خلافت پس اگر چاہیں لوگ اور جبر کریں تجھپر اوپر اتار ڈالنے کرتے کے پس نہ اتارنا تو اسکو واسطے انکے ف ع یعنے اگر قصد کریں لوگ تیرے معزول کرنے کا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے واسطے انکے سبب ہونے تیرے کے حق پر اور ہونے انکے کے باطل پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نہ کیا عثمان نے اپنے نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے انکو روز دار کے ہر چند کہ بجد ہوئے لوگ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے ف ح اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثے کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے عثمان کے پاس اور بھیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پھرنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محضر کرنا اور قتل کرنا عثمان اور یہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہے جیسا کہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور یہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام میں واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہ اس فتنہ میں ظلم کیا ہوا واسطے عثمان کے اور اشارہ کیا طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روے سند کے (وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) اور روایت ہے ابو سہلہ عثمان کے مولے سے کہا کہ کہا واسطے میرے عثمان نے روز دار کے کہ روز واقعہ قتل انکے کا تھا اور مراد دار سے گھر عثمان کا ہے کہ اسمیں گھرے ہوئے تھے اور شہید ہوئے تحقیق آنحضرت نے کی تھی مجکو وصیت یعنے یہ کہ معزول نہ کرنا تو اپنے تئیں جیسے کہ اوپر حدیث میں گذرا یا وصیت کی تھی صبر و تحمل کرنے کی اوپر جفاے قوم کے اور نہ لڑنے کی انسے اور میں تحمل کرنے والا ہوں اس عہد یعنے وصیت پر اور لڑنا نہیں انسے والا بعضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو کسنے کہ مجال تمہارے مقابلہ کی نہیں پاوینگے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری (عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأٰى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا

فَذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ہٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِہَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ہٰذِہٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذْہَبْ بِہَا الْاٰنَ مَعَکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ اور روایت ہی عثمان تابعی سے بیٹے عبد اللہ بیٹے موہب سے کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنے مکہ مین اس حال مین کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھے ہوئے پس کہا اُسنے کہ کونسی ہی یہ قوم کہا بعضے لوگون نے کہ یہ قریش ہین یعنے اکابر اُنکے کہا اس شخص نے پس کون ہی شیخ یعنے عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا انھون نے کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اس شخص نے ای ابن عمر تحقیق مین پوچھتا ہون تجھسے کچھ پس جواب دو مجکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمان بھاگ گئے تھے روز احد کے یعنے اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت بُرا ہی کہا ابن عمر نے ہان بھاگے کہا اُس شخص نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہان حاضر نہ ہوئے یعنے اور قوت نہ پائی اُنھون نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ ہوئے عثمان وہان کہا اُسنے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی اور نہ حاضر ہوئے وہان کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ تھے بیعت رضوان مین اور جب سب جگہ ابن عمر نے تصدیق اُس شخص کی کی تو کہا اُسنے اللہ اکبر ق ح یہ کہا اُسنے از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین ترجمہ کہا ابن عمر نے کہ آ بیان کرون مین تجھسے حقیقت حال کی ایپر بھاگنا عثمان کا روز احد کے پس گواہی دیتا ہون مین کہ خدا تعالےٰ نے معاف اور درگذر کیا اُنسے ف ع ح اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہی عیب مین شمار کرنے سے اور ابن عمر نے جو کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف (اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّہُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْہُمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ) جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت کو ایک جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہلنا نہین پس کافرون سے جو شکست پائی اُس جماعت نے پیچھا کافرون کا کیا اور بقصد غنیمت کے نکلے اور کار جنگ ابتر ہوا پس حق سبحانہ تعالےٰ نے اُنکی شکایت کرتا ہی پھر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالےٰ نے اُنسے اور یہ مخصوص حضرت عثمان سے نہ تھا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تھا خدا تعالےٰ نے عفو کیا اُس سے ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بدر سے بسبب اسکے تھا کہ تھین اُنکے نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تھین وہ بیمار پس فرمایا عثمان کے لیے آنحضرت نے کہ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا ہی اُن لوگون مین سے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور حصہ اسکا ہی ف ع یعنے تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہی دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا اُنکا بدر سے نہین ہی نقصان اُنکے حق مین ہرگز اور تھا غائب ہونا اُنکا مانند غائب ہونے حضرت علی کے تبوک سے کہ اُنکو خبر گیری اہل بیت کے لیے حضرت چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہین معلوم کہ آنحضرت نے اُنکے لیے بھی حصہ غنیمت مین سے لگایا تھا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار رہوئی تھین مدینہ مین اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے اُنکی خبر گیری کے لیے چھوڑا تھا اور رقیہ نے مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال رضامندی آنحضرت کی حضرت عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی انکے نکاح مین دی پھر دوسری یعنے ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اور اسی سبب سے اُنکو ذی النورین کہتے ہین پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اسکا اُنسے اور ریاض مین ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنے کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرت اُسکو ف ع یعنے بجاے عثمان کے لیکن نہ پایا کوئی عزت والا اُنکے برابر جیسے کہ نقل ہی بعضے صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ نہین ہی میرے لیے قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری پشتیبان ہو کر ترجمہ پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو ف ع یعنے طرف مکہ کے تا مشرکون سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کرین اور اُنکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکھین پس استقبال کیا اُنکا اُنکے اہل و گروہ نے اور آگے اپنے سے چلے اُنکو سوار کر کر اور اپنی پناہ مین کیا اُنکو کوئی متعرض نہ ہوئے اُنسے اور کہا اُنھون نے کہ طواف کر خانہ کعبہ کا واسطے عمرے اپنے کے پس کہا عثمان نے حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین ترجمہ اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ مین پیچھے جانے عثمان کے مکہ کو ف ع یعنے جب خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنے کو آتے ہین مسلمانون سے تو مستعد کیا

آنحضرت نے مسلمانون کو لڑنے کے لیے اور بیعت لی انسے نیچے درخت کے اس بات پر کہ بھاگین نہین اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کیے گئے
ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال مین کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ
اپنے کے اور کہا یہ بیعت یا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یا انکی طرف سے ہے پھر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالون کے جواب مین کہے مین نے
اب ساتھ اپنے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنے پس نہین ضرر کرینگے ہمکو بلکہ تجھی کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب جو مین نے کلمات حق اور مفصل بیان کر دیے
ہین انکو اپنے ساتھ لیجا اور چھوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین (وَعَنْ اَبِی سَہْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ
عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سہلہ مولے
عثمان کے سے کہ کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنے چپکے سے کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ انپر برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ
انکو اور صبر کرنا چاہیے انکو اسمین اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنے سفیدی اور سرخی سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین
ہم انسے کہا عثمان نے نہ لڑو اسلیے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک امر کی پس مین روکنے والا ہون اپنے نفس کو اُس امر پر (وَعَنْ
اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ
وَہُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ) اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوے عثمان رض کے گھر مین اس حال مین کہ عثمان
گھیرے گئے تھے گھر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابوہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین یعنے انکی خدمت مین یا گھیرنے والون مین سے جو حاضر تھے
اُنسے کلام کرنے کے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابوہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابوہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنے جیسے کہ خطبہ
کے لیے کرتے ہین پھر کہا ابوہریرہ نے کہ سنا مین نے آنحضرت کو فرماتے کہ تحقیق تم دیکھوگے پیچھے میرے بلائین کہ اسمین آزمایش تمھاری ہوگی اور بہت اختلاف
و جنگ کروگے آپسمین یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس کہا آنحضرت سے کہنے والے نے لوگون مین سے پس کون ہے
ہمارے لیے یا رسول اللہ یعنے کسکی متابعت کرین کہ اسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت
نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یارون اُسکے کی اور وہ یعنے ابوہریرہ اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کے ساتھ اسکے یعنے لفظ
امیر کے کہنے مین اشارہ کیا عثمان کی طرف کہ وہ حاضر تھے اُس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ف ع کہا مؤلف نے کہ
مسلمان ہوے عثمان ابتدا اسلام مین ابوبکر کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے دو ہجرتین اور تھے وہ گورے
میانہ قد خوبصورت گھنگی ڈاڑھی والے خلیفہ ہوئے محرم کے اول روز مین سن چوبیس ۲۴ مین اور قتل کیا انکو اسود جبشی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضون نے کہا اور
کوئی تھا قاتل انکا اور دفن کیے گئے وہ ہفتہ کی شب بقیع مین اور اُسدن عمر انکی بیاسی ۸۲ برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کی اور رہی خلافت انکی بارہ ۱۲ برس چند
روز کم اور روایت کین اُنسے حدیثین خلق کثیر نے **بَابُ مَنَاقِبِ ہٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ** یہ باب ہے مناقب مین ان تینون کے ف ع یعنے
بعضی حدیثین بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجمع بھی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِہِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)
روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے
پس ہلا احد یعنے بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤن کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہین ہے تجھپر مگر نبی اور

اور صدیق یعنے ابوبکر اور دو شہید یعنے عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لَہٗ فَاِذَا اَبُوْبَکْرٍ فَبَشَّرْتُہٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لَہٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ اِفْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو موسے اشعری سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ مین باغون مدینہ کے سے یعنے باغ تھا کہ جسمین بیر ارس تھا پس آیا ایک شخص یعنے ہمنے نہین پہچانا اسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اُسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی یعنے بہشت عالیہ کی پس کھولا مین نے واسطے اُسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی مین نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنے اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اُسکے لیے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی پس کھولدیا مین نے دروازہ اسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی مین نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالے کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ کھولدے دروازہ اسکے لیے اور بشارت دے اسکو بہشت کی ساتھ بلاے عظیم کے کہ پہونچیگی اسکو پس کھولا مین نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی مین نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالے کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے تلخی اس بلا پر اور مصیبتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم اس حال مین کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہوا اللہ ان سے یعنے اس ترتیب سے ان تینون کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر کرنے انکے کے اور بیان کرنے امر انکے سے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان مین اور ممتاز و مذکور تھے درمیان انکے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَابَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا خواب مین آج کی رات ایک مرد صالح یعنے ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا یعنے مین نے خواب مین دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اُٹھے ہم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہا ہمنے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے ایپر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور ایپر تعلق اور اتصال بعض انکے کا ساتھ بعض کے معنے اسکے یہ ہین کہ یہ والی اُس کام کے ہین کہ بھیجا ہے خدا تعالے نے ساتھ اُس کام کے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے خلفا انکے ہین بیچ جاری کرنے احکام دین شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض

یہ باب ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب کے **ف ح** مناقب حضرت علی کے بہت ہین بیشمار و بیحد حدیث کی کتابون مین مناقب انکے جو مذکور ہین زیادہ ہین بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتین انمین سے وضعی بھی ہین چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے جیسے کہ بیچ بعضی حدیثون کے کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور لکھا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہۃ عقل کے معلوم ہے اس جگہ بھی کہا کہ بیچ فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے

حدیثین بشمار وضع کی ہین لوگون نے اور خاص ترین انکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور اسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہے اور ائمہ سے ایک حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسی طرح ذکر کیا ہے علما نے واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ انھون نے کہا کہ بیچ مناقب علی کے حدیثین آئی ہین ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر ان حدیثون سے کہ اور صحابہ کے حق مین آئی ہین اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی متاخر ہین اور انکے زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوے اور بہت سے مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کی اور انپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کرین مناقب انکے واسطے رد کرنے کے مخالفون پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفا ثلثہ کے بھی مناقب بہت ہین برابر انکے بلکہ زیادہ انسے اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل مین حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا حضرت علی کا تہیں جب انکی مان نے کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابوطالب تب یہ ذکر کیا اس سے اسد نے پس نام انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہین تھا علی کے نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ بوتراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر مین پس نہ پایا علی کو گھر مین پس فرمایا کہ کہان ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ نے کہ مجھمین اور انمین کچھ ہمزگی ہوئی تھی پس خفا ہوکر نکلگئے اور میرے پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہان ہین وہ پس کہا انھون نے کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتے ہین پس تشریف لائے حضرت مسجد مین دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حال مین کہ گر پڑی تھی چادر انکے کاندھے پر سے اور لگ رہی تھی انکے پہلو مین مٹی پس پونچھتے تھے انسے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اٹھ اے ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی (عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ) روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ف ع یعنے آخرت مین اور قرب مرتبہ مین اور بیچ مددگار ہونے کے امر دین مین کذا قال شارح من علمائنا اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرت نے اسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علی کو اپنے اہل وعیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقون نے طعن کیا انکو تحقیر وسبک جانکر آنحضرت چھوڑ گئے ہین حضرت علی نے جو یہ سنا تو ہتھیار باندھکر نکلے یہان تک کہ آنحضرت سے ملے اس حال مین کہ حضرت اترے ہوے تھے موضع جرف مین پس عرض کیا یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھ کہتے ہین آنحضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین نہین چھوڑا ہے مین نے تمکو مگر واسطے محافظت انکے کہ چھوڑا ہے مین نے انکو پیچھے اپنے پس پھر جا تم اور خلیفہ رہو میرے میرے اہل مین اور اپنے اہل مین کیا نہین راضی ہے تو اے علی کہ ہو وے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے کہ جب موسی میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کے پیچھے چمٹے ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ خلافت بعد آنحضرت کے حق علی کا ہے اور آنحضرت نے وصیت کی انکو خلافت کی پس روافض نے اپنی کج رائی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علی کے اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بھی کی ہے اسلیے کہ نہین قائم ہوے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہین شک ہے ایسے احمقون کے کفر مین اسلیے کہ جنھون نے کافر کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلاشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکی دلیل پکڑنے کا جواب علما اہل سنت وجماعت کے یہ کہتے ہین کہ دلیل نہین ہے انکے لیے اسمین بلکہ مطلب حدیث یہ ہے کہ علی کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنی کے غزوۂ تبوک مین جیسا کہ موسے نے ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مدت غایب رہنے اپنے مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تھے ہارون خلیفہ بعد موسے کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسی کے ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مدت مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگون کی امامت کرنے کے لیے نماز مین پس علی خبرگیری پیغمبر کے اہلبیت کی کرتے تھے اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق ہوتی تو امامت نماز کے لیے بھی حضرت علی کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تھا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ ایک تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہین جاتی تھی کہ آنحضرت صلعم نے کا ہے مین تشبیہ دی انکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت صلعم نے اسکو ساتھ قول

اپنے کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہو کہ نہیں ہو پیغمبر بعد میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہو یعنے اتصال
تمکا ساتھ حضرت کے نہیں ہو جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب نبوت کے ہی مرتبہ میں ہو تو ہو بحالت حیات انکی مین یا بعد وفات
انکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات انکی کے اسلیے کہ ہارون مرے پہلے وفات موسے کے پس تعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کے
مین وقت جانے آپ کے طرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہو کہ خلافت جزئیہ حضرت کی حیات مین دلالت نہیں کرتی ہو اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات
حضرت کے خصوصًا جبکہ معزول ہوے ہون اس خلافت سے بھی بسبب رجوع کرنے آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہو کہا بعضے علما نے کہ حضرت
کے اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہو اسپر کہ عیسی ابن مریم جب اترینگے تو اترینگے حاکم ہو کر احکام اس امت سے بلا دینگے لوگون کو طرف شریعت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہین اترینگے نبی ہو کر کہتا ہون مین کہ نہیں منافات ہو اسمین کہ ہون نبی اور ہون تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان
کرنے احکام شریعت انکے کے اور مضبوط کرنے طریقہ انکے کے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف انکے پس معنے جملہ مذکورہ کے یہ ہین کہ نیا نہیں پیدا ہوگا بعد حضرت
کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنے والے اگلے نبیون کے ہین اور اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت کے نبی تو ہوتے علی اور یہ منافی نہین
ہو اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو حضرت عمر کے حق مین صریحًا اسلیے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہو بلکہ گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا ہو ہونا بعد میرے
تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہو نبی بعد میرے اور یہی معنے ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل جو ہو تصریح کی ہو حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کے کہ کچھ اصل نہین ہو اسکی (وعن زر بن حبیش قال قال علی
والذی فلق الحبة وبرأ النسمة انہ لعہد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق رواہ مسلم) اور روایت ہو زر بن حبیش سے
کہ کہا حضرت علی نے قسم ہو اس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنے لگایا اور نکالا اس سے درخت اسلیے کہ دانہ اگنے مین پھاڑا جاتا ہو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہو
کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے یہ کہ دوست نہین رکھیگا مجکو مگر مومن ف ع یعنے مومن کامل مجھسے محبت مشروع مطابق
واقع کے رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکہ نکلجاوین نصیری اور خارجی پس جسنے دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض رکھا شیخین سے مثلا پس دوستی رکھی
اسنے دوستی مشروع یعنی نہین نقص وارد ہوگا ساتھ اس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علی کو اور بغض رکھے ابوبکر اور عمر سے ترجمہ اور دشمن نہین رکھیگا مجکو مگر منافق
نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس محبت علی کی علامت ایمان کی ہو اور عداوت انکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سے روایت ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمة اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نے انس سے حب
ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب انصار من الایمان وبغضہم کفر
وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمة (وعن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایة غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب فقالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی عینیہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایة فقال علی یا رسول اللہ اقاتلہم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام
واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت
منی وانا منک فی باب بلوغ الصغیر) اور روایت ہو سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے ف ع خیبر ایک
منزل ہو مدینہ سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سن ساتھ مین تھا ترجمہ کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہو کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی

قلعہ خیبر کو اسکے ہاتھون پر یعنے بسبب اسکے دوست رکھیگا وہ خدا کو اور رسول خدا کو اور دوست رکھیگا اسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون یعنے صحابہ نے
آئے آنحضرت کے پاس صبح کو اس حال مین کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے نشان انکو ف ح آیا ہے کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور
انتظار مین کہ دیکھیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی ابن ابی طالب ف ح اور وہ پیچھے رہگئے تھے بسبب آنکھون کے دکھنے
کے بعد ازان اثنار راہ مین یا بعد پہونچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہین اپنی آنکھونکی یعنے انکی آنکھین
دکھتی ہین یعنے بسبب عذر کے حاضر نہین ہوئے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسی کو طرف انکے کہ بلا لاوے انکو پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس آب دہن ڈالا انکی
آنکھون مین پس تندرست ہوے علی یعنے آنکھون کی طرف سے یہان تک کہ گویا نتھا کچھ درد یعنے اور نہ سبب درد قسم رمد سے اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا انکو نشان
پس کہا علی نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین انسے یہان تک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نے جا اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے
یہان تک کہ اترے تو انکی زمین مین پھر بلا انکو طرف اسلام کے یعنے اول اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ واجب ہے اوپر انکے حق خدا سے اسلام مین ف ع اور یہان
یہ محذوف ہے کہ پس اگر انکار کرین وہ اس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر انسے یہان تک کہ مسلمان ہون حقیقۃً یا حکماً یعنے جزیہ دینا قبول
کرین یا معنے مسلمان ہونے کے فرمانبردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالے بسبب تیرے ایک مرد کہ بہتر ہے اس سے کہ ہون تیرے لیے
چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اسکی تاکید کے لیے یہ بات قسم کھا کر ارشاد
فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے انکے ایمان کا بغیر قتال انکے کے کہ متفرع ہوتا ہے اسپر حصول غنائم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ سے پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہے
معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسے کہ تصریح کیا ہے اسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اسمین فرمایا ہے آنحضرت نے علی سے یعنے
کو کہ تو مجھسے ہے اور مین تجھسے بیچ باب بلوغ صغیر کے ف ع اسلیے کہ اسکو تعلق ہے ساتھ حضانت کے اور وہ حدیث ہے مشتمل اوپر فضیلت علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم کے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ف ح یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگیت اور مشارکت سے
نسب مین ترجمہ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنے اسمین اشارہ ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ ت نقل کی یہ ترمذی
نے (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست اسکا پس علی دوست اسکا ہے یعنے جسکو مین دوست رکھتا ہون علی دوست رکھتا ہے پس علی دوست یعنے
مین کہ جو شخص کارپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علی کارپرداز اور مددگار اسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے
ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ جُنَادَۃَ) اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے اور نہ ادا کرے میری طرف
سے یعنے بند عہد کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے ف ح عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان انکے گفتگو ہوتی تھی بیچ نقض ابرام
اور صلح اور بند عہد کے تو وہ انہین کرتا تھا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اسکا ہوتا انکے قرابتون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتے
تھے غیر انکے سے پس جب کہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق کو حج کے لیے بھیجا تھا اور امیر حاجیون کا کیا تو بعد انکے نکلنے کے انکے پیچھے علی مرتضی کو
بھیجا تا نقض کرین مشرکون کے عہد کو اور سورہ براءۃ کو اسمین اس باب مین آیتین اتری ہین مشرکون پر پڑھین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہ آوین مسجد حرام
کے بعد اس سال کے اور سنوادین اسکے اور احکام بیان کرین پس اسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی کی تکریم کے لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا بھی تھا حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے اس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے کہ جسوقت جا ملے علی اُنسے تو پیچھے سے کہ تم امیر ہوا یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہین بلکہ مامور ہون اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہین ہی محققین پر (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بھائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یارون اپنے کے ف ع یعنے دو دو صحابیون مین آپسمین دینی بھائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمین دینی بھائی ہوئے اسی طرح اور اور یہ پانچ مہینے بعد مدینہ کے آنے کے ہوا ترجمہ پس آئے علی اس حال مین کہ آنسو بہاتی تھین آنکھین اُنکی پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کروایا آپ نے درمیان یارون اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کروایا آپ نے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھائی میرا ہی دنیا اور آخرت مین یعنے تجکو کیا حاجت ہی کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرواؤن ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنے بھنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنے دعا کی آنحضرت نے خداوندا میرے پاس اُسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیرے مخلوق مین سے کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی اور کھایا ساتھ اُنکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع ح کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہین ہی اور مختصر مین کہا کہ طرق اسکے بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کے تھے نزدیک خدا کے اور شارحین خصوصیتین اور قیدین لگاتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ جملہ محبوب ترین خلق سے تھے یا محبوب ترین خلق کے آنحضرت کے چچا کے بیٹون مین سے تھے یا قرابتیون قریب مین سے یا یہ مراد ہی کہ جو اوسے اور اقرب اور احق ہین ساتھ احسان کرنے میرے کے اُنپر علی محبوب ترین اُنہین سے نزدیک خدا کے اور غالبا یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے لازم نہ آوے اور حقیقت مین حاجت ان تخصیصات کی کچھ نہین ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ ہین اگر بعضون کو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سے رکھین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اُس سے نہین رکھتی ہی اسلیے کہ مراد لجمیع وجوہ متعین ہی جیسے کہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علما نے کہا ہی غرض کہ یہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی تبدعین کی کہ جو اُسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور جگہ ارفع درجة فی الجنة اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی ایسی تنگی کیون کیجیے (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا تھا مین جب مانگتا آنحضرت سے کچھ دیتے مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتے مجکو بے سوال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيْكٍ) اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گھر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اُسکا ف ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینة العلم وعلی بابها اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابها اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاته من بابه اور معنے یہ ہین کہ علی دروازہ مین دروازون اُسکے کے ولیکن خاص اُنکے ذکر کرنے سے ایک طرح کی تعظیم اُنکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسے ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور علم رکھتے ہین اور اُن حدیثون مین سے کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازون کے ہین یہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہ بات کہ تمام

نے سیکھے ہین طرح بطرح کے علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ کے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار باب کا علی کے
حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتھ باب قضا کے تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہی انکی شان مین انہ اقضاکم جیسے کہ ابی بکر کے حق مین آیا ہی انہ اقرأکم کہ وہ بڑے
قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کے حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتے ہین اس تمثیل سے یہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت
سے مختص ہی ساتھ علی کے نہین بانٹ لگ سکتا وہ کسی اور کے واسطہ سے سوائے واسطہ علی کے اسلیے کہ گھر مین نہین داخل ہوتے مگر اسکے دروازہ سے اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہین ہی انکے لیے حجت اسمین اسلیے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کے گھر سے اور اسکے آٹھ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث
کی ابی الصلت عبدالسلام بن صلاح ہروی سے ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نے
تحسین اور بعضون نے ضعیف کہا اور بعضون نے کہا منکر ہی اور کہا یحیے بن معین نے کہ کچھ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ
ابو سعید نے کہ حسن ہی باعتبار طرق کے نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی
ہی بعضے علما نے یہ حدیث شریک تابعی سے اور نہین ذکر کیا انھون نے اسناد اس حدیث مین صنابحی سے جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتے ہین ہم
اس حدیث کو کسی سے ثقات مین سے سوائے شریک کے ف ع اور خیر فردوس مین یہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان
سقفہا وعلی بابہا (وعن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس
سرگوشی کی اُنسے پس کہا لوگون نے یعنے منافقون نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین خاص کیا مین نے انکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ تعالےٰ نے سرگوشی کی اُنسے ف ع یعنے پہونچایا مین نے انکو
اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اسکے پہونچانے کا بطریق سرگوشی کے پس اس صورت مین گویا سرگوشی کی انسے اللہ نے مین نے نہین کی پس مانند یہ
قول اللہ تعالیٰ کے ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہی کہ اس سرگوشی مین حضرت نے کچھ مصلحت اس غزوون کی اور مانند اسکے اسرار دنیویہ مین سے
کہ تعلق ہین ساتھ اخبار دنیہ کے رکھے ہون نہ یہ کہ دین کی بات اُنسے چپکے سے کہی اور اورون سے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہوچکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے
پوچھا گیا کہ آیا تمھارے پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین انھون نے کہا قسم ہی اس ذات کی کہ پھاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہی ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین
ہی مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب الٰہی مین اور جو کچھ کہ صحیفہ مین ہی نہ اسمین دیت وغیرہ کے احکام لکھے تھے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی ہذا الحدیث قال
لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
واسطے علی کے کہ اے علی روا نہین ہی واسطے کسی کے کہ پہونچے اسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد مین سوائے میرے اور سوائے تیرے ف ع اتفاقا دروازہ
آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضے کا اور گذرگاہ انکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا مین نے واسطے ضرار بن صرد کے کیا ہین
معنے اس حدیث کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا انکا علی ایک مرد مشہور ہی عابدون مین سے کہتے ہین کہ اُسنے پچپن حج
کیے اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہی ولیکن فقیہ صدوق ہی اور ابن حبان نے اسکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے نہین حلال
ہی کسی کو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمین حالت جنابت مین سوائے میرے اور سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی
ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہی باتفاق محدثین کے (وعن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم علی قالت فسمعت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر کہ انمین علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا مین نے آنحضرت سے اس حال مین کہ اٹھانیوالے تھے دونون ہاتھ اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یعنے وقت بھیجنے انکے کے
یا نزدیک توقع آنے انکے کے یا الٰہی نہ مارمجھکو یہانتک کہ دکھاوے تومجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر کر آوین نقل کی یہ ترمذی نے ف دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت
محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو انکی مفارقت سے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ
عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہین دوست رکھتا علی رضا کو
منافق اور نہین دشمن رکھتا انکو مومن یعنے مومن کامل نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے (وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنے
نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے ف یعنے جسنے انکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو برا کہنا علی کا کفر یا یہ محمول ہے
تشدید و وعید پر یا مبنی ہو حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِّنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَہُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ
مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْھَتَنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھمین ایک
مشابہت ہے عیسی سے دشمن رکھا انکو یہود نے یعنے یہانتک کہ تہمت لگائی انکی مان کو یعنے حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکھا انکو نصاریٰ نے یعنے
بہت یہانتک کہ اتارا انکو اس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہے انکے لیے کہ انکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنے گمراہ ہونگے میرے حق مین
اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اس چیز کے کہ نہین ہے مجھمین یعنے تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ
کہیگا مجکو مانند جماعت افضیہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجھپر نقل کی یہ احمد نے ف ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اسقدر
محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدۂ عقل و شرع کے ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہے اور
منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہی ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سے اس باب مین محفوظ ہین خصوصا
وہ لوگ کہ گرد تعصب کی جنکے چہرہ حال پر نہین بیٹھی ہے حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے
کہ یہ دونون چیزین جمع کرے بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا یحبنی اقوام حتے یدخلوا النار فی حبی و یبغضنی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی
نقل کی یہ احمد نے اور سعدی سے ہے کہ کہا علی نے اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی احمد نے مناقب مین (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّ
زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ھَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر خم
پر ف ع یعنے وقت پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل مین کہتے ہین پانی
کے تالاب کو اور اسوقت مین صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی مرتضیٰ کا پھر فرمایا ف ع یعنے بعد اسکے جمع کیا
صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹون کے پالانون کا اور اسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتے تم کہ مین نزدیک تر ہون دوست

ہون ساتھ مومنون کے انکے نفسون سے یعنے جیسے کہ قرآن مجید مین مذکور ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کہ کہا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت
نے یعنے بعد اسکے کہ علی العموم مومنون کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتھ ہر مومن کے اسکے نفس سے ف ح یعنی
مین حکم نہین کرتا ہون مومنون کو مگر اس چیز کا کہ اسمین بھلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت انکے کی ہو بخلاف انکے نفسون کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے
بھی بلاتے ہین ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسے ہین پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ ہون مین دوست اسکا پس علی دوست اسکا ہی خداوندا دوست رکھ
اس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے علی کو ف ح اور ایک روایت مین ہی کہ احب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من
خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنے دوست رکھ اسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے انکو اور مدد کر اسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اسکی کہ نہ مدد
کرے ف ح انکی اور پھیر حق کو ساتھ علی رض کے جس طرف کہ پھرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی رض سے حضرت عمر رض نے بعد اسکے پس کہا عمر رض
نے واسطے علی کے کہ خوشی ہو تمھارے لیے یا جیتے رہو جیتے رہنا گوارا ہو بیٹے ابو طالب کے صبح کی تمنے اور شام کی تمنے یعنے ہوئے تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور
عورت مسلمان کے نقل کی یہ احمد نے ف جاننا چاہیے کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتھ بعضی روایتون کے حضرت علی کے احق ہونے پر ساتھ خلافت کے
انھین سے یہ حدیث انکے نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتے ہین کہ یہ صریح دلیل ہی انکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہین کہ مولی یہان بمعنے اولی ساتھ امامت کے ہی
بدلیل قول کے الست اولی بکم ف بمعنے ناصر و محبوب کے والا احتیاج نہ تھی صحابہ کے جمع کرنیکی اور انکے خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی حضرت علی کے لیے اسلیے کہ جانتے
تھے اور پہچانتے تھے اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعتہ کے لیے پس ہوئی علی کے لیے ویسے ولا کہ جیسی آنحضرت کے لیے تھی یعنی
امت پر پس یہ نص صریح ہی انکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کے اور طرق اسکے بہت ہین روایت
کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی انھون نے اسکی علی کے لیے اسوقت کہ
نزاع کی گئی خلافت مین ساتھ انکے ایام خلافت انکی مین اور بہت اسکے اسنادون مین سے صحاح اور حسان مین اور التفات نہین کرنا چاہیے اسکے قول پر کہ کلام کیا
ہی اسکی صحت مین اور نہ ان بعضون کے قول پر کہ کہا ہی انھون نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح کی ہی اسکی اکثر معتمدین
نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا ولیکن ہم کہتے ہین شیعہ سے بطریق الزام کے کہ انھون نے اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت
کے کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتھ اسکے استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیے اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کے اسمین اگرچہ وہ خلاف
مردود ہی بلکہ طعن کرنے والے اسمین بعضے ائمہ حدیث سے اور عادل انکے ہین کہ رجوع ہی انکی طرف اس امر مین مانند ابو داؤد سجستانی اور ابو حاتم رازی اور سوا سے
انکے کے اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نے اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پھرتے تھے مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا سے انکے
کے اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور انھون نے شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچھ اسمین سے بطور اختصار
کے ذکر کرتے ہین کہ کہا ہی اہل سنت نے کہ نہین مانتے ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کے ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کے ہی اسلیے کہ لفظ مولی کے کئی معنے آئے ہین معتق اور عتیق اور
متصرف امر ہین اور ناصر اور محبوب اور تعیین کرنا بعض معنے کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کے اعتبار نہین رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد رکھنا محبوب اور
ناصر کیونکہ علی سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنے امام کے معہود معلوم نہین ہی لغت مین اور
شرع مین اور کسی نے لغت کے اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کے آتا ہی اور کہتے ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور نہین کہتے ہین کہ مولی ہی اس
پس غرض موالات کے بیان کرنے سے تنبیہ ہی اوپر پرہیز کرنے کے انکے بغض سے اسلیے کہ انکے بیان کرنے مین بڑی بزرگی انکی ثابت ہوئی اسلیے اسکے پہلے فرمایا الست اولی

بالمؤمنین من انفسہم اور دعا بھی پھر اسی جہت سے ہے اور بعضے طرق میں ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی کا خصوصا آیا ہے جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ساتھ سند صحیح کے آیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی انکی محبت پر ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے صحابہ ساتھ علی کے یمن میں تھے انھوں نے کچھ شکایت انکی بعضے امور میں اور انکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری میں آیا ہے اور ذہبی نے تصحیح اسکی کی ہے کہ چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہے اور تاکید اس باب میں کی اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ مانا ہمنے کہ مولی بمعنے اولی کے ہے ولیکن کہا لازم آتا ہے کہ اوسے ساتھ امامت کے مراد ہے بلکہ ساتھ قرب اور اتباع کے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰہِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نفی اس احتمال کی نہیں رکھتے ہیں ہم مانا ہمنے کہ مراد اولی ساتھ امامت کے ہے لیکن دلیل نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کے بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت انکی کے مراد ہوا اور تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہے اور علی بھی اس اجماع میں داخل ہیں اور بقرینہ اور روایتوں کے کہ مصرح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر اس حال میں کہ دلیل نہیں لائے اسکو علی اور عباس غیر انکے وقت حاجت کے ساتھ اسکے بلکہ دلیل لائے اسکو علی وقت خلافت اپنی کے پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت اپنے تک دلیل ہے اسپر کہ جانا انھوں نے کہ نص نہیں اوپر خلافت انکی کے کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو نہیں ہے اور باوجود اسکے علی نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور نہ خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی و عباس نص نہیں لائے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور نہ خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے انکے مرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنے خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اسکو آنحضرت کے فرمانے سے اور علی نے فرمایا کہ نہیں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کے تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کی طرف رجوع کرنے کی اور پوچھنے کی انسے اور کیوں کہتے عباس کہ اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اسکو باوجود قرب زمانی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذرے تھے اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا انکا اسکو باوجود جاننے کے اسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکے ابو بکر سے یاد رکھتے تھے اسکو اور جانتے تھے اسکو اور باوجود اسکے جو انھوں نے کچھ تعرض کیا اور دلیل نہ لائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہووے تم پر کوئی شخص جیسے کہ اخبار میں آیا ہے اور بتحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے رغبت دلائی ہے اوپر دوستی اہلبیت اپنے کے لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن انھوں نے اتباع نہ کیا اسکا اور فرمانبرداری کی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المؤمنین علی نے انکا طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تھا اور یہ کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے نص سنی ہو اور دلیل نہ لاویں اور عمل اسپر نہ کریں یہ بات محالات سے ہے اور جب ابو بکر رض دلیل لائے ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کے کیوں نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی کے لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیوں کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتے ہیں اور روافض قائل ہیں انکی تکفیر کے اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوائے ان چند تنوں کے کافر ہو گئے ہیں دنیا سے اور قاضی ابو بکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی طرف گئے ہیں روافض بسبب اسکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی کے انسے واقع ہوا اور کچھ کہ حدیثیں اور اخبار انکے روایت کی گئیں جھوٹ اور باطل ہو گئیں بلکہ تعصب سے رجوع کرتا ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ انکی صحبت میں ایسے لوگ آئے اور حضرت علی مرتضی کی طرف بھی کہ انھوں نے سستی اور تقصیری بیچ طلب حق اور تائید اسکے کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے صواعق محرقہ میں کہ انھوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہاں اور جو کچھ کہ ہمنے اسمیں سے بطریق اختصار کے بیان ذکر کیا ہے کافی ہے وباللہ التوفیق (وعن بریدۃ قال خطب ابو بکر وعمر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّہَا صَغِیْرَۃٌ ثُمَّ خَطَبَہَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَہَا مِنْہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی سبب ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہے ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہوا ور دفعہ پر یعنے ایکبار سکوت کیا ہو اور پھر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہے ترجمہ پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ عنہا نقل کی یہ نسائی نے ف ح اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا ام ایمن نے علی سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہ کی حالانکہ آنحضرت کے حجاب کے بیٹے ہو کہا علی نے مجکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علی نے رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اظہار کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا انف ع اور روایت کی ابوالخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابوبکر نے آنحضرت سے انکی بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر نہیں اترا ہے حکم تا ہنوز پھر خواستگاری کی انکی عمر نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابوبکر کو دیا تھا پھر کہا بعضوں نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح انکا کر دینگے کہا علی نے یہ کیونکر ہو اس حال میں کہ خواستگاری کی انکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا انکا پھر خواستگاری کی انکی علی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا ہے مجکو عز وجل میرے نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا میرے پاس ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا میں انکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہوں پر اور علی کہیں گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعظمت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا وشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کروں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہیں علی ابن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا انکا اوپر چار سو مثقال چاندی کے اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابیطالب پس گواہ رہو کہ میں نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجوروں کا اور رکھا اسکو آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہمنے لوٹا اسیوقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے علی کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کروں تجھسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتھ اسکے پس کہا علی نے کہ تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع یعنے بعضے صحابیوں کے گھر کے دروازے مسجد نبوی میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کر لو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کھلا رہا کہ جنابت سے انکو آنا مسجد میں درست تھا اور خصوصیت انکی تھی بسبب فرمانے آنحضرت کے اور نہیں اشکال آتا ہے اس حدیث سے اس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اسمیں تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے انکو دروازوں کے بند کرنیکے بیچ حالت مرض الموت اپنی میں اور اسمیں یہ نہیں پس حمل کیجاویگی یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے زمانہ پر اور اس سے واضح ہوتا ہے قول علماء کا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف ابی بکر کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنے از راہ متن اور اسناد کے یا معنوں کے لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا شبہہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے

سوائے دروازہ علی کے اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن ارقم سے کہا تھے واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین سے دروازے جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایکدن کہ بند کر دو یہ دروازے سوائے دروازہ علی کے پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کھڑے ہوے آنحضرت خطبہ کے لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے ان دروازون کے سوائے دروازے علی کے پس گفتگو کی اسمین کہنے والے تمہارے نے اور تحقیق مین قسم اللہ کی نہین بند کیا کچھ اور نہ کھولا مین نے اسکو یعنے از خود ولیکن حکم کیا گیا مین ساتھ ایک چیز کے پس پیروی کی مین نے اسکی اور ابن عباس اور جابر سے بھی بخلاف روایت کی گئی ہے لیکن صحیحین مین اور صحیح مین ہے مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہے صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی کے حق مین تو حمل کیجاوینگی دونون حدیثین اوپر دو حالون مختلف کے واسطے تطبیق دینے کے درمیان دونون حدیثون کے واللہ اعلم (وعن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تکن لاحد من الخلائق آتیہ باعلی سحر فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرفت الی اہلی والا دخلت علیہ رواہ النسائی) اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھا میرے لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کے نہ تھا کسی کے لیے خلائق مین سے آتا تھا مین حضرت کے پاس اول وقت سحر کے ف ع اور سحر کہتے ہین اخیر شب کے چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تھا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنے سلام استیذان کرتا تھا پس اگر کھنکارتے آنحضرت ف ع یعنے ساتھ جواب سلام کے یا پہلے اسکے بنا بر اسکے کہ سلام استیذان کے لیے جواب ہے یا نہین ترجمہ پھر جاتا مین طرف گھر والون اپنے کے یعنے یہ سمجھکر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کھنکارتے حاضر ہوتا مین آنحضرت کے پاس نقل کی یہ نسائی نے ف ع اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا سوائے انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کے گھر اور اخوۃ مین اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کے (وعنہ قال کنت شاکیا فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول اللہم ان کان اجلی قد حضر فارحنی وان کان متاخرا فارفغنی وان کان بلاء فصبرنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیہ ما قال فضربہ برجلہ وقال اللہم عافہ او اشفہ شک الراوی قال فما اشتکیت وجعی بعد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھا مین بیمار پس گذرے مجھپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تھا یعنے بسبب شدت بیماری کے یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آ گئی ہے پس راحت دے مجھکو یعنے مار تا راحت پاؤن مین اور خلاص ہوون سختی اس درد کے سے اور اگر اجل مین ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگانی میری ف ع لفظ فارفغنی ساتھ زبر ف اور سکون غین معجمہ کے ہے یعنے فراخی کر میرے لیے زندگانی مین بسبب دینے صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھ عین مہملہ کے ہے ترجمہ اور اگر ہے یہ بیماری واسطے امتحان و آزمایش میرے کے تو پس صبر دے مجھکو کہ جزع فزع نہ کرون پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر کہا پس پھر پڑھی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کے وہ دعا کہ پہلے پڑھی تھی پس مارا آنحضرت نے اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے ف ع یعنے تاکہ متنبہ ہووین غفلت امر اپنے سے اور تاکہ باز آوین شکایت حال اپنے سے اور تاکہ پہونچے انکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووے انکے لیے کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا عافیت دے اسکو یا فرمایا شفا بخش اسکو شک کیا ہے راوی نے ف ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہے اپنی بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کے اسلیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے ترجمہ کہا علی نے پس نہ بیمار ہوا مین ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کے حضرت کے ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ع امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب قریشی ہین کنیت انکی تھی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائے ہین مردون مین سے اور اختلاف ہے انکے سن مین اسدن بعضون نے کہا کہ پندرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا آٹھ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے کہ اس غزوہ مین آنحضرت انکو خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے اپنے اہل مین اور اسمین فرمایا انکے لیے کہ کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور تھے حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکھون کے قریب تر طرف ٹھنگنے پن کے اور پیٹ آپکا بڑا تھا اور بال اور چوڑی تھی ڈاڑھی اور کشادہ تھا سینہ آپکا اور سر اور ڈاڑھی آپکی سفید تھی

خلیفہ ہوئے وہ دن شہید ہونے عثمان کے کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارویں تاریخ ذیحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کے زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو انکے دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نے اور عبد اللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے **بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کے **ف** ع کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد الرحمن بن عوفؓ اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور سعید بن زیدؓ ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کے بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ جنت کے اور یہ سب قریشی ہیں اور انکے لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں ہیں کہ اوروں کے لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انھیں کے لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسکے کے اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کے ہیں اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے کے اعم اس سے کہ ہوں مجتمع ایک حدیث میں یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہیں جیسے کہ تصریح کی ہے اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں **الفصل الاول** فصل پہلی (**عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**) روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنے کے ساتھ خلافت کے اصحاب شوریٰ کے نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے یعنی خلافت کے سوائے ان چند نفر سے کہ وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ انسے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلا شبہ یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکے سبب سے مستحق ہوں خلافت کے یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں مراد زیادہ راضی ہونا ہے بہ نسبت اور صحابہ کے بسبب ہونے انکے کے عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت عمرؓ نے جو ان چھ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو انمیں افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی انکے ذکر کرنے کی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین اس امت کا اور امین حق کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونے کے لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا انمیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے انسے و لیکن اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اسکے کے اہل حل وعقد سے جو لائق خلافت کے جانیں عقد کیجاوے مانند ابی بکر کے اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اور خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اسکے ہو مانند عمر کے اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اسکے کہ وہ افضل ہو اس سے بسبب اجماع علماء کے بعد خلفاء راشدین کے اوپر امامت بعضوں کے قریش میں سے باوجود موجود ہونے افضل کے انسے اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور رہا یہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اسکا ہاشمی اور ظہور معجزے کا اسکے ہاتھ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعہ کے سے اور جہالات انکی سے ہے اور طوطیہ و تمہید ہے انکی گمراہیوں کی کہ از آنجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود ہونے ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی (**وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**) اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع طلحہؓ نے روز احد کے اپنے تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکے بدن پر کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے یہاں تک کہ عضو مخصوص انکا بھی زخمی ہو گیا تھا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبید اللہ کے ہیں کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہیں حاضر ہوئے سب غزوں میں سوائے بدر کے کہ حضرت نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا انکو اور تھے یہ گندم گوں بہت بال والے خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ میں بیسویں تاریخ جمادی الثانی کی

[illegible]

چھتیس میں اور دفن کیے گئے بصرے میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن غزوۂ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے بمعنے گروہ کے کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہوکر اور آپس میں اتفاق کر کے آنحضرت سے لڑنے کے لیے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینے کے گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی اور مسلمان بہت تنگدل تھے اور صف جنگ نہیں ہوئی فقط کچھ پتھراو اور تیر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کے لیے بھیجے اور ہوا تند کہ اسنے تمام خیمہ وغیرہ انکے اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کی پس اسمیں آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اُسمیں دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اس حالت میں ترجمہ کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کے لیے مددگار ہوتے ہیں اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکے چچا نے دھویں کا تا کہ اسلام چھوڑیں پس نہ چھوڑا انھوں نے اور حاضر ہوے وہ تمام غزووں میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انھوں نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور تھے گورے دراز قد کچھ مائل دبلے پن کی طرف قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ میں سن چھتیس میں عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع میں پھر نقل کیے گئے طرف بصرہ کے اور قبر انکی مشہور ہے اسمیں (وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں ف ع یعنے تا کہ لاؤں خبر انکی جاننا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیرے رکھا اور پھر فتح پائی پس یہ بات وہاں فرمائی یا غزوہ احزاب میں بھی بنو قریظہ تھے وہاں خبر انکی منگائی ہو زبیر کہتے ہیں ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پھرا میں جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسمیں تعظیم ہے انکی قدر کی اور اعتبار ہے انکے عمل کا اور یہ اسلیے ہے کہ انسان نہیں کہتا ہے ایسا مگر ایسے کے لیے کہ تعظیم کرتا ہو اسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہ کہا انھوں نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنے بیٹے عروہ سے کہا اے بیٹے میرے نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے علی سے کہ کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کے یعنے سعد کو اسوقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تیرے باپ ماں میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اسلیے کہ مالک بن وہیب نام ابی وقاص کا ہے اور اوپر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نے ایسا کچھ فرمایا ہے تطبیق اسمیں اور درمیان خبر زبیر کے یہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع نہ ہو زبیر کے لیے فرمانے کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد علی کی یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسی کے کہتے سنا میں نے اور یہ منافی نہیں ہے اسلیے کہ مطلع ہوے ہوں وہ زبیر کے حق میں کہنے پر بواسطہ غیر کے کہا مؤلف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہیں قدیم الاسلام کہ [illegible] سترہ برس کی عمر میں اور کہا اسنے کہ تھا میں اسلام ثالث میں یعنے دو شخصوں کے بعد میں اسلام لایا اور اول تیر میں نے ہی مارا جہاد میں اور حاضر ہوئے میں سعد تمام غزووں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تھے اسمیں کہ ڈرتے تھے لوگ آپکی بد دعا سے اور امید رکھتے دعا خیر کی بسبب مشہور ہونے قبولیت دعا انکی کے لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تھا کہ آنحضرت نے فرمایا انکے حق میں اللھم سدد سھمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکے لیے ازبس

کے لیے ماں باپ اپنے کو فرمایا دونوں کے لیے فداک ابی وامی اور نہین کہا کسی کے لیے سوائے ان دونوں کے اور تھے یہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تھے مرے اپنے قصر مین بیچ عقیق کے قریب مدینہ کے پھر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑھی انکی ابن الحکم نے کہ وہ اُن ایام مین حاکم تھا مدینہ کا اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر انکی بھی کچھ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال سب کے بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تھا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان نے اور روایت کین اُنسے حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے سعد سے کہ کہا تحقیق مین اول عرب ہون کا ہون کہ پھینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنے میرے پہلے کسی نے تیر راہ خدا مین نہین مارا اور ماجرا اسکا یہ تھا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتھ ساٹھ سوارون کے واسطے جنگ ابوسفیان بن حرب اور مشرکون کے بھیجا پس نہین کچھ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکے کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکی طرف پھینکا اور یہ اول تیر تھا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعدا دین کے پس فرمایا آنحضرت نے کاش کہ ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری ناگہان سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دلمین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا ہین مبادا اعداوین سے کچھ ضرر پہونچا وین پس آیا مین تا نگہبانی کرون انکی اور خدمت بجالاؤن پس دعا کی سعد کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانت دار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتھ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بھی تھی اسلیے کہ انمین غالب تھی یہ صفت بہ نسبت اور ون کے یا یہ کہ یہ صفت انمین غالب تھی بہ نسبت انکی اور صفتون کے اور مدح انکی مین کتنی ہی روایتین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکھی ہین اور انکی نصائح مین سے یہ ایک نصیحت کیا خوب ہے یا درووا السیآت القدیمات بالحسنات الحادثات الارب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الارب مکرم لنفسہ وھو لہا مہین بیان کیا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبداللہ بن الجراح قہرانی قرشی ہین اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کے اور پہلے ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر طرف مدینہ کے اور حاضر ہوئے سب جہادون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ٹھہرے رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور کڑیان خود کی آنحضرت کے چہرۂ مبارک پر گڑ گئین تھین روز احد کے اُنھون نے دانتون سے پکڑ کر کھینچین تھے دو دانت آگے کے انکے گر پڑے تھے یہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مرے طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ مین اور دفن کیے گیے بیسان مین اور نماز پڑھی اُنپر معاذ بن جبل نے اور عمر انکی اٹھاون برس کی ہوئی (وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا مین نے عائشہ سے اس حال مین کہ پوچھی گئین تھین وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ اپنا کرتے اگر فرضاً اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسی کو صریحاً صحابہ مین سے کہا عائشہ نے کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر کسکو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہ امین تھے اور لائق اس کام کے اور ابوبکر صدیق نے بھی کہا اُسوقت کہ خلیفہ کرتے تھے انکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہ علی ہے اور عمر ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح ہے جسکو چاہو انمین خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تمسے کون زیادہ لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کے یعنے امامت کے پس کون ہے کہ موخر کرے تمکو کار دنیا مین اور اس سے معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تھا کہ ابو عبیدہ اولی تھے ساتھ خلافت کے بعد شیخین کے بقیہ اصحاب شوری سے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر حرا کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی حرا پر تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علیؓ اور عثمانؓ اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کے ہے نہ عین حرب میں بلکہ باہر اس سے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہی ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا اسکے پہلے جو لفظ زاد کا کہا اسمیں مسامحہ ہے اسلیے کہ اسمیں معارضہ و مبادلہ ہے نہ زیادہ اور وارد اشکال یہ لازم آتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہ ہے کہ فرمایا تغلیبا یعنے اکثر انمیں شہید ہی تھے پس باعتبار اکثر حکم اکل کے ایسا کچھ فرمایا اور یا جیسے کہ سید جمال الدین نے کہا لائق یہ ہے کہا جاوے کہ تھی موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسے امراض میں سے کہ باعث ہوتے ہیں حکم شہادت کے مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ) روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ بہشت میں ہے اور عمرؓ بہشت میں اور عثمانؓ بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہؓ بہشت میں اور زبیرؓ بہشت میں اور عبدالرحمن بن عوفؓ بہشت میں اور سعدؓ بن ابی وقاصؓ بہشت میں اور سعیدؓ بن زیدؓ بہشت میں اور ابوعبیدہؓ بن الجراحؓ بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ع سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انکے منسوب تھیں اور سبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر سنہ اکیاون ہجری میں وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی انکی اور ایک وجہ جو ان شہرت اور امتیاز ان دس بزرگواروں کے سے اوپر بشارت جنت کے یہ ہے کہ انکی بشارت ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اور بھی کئی جو ہیں علما نے لکھی ہیں والا بشارت مخصوص و منحصر انھیں میں نہیں بلکہ اوروں کے لیے بھی آئی ہے صرح بذلک العلماء اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ اسپر تنبیہ ہونا چاہیے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہے اور اس سے حقیت مذہب سنت وجماعت کی ثابت ہوتی ہے اور اپر یہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کے لائے ہوں بس حاشا و کلا کہ تھوڑے سے تغیر اور تقدیم و تاخیر کی رعایت کرتے ہیں کہ جہاں مقصود میں فرق نہیں آیا یہاں کیونکر تغیر کرینگے جسطرح ہے اسی طرح ادا کرتے ہیں (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ) اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مہربان ترین امت میری کا میری امت پر ابوبکر ہے کہ نرمی اور لطف و پند سے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور رستہ پہنچاتے ہیں اور سخت ترین امت میری کا بیچ کار دین خدا کے عمر ہے کہ تشدد و سختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور بہت سچا انکا حیا میں عثمان ہے ف ع صفت حیا کو عثمانؓ کے ساتھ ایک طرح کی خصوصیت اور امتیاز تھا اور حیا شعبہ عظمی ہے ایمان کا اور ظاہرا بہت سچا اسلیے کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشری کے بھی ہوتی ہے اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہے کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کے ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان انکے زید بن ثابت ہیں ف ع علم فرائض و میراث یہ خوب جانتے تھے اور بڑے فقہا صحابہ میں سے تھے اور لکھنے والے وحی کے اور جمع کرنیوالے اور لکھنے والے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں ترجمہ اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہے ف ع یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ میں کے تھے کہ جنھوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر سید المسلمین کہتے تھے

اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ اسکو تجھپر پڑھوں اور تجھے سناؤں اُنھوں نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا ہاں
تیرا نام لیا ہے پس وہ روئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ اُنیس مین حدیثین روایت کین انسے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا
انکا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہے ف ح یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سے ہین اور ان سترّون مین کے تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کرادیا تھا
انمین اور عبداللہ بن مسعود مین اور بعض نے کہا انمین اور جعفر بن ابی طالب مین اور بھیجا انکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کر یمن مین اور یہ اسوقت مین اٹھارہ برس کے تھے
طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹھارہ مین اور عمر انکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور اسوقت کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہے تیری تیرے بندون پر خداوندا معاذ کو اور اُسکے
اہل و عیال کو اس سے محروم نہ رکھ اور آیا ہے کہ وقت جانے کے اس عالم سے کہتے تھے خفہ کر جتنا کہ چاہے تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہے تو کہ مین تجکو دوست رکھتا ہون
یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تھے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کے کان امۃ قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتے تھے
معاذ آنحضرت کے زمانہ مین اور ابوبکر کے زمانہ مین اور جب یمن مین گئے تو کہتے تھے عمر کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئے وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین
اور جہادون وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنے یارون کو جسوقت کہ وہ روئے کیون روتے ہو اور کس چیز نے رولایا تمکو کہا لوگون نے کہ روتے ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوگا
ہے وسبب موت تمہاری کے کہا علم و ایمان قائم ہین روز قیامت تک لو تم حق کو جس سے کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے بہت ہین زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت
کے لیے امین ہے اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہے ف ح اور ایک روایت مین ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک امین ہے اور امین میرا عبیدہ ہے اور انکے کمال زہد پر دلالت
کرتا ہے یہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے جبکہ آئے عمر بن الخطاب شام سے ملے اُنسے بڑے بڑے امرا پس کہا عمر نے کہ کہان ہین بھائی میرے لوگون نے
کہا کون کہا عمر نے ابوعبیدہ کہا لوگون نے کہ آپ آتے ہین تمہارے پاس پس جبکہ آئے انکے پاس اُترے عمر سواری سے اور گلے لگایا انکو پھر انکے گھر مین گئے پس نہ دیکھی عبیدہ
کے گھر مین مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عمر نے کہا ابوعبیدہ کو کہ ہم کو اپنے گھر مین لیچلو پس آئے انکے گھر مین پس دیکھا کچھ کہا
کہان ہے اسباب تمہارا نہین دیکھتا ہون مگر ایک نمدہ اور رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے پس اٹھے ابوعبیدہ اور گھر کے اندر گئے اور لے آئے وہان سے
کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے عمر اور کہا فریب دیا ہم سب کو دنیا نے سوائے تیرے اے ابوعبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہفتم واسطہ ساتھ آنحضرت
کے فہر بن مالک مین جمع ہوتے ہین حاضر ہوے ہین تمام مشاہدہ مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین
قتل کیا اور ثابت رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور کھینچے دو حلقے خود کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک مین گڑ گئے تھے اپنے دانتون سے اور
وہ دانت انکے گر پڑے بسبب نکالنے کے زور سے اور انھون نے بھی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر کے عہد مین اور نماز انکی پڑھی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تھے
حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابوعبیدہ بن جراح ہوتے تو سپرد کرتا مین یہ کار انکو یعنے امر خلافت کو یا اختیار کو انکے مشاورت کے ہاتھ تفویض کرتا مین واللہ اعلم
ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث مین آیا ہے اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا
میری امت مین سے علی ہے ف ح اور اسلیے حضرت عمر بے مشاورت اور بے فتوی انکے کے حکم نہین کرتے تھے اور اگر حضرت علی موجود نہ ہوتے تو توقف کرتے
اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اقضاہم کے ہین خوب جاننے والے احکام خصومت کے کہ محتاج ہے طرف قضا کے اور اس روایت مین فضیلت حضرت علی کی ابوبکر اور عمر پر ثابت نہین
ہوئی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے انکی شان مین اور بہت نصوص آئے ہین چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے لا یستوی منکم من انفق
من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہے کہ پہلے فتح مکہ کے انھون نے اپنا مال جہاد مین
صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالے نے کہ انکے برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہ کہ حدیثین متعارض ہین اور
دلیلین متناقض پس اعتبار اسکا ہے کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکر ہین باعتبار

کثرت ثواب کے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم پھر جانے تو کہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی۔ اور تھین دونون جماعتین کہ برا کہتی تھین بعض انکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی نے انمین سے ساتھ کفر و فسق دون کے لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئے پس نہین نسبت کفر کی کرسکتے ہین ہم کسی کو بسبب جاہل اور برا کہنے کے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ امیر المومنین علی نے اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تھے وہ سزاوار ترین لوگون کے ساتھ خلافت کے اسوقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا انمین اور خطا کی اجتہاد مین اور تھے وہ مستحق خلافت علی کے ہوتے واللہ تعالی ینفعنا بحبتہم و حشرنا فی زمرتہم (وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَۃُ تَحْتَہٗ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کے ف ع سبب مبالغہ کے بیچ امتثال قول اللہ تعالی کے خذوا حذرکم یعنے لو تم بچاو اپنا کہ سپر اور زرہ وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ مین منافات ساتھ توکل کے نہین رکھتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسے امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہون ترجمہ پس اٹھے آنحضرت اور متوجہ ہوئے طرف ایک بڑے پتھر کے کہ وہان تھا تا کہ اوپر چڑھین اور دیکھین طرف کفار کے اور اونچے سے دکھائی دین ابرار کو پس نہ چڑھ سکے یعنے بسبب بوجھ زرہون کے پس بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کے یہان تک کہ چڑھے اور قرار پکڑا آنحضرت نے اس پتھر پر پس سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے نقل کی ترمذی نے ف ع یعنے جنت جیسے کہ ایک روایت مین ہی اور معنی یہ ہین کہ انھون نے ثابت کی بہشت اپنے لیے بسبب اس عمل کے یا بسبب اس چیز کے کہ کی اسدن کہ اپنے اوپر جوکھون اٹھائی کہ اپنے تئین آنحضرت کی سپر کیا یہان تک کہ تیر لگے انکے بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہان تک کہ شل ہوگیا ہاتھ انکا اور زخم لگے انکے کچھ اوپر اسی سے کہ ستر مین بھی اور تھے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نے پتھر مارا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپ کا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی انکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے مین ان گڑھون مین سے کہ کھودے تھے عامر نے تاکہ گر پڑین انمین مسلمان نا دانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اٹھایا آپ کو طلحہ بن عبید اللہ نے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوئے اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا خون میرا انہین مس کریگی اسکو آگ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰی نَحْبَہٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَھِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اس شخص کے کہ چلتا ہی روے زمین پر اس حال مین کہ تحقیق مردہ ہی یا منتظر مرنے کے ہی یعنے اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روے زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور تحقیق لفظ نحب کی یہ ہی کہ نحب ساتھ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کے بمعنے نذر اور موت اجل کے آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کے ساتھ دونون معنون کے تفسیر کیا ہی مفسرون نے یعنے مسلمانون مین سے ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پس بعضون نے انمین سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنے شہید ہوئے راہ خدا مین اور بعضے انتظار اسکا کر رہے ہین اور حدیث مین بھی حمل کرنا دونون معنون پر درست ہی اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہین جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ ان لوگون مین سے ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نے اپنے تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئے تھے روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر

اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کے کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غائب ہونا ہی عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونے کے ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالے کے اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی اور احتمال ہی کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونے شہادت کے مآل کار مین کہ دلیل ہی انکے خاتمہ بخیر ہونے کی (وعن علی قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحة والزبیر جاری فی الجنة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا میرے کان نے آنحضرت کے منھ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایے میرے مین بہشت مین ف ع یہ کنایہ ہی انکے کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی (وعن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ یعنی یوم احد اللهم اشدد رمیته واجب دعوته رواه فی شرح السنة) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے انکے لیے اسدن یعنے روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی انکی اور قبول کر دعا انکی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف ح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کے ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کے کرتے ہین جیسے کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع ع از ہر کرانہ تیر دعا می کنم روان ** اور گویا اجابت انکی دعا کی ایک اثر انکے تیر مارنے کی تھی کہ پہلے راہ خدا مین انھون نے ہی تیر مارا (وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاک رواه الترمذی) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے دعا کی یا الٰہی قبول کر لیجیے دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کے جسوقت کہ دعا مانگے تجھسے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن علی قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباه وامه الا لسعد قال له یوم احد ارم فداک ابی وامی وقال له ارم ایها الغلام الحزور رواه الترمذی) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نے اپنے باپ اور مان کو مگر واسطے سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطے انکے روز احد کے پھینک تیر قربان ہو تیرے باپ میرا اور مان میری اور فرمایا واسطے انکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر کے ہاتھ پر اسوقت مین یہ سترہ برس کی عمر مین تھے اور ایک وقت مین لازم کیا تھا انھون نے اپنے گھر مین بیٹھنا کہ ایک قبہ مین بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگون کو کہ دیا تھا کہ مجھسے لوگون کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہان تک کہ جمع ہو امت کسی امام پر (وعن جابر قال اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا خالی فلیرنی امرؤ خاله رواه الترمذی وقال کان سعد من بنی زهرة وکانت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی زهرة فلذلک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا خالی وفی المصابیح فلیکرمن بدل فلیرنی) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئے سعد یعنے آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہی ماموں میرا کہ یعنی میری مان کی قوم مین سے ہی پس چاہیے کہ دکھا دے مجکو کوئی شخص ماموں اپنے کو ف ح یعنے برابر اور مانند اس ماموں کے کہ مین یہ کہتا ہون تاکہ کھلجاوے کہ کسی کا ماموں مانند ماموں میرے کے نہین ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یعنے بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کے سعد کو ماموں اپنا اور تھے سعد بنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہی قریش مین سے اور تھین والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ بیش زن سے نام ہی عورت کلاب بن مرة بن کعب بن لوے بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں میرا ہی اور مصابیح مین ہی پس چاہیے کہ اکرام کرے مرد ماموں اپنے کا جیسے کہ مین اکرام کرتا ہون اپنے ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کے ف ع کہا ابن حجر نے کہ یہ تصحیف ہی کہتا ہون بلکہ یہ تحریف ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن قیس بن ابی حازم قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل من العرب رمی بسهم فی سبیل اللہ ورأیتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لنا طعام الا الحبلة وورق السمر وان کان احدنا لیضع کما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذا وضل عملی وکانوا وشوا به الی عمر وقالوا لا یحسن یصلی متفق علیه) روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا مین نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تحقیق مین اول ان شخصون کا ہون عرب مین سے کہ پھینکا تیر راہ خدا مین اور دیکھا مین نے اپنے تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہین تھی ہمارے لیے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے کہ

مشابہ لوبیا کے ہوتا ہے اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہین بکریاں یعنے خشک ہوتا تھا مانند مینگنیون کے درحالیکہ
نہین تھی واسطے اُسکے آمیزش یعنے اجزا اُسکے بعضون سے ملتے نہین تھے بسبب خشکی کے پھر ہوئے بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہے ادب
سکھاتے ہین مجھکو یا توبیخ کرتے ہین مجھکو اسلام پر ف ع یعنے نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہے اسکی علی عمدۃ شرائعہ اور مراد یہ ہے کہ وہ آد
سکھانے ہین مجھکو اور تعلیم کرتے ہین مجھکو نماز اور عار دلاتے ہین مجھکو یہ کہ اچھی نہین پڑھتا ہون مین نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا مین اُسوقت یعنے
جبکہ اچھی نہ پڑھی مین نے نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنے تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی
میری دین مین اور تھے بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کی نزدیک عمرؓ کے یعنے جبکہ عامل کیا تھا انکو حضرت عمر نے کوفہ کا اُن
ایام مین وہ انکی شکایت کر وابھیجی تھی لوگون کے ہاتھ یا لکھ بھیجی تھی اور کہا تھا کہ نہین اچھی طرح پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ق یعنے شرائط یا
ارکان یا سنتین نماز کی اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رعایت اسکے احوال کی نہین کرتے پس حضرت عمر نے تہدید کر بھیجی انکو اور انھون نے حضرت عمر سے حقیقت
حال ظاہر کی مین انکو آنحضرت کی نماز پڑھاتا ہون کہ دراز کرتا ہون پہلی دو رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرت عمر نے تصدیق کی
انکی اور کہا گمان میرا ایسا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا بنی اسد کی باتون کو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہے اور یہان سے
معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان واقعی کے واسطے مصلحت دینی اور رفع کرنے عار و نقصان کے دین مین
جائز ہے اور صحابہ رضہ آپس مین فخر کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کے (وعن سعد قال رأیتنی وانا ثالث الاسلام وما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت
فیہ ولقد مکثت سبعۃ ایام وانی لثلث الاسلام رواہ البخاری) اور روایت ہے سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنے تئین اور مین تیسرا تھا اہل اسلام کا
ف ح یعنے دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان مین ہوا اور مراد دو سے ابوبکر اور خدیجہ ہین اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون مین ہے تا کہ حضرت علی نکلجاوین
کلام مذکور سے ت اور نہین اسلام لایا کوئی یعنے ان لوگون مین سے کہ اسلام لائے پہلے میرے مگر بیچ اسدن کے کہ اسلام لایا مین اسمین اور البتہ تحقیق
ٹھہرا مین سات دن اس حالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنے مین اسلام لایا بعد دو شخصون کے اور بعد ازان
سات روز گذرے کہ کوئی ان سات دنون مین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کے اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق اسمین اور درمیان خبر عمار کے
کہ کہا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامراتان وابوبکر ساتھ اس طرح کے ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تا کہ
نکلجاوین غلام مذکور اور علی یا یہ کہ مطلع ہوئے ہون یہ (وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لنسائہ ان امرکن مما یھمنی من بعدی
ولن یصبر علیکن الا الصابرون الصدیقون قالت عائشۃ یعنی المتصدقین ثم قالت عائشۃ لابی سلمۃ بن عبد الرحمن سقی اللہ اباک من سلسبیل الجنۃ
وکان ابن عوف قد تصدق علی امہات المومنین بحدیقۃ بیعت باربعین الفا رواہ الترمذی) روایت کرتی ہین عائشہ رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیبیون کو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اس قسم سے ہے کہ فکر مین ڈالتا ہے مجکو بعد میرے ف ح یعنے بعد وفات میری کے کہ میراث چھوڑی نہین [illegible]
لیے اور تمنے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دی گئی پس دیکھا چاہیے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمہاری
معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا ت اور صبر نہین کرینگے اوپر تفقد احوال تمہارے کے مگر صبر کرنیوالے ف ع یعنے جو کہ صبر کرتے ہین مخالفت نفس پر
کہ اختیار کرتے ہین قلت کو اور دیتے ہین زیادت کو ت اور صدیق ف ع یعنے جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادائے حقوق مین اور کثیر الصدق خرچ
کرتے ہین اور سخاوت مین ت کہا عائشہ رض نے کہ مراد رکھتے تھے آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنے والے
اسلیے کہ سوق کلام واسطے نفقات انکے کے ہے پھر کہا عائشہ نے یعنے واسطے شکر گذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کے ساتھ بیٹے اُسکے کے

کہ ابو سلمہ ہی اور کبار تابعین سے ہی پلاوے خدا تعالے تیرے باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تھا عبدالرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیبیون پر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے ف اور روایت مین آیا ہی کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ دینے ایک باغ کے واسطے ازواج مطہرہ کے بیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہی اور زہری سے ہی کہ کہا اللہ دیا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت کے عہد مین آدھا مال اپنا اور چار ہزار یعنے درہم یا دینار پھر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پھر تصدق دیے پانسو گھوڑے جہاد مین پھر تصدق دیے ڈیڑھ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور تھا اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک روز عبدالرحمن نے تصدق دیے صحابہ کو ایک سو پچاس ہزار دینار پھر جب رات ہوئی بیٹھے اپنے گھر مین اور لکھی ایک فرد ساتھ تفریق کرنے تمام مال کے مہاجرین اور انصار پر یہان تک کہ لکھا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہی فلانے شخص کے لیے اور عمامہ میرا فلانے کے لیے اور نہین چھوڑا کچھ اپنے مال مین مگر لکھا اسکو فقرا کے لیے پھر جبکہ صبح کی نماز پڑھی پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اُترے جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالے فرماتا ہی کہ میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام اور قبول کر اس سے فرد پھر پھیر دے اسکو اور کہا گیا انکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اُسکے کا اور چاہیے کہ کرے اپنے مال مین جو کچھ چاہے اور تصرف کرے اسمین جیسے کہ تصرف کرتا تھا پہلے اسکے اور نہین حساب ہی اُسپر اور بشارت دے اسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردے اُنھون نے آزاد کیے اور بعد وفات کے چار بیبیان چھوڑ گئے تھین اور ہر بیوی کے حصہ مین اسی اسی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہونچے ہر بیوی کے حصہ مین دو دو لاکھ درہم (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَزْوَاجِہٖ اِنَّ الَّذِیْ یَحْثُوْ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ ھُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے بیبیون اپنی کے کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوے تمکو ساتھ لپون اپنے کے یعنے سخاوت کرے تمپر خرچ کرنے مین بعد وفات میری کے وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا اپلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہ احمد نے ف ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہی جیسے کہ پہلی حدیث مین عایشہ سے مذکور ہوا اور بعضون نے کہا کہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت نے جانا تھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان بہ نسبت ازواج مطہرات کے وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَھَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کبار صحابہ سے ہین اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل نجران رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ف نجران ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا انھون نے یا رسول بھیج طرف ہمارے ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق مین خیانت نہ کرے تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بھیجونگا مین طرف تمھارے ایک شخص امانت دار لائق اُسکے کہ کہا جاوے اسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئے واسطے امارت کے لوگ ف کہ دیکھیے کون اس منصب پر مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہ بات انکو فقط از راہ حرص حاصل کرنے صفت امانت کے تھی نہ واسطے لینے امارت کے ترجمہ کہا حذیفہ نے پس بھیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَکَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَکْرٍ تَجِدُوْہُ اَمِیْنًا زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اُرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا یَاْخُذُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کس کو امیر کرین ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابوبکر کو پاؤگے تم اسکو امانت دار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتھ عدل کے بے رغبت دنیا مین راغب آخرت مین ف اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکے کہ لائق یہ ہی کہ ہو خلیفہ ساتھ اس صفت کے تاکہ تمام ہو واسطے اُسکے اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلماً امیناً اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنے پاؤگے اسکو قوی بیچ حکم خدا

کہ ضعیف اپنے نفس کے حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم عمر کو پاؤگے تم اسکو قوی یعنی قادر اوپر اٹھانے بوجھ امارت کے امین یعنے نہین سرزد ہوگی اُنسے خیانت
نہین ڈرتا ہی بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت کسی ملامت کرنیوالے کے سے **ف ع** یعنے رعایت نہین کرتے کسی کی امر دین مین اور معنے یہ ہین کہ وہ
سخت ہین دین مین جب شروع کرتے ہین کوئی کام اپنے کا نہین سے تو نہین ڈرتے ہین انکار کسی منکر کے سے وہ کام کیے جاتے ہین اور نہین ڈگتا ہی انکو قول کسی قائل
کا اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی ایک روایت مین ہی تجد وہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور امیر کروگے تم علی کو حالانکہ تحقیق
نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالا یعنے امیر انکو بلا خلاف حال خلافت انکی مین پاؤگے اُسکو راہ راست دکھلانے والا یعنے مرشد مکمل راہ راست چلنے والا کامل کریگا اور لیجاویگا
تمکو راہ راست کو نقل کی یہ احمد نے **ف ع** یعنی یہ امر سپرد ہی تمھاری طرف اے امت اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہونچنے والے اجتہاد مین نہین جمع ہوتے تم مگر حق صرف
پر آور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضے نے کہا کہ ابو بکر کے پہلے ذکر
کرنے مین اشارہ ہی طرف مقدم ہونے انکے کے اور نہین ذکر کیا عثمان کو اسے کہ لیکن لا اراکم کہنے مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ مقدم ہین حضرت علی پر اور ممکن ہی یہ کہ کہا
جاوے کہ معنے لا اراکم فاعلین کے یہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگے علی کو سب سے پہلے اسلیے کہ مین جانتا ہون قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علی کی بہت درانس
ہی اور مذکورین کی عمرون سے پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہو اوروں کی خلافت باوجود اسکے مقدر ہی انکے لیے بھی خلافت پس یقین ہی کہ علی کو تم سب سے پہلے
امیر نہین کروگے پس ظن بیان معنی یقین ہی انتہا اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تخصیص تعیین نہین کی کسی کی
خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتھ امیر کرنے کے امیر کرنا بعد آنحضرت کے ہو بیواسطہ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ
اِبْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْھِجْرَۃِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَہُ الْحَقُّ وَمَا لَہٗ مِنْ صَدِیْقٍ رَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ تَسْتَحْیِیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجھسے اپنی بیٹی کا اور سوار کرلایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے **ف ح** یعنے مدینہ کے آیا ہی کہ ابو بکر نے دو اونٹنیاں پالکر
اور تیار کر رکھچھوڑی تھین کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اُسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ مین
سوار نہین ہونگا مگر یہ کہ بیچے تو میرے ہاتھ اور بدون اسکے قبول نہین کرونگا مین پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی قرضون کو ترجمہ ساتھ رہا میرے غار مین
یعنے وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے یعنے اور کیا انکو خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اسکو حق گوئی نے
اس حالت مین کہ نہین واسطے اسکے کوئی دوست **ف غ** یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اسکی واسطے مراعات اور مداہنت کے مطلق دوست کیونکہ اسمین تو شک ہی کہ
نہین کہ صدیق اکبر دوست جانتے تھے انکے ترجمہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ عثمان کو حیا کرتے ہین اُس سے فرشتے رحمت کرے خدائے تعالیٰ علی کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علی
کے جدھر کہ پھرے علی **ف ح** یہ حدیث موافق اس حدیث کے ہی کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران یعنی قران ساتھ علی کے ہی اور علی ساتھ
قرآن کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **بَابُ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** یہ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر والون کی تعریف مین جاننا چاہیے کہ اطلاق اہلبیت کا کتنے ہی معانی پر آیا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی انپر زکوٰۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہین اور شامل ہین آل
عباس و آل علی و آل عقیل کو رضی اللہ عنہم سب سے اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہی کہ داخل ہین انمین ازواج مطہرات
بھی اور نکالدینا آنحضرت کی بیویون کا اہلبیت مین سے مکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق اس کریمہ کے (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا اسلیے
کہ خطاب انھین کے ساتھ ہی اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا انکا اس مضمون مین سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد فخر الدین
رازی نے کہا کہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیویون کو اسلیے کہ سیاق آیہ یہ پکار رہا ہی اسی کو پس نکالنا انکا اس سے اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکے کے صحیح نہ ہوگا

اور یہ بھی کہا کہ اولی یہ ہے کہ کہا جاوے اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی اُن میں سے ہیں اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپکے
اہل بیت میں سے ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اُنکی کے ساتھ آنحضرت کے اور کبھی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہے کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہے خاص ہونا اُسکا ساتھ
فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے روایت کرتے ہیں انس رضؓ کہ آنحضرت گذرتے تھے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر جب نماز فجر کے لیے مسجد کو آتے تھے اور کہتے
تھے الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا بیٹھی تھی میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی رضؓ اور فاطمہؓ گھر کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کنارے ہو جا پس میں گھر کے اندر چلی گئی پس آئے
علیؓ اور فاطمہؓ اُنکے ساتھ حسنؓ اور حسینؓ تھے اور وہ دونوں لڑکے چھوٹے تھے پس بٹھایا آنحضرت نے حسنؓ اور حسینؓ کو اپنی گود مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنے ایک ہاتھ
سے اور پکڑا فاطمہؓ کو دوسرے ہاتھ سے اور چمٹایا اپنے سے اور لپیٹی اُنپر کملی سیاہ کہ اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میرے ہیں
لا طرف اپنے نہ طرف آگ کے مجھکو اور اہل بیت میرے کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا آنحضرتؐ نے یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض پر عورتوں میں سے اور ہر
جنبی پر مردوں میں سے مگر محمدؐ پر اور اُسکے اہل بیت پر کہ علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ضعیف کیا حاصل
یہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہے اور علما نے بیچ تطبیق ان اقوال کے اور توجیہ ان اطلاقات کے کہا ہے کہ بیت تین ہیں بیت نسب
اور بیت سکنیٰ اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبدالمطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نسب کی جہت سے اور جد قریب کی اولاد کو بیت کہتے ہیں اور
کہتے ہیں فلانے کا گھر بزرگ ہے اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنیٰ ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتوں پر بہت خاص اور
بہت مشہور ہے بحسب عرف و عادت کے اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونے اہل بیت کے آنحضرت کی تمام اولاد کو علی رضؓ
اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اُنکے درمیان میں سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں
اُنکی کے حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مولف نے ذکر کیا ہے اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول
اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اُسکے بیٹے اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریباً واسطے کمال محبت اور عنایت آن سرور کے اُنپر یا بسبب داخل کرنے اُنکے کے
اہل بیت میں اور نہ ذکر کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اُنکے لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں ساتھ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ
داخل کیجیے اُنکو اہلبیت میں بنا بر رعایت تعارف کے کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا انھیں چاروں پر ہوتا ہے واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی
(عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ
وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا جب اُتری یہ آیہ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو
اور تمہارے بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسینؓ کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ ہیں اہلبیت میرے نقل کی یہ مسلم نے
ف جاننا چاہیے اس آیۃ کو آیۃ مباہلہ کہتے ہیں اور بہل بمعنی لعنت کرنے کے ہے اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کے بمعنے لعنت کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک
دوسرے کو اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اصل ابتہال کی تو یہ ہے بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اُس دعا کے کہ کوشش کیجاوے اُسمیں اور عادت عرب کی تھی کہ
جب کوئی قوم آپسمیں اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتے اور ظلم کرتے تو باہر نکلتے اور لعنت کرتے ایک دوسرے کو اور کہتے لعنۃ اللہ علی الکاذب
والظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاریٰ کے اور یہ آیۃ اُتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا
وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنے پس جو کوئی حجت کرے تجھسے اس قرآن میں یا دین میں پیچھے اسکے کہ آیا ہے
تجھکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور بلاؤ تم اپنے بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی ذاتوں کو

اور تمھاری ذاتون کو پھر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی جھوٹون پر ہم ہون یا تم انتہی آیس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئے حسنؓ اور حسینؓ کو کہ چھوٹے تھے اُن دونون مین اور فاطمہؓ تھین پیچھے آنحضرت کے اور علیؓ پیچھے فاطمہؓ کے اور حکم کیا آنحضرت نے اُنکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس جب پیشوائے ترسایون نے اُنکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سے واسے تمپر مین دیکھتا ہون اِن مونھون کو کہ اگر خدا سے درخواست کرین کہ پہاڑ کو اُسکی جگہ سے اُکھیڑ دے تو اُکھیڑ دے دیکھا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اُسوقت اُنکے مُنھ پر چمکتے تھے کہ کافر بیگانہ نے اُسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب یگانہ کا کہ اُس نور سے آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اُس ترسا نے کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتھ اُنکے وگرنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور جڑ سے اُکھڑ جاؤ گے پس جبراً قہراً فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکھتے تھے مسلمان نہ ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مباہلہ کرتے وہ مسخ کیے جاتے بصورت بندرون اور سورون کے اور آگ ہوجاتا اُنپر تمام جنگل اور جڑ سے اُکھیڑے جاتے اور جلوائے ساتھ پرندون کے کہ درختون پر ہین (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اِس حال مین کہ آنحضرتؐ پر ایک کملی تھی نقش دار سیاہ بالون سے پس آئے حسنؓ بن علیؓ پس داخل کیا آنحضرت نے اُنکو یعنی کملی مین پھر آئے امام حسینؓ پس داخل ہوئے امام حسینؓ ساتھ امام حسن کے پھر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہؓ کو پھر آئے علیؓ پس داخل کیا اُنکو پھر پڑھی یہ آیۃ نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہ کہ دور کرے تمسے گناہون کی پلیدی ای اہلبیت نبوت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا نقل کی یہ مسلم نے ف ۶ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اُنکی اہلبیت مین سے ہین اسلیے کہ اسکے پہلے بھی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بھی اُنکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کے لیے ہی یا واسطے غلبہ دینے مردون اہل بیت کے جیسے کہ سمجھی جاتی ہی یہ بات حدیث سے اور پاک کرے تمکو یعنی آلودہ ہونے سے ساتھ پلیدیون کے اور میلون کے کہ مبتلا ہوتے ہین اُسمین اکثر لوگ (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہین کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کے نے کہ ماریہ قبطیہ سے تھے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اُسکے لیے دودھ پلانے والی ہی بہشت مین نقل کی یہ بخاری نے ف ۷ یعنی اُسکو بہشت مین داخل کیا دودھ پلانیوالی اُسکے لیے مقرر ہوئی اور اُنھون نے مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تھی اور بعضون نے تاویل کیا دودھ پلانیکے تمام کرنے کو ساتھ تمام کرنے حق تعالی کے لذت جنت اور نعمتون اُسکی کو اُنکے لیے گویا کہ بجاے دودھ پلانیکے ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتھ پیش میم اور زیر ضاد کے ہی یعنی دایہ کہ پوری کرے رضاعت اُنکی آور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زیر میم اور ضاد کے ہی یعنی جگہ دودھ پلانے کامل کی جنت مین ہی یا مصدر ہی بمعنی دودھ پلانے کے اور اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتے ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہی اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہوچکی ہی اور موجود ہی (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ

فَبَکَیْتُ فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِیْ سَارَّنِیْ الثَّانِیَۃَ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَسَارَّنِیْ
فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجَعِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَہْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ فَضَحِکْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ
کہا تھیں ہم کہ بی بیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کے قریب یا مرض الموت
مین نہین چھپتی تھی ہیئت اور روش چال فاطمہؓ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچھ بھی جیسے کہ ایک روایت مین
لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہ ہو سکتا تھا اُنکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایکہی طرح چلتے تھے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ کو
فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا آنحضرت نے فاطمہؓ کو ف ع یعنی حکم دیا اُنکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ
او عن شمالہ یعنے داہنی طرف بٹھایا یا بائین طرف ترجمہ پھر بات کی اُنسے چپکے سے پس روئین فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے
بہت غمگینی فاطمہؓ کی کچھ چپکے سے کہا اُنسے دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسنے لگین پس جبکہ اُٹھے پیغمبر خدا یعنی اُس مجلس سے طہارت و نماز کے
لیے پوچھا مین نے فاطمہ سے اور کہا مین نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تمسے کہا فاطمہؓ نے نہین ہون مین کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بھید آنحضرت کا
ف ع ح یعنی جو چیز اُنھون نے چھپائی مین اُسکو کیونکر ظاہر کرون اسلیے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا اُسکا تو نہ چھپاتے اُسکو اور اُس سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہی چھپانا بھید بڑون اور دوستون کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مین نے یعنی فاطمہؓ سے قسم دیتی ہون
مین تجھکو ساتھ اُس حق کے کہ واسطے میرے ہی اوپر تمھارے کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی مین تمسے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھکو
اُس چیز کی کہ چپکے سے کہی تجھسے آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اسپر اب کہ آنحضرت اس عالم سے گئے پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اسکی یہ ہی ابہر
جسوقت کہ چپکے سے کہا آنحضرت نے مجھسے اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجھکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی
رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال مین مجھسے دوبار ف ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تھا ہر سال زمین رمضان مین اُس سب کا دور کرتے تھے
یاد داشت کے لیے اور تاکہ ظاہر ہو جاوے ناسخ منسوخ دورمین اور اسمین اشارہ ہی طرف استحباب دور کے اور یہ بھی اشارہ ہی کہ یہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کے اخیر
رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک ہونچی ف ح اسلیے کہ دو بار دور کرنا برخلاف معتاد کے مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکے
ساتھ حفظ قرآن کے اور یاد کرنے احکام اُسکے کے تا کامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنے مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اُسکو جہانتک کہ ہو سکے
اور صبر کر یعنے طاقت پر اور مصیبت سے اور بلاؤن مین خصوصًا میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچھا پیش رو ہون واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے
خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجھسے دوسری بار فرمایا اے فاطمہ راضی نہین ہی تو کہ ہووے تو بہترین
عورتون کی بہشت کی عورتون مین سے یعنی تمام عورتون مین سے یعنی تمام عورتون سے بہتر ہووے تو یا خاص اُس اُمت کی عورتون سے یا فرمایا ہووے تو
عالمین کی عورتون کی سردار یعنے دل تنگ مت رہ اور خدا سے راضی اور شاکر رہ کہ تجھکو یہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی
کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ وفات پاوینگے اس بیماری مین پس روئی مین پھر سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ مین اول اہلبیت اُنکے
کی ہون کہ اُنکے پیچھے جاؤنگی مین ف یعنی بعد اُنکے جلدی اس عالم سے جاؤنگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت
فاطمہؓ کے تمام مومن بیبیون پر حتے کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بھی اسی طرح کہا ہی سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کہ عموم نساء
سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اُنپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کے اس اُمت مین مثل مریم کے ہی بیچ قوم اپنی
کے یعنی فاضل تر غیر اپنے سے اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف ان خبرون کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو

اور یہ فضیلت فاطمہ کے ساتھ وحی کے اور اعلام پروردگار کے تو آخر کو عموم فضل اُنکا تمام عالم کی عورتون پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے عالم عائشہ کو فضیلت دیتے ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کے ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھ اور اسمین شبہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سے ولیکن حدیثون مین واقع ہوا ہی کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگے اور یہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ مجتہدہ تھین خلفاء اربعہ کے زمانہ مین فتوی دیتی تھین اور اجتہاد کرتی تھین اور سیوطی فتادی مین کہتے ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح تر مذہب کا یہ کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ رض سے اور بعضے کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور بعضے توقف مین رہے ہین اور سروشی حنفیہ مین سے اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بہت مائل ہین اور جب امام مالک سے پوچھا تو انھون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسی کو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہی کہ جو کچھ کہ مختار رہا اور دین ہمارے کا ہی یہ ہی کہ فاطمہ افضل ہین بعد اُنکے ماں اُنکی خدیجہ بعد اُنکے عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ رض مین اختلاف رکھتے ہین اور حق یہ ہی کہ حیثیتین مختلف ہین اور بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکھتے ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بسبب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کے فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہین پہونچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان اُنکی خدیجہ ہین اور یہ آنحضرت کی سب بیٹیون مین چھوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کے اور یہ سردار ہین تمام عالم کے بیبیون کی نکاح کیا اُنسے علی بن ابی طالب نے سنہ ٢ دوسرے ہجری مین رمضان کے مہینے مین اور بنا کیا اُنپر یعنی شب زفاف ہوا اُنسے ذی الحجہ مین پس جنین اُنسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد اور بعضون نے کہا تین مہینے بعد اس حال مین کہ عمر اُنکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا اُنکو علی رض نے اور نماز پڑھی اُنپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت کین اُنسے حدیثین علی نے اور اُنکے بیٹون حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوا اُنکے کہا عائشہ نے کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوا باپ اُنکے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّىْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِىْ وَفِىْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِىْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِىْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہی ف ع ح یعنی وہ جزو ہین مجھسے اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے ولا افضل احدا علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ مین ڈالا اُسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجھکو ف ع ح یعنی بسبب حرمت اتحاد کے پس اسمین اسطرح کی تشبیہ بلیغ ہی پس دفع ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہی اسلیئے کہ ظاہر یہ ہی اسطرح کا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد واختلاط کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہ ابن عساکر نے علی رض سے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہی کہ جسنے دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اُسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکھا انصار کو دشمن رکھا اُسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی یہ حدیث کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکھنا اُنکا کفر ہی اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکھنا اُنکا کفر ہی پس جسنے دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو ترجمہ اور ایک روایت مین ہی یہ بیچ قول آنحضرت کے فمن اغضبنی یا زیادہ اسپر قلق مین ڈالتے ہین مجھکو یعنے ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجھکو یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع روایتون مین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ نکاح کرے ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اُسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نے خواستگاری کی اُسکی اُسکے چچا سے کہ حارث بن ہشام نام تھا اُسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دینے کا مین سکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز نہین جمع ہونے کی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئے اور عذر خواہی کی

اور کہا مین ہرگز نہین کرینگا وہ چیز کہ آپ کو ناخوش آوے یارسول اللہ اور اس حدیث کے بہت طریق مین اور روایت مین سر اس حدیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نے کہ سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حال مین کہ وہ منبر پر تھے یہ کہ بیٹے ہشام بن مغیرہ کے مین اذن چاہتے تھے یہ کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی کا علی ابن ابی طالب سے اور نہین اذن دیتا مین پھر نہین اذن دیتا مین مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرلے بیٹی اُنکی سے پس سوا اسکے نہین کہ فاطمہؓ ٹکڑا میرا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجھکو الخ اور شرح مسلم مین لکھا ہی کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہو ایذا اُس چیز سے کہ ہو اصل اُسکی مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے خواص سے ہی اور حضرت علیؓ کے نکاح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہون کے ایک تو یہ کرنا اُنکا باعث تھا حضرت فاطمہؓ کی ایذا کا اور اُس سے ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اُس سے بسبب ہونے شفقت کے علی رضؓ پر اور دوسرے یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہؓ پر بسبب غیرت کے اور بعضون نے کہا کہ نہین تھی مراد آنحضرت کے قول لا اذن سے منع کرنا جمع اُسکی سے بلکہ معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الٰہی کی کہ مقدمہ یہ ہی کہ دونون نہین جمع ہونگے اور یحیٰی بیٹے سعید بن القطان سے منقول ہی کہ کہا ذکر کیا مین نے عبداللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالےٰ نے علی پر یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہؓ پر اُنکی حیات مین ساتھ قول اپنے کے وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنے اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لیلو اُسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اذن دیتا ہون مین تو نہ حلال ہوا علی کو نکاح کرین کسی سے فاطمہ رضؓ پر مگر یہ کہ اذن دین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مین نے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہؓ ٹکڑا میرے گوشت کا ہی قلق مین ڈالتی ہی مجھکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی اُسکو اور ایذا دیتی ہی مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اُسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ یعنی نہین لایق ہی تمکو یہ کہ ایذا دو رسولخدا کو نقل کی یہ دونون روایتین حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اور جامع مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھسے ہی روک دیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روک دیتی ہی فاطمہ کے دل کو اور کشادہ دل کردیتی ہی مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کردیتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگے روز قیامت کے سوائے نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میری کے صواعق مین روایت ہی ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جھکا لو تم سر اپنے اور بند کرلو آنکھین اپنی یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریگی ساتھ ستر ہزار لونڈیون کے حورعین سے مانند گذرنے بجلی کے اور ثوبان سے روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو فاطمہ سے ملنے کو آتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا اُنہنے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر یعنے ایک موضع مین کہ اُسمین پانی تھا نام رکھا جاتا تھا اُس پانی کا یا اُس مکان کا خم فـــــع خم ساتھ پیش خ اور تشدید میم کے ایک موضع ہی جحفہ مین ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کے فـــــع اوپر گذرا کہ یہ تھا وقت رجوع کرنے آنحضرت کے مکہ سے اور متوجہ ہوتے اُنکے

کے طرف مدینہ کے سال حجۃ الوداع مین انتہی اور شیخ نے لکھا ہی کہ غدیر خم کا اوپر بیچ باب مناقب علی مرتضیٰ کے مذکور ہوا عبارت اُس سے ہی غدیر حوض پانی
کا اور خم نام اُس موضع کا ہی اور اس پانی کو خم غدیر کہتے ہین اور یہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی حجفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ پس تعریف
کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ نفع دے اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب و عذاب خدا تعالی کا اور تنبیہ کیا اُنکو نیند
غفلت سے پھر فرمایا آنحضرت نے اسپر بعد حمد و ثنا کے آگاہ ہو اے لوگو نہین مین مگر آدمی مثل تمھارے لیکن امتیاز میرا تمسے یہ ہی کہ وحی بھیجی جاتی ہی
طرف میرے قریب ہی کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنے جبرئیل اور اُنکے ساتھ عزرائیل ہون یا مراد بھیجے ہوئے سے ملک الموت
ہی یعنی عزرائیل کہ جان لینے کو آوے ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر ذیحجہ
مین تھا بعد پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور رحلت ہوئی آپ کی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنیوالا ہون درمیان تمھارے دو چیزین بھاری ف
ع ح کہ کتاب اللہ اور اہلبیت رسول اللہ ہین جیسے کہ آگے بیان فرماوینگے ثقل ساتھ زیرث کے گرانی اور بوجھ اور ساتھ دو زبر کے اسباب سفر کا اور حشم اسکا اور ہر چیز
نفیس اسیطرح ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نے کہا کہ ثقلین بمعنی دو امر عظیم کے ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو
امر عظیم کہا بسبب بڑی ہونے قدر اُنکی کے یا اس سبب سے کہ عمل کرنا انپر بھاری ہی اُنکے تابعین پر کہ ہر کوئی بوجھ اسکا نہین اُٹھا سکتا اور جن و انس کو بھی
ثقلین کہتے ہین کہ بوجھ زمین کے ہین جیسے کہ جانور پر بوجھ لادتے ہین اور متاع زمین کے ہین کہ انکے سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اُنکو باعتبار نفاست
اُنکی کے بہ نسبت اور حیوانات کے اور مشابہت دیئے گئے ساتھ اُنکے اور کتاب اللہ اور اہلبیت اس بات مین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکے جیسے کہ آباد ہوتی ہی دنیا
بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو
پہونچاتا ہی اور اسمین نور ہی ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اُس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سے منزل مقصود کو پہونچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطے
استقامت کے یا سبب ظاہر ہونے نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کے نامون مین سے ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اُس سے
اور یاد کرو اُسکو اور علم حاصل کرو اُسکا اور چنگل مارو ساتھ اُسکے ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کے اور عمل کے اور جبکہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانے حق سبحانہ تعالی کے وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اُسکو اور جس چیز سے منع کرے
تمکو پس باز رہو اُس سے اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ اور ایک روایت میں یہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ
وخذوا بہ یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اُسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اُسکی کے اور رعایت
کرنے الفاظ و معانی اُسکی کے اور عمل کرنے کے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اُسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانے والی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اُسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اُسکے اُسکو درجے حاصل ہونگے پھر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتھ عذاب کے بھی واسطے اُسکے کہ ترک متابعت آیتون کی
کرے اور ممکن یہ بھی ہی کہ آپنے اختصار کیا ہو بشارت پر واسطے اشارت کرنے کے طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کے اور طرف اسکے کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین
اور امت اُنکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بھاری اور نفیس اہلبیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کے تئین اور ڈراتا ہون
مین اُسکے عذاب سے اوپر قصور کرنے تمھارے کے بیچ حق اہلبیت میرے کے ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطے مبالغہ کے اور تاکید کی اور بعید نہین ہی یہ کہ ہو مراد
ایک سے آل اُنکی اور دوسرے سے بیویان اُنکی اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونون پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات
یعنے فرمایا اُسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی بدلے اولہما کتاب اللہ کے یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتے ہین اور

یعنی عہد اور امان اور اُس چیز کے ہی کہ پہونچاوے بندہ کو اُسکے رب کیطرف اور وسیلہ ہو اُسکے قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اُسکا ہی اور وسیلہ ہی اُسکے قرب کا
کہ جو کوئی ساتھ اُسکے چنگل مارے عذاب خدا سے نڈر ہو اور پہونچے جناب قرب حق مین اور ترقی کرے مدارج قدس پست جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا
کی ف ع یعنی ایمان لاوے اُسپر اور یاد کرے اُسکو اور علم حاصل کرے اُسکا اور عمل کرے اُسپر اور اخلاص پیدا کرے ت ہو وے وہ راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑے
اُسکو یعنی کسی جہت کر جہات متعددہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس قرآن مانند رسی ذو وجہین کے ہی ایک وجہ کر وسیلہ ہی ترقی
کا ایک وجہ کر سبب ہی تنزل کا مانند نیل کے کہ پانی تھا محبوبین کے لیے اور خون تھا محجوبین کے لیے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن حجۃ لک
او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیرے نفع کے لیے یا تیرے ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالے نے و ننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمومنین و لا یزید الظالمین
الا خسارا یعنے اور اُتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنون کے لیے اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمون کو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ و رفعنا
بسببہ آمین رب العالمین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی
ابن عمر سے یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتے سلام تجھپر اے بیٹے صاحب دو بازوون کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بعد شہید ہونے کے غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کے شہرون مین سے مدینہ مین دیکھا کہ دو بازو
رکھتا ہی اور ملائکہ کے ساتھ اوڑ رہا ہی حیران ہوے کہ یہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئے اور اُس وقت سے اُنکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذو الجناحین
لقب رکھا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا مین نے جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتھ ملائکہ کے انتہی اور اسلام لائے جعفر بعد اکتیس
آدمیون کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خُلق مین بہت مشابہ تھے اور روایت کین حدیثین اُنسے اُنکے
بیٹے نے کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوے روز موتہ کے سنہ آٹھ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اُنکے بدن پر نوے زخم لگے تھے
نیزے اور تلوار کے (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ حسن بن علی اُنکے کندھے پر تھے در حالیکہ کہتے تھے
آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکھ تو اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور شک نہین ہی اسمین اُنھون نے
دوست رکھا اُنکو پس واجب ہی تخلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق ساتھ شمایل رسول اللہ کے صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ فی جمیع احیانہ و احوالہ
کہا مولف نے کہ کنیت اُنکی ابو محمد تھی نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ریحان یعنی پھول اُنکے اور سردار جوانون اہل جنت کے پیدا ہوئے
پندرھوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہ صحیح تر روایتون کی ہی کہ نقل کی گئین اُنکی ولادت مین اور وفات پائی اُنھون نے سنہ پچپن مین اور بعضون
نے کہا سنہ اٹھاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اُنچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اُنسے اُنکے بیٹے
حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ اُنکے علی بن ابی طالب کوفہ مین بیعت کی اُنسے موت پر چالیس ہزار
آدمیون سے زیادہ نے اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کے جمادی الاولی کی پندرھوین بیچ سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت
ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئے پانچوین شعبان مین بیچ چار ہجری کے اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا اُنکا حضرت حسن کے جننے کے پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے
روز جمعہ کے عاشورے کے دن سنہ اکسٹھ مین بیچ کربلا کے کہ زمین عراق سے ہی اور قتل کیا اُنکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضون نے کہا قتل کیا اُنکو شمر ذی الجوشن نے
اور خولی لیکر آیا اُنکی نعش اور اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس اور کہا بعضون نے کہ قتل کیے گئے ساتھ حسین کے اُنکی اولاد اور بھائیون و اہل بیت کے تیئیس مرد
اور عمر حسین کی روز قتل اُنکے کے اٹھاون برس کی تھی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّہَارِ حَتّٰی

أَيْ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کے بیچ ایک
ٹکڑے کے دن سے یہانتک کہ آئے آنحضرت فاطمہؓ کے گھر مین پس فرمایا کہ یہان لڑکا ہی مکرر فرمایا یہ مراد رکھتے تھے آنحضرت لڑکے سے امام حسن کو اور
ڈھونڈھتے تھے اُنکو ف ح لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کتنے ہی معنون پر آیا ہی ایک اُن معنون مین سے بمعنی صغیر کے بھی ہی اور یہان
یہی مراد ہی ترجمہ پس نہ درنگ کی آنحضرت نے یہانتک کہ آئے حسن دوڑتے ہوئے جیسے کہ عادت لڑکون کی ہی یہان تک کہ گلے سے لگ گئے
ہر ایک اُن دونون مین سے صاحب اپنے سے یعنے آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے پس فرمایا آنحضرت نے
خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اُسکو پس دوست رکھ تو بھی اُسکو اور دوست رکھ اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف ۶ یا اللّٰہ کر تو ہمکو محب اُنکا اور نہ کر ہمکو مبغض اُنکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نے کہ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکون پر کہ گلے سے لگائے اُنکو اور پیار کرے ازراہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہی تواضع کرنی
لڑکون وغیرہ سے ۷ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى
النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی
ابی بکرہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کے پہلو مین تھے یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہ تھا کہ آنحضرت متوجہ
ہوتے تھے لوگون پر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبھی لوگون کی طرف دیکھتے تھے واسطے وعظ و نصیحت کے اور کبھی حسن کی طرف ازراہ شفقت
و محبت کے اور کہتے تھے آنحضرت تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہی ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نے کہا سید وہ کہ غالب نہ آوے اُسپر غضب اُسکا یعنی حلیم ہو
اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور اُمید ہی
کہ خدا صلح کروادے بسبب اُسکے درمیان دو جماعتون بڑی کے مسلمانون سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ۶ یہ خبر دی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے
تفرق مسلمانون کے سے دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا اور ایک فرقہ معاویہ کے ساتھ اور امام حسن اُس دن احق تھے ساتھ خلافت کے اسلیے
کہ چھ مہینے باقی رہے تھے تیس برس مین سے کہ آنحضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اُنکا اور
شفقت اُنکی اوپر امت جد اُنکی کے اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اُس جہان مین کی اور نہین تھا یہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلیے
کہ بیعت کی تھی اُنسے موت پر چالیس ہزار آدمیون نے اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نے واللّٰہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خون کا اُمت محمد سے گرایا جاوے اور شدید
ہوا یہ امر بعضے اُنکے ہوا خواہون پر یہانتک کہ باعث ہوئی اُنکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکے ان پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسن نے
العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقے ملت اسلام پر تھے باوجود اسکے کہ ایک فرقہ مصیب تھا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کے
لیے صلح امام حسنؓ کی دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کے اور اختیار کیا ہی سلف نے ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلے کے یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ اِن
خونون سے اللّٰہ تعالیٰ نے پاک رکھا ہمارے ہاتھون کو پس کیون ملوث کرین ہم ساتھ اُسکے اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا
آنحضرت کا اُنکو سید اور ابی بکرہ سے روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑھاتے تھے ہمکو اور حسن آتے اس حال مین کہ چھوٹے سے تھے اور جب رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم سجدہ
کرتے تو یہ آنحضرت کی گردن اور پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس اُٹھاتے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اُتار دیتے اُنکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللّٰہ دیکھتے
ہین ہم آپ کو کہ کرتے ہین آپ اس لڑکے کے لیے ایسی چیز کہ نہین دیکھا ہمنے آپ کو کہ کرتے ہون اُسکو کسی کے لیے فرمایا کہ یہ پھول میرا ہی دنیا سے بلاشبہہ یہ

بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کراویگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کے مسلمانون سے اور معاویہ سے روایت ہی کہ کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
چوستے تھے زبان حسن کی یا ہونٹھ اُسکے کو بلاشبہہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ اس زبان کو یا ہونٹھ کو کہ چوسا ہو اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
کیا اسکو احمد نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَۃُ اَحْسِبُہٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَہْلُ
الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ
الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا مین نے عبداللہ بن عمر سے اس حال مین کہ سوال کیا تھا اُنسے ایک شخص نے
یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہی عبدالرحمن سے گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچھا اُنسے حکم محرم سے کہ
مارتا ہی مکھی کو **ف ع** یعنے اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہی یا نہین اور بدلہ اسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اُسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہین لازم آتا ترجمہ
کہا ابن عمر نے اہل یعنی اہل عراق کو دیکھو پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنے سے اور اُسکے بدلہ دینے سے یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی
کی حالانکہ قتل کیا اُنھون نے رسولخدا کی بیٹی کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین کہ یہ دونون یعنی حسنین دو پھول
میرے ہین دنیا سے یا اللہ کے رزق سے ہین کہ دیا مجھکو دنیا مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کے آتا ہی اور
فرزند کو بھی ریحان ساتھ اس معنی کے کہتے ہین اور ریحان بمعنی گھانس خوشبودار کے بھی آتا ہی اور ساتھ ان معنون کے بھی ازراہ تشبیہ کے اطلاق فرزند
پر کر سکتے ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سے مشموم یعنے سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور
بوسے لیتے ہین اُنکے اور ریحانی اور ریحانی ساتھ زیر لون اور جزم ی کے بھی روایت ہی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَہَہُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انس سے
کہ کہا نہین تھا کوئی بہت مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے اور کہا انس نے بیچ حسین کے بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین لوگون کے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کے تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ ترین ساتھ آنحضرت کے
سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کے بدن مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ اللّٰہُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلِّمْہُ
الْکِتَابَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الٰہی سکھلا اسکو حکمت
اور ایک روایت مین ہی کہ سکھلا اسکو کتاب اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکے کہ سینہ مبارک منبع علم اور رکان
حکمت ہی اور حکمت سے مراد خوب علم و عمل ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت
جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہی مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد
ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اُس چیز پر کہ سزاوار ہی اور بعضون نے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضون نے کہا مراد حکمت
سے سنت ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعلمہم الکتاب والحکمۃ اور پیدا ہوے ابن عباس تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ
تیرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے اور تھے وہ بہترین اس اُمت کے اور بڑے عالم اس اُمت کے
دعا کی اُنکے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کے ملنے کی اور دیکھا اُنھون نے جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوے وہ
اخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ ۶۸ اٹھسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اس حال مین کہ عمر اُنکی اکہتر برس کی تھی روایت کین اُنسے حدیثین خلق
کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے (وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ

ہٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پائخانہ مین پس رکھا مین نے واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا ف ح یہ اُس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گھر میمونہ خالہ اپنی کے کہ ازواج مطہرات سے تھین رات کو رہے تھے اور آنحضرت تہجد کے لیے اُٹھے اور ابن عباس چھوٹے تھے جیسے کہ باب قیام اللیل مین گذرا ت پس جب آنحضرت پائخانہ سے نکلے فرمایا کہ کسنے رکھا ہی یہ پانی پس خبر دی گئی یعنے گھر کے لوگون نے کہا کہ یہ ابن عباس نے رکھا ہی پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوند سمجھ دے ابن عباس کو دین مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کر اُسکو عالم سمجھ والا دین مین کہ اصول و فروع اُسکے جانے اور نہین ہی مراد اس سے فقہ متعارف کہ مختص ہی ساتھ فروع معاملات اور خصومات کے کہا نووی نے کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیے اور مستحب ہونا دعا کا اُسکے لیے کہ کرے خیر اور قبول کی اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت کی ابن عباس کے حق مین کہ بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت مین یہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرعہ کہ مردان ز خدمت بجاے رسند (وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْخُذُہٗ وَالْحَسَنَ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَحِبَّھُمَا فَاِنِّیْ اُحِبُّھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُنِیْ فَیُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِہٖ وَیُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی فَخِذِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَضُمُّھُمَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت کرتے ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتے تھے اُنکو اور امام حسن کو پھر کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونون کو اسلیے کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اُن دونون کو ف ح زید بن حارثہ مولی اور متبنی آنحضرت کے تھے اور اسامہ بیٹے اُنکے تھے اور اُنکی مان کا نام تھا برکہ اور وہ خادمہ خاص تھین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تھین حضرت کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کی اور آنحضرت بعد دوست رکھنے زید کے اُنکے بیٹے اسامہ کو دوست رکھتے تھے کہ امام حسن کے ساتھ ایک جاے جمع کرتے اور شریک اُنکا کرتے اور ایسا کچھ فرماتے اور تھے اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکے سیاہ رنگ جیسے کہ خانہ زاد ہوتے ہین بیت زانگہ کہ ترا مین مسکین نظر ست + آثارم از آفتاب مشہور ترست + اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھے اور رہتے وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمانؓ کے اور بعضون نے کہا سنہ چون مین کہا ابن عبدالبر نے کہ یہ نزدیک میرے صحیح تر ہی اور حضرت نے جو ان دونون صاحبون کے حق مین کچھ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ت اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اُسامہ بن زید نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتے مجھکو اور بٹھاتے مجھکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹھاتے حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر ملاتے دونون کو یعنی مجھکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانون کو پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونون پر نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ اُوْصِیْکُمْ بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ صَالِحِیْکُمْ) اور روایت کی عبداللہ ابن عمر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اُس لشکر پر اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگون نے یعنی منافقون نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم طعن کرتے ہو اُنکی امارت مین پس تحقیق تھے تم کہ طعن کرتے تھے تم بیچ امارت باپ اُسکے کے پہلے اس سے ف ح یہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کی طرف بیچ غزوہ موتہ کے کہ اُس غزوہ مین زید کو آنحضرت نے امیر کیا تھا باوجود اسکے کہ اسمین اچھے اچھے صحابی تھے اور نسائی مین عائشہ سے آیا ہی کہ نہ بھیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اُنکو اُس پر اور قسم خدا کی

تحقیق تھا باپ اُسکا لایق امارت کے **ف** ع یعنی بسبب بزرگی اُسکی کے اور سبقت اُسکی کے اسلام مین اور بسبب قُرب اُسکے کے مجھسے اور ان دونون کی امارت
مین طعن اس لیے کرتے تھے بعضے لوگ کہ یہ موالی سے تھے اور عرب مناسب نہین جانتے تھے امیر کرنا موالی کا اور عار بہت کرتے تھے اُنکی اتباع سے
پس جبکہ لا با اللہ اسلام اور بلند کی قدر اُنکی نہین تھی قدر اُنکی اُنکے نزدیک بسبب سبقت اسلام کے اور ہجرت کے اور علم کے اور تقوی کے اور پہچانا
حق اُنکا دیندارون نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھے اور دوست رکھتے تھے ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل کے سردارون مین سے اُنکے
دلون مین اس سے خلجان ہی رہتا تھا خصوصًا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتے تھے اور نہایت انکار کرتے اُنپر اور آنحضرتؐ نے زید کو کتنے ہی لشکرون پر امیر
کر کر بھیجا اور بڑا لشکر اُنمین سے موتہ کا تھا اور اس لشکر مین اُنکے نشان کے نیچے اچھے اچھے صحابی تھے چنانچہ جعفر بن ابیطالب بھی اُنمین تھے پھر بھیجتے تھے آنحضرت
اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اُنکو اپنے مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اُنمین ایکجماعت بڑے بڑے صحابہ اور فضلا صحابہ کی تھی ترجمہ اور تحقیق تھا یعنی باپ اُسکا
یعنے اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگون سے طرف میرے اور تحقیق یہ یعنے اسامہ بھی جملہ محبوب ترین لوگون سے ہی نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے کے **ف ح**
جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوے تو آنحضرت نے اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اُس قوم سے بدلہ اپنے باپ کا لیوین اور بزرگان انصار و مہاجرین کو کہ اُنمین
ابوبکر اور عمر بھی تھے ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کتنے ایک لوگون نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتے ہو پس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اثنا اسی حال مین بیمار ہوے کہ درد سر شروع ہوا جب لوگون کی یہ گفتگو سُنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوے اور منبر پر گئے اور خطبہ پڑھا اور کہا
ایہا الناس اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونے امارت
موالی کے اور حاکم ہونے چھوٹون کے بڑون پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے مانند اُسکے آیا
اور آخر حدیث مین لایا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ اسامہ کے کہ نیکی کرو ساتھ اُسکے پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمھارے سے ہی **ف ع**
کہا مولف نے کہ زید بیٹے حارثہ کے ہین اور اُنکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی کہ قبیلہ ہی معن مین سے تھی نکلی تھی اُنکو لیکر ماں اُنکی اپنی قوم کی ملاقات کے لیے
پس آنحضرت کے لوگ جو دشمن گذرے ایام جاہلیت مین تو زید کو اُٹھا لائے اور یہ اُن دنون مین لڑکے تھے آٹھ برس کے پس اُنکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خرید اُنکو
حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے چار سو درہم کو پس جب نکاح کیا خدیجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا اُنھون نے زید کو حضرت کے تئین
پس آنحضرت نے قبض کیا اُنکو پھر اُنکی خبر اُنکے اہل کو پہونچی پس آیا باپ اُنکا حارثہ اور چچا اُنکا کعب اُنکے چھڑانے کے لیے کچھ دیکر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ
چاہو یہان رہو میرے پاس اور چاہو اپنے اہل مین چلے جاؤ پس زید نے آنحضرت ہی کے پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک و احسان آنحضرت کا
بنسبت اپنے پس اُسوقت نکلے آنحضرت ساتھ زید کے طرف حجر کے اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اُسکا
پس مشہور ہوے وہ زید بن محمدؐ یہانتک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہ آیۃ ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اُنکو ساتھ نام باپون اُنکے کے یہ فضل
ہی نزدیک اللہ کے پس کہنے لگے اُنکو زید بن حارثہ اور اول مردون مین اسلام یہی لائے ہین بموجب ایک قول کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے
تھے زید سے دس سن اور بعضون نے کہا بیس برس اور نکاح کر دیا اُنکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئے
اُس سے اسامہ پھر نکاح کیا اُنکا زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین پھر طلاق دیدی زید نے زینب کو بسبب ناموافقت کے پھر نکاح کر لیا
اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالے نے قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام نہین لیا ہی سواے زید کے اس آیۃ مین فلما قضا زید منہا وطرا زوجنا کہا
الخ اور روایت کین حدیثین اُنسے اُنکے بیٹے اسامہ نے اور صحابہ نے بھی اور قتل کیے گئے وہ غزوہ موتہ مین اس حال مین کہ امیر لشکر کے تھے جمادی الاول کے
مہینے مین سنہ آٹھ مین اور عمر اُنکی پچپن برس کی تھی (وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ

حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ اور یہ بھی عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہا انھون نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھے ہم پکارتے اُسکو مگر زید بن محمد ف ۴ یعنے انکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے اسلیے کہ آنحضرت نے انکو منھ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منھ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے اُسوقت مین اور بتانا اس حدیث کا اس باب مین واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اُسکے اہلبیت سے ہی ترجمہ یہانتک کہ اُترا قرآن یعنی آیت اُسکی ادعوہم لاٰبآئہم نقل کی یہ بخاری نے ف ساری آیۃ یون ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْآ اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ الخ یعنے نہین ٹھہرایا منھ بولے بیٹون تمھارے کو بیٹے تمھارے یہ باتین تمھارے منھون کی ہین اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکھاتا ہی راہ حق پکارو اُنکو انکے باپون کے نامون سے یہ بہت عدل کی بات ہی اللہ کے نزدیک پھر اگر نجانو تم انکے باپون کو پس بھائی ہین تمھارے دین مین اور دوست تمھارے یعنے انکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو ای بھائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیت کے اُترنے کے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت اتری تو اُس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ اگر انکے باپون کے نام جانتے ہو تو کہا کرو ای فلانے کے بیٹے اور انکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو ای بھائی یا ای دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا ترجمہ گذر چکا ہی بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانۃ اُسکے کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کے اس حال مین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اسکا قصوا تھا خطبہ پڑھتے تھے ف ۴ قصوا اُس اونٹنی کو کہتے ہین کہ کونہ اُسکے کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تھی بلکہ خلقی ایسی تھی اور احتمال ہی کہ قصو سے ہو یعنی دور پہونچے کے کہ نہایت دوڑتی تھی اور دور پہونچتی تھی ترجمہ پس سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مین نے چھوڑی ہی درمیان تمھارے وہ چیز کہ اگر پکڑے رہوگے تم اُسکو اور عمل کروگے تم اُسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگے تم بعد اُسکے یعنی بعد پکڑے رہنے اُسکے کے چھوڑا ہی مین نے تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنے کو یعنے اہلبیت اپنے کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ۴ عترت قوم اور قرابتی اور اہلبیت شخص کو کہتے ہین تعبیر کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے اہل بیتی بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ اُسکے یہان عترت سے مراد اخص قوم اور اقربا سے ہی کہ اولاد جد قریب کی ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ تمسک ساتھ کتاب کے عمل کرنا ہی اس چیز پر کہ اُسمین ہی یعنی اُسکے حکمون کو بجالاو اور جن چیزون سے منع فرمایا ہی اُسمین اُنسے باز رہو اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت اُنکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اُنکی کا (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چھوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑے رہوگے اُسکو ہرگز گمراہ نہین ہونے کے پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک اُن مین سے کہ وہ کتاب اللہ ہی بڑی ہی دوسرے سے کہ وہ عترت ہی جیسے کہ بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے چھوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہی تو اُسکو پکڑین اور آسمان پر چڑھیں اور عہد وامان اسکا ہی بندون کیلیے اور چھوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میرے ہین ف ۴ اس طرح فرماتے ہین گویا اشارہ

ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اُنکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہ کہنا ایسا ہی جیسے باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چھوڑے جاتا ہون
یعنی خوب رعایت اُنکے حقوق کی کرتے رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر ف ع
یعنی موافقت مین یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونے کے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور جسنے رعایت اُنکے حقوق کی کی ہی اسکے
شکر ادا کرینگے پس اُسوقت آنحضرت مکافات کرینگے اس سے یعنی اُسکے بدلے مین سلوک اور احسان کرینگے اور اللہ تعالی جزاے کامل عطا فرماویگا اور جسنے
ضائع کیا اُنکے حقوق کو اور کفران نعمت کی اُنکے ساتھ معاملہ برعکس اُسکے ہوگا اور اس تاویل پر اچھا ہوا موقع حضرت کے قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر
کرو ف ع ح یعنی تاویل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میرے کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتے ہو یا بد حاصل یہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتے ہو
اور تمسک کرتے ہو ساتھ اُنکے بعد میرے اچھا یا بُرا ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ
وَ الْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ سَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی زید بن ارقم سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی کے یعنی اُنکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنے والا ہون اُس شخص سے کہ لڑے اُنسے اور صلح کرنیوالا ہون اُس شخص سے کہ صلح کرے
اُنسے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع معنی اسکے یہ ہین کہ جسنے دوست رکھا اُنکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے مبغوض رکھا اُنکو مبغوض رکھا مجھکو اور روایت ہی حضرت
علی رضی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا اُن دونون یعنی حسنین کو اور اِن دونون کے باپ کو اور اِن دونون کی مان کو
ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے جنت مین (وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ
قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہ کے پاس پس پوچھا مین نے کونسا لوگون مین بہت پیارا تھا
طرف رسولخدا صلعم کے کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت پیاری تھین نزدیک آنحضرت کے پس پوچھا گیا عائشہ رضی سے کہ مردون مین سے کون بہت پیارا تھا یعنی یہ
جواب تمھارا عورتون مین سے ہے پس مردون مین سے بہت پیارا اُنکا کون تھا کہا عائشہ رضی نے خاوند اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع یعنی علی مرتضی یہان
یہان انصاف عائشہ رضی صدیقہ کا اور صدق اُنکا دیکھا چاہیے کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہ اسکی تھی کہ کہتی مین اور باپ میرے بہت پیارے تھے اور بعید نہین ہی
کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سے پوچھتے تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اُنکے بہت پیارے تھے برخلاف زعم متعصبون کے اور کجرودون کے کہ اُنکو آپسمین مخالف
و معاند خیال کرتے ہین حاشا ثم حاشا ثم حاشا پھر جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ ہونے محبت کے سے تحقق افضلیت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور
بعضے اقارب کی امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جانتے اس بات کے کہ غیر اولاد افضل اُنسے ہین محبت اولاد سے زیادہ رکھا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیون کے
افضلیت موجب زیادتی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہوجاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال (وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَ اَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَ لِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ
وَ اِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى
يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ فِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ) اور روایت
ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ بیچ غضب کے لائے گئے تھے
یعنی کسی نے اُنکو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا یا کچھ کہا تھا کہ موجب عباس کے غضب کا ہوا اور مین تھا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت
نے کہ کس چیز نے غضب مین ڈالا تجھکو کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا حال ہی واسطے ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کے اور واسطے قریش کے یعنی بقیہ اُنکے

کے کہ جسوقت ملتے ہین وہ آپسمین تو ملتے ہین ساتھ چہرون تر و تازہ اور خوش کے اور جسوقت کہ ملتے ہین ہمسے ملتے ہین ساتھ غیر صفت دحال کے یعنی بغیر خوشی اور
کشادہ روئی کے پس غصہ ہوئے آنحضرت یعنی اظہار اس حال سے یا اصل اس صفت بد سے یہانتک کہ بہت سُرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت
غُصہ سے پھر فرمایا قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین داخل ہوگا کسی شخص کے دلمین ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید
شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اُسکا ہی بوجہ تاکید ترک کے ترجمہ یہانتک کہ دوست رکھے تمکو یعنی اہلبیت کو واسطے محبت خدا اور رضا
اُسکی کے اور محبت رسول اُسکے کے ف ع یعنی اس جہت سے کہ پیدا کیا تم مین سے ہدا اور اللہ جنہین سے رسول کرنا مناسب جانتا ہی انھین مین سے
کرتا ہی اور ابو جہل اُنکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے نیزہ اور خدمت سبیل پلانے کی اور نبوت اور رسالت پس کیا باقی رہا باقی قریش کے لیے
ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصًا پس گویا کہ ایذا دی مجھکو اسلیے کہ نہین ہی چچا مرد کا مگر مانند باپ اُسکے
کے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنے بجاے عبد المطلب بن ربیعہ کے مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے
(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھسے ہی یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل بیت سے اور مین اُس سے ہون نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع
لکھا ہی علما نے کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل نبوت کے اور عباس اصل مین بسبب نسب اور چچا ہونے کے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ عبارت کنایہ
ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رضہ کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس
اور لطائف طبع اور حسن ادب اُنکے سے یہ ہی کہ جب کہا گیا اُنسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنھون نے کہا
ہو اکبر وانا اسن یعنے آنحضرت بڑے ہین باعتبار مراتب کے اور مین مُسن ہون یعنے باعتبار عمر کے بڑا ہون کہا مولف نے اور مان اُنکی ایک عورت تھی
قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عربیہ ہی کہ غلاف چڑھایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بہ طرح کے کپڑون کا اور یہ اس سبب سے تھا کہ عباس جاتے رہے
تھے لڑکپنی مین پس منت مانی تھی اُنکی مان نے کہ اگر وہ ملجاوینگے تو مین بیت الحرام پہ غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ پاگئے تو اُنکی مان نے غلاف چڑھایا
اور عباس رئیس تھے جاہلیت مین اور منسوب تھی اُنکی طرف عمارت اور سقایہ مراد عمارت سے یہ ہی کہ قریش کو باعث ہوتے تھے اُسکے بنانے اور آباد کرنے
اور بھلائی کرنے اور ترک کرنے سیئات کے اور کلام بیہودہ کرنے کے اُسمین اور مراد سقایہ سے یہ ہی کہ آب زمزم پلایا کرتے تھے اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے
عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے ستر بردے اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کے اور مرے روز جمعہ کے بارھوین تاریخ رجب مین بیچ سن بتیس کے اور عمر اُنکی
اٹھاسی برس کی ہوئی دفن کیے گئے بقیع مین اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اُسکو اور نکلے ساتھ مشرکون کے روز بدر کے جبرًا
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملے عباس سے پس نہ قتل کرے اُسکو اسلیے کہ وہ نکلے ہین جبرًا پس قید کیا اُنکو ابو البشر بن کعب بن عمر نے
پس اُنھون نے اپنے بدلہ مین کچھ دے کر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ کی طرف پھر آئے طرف مدینہ کے ہجرت کر کر (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا
مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا کِسَاءَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آؤ میرے پاس اور اولاد تیری یہانتک کہ دعا کرون مین
واسطے تمھارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھکو اللہ بسبب اُسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس آنحضرت کے پاس

اور آئے ہم یعنی سب اولاد اُنکی ہمراہ اُنکے اور اُڑھائی آنحضرت نے ہمکو چادر اپنی ف گویا یہ اشارہ تھا اسپر کہ پھیلاوے خدا تعالی اُنپر رحمت اپنی جیسکہ پھیلائی ہی
مین نے چادر اپنی ف پھر کہا یا الٰہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اُسکی کے بخشش ظاہر اور باطن کہ نچھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ رکھ اُسکو بیچ اولاد اُسکی
کے ف ع یعنے اکرام کر اُسکا اور نگاہ رکھ اُسکو آفات وبلیات سے تو کہ نہ ضائع ہووے وہ بیچ حق اولاد اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا رزین نے
کہ ایک شخص ہی ائمہ حدیث سے اپنی روایت مین اِس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اُسکی کے ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ
کتنی ہی برس خلافت عباسیون کے گھر مین رہی یا حقیقت مین یہ حکم ہی اُمت کو کہ خلافت حق انکا ہی چاہیے کہ سوائے اُنکے کسی کو نصب کرین واللہ اعلم ترجمہ
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جِبْرَئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی
ابن عباس سے کہ اُنھون نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی اُنکے لیے آنحضرت نے دوبار نقل کی یہ ترمذی نے ف ج دیکھنا جبرئیل کو دوبار سیوطی نے جمع الجوامع
مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑون مین اور آنحضرت راز رکھ رہے تھے دحیہ کلبی سے یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ
کلبی کے آتے تھے اُنسے آپ سرگوشی کر رہے تھے اور مین نے نجانا کہ وہ جبرئیل تھے پس کہا جبرئیل نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ یہ ابن عباس ہی اگر
سلام کرتا ہمپر تو جواب اُسکے سلام کا دیتا مین اُسکے کپڑے بہت سفید ہین اور پہنینگی اولاد اُسکی بعد اُسکے سیاہ کپڑے اور جب چڑھ گئے جبرئیل آسمان پر
اور آنحضرت پھرے تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنے باز رکھا تجھکو سلام کرنے سے جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا مین نے یا رسول اللہ آپ بات کر رہے تھے
اور راز کہ رہے تھے دحیہ کلبی سے پس ناخوش رکھا مین نے کہ قطع کرون مین آپ کے راز کہنے کو ساتھ جواب دینے تمھارے کے سلام کا فرمایا آنحضرت نے
کہ وہ جبرئیل تھا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اُسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ قضیہ دوبار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب
ان حروف عبدالحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہی کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتے تھے اور صحابہ انکو دیکھتے تھے پس وجہ تخصیص
ابن عباس کی ساتھ اِسکے کیا ہوئی پس ظاہر ہی کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکھا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سوا اُنکے صحابہ سے کسی نے
نہین دیکھا اور دیکھنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تھا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنے جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکھا بینائی اُسکی جاتی رہی اور
بینائی تیری بھی ای ابن عباس جانیوالی ہی ولیکن روز وفات تیری کے بینائی تیری پھر ملجائیگی تجھکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مرے اور اُنکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور
سفید آیا اور کفن مین آنکر غائب ہوا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کے نے کہا کیا احمق ہو تم یہ بینائی اُسکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ روز وفات اُسکے کے اُسکو پھیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبھون نے سُنی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ اخیر حدیث تک بیان کیا اور اسپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیے دوبار یہ تھے کہ جو کچھ گذرا اُنکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کے کہ آنحضرت نے لگایا اُنکو
اپنے سینہ سے اور کہا اللھم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرے بار کی دعا بھی اُنکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لے گئے پایخانہ مین اور مینے پانی
وضو کا رکھا پوچھا کہ کسنے رکھا یہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللھم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجھ دے اُسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا
کری ہو اسوقت کہ آنحضرت میمونہ کے گھر مین رات کو رہے تھے اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور اُنکی اولاد کے لیے دعا کی (وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
دَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ اُنھون نے کہا دوبار
دعا کی میرے لیے رسول خدا صلعم نے یہ کہ دیوے مجھکو اللہ حکمت نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دوبار یعنی ایکبار ساتھ لفظ
حکمت کے اور ایکبار ساتھ عبارت فقہ کے یا ظاہر یہ ہی کہ دونون دعائین دو مجلسون مین کین جیسے کہ اوپر گذرا واللہ اعلم (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ تھے جعفر دوست رکھتے یعنے بہت مسکینون کو اور بیٹھتے اُنکے پاس اور باتین کرتے اُنسے
یعنی تواضع اور غمخواری کرتے اُنکی اور مسکین باتین کرتے اُنسے اور کنیت کرتے تھے آنحضرتؐ اُنکو ابو المساکین نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** یعنی بسبب
کثرت چیزون مذکورہ کے جیسے حضرت علی کو ابو ترابؓ کہتے تھے بسبب بہت بیٹھنے اور لیٹنے اُنکے کے مٹی پر اور جیسے کہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور
مسافر کو ابن السبیل کہتے ہین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے جعفر کو اوڑتے ہوئے بہشت مین
ساتھ فرشتون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف ع** جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئے تھے لشکر کے نیزہ اسلام کا انھین کے ہاتھ مین تھا
بعد زید بن حارثہ کے پس لڑے اللہ کی راہ مین یہانتک کہ کاٹے گئے دونون ہاتھ اور پانون اُنکے پس دکھائے گئے آنحضرتؐ حالت مکاشفہ مین یا خواب
مین کہ اُنکے دو پر ہین خون مین بھرے ہوئے کہ اُڑتے ہین اُنسے جنت مین ساتھ فرشتون کے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسنؓ
اور حسینؓ دونون سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ افضل ہین اُنسے کہ جوان مرے راہ خدا
مین اور اس کلام مین نظر ہے اسلیئے کہ نہین ہے وجہ تخصیص تفضیل اُنکے کی اُن لوگون پر کہ جوان مرے بلکہ یہ افضل ہین بہت سے اُن لوگون سے کہ بوڑھے
مرے پس اولی یہ ہے کہ جو بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ سردار اہل جنت کے ہین اسلیئے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنیٰ ہین
یعنی اُنسے افضل نہین اور کہا ہے بعضون نے کہ ہوسکتا ہے کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کے ہو یعنی سردار جوانمردون کے ہین سوا ے انبیا اور خلفا
راشدین کے یا نام رکھنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکھتا ہے اگرچہ مسن اور بڈھا ہو
(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ وہ دونون پھول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور
تحقیق گذری ہے حدیث پہلی فصل مین **ف ع** کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہے طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ دفع ہوتا ہے
اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہے کہ واقع ہوئی اپنے محل مین اور یہ روایت ترمذی کی ہے کہ آئی اپنی جگہ پر پس نہین ہے تکرار باوجودیکہ
لفظ دونون کے متغائر ہین فی الجملہ (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ
فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت کی اسامہ بن زید نے کہ رات کو آیا مین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات بسبب عرض کرنے بعض حاجت کے کہ رکھتا تھا مین پس نکلے آنحضرت یعنی اپنے گھر سے اس حال مین کہ وہ لپیٹے ہوئے تھے ایک چیز
کہ نہین جانتا تھا مین کہ کیا ہے وہ چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مین نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپیٹنے والے ہو اسپر پس کھولا آنحضرتؐ نے اُسکو پس ناگہان
حسنؓ اور حسینؓ اوپر دونون کوتون اُنکے کے تھے یعنی دونون صاحبزادون کو دونون طرف گود مین لیکر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ چیز نفیس و محبوب
کو لپیٹ کر چلتے ہین پس فرمایا یہ دونون بیٹے میرے ہین یعنی حکماً اور بیٹے بیٹی میری کے یعنی حقیقۃً **ف ح** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا
ہے یعنی حکماً جیسے کہ بیٹے کا بیٹا اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہے ماں کی طرف سے بھی ترجمہ خداوندا بلاشبہ مین دوست رکھتا ہون ان دونون
کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ اُس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونون کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** شاید کہ مقصود اس دعا سے

رغبت دلانی ہے اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنینؓ کے (وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْكِیْكِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے سلمی زوجہ ابورافع کی سے کہ کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تھین آنحضرت کی اس حال مین کہ وہ رو رہی تھین پس کہا مین نے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھین ام سلمہ دیکھنے سے دیکھنا آنحضرت کو خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا مین نے اس حال مین کہ اُنکے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا مین نے کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا مین حسین کے قتل مین اب نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ح پوشیدہ نہ رہیو کہ موت ام سلمہ کی سنہ انسٹھ مین ہی اور بعضون نے کہا سنہ باسٹھ مین اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسینؓ کی سنہ اکسٹھ مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچھ اشکال نہین اور بموجب قول اول کے بھی کچھ اشکال نہین اسلیے کہ ہوسکتا ہی کہ پہلے وقوع اس واقعہ کے اُنکے خواب مین یہ معاملہ دکھایا ہو اور آنفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اُسکے کے ہی اُسوقت مین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَكَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَیَشُمُّهُمَا وَیَضُمُّهُمَا اِلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کونسا شخص تمھارے اہلبیت مین سے محبوب تر ہی طرف تمھارے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور رہتے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہؓ کو بلا میرے لیے دونون میرے بیٹون کو پس سونگھتے آنحضرت حسنؓ اور حسینؓ کو اسلیے کہ وہ پھول تھے اُنکے اور گلے سے لگاتے اُنکو طرف اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلَیْهِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہان آئے حسنؓ اور حسینؓ تھے اُن دونون پر کرتے سُرخ چلتے تھے دونون اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کمزوری کے پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اُٹھا لیا اُنکو اور رکھا اُن دونون کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوا اسکے کہ نہین مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہین یعنی محل آزمایش و امتحان تمھارے کے ہین دیکھا مین نے طرف اِن دونون لڑکون کے کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کرسکا مین یعنے بسبب محبت اُنکی کے یہانتک کہ موقوف کی مین نے بات اپنی کہ نصیحت اُمت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرتا تھا اور اُٹھایا مین نے اِن دونون کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف ح اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے بیچ قلب مبارک آنحضرت کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہ قسم مداخل سے عبادات مین ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑین اور سہل نہ جانین اور بہانہ نہ پکڑین مقام عالی سے اُترنے مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنے کا احوال شریف مین نہین ہی واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم (وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسینؓ مجھسے ہی اور مین حسینؓ سے ف ع کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے

اُس چیز کو کہ حادث ہوتی تھی کہ قریب ہی کہ حادث ہوگی درمیان اُنکے اور درمیان قوم کے یعنے یزید اور یزیدی لڑینگے اُنسے اور شہید کرینگے اُنکو پس خاصکر اُنکا
ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شئی واحد کے ہین پیچ وجوب محبّت اور حرمت لبغض اور لڑنے کے اور تاکید لائے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ دوست
رکھا اللہ تعالیٰ کو اُس شخص نے کہ دوست رکھا حسین رض کو ف یعنی اسلیے کہ محبت اُنکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہ ملا علی
نے لکھا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کے زبر سے پڑھا جاویگا اور حضرت شیخ رح نے اور مولانا اسحق نے ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکھے خدا تعالیٰ
اُسکو کہ دوست رکھتا ہی حسین رض کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑھینگے واللہ اعلم ترجمہ حسین رض سبط ہی اسباط سے نقل کی یہ ترمذی نے ف سبط ساتھ
زبر سین اور زیر ب کے یعنی بیٹا ہی میری بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سے ہی اور سبط اُس درخت کو کہتے ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اُسکی
ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کے ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اُسکی کے اور بعضون نے سبط من الاسباط کے تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتون مین سے
خیر مین کہا قاضی نے کہ سبط بیٹے ولد کے ہی یعنے وہ میری اولاد کی اولاد سے ہی اور قبیلہ کو بھی سبط کہتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقطعنٰھم اثنتی عشرۃ
اسباطًا یعنے مقرر کی ہمنے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ شعب ہوگا اُنسے ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اُنکی نسل سے خلق کثیر پس ہوگا اشارہ
طرف اسکے کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگے اور ہوا امر ایسا ہی انتہی اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہی کہ سبط ساتھ زبر سین او جزم ب کے
فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سے مانند قبائل کے ہین عرب سے اور سبط اصل مین ساتھ زبر کے درخت کہ
اُس مین شاخین بہت ہون اور جڑ اُسکی ایک اور نام رکھنا امام حسین رض کا سبط اشارہ ہی اِسکی طرف کہ ہوگئے اُنکی نسل سے خلق کثیر (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ
اَلْحَسَنُ اَشْبَہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی علی رض سے کہ حسن رض مشابہ ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز مین کہ درمیان سینے کے ہی سر تک اور حسین رض مشابہ
آنحضرت کے اُس چیز مین کہ ہی سینہ سے نیچے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کے گویا یہ دونون شاہزادے ملکر سارے
آنحضرت تھے اور وجود شریف آنحضرت کے نے تقسیم پائی تھی درمیان دونون کے (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّیْ دَعِیْنِیْ اٰتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّیَ مَعَہُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ وَلَکِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْتُ مَعَہُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ
انْفَتَلَ فَتَبِعْتُہٗ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا حُذَیْفَۃُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَّمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ
ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مین نے اپنی ماں سے کہ چھوڑدے مجکو یعنی اذن دے مجکو کہ جاؤن مین آنحضرت
کی خدمت مین اور نماز پڑھون مین اُنکے ساتھ مغرب کی ف شاید کہ وہ ماں اُنکی اُنکو منع کرتی ہوگی اُسوقت کے جانے سے بسبب دور ہونے مکان کے واسطے
خوف کے یا نسبت اپنے یا نسبت اُنکے ترجمہ اور سوال کرون مین اُنسے یہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میرے اور واسطے تمہارے یعنی پس اذن دیا ماں نے
پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور ادا کی مین نے اُنکے ساتھ نماز مغرب کی پھر ادا کیے آنحضرت نے نوافل یہانتک کہ پڑھی نماز عشا کی ف اور اس حدیث مین
فضیلت مشغول رہنے کی ہی ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشا کے اور مشائخ اسکو احیاء ما بین العشائین کہتے ہین ترجمہ پھر پھرے آنحضرت نماز سے اور رجوع
کی گھر کی طرف پس پیچھے پیچھے چلا مین آنحضرت کے پس سُنی آنحضرت نے آواز میری ف آواز پاؤن اور پاپوش کی مراد ہی یا کچھ بات کرتے ہون حذیفہ کہ
آنحضرت نے اُسکو سُنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مین نے ہاں حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حاجت تیری
اور کیا مانگتا ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشے اللہ تجکو اور تیری ماں کو تحقیق یہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اُترا طرف زمین کے کبھی پہلے اس رات کے ف اسمین اشارہ ہی طرف بڑا ہونے

اُس امر کے کہ اُترا وہ اسکے لیے ترجمہ پروانگی طلب کی اُسنے اپنے پروردگار سے کہ آوے اور سلام کرے مجھپر اور خوشخبری دی مجھکو ساتھ اسکے کہ فاطمہؓ سردار ہی بہشت
کی عورتون کی اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھانے ہوے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی
سواری پر سوار ہوا تو ای لڑکے پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بھی اچھا ہی اور اسمین
کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسنؓ کی (وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کے لیے بیت المال سے واسطے قوت اُنکی کے ادراذن دیا
بیچ ساڑھے تین ہزار درہمون کے اور معین کی اپنے بیٹے کے لیے کہ عبداللہ بن عمر ہی اور اذن دیا اُنکے لیے بیچ تین ہزار درہمون کے یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹے کے
روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنے اسامہ کو مجھپر یعنی اُنکا روزینہ کیون مجھ سے
زیادہ کیا کہ مشعر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اُسنے مجھسے طرف کسی مشہد کے ف ع یعنی جگہ حاضر ہونے کی خیر سے از روے علم و
عمل کے اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونے کی قتال کے لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمرؓ نے اس سبب سے فضیلت دی مین نے اُسکو کہ
زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے تیرے باپ سے کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہی اُس مضمون پر کہ جو ہمنے اوپر بیان کیا
کہ نہین لازم آتا ہی کسی کے محبوب تر ہونے سے یہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ سے ف ع اور
سبب اسکا یہ تھا کہ یہ دونون اہل بیت مین سے تھے اسلیے کہ مولی قوم کا اُنھین مین سے ہوتا ہی ترجمہ پس اختیار کیا مین نے یعنی ترجیح دی مین نے
پیغمبر خدا کے محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنے محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کر مین نے رعایت کی آنحضرت کی محبت
کی بہ نسبت اُنکے (وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ
انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور
روایت ہی جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے یا رسول اللہ بھجو میرے ساتھ میرے بھائی زید کو فرمایا
آنحضرتؐ نے وہ یعنی زید یہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکھتا ہی پس اگر جاوے تیرے ساتھ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ مین آزاد
کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانے سے اور نہ کہون جانے کو وہ جانے چاہے جاوے چاہے نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی
نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمھاری ملازمت پر کسی کو نہ بھائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی مین نے یعنی بعد اسکے عقل اپنے بھائی کی
یعنی زید کی درباب اختیار کرنے ملازمت آنحضرتؐ کے فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنی درباب لیجانے اُسکے کے اپنے
ساتھ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل کی تھی اور اصل قصہ اُنکا اور زید کا یہ ہی کہ زید رہنے والے تھے یمن کے لڑکپنے مین کہ
آٹھ برس کے تھے پکڑے آئے بندی مین ایک قوم کے کہ عرب کی تھی پس اُنکو بازار مین لائے بیچنے کے لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے خدیجہؓ کے تھے اپنی پھوپھی
خدیجہ کے لیے اُنکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کے نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اُنکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمنؓ سے

کہ لونڈی آزاد کی تھی آنحضرت نے انکا نکاح انکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ازان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین نکاح انکا کیا اور بعضون کے نزدیک اول اسلام یہی لائے ہین اور آنحضرت سے دس برس چھوٹے تھے اور بعضے کہتے ہین بیس برس حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہے سوا انکے نام کے آیہ مین فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا اور آنحضرت نے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ بھائی چارہ انکا کر دیا تھا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئے پچپن برس کی عمر مین قصہ مختصر ان ایام مین کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کر دیا تھا انکے بھائی جبلہ لینے کو آئے اور کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان جانے دیتی تھی (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اس بیماری سے کہ وفات پائی اس سے اترا مین اور اترے لوگ مدینہ مین ف ح یعنی اس لشکر سے کہ آنحضرت نے مجکو ساتھ مہاجرین اور انصار کے روانہ کیا تھا اور باہر پڑا تھا مین بعد چند روز کے بسبب سننے خبر بیماری آنحضرت کی کے مدینہ مین پھر آئے ہم اور ذکر ہبوط کا کہ یعنی اوپر سے نیچے کے آنے کے ہے اس سبب سے ہے کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تھا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہے کہ اسکو جرف کہتے ہین جیسے کہ عرفات مکے سے جانب بلندی کے ہے اور عرب کلام کرنے مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچے اور نیچے کی کرتے ہین جیسے کہ اگر مکہ سے عرفات کو جاوین تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑھے ہم طرف عرفات کے اور اگر عرفات سے مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکة یعنی اترے ہم طرف مکہ کے اسی طرح مدینہ سے جرف کو جانا صعود ہے اور وہان سے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کے جاوین کہ طرف عرفات کے ہے صعدنا الی باب السلام کہتے ہین انتہے اور ملا علی نے یون لکھا ہے ہبطت یعنی اترا مین اپنے مکان سے کہ تھا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اترے صحابہ اپنے مکانون سے طرف مدینہ کے ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ تحقیق چپ کیے گئے تھے وہ اور طاقت بات کرنے کی نہین رکھتے تھے پس نہ بولے آنحضرت پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھتے تھے دونون ہاتھ اپنے مجھپر اور اٹھاتے تھے ان دونون کو یعنی مجھپر سے پس پہچانا مین نے یعنی ساتھ نور ولایت اور ظہور فراست کے یہ کہ وہ دعا کرتے ہین میرے لیے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے اور یہ نہایت کرم وشفقت تھی آنحضرت کی اسامہ کے حق مین کہ ایسے وقت مین بھی مہربانی کی اونپر اور دعا کی انکے لیے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک انکی پاک کرین جیسے کہ لڑکون کی ناک پونچھتے ہین اور وہ اسوقت مین چھوٹے تھے کہا عائشہ نے چھوڑو مجکو تو کہ مین کرون یہ کام یعنی مین ناک پونچھون انکی گویا حضرت عائشہ نے برعایت ادب کے ناک پونچھنا آنحضرت کا مناسب نہ جانا فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ دوست رکھو تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی تو اگر بالطبع اسکو نہین دوست رکھتی ہے تو اس سبب سے دوست رکھ کہ مین اسکو دوست رکھتا ہون کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے اور حقیقت مین کمال محبت یہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اس کے متعلقون تک پہونچے اور سرایت کرے خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اسکی ہو قسم یا رو دیار سے (وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اِسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت کی اُسامہ نے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنے آنحضرت کے دروازے پر ناگہان آئے علی اور عباس رضی اللہ عنہما اس حال میں کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لیے پس کہا دونون نے واسطے اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ اُن دونون مین چھوٹے ہونگے ترجمہ پس کہا مین نے یا رسول اللہ علی اور عباس پروانگی مانگتے ہین آنے کے لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی اِن دونون کو یعنی کیون آتے مین کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نے لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سے آئے ہین پروانگی دے اِن دونون کو کہ آوین پس داخل ہوے دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہین ہم آپکے پاس کہ پوچھین ہم آپ سے کون شخص آپکے اہلبیت مین سے محبوب تر ہی نزدیک آپ کے فرمایا آنحضرت نے کہ محبوب ترین اہلبیت میرے کے نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباسؓ نے کہ نہین آئے ہین ہم تمھارے پاس کہ پوچھین ہم حال اہل بیت تمھارے کے سے یعنی اولاد و ازواج تمھاری کی سے بلکہ پوچھین ہم حال اقارب و متعلقین آپ کے سے فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردون مین سے وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدا تعالے نے اُسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کے اور انعام و احسان کیا مین نے اُسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور متبنٰی کرنے اور تربیت کرنے کے وہ شخص اسامہ بن زید ہی ف ع جاننا چاہیے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بہ نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہی اس اعتبار سے آنحضرت نے مصداق آیۃ کریمہ کو اُتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اُسکے بیٹے اسامہ کو حاصل ہی کہ اگرچہ ورود آیۃ کا بیچ حق زید کے ہی ولیکن بیٹا اُسکا تابع اُسکا ہی بیچ حاصل ہونے دونون انعامون کے ترجمہ کہا علیؓ و عباسؓ نے بعد اُنکے کون ہی فرمایا آنحضرت نے علی بن ابی طالب ہی ف ع پس یہ نص جلی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی احبیت سے فضلیت اسلیے کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر اہلبیت اپنے کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھون تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہہ علی نے سبقت کی ہی تمپر ساتھ ہجرت کرنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسے ہی ساتھ اسلام کے پس یہ واجب کرتا ہی تقدیم اہلبیت کو کہ مترتب ہی اوپر افضلیت کے اور نظیر اسکی یہ ہی کہ آئے عباسؓ اور ابو سفیان اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمر کے اس حال مین کہ اذن چاہتے تھے اُنسے اندر آنے کا پس کہا عمرؓ کے خادم نے بعد آگاہ کرنے اُنکے کے ساتھ آنے جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابو سفیانؓ نے عباسؓ سے کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو یہ کہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباسؓ نے کہ ہمنے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہ جزا ہماری ہی ف ع اسلام عباسؓ کا بعد از واقعہ بدر کے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ عباسؓ مکہ مین مسلمان تھے ولیکن مشرکون سے اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت کی بعد اسکے پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تعدد وجوہ مذکورہ کا ملحوظ نہ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کے مشکل ہوتا ہی فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اسمقام مین تعدد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ نسبت خدمتگاری وغیرہ کے احب تھے اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ اور جہت سے احب تھے اور حضرت علی اور جہت سے وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباسؓ کے واقع ہی بیچ کتاب الزکوٰۃ کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اُسنے کہ نماز پڑھی ابو بکرؓ نے عصر کی یعنے ایام خلافت اپنے مین یا پہلے اُسکے پھر نکلے اس حال مین کہ راہ چلتے تھے اور اُنکے ساتھ علیؓ تھے پس دیکھا ابو بکرؓ نے حسن کو کھیل رہے ہین ساتھ لڑکون کے پس اُٹھالیا ابو بکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اور کہا ابو بکرؓ نے یعنی ازراہ خوش طبعی کے کہ فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہی پیغمبر کے نہین مشابہ ہی ساتھ علیؓ کے اور علیؓ ہنستے تھے یعنی از راہ

خوشی کے نقل کی یہ بخاری نے (وعن انس قال اتی عبید اللہ بن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا قال انس فقلت واللہ انہ کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمۃ رواہ البخاری وفی روایۃ الترمذی قال کنت عند ابن زیاد فجیء برأس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفہ ویقول ما رایت مثل ہذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ہذا حدیث صحیح حسن غریب) اور روایت کی انسؓ نے کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسینؓ کا ف ع کہا مولف نے کہ یہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تھا اُس لشکر کا کہ متعین ہوا تھا واسطے قتل کرنے حسینؓ کے اور وہ اُن ایام مین امیر تھا کوفہ کا بھی یزید بن معٰویہ کی طرف سے پھر قتل کیا گیا زمین موصل مین ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کے ہاتھ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چھیاسٹھ مین ترجمہ پس رکھا گیا سر حسینؓ کا بیچ طاش کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا تھا اُنکے سر مبارک کو لکڑی سے کہ اُسکے ہاتھ مین تھی یعنی سر اچھڑی کا اُنکی بینی مبارک پر مارتا تھا اور کہا بیچ حسن امام حسینؓ کے کچھ ف ح لینے عیب کیا اُنکے حسن مین اور ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا اُنکے حسن و جمال مین لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے کہ حاصل ہوئی اُس بدبخت کو بسبب قتل اُنکے کے ترجمہ کہا انس نے پس کہا مین نے قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہلبیت مین ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور تھا سر مبارک اُنکا رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے نقل کی یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نے تھا مین نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسینؓ کا اُسکے پاس پس شروع کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسینؓ کی ناک مین اور کہتا تھا نہین دیکھا مین نے مانند اسکے حسن مین پس کہا مین نے خبردار ہو تحقیق یہ تھا مشابہ ترین لوگون کا ساتھ رسول خدا صلعم کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہی ف ع اور طبرانی نے یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نے کہ رکھتا تھا چھری کہ اُسکے ہاتھ مین تھی بیچ آنکھ آنکھ کے اور ناک اُنکی کے پس کہا مین نے یعنی انس نے اُٹھا چھری اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکھا ہی مین نے مُنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اُسکی اور بزاز کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نے پس کہا مین نے عبید اللہ کو کہ بلاشبہ مین نے دیکھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھے جہان کہ لگتی ہو چھڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اُسنے چھڑی اور ذخایر مین ہی عمارۃ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اُسکے یارون کا یعنی بعد مارے جانے کے پس تھا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہونچا مین طرف لوگون کے اس حال مین کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گھستا تھا سرون مین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے مین اور ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہوگیا پھر کہا لوگون نے کہ وہ آیا پس کہا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی (وعن ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رایت حلما منکرا اللیلۃ قال وما ہو قالت انہ شدید قال وما ہو قالت رایت کان قطعۃ من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیرا تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین وکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت یوما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہریقان الدموع قالت فقلت یا نبی اللہ بابی انت وامی ما لک قال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا فقلت ہذا قال نعم واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء) اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سے کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے دیکھا ہی ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام الفضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنے سُننا اُسکا ناگوار ہی نہین کہہ سکتی مین پھر فرمایا آنحضرت نے کیا ہی وہ کہا ام الفضل نے گویا ایک ٹکڑا آپ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہی اور رکھا گیا ہی

میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو نے خواب اچھا جنے گی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہی خدا نے ہوگا وہ تیری گود مین یعنی رکھینگے اُسکو تیری گود مین بسبب قرابت کے تو اُسکو تربیت کرے تو پس جنی فاطمہ حسینؓ کو پس تھا وہ میری گود مین جیسے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی مین ایک روز آنحضرت کے پاس پس رکھدیا مین نے حسینؓ کو آنحضرتؐ کی گود مین پھر ہوا مجھسے دیکھنا اور طرف یعنی مین دیکھنے لگے اور طرف پھر دیکھا مین نے اُنکی طرف پس ناگہان آنکھین آنحضرت کی ڈالتی تھین آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مین نے ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ مان میرے تمپر کیا ہوا آپ کو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ تحقیق اُمت میری یعنی اُمت اجابت نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنے از راہ ظلم کے پس کہا مین نے یعنی بطریق تعجب واستبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا اُنھون نے ہان اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اُسکی مٹی سے سرخ ف ع یعنی اُس جگہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہی سلمے سے کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس اس حال مین کہ وہ روتی تھین پس کہا مین نے کس چیز نے رُولایا تجکو کہا اُم سلمہ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اس حال مین کہ اُنکے سر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی پس کہا مین نے کیا ہوا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا مین قتل حسینؓ مین ابھی نقل کیا اُسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نے حسان مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اُنھون نے دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ اُس حالت کے کہ دیکھتا ہی سونے والا ایک روز وقت دوپہر کے پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرتؐ کے ہاتھ مین ایک شیشہ ہی کہ اُسمین خون ہی پس کہا مین نے باپ میرا اور مان میری قربان ہون تمھارے کیا حال ہی یہ اور کیسا ہی یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہ خون حسینؓ کا اور اُسکے یارون کا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اُسکو ابتدا آج کے روز سے یعنے صبح سے اب تک چنتا تھا مین خون حسینؓ کا اور اُسکے یارون کا اور اِس شیشہ مین جمع کیا ہی مین نے اُسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکھا مین نے اُسوقت کو پس پایا مین نے یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئے حسینؓ اُسی وقت روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دوست رکھو خدا کو بسبب اُس چیز کے کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف ع یعنی طرح بطرح کی نعمتون سے بموجب قول اللہ تعالے کے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنے جو کچھ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ ہی کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اگر نہین دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالے کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکھو اُسکو والا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکھو مجکو یعنے جب ثابت ہوا بسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکھو مجکو بسبب دوستی خدا کے ف ح اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رضؓ نے لحب اللہ کی شرح مین یہ لکھا ہی یعنی بسبب دوست رکھنے تمھارے کے خدا کو یا بسبب دوست رکھنے خدا کے مجھکو ترجمہ اور دوست رکھو میرے اہلبیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کے اُنکو یا بسبب دوست رکھنے تمھارے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہ کہ اُنھون نے کہا اس حال

ہین کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازے کو سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو حال و مثال اہلبیت میرے کی تم مین مثال کشتی نوح کے ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہ ہوا اُسمین ہلاک ہوا نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اِس طرح جسنے لازم پکڑی محبت و متابعت اُنکی نجات پائی اُسنے دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کرے مال و جاہ یا ایک ان دونون مین سے مشابہت دی دنیا کو اور اُس چیز کو کہ دنیا مین ہی قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور راہوار زائغہ سے ساتھ دریائے عمیق کے اُسمین موج پر موج ہوا اور اوپر اُسکے ابر کتنے طرح کی تاریکیان اوپر تلے اور گھیر رکھا ہو اُس دریا نے ساری زمین کو اور نہین ہی اُس سے خلاصی مگر بسبب اُس کشتی کے کہ وہ رسول خدا صلعم کے اہلبیت کی محبت ہی اور کیا خوب لگا دی ہی اُسکو ساتھ اِس قول آنحضرت کے مثلہ اصحابی مثل النجوم من اقتدی لشیٔ منہ اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہلبیت کی محبت کی کشتی مین اور راہ پائی ہمنے ساتھ ستارے ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُمید رکھتے ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سے اور طبقات دوزخ کے سے اور امید رکھتے ہین راہ پانے کی طرف پہونچنے درجات جنتون کے اور نعیم مقیم کے اور توضیح اسکی یہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کے ہلاک ہوا ساتھ ہالکین کے اول وہلہ مین اور جو کوئی داخل ہوا اُسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھ ستارون صحابہ کے مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اُنسے انتہے اور روایت کی احمد نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارون کے ہی آسمان مین کہ راہ دکھاتے ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب مٹ جاوینگے ستارے بھٹکتے پھرینگے راہون کے چلنے والے

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے **ف** جاننا چاہیے کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تھین اور ایک وقت مین گیارہ اور ایک وقت مین زیادہ اِس سے اور ایک وقت مین کم اِس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف رکھتے ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور بیچ ترتیب اُنکی کے اور بیچ عدد اُنکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اُنکے کہ دخول کیا ہی ساتھ اُنکے اور اُنکے کہ نہین دخول کیا ہی ساتھ اُنکے اور ایک جماعت عورتون مین سے ہین کہ اُنسے پیغام نکاح کا کیا تھا آپنے اور نکاح مین نہین لائے اُنکو اور بعضی ایسی تھین کہ عرض کیا اپنے تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتے ہین جو کچھ کہ مشہور ہی اقوال علما مین سے بعد از ان ذکر کیے کئی نام اُنکے اور کاتب حروف نے بیچ شرح اسمار کے تاریخ نکاح اور وفات اُنکے کے ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کی مین احوال بھی اُنکا لکھا ہی اور یہان اوپر ذکر کرنے نامون اور تاریخ کے اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اُنسے آنحضرت نے اِس حال مین کہ خدیجہ چالیس برس کی تھین اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی اُنھون نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کے بعد اُنکے انتقال کے نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سے مکہ مین اور مرین وہ سنہ ۵۴ مین پھر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سے نکاح کیا مکہ مین اس حال مین کہ وہ جب چھ برس کی تھین اور بنا یعنی صحبت وغیرہ کی ساتھ اُنکے نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اُنھون نے سنہ ۵۷ یا اٹھاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال یا تیسرے سال ہجری مین اور مرین وہ سنہ ۴۵ پینتالیس مین یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کے بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ بیٹی امیہ مخزومی کی سے نکاح کیا سنہ چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ ۵۹ انسٹھ مین اور بعضون نے کہا سنہ باسٹھ مین اور اول صحیح تر ہی اور زینب جحش کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سنہ مین اور بعد آنحضرت کے آپ کی بیویون مین سے اول انھین کی وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور معویہ کی بہن کا حال یہ ہی کہ صحیح تر اور مشہور تر یہ ہی کہ نکاح کیا اُنکا نجاشی نے آنحضرت کے لیے ساتھ مہر چار ہزار درہم کے سنہ ۶ چھ مین بیچ حبشہ کے کہ اُسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنے عبید اللہ بن جحش کے گئی تھین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مرگیا اور یہ اپنے دین پہ قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی مین پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہین چھٹے سال مین پھر آزاد کیا اور نکاح کیا اُنسے اور مرین وہ سنہ ۵۶ چھپن مین اور میمونہ بیٹی حارث کی سے نکاح کیا

سن سات مین اور مرین وہ سنہ اکاسٹھ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح کیا سنہ سات مین بیچ غزوۂ خیبر کے اُنکو بندی مین پکڑا اور آزاد کر کے نکاح کیا اور وہ اُسوقت مین سترہ برس کی تھین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نے اور اور کچھ کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہودیہ بندی مین آئین اور آزاد کیا اُنکو آنحضرت نے اور نکاح کیا اُنسے چھٹے سنہ مین اور مرین وقت پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتون سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایکجماعت عورتون مین سے مقدار بیس کے یا زیادہ اُنسے تھین کہ اُنسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضون سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نے وقت اُترنے آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کے دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کے پاس سے اور تفصیل اُنکی جامع الاصول مین مذکور ہے اور ایسے ہی حرمین بعضون نے کہا ہی کہ وہ چار تھین بہت مشہور اُنکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نے کہا کہ اُنکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کے کی اور ایک لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تھی اور ایک اور تھی کہ کہیں اور سے بندی مین آئی تھی واللہ اعلم ‌اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ‌(عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ) روایت ہے امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت کو فرماتے بہترین عورتون اُس اُمت کی سے کہ مریم اُسمین تھین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس اُمت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حافظ حدیث سے ہے اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اُنکے کے ہے طرف آسمان و زمین کے ف ح واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہی اُنسے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہین اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہتر ہین اپنی اپنی اُمتون مین ولیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونون کے کہ کون سی افضل ہے اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سے بموجب قول صحیح کے اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہ بھی مقرر ہی کہ یہ اُمت مرحومہ بہتر ہی اور اُمتون سے پھر عائشہ اور خدیجہ مین بھی اختلاف کیا ہی اور ایسے ہی ہے بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر اور امام مالک نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کے جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہین دیتا ہون اور باقی کلام طلب مناقب اہلبیت کی پہلی فصل مین گذر چکا (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَّطَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت کی ابوہریرہ نے کہ کہا آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس پس کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنے متوجہ ہوئین مکہ سے ساتھ اُنکے ہی باسن کہ اسمین سالن ہی یعنے ساتھ روٹی کے یا طعام ہی یعنے مشتمل سالن روٹی پر ف ح یہ شک راوی کا ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سے تھا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تھے اور توشہ چند روزہ اپنے ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپ لے گئین اور یہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضے شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہ ہی کہ مشغول ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلے اُترنے جبرئیل کے سے تھا ظاہر البعد اُترنے جبرئیل کے بھی کچھ دنون وہان رہے ہون اور خدیجہ اُن دنون مین طعام آنحضرت کے لیے لے گئین یا یہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہرصورت یہ خبر جبرئیل نے دی اور کہا ترجمہ پس جس وقت کہ آوین خدیجہ آپ کے پاس پس کہو اُسپر سلام اُسکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ف ع لکھا ہی علما نے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین جبرئیل ہی کے سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالے کی طرف سے بھی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اُنکو ساتھ ایک گھر کے بہشت مین موتی سے کہ اندر سے خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کے ف ح اور بہشت مین گنبد ہونگے موتی کے اور قصب جواہر سے وہ ہوتا ہی کہ دراز اور اندر سے خالی ہو اور اور حدیثون مین صریحا ذکر موتی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور و شغب ہوگا اُس گھر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف ع نفی اِن دونوان چیزون کی اسلیے کی کہ دنیا کے گھر مین جو لوگ رہتے ہین تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اُسکے بنانے سنوارنے مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبردی اللہ تعالےٰ نے کہ محل جنت کے خالی ہونگے اِن آفات سے اور کہا ہی علما نے کہ یہ جزا اُسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلا اسلام لائی تھین بخوشی خاطر بغیر حیلہ نے اور بمنازعت و تعب کے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةَ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا نہین غیرت کی مین نے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سے بس قدر کہ رشک لے گئی مین خدیجہ پر حال آنکہ نہین دیکھا تھا مین نے خدیجہ کو ولیکن تھے آنحضرت کہ بہت یاد کرتے خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتے بکری کو پھر بہت سے ٹکڑے کرتے اُسکے کہ کاٹتے ایک ایک عضو پھر بھیجتے آنحضرت اُس بکری کو یا اُسکے اعضا کو اور بانٹتے اُسکو بیچ اُن عورتون کے کہ دوست دار خدیجہ کی تھین پس اکثر اوقات کہتی تھی مین آنحضرت کو گویا نہ تھی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کے کہ خدیجہ تھی ایسی اور ایسی اور تھی ایسی اور ایسی ف ح یعنے روزے رکھنی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنے والی تھی وغیر ذالک اور اُسکو مبہم فرماتے واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ بیان اُسکی صفتون کا حد و اندازہ سے باہر تھا اور فرماتے ترحمہ اور تھی میرے لیے اُس سے اولاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تھی رضی اللہ عنہم سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور فاطمہ بھی انھین سے تھین کہ گویا کچھ فضیلت حاصل تھی اُنکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اُنسے کوئی فرزند نہ ہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص تر غرض عورتون سے اور سب سے زیادہ فائدہ اُنکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کے قریشیہ تھین اول نکاح مین تھین ابن ابی ہالہ بن زرارہ کے پھر نکاح کیا اُنسے عتیق بن عائذ نے پھر نکاح کیا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُن دنون مین اُنکی عمر تھی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے اُنکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اُنپر کسی اور سے یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتون سے پہلے ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضون نے کہا چار برس پہلے اور بعضون نے کہا تین برس پہلے اور گذرے تھے نبوت سے دس برس اور عمر اُنکی تھی پینسٹھ برس کی (وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ رضی نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہین پہونچاتے ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکھتے تھے اُس چیز کو کہ نہین دیکھتی تھی مین اُسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکھتے تھے اور عائشہ نہین دیکھتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ اِمْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلعم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھکو خواب مین تین شب لاتا تھا تجھکو یعنے تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے بہت اچھے ریشمی کپڑے سے ف ح اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ کہا عائشہ رضی نے کہ لائے جبرئیل صورت میری اپنی ہتھیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہ نکاح کرین مجھسے اور وجہ تطبیق کی اِن دونون روایتون مین یہ ہے کہ صورت حریر مین تھی اور حریر ہتھیلی مین اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ دو بار لاتے ہون

جبرئیل صورت انکی ایک بار حریر مین اور ایکبار ہتھیلی مین یا یہ کہ جبرئیل ہتھیلی مین لائے ہون اور وہ فرشتہ حریر مین تھے پس کہا فرشتہ نے یہ صورت
بیوی تیری ہے یعنی صورت اسکی ہے پس اٹھایا مین نے تیری صورت کے منہ سے کپڑا پس ناگہان تو آپ وہی صورت ہے کہ دیکھی تھی مین نے یا یہ معنی ہین
کہ کھولا مین نے کپڑا تیرے منہ سے وقت دیکھنے تیرے کے پس ناگہان تو مثل اُس صورت کے ہے کہ دیکھی تھی مین نے خواب مین پس کہا مین نے بیچ
فرشتہ کے جواب مین اگر ہے یہ خواب دیکھنا نزدیک خدا کے سے جاری کریگا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شرح یعنی اِس مہم کو سرانجام کریگا اور
پہونچاویگا اسکو نتیجہ تک اگر کہا جاوے کہ شک بیچ ہونے اسکے کے خدا کی جانب سے کیا معنی رکھتا ہے اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہے خصوصًا سید الانبیا
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہ کہا ہے علما نے کہ اگر یہ واقعہ خواب کا پہلے نبوت سے ہو تو کچھ اشکال ہی نہین اور اگر
بعد نبوت کے ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اسطرح فرمانا واسطے تقریر وقوع اور تحقیق اسکے کے ہے اور اِس کلام کو وہ شخص کہتا ہے کہ جسکے نزدیک
ایک بات ثابت ہوتی ہے جیسے کہ بادشاہ کہتا ہے کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکھ کیا کچھ کرونگا تجھے پھر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہے ساتھ ہونے
اسکے کے پہلے نبوت سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ دیکھنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتھ نہین ہے خصوصًا خواب مین مخصوص جو ہے تو لانا فرشتہ کا
ہے وحی کو خدا کی طرف سے یعنی وحی پیغمبر پر لاتا ہے فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ اصل اِس خواب کی حق ہے ولیکن شک اسکی تعبیر مین ہے کہ مراد
یہی ظاہر ہے یا کچھ اور ہے خلاف ظاہر کے یا مراد بیوی دنیا مین ہے یا آخرت مین کہا مولف نے کہ خواستگاری کی عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور نکاح کیا اُنسے مکہ مین شوال کے مہینے مین بیچ دسوین سال کے نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور کچھ بھی کہا ہے
اِس باب مین اور عروسی کی اُنسے یعنی آپ کی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کے سر اٹھارھوین مہینے پر اور اُسوقت مین عمر
انکی نو برس کی تھی اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرت نے ساتھ انکے مدینہ مین بعد سات مہینے کے وقت آنے اپنے سے اور رہین وہ ساتھ آنحضرت کے
نو برس اور جب آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہ اٹھارہ برس کی تھین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نے کسی باکرہ سے سوائے انکے اور تھین یہ فقیہہ
عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد تھین انکو آنحضرت کی اور عارفہ تھین ابیات اور اشعار عرب کی اور روایت کین حدیثین اُنسے جماعت کثیرہ
نے صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹھاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنے سترہ دن کے
رمضان سے اور حکم کیا تھا انھون نے اپنے دفن کرنے کا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑھی اُنپر ابوہریرہ نے اور اُن دنون مین مروان خلیفہ
تھے مدینہ پر معاویہ کے زمانہ مین (وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ
نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ
قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ
مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور یہ بھی روایت ہے عائشہ سے کہ کہا لوگ قصد کرتے تھے یعنی طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ تحفون اپنے
کے بیچ روز نوبت میری کے یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لانے چاہتے تو رہنے دیتے اُس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اُنکے پاس ہون تو
خدمت بابرکت مین لیجاوین طلب کرتے تھے ساتھ اِس قصد کے زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ
تھین کہ متفق تھا مزاج ہر گروہ کا اور رای اسکی بیچ عشرت وصحبت کے پس ایک گروہ تھا کہ اسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھین

ف ؎ حضرت عائشہ سردار اُنکی تھین بسبب محبت رسول خدا کے اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایک دوسر کی تھین جیسے کہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تھے ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تھین یعنی اور ام سلمہ انکی سردار تھین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ
عرض کرو پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کرین لوگون سے پس فرما دین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہون
یعنی خواہ عائشہ کے گھر مین خواہ کسی اور کے گھر مین اور تخصیص عائشہ کے گھر کی نہ کرین تو کہ اٹھ جاے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے
اس باب مین پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہین آتی ہے مجھکو اس حالمین کہ مین بیچ لحاف کسی
بیوی کے ہون سواے عائشہ کے ف ؎ یعنی انکے لحاف وغیرہ مین آتی ہے اور اور کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیۃ انک لا تہدی
من احببت اس حالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے آپ کی ایذا سے یعنی اس چیز سے کہ باعث آپکے
ایذا کی ہو یا رسول اللہ پھر ان عورتون نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سے اس قضیہ مین
پس کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ؎ اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہین دوست رکھتی تو
جسکو دوست رکھتا ہون مین کہا فاطمہ نے ہان دوست رکھتی ہون مین جسکو آپ دوست رکھتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور بند کر
تو اس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اسکے کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ؎ اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کسی کو کہ عائشہ کی باری کے دن لایے اور ہون ان
عورتون کا ساتھ اسکے متعلق ہوا تھا اگر کوئی آپ سے لاے منع کیون کرین و ذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسیٰ
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی اسکے اول مین یہ ہے فضل عائشہ علی النساء ف ؎ اسکے بعد یون ہے کفضل الثرید علی سائر الاطعمۃ ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے ساتھ روایت
ابی موسیٰ اشعری کے ف ؎ اور پہلے گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتون سے جنس عورتون کی ہین یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر یہ
یہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتون سے ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے کے واسطے کمالات علمیہ و عملیہ کے کہ جنکو تعبیر کیا ہے تشبیہ مین
ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا سر باب وغیرہ مین ذکر ہو چکا ہے اور کچھ باقی ضروری یہان لکھا جاتا ہے پس حضرت
سودہ پہلے تھین بیوی سکران کی کہ جو انکے چچا کا بیٹا تھا جب وہ مرا تو حضرت نے انسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی انھون نے طرف مدینہ کے پھر جب
بڑی عمر ہوئی انکی تو حضرت نے ارادہ انکے طلاق دینے کا کیا پس انھون نے سوال کیا حضرت سے کہ یہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے
رہنے دیا انکو نکاح مین اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی مان تھین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تھین حبیش بن حذافہ سہمی کی
ہجرت کر کر آئین ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے اور مرا خاوند انکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سے پس انھون نے قبول نہ کیا پھر پیام
نکاح کا کیا انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے سن تین مین بعد ازان ایک طلاق دی پھر رجوع کی انسے بسبب آنے وحی کے کہ رجوع کر تو حفصہ سے
اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار اور شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہے جنت مین روایت کین انسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی انکی شعبان
مین بیچ سن پینتالیس کے ساٹھ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سے تھین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح مین تھین کنانہ ابن ابی الحقیق
کے پھر جب وہ قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی آئین بندی مین تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضون نے کہا آئین وہ دحیہ کلبی کے
حصہ مین پھر خرید انکو آنحضرت نے انسے پس اسلام لائین پھر آزاد کیا حضرت نے انکو اور نکاح کیا انسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹھہرایا انکا اور بعد وفات کے دفن ہوئین
بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہندہ تھا اور تھین وہ پہلے رسول خدا صلعم کے ابو سلمہ کے نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات کے بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کے اور زینب بنت
جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تھین اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد تھے آنحضرت کے پس طلاق دی

بجے

زیدنے اُنکو پھر نکاح کیا اُنسے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تھا اُنکا برہ حضرت نے زینب نام رکھا کہا عائشہؓ نے اُنکی شان مین کہ نہین تھی کوئی عورت بہتر اُنسے
دین مین اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنے والی ناتے دارون سے اور بہت للہ دینیے والی اور بہت خرچ کرنے
والی اپنے نفس کو اس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الٰہی حاصل ہو اُس سے مرین وہ مدینہ مین ترپن ۵۳ برس کی عمر مین اور اُم حبیبہؓ کا نام تھا رملہ
بنت ابی سفیان ابن صخر ابن حرب اور ماں اُنکی تھین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پھوپھی عثمانؓ بن عفان کی اور جویریہؓ جب غزوۂ مریسیع مین بندی مین آئین تو ثابت بن
قیس کے حصہ مین آئین پھر اُنھون نے مکاتب کیا اُنکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت اُنکی طرف سے ادا کیا پھر آزاد کیا اُنکو اور نکاح کیا اُنسے اور نام تھا
اُنکا برہ حضرت نے تغییر کر کر جویریہ نام رکھا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کے اور میمونہ کا نام بھی برہ تھا پس نام رکھا
حضرت نے اُنکا میمونہ اور تھین وہ پہلے نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اُسنے اُنسے پھر نکاح کیا اُنسے ابو درہم نے پھر
جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اُنسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کے سرف مین کہ دس کوس ہی مکہ سے اور قضاء الٰہی سے مرین بھی وہ اُسی
مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تھا اُنکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباسؓ کی اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا
ہی تجھکو جہان کی عورتون سے پہچاننا مناقب وفضائل اِن چار عورتون کا کہ اپنے غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ
بیٹی محمدؐ کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراتب اِنکے موافق ذکر اُنکے کے ہون اور نہ ذکر عائشہ کا اِس حدیث مین کیا
بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ ذکر اُنکے کے اور حدیثون مین یا یہ کہ شاید یہ حدیث پہلے حصول کمال عائشہ کے اور پہونچنے اُنکے کے طرف وصال حضرت کے
فرمائی ہو پھر دیکھا مین نے جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نے اور شیخین نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی موسیٰ سے بطریق مرفوع کے کہ کامل ہوئے
مردون سے بہت اور نہین کامل ہوئی عورتون سے مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلا شبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت
ثرید کے ہی سب کھانون پر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی یا انس ہی کو ہی یعنی کافی ہی تجھکو پہچاننا تیرا اِن چار عورتون کی فضیلت کا پہچاننے
سب عورتون کے سے کہا سیوطی نے نقایہ مین کہ اعتقاد رکھتے ہین ہم یہ کہ افضل عورتون کی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات المومنین کی
یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کے کئی قول ہین بہتر اُنکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی
کہ توقف سب کے حق مین اولی ہی اسلیے کہ نہین ہی اِس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کے کہ مبنی ہین
یقینیات پر (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِہَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ہٰذِہٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ جبرئیل لائے صورت اُنکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول خدا صلعم کے اور کہا یہ ہی بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کے نقل کی
یہ ترمذی نے ف ح اِس سے معلوم ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتھ حریر سفید کے نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ لَہَا بِنْتُ یَہُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اِنِّیْ ابْنَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہونچی خبر صفیہ کو یہ کہ حفصہ نے کہا اُنکے حق مین بیٹی یہودی کی یعنے بنظر اُنکے باپ حیی بن اخطب کے کہ
یہودی تھا پس روئین صفیہ پھر داخل ہوئے اُنپر نبی صلعم اِس حال مین کہ وہ رو رہی تھین پس فرمایا آپ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو پس کہا

صفیہ نے کہ کہا میرے حق میں حفصہ نے کہ میں بیٹی یہودی کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بلا شبہہ چچا تیرا البتہ نبی ہے ف ح ع
اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسیٰ کے پس اس حساب سے باپ
یعنے جد اعلیٰ اُنکے پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنے حضرت اسحق کے نبی کی بیٹی اُنکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو البتہ
صفیہ نیچے پیغمبر کے ہے یعنے بیوی اُنکی ہے اب مراد اپنی ذات شریف رکھی صلے اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں اور بسبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی ہے حفصہ
تجھ پر ف ش ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہے صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہیں نہ تفضیل اُنکی اوروں پر پس یوں کہنا چاہیے کہ یہ صفات
مخصوص ساتھ صفیہ کے نہیں ہیں بلکہ تمام بیبیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہیں شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیاں اسمعیل
کی ہیں کہ بھائی اسحق کے ہیں اور نیچے آنحضرت کے ہیں ترجمہ پھر فرمایا حضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی
اُسکی مخالفت سے یا اُسکی عداوت سے ساتھ ترک کرنے ایسے کلام کے کہ عادات جاہلیت سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال
فتح مکہ کے پس سرگوشی کی اُنسے پس روئیں فاطمہ پھر بات کی اُنسے یعنی خفیہ پس ہنسیں فاطمہ ف ع اور اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت
فاطمہ سے یہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں اُنھوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتھ قول اپنے کے فلما توفی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قصیہ کا کہنا وہم ہے اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قصیہ کا سال فتح مکہ میں
بلکہ یہ تھا حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کے مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے اُنکے سے پہلے اور ہنسنے اُنکے
سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی میں پھر
خبر دی مجھکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اس
روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہ بھی کہ اول میرے اہلبیت میں سے تو ہی ملے گی مجھسے جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی یہ روایت اور مناسبت اس حدیث کی
ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہلبیت کے ساتھ رکھتی ہے لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے اس فصل سے کہ ذکر کیا
اسمیں فاطمہ کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہو گی یہ تفصیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہے
یہ کہ ہو اشارہ طرف اس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت میں اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہم پر کہ اصحاب آنحضرت کے ہیں کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس
پوچھا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اُس حدیث سے اور متعلقات اُسکے سے علم کہ حل اُس اشکال کا کر دیتی تھیں بسبب فور
علم اپنے کے کہ بسبب سُننے کے آنحضرت سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے (وَعَنْ مُوْسَى
بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا
نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ح یہ مبالغہ کہا یا کہ حقیقۃ کہ اُنھوں نے

نہ دیکھا ہو کسی کو فصیح زیادہ عائشہؓ سے **بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ** باب جامع مناقب کا **ف** ع یعنی ذکر کیے ہین مؤلف نے اس باب مین مناقب بعضون کے مشاہیر صحابہ سے بے تخصیص جماعت مخصوصہ کے اُنکے اور بے تخصیص لکھنے باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسی کے لیے مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہلبیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (**عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**) روایت ہی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے **ف** ع یہ قریشی عدوی ہین اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ مکہ مین چھوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوے مابعد خندق کے جہادون مین اور تھے اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہین تھا ہم مین سے کوئی مگر کہ جھکی اُسپر دنیا اور جھکا وہ طرف دنیا کے سوائے عمر کے اور اُنکے بیٹے یعنے عبد اللہ کے کہا نافع نے کہ نہین مرے ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیون سے پہلے جاتے اُن جگہون مین کہ جہان حضرت ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز جمعہ یا عصر مین پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنے کا پس کہا اُنکو حجاج نے کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دون مین اُس چیز کو کہ تیری آنکھون مین ہی یعنے ڈھیلے نکال ڈالون کہا ابن عمر نے کہ مگر تو احمق مسلّط ہوا ہی اور بعضون نے کہا کہ اُنھون نے چپکے سے یہ بات کہی کہ حجاج نے نہین سنی پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ اُٹھا لیا نیزہ اُسکا اور زہر آلود کیا اُسکو راہ مین اور رکھی پیچھے کی بھال اُنکے پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اُنکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے اور موت اُنکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کے مارے جانے کے تین مہینے پیچھے اور وصیت کی تھی کہ مجھکو دفن کرنا حل مین پس نہ ہوسکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن کیے گئے ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کی عمر ہوئی اُنکی ت کہا ابن عمر نے کہ دیکھا مین نے خواب مین گویا کہ میرے ہاتھ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑے کا قصد نہین کرتا ہون مین ساتھ اُس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے بہشت مین یعنی چڑھنے اُترنے کا مگر کہ اُڑتا ہی وہ ٹکڑا مجھکو یعنی پہونچاتا ہی طرف اُس مکان کے یعنے گویا وہ ٹکڑا مانند بازوے پرندے کے ہو الپس بیان کیا مین نے یہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تھین پھر عرض کیا حفصہ نے یہ خواب آنحضرت سے پس فرمایا آپ نے کہ بھائی تیرا یعنے عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع گویا تعبیر دی آپنے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اُسکے ہین کہ منازل جنت کو پہونچا وینگے (**وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ**) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگون کا ازروے وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدھے کے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹا ام عبد کا ہی اُسوقت سے کہ نکلتا ہی اپنے گھر سے اُسوقت تک کہ پھرتا ہی طرف گھر کے نہین جانتے ہم کیا کرتا ہی اپنے گھر والون مین اُسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع ح یعنے ساتھ گھر والون کے اور نہین ہوتا اور کوئی وہان آور لفظ دل ساتھ زبر دال اور تشدید لام کے سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہ دلالت سے کہ ظاہر حال اُسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کے ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل اور شمایل اور سمت ساتھ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اُسکا اہل خیر کے طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک آور ہدی ساتھ زبر ہ اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہ کہ یہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپس مین مذکور ہوتے ہین اور ام عبد کے بیٹے سے مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اُنکی مان کی کنیت ام عبد تھی اُسوقت سے کہ نکلتا ہی الخ یعنے ظاہر حال اُسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونے اُسکے کے کرتا ہی اور اُسی کی ہم گواہی دیتے ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آئندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ (**وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ**

قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَہْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ
وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا آیا مین اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ مین
پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کے دربار پر نہین گمان کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا اُنکا اور داخل ہونا اُنکی مان کا آنحضرت کے پاس وقت بے وقت نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم دے دیا تھا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھے کہ میرے پاس ہے تو چلے آیا
کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تھی تھا اسلام انکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوتے تھے
پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین اور چند روز پہلے اسلام لائے عمر کے اور بعضون نے کہا کہ پانچ شخصون کے بعد چھٹے مسلمان
ہوے تھے پھر سپرد کی آنحضرت نے انکو مسواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اُنھون نے طرف حبشہ کے اور حاضر ہوئے
بدر مین پھر اسکے بعد کے غزوون مین اور گواہی دی انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونے کی اور فرمایا کہ پسند کی مین نے اپنی اُمت کے لیے
وہ چیز کہ پسند کی ابن اُم عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی مین نے انکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون دبلے
ٹھنگنے نحیف قریب تھا کہ لنبے آدمی برابر ہوتے اُنکے بیٹھنے مین والی ہوئے قضا کے کوفہ مین اور اسکے بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت مین حضرت
عثمان کی ابتداء خلافت مین پھر آئے مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور عمر ہوئی اُنکی کچھ اوپر ساٹھ برس
کی روایت کین اُنسے حدیثین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے انتہی اور وہ ہمارے امامون کے نزدیک بڑے فقیہ تھے
سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی
اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پڑھو قرآن چار شخصون سے عبد اللہ بن مسعود اور سالم مولے
ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اِن چارون صحابہ نے سارا قرآن آنحضرت سے بالمشافہہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور
اورون نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے اُنکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر مین
اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئے مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اُن مین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتے اور ابو حذیفہ
کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور عبد اللہ
بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری تھے صحابہ مین انکو لوگ سید القراء
کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین رکھا تھا اور کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بھی بے نہایت ہین اور آنحضرت نے
انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بھائی چارہ کر دیا تھا (وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰہُمَّ یَسِّرْ لِیْ
جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْہِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ہٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ
اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ وَالْمِطْہَرَۃِ
وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت کی علقمہ تابعی نے کہ آیا مین شام مین پس نماز پڑھی مین نے دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پھر دعا کی مین نے

کہ خداوند امیسر کر میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یاد ادا کرنے والا حق اللہ کا اور اُسکے بندون کا پھر آیا مین ایک قوم کے پاس اور بیٹھا مین اُنکے پاس پس ناگہان ایک بڈھا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کے ف ع روایت کی گئی ہی ان للہ ملائکۃ تجر الاہل الی الاہل ت کہا مین نے یعنے لوگون سے کہ کون ہی یہ کہا لوگون نے یہ ابو درداء ہین کہا مین نے یعنے ابو درداءؓ سے کہ بلاشبہ مین نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ سے یہ کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیکبخت پس کیا تجھکو میرے لیے پس کہا ابو درداء نے کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی کہا مین نے کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سے کہا ابو درداء نے کیا نہین ہی بیچ تمھارے پاس بیٹا اُم عبد کا یعنے عبد اللہ بن مسعود رکھنے والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل ف ع م مراد یہ ہی کہ عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام حالتون مین پس ساتھ رہتے تھے حضرت کے مجلسون مین اور لیتے پاپوشین آپ کی جب بیٹھتے آپ اور پہناتے پاپوشین جب اُٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کے خلوتون مین پس درست کرتے بستر شریف آپ کا اور رکھتے تکیہ آپ کا جب ارادہ کرتے سونے کا اور موجود کرتے آپ کے لیے پانی وضو کا جب اُٹھتے آپ وضو کے لیے اور اُٹھا رکھتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہ کہ عبد اللہ بسبب شدت ملازمت آنحضرت کے اِن اُمور مین لائق ہین اسکے کہ ہو نکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کرے طالب علم کو غیر انکے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اُس مضمون کے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب علم سیکھنے والے کے کہ طالب اول بہت علم سیکھے علما شہر اپنے کا پھر کوچ کرے اور شہرون کی طرف واسطے طلب زیادتی علم کے والا کیون سفر کر کرا کو رنج مین ڈالے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اُسکا دے ت اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دی ہی اُسکو خدا تعالیٰ نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے مراد رکھتے تھے ابو درداء ساتھ اُس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرتؐ نے اُنکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اُنکے لیے اُسوقت کہ عذاب کرتے تھے اُنپر مشرک اور جلاتے تھے اور کہا سرد و سلامت ہوا ی آگ اُسپر جیسے کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگے تجھکو ای عمار گروہ باغیون کے بلاویگا تو اُنکو بہشت کی طرف اور بلادینگے وہ تجھکو آگ کی طرف اور یہ معنی امان دینے کے شیطان سے ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہے اور بسبب وسوسہ شیطان کے بھٹکے نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نے یون لکھا ہے کہ عمار بن یاسر مولیٰ یعنے غلام آزاد تھے بنی مخزوم کے اور حلیف اُنکے اور یہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوتے مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئے ابو حذیفہ بن المغیرہ سے پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اُس سے عمار پیدا ہوے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار مولے ہوتے اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تھے اور تھے اُن مستضعفین مین سے کہ عذاب دیے گئے مکہ مین تو کہ پھر جاوین اسلام سے اور جلایا اُنکو مشرکون نے ساتھ آگ کے پس آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور پھیرتے تھے ہاتھ اپنا اُنپر اور فرماتے تھے یا نار کونی برداً وسلاماً علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی عمار پر جیسے کہ ہوئی تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور سب جہادون مین اور قتل کیے گئے عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابی طالب کے سنہ سینتیس مین اور عمر اُنکی ترانوے برس کی ہوئی ت کیا نہین ہی تم مین بھید جاننے والا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اُس بھید کو سوائے اُسکے مراد اس بھید جاننے والے سے حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہ بخاری نے ف م ع کہ اُنکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور اُن بھیدون مین سے یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے اُنکو نام منافقون کے اور نسب اور علامتین اُنکی بتا دی تھین یعنے کہ یہ بھید سوائے اِنکے کوئی نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمرؓ نے ایک روز اُنسے پوچھا کہ آیا کچھ دیکھتا ہی تو ای حذیفہ مجھ مین نشانی نفاق کی کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہین دیکھتا مین سوائے اسکے کہ لوگ کہتے ہین کہ تمھارے دسترخوان پر رنگ برنگ کے کھانے موجود ہوتے ہین اور جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈے تھے اُنکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی اُنھون نے مدینہ مین سنہ پینتیس مین اور وہین قبر ہی اُنکی

(و) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ امْرَأَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھکو بہشت پس دیکھی مین نے بیوی ابوطلحہ کی اور سُنی مین نے آہٹ
پاؤن کی آگے اپنے پس ناگہان بلال تھا کہ آگے بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف عرم ابوطلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم ہی ماں انس کی اور اُنکے
نام مین اختلاف ہی پہلے نکاح کیا اُنسے مالک بن نضر نے اُس سے انس پیدا ہوے اور مارا گیا مالک مشرک پھر مسلمان ہوئی اُم سلیم اور ابوطلحہ نے
پیغام نکاح کا کیا اُنسے اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکار کیا اُم سلیم نے اور دعوت کی اُنکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابوطلحہ نے اسلام پھر اُم سلیم کا
نکاح ہوا اُنسے اور کہا ام سلیم نے کہ مین نے تیرے اسلام پر اپنے تئین زوجیت مین دیا مہر میرا یہی اسلام تیرا ہی اور بلال بیٹے ابورباح کے ہو لی ابوبکر
صدیق کے ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انھون ہی نے کیا مکہ مین حاضر ہوئے بدر مین اور اُسکے مابعد کے جہادون مین اور سکونت کی شام مین اخیر کو
اور کوئی وارث نہین چھوڑا اُنھون نے بعد اپنے روایت کین اُنسے حدثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اُنکی دمشق مین سن
بیس ہین اور دفن کیے گئے باب الصغیر مین اور عمر اُنکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور تھے بلال اُن لوگون مین سے کہ عذاب کیا اُنکو اہل مکہ نے اسلام لانے پر
اور عذاب دیا کرتا تھا اُنکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الٰہی سے یہ ہوا کہ روز بدر کے بلال ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے کہ عمرؓ کہتے تھے ابوبکرؓ
سیدنا واعتق سیدنا یعنی ابوبکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا اپنی مسند مین یعنی کہ اول جنھون نے اسلام
ظاہر کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور ماں اُنکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالے نے رسول خدا صلعم کو
تو اُنکے چچا ابوطالب کے سبب سے اور ابوبکر کو بچایا اُنکی قوم کی سبب سے رہے اور پس پکڑا اُنکو مشرکون نے اور پہنا ئین اُنکو لوہے کی زرہین اور تپایا اُنکو دھوپ
مین پس نہین تھا اُنمین سے کوئی مگر کہ خلاص ہوئی عزت کیا اُسکو اللہ نے سواے بلالؓ کے کہ یہ حقیر ہی رہے اللہ عزوجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تھی اُنکو قوم
اُنکی پس پکڑا اُنھون نے اُنکو اور حوالہ کردیا لڑکون کے پس پھیرتے تھے اُنکو لڑکے کوچون مین مکہ کے اور وہ کہتے تھے احد احد کذا فی الریاض (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ
وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا تھے ہم ساتھ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص پس کہا مشرکون نے یعنی قریش کے بعضے سردارون نے واسطے نبی صلعم کے دور کر تو یعنی اٹھا دے اپنی مجلس سے ان لوگونکو
یعنے موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہمپر فـ ع یعنے نہ ہو جرات اُنکو ہمپر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونے کے ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو تم کہ ایمان لاوین ہم
تمپر اور آوین تمھارے پاس جمع کہا سعد نے یعنے بیچ بیان چھ آدمیون کے کہ کون تھے وہ اور تھا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال
اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اُنکا ف ع اور کہا ہی علما نے کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین اُنکا بسبب مصلحت کے تھا
کہ کچھ مصلحت تھی اُسمین کلام کرنے والے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ بسبب نسیان کے نام نہ لیا اور اول ظاہرتر ہی عبارت سے کہا مولف نے خباب بیٹا
ارت کی کنیت تھی ابوعبداللہ تمیمی اور بندی مین پکڑے آگئے تھے یہ جاہلیت مین پس خریدا اُنکو ایک عورت نے خزاعہ مین سے اور آزاد کیا اُنکو اسلام
لانے کے پہلے داخل ہونے نبی صلعم کے دار ارقم مین اور یہ بھی اُن لوگون مین سے تھے کہ جو عذاب کیے گئے اللہ کی راہ مین اسلام لانے پر پس صبر کیا اُنھون نے
اور اُترے کوفہ مین اور مرے وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی عمر مین اور روایت کین اُنسے حدثین ایک جماعت نے ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچھ کہ چاہا خدا نے کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نے کہ دور کرین اُنکو بسبب استمالت مشرکون کے دل کی طمع سے اُنکے
کہ ایمان لاوین پس سوچے آنحضرت اپنے دل مین فـ ع یعنے اُنکی تالیف کے لیے یہ کہ دور کرین اُنکو صورت مین کہ نہ آوین وہ حضرت کے پاس

جبکہ سردار مشرکون کے بیٹھے ہوں یا اٹھ جاویں تنہا حضرت کے پاس سے جبکہ وہ منتظمین لیس ایسی کچھ تدبیر حضرت سوچ رہے تھے واسطے رعایت جانبین کے ترجمہ کہ پس اتاری اللہ تعالی نے آنحضرت پر یہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اسکا یہ ہی اور نہ ہٹا ان لوگون کو کہ پکارتے ہین اور یاد کرتے ہین اپنے رب کو صبح وشام اس حال میں کہ چاہتے ہین اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالی کی اور نہ کچھ غرض دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اے ابو موسی دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازی داؤد کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتے ہین آلہ زمر کو کہ جیسے گانے کے ہی مانند سرنے اور دف اور طنبور اور مانند انکے کہ نہ ساتھ زبان کے ہوا ور یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داؤد سے مراد خود حضرت داؤد علیہ السلام ہین لفظ آل کا زائد ہی اسلیے کہ مشہور رسا تھ خوش آوازی کے حضرت داؤد ہین نہ آل داؤد اور بعضون نے کہا آل یہان بمعنی ایک شخص کے ہی اور داؤد پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جسوقت کہ زبور خوش آوازی سے پڑھتے جنازہ کے جنازہ انکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری بھی نہایت خوش آواز خوش خوان تھے چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہے کہ ایک دفعہ یہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت سنتے تھے اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائے مکہ میں اور ہجرت کی طرف یمن حبشہ کے پھر آئے اہل کشتی کے ساتھ اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھے والی کیا انکو عمر بن الخطاب نے ناکا نہ مین ہین اور ہمیشہ یہ بصرہ ہی مین رہے حضرت عثمان کی ابتدا رخلافت تک پھر معزول ہوئے بصرہ سے اور انتقال کیا طرف کوفہ کے پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی ابھی حاکم رہے یہانتک کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسی نے طرف مکہ کے ابعد کرتے حکومتون کے پھر ہمیشہ مکہ مین رہے یہانتک کہ مرے سن باون سین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ مین چار شخصون نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے چچاؤن مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ابو زید کے نام مین اختلاف ہی بعضون نے کہا سعید بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن اور مراد چار شخص انصار مین سے ہین بلکہ خزرج مین سے کہ قوم انس کی ہین اور انس نے اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اسنے افتخار کیا ساتھ چار آدمیون کے اپنی قوم مین سے اور اگر عام بھی رکھیں ہم تو اس مین تصریح نہیں ہی اسکی کہ سوائے ان چار کے نہیں ہین اسلیے کہ مفہوم عدد کا ایسے مقامون مین معتبر نہیں ہی اور بلا شبہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سے یاد کرنا بہتون کا صحابہ مین سے تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہی کہ روز یمامہ کے قتل کیے گئے ستر صحابی ان مین سے کہ جنھون نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور از انجملہ خلفاء اربعہ مین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کے اتقان مین ہی (وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت کی خباب بن ارت نے کہ کہا ہجرت کی ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ طلب کرتے تھے ہم ذات خدا کی اور رضا اسکی پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنے دنیا اور اخرت کا خدائے تعالے کے نزدیک یعنے اسکے فضل وکرم سے پس بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ گذر گئے اس عالم سے یعنی مر گئے

اور نہین کھایا اپنے اجر سے یعنی دنیا کے اجر سے کچھ **ف** ۶ یعنی قسم غنائم وغیرہ سے کہ جو کچھ لیا اُن لوگون نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اُنکا کامل ترجمہ منجملہ
اُنکے مصعب بن عمیر ہین مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا اُنکے لیے کپڑا کہ کفن دیے جاوین اُسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی چیتے
کے اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سے پاؤن تک ڈھک جاتے پس تھے ہم جس وقت ڈھانکتے سر اُنکا یعنی اُس کملی سے تو کھلے رہتے پاؤن اُنکے اور جس وقت
ڈھانکتے ہم پاؤن اُنکے تو کھلا رہتا سر اُنکا یعنی پس متحیر ہوئے ہم اُنکے امر مین پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانک دو اُس سے سر اُنکا اور رکھدو اُنکے پاؤن پہ
اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضے امور مین کام آتی ہی اور بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطے اُنکے میوہ اُنکا پس وہ چنتے ہین
اُس میوہ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یہ کنایہ ہی غنیمتون سے کہ پایا اُسکو اُن لوگون نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھے اور یہ فقرہ لگتا ہی اُس فقرہ کے
ساتھ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنے ثواب سے کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہین کہ جلدی
لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنے والی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پھر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لے لیا دو تہائی اجر
اپنا اور باقی رہا اُنکے لیے تہائی اجر یعنے آخرت کا اور اُسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اُنمین سے تھے کہ نہین ناقص ہوا اُنکے لیے ثواب
آخرت سے کچھ کہا مولف نے کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا اُنکے سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے اُن لوگون کے ساتھ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے بدر مین اور آنحضرت نے بھیجا مصعب کو بعد عقبۂ ثانیہ کے طرف مدینہ کے پڑھاتے تھے اہل مدینہ کو قرآن اور سمجھاتے تھے اُنکو
اور مدینہ مین اول جمعہ اُنھون ہی نے پڑھا ہی پہلے ہجرت کے اور ایام جاہلیت مین یہ بڑی چین مین تھے اور بہت اچھا لباس پہنتے تھے جب مسلمان ہوئے
تو زہد دنیا حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کے چمڑے کا کمر مین باندھے ہوئے تھے
پس آنحضرت نے فرمایا کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالے نے دل اُسکا نور ایمان سے مین نے دیکھا ہی اُسکو مکہ مین کہ ماں باپ اُسکے کھلاتے پلاتے
تھے اُسکو بہترین کھانا پینا اور دیکھا ہی مین نے اُسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خریدا تھا پس باعث ہوئی اُسکو محبت خدا اور رسول کی اُس حالت کے تئین کہ دیکھتے
ہو تم اور بعضون نے کہا کہ بھیجا اُسکو نبی صلعم نے یعنے مدینہ مین بعد اُسکے کہ بیعت لی عقبۂ اولی مین پس آتے تھے یہ انصار کے پاس اُنکے گھرون مین اور بلاتے تھے اُنکو
طرف اسلام کے پس مسلمان ہوجاتا تھا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پھیلا اسلام اُن مین پس مصعب نے لکھکر آنحضرت سے اذن لیا جمعہ پڑھنے کا
اہل مدینہ کو پھر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ اُن ستر آدمیون کے کہ آئے تھے حضرت کے پاس عقبۂ ثانیہ مین پھر اقامت کی مکہ مین تھوڑے دنون
اور اُنکے حق مین نازل ہوئی یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تھا اسلام اُنکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین
(وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ
لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت کی جابر نے کہ کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ
کے اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ۶ ح شارحین نے اختلاف کیا ہی
عرش رحمن کے ہلنے کے بیان معنی مین اور اُسکے سبب مین بعضون نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح ونشاط عرش کے سے بسبب آنے روح
پاک اُنکی کے حقیقۃً یا مجازاً اور صواب ومختار یہ ہی کہ محمول حقیقت ہی پر ہی اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات مین علم وتمیز رکھا ہے جیسے کہ فرمایا
اللہ تعالے نے وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد کے حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور بعضون نے کہا
کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نے کہا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کے مرنے پر یا یہ عبارت کنایہ ہی عظم شان اُنکی وفات
اُنکی سے جیسے کہ کہتے ہین قیامت اُٹھی خلائق کے مرنے سے اور کلام اس حدیث مین بیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر

گذرا ہے اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہین اسلام لائے مدینہ مین مصعب بن عمیر کے ہاتھ
پر اسوقت کہ بھیجا تھا انکو آنحضرت نے پہلے ہجرت آپ نے اپنے سے کہ مدینہ مین پس مسلمان ہوئے بسبب اسلام انکے کے بنی عبدالاشہل اور
آنحضرت نے انکو سید الانصار فرمایا حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے انکے اکحل مین
ایک تیر لگا اور پھٹا یا خون انکا حتی کہ بعد ایک مہینے کے وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین سینتیس برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور فرمایا
آنحضرت نے کہ اترے انکی موت پر ستر ہزار فرشتہ اور ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَلْمَسُوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت کی براء بن عازب نے کہا تحفہ بھیجا گیا واسطے آنحضرت کے جوڑا ریشمی کپڑے کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ
نے بھیجا تھا کہ بادشاہون مین سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئے یار آنحضرت کے ہاتھ پھیرتے تھے اسپر اور تعجب کرتے تھے اسکی نرمی پر ف ع اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ کہتے تھے یعنی از راہ تعجب اور نہ دیکھنے مانند اسکے کے کہ بھیجا گیا ہے یہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا آنحضرت نے
کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع
مناديل جمع منديل کی ہے اور منديل کہتے ہین رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہین پس ذکر کرنے منديل مین مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے
وہان کے افضل کپڑون سے افضل ہونگے تو وہان کے افضل کپڑون کا کیا پوچھنا ہے (وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ
اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت کی ام سلیم نے ف ت ام سلیم ساتھ پیش زبر کے ماں ہین انس کی کہ انھون نے انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت
بابرکت مین چھوڑا تھا ترجمہ انھون نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے دعا کرو اللہ تعالی سے اسکے لیے یعنی دنیا کی برکتون کی کہ ثواب آخرت
بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپ کی سے حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے یا الہی بہت کر مال اسکا اور اولاد اسکی اور برکت دے
اسکے لیے بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تو نے اسکو یعنی نعمتین اپنی قسم آل وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلا شبہہ مال میرا نہایت بہت ہے اور
نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سے آج کے دن نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ت یعنے اسوقت کہ یہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہونچا ہے بعد ازین زیادہ بھی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس نے کہا یعنے
بہت دنون بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دبے گیے ہین مجکو میرے صلب سے سوائے اولاد کی اولاد کے ایک سو چھبیس کہ سب لڑکے ہین سوا
دو لڑکیون کے یہ بحسب قول بعض کے ہے اور بلا شبہہ زمین میری البتہ پھل دیتی ہے سال مین دو بار ذکر کیا یہ ابن حجر نے اور انکے بیٹے نے کہا کہ مین نے
دفن کیے ہین انکی اولاد صلبی سے قریب سو کے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور
باعث گناہ کے نہون اور انس بن مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت انکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کے بارہ برس
کی عمر مین اور انتقال کیا انس نے طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکھلاوین لوگون کو اور یہ آخر ان صحابہ سے ہین کہ مرے بصرہ مین
سن اکیانوین مین اور عمر انکی ایک سو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہ بہت صحیح ہے کہ کہتے ہین پیدا ہوئے انکے یہان پر سو فرزند اور بعضون
نے کہا اسی تھے انمین اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیان اور روایت کین حدیثین انسے خلق کثیر نے انتہی پس جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہرا اسکا مخالف
ہے اس نقل کے اور ایسی ہی موافق ہے ظاہر حدیث کے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ مجموع اولاد انکی اور انکی اولاد کی اولاد متجاوز ہین سو سے

ندا ولاد اُنکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیون مین سے ہی اور اسمین دلیل ہو اُنکے لیے جو فضیلت دیتے ہین
غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہو کہ یہ مختص ہو ساتھ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت کی دعا سے برکت ہوئی اُنکے مال مین اور جبکہ ہوئی برکت
اُسمین تو فتنہ اسمین سے مفقود ہوا پس حاصل ہوا سبب اُسکے ضرر اور نہ تقصیر بیچ اداے حق خدا کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہو جسوقت کہ
دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہو دنیا کے تو لائق ہو کہ ملا لیوے اپنی دعا کے ساتھ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز مین برکت ہو اور محفوظ رہون سب
آفات سے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نہین سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہون واسطے اُس شخص کے کہ
چلتا ہو زمین پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہو مگر عبداللہ بن سلام کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یہ اکابر یہود اور علماء اُنکے سے اور اولاد یوسف
علیہ السلام کی سے ہین اور یہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احترازیہ ہو کہ نکلجاوین اس سے عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تھے پہلے اُنکے
پس گویا کہ کہا نہین سنا مین نے واسطے اُس شخص کے کہ وہ زندہ ہو اب روے زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہین ہو یہ مخالف آنحضرت کے اس
قول کے ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیون کے جنتی ہونے کی اور اور بعضون کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہو اسلیے کہ سعد
نے نفی اپنے سننے کی کی اور نفی انکی سننے کی نہین دلالت کرتی ہو اوپر نفی بشارت کے غیر کے لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات
تو اثبات مقدم ہوتا ہو نفی پر لیتے یا نفی کی سننے کی واسطے مکروہ جاننے تزکیہ نفس اپنے کے یا یہ کلام سعد کا پہلے بشارت دہی اور ون
کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر یہی ہو اسلیے کہ عبداللہ بن سلام جیتے رہے بعد اُنکے اور نہین باقی رہا عشرہ مین سے بعد اُنکے
سواے سعد و سعید کے اور مؤید ہو اسکی حدیث دارقطنی کی (مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)
رہا یہ کہ سعد نے اپنے تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ اُنکی بشارت دینی پہونچی ہو کسی اور سے اور یہ سنے بذات خود جیسا کہ ابتداء حدیث سے معلوم
ہوا یا کسر نفسی سے اپنے تئین نہین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے مین پس اُسکا دفع یون ہوسکتا ہو کہ مراد اُنکی قول
یمشی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبداللہ بن سلام کے لیے اُسوقت کہ چلتے ہون زمین پر بخلاف بشارات غیر اُنکے کے
اور اس سے جاتا رہتا ہو اشکال واللہ اعلم بالاحوال (وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ
عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ
قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ
فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ
بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ
وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو قیس بن عباد تابعی ثقہ نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اُسکے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا یعنے سکون
اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے یہ شخص اہل بہشت سے ہو پس پڑھین اُسنے دو رکعتین یعنے تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار
کیا اُنمین یعنے ہلکی پڑھی قرات پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے اُسکے چلا مین پس کہا مین نے یعنے اُس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد مین

تو بعضون نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت سے ہی کہا اُس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطے کسی کے یہ کہ کہے اُس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجھسے کہ کیونکر ہی یہ انکار **ف ع** کہا نووی نے کہ یہ انکار عبد اللہ بن سلام نے اُنپر اس جہت سے کیا کہ انھون نے حکم کیا اُنکے لیے قطعی جنتی ہونے کا پس احتمال ہی کہ اُن لوگون کو پہونچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہ خبر اور احتمال یہ بھی ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکھی تعریف اپنی بسبب اس نماز پڑھنے کے از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کے اور مکروہ رکھنے شہرت کے کہا طیبی نے پس بنا بر اُسکے اشارہ ساتھ قول اُسکے کے فسا حدثک لم ذاک طرف انکار اُسکے کے ہی اُنپر یعنے مین بیان کرتا ہون تجھسے سبب اپنے انکار کا اُنپر اور وہ یہ ہی رایت رویا الخ اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسے کہ نص فرمائی میرے غیر کے لیے حاصل یہ کہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کے امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکھتا ہون اسلیے کہ جیسی میرے لیے بشارت دی اورون کے لیے بھی دی ہی مجھہ مین کیا ہی کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق لوگون کی ہو اسبات مین کہ کہی اور اشارہ ساتھ لفظ ذاک کی طرف اس قول اُنکے کے ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنے نہین لائق ہی اس کسی کو کہ پائی ہو صحبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتے ہی ہونگے اس بات کو کہ کہی اور مین بھی کچھہ اُسکو جانتا ہون اور وہ یہ خواب ہی **ترجمہ** دیکھا مین نے ایک خواب بیچ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب روبرو حضرت کے اور دیکھا مین نے یعنے خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک باغچے کے ہون ذکر کی اس شخص یعنے عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اُسکی اور سبزی اُسکی بیچ مین اس باغ کے ایک ستون ہی لوہے کا کہ نیچے کی جانب اُسکی زمین مین ہی اور اوپر کی جانب اُسکی آسمان مین اُسکے اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطے میرے چڑھہ پس کہا مین نے نہین طاقت رکھتا مین یعنے چڑھنے کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اُٹھا لیے اُسنے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا مین یہان تک کہ پہونچا مین اوپر اُسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اُسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط پکڑے رہ اُسکو پس جاگا مین اس حال مین کہ وہ حلقہ میرے ہاتھہ مین تھا **ف ع** یعنے جاگنا تھا حالت پکڑنے مین بغیر فاصل کے پس نہین مراد ہی یہ کہ وہ اُنکے ہاتھہ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالے کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اثر اس خواب کا باقی تھا میرے ہاتھہ مین بعد جاگنے کے کہ صبح ہوئی تو ہاتھہ کی مٹھی بندھی ہوئی تھی **ترجمہ** پس بیان کیا مین نے اُسکو روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکھا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی احکام و ارکان اُسکے سے کہ بنا ہے مسلمانی کی اُنپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکھا تو نے اور پکڑا تو نے اُسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی اشارہ ہی اسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل اُسپر مارا اور مقام عالی پر چڑھا **ف** تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے **ترجمہ** اور وہ شخص عبد اللہ بن سلام تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور یہ بھی دور نہین ہی کہ ہو یہ عبد اللہ بن سلام کے قول سے کہ انھون نے خبر دی ساتھ اپنے نفس سے اور اپنے کو غائب کر تعبیر کیا

(وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِي فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ثابت بن قیس خطیب انصار کے **ف ع** یعنے فصیح اُنکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم مین کلام کرنے والے کو ایسا ہی

خطیب کہتے ہیں نثر میں کلام فصیح کرنے والے کو ترجمہ پس جبکہ اتری یہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنے اے ایمان والو نہ بلند کرو آوازیں اپنی اوپر
آواز نبی کے آخر آیۃ تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر میں اور بند کیا اپنے تئیں آنحضرت کے پاس آنے جانے سے پوچھا آنحضرت نے سعد بن
معاذ سے یعنے اسلیے کہ وہ رئیس انکے تھے پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا نہیں آتا اور نہیں دکھائی دیتا بیمار ہے ف یعنے ظاہر اصدق حال ثابت
کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ انکا حال پوچھا بیت حالات خویش [illegible] ثابت کرے بوجہ شرح ہم ذکر مرا سوز دلی
[illegible] خواہد کرد پس گویا سعد متحیر ہوئے جواب میں کچھ جواب خوب انکو نہ سوجھا ترجمہ پس آئے ثابت کے پاس اور ذکر کیا انسے قول آنحضرت کا کہ انکو آپ
پوچھتے تھے کہ کیا حال ہوا اسکا بیمار ہے کہ نہیں آتا پس کہا سعد نے کہ نازل ہوئی یہ آیۃ یعنے یا ایہا الذین امنوا الخ اور یہ گذری کہ منع کرتی ہے آواز بلند
کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتے ہو اے یارو کہ میں بہت بلند ہون تم میں از روے آواز کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
آواز پر یعنے بسبب جبلت کے پس میں اہل دوزخ سے ہون ف یعنے کہ حبط ہوئے عمل انکے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیۃ لہذا پس ثابت یہ بات سمجھکے
اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضے ہے بے ادبی کا ت پس ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے اس حدیث سے [illegible] اور یہ بھی
ہے کہ شاید کہ مراد بلند کرنا آواز جبلی کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ میں [illegible] جنگ مسیلمہ کذاب
کی واقع ہوئی تو پہنا ثابت نے کفن اپنا اور انکو پہنکر لڑے اور کفن ہی میں مارے گئے رضی اللہ تعالی عنہ اور [illegible] حدیث میں اشکال ہے وارد ہوتا
کہ آیۃ مذکورہ اتری ہی سن نو میں اور سعد بن معاذ مرے پہلے انکے سن پانچ میں اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو پوچھنا [illegible] نسخہ ثابت کے لفظ ذکر
بلند کرنے آواز کا تھا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ (وعن ابی ہریرۃ)
قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت سورۃ الجمعۃ فلما نزلت واخرین منہم لما یلحقوا بہم قالوا من ہؤلاء یا رسول اللہ قال و
فینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہؤلاء (متفق علیہ)
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہان اتری سورہ جمعہ پس جبکہ اتری اور پہنچی یہ آیۃ واخرین منہم
لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہ ہے کہ اور اس جماعت سے کہ بھیجا ہے خداوند تعالے نے پیغمبر کو طرف انکے وہ ہیں کہ ہنوز نہیں آئے اور نہیں ملے
ساتھ جماعت اصحاب کے کہ امی ہیں ف یعنے عرب ہیں اور اٹھائے گئے ہیں درمیان انکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا طیبی
نے یعنے بھیجا اللہ تعالے نے آنحضرت کو بیچ امیون کے کہ جو حضرت کے زمانے میں تھے اور بیچ اوروں کے امیوں میں سے کہ نہیں ملے
وہ ساتھ انکے اب تک اور قریب ہے ملینگے وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہیں یعنے تابعین ترجمہ کہا اصحاب نے کون ہیں یہ جماعت
کہ ہنوز نہیں آئے یا رسول اللہ کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نے پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک
اپنا سلمان پر یعنے انکے مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اور پاتے اسکو کتنے شخص انہیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنے قوم فارس میں سے اور مراد مطلقا عجم ہیں غیر عرب کے مقصود یہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئے اور نہیں ملے ہیں اہل عجم تابعین
سے اور وہ ساتھ اس صفت کے ہیں کہ اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاویں اور پہنچیں انکو غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی ہیں اور اکثر تابعین
عجم سے ہیں اور صحابہ عرب سے اور بلاشبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم و اجتہاد کی تابعین میں کہ ویسی ظاہر نہیں ہوئی انکے غیروں میں یعنے بعد صحابہ
کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کے نزدیک رکھتے تھے ظاہر ہے اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہے غلام آزاد تھے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے یہود سے انکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ سے ہین اصل انکی فارس سے ہے قوم رام ہرمز سے کہ گھوڑے ابلق پر چڑھتے تھے
اور وہ دین کی طلب مین رہتے تھے پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑھی کتاب اور صبر کیا اسمین اور مشقتون پے در پے کے پھر پکڑا انکو
ایک قوم نے عرب مین سے اور بیچ ڈالا انکو یہود کے ہاتھ اور کہتے ہین کہ وہ کچھ اوپر دس شخصون کے ملک مین آگئے نوبت بنوبت یہان تک کہ پہونچے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ رونق افروز ہوئے آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ سلمان اہل جنت سے ہے اور یہ ایک ہے
انمین سے کہ مشتاق ہوئی انکی جنت اور بڑی عمر ہوئی انکی بعضے کہتے ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین اڑھائی سو برس کی اور صحیح
یہی ہے پس آخر عمر مین مقصود کو پہونچے کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور یہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے اور تصدق
کرتے تھے عطا اپنی اور مناقب اور فضائل انکے بہت ہین تعریف کی انکی نبی علیہ السلام نے اور صحیح انکی بہت حدیثون مین ہے اور بہت سے
مدائن مین سنہ پینتیس مین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان اس چھوٹے سے
بندے اپنے کو یعنے ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان انکی مان کو طرف مسلمانون کے یعنے ایسا اگر یہ محبوب مسلمانون کے ہون ہکیس و نامراد ہین اور محبوب گردان
طرف انکے مسلمانون کو کہ یہ مسلمانون کو دوست رکھین اور محبوب و محب مسلمانون کے ہون نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى
عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَكَ يَا اَخِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنے گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب
رومی اور بلال حبشی پر کہ تھے بیچ جماعت اور صحابہ کے ف ع اور یہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تھا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنے
اس عہد کے کہ مشرکان قریش نے مقدمات غدر اور عہد شکنی کے برپا کیے تھے پس آیا ابو سفیان اور اس جماعت صحابہ نے دیکھا اسکو ترجمہ پس کہا
انھون نے کہ نہین لیا خدا تعالے کی تلوارون نے یعنے بندگان خدا کی تلوارون نے کہ بحکم خدا کام کرتی تھی گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ یعنے اپنے
کو یعنے اپنے حق انکی گردن سے یعنے حیف کہ یہ مشرک یعنے ابو سفیان اب تک ہمارے ہاتھ سے نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نے یعنے انکے کہ آیا کہتے ہو تم
اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے کے کہ ابو سفیان ہے ف ح اور حضرت ابو بکر نے یہ بات کہی واسطے مائل کرنے ابو سفیان کے دل کے
اور رعایت حق امان طلب کرنے کے جیسے کہ آنحضرت بھی کبھی استمالہ خاطر یعنے مشرکون کا کہ سردار قبیلے کے ہوتے تھے کیا کرتے تھے ت پھر آئے
ابو بکر صدیق حضرت کے پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان انکے اور ان صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابو بکر شاید غصہ دلایا
تو نے انکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نے انکو یعنے اس جہت سے کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالے کے ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نے اپنے
پروردگار کو یعنے اس جہت سے کہ رعایت کی تو نے جانب کافر کے پس آئے ابو بکر انکے پاس یعنے عذر خواہی کے لیے پس کہا ای بھائیو میرے کیا غصہ
دلایا مین نے تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا انھون نے نہین غصہ دلایا تمنے ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسے بخشے تجکو خدا تعالے ای بھائی میرے
نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنے ای بھائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہے قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نے کہ ضبط کیا ہے
اسکو علما نے ساتھ پیش ہمزہ کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر ہمزہ کے لکھتے اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتون کے اصول معتمدہ سے
ساتھ تصغیر کے اور زبر ی کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زیر ہمزہ اور جزم خے کے ہے اور جائز ہے زبر اسکا بھی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقرا صحابہ

کی اور رغبت دلائی اُسمین اُنکے تعظیم اور تکریم کرنے کی اور رعایت خاطر اُنکے کی سے دلا خوش باش کان سلطان دین را ۴ بدر ونشان وسکینان
سے بہت یہ صہیب بن سنان ہوئے یعنے غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کے ہین کنیت اُنکی تھی ابو یحیےٰ مکان اُنکے تھے زمین موصل مین
درمیان دجلہ اور فرات کے پس لوٹا روم نے اس جانب کو اور بندی مین پکڑے گئے اُنکو اور یہ لڑکے تھے خُرد سال پس مشابہ ہوئے رومکے پھر
خریدا اُنکو رومیون سے قبیلہ کلب نے پھر لائے کلب اُنکو مکہ مین پس خریدا اُنکو عبد اللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا اُنکو پس رہے یہ اسکے ساتھ یہانتک
کہ مرا وہ اور بعضے کہتے ہین کہ جب بڑے ہوئے یہ روم مین اور عقل آئی اُنکو تو بھاگے اُنکے پاس سے اور آئے مکہ مین اور ہم قسم ہوئے عبد اللہ بن جدعان کے
ساتھ اور یہ اسلام لائے بیچ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کے کہتے ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن مین اس حال مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
دار ارقم مین تھے بعد کچھ اوپر تیس شخصون کے اور تھے یہ اُن ضعیفون مین سے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کے پھر ہجرت کی اُنھون نے
طرف مدینہ کے اور نازل ہوئی اُنکے حق مین یہ آیۃ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ) اور مرے یہ سن اسی مین بیچ مدینہ کے ستر برس کی
عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشا اللہ تعالےٰ (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ
حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمان کی یعنے
کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنے سب انصار کی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ق ح ع انصار جمع ناصر کی
اور یا نصر کی اور مراد نصرت یعنے مدد کرنے والے آنحضرت کے ہین اور انصار دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھے کہ انصار اولاد اُنکی ہین اور اُنکے
درمیان مین ایک سو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھ علاقہ اسلام و توحید کے عداوت مبدل ساتھ محبت کے ہوئی اور آنحضرت نے اُنکا لقب
انصار رکھا کہ ساتھ اُسکے مشہور و ممتاز ہوے اور بعد اُنکے اُنکی اولاد اور موالی پر یہ نام باقی رہا اور اُنکی تعریف قرآن مین موجود ہے اور یہ درجہ پایا اُنھون نے
بسبب ٹھکانا دینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی اُنکی آنحضرت کی موجب عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ اُنکے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ
محبت اُنکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اُنکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اُنکی موجب کمال ایمان کی اور نقصان محبت اُنکی موجب
نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنے اُنکے کے عداوت رکھی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کے ہوگی (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت کی براء
بن عازب انصاری نے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہین دوست رکھتا اُنکو مگر مومن یعنے کامل اور نہین بغض
رکھتا اُنسے مگر منافق یعنے منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اُسکو اللہ اور
جو شخص دشمن رکھے اُنکو دشمن رکھیگا اُسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا
وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا
غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْا رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا
وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت کی انس نے کہ کہا تحقیق بعضے آدمیون نے انصار مین سے کہا

جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی وہ چیز کہ دی **ف ح** اس عبارت مین اشارہ ہی کثرت اُس اموال پر اسلیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اُس قبیلہ سے بہت تھی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چھ ہزار بندے تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریان تھین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کی خارج از حصر تھی **ترجمہ** پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصون کو قریش مین سے سو اونٹ کا **ف ع** اور وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور تھے نومسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور ہنوز ایمان نے اُنکے دلون مین قرار نہ پکڑا تھا اور اُنکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پس اُنکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اُنکو پیدا ہو اور اُنہین ابوسفیان والد معاویہ کے بھی تھے اور دیتے تھے سابقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سے کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پھرنے حضرت کے طائف سے **ترجمہ** پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سے کہ بخشے خدا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہین قریش کو یعنے بہت سا کچھ اور ترک کرتے ہین ہمکو یعنے نہین دیتے ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنے جماعت انصار کی ٹپکتی ہین اُنکے خونون سے **ف ع** یعنے ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون سے بسبب لڑنے کے اُنسے اسلام لانے کے لیے اور یہ کہا انھون نے بگمان اسکے کہ آنحضرت رعایت کرتے ہین اپنی قوم کی قریش مین سے **ت** پس خبر دی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہونچائی لوگون نے کہ بعضے انصار یون کہتے ہین پس کسی کو بھیجا آنحضرت نے انصار کے پاس اور جمع کیا اُنکو بیچ اپنے خیمہ کے کہ بنا ہوا تھا چمڑے سے اور نہ بلایا ساتھ اُنکے کسی کو سوا اُنکے پس جب جمع ہوئے انصار آئے اُنکے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نے کیا ہی یہ بات کہ پہونچی ہی مجکو تمھاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما اُنکے نے ایپر عقلمندون ہماری نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچھ یعنے ان باتون مین سے اور لیکن کتنے ایک لوگون نے ہم مین سے کہ نئے ہین سن اُنکے یعنے نوعمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشے اللہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دیتے ہین قریش کو اور چھوڑتے ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اُنکے خونون سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ دیتا ہون مین یعنے اس مال مین سے کتنے ایک شخصون کو کہ جدید العہد ہین ساتھ کفر کے یعنے نومسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اُنکی اسلام سے یعنے بسبب دینے مال کے نہ کچھ اور غرض کے لیے دیتا ہون کیا نہین راضی ہو تم ای انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنے غیر تمھارے مولفۃ القلوب اور پھر و تم طرف مکانون اپنے کے مدینہ مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا انھون نے یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** کیا خوب کہا ہی کسی نے **بیت** رضینا قسمۃ الجبار فینا ٭ لنا علم وللاعداء مال ٭ فان المال یفنی عن قریب ٭ وان العلم باق لایزال ٭ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے **ف ح** نہین مراد ہی اس سے انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگتر ہی سب نسبون سے بلکہ مراد اس سے نسب بلادی ہی اور معنے اسکے یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سے اور نہ ہوتی نسبت اسکی دینی کہ نہین گنجایش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اُسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی کہ حکم کیا گیا تھا مین ساتھ اُسکے تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمھارے کے اور پھرتا اس اسم سے طرف اسم تمھارے کے حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اُسکی تو انتساب کرتا مین ساتھ انصار کے اور دیار اُنکے کے اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سے طرف اسم انصار کے اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسب نصرت کا اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر افضلیت ہجرت کے اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے

راضی ہوئے ہم ساتھ قسمت
جبار کے بیچ ہمارے یعنی
ہمارے واسطے علم ہی
اور دشمنون کے لیے مال
پس بلا شبہ مال فنا
ہو جانیوالا عنقریب ہے اور
بلا شبہ علم باقی ہے ہمیشہ ۱۲

اسلیے کہ اُنھون نے چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کاملہ ہی ولیکن ساکن تھے انصار اپنے وطن
اور قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کے فضیلت نصرت کی ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہوتا
انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کے اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انھین سے ہوتا مین اور برابر اور مثل اُنکے ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع
حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنے راہ حسی یا معنوی مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنے
درہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ق ع ح اور چھوڑدون مین چلنا تمام لوگون کی راہ مین کا وادی فرجہ یعنے
کشادگی درمیان دو پہارون اور ٹیلون کے جمع اسکی اودیہ ہی اور شعب ساتھ زبر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان پہاڑ کے
اور مراد یہ ہی کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتے ہین پس جب کہ کسی شعب مین چلتا ہی تو اُسکی قوم بھی اسکے پیچھے پیچھے وہین چلتی ہی یہان تک کہ
پہونچے ڈگری پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہون مین تو مین اُسی راہ مین چلون جسمین انصار چلے اسمین بیان ہی کمال عنایت کا
اُنکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہ ہی کہ مراد وادی اور شعب سے رائے اور مذہب ہی یعنے اگر اختلاف کرین لوگ ارا و مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار
کی رائے و مذہب کو اور موافق ہون مین ساتھ اُنکے مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتھ اُنکے بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا آپنے حسن وفا اور اچھی ہمسائیگی انکی
نہ یہ مراد ہی کہ مین اتباع انکا کرون اور محتاج ہون انکا اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اُنکے ت انصار بمنزلہ شعار
کے ہین اور باقی لوگ مانند دثار کے غ ع شعار شین کے زیر سے کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنے بدن کے بالون کے ہوتا ہی اور دثار دال کے
زیر سے کپڑا باہر کا کہ شعار کے اوپر پہنا جاتا ہی جیسے چادر اور مانند اُسکے کے تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کے بسبب راسخ ہونے صداقت اُنکی کے اور خلوص
محبت اُنکی کے اور معنے یہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میرے سب لوگون مین باعتبار مرتبہ و منزلت کے ت تحقیق تم اے انصار دیکھوگے
پیچھے میرے ترجیح اور اختیار کرنا لوگون کا پس صبر کرنا تم یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض پر نقل کی یہ بخاری نے ف ح اور اثرہ ساتھ زیر ہمزہ اور ث
ثا کے اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ کے اور ساتھ زبر اُسکے کے بھی اسم ہی ایثار سے بمعنے اختیار کرینگے یعنے لوگ اپنے تئین ترجیح دینگے اور مقدم
رکھینگے تمپر اور آپ امرا ہونگے اور وہ لوگ کہ کم رتبہ مین تمسے بالاتر اور زائد تر ہونگے بسبب امارت کے اور بلاشبہہ یون ہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اُن
مخبر صادق نے خصوصا امیر المومنین عثمان کے زمانہ مین اور اور بعضے عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئے یا یہ معنے ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لے لیا
کرینگے اور اپنے تئین ترجیح وفضیلت دینگے تمپر یا تمسے کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگے ت پس صبر کرنا تم اُس ایثار پر یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض کوثر پر
ق ع ح یعنے پس اسوقت جبر نقصان تمھاری خاطر شکستہ کا ہوجائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتون سے مسرور ہوگے اور یہ بشارت ہی اُنکے لیے
ساتھ داخل ہونے جنت کے بدلے مین اُنکے صبر کے اور آیا ہی کہ بعضے انصار معویہؓ کے پاس اُنکے امارت کے زمانہ مین بعضے مہاجرین کی شکایت لیکر آئے
پس کچھ تدبیر نہ کی اُنھون نے اُسکی پس کہا انصاری نے کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھوگے تم پیچھے میرے اثرہ یعنے اختیار و ترجیح
کو کہا معویہؓ نے کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا صبر کرنے کا معاویہ نے کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اُسکا (وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ
اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ
كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ
وَيَعْذِرَانِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپ نے جو شخص

کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر مین پس وہ امن مین ہی **ف ح** اِ اہی کہ جب ابوسفیان اسلام لائے تو عباس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ہی کہ دوست رکھتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیے اسکے لیے ایک چیز کہ اُس سے مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر مین الخ اور یہ بھی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے بیچ ایام ایذا رسانی قریش کے آنحضرت کو اس دبا تھا لے آیا تھا آپکو اپنے گھر مین پس یہ مکافات اسکی تھی آنحضرت کی طرف سے ابوسفیان کے لیے اور ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلے سال فیل کے اور تھا اشراف قریش سے ایام جاہلیت مین اسلام لایا روز فتح مکہ کے اور تھا مولفۃ القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کے اور پھوٹی آنکھ اُنکی روز طائف کے پس ہمیشہ کانے رہے روز یرموک تک پھر لگا اُنکی دوسری آنکھ مین تیر پس وہ بھی پھوٹ گئی مرے وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین **ترجمہ** جو کوئی کہ مشرکون سے ڈالدے ہتیار پس وہ بھی امان مین ہی کہا انصار نے یعنے بعضے انصار نے یہ شخص یعنے آنحضرت پکڑا ہی اُسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نے اپنی بستی والون یعنے اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کے **ف ح** جب انصار نے دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابوسفیان کے کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب اُسکے حق مین ایسا کچھ فرمایا متحیر ہوئے اور تعجب کیا اور از روے غیرت اور سادگی کے کلام مذکور کیا **ت** اور اتری وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچھ کہتے ہین فرمایا آنحضرت نے انصار سے کہ کہا تمنے ایہر یہ شخص پکڑا اُسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت یعنے محبت نے اپنی بستی کی لوگون مین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہی **ف ع** یعنے نہین ہی امر ایسا کہ جیسا کہ تمھارے وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کے خالص اللہ کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے **ت** بلاشبہہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اُسکا **ف ع** یعنے ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ عود کرون مین طرف اُس شہر کے کہ چھوڑا مین نے اسکو اللہ کے لیے اور نہ رغبت کرون مین اُس شہر مین کہ ہجرت کی مین نے اُس سے طرف اللہ کے **ت** ہجرت کی مین نے طرف اللہ کے یعنے طرف ثواب اُسکے کے یا ماموراُسکے کے اور طرف تمھارے **ف ع** یعنے طرف دیار تمھارے کے واسطے میل خاطر ہونے تمھارے کے طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین تبوّا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ قصد ہجرت کرنے مین تھا طرف اللہ کے اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی طرف سے طرف دیار تمھارے کے **ت** زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمھاری یا جگہ زندگانی تمھاری کی ہی **ف ح** یعنے جدا نہین ہونگا مین تمسے نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتھ تمھارے ہون اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو **ت** عرض کیا انصار نے قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنے یعنے جو کچھ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکے ساتھ خدا کے یعنے ساتھ نعمت اور فضل اُسکے کے ہمپر اور رسول اُسکے کے **ف ح** یعنے شرف ہمسائگی اور صحبت اُنکی کے اور غیرت کرنے اور روا نہ رکھنے میل و محبت تمھاری کے ساتھ اورون کے کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت اُنکی سے محروم ہو وین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محب ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیرون پر پڑے **بیت** غیرتم با تو چنانست کہ گر دست دہد ؎ نگذارم کہ در آئی بخیال دگران ؏ حاصل یہ کہ مراد اُنکی یہ تھی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم مین دی اور آدمی مجبول ہی اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم ہمسے طرف اُنکے پس تحریک کی ہمنے آپ سے ساتھ اس کلام کے اور آزمایا ہمنے آپ کو تو کہ کھلجاوے ہمپر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہی اعتراض اُنپر کہ کیونکر کہا اُنھون نے یہ قول باوجود فرمانے اللہ تعالے کے لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنے نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنے بعضے تمھارے کے بعض کو **ت** فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ اور رسول اُسکا تصدیق کرتے ہین تمھاری اور راست گو جانتے ہین تمکو اور قبول کرتے ہین عذر تمھارے نقل کی یہ مسلم نے

(وعن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس

اِلَی اَللّٰہُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکوں اور عورتوں کو یعنی
انصار کے پھرتے ہوئے طعام شادی یا دعوت وغیرہ کے سے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انکی راہ پر یا انکے ملنے کے سبب پھر خطاب کیا
انکی طرف ساتھ قول اپنے کے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میرے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میرے **ف**
کہا اسکو تاکید کے لیے اور بعضے نسخوں میں لے اللہم بجائے لے کے اور صحیح بخاری میں کہا اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہے روایت لے کی ترجمہ
دار لکھتے تھے آنحضرت ساتھ قول اپنے کے انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور معنے اللہم کے یا تو قسم کے ہیں یا یہ معنے ہیں اسکے
کہ خداوندا تو جانتا ہے میرے صدق کو اس چیز میں کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو اور خوش ہوئے انکے دیکھنے سے اور جوش محبت
ہوا اور خبر دی آنحضرت نے اسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوپر سبب کمال عنایت اور کرامت کے (**وَعَنْہُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ**
الْاَنْصَارِ وَھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُھُمَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ
فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰی رَأْسِہٖ حَاشِیَۃَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْہُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ
بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور یہ بھی روایت
ہے انس سے کہ کہا گزرے ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سے اس حال میں کہ اہل مجلس رو رہے تھے یعنی آنحضرت کے
ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کس چیز نے رولایا تمکو یعنے کیوں روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے روتے ہیں ہم کہ یاد کی ہمنے
مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنے پس آئے ایک انمیں سے یعنے عباس یا ابوبکر آنحضرت کے پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کے رونیکی بہ سبب یاد
آنے مجلس شریف کے پس باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنے بہیئت عصابہ یعنے پٹی کے واسطے
دفع درد سر کے بسبب شدت کے پس چڑھے آنحضرت منبر پر یعنے خطبہ پڑھنے کے لیے اور نہ چڑھے منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اس دن کے یعنے یہ آخر خطبہ تھا
پڑھا پس حمد کی اللہ کی یعنے شکر کیا اسکی نعمتوں کا اور ثنا کی اسپر بیت کامل پھر فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہوں میں تمکو اے لوگو یا مہاجرو رعایت اور حمایت
اور احسان کرنے کی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری ہیں **ق ع** کرش ساتھ زیر کاف اور زیر رے کے اوپر وزن کتف کے اور ایک نسخہ میں
ساتھ جزم رے کے شکنبہ کائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لیے یعنے او جہ اور عیبہ ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کے جامہ دان کہ اسکو بقچیہ
کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہیں تمام امور میں ان چیزوں کے ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائین
بیل وغیرہ جمع کرتے ہیں چارہ اپنا او جہ میں اور لوگ رکھتے ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتے ہیں قلب اور سینہ سے ساتھ عیبہ کے اور
کرش یعنے عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور جماعت کے بھی آیا ہے اور حمل کرنا اس معنی پر بھی درست ہے یعنے انصار جماعت میری اور اصحاب میرے ہیں اور
بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری کے ہیں کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کے اکثر ہوتے ہیں **ت** اور تحقیق ادا کیا انھوں نے اس حق کو کہ انپر تھا
ق ع یعنے مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہ کہ پورا کیا انھوں نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اترنے اس آیت کے (**اِنَّ اللّٰہَ**
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ) یعنے اللہ نے خرید لیا مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو بعوض اسکے کہ انکے لیے جنت
ہو کہ بیعت کی انھوں نے کہ ہم مدد کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اللہ تعالے کی طرف سے وعدہ جنت ملنے کا ہوا تھا پس فرماتے ہیں پورا
کیا انھوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حقہ کی **ت** اور باقی رہا جو کچھ کہ انکے لیے ہے خدا کے نزدیک یعنے ثواب اور داخل کرنا بہشت میں پس قبول
کرو انکے نیک کاروں سے یعنے عذر اگر پیش کریں وہ اس بات میں کہ صادر ہوئی انسے اور درگزر کرو انکے بدکاروں کے کار بد سے کہ صادر ہوا انسے ۸۰

یعنے اگر ماخوذ ہون عذر سے نقل کی یہ بخاری نے (وعن ابن عباس قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ حتی جلس علی المنبر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فان الناس یکثرون ویقل الانصار حتی یکونوا فی الناس بمنزلۃ الملح فی الطعام فمن ولی منکم شیئا یضر
فیہ قوما وینفع فیہ اخرین فلیقبل من محسنہم ولیتجاوز عن مسیئہم رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے
حجرہ سے اپنی اس بیماری مین کہ وفات پائی اسمین یہان تک کہ بیٹھے منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اسپر پھر کہا بعد حمد وثنا کے جانو کہ لوگ یعنے
مسلمان بہت ہونگے یعنے روز بروز بڑھتے جاوینگے اور ہر طرف سے ہجرت کرکر آوینگے اپنے اپنے وطن چھوڑکر اور کم ہونگے انصار ف ح اسلیے کہ
بدل اپنا نہین رکھتے کیونکہ انصار عبارت اس جماعت صحابہ سے ہے کہ جگہ دی آنحضرت کو اور مدد کی انکی اور مسلمانون کی اور یہ ایک چیز ہے ہو چکنے والی جو مرا
پھر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرت کے آئے قائم ہے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ خبر دینی غیب کی ہے آنحضرت کی طرف سے ساتھ کثرت مہاجرین
کے اور اولاد انکی کے اور فراخی انکی کے شہرون مین اور ٹھہرے اور ملک گیری کرنی انکی کے بخلاف انصار کے کہ کم ہوگا وجود انکا اور نہین باقی رہینگے
وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اسکی مخبر صادق نے کہ کم ہوگا وجود انصار کا ت یہان تک کہ ہونگے لوگون مین بمنزلہ نمک کے طعام مین
ف ح اس تشبیہ مین یہ بیان ہے قلت انصار کا اور بھی اشارہ ہے انکی تعریف کی طرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہے ویسا ہے وجود انصار کا
سنوارنے والا اہل اسلام کا ہوگا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سے یعنے اے مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہونچاوے اسمین کسی قوم کو یعنے
بدکارون کو اور نفع پہونچاوے اسمین اور قوم کو یعنے نیک کارون کو پس چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم انکے نیک کار سے یعنے نیکی انکی اور چاہیے کہ
درگذر کرے انکے بدکار سے یعنے انکی بدی کو نقل کی یہ بخاری نے (وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للانصار
ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار رواہ مسلم) اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا یعنے دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش
واسطے انصار کے اور واسطے بیٹون انصار کے اور واسطے پوتون انصار کے نقل کی یہ مسلم نے ف ع پہلے درجے کے صحابہ ہوئے اور دوسرے
درجے کے تابعین اور تیسرے درجے کے تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کے لیے کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہے کہ مراد اونسے بیٹے درجہ بدرجہ ہون واسطون کے
قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر معنے اولاد کے حمل کرین تو بھی دور نہین یعنے اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بھی داخل ہوجاینگی (وعن ابی اسید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر متفق علیہ)
اور روایت ہے ابی اسید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھر انصار کے یعنے افضل قبائل انکے بنو نجار ہین پھر بنو عبد الاشہل
پھر بنو الحارث بن الخزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کے بھلائی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے سب افضل ہین بنسبت اہل مدینہ
کے اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول بمعنے افضل کے ہے اور خیر دوسرا بمعنے فضل کے یعنے خیر حاصل ہے تمام انصار مین اگرچہ متفاوت
ہین مراتب انکے اور مراد بہترین گھر انصار کے سے بہترین قبائل انکے ہین اور ہر قبیلہ رہتا تھا ایک ایک محلہ مین پس نام رکھا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے
آیا ہے بہت سی روایتون مین بنو فلان بغیر ذکر دار کے لکھا ہے علمانے کہ بزرگی دینی انکی بقدر سبقت انکی کے ہے اسلام مین اور اسمین دلیل ہے اور جواز ہونے
تفضیل قبائل اور اشخاص کے بغیر عداوت وخواہش نفسانی کے اور نہین ہوگی یہ غیبت (وعن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا
والزبیر والمقداد وفی روایۃ وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ فان بہا ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تعادی
بنا خیلنا حتی اتینا الی الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب
فاخرجتہ من عقاصہا فاتینا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اہل مکۃ یخبرہم ببعض امر

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا ہٰذَا فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِیْ
قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَکَانَ مَنْ مَعَکَ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ لَہُمْ قَرَابَۃٌ یَحْمُوْنَ بِہَا اَمْوَالَہُمْ وَاَہْلِیْہِمْ بِمَکَّۃَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْہِمْ
اَنْ اَتَّخِذَ فِیْہِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِہَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ
صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَ ہٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ
عَلٰی اَہْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ
اَوْلِیَاءَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت کی ہے علی رضے اللہ عنہ نے کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت
مین ہے وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنے بھیجا ابو مرثد کا مذکور ہے بدلہ مقداد کے ف ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہین اور چھٹے ہین اسلام مین اور مرے
جرف مین کہ تین کوس ہے مدینہ سے اور انکو لوگون نے لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر
ہوے بدر مین وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنے مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہین کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور خندق مین
اور تمام جہاد ون مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ مین حضرت ابو بکرؓ کے خلافت مین چھیاسٹھ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ روانہ ہو تم یہان تک کہ پہونچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے
اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتے ہین اور خاخ ساتھ خائین معجمتین کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کے بہت تھے ت اسلیے کہ روضہ خاخ
مین ایک عورت ہے سوار اونٹ پر کجاوے مین بیٹھی ہوئی اُسکے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اُس سے ف ع نام اس عورت کا سارہ تھا
اور بعضون نے کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تھی اور خط اُسکے پاس تھا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکھا تھا ت پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی
کرتے تھے ساتھ ہمارے یعنے دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے دوڑا کر چلے یہان تک کہ پہونچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان
پہونچے ہم اس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے کہ نہین ہے میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنے کہ البتہ نکال لیگی
تو خط کو یا اُتارینگے ہم کپڑے یعنے خط نکالتی ہے تو نکال والا ننگا کر دینگے تجکو تو کہ حقیقت حال کھلجاوے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی
مین سے ف ع اور روایت مین آیا ہے کہ اُسنے وہ خط اپنی کمر مین سے نکالا پس تطبیق اس روایت مین اور اس روایت مین یہ ہے کہ چوٹی اُسکی دراز
ہوگی کہ اُسکی کمر تک پہونچتی ہوگی پس باندھا اُسنے وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اُسکو اپنی کمر مین ت پس لائے ہم اُس خط کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس پس ناگہان اسمین تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہے طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہے حاطب
مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضے کامون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا طرف اہل مکہ
کے فتح کے لیے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کے سے ہے والا حاطب
نے یہ خط اہل مکہ کو انکی خوش آمد و استمالۃ قلوب کے لیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھتے کہ من حاطب الی ناس من المشرکین
اور حاصل قصہ کا یہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کے مدینہ سے نکلکر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور کسی کو اس حال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی
تھی اور یہ اس مکر و خداع کی قسم سے ہے کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہے جیسے کہ کہا ہے حضرت نظامی رح نے سکندر نامہ کہ باشرقیان حرب داشت
درخیمہ گویند درغرب داشت اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھے انھون نے اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم تمھارے اوپر آتے ہین ہشیار رہنا پس آئے جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

۲۰

نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ای حاطب کیا ہی یہ لکھنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے
پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھپر یعنے بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سزا دینے کے اس عمل پر بلا شبہہ
مین ہون ایک شخص چمٹایا گیا قریش مین یعنے حلیف یعنے ہم قسم ہوا ہون اُنسے اور نہین ہون مین خاص اُنمین سے اور ہین وہ لوگ کہ آپ کے
ساتھ ہین مہاجرین مین سے اُنکے لیے قرابت ہی اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہین وہ مشرک بسبب اس قرابت کے مال مہاجرون کے اور اہل
وعیال اُنکے کے مکہ مین پس چاہا مین نے کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین یہ کہ کرون مین اُنکے حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین
وہ بسبب اسکے میری قرابت کی کہ وہ مین ہی ف ح کہا طیبی نے کہ یحمون صفت ہی ید کی اور مراد ید سے یدا نعام ہی یا قدرت یعنے ہون
مین اُنسے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اُسکے میری قرابت یا میری قرابتون کی یعنے یہ امر کیا مین نے واسطے غرض و مصلحت اپنے
لوگون کے کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس خوش آمد کے میرے لوگون سے خبردار رہین ت اور نہین کیا مین نے یہ امر بسبب اسکے کہ مین
کافر و منافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنے بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہوگیا اور اپنے دین سے
نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے بلا شبہہ سچ کہا تمسے یعنے حقیقت حال یہی ہی جو اُسنے کہی پس کہا عمر نے کہ چھوڑ و مجکو
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمر نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے اس حال مین کہ خطاب کیا اُنکے تصدیق عذر مین اسلیے کہ عمر رض دین مین بہت قوی تھے اور اسوقت مین بعضے لوگ ایسے بھی تھے کہ منسوب
تھے طرف نفاق کے پس انھون نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا
انھون نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی اُنکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا انپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید انھون نے دل مین اور کچھ
رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کر انتہے حضرت شیخ نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہی
والا کہنا عمر رض کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاطب کی بعید ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ح گویا کہ عمر رض نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالے متوجہ ہوا ہو اوپر
اہل بدر کے اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف اُنکے پس فرمایا اللہ تعالے نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئے تمھارے لیے بہشت
ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنے اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑے ہون یا بہت واجب ہوئی یعنے ثابت ہوئی یا واجب ہوئی
بموجب وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنے ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہین طرف عمر کے والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب
یہ ہی کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اسپر اعتماد و تکیہ نہ کرین اور عمل سے باز نہ رہین بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کے اسلیے کہ مراد اس سے
ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہی نہ رخصت دینی اُنکے لیے ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہین سو کرین ت اور ایک
روایت مین ہی بیضے بجاے فقد وجبت لکم الجنۃ کے فقد غفرت لکم ف ع یعنے حق تعالے نے نظر رحمت و مغفرت کی کی اُن پر اور اُنمین
امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کے چنانچہ ظاہر ہی یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہی اور اجرا دنیا مین حد وغیرہ
متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم کی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث مین معجزہ

ظاہر ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری جاسوسون کی اور پڑھ لینا اُنکے خطوط کا اور یہ بھی اسے معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہوا مین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ لیتے اور حاطب کو مقصود اس لکھنے سے ایذا دینی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی والا کفر لازم آتا انکی بہ نسبت بلکہ مقصود انکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنے قرابتیون سے بگمان اسکے کہ نہین ضرر کرنے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس خبر کا پہونچانا اور تصدیق کی اُنکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ہان قصور کیا انھون نے اپنے اجتہاد مین اس جہت سے کہ اخفا کیا اپنے امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس فعل کے کرنے مین واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالے نے یعنے بیچ زجر و منع کے اس فعل سے کہ کیا حاطب نے اور مانند اسکے نے یہ آیۃ (یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء) یعنے اے ایمان والو نہ پکڑو دوست میرے دشمنون کو یعنے جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنے دشمنون کو یعنے جو کہ دشمنی رکھتے ہین تمسے اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور بعد اسکے یہ ہے تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم بالسوء وودوا لو تکفرون لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم واللہ بما تعملون بصیر قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بھی اور اسی سلیے کہا گیا ہے العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنے یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنے ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اتری تو یہ نہین کہ وہ اسی کے لیے خاص ہو بلکہ سب کے حق مین بول رہی ہے جو ویسا کریگا مصداق اسکا ہو ویگا گویا اسی کے لیے وہ اتری ہے تنبیہ اس سے رد ہوا قول ان بزرگوارون کا کہ جو کہتے ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کے لیے اتری ہین پھر کیونکر پجاریون کے حق مین کیون انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ مذکور سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتین اتری ہین وہین کے کفار کے حق مین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لائیگا اور کفر سے بچنے کا وہین کے لوگون کے لیے حکم ہے ہمارے لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوے اللہ تعالے اس نفسانیت سے ہم سب کو اور راہ حق دکھاوے

(وعن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبریل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ما تعدون اہل بدر فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملائکۃ رواہ البخاری) اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ آئے جبریل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جبریل نے کس مرتبہ مین رکھتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتے ہو اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گنتے ہین ہم انکو اپنے مین افضل مسلمانون کا یا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کے جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اس کلمہ کے ہے **ف ع** اور ظاہر یہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبریل علیہ السلام نے اور ایسی ہی یعنے ہمارے نزدیک حکم ان ملائکہ کا ہے کہ حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** یعنے وہ افضل ہین ان ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے انمین سے بدر مین بس ہونگے وہ افضل ملائکہ کے اُنکے افضلون مین سے (وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان لا یدخل النار ان شاء اللہ احد شہد بدرا والحدیبیۃ قلت یا رسول اللہ الیس قد قال اللہ تعالے وان منکم الا واردہا قال فلم تسمعیہ یقول ثم ننجی الذین اتقوا وفی روایۃ لا یدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتہا رواہ مسلم) اور روایت ہے

حفصہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پیٹھیگا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا نے تعالے نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدا نے تعالے نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر **ف ع** یعنے حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنے کے پل صراط پر سے کہا نووی نے کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونے سے گزرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگے اُسپر سے تو دوزخی دوزخ مین گر پڑینگے اور جنتی نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنے وارد ہا کے داخل ہا ہین یعنے داخل ہوگا اُسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کے لیے تو نفی اُسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہین سنا تو نے خدا نے تعالے کو کہ فرماتا ہی یعنے بعد اُسکے پھر نجات دینگے ہم یعنے داخل ہونے سے اُن لوگون کو کہ تقوے کیا ہی **ف ع** حضرت حفصہ نے مشکل جانے معنے حدیث کے اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اُنکے کے غیر موافق تھا آیۃ کے پس سوال کیا دفع حاصل کرنے کے لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اسکے کہ واجب ہی ہر اُس شخص پر کہ نہ سمجھے معنے آیۃ کے یا تطبیق درمیان آیۃ وحدیث کے وغیر ذلک یہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالے نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے پس پوچھو تم اہل ذکر سے یعنے علما سے اگر نہین ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین پیٹھیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدا نے تعالے نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نیچے درخت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** لفظ الذین سے تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تھے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار اور چار سو **ف ع** اور اختلاف اُنکے عدد کا اور وجہ توفیق اُنکی اوپر گذر چکی ہی ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین سے ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور اسی کے بموجب کہا بعضے علما نے چنانچہ اُنمین سے سیوطی بھی ہین یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہین پھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہی کہ چڑھے پہاڑی پر کہ نام اسکا ثنیۃ المرار ہی **ف ع** ثنیہ ساتھ زبر ث مثلثہ کے اور زیر نون کے اور تشدید ی کے راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتھ پیش زیر میم کے اور یہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نے میم کے زبر سے اور بعضون نے میم کے زیر سے کہا وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اگر حدیبیہ کی راہ سے آوے پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کے پاس پہونچے رات کو پس لوگون کو رغبت دلائی اسپر چڑھنے کی اسلیے کہ وہ اوکھی گھاٹی تھی یا ظاہر رغبت اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہو اہل مکہ کے حال پر کہ کہین گھات لگائے بیٹھے ہون اور بد اندیشی نکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھے ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہی کہ جھاڑے جاوینگے اس سے گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے **ف ع** اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کے وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ

اسکا یہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اُسکے کہ نکالے گئے جنگل سے کہ چالیس برس اسمین صمابر رہے اور سایہ کیا ان پر ابر نے اور بھیجا گیا انپر من و سلوے حکم کیا گیا اریحا مین جانے کا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سے کہ اسمین جاوین ساتھ سجدہ اور دعا اور طلب دور ہونے گناہون کے اور استغفار سے اور کہ بخشے جاوین گناہ اُنکے لیکن اُنھون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب کرنے مشتہیات اپنی کے اغراض دنیا سے پس نازل کیا گیا اُنپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑے جانے گناہ کے بنی اسرائیل سے وعدہ حطہ نے گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑھے ثنیہ مرار پر بخشے جاوینگے اور جھاڑے جاوینگے گناہ اُسکے جیسے کہ وعدہ کیا گیا تھا حطہ نے گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجا لاتے پس جابر رضے اللہ عنہ کہتے ہین ترجمہ پس تھے اول ان لوگون کے کہ چڑھے اس ثنیہ پر گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے یعنے سوار بنی خزرج کے ف ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سے اور جابر رضی اللہ عنہ انھین مین سے تھے اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تھے اوس اور خزرج کہ بھائی تھے بعضے قبیلہ اوس سے تھے اور بعضے خزرج سے ف پھر پے درپے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہی تم مین سے بخشا گیا ہی اُسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا ف ع اور وہ عبداللہ بن ابی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئے ہم اُسکے پاس اور کہا ہم نے آتو تو بخشش مانگیں تیرے لیے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اُس سرخ اونٹ والے نے کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئے اُسکو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ بخشش چاہے میرے لیے یار تمھارا نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور یہ کفر صریح ہی اس سے اور اُسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے کے اس قول نے (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فِيْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ) اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یہ ہی کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجھکو یہ کہ پڑھون مین تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا اس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کے مذکور ہی اور صاحب مصابیح نے اس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی مؤلف نے اسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کے

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی ابن مسعود رضے سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم ان دو شخصون کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے یارون سے کون ہین وہ شخص ابوبکر رضہ اور عمر رضہ ف یہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہی اور بموجب شرح ملا علی کے یون چاہیے کہ پیروی کرو اُن دو شخصون کی بعد وفات میری کے یا بعد پیروی کرنے میری کے جملہ اصحاب میرے سے کہ وہ ابوبکر رضہ ہین اور عمر رضہ ہین پس ابوبکر رضہ اور عمر رضہ بدل ہی یا بیان اللذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدھی چلو ساتھ سیرت اور راہ وروش عمار بن یاسر کے ف ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سے اس جہت سے کہ متعلق ہوتا ہی ساتھ اُسکے قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہی ساتھ فعل کے یعنے اقتداء مطلق پیروی کرنے کو کہتے ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتداء فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتے ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے ف ع یعنے ابن مسعود کے قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اختیار کی

ہے ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اُنکی اور قول اُنکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونے وصیت
اُنکی کے اور توربشتی نے ایسے ہی کچھ معنے بیان کر کر کہا کہ اور نزدیک میرے یہ ہے کہ مراد اُنکے عہد سے امر خلافت ہے پس اول اُنھوں ہی نے
گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بیچ ہونے خلافت اُنکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہیں پیچھے ڈالتے مین
ہم اُسکو کہ مقدم کیا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نا پسند کرین ہم اپنی دنیا کے لیے اُسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے دین کے لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضے اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اور موید اس معنی کی مناسبت ہے کہ واقع ہے درمیان اول حدیث
کے اور آخر اُسکے کے اسلیے کہ اُسکے اول مین ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر رضہ وعمر رضہ اور اُسکے آخر مین ہے تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور بیچ جو لکھا
کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہے اسپر دلالت کرتا ہے یہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کے آیا ہے کہ
جو کچھ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنے امور دین اور احکام اُنکے سے پس راست گو جانو اُسکو اور یہ عبارت بدلے اس
عبارت کے ہے تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا
مِنْ غَیْرِ مَشْوَرَۃٍ لَاَمَّرْتُ عَلَیْہِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے حضرت علی رضے اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنے والا کسی کو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین اُنپر بیٹے ام عبد کو نقل کیا یہ ترمذی
نے اور ابن ماجہ نے ف ح یعنے عبد اللہ بن مسعود کے امیر کرنے مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہے علما نے کہ مقصود امیر کرنا
اُنکا ہے لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کے ایک امر مین امور مین سے والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھی مخصوص ساتھ
قریش کے تھی اور ابن مسعود رضہ قریش نہین تھے (وَعَنْ خَیْثَمَۃَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَسَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا
صَالِحًا فَیَسَّرَ لِیْ اَبَا ہُرَیْرَۃَ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ قُلْتُ
مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَیْرَ وَاَطْلُبُہٗ فَقَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ مُجَابُ الدَّعْوَۃِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَہُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَیْہِ وَحُذَیْفَۃُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت کی خیثمہ بن ابی
سبرہ نے کہ کبار تابعین اور ثقات اُنکے سے ہے کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مین نے اللہ سے کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین
نیکبخت یعنے ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھے اُسکی کہ بیٹھے اُسکے ساتھ اور استفادہ ہو اُسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدا
تعالے نے میرے لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹھا مین اُنکے پاس اور کہا مین نے کہ مین نے درخواست کی تھی خدائے تعالے سے
کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیری کا ف ح
لفظ وفقت ساتھ تخفیف ف کے صیغہ مجہول کا وفق سے ہے بمعنے سازوار پڑنے کے اور بعضون نسخون مین جملہ فیسر لے پہلے وفقت لے
کے نہین ہے ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ رضہ نے کہان کا ہے تو کہا مین نے اہل کوفہ مین سے آیا ہون مین درحالیکہ ڈھونڈھتا ہون مین
خیر کو ساتھ ہمنشینی کے اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنے نفس کے لیے ف ح مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ہے ساتھ
حکمت کے اللہ تعالے کے کلام پاک مین ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا
خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہے لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنے نہین ہے کوئی خیر بہتر علم سے یا نہین ہے خیر سوائے اُسکے ترجمہ پس کہا

ابو ہریرہ رضہ نے کیا نہیں ہی تم میں یعنے تمہارے شہر میں سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ **ف ح** یہ وہی سعد بن ابی وقاص ہیں مالک انکے باپ کا نام ہی یعنے ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان اُنکے مستجاب الدعوۃ ہونے کا ہو چکا ہی **ترجمہ** اور دوسرے عبد اللہ بن مسعود رضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے **ف ح** ایسے ہی تکیہ وغیرہ بھی حضرت کا اُن پاس رہتا تھا **ت** اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ منافقون کا حال جانتے تھے اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نے اسکو شیطان سے اوپر زبان نبی اپنے کے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدا ے تعالے عمار کو شیطان سے اور اسکے اتباع سے نگاہ رکھے اور سلمان صاحب دو کتابون کے یعنے انجیل اور قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** اسلیے کہ اُنھون نے انجیل پڑھی اور اُسپر ایمان لائے پہلے اُترنے قرآن کے اور عمل کیا اُسپر پھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائے اور قرآن پڑھا اور اسپر عمل کیا اور عمر اُنکی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب اُنکا سلمان الخیر تھا اور نام اُنکے باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اُنکا پوچھتا تو کہتے انا ابن الاسلام یعنے مین اسلام کا بیٹا ہون (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اچھا شخص ہی ابو بکر رضہ اچھا شخص ہی عمر رضہ اچھا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچھا شخص ہی اسید بن حضیر اچھا شخص ہی ثابت بن قیس بن شماس اچھا شخص ہی معاذ بن جبل اچھا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف ح** ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوے اُنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کے انصاری ہین قبیلہ اوس مین سے اور تھے ان صحابیون مین سے کہ حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور انکے مابعد کے جہادون مین روایت کین حدیثین اُنسے ایک جماعت نے صحابہ مین سے اور مرے وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہی رہے معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین اور مرے یہ حضرت عثمان کے زمانہ مین اور غالبا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھ اور تقریب ہوئی ہو اُنکے ذکر کرنے مین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ جنت مشتاق ہی یعنے بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کے علی کے اور عمار کے اور سلمان کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونے انکے کے سجد یکہ بہت مشتاق ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب یہ مجھ مین آوین اور بعضون نے کہا مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سے کہا طیبی نے کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کے لیے ایسا ہی جیسے ہلنا عرش کا وقت مرنے سعد بن معاذ کے اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اُسکو خوشخبری ہو پاک پاک کیے گئے کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** یعنے باعتبار جوہر ذات کے

اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کے لئے تھے اور ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہو مانند ظل ظلیل کے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا اُسنے سخت ترین ان دونون کا نقل کی یہ ترمذی نے فائدہ یعنے جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا ان دونون مین سے اُسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتے تھے واسطے آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتے تھے اور روایت مین آیا ہو کہ نہین اختیار دیے گئے عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا آسان تر ان دونون کا پس منافات ہوئی اس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہو کہ یہ بنظر نفس اپنے کے ہو کہ اپنے نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی بہ نسبت دوسری چیز کے وہ اختیار کرتے تھے اور وہ بنظر غیر اپنے کے ہو کہ غیر کے نزدیک وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ اُنکے نزدیک دشوار ہوتی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا جبکہ اُٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنے اُٹھایا اُسکو لوگون نے اور پایا اُسکو ہلکا کہا منافقون نے عجب سبک جاتا ہو جنازہ اُسکا اور کہا انھون نے کہ یہ سبکی اُسکے جنازہ کی بسبب حکم کرنے اُسکے کے ہو بنی قریظہ مین فائدہ کہ ایک قبیلہ ہو یہود سے قصہ اُسکا یہ ہو کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کے تھا پس بسبب عہد اُنکے کے قلعہ سے اُترے اور قرار دیا کہ جو کچھ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہو پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہو تو اُنکے حق مین سعد نے کہا کہ اُنکے مردون کو قتل کرنا چاہیے اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نے حکم کیا بموجب حکم خداوند تعالے کے کہ جو کچھ ساتون آسمانون کے اوپر سے کہا پس منافقون نے بعد اُنکے انتقال کے کلام کرنے کی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اُسکے جنازہ کی بسبب اس حکم کے ہو کہ ناحق کیا تھا غرض کہ نسبت جورکی کی اُنکی طرف حالانکہ یہ بات بیہودہ تھی کہ جو اُنھون نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھ اس معنے کے کیا مناسبت رکھتی ہو ترجمہ پس پہونچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اُٹھائے لیے جاتے تھے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے فائدہ یعنے اس سبب سے جنازہ اُسکا ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگون کو اور یہ بھی ہو کہ بھاری ہونا میت کا مشعر ہو اوپر تعلق ہونے اُسکے کے طرف دنیا کے اور سبکی اُسکی مشعر ہو طرف شوق اُسکے کے واسطے مولے کے اور جلد اُڑنے روح اُسکی کے طرف مقصد اعلے کے غرض کہ منافقون کو اس کہنے مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کہ لازم آوے اس سبکی سے تعظیم شان اُنکی کی فرمایا اللہ تعالے نے (وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) یعنے اور اللہ ہی کے لیے عزت ہو اور اُسکے رسول کے لیے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین سایہ کیا آسمان سبز نے یعنے کسی پر اور نہین اُٹھایا زمین گرد آلود نے کسی کو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے فائدہ کہ بزرگان صحابہ اور فقراء اور موجود ان اُنکے سے زمین چنانچہ احوال اُنکا اپنے محل پر مذکور ہو اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہو ابوذر کے سچ بولنے مین

شریہ کہ وہ بہت سچے ہین اپنے غیر سے مطلقاً اسلیے کہ نہین لائق ہی یہ کہ کہا جاوے کہ ابوذر زیادہ سچے ہین ابوبکر رضہ سے حالانکہ وہ صدیق ہین اس
امت کے اور بہتر ہین اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت سچے تھے ابوذر وغیرہ سے ایسا ہی کہا ہی
علمانے (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَہْجَۃٍ
اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّہْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابوذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین سایہ کیا آسمان نے اور نہین اٹھایا زمین نے کسی صاحب زبان کو یعنے بولنے والے کو کہ راست گو زیادہ
ہو اور نہ زیادہ ادا کرنے والا ہو حق خدا کو اور رسول خدا کو اور بعضون نے کہا نہ ادا کرنے والا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھ اسمین سے فروگذاشت نکرے
ابی ذر سے ف ع یعنے ابوذر کچھ چشم پوشی اور مداہنت نہین کرتے تھے حق گوئی مین حق ہی کہ دیتے تھے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کے
بڑے فرمان بردار تھے یا اپنی بات کے پورے تھے کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتے تھے یا کلام واضح اور پورا کرتے تھے حاصل یہ کہ آسمان
کے نیچے اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابوذر کے برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنے والا یا فصیح اللسان نہین
ہی ترجمہ مشابہ عیسے بیٹے مریم کے یعنے زہد مین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع بڑے بے رغبت تھے وہ دنیا کی لذتون سے اور مجرد تھے
اور جمع کرنا مال کا انکے نزدیک حرام تھا اگرچہ حق مال یعنے زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کے پاس
آئے اور انکے ہاتھ مین عصا تھا پس کہا عثمان نے یعنے کعب سے کہ وہ بھی وہان بیٹھے تھے اے کعب تحقیق عبدالرحمان مرا ہی اور چھوڑا
ہی اسنے مال بہت پس کیا دیکھتا ہی تو اسکے حق مین یعنے کثرت مال اسکی کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تھا
عبدالرحمن اسمین حق اللہ تعالے کا یعنے زکوۃ وغیرہ تو کچھ ڈر نہین اسپر پس اٹھایا ابوذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو میرے لیے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد سونے کا کہ خرچ
کرون مین اسکو یعنے اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے وہ مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤن مین اسمین سے چھہ اوقیہ یعنے
دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی اے عثمان تمنے بھی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نے یہی بات کہا حضرت
عثمان نے کہ ہان انتہے حضرت شیخ وملا علی رضے اللہ عنہ نے اسکی شرح یون لکھی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے اور مذہب
انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجیے سب اللہ دے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا انپر مارنے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر
زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضایقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اس مین مبالغہ ہی کہ اتنا دون
اور باوجود اسکے بھی کہ انکے قبول ہو اور حاصل سارے جملہ کا یہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول
ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ بعد رچھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن انتہے اور استیعاب مین مؤلف اسکا ایک حدیث
لایا ہی کہ جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف تواضع عیسے علیہ السلام ابن مریم کے تو چاہیے کہ دیکھے طرف ابی ذر کے انتہے پس بموجب
اسکے تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کے پس قول راوی کا یعنے فی الزہد مبنی ہی اوپر نہ مطلع ہونے اسکے کے حدیث مذکور پر باوجودیکہ
منافات نہین ہی درمیان اسکے کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع کا پھر قول اسکا یعنے فی الزہد نہین ہی مصابیح
مین بلکہ صاحب مشکوۃ نے زیادہ کیا ہی (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَۃٍ عِنْدَ
عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ [illegible] وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَہُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ جب آئی انکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کے ف یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکے ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بھی ترجمہ نزدیک عویمر کے کہ کنیت انکی ابو درداء ہے ف مشہور ہوئے یہ ساتھ کنیت ہی کے اور درداء بیٹی تھیں انکی اور عویمر انصاری خزرجی تھے فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان سلمان فارسی کے سکونت اختیار کی تھی عویمر نے شام میں اور مرے دمشق میں سن بتیس میں ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب انکے مشہور و مذکور ہیں اور نزدیک عبداللہ بن مسعود رض کے اور نزدیک عبداللہ بن سلام کے کہ جو تھے یہودی پھر مسلمان ہوئے ف اول روز میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے بسبب سابقہ علمی اور معرفت کے کہ حال شریف کے ساتھ رکھتے تھے بسبب پڑھنے توریت کے اور مشتاق دیدار شریف کے تھے شعر عمر ہا بود کہ مشتاق لقایت بودم ؛ لاجرم روے ترا دیدم و از جا رفتم ؛ پس تحقیق سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق وہ دسواں ہے دس کا بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے وہ مانند دسوین دس شخصوں کے ہے کہ بہشتی ہیں اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سے نہیں ہے کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ داخل ہونگے وہ بعد نو شخصوں کے صحابہ میں سے جنت میں اور اسپر یہ نقض ہوتا ہے کہ لازم آتا ہے اس سے پہلے جانا انکا بہشت میں بعض عشرہ سے پس شاید کہ معنے یہ ہوں کہ وہ دسوین ہیں ان لوگوں میں سے کہ اسلام لائے یہود میں سے یا دسوین دس کے ہوں سوائے عشرہ کے پس داخل ہوں جنت میں بعد انہیں صحابہ کے واللہ اعلم (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْہُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا حَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَاَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتے آپ کسی کو صحابہ میں سے سامنے اپنے تو بہتر ہوتا یا یہ معنے ہیں کہ اگر خلیفہ کرتے آپ کسی کو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر خلیفہ کروں میں کسی کو تمپر پس نافرمانی کرو تم انکی اور خلافت انکی قبول نہ کرو عذاب کیے جاؤگے تم ولیکن جو کچھ حدیث کرے اور خبر دے تمکو حذیفہ پس سچا جانو اسکو اور جو پڑھا دے تمکو عبداللہ پس پڑھو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یہ قبیل اسلوب الحکیم کے سے ہے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہم و ضروری ہے تمکو کہ مجھسے سوال خلیفہ کرنے کا کرو اسلیے کہ وہ حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہارے کے اس شخص پر کہ اہل اسکا جانوگے تم اسکو معہذا خلیفہ مقرر کرنے سے ایک مانع بھی ہے یعنے جو کہ مذکور ہوا پس چھوڑو اسکو اور دھن باندھو کتاب و سنت کے عمل کرنے پر اور تمسک کرنے کے ساتھ اسکے کہ اہم و ضروری یہ ہے اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود رض کو بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ زیادتی فضل اور مزید انکی کے علم و یقین میں اور اس چیز میں کہ اجتناب کرنا چاہیے اس سے کہ وہ نفاق ہے اور اسکا علم حذیفہ کو تھا بسبب ہونے انکے کے صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکو علم منافقوں کا تھا یعنے انکو جانتے تھے اور اس چیز میں کہ بجا لانا چاہیے اسکا کہ وہ احکام ہیں اور یہ ابن مسعود رض خوب جانتے تھے اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رضیت

لازمتے ما رضی ہو ابن ام عبد یعنے راضی ہوا مین اپنی امت کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ راضی ہوا ساتھ اسکے عبد اللہ بن مسعود رض اور فرمایا
تمسکو بعہد ابن ام عبد یعنے ابن مسعود رض کے قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہو علما نے کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ
کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہو اسلیے کہ روایت کیا گیا ہو ابن مسعود سے کہ کہا مقدم رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو بیچ کام دین
ہمارے کے کہ امامت نماز کی ہو پس موخر نہین کرینگے ہم انکو کار دنیا اپنے مین (وَعَنْہُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِکُہُ الْفِتْنَۃُ اِلَّا اَنَا اَخَافُہَا عَلَیْہِ
اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَضُرُّکَ الْفِتْنَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَکَتَ عَنْہُ وَاَقَرَّہُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ الْمُنْذِرِیُّ
اور یہ بھی روایت ہو حذیفہ سے کہ کہا انہنے نہین ہو کوئی آدمیون مین سے کہ پہونچے اسکو فتنہ یعنے بلا دنیوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تا نسیر
فتنہ سے اسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مین نے سنا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے محمد بن مسلمہ کے تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ
ف ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے اور بعضے کہتے ہین خلیفہ کیا انکو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تھے فضلا صحابہ سے اور اسلام لائے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ مین اور مرے تینتالیسوین
سال یا چھیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ مین ساتھ حکم نبوی کے اور سلامت رہے اسکے
شر اور ضرر سے ترجمہ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور سکوت کیا اس سے ف ح یعنے نہ طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین
کی اور محدثین کو اختلاف ہو اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہو ابوداود نے اس سے صحیح ہو یا حسن ہو یا ضعیف ہو لائق دلیل پکڑنے کے
جبکہ بر محل اسکے مذکور ہو اسکا ترجمہ اور معتبر رکھا اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے ف ح کہ علماء حدیث سے ہو اور اصل
مشکوۃ مین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہو اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سے لکھا ہو (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْہُ حَتّٰی اُسَمِّیَہٗ فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ
وَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ بِیَدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہو عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گھر مین چراغ ف ح
زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپی یعنے صفیہ کے بیٹے اور داماد ابوبکر صدیق رض کے خاوند اسماء
ابوبکر رض کی بیٹی کے کہ بہن تھین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون
مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہو یعنے چراغ جو اسوقت جلایا ہو نشان اسکا ہو کہ اسماء جو حاملہ تھی جنی ہو اور نہ نام رکھنا تم اس
لڑکے کا یہان تلک کہ مین نام رکھون اسکا پس نام رکھا اسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور تحنیک کیا اسکو ساتھ کھجور کے
اپنے دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع تحنیک کہتے ہین اسکو کہ کھجور یا اور کچھ چبا کر بچہ کے تالو مین لگا دیتے ہین
اور یہ سنت ہو اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکے یہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے درخواست کرے یہ کہ لڑکے کا نام
رکھدے اور تحنیک کرے اسکو ساتھ کھجور یا شہد کے اور مانند انکے کے قسم شیرینی سے واسطے برکت حاصل ہونے کے اسکے تھوک
سے کہا مولف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی انکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کنیت نانا انکی کے
یعنے ابوبکر صدیق رض کے اور نام بھی رکھا انکا انہین کے نام پر اور بعد ہجرت کے جو مہاجرین کے یہان لڑکے پیدا ہوئے اول
یہی پیدا ہوئے ہین مدینہ مین پہلے سال ہجری مین اور ابوبکر رض نے انکے کان مین اذان دی اور جب انکو اسماء نے قبا مین اور
لائین آنحضرت صلعم کے پاس اور آپ کی گود مین دیا انکو پس منگائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور پس چبایا اسکو

پھر انکے منھ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا انکو اور اول انکے پیٹ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا ہی پھر دعا کی انکے لیے اور برکت طلب کی انکے لیے اور عبد اللہ کے چہرہ پر بال نہ تھے اور روزہ نماز بہت کرتے تھے اور بڑے دلاور تھے لڑائی مین اور حق گو تھے اور ناتے دارون سے سلوک کرنے والے اور باپ انکے زبیر خیر خواہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نے مکہ مین اور سولی پر چڑھایا انکو منگل کے دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کی گئی انکی خلافت پر سن چونسٹھ مین اور پہلے اسکے نہین خطاب کیے جاتے تھے ساتھ خلافت کے پس جمع ہوئے انکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائے شام کے یا بعض اسکے اور حج کیے ساتھ لوگون کے آٹھ حج اور روایت کین حدیثین انسے خلائق کثیر نے (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ہَادِیًا مَّھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا واسطے معاویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدھی راہ دکھانے والا اور راہ سیدھی پایا گیا اور ہدایت کر لوگون کو بسبب اسکے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوے اسکے حق اور شان مین کہا قسطلانی نے کہ وہ اموی ہین اور مان انکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تھی وہ اور باپ انکے یعنے ابو سفیان روز فتح مکہ کے مسلمان ہونے والون مین سے تھے پھر مؤلفة القلوب مین رہے اور وہ ایک تھے انہین کے کہ جو کتابت کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نہین لکھا انھون نے وحی مین سے کچھ ولیکن خطوط نویسی کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان منشی تھے اور حاکم ہوئے وہ شام کے حضرت عمر رضے اللہ عنہ کے زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہے پھر مرے رجب مین بیچ دمشق کے اور عمر انکی اٹھتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تھا انکو اور کہتے تھے اخیر عمر اپنی مین کاشکے مین ہوتا ایک شخص قریش سے ذی طوے مین کہ نام ہی ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکھتا مین اس امر سے یعنے حکومت سے کچھ اور تھا انکے پاس تہبند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موے مبارک آپ کے اور ناخن آپ کے پس کہا انھون نے کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپ کی چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میرے اور بھرنا میرے حلق کے گڑھے مین اور باندھنا میرے سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنے دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے قوی ف ع مراد لوگون سے وہ لوگ مکے ہین کہ اسلام لائے روز فتح مکہ کے بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان انکا کہ چاہا خداے تعالے نے کامل کرنا انکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلے فتح مکہ کے یا دو برس پہلے ایمان لائے بطوع و رغبت اس حال مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کے پس یہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئے از راہ خوف کے اور عمرو ایمان لایا برغبت یہ طیبی وغیرہ نے ذکر کیا اور ابن ملک نے کہا تخصیص عمرو کی ساتھ ایمان لانے کے برغبت اسلیے کہ واقع ہوا اسلام انکے دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر اسکے

کہ بلاوے کوئی انکو طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے فی الفور وقت ہوتے بھی ایمان لائے ہیں امیہ کیا انکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک جماعت پر کہ ان مین صدیق رض اور فاروق بھی تھے اور یہ اسلیے کیا کہ پہلے اسلام کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے
آنحضرت سے اور بہت درپے تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنے کے پس جب ایمان لائے یہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کرین
انکے دل سے اثر اس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہ ہون اللہ تعالے کی رحمت
سے اور آیا ہے کہ جب چاہا عمرو نے کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتھ کھینچ لیا انھون نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیون ہاتھ کھینچا تو نے
اے عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہے تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرطیکہ بخشے جاوین
تمام گناہ میرے کہ پہلے اس سے کیے ہین مین نے فرمایا نہین جانتا ہے تو اے عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہے اور ڈھانپتا ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے
کیے گئے اور ہجرت دور کر دیتی ہے اور ڈھانپتی ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اس سے کیے گئے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ عمرو بن العاص اور بھائی
انکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے انکو انک لرشید یعنے بلاشبہہ تو ارجمند ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اوروں سے لاتا ہے واللہ اعلم اور
تھے عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غبی دیکھتے کہتے سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہے
اور روایت کیا گیا ہے کہ عمرو وقت گذرنے کے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکھتے تھے پس کہا اسکو اسکے بیٹے عبداللہ
نے اے باپ یہ تمام گھبراہٹ کس واسطے ہے صحبت رکھی ہے تمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور جہاد کیا تمنے ساتھ انکے کہا اے بیٹے
میرے مجھپر تین حالتین گذری ہین تھا مین اول امر مین کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی بعد ازان مسلمان
ہوا مین اور صحبت رکھی مین نے ساتھ انکے پھر تھا مین امارت ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اسمین اور پہونچا مجکو بسبب دنیا کے جو کچھ کہ
پہونچا نہین جانتا مین کہ ساتھ کس حالت کے ان حالتون مین سے میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہے (**وعن جابر قال**
لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ
بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي
تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ملے مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر
کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنے غمگین کہا مین نے شہید کیا گیا باپ میرا یعنے عبداللہ غزوہ احد مین اور چھوڑے انھون نے
عیال یعنے بہت اور قرض یعنی پس جمع ہوئے ہین کئی سبب غم کے فرمایا کیا خوشخبری نہ دون مین تجکو ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتھ اسکے تیرے باپ سے **ف ح** یعنے بسبب غم والد وہ دنیا کے دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا ے قرض کے
و لیکن شاد رہ ساتھ اس چیز کے کہ اسمین قرب و کرامت مولے کی ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ فضل و کرامت باپون کی سرایت کرتی ہے
ان بیٹون مین کہ سیدھی راہ پر ہون اور اشارہ ہے اسپر کہ بیٹون کو ساتھ خوشی دینے باپون کے خوش ہونا چاہیے ترجمہ کہا مین نے
ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام نہین کیا خداے تعالے نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے
سے **ف ع** کسی سے ہرگز یعنے پہلے تیرے باپ کے پس اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلے شہیدون سے

اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سے اُن مین سے مگر پردہ کے پیچھے سے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ قول اللہ تعالے کا ما کان لبشر ان
یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہے ساتھ دنیا کے واسطے قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ اور زندہ کیا خدائے تعالے
نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اُس سے روبرو کہ نہ پردہ تھا بیچ مین اور نہ رسول ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان
قول اللہ تعالے کے بل احیاء عند ربہم اسلیے کہ تقدیر اسکی یہ ہے ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نے کہ گردانی اللہ تعالے نے
روح بیچ بدن جانور سبز کے پس زندہ کیا اُس جانور کو بسبب اس روح کے پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سے زیادتی قوت روح
اُسکی کی ہے پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اُس قوت کے ترجمہ فرمایا خدائے تعالے نے اے بندے میرے یعنے خاص بندے آرزو کر اور چاہ
باعتماد فضل وکرامت میری کے جو چاہ دونگا مین تجھکو کہا تیرے باپ نے اے پروردگار میرے یہ آرزو رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو
مجکو اور بھیجے تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنے تاکہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولے کا فرمایا پروردگار تبارک و
تعالے نے تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق گذرا ہے حکم میرا کہ مردے نہین پھر کر آوینگے دنیا مین ف ع اس طرح کہ وہ جیتے رہین دنیا مین مدت دراز تک
اور کرتے رہین اُس مین طاعات پس نہین منافی ہونے کا زندہ ہونا بعضے مردون کا بسبب عیسے وغیرہ کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ نہین پھر کر آوینگے مردے ساتھ التماس اور آرزو اپنی کے پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھ شہید دجال کے بھی اور کہا سید جمال الدین نے
کہ ضمیر الیہم کی پھرتی ہے اہل احد کی طرف یا مطلق شہدا کی طرف تو کہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ قصہ عزیر کے ترجمہ پس اُتری یہ آیۃ یعنے اسکے حق
مین اور اسکے یارون کے حق مین کہ جو شہید ہوئے تھے احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اُن لوگون کو کہ مارے گئے راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی
یہ ترمذی نے ف ع کہ اسکے آگے یون ہے (بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا
بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہین اس حال مین کہ خوش
ہین بسبب ملنے نعمتون الٰہی کے انکو اور وہ خوشی کر رہے ہین ساتھ اُن پس ماندون کے کہ نہین ملے اُنسے یعنے اور مومن بھائی کہ زندہ
ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہے اُنپر اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنے آخرت مین معنے یہ ہین کہ وہ خوش ہوتے ہین بسبب امن وسرور انکے کے (وَعَنْهُ
قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور یہ بھی روایت ہے جابر سے کہ کہا بخشش چاہی
میرے سبب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار نقل کی یہ ترمذی نے ف ع احتمال ہے کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین
اور موید ہے احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سے کہ لفظ اسکے یہ ہین (اِسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ
کہا مؤلف نے کہ جابر بن عبد اللہ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سے ہین اور روایتین بہت اُنسے منقول ہین حاضر
ہوئے بدر مین اور بعد اسکے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ غزوون مین اور گئے شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے
روایت کین حدیثین اُنسے خلق کثیر نے مرے وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوے برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے ہین اُن مین
سب سے آخر یہی مرے ہین بموجب ایک قول کے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ
لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
آنحضرت نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑون کے نہین پروا کیجاتی انکی اور نہ التفات کیا جاتا ہے طرف انکے بسبب حقارت
انکی کے اگر قسم کھا بیٹھین خدا پر اعتماد کر کر یعنے قسم کھاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہے انکو اس قسم مین اور کر دیتا ہے اس کام کو یا قسم کھاوین اپنے

فضل پر کہ ایسا کچھ کرینگے ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالے اسباب اس فعل کا اور توفیق دیتا ہی انکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ انھین سے براء بن مالک ہین
ف ع یہ بھائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک مان اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون انمین سے ہین
حاضر ہوئے احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کے ہوئے اور یہ بڑی قوی اور شجاع تھے کہ سو شخص کو انہون نے مقابلہ کی حالت مین انھون نے
مارا ہو سوائے انکے کہ شریک اورون کے ہوکر مارا انکو اور ظاہر ہوئی انسے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی ترمذی
نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیبتی التی آوی الیہا اہل بیتی
وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن) اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل ستر و امانت میری کے کہ ٹھکانا پکڑتا ہون مین طرف انکے اہل بیت میرے ہین ف ع
یعنے مفصل عیبہ کے پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکھے جاچکے ہین اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکھتا
کہ انکے غیر کے حق مین بھی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتھ اس صفت کے ت اور تحقیق دوست دلی میرے انصار ہین پس
عفو کرو تم انکے بدکارون سے اور قبول کرو انکے نیک کارون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی (وعن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض الانصار احد یؤمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہی ابن عباس
سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہین رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہی ساتھ اللہ تعالے کے اور روز آخرت کے نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی (وعن انس عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ قومک السلام فانہم ما علمت اعفۃ
صبر رواہ الترمذی) اور روایت ہی انس سے اسنے نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہونچا اپنی قوم کو میری
طرف سے سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہون مین کہ پارسا ہین صبر کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے (وعن جابر ان عبدا لحاطب جاء الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا الیہ فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد
بدرا والحدیبیۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ شکایت کرتا تھا حاطب
کی نزدیک آنحضرت کے پس کہا اس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنے بسبب کثرت ظلم کرنے کے مجھپر پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہی تو یعنے اس سبب سے کہ جزم کیا تونے اور تاکید کر کر کہا تو نے نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر
ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے اور جو کوئی حاضر ہوا ہی ان دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین ہمیشہ یا اس سبب سے
کہ دلالت کرتا ہی اسکے ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالے کا اسکو بیچ خطاب کرنے اسکے کے ساتھ قول اپنے کے بیچ کتاب اپنی کے (یا ایہا الذین آمنوا
لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء) آخر آیت تک (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلا ہذہ الآیۃ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم
لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ہذا
وقومہ ولو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس رواہ الترمذی) اور روایت کرتے ہین ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے پڑھی یہ آیۃ اور اگر منہ پھیرو تم یعنے ایمان لانے سے محمد پر اور مدد کرنے دین اسکے سے لاویگا خدا تعالے تمھارے بدلے مین ایک گروہ کو
سوائے تمھارے پھر وہ گروہ نہین ہونگے مانند تمھارے یعنے بلکہ بہتر ہونگے تمسے عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون
ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کرین ہم ہمارے بدلے مین اور بجائے ہمارے لائے جاوین وہ پھر نہین ہونگے وہ مانند ہمارے

پس مارا آنحضرت نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہین اور قوم اسکی یعنے فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنی آسمان مین تو البتہ لیتے اسکو کتنے اشخاص فارس مین سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کے یعنے جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان انکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آگے کی (وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور یہ بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھ ان عجمیون کے یا بعض انکے کے زیادہ اعتماد رکھتا ہون یعنے محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمھارے یا بعض تمھارے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے عربون کے طیبی نے کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ انکو کہا تھا مال کے خرچ کرنے کو جہاد مین پس انھون نے تقاعد و تکاسل کیا اسمین پھر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت انکے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کے آیتون سے لکھی ہی بخوف درازگی کتاب کے اس مین نہین لکھا گیا

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کے لیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اسکے کے کہ اسکے ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میرے ہین یعنے محکود و چند ملے ہین از راہ تفضلات کے کہا ہمنے کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ مین ہون اور دونون بیٹے میرے یعنے حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضے اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہین کنیت انکی ابو عمارہ سا تھ پیش عین کے چچا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت کے دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ دودھ پلایا تھا دونون صاحبون کو ثوبیہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیم رکھتے تھے کہ دوسرے سال مین بعد نبی ہونے کے مسلمان ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ بعد داخل ہونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین بیچ چھٹھے سال کے نبی ہونے سے پس عزت دی اللہ تعالے نے اسلام کو بسبب اسلام انکے کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور شہید ہوئے روز احد کے قتل کیا انکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرت سے چار برس بڑے عمر مین تھے کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہی یہ میرے نزدیک اسلیے کہ وہ دودھ شریک تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس یہ کیونکر بنے مگر یہ کہ دودھ پلایا ہو ثوبیہ نے دونون صاحبون کو دو وقتون مین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑے تھے حضرت سے اور باقی صاحبون کا احوال اوپر مذکور ہوچکا ہی (وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ) اور روایت ہی خالد بن ولید سے کہ کہا تھا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنے گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مین نے عمار سے کلام کرنے مین **ف** خالد بن ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اسکو چشم حقارت سے دیکھا اور سختی کی اسپر خالد کہتے ہین ترجمہ پس سگئے عمار بارادہ اسکے کہ شکوہ کرین بسوئے پیغمبر خدا

صلے اللہ علیہ وسلم سے پس آئے خالد ف ع یہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سے روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہی کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا راوی نے پس ہوئے خالد کہ سخت کہتے تھے اور زیادہ نہین کرتے تھے مگر سختی کو اور حالانکہ نبی چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمار یعنے بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت کرنے آنحضرت کے کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا نہین دیکھتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اُٹھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنے ساتھ زبان کے دشمن رکھیگا اُسکو خدا اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے یعنے ساتھ دل کے بغض رکھیگا اُس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا مین یعنے آنحضرت کے پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے بالکل پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے یعنے ایسا کام کرون کہ عمار مجسے راضی ہو مجھ مین اور اسمین محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ بھیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضا مندی کے پس راضی ہوئے عمار رضی اللہ عنہ (وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سے یعنے مانند شمشیر کے ہی کہ کھینچا اُسکو اللہ نے مشرکون پر اور مسلط کیا اُسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہین کافرون سے اللہ کی راہ مین اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تھے کہ نام ہی پدر کا قریش سے روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نے (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّہُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّہِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْہُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِیْ بِحُبِّہِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو ساتھ دوستی چار شخصون کے یعنے علے الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ تعالے دوست رکھتا ہی انکو عرض کیا صحابہ نے کہ نام بیان کیجیے انکا ہمارے لیے یعنے تو کہ ہم بھی دوست رکھین انکو بسبب محبت اللہ کے اور رسول کے فرمایا علی ایک ہی اُن میں سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت اُسکو تین بار یعنے واسطے آگاہ کرنے کے ساتھ اسکے کہ وہ افضل ہین اُن مین یا اسلیے تین بار فرمایا کہ دوست رکھے انکو بقدر تین اُنکے کے اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نے ساتھ محبت اُنکی کے اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکھتا ہی انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہی (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تھے عمر کہتے ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنے بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکرؓ نے سردار ہمارے کو مراد رکھتے تھے عمر سردار دوسرے بلال کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یہ حضرت عمرؓ نے بطریق تواضع کے کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سے بالاجماع اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جملہ سردارون سے ہی اور بعضون نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کے ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطے تخصیص کے ہی یعنے سید ہی درمیان ہمارے (وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنَفْسِکَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے ف ع ح جس وقت کہ ابو بکر نے بعد از وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا بلال کو اور درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تھا اور بلال کو ابو بکرؓ نے خرید اتھا اور کافرون کے ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور انھون نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کی طرف متوجہ

ہوئیگا کیا تھا بسبب نہ صبر کرنے کے اوپر دیکھنے مسجد نبوی کے بغیر حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ کہہ سکنے اذان کے اسمین اور آگے آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ اُنکی غالباً شام ہی حاصل یہ کہ بلال نے ارادہ شام کے جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کے اور ابوبکر مانع ہوئے اُسوقت مین بلال نے ابوبکر رضہ سے کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تونے مجکو مگر اپنے نفس ہی کے لیے یعنے نفس کی خوشی کے لیے تو نگاہ رکھ مجکو یعنے اپنے پاس اور خدمت کرنے کو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نے مجکو مگر واسطے خدا کے اور طلب رضا اور ثواب اُسکے کے پس چھوڑ دے مجکو ساتھ عمل خدا کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے چھوڑ مجکو تو خدا کے لیے کام کرتا رہون اور خلق سے کچھ سروکار نہ رکھون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نے مجکو طاقت پیغمبر کے جگہ دیکھنے کی بدون اُنکے نہین اور بغیر اُنکے یہان نہین رہ سکتا مین **بیت** چہ مشکل ترازین بر عاشق زار ✤ کہ بے دلدار بیند جائے دلدار ✤ پس گئے بلال ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق مین بیسوین یا اٹھارویں سال مین وفات پائی اور اس حدیث کو رجوع کرنے بلال کی پھر رجوع کرنے کی طرف مدینہ کے بعد دیکھنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین اور اذان دینے اُنکے کے آنے اور کانپنے مدینہ کے بسبب اذان اُنکی کے بس کچھ اصل نہین اُسکی وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی سے اللہ ل (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي مَجْهُودٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلٰى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهِ لِيَاْكُلَ فَقُومِي اِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَاَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلَهُ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِي اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اُسنے کہ مین نے رنج و مشقت کھینچی ہی یعنے فقیر ہون رنج و مشقت اٹھاتا ہون بھوک وغیرہ سے کچھ دو مجکو پس بھیجا آنحضرت نے کسی کو اپنی کسی بیوی کے پاس یعنے اسلیے کہ دریافت کرے کہ اگر کچھ ان پاس ہو تو دیوین اُسکے لیے پس کہا ان بیوی نے قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا ہی آپکو ساتھ حق کے نہین ہی میرے پاس یعنے قسم کھانے پینے کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسی کو اور بیوی کے پاس پس کہا اُن بیوی نے بھی مانند اُسکے کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنے اور اسیطرح سب بیویون کے پاس بھیجا اور کہا سب بیویون نے مانند اُسکے ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم اور اموال کے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اسکی رحمت کریگا خدائے تعالے اُسپر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تھا اُسکو ابو طلحہ ف ع ح نام اُنکا زید بن سہل انصاری تھا و ندام سلیم کے کہ جو ماں تھی انس کی ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نے مین ضیافت کرونگا اُس شخص کی یا رسول اللہ پس کہانے گئے ابو طلحہ اُس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا ابو طلحہ نے واسطے بیوی اپنی کے کہ وہ ماں انس کی تھین کیا ہی تیرے پاس کچھ طعام کہا اُسنے نہین ہی کچھ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میرے کے ف ع یعنے چھوٹے لڑکون کے لیے کچھ رکھ چھوڑا ہی کہ اُنکو بھوک لگتی ہی بار بار رات اور دن مین والا معلوم ہی ہی کہ نہین جائز ہی بھوکا رکھنا بچون کا اور کھلانا مہمانون کا ترجمہ کہا ابو طلحہ نے یعنے اپنی بیوی سے بہلا دے اُنکو ساتھ کسی چیز کے اور سلا دے اُنکو ف ع گویا ابو طلحہ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھین کھانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسے کہ عادت بچون کی ہوتی ہی ترجمہ پس جگہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اُسکو ظاہر مین کہ ہم کھاتے ہین ف ع یعنے اُس طعام مین سے اسلیے کہ مہمان جب دیکھتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اُسکو اور مہمان کے سامنے آنا اُنکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بڑھیا تھین اور یہ قضیہ پردہ کے

حکم ہونے سے پہلے کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلا دے ہاتھ اپنا تو کہ کھاوے پس اُٹھنا تو طرف چراغ کے اُسکے سنوارنے اور بتی
اوکسانے کے لیے پھر بجھا دینا تو اُسکو یعنے تو کہ اندھیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے نکھانے سے مطلع نہو پس کیا اُس عورت نے ایسا ہی پس بیٹھی وہ
یعنے وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کھایا مہمان نے اور رات گذاری ابوطلحہ نے اور اُنکی بیوی نے بھوکے پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے بسبب معلوم کرنے کے نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق عجب کیا
اللہ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالے یعنے راضی ہوا فلانے مرد اور فلانی عورت سے یعنے نام ابوطلحہ کا اور اسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابو ہریرہ
سے مانند اس حدیث کے آیا ہی یعنے موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابو ہریرہ نے یعنے اس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اس روایت
کے یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیۃ اور ترجیح دیتے ہین یعنے اپنے مہمانون کو یا اورون کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو اُنکو حاجت وہ لوگ نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ہٰذَا یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ
فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ہٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ہٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ہٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ
نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور یہ بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا اترے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے ایک منزل مین پس گذرنے لگے لوگ یعنے ہمپر ہر جانب سے پس فرماتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پوچھتے کہ کون ہی یہ گذرتا ہوا اے ابو ہریرہ
پس کہتا مین یعنے بیان کرتا مین اسکا نام و وصف پس فرماتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اچھا بندہ خدا کا ہی یہ اور فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
شخص کے لیئے کہ گذرتا کون ہی یہ پس کہتا مین یہ فلانا ہی پس فرماتے آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہ **ف** شاید کہ یہ فرماتے اس کسی کے لیے کہ جانتے کہ وہ منافق
ہی اسلیے کہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ راہ و روش بد پر ہو اور مومن خود اُسوقت مین ایسے
نہ تھے کہ آپ ایسا کچھ فرماتے اُنکے حق مین اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسی طرح سوال و جواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذرے خالد بن
ولید پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ پس کہا مین نے یہ خالد بن ولید ہی **ف** اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تھے اور
ابو ہریرہ باہر تھے خیمہ کے والا خالد بن ولید جیسے کو کیونکر نہ پہچانتے ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہی خالد بن ولید ایک تلوار ہی اللہ کی تلوارون مین
سے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا
بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نے اے پیغمبر خدا کے ہر نبی کے لیے تابعدار تھے اور تحقیق ہم نے تابعداری کی آپ کی
پس دعا کرو خدا سے کہ کرے ہمارے تابع ہم مین سے **ف** یعنے ہمارے خلفا اور موالی کو بھی ہم مین سے کرے کہ اُنکو بھی انصار کہا جاوے
تو کہ وصیت جو لوگون کو ہمارے حق مین احسان کرنے کی ہی اُنکو بھی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم
اور سوائے اُنکے جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بھی اُنہین شریک ہون یا معنے یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کرے
ہمارے تابعون کو ہمسے یعنے متصل ساتھ ہمارے اور پیرو ہمارے نیکی کرنے مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے
والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نے ساتھ اسکے یعنے ساتھ کرنے اتباع اُنکے کے اُنسے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ
مَا نَعْلَمُ حَیًّا مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ اَکْثَرَ شَہِیْدًا اَعَزَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْہُمْ یَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَیَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ سَبْعُوْنَ وَیَوْمَ الْیَمَامَۃِ
عَلٰی عَہْدِ اَبِیْ بَکْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا نہین پہچانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سے کہ بہت ہون شہید اُنکے
اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سے کہ شہید اُنکے بہت ہونگے اور عزیز ہونگے یعنے روز قیامت کے متحقق ہوگا کہ کس کثرت سے وہ

مارے گئے ہین اور کیا عزت ہوگی انکو اور کہا انس نے مارے گئے انصار سے روز احد کے ستر شخص ف ع ظاہر مراد یہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کے
لوگ ملکر ستر مارے گئے اسلیے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے کہ علما حدیث اور سیر سے ہے حدیث ابی سے کہ قتل کیے گئے انصار مین سے روز احد کے
چونسٹھ شخص اور مہاجرین مین سے چھ شخص ہے ترجمہ اور مارے گئے روز بیر معونہ کے ستر شخص کہ انکو قرا کہتے تھے اور قصہ انکا سیر کی کتابون مین مذکور ہے
اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابوبکر کے زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کی قوم کے ساتھ لڑنے کو گئے تھے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ
قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ کَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِیِّیْنَ خَمْسَۃَ اٰلَافٍ خَمْسَۃَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّھُمْ عَلٰی مَنْ بَعْدَھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے قیس بن
ابی حازم سے کہ کہا تھی عطا بدر والون کی پانچ پانچ ہزار یعنے جو کہ بدر مین حاضر ہوئے تھے انکے ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم
ملے تھے اور کہا عمر نے البتہ فضیلت دیتا ہون مین انکو انکے غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ت یعنے عطائین انکی کامل ہوئین بخلاف غیر انکے
کے اور مین بھی فضیلت دیتا ہون انکو انکے غیر پر اگرچہ زیادہ کرون مین اس مقدار پر (بَابُ تَسْمِیَۃِ مَنْ سُمِّیَ مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ فِی الْجَامِعِ
لِلْبُخَارِیِّ) یہ باب ہے بیچ بیان ذکر کرنے نامون ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری کے ف ح جاننا
چاہیے کہ بخاری نام ایک جماعت کے اہل بدر سے کہ اپنی کتاب مین انکو ذکر کیا ہے اور انسے حدیثین لایا ہے ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کے لایا ہے
تو ساتھ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان انکے کے اوپر غیر اپنے کے جلدی اپنر دعا ساتھ رحمت و رضوان کے کیجا دے اور کہا ہے علما نے کہ دعا وقت
ذکر انکے کے صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہے اور ذکر انکا اوپر ترتیب حروف ہجا کے کیا ہے سوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کے کہ انکو
مقدم کیا ہے اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کے لایا ہے اور مولف نے بھی اسی روش پر اتباع اسکا کیا ہے انتہے اور ملا علی رح نے کہا کہ یعنے یہ ذکر ہے ان اہل بدر
کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہے صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بھی نہ انکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ انکا کہ نہین ذکر کیے گئے اسمین
اصلا کہا میرک نے کہ مراد انسے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین وہ ہین کہ آیا ہے ذکر انکا صحیح بخاری مین خواہ روایت انسے ہو یا انکے غیر سے یا بیچ کہ وہ حاضر
ہوئے ہین بدر مین نہ نرا ذکر انکا بدون تصریح کرنے اسکے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین اور ساتھ اسی کے جواب دیا گیا ہے نہ ذکر کرنے انکے سے عبیدہ بن الجراح
کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کے اور ذکر کیا ہے انکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر کہ یہ نہین واقع ہوا ہے اسمین صریح ذکر اسکا
کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داود کے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلے روز بدر کے
ساتھ تین سو اور پندرہ آدمیون کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مشرکین ہزار تھے اور صحابہ تین سو اور تیرہ پس اول انکے اور پیشوا اور سردارون کے
اور تمام عالم کے لوگون کے (اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْھَاشِمِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ت نبی محمد بیٹے عبد اللہ کے ہاشمی ف ع ح شروع کیا حضرت ص کے
ذکر سے تیمنا اور تبرکا یا واسطے دفع توہم اسکے کہ وہ نہین تھے ساتھ انکے ولادت آپ کی سال فیل مین اور بعثت آپ کی شروع چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت
آپ کی کا تئیس برس اور عمر شریف آپ کی تریسٹھ برس کی آپ سردار سب رسولون کے اور خاتم النبیین تھے صلے اللہ علیہ وسلم وعلے آلہ واصحابہ
اتباعہ واحزابہ اجمعین (عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ) ت عبد اللہ بیٹے عثمان کے ابوبکر صدیق قریشی ف تیم بن مرہ سے آنکر
جمع ہوتا انکا ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچوین واسطہ پر ہے یعنے پانچوین پشت مین نسب انکا اور حضرت کا ملا ہے نام انکا جاہلیت مین عبد الکعبہ عبد رب
تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عتیق رکھا اور کنیت انکی ابوبکر اور بعضون نے کہا کہ عتیق قدیمی نام انکا ہے آیا ہے کہ انکی مان کے
یہان بچہ نہ جیتا تھا اور جب یہ پیدا ہوئے تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کے آگے لے گئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے
کہا کہ عتیق انکو بسبب حسن اور جمال روے اور اچھے ہونے قوم انکی کے کہتے تھے اسلیے کہ عتق بمعنے کرم اور جمال اور نجابت کے بھی آتا ہے اور اتفاق

کیا ہو امت نے اوپر نام رکھنے انکے کے ساتھ صدیق کے بسبب جلدی تصدیق کرنے انکے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے انکے کے سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور انکے باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا بیچ سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھوین سال مین حضرت ابو بکر کے چھ مہینے اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر انکی ستانوی برس کی تھی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینے رہی اور عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی موافق عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روے تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور انکے رخسارون مین رگین تھین سبز (عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیُّ) ت عمر بیٹے خطاب کے عدوی ف اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتھ پانچ واسطون کے آنحضرت کے ساتھ جمع ہوتے ہین اور اشراف قریش سے تھے اور جاہلیت مین سفارت اور رسالت انھین کے نام مقرر تھی یعنے نامہ و پیغام انھین کے ہاتھ سردارون وغیرہ پاس کفار بھیجتے تھے اور سفید روے سرخ چشم بلند قد تھے اور اونچے تھے لوگون سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف انکا توریت مین یون آیا ہے کہ قرن حدید شدید امین یعنے وہ بمنزلہ چھوٹے پہاڑ کے ہین تیز ہین سخت ہین اور امانت دار ہین اور فاروق لقب انکا ہے بسبب فرق کر دینے انکے کے درمیان حق و باطل کے اور کفر اور اسلام کے اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے انکے کے اور مہیب اور شجاع تھے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بحکم آپکے ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلے مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑھایا اور ہاتھ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئے سردار قریش کے سب وہان حاضر تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کے حلقون پر جدا جدا آئے اور کہا برے ہوئے منہ تمہارے جو کوئی چاہتا ہے کہ روے اسکو مان اسکی اور یتیم ہو فرزند اسکا اور بیوہ ہو بیوی اسکی تو چاہیے کہ آوے اور ملے مجھ سے پیچھے اس وادی یعنے مکے کے پس کوئی انکے پیچھے نہ جا سکا خلافت انکی ساڑھے دس برس رہی اور عمر انکی تریسٹھ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کے (عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ) ت عثمان بیٹے عفان کے قریشی پیچھے چھوڑ گئے تھے انکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کے کہ نام انکا رقیہ تھا اور لگایا انکے لیے حصہ انکا ف حضرت رقیہ حضرت عثمان کے نکاح مین تھین جب حضرت بدر کو جانے لگے تو حضرت رقیہ بیمار تھین پس عثمان کو آنحضرت نے واسطے بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کے چھوڑا اور بدر کے غنیمت مین انکا حصہ بھی لگایا اور اسی اعتبار کر انکو اہل بدر سے گنا اور تولد انکا چھٹے سال مین ہے سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونے کے دار ارقم مین بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کے اور اسلام انکا ابو بکر کی دعوت یعنے ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائے تو انکے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے انکو باندھا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے دین سے نئے دین مین آیا تو واللہ نہین چھوڑنے کا مین تجکو جب تک کہ نہ چھوڑے تو اس دین کو کہا عثمان نے اس دین کو ہرگز نہین چھوڑونگا اور اس سے جدا نہین ہونیکا تو جو کچھ چاہے کر جب حکم نے سختی و مضبوطی انکے دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلے زمانہ نبوت سے حضرت عثمان کے نکاح مین تھین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد انکے ام کلثوم سے آنحضرت نے نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بھی مرین پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اسکو عثمان کے تئین اور کوئی شخص سواے انکے ایسا نہ تھا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اسکے نکاح مین ہون اور اسی سبب سے ذوالنورین لقب انکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھے حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور انکے منہ پر نشان تھے چیچک کے بزرگ ریش تھے خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین نے تیرا ساتھ اسکے کہ بہت مشابہ ہے لوگون مین ساتھ تیرے دادا ابراہیم علیہ السلام کے اور ساتھ باپ تیرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تھی حیا انکی اس درجہ کی کہ گھر کے اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتے تھے اور حیا سے پیٹھ اپنی سیدھی نہین کر سکتے تھے اور شہید ہوئے درمیان مین ایام تشریق کے سنہ پینتیس مین اور خلافت انکی تیرہ سال رہی اور عمر انکی ہوئی بیاسی برس کی اور بعضون نے تراسی برس اور چھیاسی برس کی بھی کہی ہے (عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ) ت علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ف

پیغمبر خدا کے چچا کے بیٹے تھے اور بھائی آپ کے ساتھ مواخات کے یعنے بھائی چارہ بھی اُنسے ہوا تھا اور خاوند فاطمہ زہرا کے اور باپ حسن اور حسین کے اور
اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئے دو ہاشمیون سے اور قدیم الاسلام تھے اور بقول جماعت کثیر کے صحابہ سے اول اسلام بھی لائے ہین اور کہا ہی علما نے کہ نبی ہوئے
آنحضرت پیر کے دن اور اسلام لائے علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اُنکی اُسوقت تین برس کی تھی یا سات برس کی تھی اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی
اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اُنکے لقبون مین سے ہین اور تھے وہ رضہ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال
بہت تھے روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑھی اُنکی اور طویل اور عریض تھے خوبصورت خندہ دہن تھے مانند چاند چودھوین
رات کے قوی دل شجاع منصور یعنے اللہ کی مدد ہوتی تھی اور فتحیاب ہوتے تھے جہان لڑنے کو جاتے واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ و
کرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی رضی اللہ عنہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا روز بدر کے اور کہا حاکم نے کہ نیزہ لیا اُنھون نے
روز بدر کے اور سب غزوون مین روایت کیا اُسکو احمد نے مناقب مین مدت اُنکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اُنکی جمعہ کو وقت سحر کے سترہوین
رمضان سن اکتالیس ہین اور عمر اُنکی ترسیٹھ برس کی صحیح ومختار یہی ہی پھر جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہان تک رعایت کی مراتب رتبیہ کی پھر اعتبار
کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا (اِیَاسُ بْنُ الْبُکَیْرِ) ت ایاس بیٹے بکیر کے ف ح اور بعضے نسخون مین البکیر الف لام سے ہی اور ایاس ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کے آخر مین س مہملہ اور
بکیر ساتھ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ بتصغیر بکر کے اور بعضون نے روایت بخاری سے بکیر ساتھ زیر ب اور تشدید کاف کے ضبط کیا ہی یہ شخص ہین
مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور ان جہادون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تھا اسلام اُنکا اور اسلام اُنکے بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور
اُنکے بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے وفات اُنکی سن چونتیس مین ہوئی (بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ)
ت بلال بیٹے رباح کے غلام آزاد ابو بکر صدیق کے ف ح موذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کینت اُنکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نے
ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نے ابو عبد الکریم اور بعضون نے ابو عامر اور مان اُنکی حمامہ ساتھ زبر ح مہملہ اور تخفیف میم کے بلال قدیم الاسلام ہین پہلے
اسلام مکہ مین انھون ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا مین اور آسان ہوا اُنپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تھا اُنکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اُنکا تھا
اور آخر کو بدر مین بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا قصہ طویل ہی اور کھینچتا تھا اُنکو مالک اُنکا امیہ لوہے کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور
کوٹتا تھا اُنکو لکڑی سے پس ابو بکر صدیق نے اُنکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اُنکو بیچ سال فتح کے ساتھ کہنے اذان کے اوپر کعبہ کے
اور فضائل اُنکے بہت ہین اور بس ہی اُنکی فضیلت مین کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب
سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھے بلال رضی اللہ عنہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق مین بیسوین سال ہیت اور بعضون
نے کہا اٹھارہوین سال مین اور عمر اُنکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی تھی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال اُنکا اوپر کے باب کی تیسری فصل مین بھی
گذرا ہی (حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیُّ) ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اُنکا سید الشہدا اور اسد اللہ بھی آیا ہی اور مان اُنکی ہالہ بیٹی
وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تھین آنحضرت کی پس یہ خالہ زاد بھائی بھی تھے حضرت کے اور تھے نہایت شجاع اور قوی اور احوال اُنکی شجاعت
و دلاوری کے بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہی کہ لکھے ہوئے
ہین وہ نزدیک خدا تبارک وتعالے کے ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال اُنکا اوپر گذرا (حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ
حَلِیْفٌ لِّقُرَیْشٍ) ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ف ح کینت اُنکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئے بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات
مین کہ بعد اُنکے ہوئے وفات پائی سال تیسرے مین بیچ مدینہ کے اور عمر اُنکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اُنکی کتابت کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب مین

گذر چکا (اَبُوْحُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی ف اور اُنکے نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہین فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونون قبلون کی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنے حبشہ اور مدینہ کی طرف اور تھا اسلام اُنکا پہلے داخل ہونے کے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اُسکے بعد کے غزوون مین شہید ہوئے روز یمامہ کے اور عمر اُنکی ترپن یا چون برس کی تھی (حَارِثَۃُ بْنُ الرُّبَیِّعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَّہُوَ حَارِثَۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ کَانَ فِی النَّظَّارَۃِ) ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ربیع ساتھ پیش را اور زبر با اور زیر ی مشددہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر را اور زیر با اور تخفیف کے بھی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ترجمہ شہید ہوئے روز بدر کے اور یہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تھا یعنے وقت شہید ہونے کے بیچ نظر کرنے والون کے ف ربیع نام اُنکی ماں کا ہی اور سراقہ نام اُنکے باپ کا اور تھا حارثہ نظر کرنے والون مین نہ قتال کرنے والون مین جیسے کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہی اور حواشی مین لکھا ہی کہ تھا وہ اُن لوگون مین سے کہ بلند جگہ پر کھڑے تھے تو اوپر احوال دشمنون کے نظر کرین اور بیچ دین نظارہ ساتھ زبر نون کے اور تشدید ظ کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہ حارثہ نوجوان تھے کہ واسطے نظارگی کے معرکہ مین کھڑے تھے ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پھینکنے والا اُسکا معلوم نہ تھا حلق مین اُنکے لگا پس ماں اُنکی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق جانتے ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر رچا ہوا تھی اُسکو مین اور کسقدر تعلق تھا مجکو ساتھ اُسکے اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو روؤن مین اُسپر جتنا ہو سکے مجسے اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکھیگا خدا مجسے جو کچھ کہ روؤنگی مین اُسپر پس فرمایا آنحضرت نے ای ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہی کتنے بہشتین ہین اور بیٹا تیرا بیچ فردوس اعلے مین ہی پس کہا اُسکی ماں نے کہ صبر کرونگی مین اُسپر (خُبَیْبُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری ف ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زیر ب پہلی کے اور جزم ی کے حاضر ہوئے بدر مین اور قید کیے گئے غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسرے کے ہجرت سے اور مکہ مین بیچے گئے اُنکو مشرک پس خریدا اُنکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث کافر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹون نے تو کہ قتل کرین اُسکو پس بیٹھے وہ قیدی اُنکے پاس پھر سولی پر کھینچا اُنکو تنعیم مین اور اول سولی پر اسلام مین یہی کھینچے گئے ہین اور اول انھون ہی نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ اُسکا عجیب ہی چنانچہ مذکور ہی وہ صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وقت قتل کے کہتے تھے خداوندا مین کسی کو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہونچا دے تو پہونچا سلام میرا اُنکو صلے اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئے اور سلام اُنکا پہونچایا ساری حدیث نقل کی یہ راوی نے (خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ) ترجمہ خنیس بیٹے حذافہ سہمی کے ف خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر نون کے اور جزم ی کے اور سین مہملہ کے آخر مین قریشی تھے اور مہاجرین مین سے تھے حاضر ہوئے بدر مین بعد ہجرت کرنے کے طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ رکھتے تھے جان دی اور وہ خاوند تھے حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے (رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری ف رفاعہ ر کے زیر سے بدری ہین اور باپ اُنکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی اُنکے مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور تمام جہاد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوئے ساتھ علی رضہ کے جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرے اول امارت معویہ کے (رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ رفاعہ بیٹے عبد المنذر کے ابولبابہ انصاری ف یہ اوس مین اور نقیبون مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے اُنکو مدینہ مین اور لگایا اُنکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان کے لیے لگایا تھا اور وفات اُنکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ اُنکے باندھنے کا اپنی تئین ستون مسجد سے واسطے قبول توبہ کے اُس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی اُنسے بیچ قضیہ بنی قریظہ کے مشہور ہی

اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہے کہ اُسکو ستون ابولبابہ کہتے ہین یہ نام اُسکا اسی تقریب مذکورہ سے ٹھہرا (اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ زبیر بیٹے عوام کے قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو کے ہے اور زبیر عشرۂ مبشرہ مین سے ہین جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت کے قصے مین چار واسطے کر ماں انکی صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی پھوپھی آنحضرت کی ہین اور ام المومنین خدیجہ پھوپھی انکی ہین اور اسماء بیٹی ابوبکر کی بیوی انکی اسلام لائے وہ اور ماں انکی صفیہ ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر اُسوقت مین سولہ برس کے تھے اور بعضے کہتے ہین بائیس برس کے اور عذاب کیا انکو اُنکے چچا نے ساتھ دھوین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا انھون نے اور ہجرت کی حبشہ کی طرف اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون مین ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور اول تلوار انھون نے ہی کھینچی ہے راہ خدا مین اور تھے وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والے ہلکے رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کے سن چھتیس مین اور عمر انکی چونسٹھ برس کی تھی اور دفن کیے گئے وادی السباع مین پھر لائے گئے بصرہ مین اور قبر انکی وہان مشہور ہے اور مارا انکو نماز مین بن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کے لشکر مین تھا اور ابن جرموز حضرت علی کے پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کے اور قصہ اُنکے قتل کا احادیث وسیر کی کتابون مین لکھا ہے (زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْطَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ زید بیٹے سہل کے کنیت انکی ابوطلحہ انصاری ف ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتھ ستر نفر کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون مین کہ بعد بدر کے ہوئے اور وہ کنیت سے کہ ابوطلحہ ہے مشہور تھے اور وہ خاوند مین ام سلیم کے کہ ماں انس بن مالک کی ہین اور تیراندازی مین مشہور تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت مین ہے سو مرد سے اور اور روایت مین ہے ہزار مرد سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت نے درمیان انکے اور ابوعبیدہ کے اور تھے یہ انصار کے سردارون مین سے اور تونگرون مین سے اور اُنکے لیے فضائل بہت ہین اور وفات ہوئی انکی سن اکتیس مین اور عمر انکی ستر برس کی تھی (اَبُوْزَیْدِ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ ابوزید انصاری ف ع یہ بھی ایک صحابی ہین اُن مین سے کہ جنھون نے قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور انس کے چچاؤن مین سے ہین حاضر ہوئے بدر مین اور مشہور تھے ساتھ سعد قاری کے اور اُنکے نام مین اختلاف کیا گیا ہے بعضون نے کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن (سَعْدُ بْنُ مَالِکِ الزُّہْرِیُّ) ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری ف ح یعنے سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور مالک نام ابووقاص کا ہے زہری قریشی تھے اسلام لائے سعد ابتدا اسلام مین ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر سترہ برس کی عمر مین اور بعضون نے کہا انیس برس کی عمر مین اور انھون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنے دو کے بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول ہین جنھون نے ہی تیر پھینکا راہ خدا مین حاضر ہوئے وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کے اور جمع کیا آنحضرت نے اُنکے لیے اپنی ماں اور باپ کو روز احد کے کہ فرمایا تیر پھینک ماں اور باپ میرے فدا ہون تجھپر اور تھے وہ ٹھگنے فربہ کلان سر سخت اونگلیان تھین انکی گندم گون پست بینی بدن پر بال تھے بہت مرے اپنے محل مین کہ عقیق مین تھا نزدیک مدینہ کے دس کوس پر پھر اُٹھا کر لائے گئے مدینہ مین اور دفن کیے گئے بقیع مین سن پچپن مین یا اٹھاون مین معویہ کے عہد مین کچھ اوپر ستر برس کے تھے اور بعضون نے کہا بیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچھے یہی مرے ہین اور فتح کیے گئے انکے ہاتھ پر ملک عجم اور گری انکی سعی سے بنیاد کسرے کے سردارون کی اور مناقب اُنکے بہت ہین (سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ سعد بیٹے خولہ کے قریشی ف ح ساتھ زبر خ معجمہ اور جزم واو کے بنی عامر بن لوی سے تھے اور بعضون نے کہا حلیف یعنے ہم قسم اُنکے تھے اور تھے حبشہ کے ہجرت کرنے والون سے ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر ہوئے بدر مین اور مرے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کے (سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیُّ) ترجمہ سعید بیٹے زید کے بیٹے عمرو بن نفیل کے قریشی ف ح نفیل ساتھ پیش نون اور زبر ف اور جزم ی کے اور کنیت سعید کی ابوالاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہے عشرہ مبشرہ سے بہنوئی عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائے پہلے آنے کے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے تمام جہادون مین

ہمراہ آنحضرت کے اور تھے غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبداللہ کے کہ واسطے خبر لینے قافلہ قریش کے گئے تھے گندم گون دراز قد میانہ ہوتے ہین ساتھ
آنحضرت کے گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے وہ بیس برس کی عمر مین اور کہا دیکھا مین نے اپنے کو کہ باندھا تھا مجکو عمر نے
اسلام لانے پر اور اسلام لائین بیوی انکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلے اپنے بھائی عمر بن الخطاب کے اور مرے وہ عقیق مین قریب مدینہ کے سن اکیاون
یا باون مین اور عمر انکی کچھ اوپر ستر برس کی ہوئی اور انکے باپ زید بن نفیل نے جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا تھا اور ذبائح مشرکون سے پرہیز کیا تھا
اور آنحضرت سے بھی پہلے اترنے وحی کے ملاقات کی اور انکو موحد الجاہلیت کہتے تھے (سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ) ترجمہ سہل بن حنیف انصاری
ف بدر اور احد اور اور جہادون مین حاضر ہوئے اور روز احد کے ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے اور بعد آنحضرت کے مصاحب حضرت علی کے رہے
امیر المومنین نے انکو مدینہ مین خلیفہ کیا پھر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علیؓ نے انپر نماز ادا کی (ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ
وَاَخُوْهُ) ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی انکے **ف** ظہیر ساتھ زبر ظا معجمہ کے اور ملا علی نے کہا ساتھ تصغیر کے اور بھائی ظہیر کے خدیج بن رافع
اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا انکا ساتھ پیش میم اور زبر ظا کے اور زیر ہا مشددہ کے دونون اہل بدر سے ہین حاضر ہوئے بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد بدر کے
ہوئے (عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ) ترجمہ عبداللہ بن مسعود ہذلی **ف** ساتھ پیش ہا کے اور زبر ذال کے نسبت ہے طرف قبیلہ بنی ہذیل کے غیر قبائل
قریش سے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا (عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ) ترجمہ عبدالرحمن بیٹے عوف کے زہری **ف** اولاد زہرہ بن کلاب سے
جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلاب بن مرہ مین پہونچکر اور تھا نام انکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس برس بعد سال
فیل کے اسلام لائے ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر ابتدائے اسلام مین اور انکی مان بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انھون نے حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئے
بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت کے اور ثابت رہے روز احد کے اور پہونچے انکو بیس زخمون سے زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے انکے پیچھے نماز ایک
سفر مین اور تمام کی آپ نے نماز جو کچھ کہ باقی رہی تھی جیسے کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک مین نہین گئے اور تلافی کی اسکی ساتھ تصدق کرنے چار ہزار دینار کے
راہ خدا مین بعد ازان ساتھ چالیس ہزار دینار کے اور سوار کیا لوگون کو پانسو گھوڑون پر راہ خدا مین پھر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد
آنحضرت کے اور تھا اکثر اموال انکا تجارت سے اور مناقب انکے بہت ہین اور تھے وہ دراز قد تنک بدن سرخ سفید لنگڑے ہو گئے تھے بسبب تیرون کے کہ
انکے پانؤن مین لگے تھے اور تھے اغنیاء صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنے کے مدینہ کو فقیر تھے اور یہ خیر و برکت انکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان
رکھتے تھے اور صلح کی گئین وہ چوتھائی آٹھوین حصہ پر کہ حق انکا تھا اوپر اسّی ہزار درہم یا دینار کے اور وصیت کی وقت وفات کے ہر ایک کے لیے اہل بدر مین سے چار
چار سو دینار کے دینے کی اور تقسیم کی گئی میراث انکی ایک ہزار اور ساٹھ نفر پر پس پہونچے ہر ایک کو اسّی ۸۰۰۰۰ ہزار درہم اور جب سنی انھون نے حدیث عائشہ سے کہ کہا
سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے عبدالرحمن بن عوف کو کہ جاتے ہین بہشت مین اور گھسٹتے ہین اسمین بطریق ہونے کہ لڑکون کی
چال ہے سرین پر تصدق کیے ساتھ تمام قافلہ کے کہ شام سے آیا تھا سات سو اونٹ پالانون اور جھولون سمیت بسبب شکر اس بشارت دخول جنت کے اور تھے
وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتے تھے نماز کو پہلے ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کے بیہوش ہوئے اور جب ہوش مین آئے تو کہا کہ آئے میرے پاس دو
فرشتے سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حاکم عزیز امین کے لیجاتے ہین ہم اور دو فرشتے اور آئے اور کہا انکو کہ کہان لیے جاتے ہو انھون نے کہا لیے جاتے ہین
ہم اسکو آگے عزیز امین کے ان فرشتون نے کہا کہ چھوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسمین جس وقت کہ ماں کے پیٹ مین تھا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن
عساکر نے اور وہ فتوی دیا کرتے تھے ابو بکر اور عمر اور عثمان کے عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا
اے ابن عوف کہ صافی چشیدی و دردی را گذاشتی مناقب انکے بہت ہین اور انکے اسلام لانے کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال مین اسکو نقل کیا ہے ہمنے (عُبَيْدَةُ

بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیّ) ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کے قریشی ف ح کنیت اُنکی ابو الحارث اور بعضون نے کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبد المطلب
کے بیٹے عبد مناف کے آنحضرت سے دس برس بڑے تھے اسلام لائے پہلے آنے کے دار ارقم مین اور ہجرت کی انھون نے ساتھ دو بھائیون اپنے
کے کہ طفیل اور حصین نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کے ولید بن عتبہ سے اور دو چوٹین ہوئین درمیان انکے اور مرے عبیدہ اُس سے اور مارا گیا ولید بھی اسی روز
روایت کی اُنسے علی ابن ابی طالب نے (عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف ح انصار کے سردارون
مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ اولے اور ثانیہ اور ثالثہ مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہ ایک شخص تھے انہین سے کہ جنھون نے جمع کیا
قرآن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور تھے دراز قد جسیم خوبصورت بھیجا اُنکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام مین قاضی و معلم کر کے پس حمص مین اقامت
کی بعد ازان فلسطین مین آ رہے اور رملہ مین وفات پائی اور بعضون نے کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اُنکی بہتر برس کی اور بعضون نے کہا
کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے (عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُوَیٍّ) ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کے ف ح انصاری ہین حاضر ہوئے
بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ مین اور لاولد مرے مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ کے اور تھے قدیم الاسلام اور یہ ان لوگون مین سے ہین کہ نازل ہوئی انکے
حق مین وتری اعینہم تفیض من الدمع یعنے اور دیکھتا ہے تو آنکھین اُنکی کہ جاری ہین اُنسے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین
تمپر فقر سے ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سے الخ (عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف ح کنیت اُنکی ابو مسعود ہے اور بدری ہین
مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اہل سیر ہین کہ نسبت اُنکی طرف بدر کے بسبب سکونت کے ہے کہ وہان رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونے کے
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اور بعضے کہتے ہین بعد اسکے سن اکتالیس یا بیالیس مین (عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ الْعَنْزِیُّ) ترجمہ
عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زے کے نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ انکے اجداد سے ہے اور جامع الاصول مین العنوی ساتھ
غین معجمہ اور واو کے حلیف بن عدی ہے اور اسلیے اُسکی نسبت مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین اور
حاضر ہوئے بدر مین اور سب جہادون مین اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس یا بتیس مین اور قول اول مشہور تر ہے اور اولی
موافق تر ہے ساتھ اُس مضمون کے کہ کاشف مین کہا کہ مرے پہلے عثمان کے (عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف ح
حاضر ہوئے بدر مین اور یہ وہ شخص ہین کہ نگاہ رکھا اُنکو زنبورون یعنے بھڑون نے جس وقت کہ چاہا مشرکون نے کہ سر اُنکا کاٹ لین بسبب اسکے کہ مار ڈالا تھا
اُنھون نے کسی سردار کو اُنکے سردارون مین سے اور اُنھون نے دعا کی تھی خدا عز وجل سے کہ ہاتھ مشرک کا مجکو نہ پہونچے پس بھیجا خداے تعالے نے
زنبورون کو پس بچایا اُنکو مشرکون کے ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اُنکو لیگئی اور یہ قضیہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر
بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما (عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونون عقبون اور بدر مین
اور تمام غزوون مین اور وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اُنکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی (عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ)
ترجمہ عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انسے روایت کی انس بن مالک اور
محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ اُنکے عذر کر نیکا آنے سے مسجد مین اور آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنکے گھر مین اور ادا کرنے نماز کا اسمین تو کہ
اُسکو جگہ نماز کی پکڑین مذکور ہے صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کے زمانہ مین وفات پائی (قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ) ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے
ف ح ساتھ زبر میم اور جزم ظ معجمہ کے اور عین مضموم کے اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کے قریشی ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کے
ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل کیا اُنکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان

معزول کیا روایت کی ہے انسے عبداللہ بن عمرو نے اور وفات پائی سن چھتیس ہجری مین اٹھتر برس کی عمر مین (قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ قتادہ بیٹے نعمان
کے انصاری ف ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ مین کہ جو سنتے تھے
یاد ہو جاتے تھے روایت رکھتے ہین انس بن مالک سے اور حسن بصری سے اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین
اور انکے بعد کے جہادون مین مرے سنہ تیئیس مین اور نماز پڑھی انپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تھے فضلاء صحابہ سے (مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ) ترجمہ
معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ساتھ زبر جیم اور پیش میم کے اور اخیر مین ح ہے خزرجی ہین حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین وہ اور باپ انکے عمرو بن الجموح
اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انھون نے ساتھ معاذ بن عفراء کے ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا ہے (مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْهُ) ترجمہ معوذ بیٹے
عفراء کے اور بھائی انکے ف ح یعنے معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کے اور عفراء ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ف کے
اور ممدودہ کے نام انکی مان کا ہے اور نام انکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہے باعانت اپنے بھائی معاذ کے اور معوذ نے
بعد اسکے قتال کیا اور مارے گئے اور معاذ باقی رہے اور اور جہادون مین لڑے پس معوذ اور معاذ بیٹے عفراء کے دونون اہل بدر سے ہین اور انکا ایک
بھائی اور ہے کہ نام اسکا عوف ہے وہ بھی بدر مین مارا گیا (مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ) ترجمہ مالک بیٹے ربیعہ کے ابو اسید انصاری ف ع
ساتھ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کے ابو اسید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہین ساتھ کنیت کے حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ ساعدی
ہین مرے سنہ ساٹھ مین اٹہتر یا اکہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونے کے اور بدریون مین سب سے پیچھے یہی مرے ہین (مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ) ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے ف ع مسطح ساتھ زیر میم اور جزم سین اور زبر طا کے
اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کے اور دو ثاء مثلثہ کے اور عباد ساتھ زبر عین اور تشدید ب کے مسطح حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد
انکے ہوئے اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کے حق مین جو کچھ کہ کہا قضیہ افک یعنے بہتان زنا مین اور درے مارے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون
مین کہ درے لگائے انکو اور کہتے ہین کہ مسطح لقب انکا ہے اور نام انکا عوف ہے اور وفات ہوئی انکی سن چونتیس مین اور عمر انکی چھپن برس کی ہوئی (مُرَارَةُ بْنُ
الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ) ترجمہ مرارہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ع مرارہ ساتھ پیش میم کے اور تخفیف رے مہملہ کے اور ربیع ساتھ زبر را اور زیر ب کے مرارہ
بنی عمرو بن عوف سے ہین حاضر ہوئے بدر مین اور یہ انھین تینون مین سے ہین کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بہت مشہور انہین کعب بن مالک ہین
دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسرے یہ اور توبہ قبول کی انکی حق عزوجل نے اور نازل کین آیتین قرآن کی انکے حق مین اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اسکا سورہ
توبہ (مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيُّ) ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری ف ح معن ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور عدی ساتھ زبر عین اور زیر دال
مہملہ اور تشدید ی کے وہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے انکو انصاری حاضر ہوئے بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اسکے
ہوئے اور حاضر ہوئے عقبہ مین اور بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بھائی تھے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے اور شہید ہوئے دونون معارک یمامہ کے حضرت صدیق کی خلافت مین (مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ) ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے
کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ف ع مقداد ساتھ زیر میم کے اور کندی ساتھ زیر کاف اور جزم نون کے اور انکو مقداد بن الاسود بھی کہتے تھے اور کندی اس
سبب سے کہتے تھے کہ باپ انکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن یغوث زہری سے اس سبب سے زہری کہا اور انکو ابن الاسود
بھی اسی سبب سے کہتے تھے اور قدیم الاسلام تھے وہ اور بعض کہتے ہین بعد پانچ آدمیون کے چھٹے یہ اسلام لائے اور بہت بزرگ اور نیک تھے
اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین روایت کی ہے انسے حدیثین علی بن ابی طالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نے اور وفات پائی جرف مین

کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سے اور اُٹھا کر لائے گئے طرف مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع میں سنہ تینتیس[۳۳] میں اور عمر انکی ساٹھ[۶۰] برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اُنپر عثمان بن عفان نے (ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ) ترجمہ ہلال بیٹے امیہ کے انصاری ف ایک صحابی ہیں اُن تین میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے اور توبہ قبول کی خدائے تعالے نے اُنکی قذف یعنے بہتان زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئے بدر میں اور روایت کی اُنسے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس نے (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ) راضی ہو اللہ اُنسے سب سے فائدہ جلیلہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کے ناموں کی گنتی میں اختلاف ہو بعضوں نے تین سو پندرہ اور بعضوں نے تین سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور سترہ کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور استیعاب میں تین سو تیرہ نقل کیے ہیں پینتالیس تو یہی ہیں اور باقی اور اور جعفر بن حسن بن عبدالکریم برزنجی نے ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکے میں مع فضائل و فوائد انکے مسمے بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہو اُسمیں تین سو چھتیس لکھے ہیں کتنے ہی کتابوں سے لیکن لکھا ہو کہ مرجح اقوال سے بیچ گنتی اشخاص بدر کے یہ ہو کہ وہ تین سو او تیرہ اشخاص ہیں جیسا کہ صاحب استیعاب نے لکھا ہو پس اس عاجز نے اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سے نقل کیے اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کے رسالہ مذکورہ سے نقل کیے اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ میں متضمن لفظ دعا و توسل کر لکھا ہو میں نے بھی اسی طرح لکھا اور اخیر میں اُنکے ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز نے بجاے اُسکے ایک دعا جامع حدیث شریف کی لکھدی ہو تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچھ اُنکے فضائل میں سے سنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے بشارت دی ہو انکو جنت کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کہ فرمایا اُنکے حق میں فقد وجبت لکم الجنۃ یعنے تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت اور اور انکے فضائل میں سے یہ ہو کہ اللہ تعالے نے بخشدیے اُنکے لیے اگلے پچھلے گناہ اُنکے یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوے صادر ہونا گناہ کا کسی سے اُنمیں سے تو حاجت توبہ کی نہیں تھی اُسکو اسلیے کہ جب واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہو اُسکے فاعل پر حکم اُسکا شرعاً دنیا میں اور اور انکے فضائل میں سے یہ ہو کہ حاضر ہوے ملائکہ ساتھ اُنکے جنگ بدر میں اور قتال کیا اُسمیں اتفاقاً اور بیچ قتال کرنے اُنکے کے اعداد حنین میں اختلاف ہو اور خواص اُنکے اسماء کے یہ ہیں کہ کہا برہان حلبی نے اپنی سیرت میں اور ذکر کیا داؤدی نے کہ انھوں نے سنا مشائخ حدیث سے یہ کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہو اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہو اور کہا شیخ عبداللطیف نے اپنے رسالہ میں کہ ذکر کیا ہو بعضے علماء نے کہ بہت اولیا ویسے گئے ہیں ولایت ساتھ برکت ناموں اُنکے کے اور بلاشبہ بہت مریضوں نے مانگی اللہ تعالے سے شفا بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفاء بیماریوں اپنی کے پس شفا دیے گئے اُس سے اور کہا بعضے عارفین نے کہ نہیں رکھا میں نے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور پڑھے میں نے نام اُنکے بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اُسکو اللہ نے اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اُسکی تو تخفیف دیتا اللہ اُس سے اور کہا بعضوں نے کہ تجربہ کیا میں نے اُنکے ناموں کا بیچ امور مہمہ کے از روے پڑھنے اور لکھنے کے پس نہیں دیکھی میں نے کوئی دعا جلد تر اُس سے قبولیت میں اور روایت کیا گیا جعفر بن عبداللہ رح سے کہ اُنھوں نے کہا وصیت کی مجکو میرے والد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنیکی ساتھ اہل بدر کے بیچ تمام مہمات کے اور کہا مجکو کہ اے بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے اُنکے کے قبول کیجاتی ہو اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گھیر لیتے ہیں بندے کو جبکہ ذکر کرتا ہو اُنکو یا کہا وقت دعا کرنے کے ساتھ ناموں اُنکے کے اور تحقیق جسنے ذکر کیا اُنکو ہر روز میں اور سوال کیا اللہ تعالے سے بوسیلہ اُنکے حاجت میں روا کیجاتی ہو حاجت اُسکی لیکن لائق ہو اسکے لیے کہ ذکر کرے اُنکا بیچ قضاے مہم کے یہ کہ رضی اللہ عنہ کہے وقت ذکر کرنے نام ہر ایک کے اُنمیں سے پس کہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اُنکے آخر تک پس اس سے بہت دعا قبول ہوتی ہو اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کے ببرکت ناموں اُنکے کے لکھے ہیں بخوف درازگی کے اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہو اُنکے اسماے مبارک کا (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ اَسْاَلُکَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُہَاجِرِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وسیدنا عبد الله بن عثمان ابی بکر الصدیق القرشی وسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفه النبی صلی الله علیه
وسلم علی ابنته وضرب له بسهمه وسیدنا علی ابن ابی طالب الهاشمی وسیدنا ایاس بن البکیر وسیدنا بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی
وسیدنا حمزة بن عبد المطلب الهاشمی وسیدنا حاطب بن ابی بلتعة حلیف لقریش وسیدنا ابی حذیفة بن عتبة بن ربیعة القرشی وسیدنا
حارثة بن الربیع الانصاری قتل یوم بدر وهو حارثة بن سراقة وکان فی النظارة وسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وسیدنا خنیس بن حذافة
السهمی وسیدنا رفاعة بن رافع الانصاری وسیدنا رفاعة بن عبد المنذر ابی لبابة الانصاری وسیدنا الزبیر بن العوام القرشی و
سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وسیدنا سهل بن حنیف الانصاری وسیدنا زید بن سهل ابی طلحة الانصاری وسیدنا ابی
زید الانصاری وسیدنا سعد بن مالک الزهری وسیدنا سعد بن خولة القرشی وسیدنا ظهیر بن رافع الانصاری واخیه وسیدنا عبد الله بن
مسعود الهذلی وسیدنا عتبة بن مسعود الهذلی وسیدنا عبد الرحمن بن عوف الزهری وسیدنا عبیدة بن الحارث القرشی وسیدنا عبادة بن
الصامت الانصاری وسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی وسیدنا عقبة بن عمرو الانصاری وسیدنا عامر بن ربیعة العنزی و
سیدنا عاصم بن ثابت الانصاری وسیدنا عویم بن ساعدة الانصاری وسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وسیدنا قدامة بن مظعون
وسیدنا قتادة بن النعمان الانصاری وسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وسیدنا معوذ بن عفراء واخیه مالک بن ربیعة وسیدنا ابی اسید الانصاری
وسیدنا مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وسیدنا مرارة بن الربیع الانصاری وسیدنا معن بن عدی الانصاری و
سیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زهرة وسیدنا هلال بن امیة الانصاری وسیدنا ابی عمرو بن سعد بن معاذ الاشهلی الانصاری وسیدنا
اسید بن حضیر الانصاری الاشهلی وسیدنا اسعد بن ثعلبة الانصاری وسیدنا انیس بن قتادة الانصاری وسیدنا انس بن معاذ البخاری
وسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشهلی وسیدنا اوس بن ثابت البخاری الانصاری وسیدنا اوس بن خولی الانصاری وسیدنا اوس
بن الصامت الخزرجی الانصاری وسیدنا اسعد بن زرارة البخاری الانصاری الخزرجی وسیدنا الاسود بن زید بن غنم الانصاری و
سیدنا ایاس بن ودفة الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وسیدنا الارقم بن ابی الارقم الهاشمی وسیدنا براء بن عازب الخزرجی الانصاری
وسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وسیدنا بشیر بن ابی زید الانصاری وسیدنا
بحیر بن ابی بحیر الجهنی البخاری وسیدنا بشعش بن عمرو الخزرجی الانصاری وسیدنا بحاث بن ثعلبة الانصاری الخزرجی وسیدنا تمیم بن یعار
الانصاری الخزرجی وسیدنا تمیم الانصاری مولی بنی غنم وسیدنا تمیم مولی خراش بن الصمة وسیدنا ثابت بن الجذع الانصاری الاشهلی وسیدنا
ثابت بن هزال بن عمرو الانصاری العوفی وسیدنا ثابت بن عمرو بن زید البخاری الانصاری وسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان البخاری
الانصاری وسیدنا ثابت بن خنساء البخاری الانصاری وسیدنا ثابت بن اقرم الانصاری حلیف بنی عمرو بن عوف وسیدنا ثابت بن زید الاشهلی
الانصاری وسیدنا ثابت بن ربیعة الانصاری الخزرجی وسیدنا ثابت بن عامر الانصاری وسیدنا ثابت بن عبید الانصاری وسیدنا ثابت بن
الحرث الانصاری وسیدنا ثعلبة بن غنمة الانصاری وسیدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدی الانصاری وسیدنا ثعلبة بن عمرو البخاری الانصاری
وسیدنا ثعلبة بن حاطب الانصاری وسیدنا ثقف بن عمرو الاسلمی وسیدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاری البخاری الاشهلی وسیدنا جابر
بن عبد الله الحرامی الانصاری وسیدنا جبار بن صخر الانصاری وسیدنا جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی وسیدنا حارثة بن النعمان البخاری
الانصاری وسیدنا حارثة بن مالک الانصاری الزرقی وسیدنا حارث بن حمیر الاشجعی الانصاری وسیدنا الحارثة بن حمیر الانصاری ١٦١

وسیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی وسیدنا الحارث بن عتیک النجاری وسیدنا الحارث بن قیس الانصاری وسیدنا الحارث بن اوس الانصاری
وسیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری وسیدنا الحارث بن النعمان القیسی وسیدنا الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری
وسیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری وسیدنا الحکم بن عمرو الثمالی وسیدنا حبیب مولی الانصاری وسیدنا الحصین بن الحارث المطلبی وسیدنا
حاطب بن عمرو الاوسی وسیدنا حرام بن ملحان النجاری وسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی وسیدنا خالد بن البکیر وسیدنا خالد بن العاصی
قتل یوم بدر وسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی وسیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری وسیدنا خلاد بن سوید الانصاری الخزرجی وسیدنا خلاد
بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری وسیدنا خارجۃ بن زید الانصاری الخزرجی وسیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی وسیدنا خباب
بن الارت الخزاعی وسیدنا خباب مولی عتبۃ بن غزوان وسیدنا خریم بن فاتک الاسدی وسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی و
سیدنا خولی بن خولی العجلی الجعفی وسیدنا خبیب بن اساف الانصاری وسیدنا خوات بن جبیر الانصاری وسیدنا خیثمۃ بن الحارث الانصاری
وسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری وسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری وسیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری وسیدنا ذی مخبر الحبشی و
سیدنا ذی الشمالین الخزاعی وسیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی وسیدنا رافع بن الحارث الانصاری وسیدنا رافع بن المعلی
الانصاری وسیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی وسیدنا رافع بن سہل الانصاری وسیدنا رافع بن زید الانصاری وسیدنا رفاعۃ
بن عمرو الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی وسیدنا ربعی
بن کلثوم الانصاری وسیدنا ربیع بن ایاس الانصاری واخیہ وسیدنا رخیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن الخطاب العدوی
وسیدنا زید بن حارثۃ الکلبی وسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری وسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن عاصم المازنی
الانصاری وسیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی وسیدنا زیاد بن عمرو الانصاری وسیدنا زیاد بن کعب الانصاری وسیدنا
زاہر بن حرام الاشجعی وسیدنا طلیب بن عمرو القرشی وسیدنا الطفیل بن الحارث المطلبی واخیہ قتل یوم بدر وسیدنا الطفیل بن مالک
الانصاری وسیدنا کعب بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا کعب بن زید النجاری الانصاری وسیدنا کعب بن جماز الانصاری وسیدنا
کناز بن حصین الانصاری وسیدنا محمد بن مسلمۃ الانصاری وسیدنا معاذ بن عفراء الانصاری وسیدنا عوف بن عفراء قتل یوم بدر وسیدنا
معوذ وسیدنا معاذ بن ماعص الانصاری وسیدنا مالک بن نمیلۃ العبسی وسیدنا مالک بن قدامۃ الانصاری وسیدنا مالک بن رافع
العجلانی وسیدنا مالک بن عمرو السلمی وسیدنا مالک بن امیۃ بن عمرو السلمی وسیدنا مالک بن ابی خولی العجلانی وسیدنا مالک بن نمیلۃ
الانصاری وسیدنا معمر بن الحارث الجمحی وسیدنا محرز بن نضلۃ الاسدی وسیدنا محرز بن عامر الانصاری وسیدنا معن بن یزید السلمی وسیدنا
معبد بن قیس الانصاری وسیدنا المنذر بن عمرو الانصاری الخزرجی وسیدنا المنذر بن الاوسی الانصاری وسیدنا منذر بن قدامۃ الانصاری
وسیدنا معتب بن الحمراء الانصاری وسیدنا معتب بن بشیر الانصاری وسیدنا مصعب بن عمیر القرشی وسیدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسی
وسیدنا ملیل بن وبرۃ الانصاری وسیدنا مجمع بن صالح مولی عمر بن الخطاب وسیدنا مدلاج بن عمرو السلمی وسیدنا نوفل بن ثعلبۃ الانصاری
وسیدنا النعمان بن عبد النجاری وسیدنا النعمان بن عصر الانصاری وسیدنا النعمان بن عمرو الانصاری وسیدنا النعمان بن ابی خزمۃ الانصاری
وسیدنا النعمان بن سنان الانصاری وسیدنا بن نصر الحارث الانصاری الظفری وسیدنا نحاب بن ثعلبۃ الانصاری
وسیدنا النعمان بن عمرو النجاری وسیدنا صہیب سنان الرومی وسیدنا صفوان بن امیۃ بن عمرو السلمی واخیہ مالک بن امیۃ وسیدنا

الضحاک بن حارثة الانصاری وسیدنا الضحاک بن عبد الانصاری البخاری وسیدنا عبد اللہ بن ثعلبة الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن جبیر الانصاری
وسیدنا عبد اللہ بن الحمیر الاشجعی وسیدنا عبد اللہ بن رواحة الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن رافع الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن ربیع الانصاری
وسیدنا عبد اللہ بن طارق الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن کعب الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن مظعون الجمحی وسیدنا عبد اللہ بن النعمان
الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن سلول الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری
وسیدنا عبد اللہ بن عمیر الانصاری وسیدنا عبد اللہ بن عبس الخزرجی وسیدنا عبد اللہ بن سلمة العجلانی وسیدنا عبد الرحمن بن کعب المازنی
وسیدنا عبد الرحمن بن جبیر الانصاری وسیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ الانصاری وسیدنا عبد الرحمن بن سہل الانصاری وسیدنا عبید بن اوس
وسیدنا عبید بن زید الانصاری وسیدنا عبد ربہ بن حق الانصاری وسیدنا عبد یالیل بن ناشب اللیثی وسیدنا عبادة بن عبید النعمان وسیدنا
عبادة بن قیس الانصاری وسیدنا عمیر بن حرام الانصاری وسیدنا عمرو بن قیس الانصاری وسیدنا عمرو بن ثعلبة الانصاری وسیدنا
سفیان بن بشیر الانصاری وسیدنا سالم بن عمیر الانصاری وسیدنا سنان بن سنان الاسدی وسیدنا سماک بن خرشة الانصاری وسیدنا
سہل بن عتیک الانصاری وسیدنا سہیل بن رافع الانصاری وسیدنا السائب بن مظعون الجمحی وسیدنا ابی بن کعب الانصاری البخاری و
سیدنا ابی معاذ البخاری وسیدنا اسیرة بن عمرو الانصاری البخاری وسیدنا عبد اللہ بن عامر الانصاری وسیدنا عائذ بن ماعص الانصاری
وسیدنا عبس بن عامر الانصاری وسیدنا عکاشة بن محصن الاسدی وسیدنا عتبک بن التیہان الانصاری وسیدنا عنتر السلمی وسیدنا
عاقل بن البکیر وسیدنا فروة بن عمرو الانصاری وسیدنا غنام بن اوس الانصاری وسیدنا الفاکہ بن بشر الانصاری وسیدنا قیس بن مخلد
الانصاری وسیدنا قیس بن محصن الانصاری وسیدنا قیس بن ابی صعصعة الانصاری وسیدنا قطبة بن عامر الانصاری وسیدنا سعد بن خیثمة
الانصاری وسیدنا سعد بن الربیع الانصاری وسیدنا سعد بن عبادة الانصاری الساعدی وسیدنا سعد بن عثمان الانصاری الزرقی و
سیدنا سعد بن زید الانصاری الاشہلی وسیدنا سفیان بن بشر الانصاری وسیدنا سالم بن عمیر العوفی وسیدنا سلیم بن عمرو الانصاری
وسیدنا سلیم بن الحارث الانصاری وسیدنا سلیم بن قیس بن فہد الانصاری وسیدنا سلیم بن ملحان الانصاری وسیدنا سلمة بن
سلامة الانصاری الاشہلی وسیدنا سلمة بن ثابت الانصاری الاشہلی وسیدنا سہیل بن عمرو الانصاری وسیدنا سہیل بن بیضاء القرشی
الفہری وسیدنا سوید بن مخشی الطائی وسیدنا سلیط بن عمرو العامری القرشی وسیدنا سلیط بن قیس الانصاری البخاری وسیدنا سراقة بن کعب
الانصاری البخاری وسیدنا سراقة بن عمرو الانصاری البخاری وسیدنا سبیع بن حاطب الانصاری وسیدنا سواد بن غزیة الانصاری
السلمی وسیدنا سعید بن سہیل الانصاری الاشہلی وسیدنا شماس بن عثمان المخزومی وسیدنا شجاع بن ابی وہب الاسدی حلیف عبد شمس
وسیدنا ہانی بن نیار الانصاری وسیدنا ہلال بن المعلی الانصاری وسیدنا ہلال بن خولی الانصاری وسیدنا ہمام بن الحارث وسیدنا وہب
بن ابی سرح الفہری القرشی وسیدنا ودیعة بن عمرو الانصاری وسیدنا یزید بن الحارث الانصاری وسیدنا یزید بن ثابت الانصاری وسیدنا
ابی ایوب الانصاری وسیدنا ابی الحمراء مولی آل عفراء وسیدنا ابی خالد الحارث بن قیس الانصاری وسیدنا ابی خزیمة بن اوس الانصاری
وسیدنا سلیم ابی کبشة مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسی وسیدنا ابی ملیل الضبعی وسیدنا ابی المنذر بن یزید بن عامر الانصاری و
سیدنا ابی ملة الانصاری وسیدنا ابی عبیدة بن الجراح الفہری القرشی وسیدنا ابی عبد الرحمن یزید بن ثعلبة الانصاری وسیدنا ابی عکش الحارثی
الانصاری وسیدنا یزید بن الاخنس السلمی وسیدنا ابی اسید الساعدی وسیدنا ابی اسرائیل الانصاری وسیدنا ابی الاعور بن الحارث الانصاری النجاری

وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُہَیْلِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِیٍّ مَوْلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ وَبِسَیِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَبِسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ حَاطِبِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ فَضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُہَاجِرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰہُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرَنِیِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی کے **ف ع** یمن ساتھ دو زبروں کے وہ شہر کہ جانب یمین یعنے داہنے کعبہ کے ہین اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف سے کے منسوب طرف یمن کے اور بعضون نے ساتھ تشدید کے کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کے ہین اور شام جانب چپ کو کہتے ہین جیسے کہ یمین جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کے دونون طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر ق اور رے کے ایک شہر ہے یمن کے شہرون مین سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم رے کے ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے وہان کے سارے جنگل کا اور خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینے اُسکے کے اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اُسکی اسلیے کہ اُویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کے کہ ایک شخص ہے اُنکے دادا ؤن مین سے کذا فی القاموس

الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْہَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْہَمِ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَلَہٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمھارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اُسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن مین سوائے ماں اپنی کے **ف ع** یعنے اسکے یہ ہین کہ نہین ہے اسکے لیے اہل وعیال یمن مین سوائے ماں کے اور نہین باز رکھا ہے اُسکو آنے سے طرف ہمارے مگر خدمت اُسکی نے **ترجمہ** تحقیق تھی اُسکے بدن مین سفیدی یعنے برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالے نے اُسکو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے **ف ع** یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اُسکا باقی رکھنا علامت کے لیے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کے کہ وہ نشانی تھی انکی جلد سابق کی یا کچھ اُسمین سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اُنکے کا یعنے لوگون سے مارے شرم کے اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور خلط کو **ف ع** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بسبب دعا کرنے انکی کے تھا کہ دعا کی تھی خداوندا چھوڑ میرے جسم مین کچھ اُسمین سے کہ یاد کرون مین بسبب اُسکے نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم مین سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمھارے لیے یعنے چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص اس سے کہ طلب بخشش کرے وہ اُسکے لیے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا عمر نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اُسکو اویس اور اسکے لیے ماں ہے اور تھی اسکے برص پس حکم کرنا اسکو اور چاہنا اس سے کہ استغفار کرے تمھارے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کے زمانہ مین تھے اور بسبب مانع شرعی کے حضرت کے پاس آنے سے محروم رہے تھے اور آیتین تعریف ظاہر کہ اویس قرنی کے لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر وصلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل اُنسے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کے فرمایا اور واسطے دفع توہم اُسکے کہ توہم کرے کہ اویس نے تخلف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کے پاس بسبب خاطر ماں کے اور نیکی کرنے کے ساتھ اُسکے اور یہ بھی اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین ہین اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہو کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہین اور یہ باعتبار معرفت علوم اور
احکام شرایع کے ہو اور یہ منافات نہین رکھتا ہو خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کے نزدیک اللہ تعالے کے اور قاموس مین
کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہین اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہو اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی کے بہت آئے ہین
کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کیے ہین مین نے بھی انکا ترجمہ کیا ہو اگرچہ باعث طوالت کا ہو اسلیے کہ نزدیک ذکر کرنے اولیاے خدا کے رحمت اترتی ہی
پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا تھے عمر بن الخطاب کہ جب آتی انکے پاس امداد اہل یمن سے پوچھتے انسے کہ آیا تم مین اویس بن عامر
ایک شخص ہو اسوقت تک کہ اویس درمیان انکے پہونچے کہا عمر نے کیا تو اویس بن عامر ہو کہا اویس نے ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمر نے قبیلہ
مراد سے ہو تو پھر قرن سے کہا ہان اسی طرح ہو کہا کیا تھی تجکو برص پس اچھا ہوا تو اس سے مگر جگہ درہم کے کہا ہان کہا کیا تیرے ماں ہو کہا ہان کہا عمر نے
کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے مراد سے پھر قرن سے
تھی اسکے برص پھر جاتی رہی اس سے مگر جگہ ایک درہم کی اسکے لیے ماں ہو کہ وہ نیکی کرتا ہو اس سے اگر قسم کھا وے خدا پر سچ کرتا ہو خدا اسکو
اگر ہو سکے تجھے تو استغفار طلب کر تا اُس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجھ سے لیا استغفار کیجیے آپ
لیے اے امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میرے لیے پس استغفار کی اویس نے عمر کے لیے پھر کہا عمر نے کہ اے اویس کہان جایا چاہتا ہو تو
کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا پھر لکھون تیرے لیے عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کے یعنے عاجزون اور گمنامون
کے لوگون سے رہون تو بہتر ہو نزدیک میرے پس سال آیندہ ایک شخص اشراف مین سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمر سے اور عمر نے حال اویس
کا پوچھا کہ کیا حال رکھتا ہو کہا اُسنے کہ چھوڑا مین نے اُسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکے آگے پڑھی پس
وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اُسنے اویس نے کہا تو بھی استغفار کر میرے لیے کہ سفر صالح سے آتا ہو تو پھر کہا اس شخص نے
کہ استغفار کرو میرے لیے بھی اور حدیث عمر رض کی پڑھی اور استغفار کی اویس نے اُسکے لیے پس پہچانا لوگون نے اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال
انکی پس وہان سے باہر نکلے اور روایت کی یہ ابن سعد نے طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نے اور ابونعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے
دلائل مین اور ایک اور روایت مین بھی اسیر بن جابر سے آیا ہو کہ کہا ایک محدث تھا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تھا ہمسے اور جب فارغ ہوتے ہم
حدیث سے تو متفرق ہوتے لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی اور درمیان اس جماعت کے ایک مرد تھا کہ ایسی باتین کرتا تھا
کہ کسی کو ویسی باتین کرتے نہین سنا مین نے پس جایا کرتا مین اسکے پاس پس ایک روز نہ پایا مین نے اسکو پس کہا مین نے اپنے یارون سے
کہ پہچانتے ہو تم اس شخص کو کہ بیٹھا تھا ساتھ ہمارے اور باتین کرتا تھا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون اسکو
وہ اویس قرنی ہو کہا مین نے پہچانتا ہو تو مکان اُسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا مین ساتھ اُسکے اور کھٹکھٹایا مین نے دروازہ اُسکے حجرے کا پس باہر نکلا
وہ حجرے سے کہا مین نے اے بھائی میرے کس چیز نے باز رکھا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے اور تھے یار اُسکے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اُس سے اور
ستاتے تھے اُسکو کہا مین نے یہ چادر اوڑھ کہا مت دے یہ اسلیے کہ جب لوگ دیکھینگے اس کپڑے کو میرے تن پر تو ایذا دینگے مجکو پس مبالغہ
کیا مین نے یہان تک کہ اوڑھی اُسنے وہ چادر پھر باہر آیا لوگون کے سامنے پس کہا لوگون نے کہ کسنے فریب دیا ہو اس کپڑے سے اور کس سے
چھین لیا ہو کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر راوی سے کہ دیکھا تو نے کہ کیا کہتے ہین پس کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتے ہو تم اس شخص سے
اور کیون ایذا دیتے ہو اسکو آدمی کبھی ننگا ہوتا ہو اور کبھی کپڑے پہنے پس بہت ڈانٹ ڈپٹ کی مین نے انکو اپنی زبان سے پھر بقضاے الٰہی

اہل کوفہ حضرت عمر کے پاس آئے پس آیا درمیان انکے ایک شخص انہین سے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اُس سے پس کہا عمر نے کہ آیا اہل قرن مین سے کوئی ہی
پس لائے وہ اس شخص کو کہ ٹھٹھا کیا کرتا تھا اویس سے پس پڑھی عمرؓ نے حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تھی کہا عمرؓ نے کہ سنا ہی
مین نے کہ وہ آیا ہی تمھارے پاس کوفہ مین اُس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہین پہچانتے ہین ہم اسکو کہا عمر نے کہ ہان ایک
شخص ہی ایسا اور ایسا یعنے خوار وخراب کہا اس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹھٹھا کیا کرتے ہین ہم اس سے کہا عمر نے کہ ملتو
اُس سے اور نہین دیکھتا ہون مین تجھکو کہ ملیگا تو اس سے پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہان تک کہ آیا وہ انکے پاس پہلے اسکے کہ جاوے اپنے
اہل اور عیال مین پس کہا اسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میرے کہان سے ہی کہا اُسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی مین نے کہ تیرے
حق مین ایسا ایسا کچھ کہتے تھے بخش مجکو اے اویس جو کچھ کہ کیا ہی مین نے ساتھ تیرے قسم ٹھٹھے اور بے ادبی سے اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے
کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہی تو نے عمر سے پس استغفار کی اسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اسکے ظاہر ہوا امر اویس کا
کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی
ابن سعید سے کہ انھون نے سعید بن المسیب سے اُنھون نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمر نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز
اے عمر عرض کیا مین نے لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہون اور جو حکم ہو بجالاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بھیجینگے مجکو آنحضرت نے فرمایا
اے عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اسکو اویس قرنی کہینگے پہونچے گی اسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کردیگا اسکو خدا ے تعالے مگر ایک درہم
اسکے پہلو مین رہجائیگا جب دیکھیگا اسکو تو یاد کریگا خدا ے عزوجل کو پس جب ملے تو اس سے تو کہنا اسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اسکو کہ دعا کرے تیرے
لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھاوے خدا پر سچا کرے اسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے لیے کہ نام
دو قبیلون کے ہین کہ بہت لوگ تھے انمین یعنے بہت سے لوگون کی شفاعت کریگا عمر کہتے ہین کہ پس طلب کیا مین نے اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
حیات مین پس قدرت نہ پائی مین نے اسپر اور طلب کیا مین نے اسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مین نے اسپر اور طلب کیا مین نے اسکو اپنی امارت
مین پس ڈھونڈھتا تھا مین قافلون کو کہ شہرون سے آتے تھے اور کہتا تھا مین کہ آیا ہی مراد سے آیا ہی قرن سے درمیان مین تمھارے کوئی کہ نام اسکا اویس ہو
پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی اے امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار ودنی کا اور نہین ہی وہ
ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اسکا حال پوچھے کہا مین نے کہ دیکھتا ہون مین تجکو اسکے مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون سے پس مین یہی ذکر کررہا تھا کہ ناگہان
نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میرے دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے اے بندۂ خدا تو ہی ہی اویس قرنی کہا ہان
کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا تھا تمکو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازان ملاقات کرتا تھا مین اُس سے ہر سال یعنے حج مین پس کہتا مین احوال واسرار اپنے اس سے
اور کہتا وہ مجھسے رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب وابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل
قرن موسم حج مین آئے تو پوچھا امیر المومنین عمرؓ نے اُنسے کہ آیا تمھارے درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے انمین سے کہ کیا
چاہتے ہو تم اے امیر المومنین اس سے وہ تو ایک شخص ہی کہ کھنڈرون مین رہتا ہی اور لوگون مین نہین آتا کہا عمر نے میری طرف سے انکو سلام پہونچانا
اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھسے پس پہونچایا اُس شخص نے پیغام عمر کا انکو پس آئے اویس عمر کے پاس کہا عمر نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان اے امیر المومنین
کہا تیرے بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی تو نے خدا سے اور دور کیا اُسنے اسکو تجسے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھ اُسمین سے تیرے بدن پر کہا ہان تجکو

کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون مین تجسے کہ دعا کرے تو میرے سے لیے پس دعا
کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تجسے ای امیر المومنین یہ ہی کہ چھپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پھر جاؤن مین دیان سے پس ہمیشہ رہے
اویس پوشیدہ لوگون مین یہان تک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کے رواہ ابن عساکر اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر
منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اُٹھے بڈھے اس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہین امیر المومنین کیا فرماتے ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اُسکا
اویس ہی پس کہا ایک بڈھے نے انمین سے نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اُسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا نام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسی کو اُسکے ساتھ
الفت اور نہ اُسکو کسی سے کے ساتھ صحبت پس کہا عمر نے اُسیکو چاہتا ہون مین جب قرن مین جاؤ تو اُسکو ڈھونڈھنا اور سلام میرا اُسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون مین تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہونچے قوم
قرن مین تو ڈھونڈھا اُنکو اور پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پہونچایا اُنکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی
مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل لق و دق مین اور پایا نگیا اُنسے کچھ نشان
یہان تک کہ پھر آئے حضرت علی کے ایام مین پس لڑے اُنکے سامنے اور شہید ہوئے جنگ صفین مین رواہ ابن عساکر و صعصعہ بن معویہ سے منقول
ہی کہ تھے عمر بن الخطاب کہ پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ سے جس وقت کہ آتا تھا اُنکے پاس آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ
نہین پہچانتے ہین ہم اور اویس ایک شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتے تھے اُس سے اور اُنکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایذا دیا کرتا تھا
اُنکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اُنکا لوگون مین کہ آئے اہل کوفہ سے پس کہا عمر نے کہ آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ ای امیر المومنین
نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچے کہ پوچھو تم اور پہچانو تم اُسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا
عمر نے ولے تجپر ہلاک ہوا تو اُسکے مقدمہ مین پھر پڑھی عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنی تھی اُسکے حق مین اور کہا جب پہونچے تو وہان
تو سلام میرا اُسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پھر گم ہوا وہ اور باہر گیا رواہ ابو یعلی و ابن مندۃ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی
کہ کہا دیر کی عمر نے کہ نہ پوچھا احوال اویس قرنی کے سے دس برس تک یہان تک کہ کہا موسم حج مین آئے اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سے ہی
کھڑا ہو پس کھڑے ہوئے وہ لوگ کہ مراد سے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس کہا عمر نے کیا درمیان تمہارے اویس ہو پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین
نہین پہچانتے ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہی کہ اُسکو اویس کہتے ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجہسا پوچھے ایسے کا حال کہا عمر نے
وہ حرم مین ہی کہا ہان کہا وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کے یعنے اسلیے کہ لوگ جانین کہ اونٹون کا چرانے والا ہی پس سوار ہوئے عمر اور علی اور گدھون
پر پھر روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے اراک کو ناگہان دیکھا اُسکو کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اور لگائے ہوئے ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکھا اُنکو عمر اور علی
نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈھتے ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ اُنکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئے نماز سے پس سلام علیک کی عمر اور علی
نے اُنسے پھر اُنھون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کرے تجکو خدائے تعالے کہا اُنھون نے
عبد اللہ کہا علی مرتضی نے جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین ہی عبد اللہ ہی یعنے بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار
حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نے رکھا ہی کہا کیا چاہتے ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول بایان پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا
اُنھون نے کہ ایک دھبہ سفید ہی بقدر درہم کے پس دوڑے عمر اور علی کہ بوسہ دین اُس دھبہ کو پھر کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام
کہین تجکو یعنے آپ کی طرف سے اور سوال کرین تجسے کہ دعا کرے تو ہمارے لیے کہا اُنسے دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مرد و زن مسلمانون کے لیے ہی

کہا ان دونون صاحبون نے کہ دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا کی اویس نے اُنکے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے پھر کہا عمر نے کہ دونون مین تجکو
کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے میرے پرانی ہوگئے ہین اور دونون پاپوشین گانٹھی گئی ہین اور میرے پاس چار درہم ہین جب ہو چلینگے لیا ہونگا
اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہے ہفتہ کی آرزو کرتا ہے مہینے کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہے مہینے کی آرزو کرتا ہے سال بھر کی یعنے حرص و آرزو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بعد ازان
سپرد کیے قوم کو اونٹ اُنکے اور باہر گئے وہان سے اور دیکھے نہ گئے بعد اسکے رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یعنے جبکہ آئے ابو موسے اشعری اور قوم اسکی آئے تمھارے پاس اہل یمن وہ بہت
نرم ہین از روے دل کے اور بہت نرم ہین از روے قلب کے ف ع یعنے بہ نسبت تمام ان لوگون کے کہ آتے ہین تمھارے پاس اور ارق افئدہ جو فرمایا
رقہ ضد قساوت اور غلظت کی ہے اور فواد معنی دل کے اور بعضون نے کہا باطن دل کا اور بعضون نے کہا ظاہر اُسکا اور معنے یہ ہین کہ وہ بہت نرمی اور رحمت
رکھتے ہین بہت باطن کے سے والین قلوبا یعنے بہت نرم دل ہین واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کے دلون سے بسبب ظاہر کے اور بہت سے
اقوال اسکے معنی مین نقل کیے ہین ملا علی رحمہ نے اور شیخ عبد الحق رحمہ نے لکھا ہے کہ افئدہ جمع فواد کی ہے ساتھ پیش ف کے اور ہمزہ کے معنے دل کے اور قلوب جمع
قلب کی ہے تقلب سے یعنے پھرنے کے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنے کے کہا ہے اور
مکرر لانا اسکا حدیث مین تاکید کے لیے ہے اور یہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہے وہان فقط ارق افئدہ مذکور ہے اور الین قلوبا نہین اس
بھی متحد ہونا دونون کا ظاہر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہے کہ جب باریک ہوتا ہے جاتی ہے اور پہنچتی ہے بات حق اسمین اور پہونچتی ہے دل کو اور ذات
جب نرم ہوتا ہے در آتی ہے بات حق اندر اسکے اور رقت ضد غلظت کی ہے اور لین ضد صلابت کی مثلاً شیشہ رقیق ہے اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے
آیتون اور ڈرانے والون سے وصف کیا جاتا ہے اُسکو ساتھ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہے ساتھ رقت و لین کے اور طیبی نے کہا
احتمال رکھتا ہے کہ مراد ساتھ رقت کے جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پھر جبکہ وصف بیان کیا اُنکا یہ جو کچھ اُسکے بعد بیان فرماتے ہین وہ مانند نتیجہ
اور غایت کے ہے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے ف ح یمانیہ ساتھ تخفیف ی کے ہے اور ساتھ تشدید اسکے کے بھی منقول ہے
نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کے واسطے کمال ایمان کے وہان کے رہنے والون مین بیچ اسوقت کے اہل مشرق کے مقابلہ مین اور اُسکی اور بھی
تاویلین ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین
حاضر ہوے اور پیدایش عالم اور ہدایت کار سے پوچھا اور حکمتون اور اسرار انکے سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اُنکو سامنے اُنکے جیسا کہ باب
بدء الخلق مین گذرا اور ظہور اور وصول اُسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری ہے کہ رئیس اہل سنت و جماعت کے اور اولاد ابو موسی اشعری سے ہین علیہ رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضون نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہے دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکھے اپنے صاحب کو پڑنے سے مہلکہ مین ترجمہ اور فخر یعنے
تعریف کرنی اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کے اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے چین اور آہستگی اور بوجہ وقار بکری والون مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع
جاننا چاہیے کہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہے آدمی کے نفس مین اور سرایت کرتی ہین اُنکی صفتین اور ہیئتین کہ مناسب
اُنکی طبیعتون کے ہین پس چرانے والے کا خلق وخو مناسب خو وغیرہ ان جانورون کے ہوتے ہین کہ چراتا ہے اُنکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت
ہے اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین اُنکے چرواہون اور مالکون مین اور اسی کے حکم مین ہے گھوڑا بلکہ زیادہ اس سے اور
بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری والے قریب آبادی کے رہتے ہین اور اختلاط وہان کے رہنے والون سے رکھتے ہین و نیز بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سے

اور تحمل نہین کرتین جاڑے کا انکی طبیعت مین نرمی اور سکونت ہی اور یہ باعث ہی فرمان برداری کا اور نہ نکلنے کا اطاعت امام سے اور اونٹ والے دور ہوتا انکا آبادی سے اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا انکا خلق سے باعث ہوتا ہی اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنے کی اطاعت وانقیاد سے ایسا ہی کہا ہی شراح نے بیچ شرح اس حدیث کے اور کہا مین نے خدا کی توفیق سے ظاہر یہ ہی کہ مال ومنال ہو اونٹون مین بہت ہو باعث ہوتے ہین سختی کے بخلاف بکریون کے کہ اتنی مالیت نہین رکھتین (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور یہ بھی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کے ہی **ف ت** سر سے مراد بڑا کفر ہی ذکرہ السیوطی اور اظہر یہ ہی کہا جاوسے یہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کے ہی کہا طیبی نے یہ ایسا ہی جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنے ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنے مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج اور ماجوج وغیرہما کے کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کے زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تھا یہ آنحضرت کے عہد مین اور آیندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلے گا دجال مشرق سے پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی ابلیس کی طرف جیسے کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر وتکبر بیچ گھوڑے والون کے اور اونٹ والون اور چلانے والون کے ہی کہ اونٹ کی پشم کے خیمون کے رہنے والے ہین یعنے رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین اسلیے کہ انکے گھر اکثر بالون کے خیمون کے ہوتے ہین اور آرام ونرمی بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے آئے ہین فتنہ یعنے جو چیزین باعث شور وشر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگون کی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنے والے تھے آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کے طرف مشرق کے اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانے والون خیمہ نشینون کے ہین کہ جو پیچھے لگ رہے ہین اونٹون اور گایون کی دمون کے **ف ع** کر جاتے ہین پیچھے چرانے کے لیے مراد اُنسے اعراب ہین یا اور جنگلی اور مذمت کی انکی بسبب دور رہنے اُنکے کے شہرون اور گانون سے کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے حاصل ہوتے ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالے نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ یہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سختی دلون کی اور سختی زبان کی مشرق مین ہی یعنے بسبب ہونے اسکے کے محل کفر وفتنون کا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** مراد ہی حجاز سے مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات اُنکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہین کہ حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کے اور نجد اس زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوائے حجاز کے جو زمین کہ متصل ہی ساتھ عراق کے اور اُسکے مقابل مین زمین پست کو تہامہ کہتے ہین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے **ف ع** شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسکو کہ شام مبارک ہی باصلہ بموجب فرمانے اللہ تعالے کے الذی بارکنا حولہ اور انبیا بھی وہان بہت مدفون ہین اسلیے بھی پہلے

ذکر کیا اُسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہے یا برکت کہ حاصل ہو واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مومنون کے علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت
دے ہمارے لیے بیچ یمن ہمارے کے ف ع مراد ہی برکت ظاہریہ اور معنویہ اور اسی لیے بہت ہوتے ہین اولیا اسمین اور ظاہر ان دونون مکانون
کے لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انھین دونون سے آتا ہے ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ برکت دے ہمارے نجد
مین ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اسکی جانب سے بھی اور معنے نجد کے اوپر کی حدیث کی شرح مین لکھے گئے ہین ف کہا یا آلٰہی
برکت دے ہمارے لیے ہمارے شام مین یا آلٰہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن مین کہا بعضے صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہمارے
نجد مین ابن عمر کہتے ہین پس گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تیسری بار مین یعنے یا دوسری بار مین اس جگہ ف ع یعنے جانب نجد مین اور
وہی مراد ہے ساتھ قول آنحضرت کے نحو المشرق ت زلزلے ہونگے ف ع یعنے حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلون کا ہے اور بیقرار ہونا اہل اُسکے کا ت اور فتنے
ف ع یعنے بلیات اور محنتین کہ باعث ہون ضعف دین کی اور قلت دیانت کی پس نہین مناسب ہے دعا برکت کی اُسکے لیے ت اور مین نجد مین اور اسکے نواح
مین ظاہر ہوتا ہے سینگ شیطان کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے جماعت اور مددگار اُسکے اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کے
لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہے اور وہ یمن مین سے ہے اور جگہ رہنے اور دفن ہونے اُنکے کی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون
چیزین کافی ہین انکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر کی
دعا تین بار الفصل الثانی فصل دوسری (عن انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل بقلوبھم وبارک
لنا فی صاعنا ومدنا رواہ الترمذی) روایت کرتے ہین انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی
اہل یمن کے لیے اور کہا یا آلٰہی متوجہ کر اُنکے دلون کو ف ع یعنے طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے
اور اسی لیے اُسکے بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطے غلے کے کہ آوے طرف اُنکے یمن سے پس کہا ت اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع
ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع مراد ہے ان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہے انھین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہے کہ اسمین قریب
ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہے اور مد مین چوتھائی اُسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک
اللھم اقبل بقلوبھم اور دوسرا وبارک لنا الخ یہ ہے کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتے تھے پس جب دعا کی اللہ تعالے سے اہل یمن کے دلون کے
متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرۃ کے اور وہ بہت تھے اور اُنکے آنے سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تھی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کے لیے تو کہ
فراخی رہے وہان کے رہنے والون کے لیے بھی اور اُنکے لیے بھی کہ وارد ہون وہان پس نہ تو تنگ ہو مقیم آنے والے کے سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت
اسپر کہ ہجرت کر کر آوے طرف اُسکے (وعن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام قلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان
ملائکۃ الرحمن باسطۃ اجنحتھا علیھا رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اہل شام
کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے یہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اسلیے کہ فرشتے رحمن کے پھیلاتے ہوئے ہین بازو اپنے زمین شام پر اور اُسکے اہل پر نقل کی
یہ احمد اور ترمذی نے ف ع واسطے محافظت کرنے کے کفر سے اور لفظ رحمن مین اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہے اور حضرت
شیخ نے کہا کہ بازو پھیلانا فرشتون کا کنایہ ہے چھا جانے رحمت اور رافت آلٰہی سے اہل شام پر یعنے ابدال پر کہ وہان رہتے ہین یا تمام وہان کے رہنے والون
پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کے بازوون سے صفات اور قوائے ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیے انکو پرندون کے بازوؤن پر اسلیے کہ پرندون کے سوا
تین چار بازوون کے نہین ہوتے ہین چہ جاے چھ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کے دیکھے اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کے لیے ثابت

کرنے چاہییں لیکن انکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے (وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے ف یہ شک راوی ہے اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہ ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنے من نحوہا اور من جانبہا اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہے حقیقۃً چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا مراد اس سے فتنے ہین اور حضرموت بفتح ز بر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر را اور زبر میم کے اور میم کے پیش سے بھی کہا ہے نام ایک شہر مشہور کا ہے یمن سے ت جمع کریگی وہ آگ لوگون کو اور ہانکیگی انکو کہا ہمنے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہمکو یعنے کیا کرین ہم اسوقت اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نے لازم ہے تمکو جانا شام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنے اسلیے کہ وہ سلامت رہینگے پہونچنے آگ حسیہ یا حکمیہ کے سے بسبب محافظت کرنے ملائکہ رحمت کے اور امارات ساعت مین گذر چکا ہے ذکر آگ کا کہ ہانکیگی انکو محشر کی طرف کہ مراد اس سے شام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہانکیگی انکو طرف شام کے بے اختیار انکے (وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ ہِجْرَۃٌ بَعْدَ ہِجْرَۃٍ فَخِیَارُ النَّاسِ اِلٰی مُہَاجَرِ اِبْرَاہِیْمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَخِیَارُ اَہْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُہُمْ مُہَاجَرَ اِبْرَاہِیْمَ وَیَبْقٰی فِی الْاَرْضِ شِرَارُ اَہْلِہَا تَلْفِظُہُمْ اَرْضُوْہُمْ تَقْذِرُہُمْ نَفْسُ اللّٰہِ تَحْشُرُہُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ تَبِیْتُ مَعَہُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَہُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق یہ کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف ع ح یعنے اسکے یہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کے بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنے بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث اور سیاق حدیث سے اور یہ اس وقت مین ہے کہ بہت ہونگے فتنے شہرون مین اور غالب ہونگے کافر شہرون مین اور کم رہینگے حمایت کرنے والے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگے شہر شام کے محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگے انکی لشکر اسلام کے کہ جو غالب اور مدد کرنے والے حق کے ہونگے یہان تک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین کو ہجرت کرے ان شہرون کی طرف بعد ازان تفصیل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کے ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کرے طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کے کہ شام ہے اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے اور ایک روایت مین ساتھ اس عبارت کے آیا ہے پس بہترین اہل زمین کے وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑینگے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنے شام کو اور باقی رہینگے زمین مین بدترین اہل انکے سے یعنے کفار و فجار پھینک دیگی انکو زمینین انکی معنے اسکے یہ ہین کہ پھینک دینگی بدترین لوگون کو زمینین انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا شارحین نے یعنے انتقال کرینگے بہترین اہل زمین کے ان زمینون سے کہ غالب ہونگے ان پر کافر پس باقی رہینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگے ہجرت کرنے والون کے واسطے رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطے ڈرنے کے لڑائی سے اور واسطے حرص کرنے کے ان چیزون پر کہ ہونگی انکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے پس وہ بسبب خست نفسون اپنے اور ضعف دین اپنے کے مانند چیز خوار گھناونی کے ہونگے نزدیک نفسون پاکیزہ کے اور گویا زمینین بیزار ہونگی ان سے پس پھینکدینگی انکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیگا پس دور رکھیگا انکو مکان رحمت اپنے سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اس سے طبیعت اسکی پس اسی لیے باز رکھیگا انکو نکلنے سے اور بیٹھا رہنے دیگا انکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالے کے وَلٰکِنْ کَرِہَ اللّٰہُ انْبِعَاثَہُمْ فَثَبَّطَہُمْ یعنے ولیکن مکروہ رکھا اللہ تعالے نے اٹھنا انکا پس ٹھہرا رہنے دیا انکو ت مکروہ رکھیگی انکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی انکے ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی انکو ساتھ کافرون کے کہ وہ باعتبار چھپانے اور بڑھانے اپنے کے مانند سورون اور بندرون کے ہونگے ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رح کے لکھا گیا اور شیخ رح نے کہا ہانکیگی اور جمع کریگی انکو آگ فتنہ کی

کہ وہ نتیجہ اعمال بد انکے کے ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اُسوقت ساتھ بندرون کے اور سورون کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہو یا معنے ہونے کے ساتھ انکے متخلق ہونا ساتھ اخلاق انکے کے اور متصف ہونا ساتھ صفات انکے کے ہو یا مراد آدمی بدخوی اور کافر ہین کہ مانند بندر اور سورکے ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ رات کرینگے وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ قیلولہ کرینگے وہ نقل کی یہ ابو داود نے ف ح قیلولہ کہتے ہین دوپہر کے سونے کو یعنے وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال انکے کی ہوگی نعوذ باللہ من ذلک (وعن ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر ان تکونوا جنودا مجندۃ جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق فقال ابن حوالۃ خر لی یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانہا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہا خیرتہ من عبادہ فاما ان ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان اللہ عز وجل توکل لی بالشام واہلہ رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہوجاویگا کاروبار دین کا اسطرح پر کہ ہوگے تم لشکر جمع کیے گئے یعنے کلمۃ الاسلام مین اور مختلف یعنے بیچ مراعات احکام کے ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین ف ع یعنے عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہے یا عراق عجم مین اور وہ ماورا کوفہ اور بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراء النہر کے ت پس کہا ابن حوالہ نے اختیار کر تو میرے لیے یا رسول اللہ کہ ان لشکرون مین سے کس لشکر کے ساتھ رہون مین اگر پاؤن مین اُسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہے زمین خدا سے یعنے پسند کیا ہے اُسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اس زمین کے خدا تعالے برگزیدون کو اپنے بندون مین سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہے اپنے یمن مین رہنا ف ت اضافت یمن کی انکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب ہین اور یمن انکی زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہے درمیان قول آپ کے علیکم بالشام اور درمیان قول آپ کے ت واسقوا الخ یعنے لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو واسطے یمن اور اپنے جانورون کو اپنے حوضون سے ف ح غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کے جمع غدیر کی ہے معنے حوض کے یعنے چاہیے کہ پانی دیوے ہر ایک اپنے حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اُسکے اور مزاحمت اور معارضہ نہ کرے ساتھ غیر کے حوض کے اسلیے کہ جب مسلمان پہنچتے ہین تو ہوتا سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا ت اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میرے بیچ حق امت میری کے کہ محافظت کرے شام کی اور اسکے رہنے والون کی کفار کی شر سے اور انکے غالب آنے سے اس دیار پر نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عن شریح بن عبید قال ذکر اہل الشام عند علی رضی اللہ عنہ وقیل العنہم یا امیر المؤمنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وہم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بہم الغیث وینتصر بہم علی الاعداء ویصرف عن اہل الشام بہم العذاب) روایت کی شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی رض کے ف ح مراد اہل شام سے یہان مخالف علی رض کے ہین معاویہ وغیرہ اور جو کہ انکے ساتھ تھے شام مین کہ حاکم ملک شام کے تھے عمر رض کے زمانہ سے آخر تک پس انکا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علی کے سامنے ت اور کہا گیا حضرت علی سے کہ لعنت کرو انکو اے امیر المؤمنین کہا علی رض نے کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین نے سنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہین شام مین ف ح یعنے کیونکر لعنت کرون مین انکو کہ ابدال وہان ہوتے ہین سبب مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علماے اہل سنت کے کہتے ہین کہ یہ دفع کرتا ہے علی سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع مجادلہ کے اور یہان سے لازم نہین آتا ہے کہ جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتدا سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو اس حال مین کہ روایت کیا گیا ہے امیر المؤمنین رض سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہین کہ بغی کی ہے ہمپر اور آیا ہے کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفون کے لشکر والون مین سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا واعجب مین جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علی رض نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوائے اسکے آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتے ہین انکے اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتے ہین ت

اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدا تعالے اُسکے بدل مین ایک اور مرد کو انکے وجود و برکت سے مینہ برستا ہی اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد
انکی کے دشمنون یعنے کفار سے اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سے ساتھ برکت انکی کے عذاب **ف ت** یعنے عذاب شدید اور تخصیص اہل شام کی بسبب
قرب جوار اور زیادتی ارتباط انکی کے ہوگی والا برکت و تصرف انکے عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا اس حدیث مین اور اور حدیثون مین بھی علی رضی سے آیا ہی اور
شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثون کے ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنے نیک امت
کے پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہ پانسو کم ہوتے ہین اور نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہی ایک ابدال بدل کرتا ہی خدا تعالے ایک کو پانسو مین سے
جگہ اسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل انکے کہ کیا عمل کرتے ہین کہ اس مرتبہ کو پہونچتے ہین فرمایا وہ عفو کرتے ہین اُس شخص سے
کہ ظلم کرتا ہی اُنپر اور نیکی کرتے ہین اس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اُنسے اور خبر گیری فقرا کی کرتے ہین اُس چیز سے کہ دیا ہی خداے تعالے نے انکو اور تصدیق
خداے تعالے کی کتاب مین ہی کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنے کھانے والے غصہ کے اور عفو کرنے والے لوگون سے اور
اللہ دوست رکھتا ہی نیک کارون کو انتہے اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالے کے لیے تین سو شخص ہین
آدم کے دل پر اور انکے لیے چالیس ہین کہ دل انکے موسے کے دل پر ہین اور اُسکے لیے سات شخص ہین کہ دل انکے حضرت ابراہیم کے دل پر ہین اور اسکے
لیے پانچ شخص ہین کہ دل انکے جبرئیل کے دل پر ہین اور اُسکے لیے تین شخص ہین کہ دل انکے میکائیل کے دل پر ہین اور اسکے لیے ایک شخص ہی کہ دل اُسکا
اسرافیل کے دل پر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اُسکی تین مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین مین سے بدل دیتا ہی اللہ جگہ اسکی پانچ مین سے اور
جبکہ مرتا ہی پانچ مین سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اُسکی سات مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اسکی چالیس مین سے اور
جبکہ مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو مین سے تو بدل دیتا ہی اللہ اُسکی جگہ عوام مین سے بسبب
انکے دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سے کہا بعضے عارفین نے کہ نہین ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہوا اسلیے کہ نہین
پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر مین کسی کو عزیز تر اور شریف تر و لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے پس نہین برابر و مقابل ہی انکے دل کے
دل کسی کا اولیا مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب (**وعن رجل من الصحابة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح الشام فاذا خیرتم المنازل
فیها فعلیکم بمدینة یقال لها دمشق فانها معقل المسلمین من الملاحم وفسطاطها منها ارض یقال لها الغوطة رواهما احمد**) اور روایت ہی ایک شخص سے
صحابہ مین سے **ف غ** کہ نام اُسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین رکھتی کہ صحابہ سب عدول ہین **ت** یہ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہی کہ فتح کیے جاوینگے شہر شام مین پس جب اختیار دیے جاو تم مکانون کا ان شہرون مین پس تمپر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا
جاتا ہی اسکو دمشق **ف ح** ساتھ زیر دال اور زبر میم کے بموجب قول اکثر و افصح کے کہ پایہ تخت شام کا ہی **ت** پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانون
کی ہی لڑائیون سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کے عقل سے بمعنے حصن اور پناہ کے اور معنے یہ ہین کہ داخل ہوتے ہین
اُسمین مسلمان اور پناہ لاتے ہین طرف اُسکے جیسے کہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی ہی بمعنے جنگ و قتال کے **ت**
اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف ح** فسطاط ساتھ پیش ف کے اور جزم سین کے اور کبھی ف کے زیر سے بھی آتا ہی بمعنے شہر جامع کے کہ جمع کرے لوگون
کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہین اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینون مین سے ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو غوطہ **ف غ**
ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کے اور ط مہملہ کے نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد دمشق کے ہین اور بعضون نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک
دمشق کے **ت** روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نے یعنے اپنی مسند مین (**وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافة**

بِالْمَدِیْنَۃِ وَالْمُلْکُ بِالشَّامِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ مین ہی ف ع یعنے غالبًا اسلیے کہ علی کوفہ
مین رہتے تھے بیچ زمانہ خلافت اپنی کے یا مراد یہ ہی کہ خلافت مستقرہ مدینہ مین ہی ت اور ملک یعنے بادشاہت شام مین ف ع اور اسمین اعلام
ہی ساتھ اسکے کہ حسن نے جب خلافت ترک کی اور کاروبار سپرد معاویہ کے کیا تو وہ نہین ہوے خلیفہ اور موید ہی اسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور
ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میرے بیچ امت میری کے تیس برس ہوگی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضون نے کہ اس مین
اشارہ ہی علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف ابو الملک اور حدیث مین آنحضرت کی صفتون مین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنے جگہ پیدایش انکے کی
مکہ ہی اور مہاجر یعنے جگہ ہجرت انکے کی مدینہ اور ملک انکا شام ہی مراد اس سے نبوت و دین ہی اسلیے کہ وہ شام مین اغلب و اکثر تھا والا ملک و دین انکا
تمام عالم مین ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد انکے قول سے الملک بالشام ہی کہ جہاد و قتال وہان ہی اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد و بلاد شام مین اور اس مین
رغبت دلانی ہی شام کی مسافری کی واسطے پانے فضل وجہاد و رباط کے واللہ اعلم (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِیْ سَاطِعًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ) اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا ہوا یہان تک کہ
ٹھہرا شام مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ف ت دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام
مین اور اسی قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کے مکانون کا اس سے
(وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَہَا دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ
مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کے یعنے
جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کے ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو دمشق کہ بہترین شہرون شام کے سے ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح من
خیر مدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ بھی ایک جگہ ہی نزدیک اسکے جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق
کے ہی اور مضافات اور توابع اسکے سے ہی کچھ خلاف درمیان ان دونون حدیثون کے نہوا (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِنْ مُلُوْکِ
الْعَجَمِ فَیَظْہَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ کُلِّہَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی عبدالرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون
سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوا دمشق کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہی شاید جاننا
چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوا انکے کے آئی ہین اور محدثون نے
حکم کیا ہی اوپر اکثر انکے کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ باب ثواب ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ یہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کے
یعنے ایسی جماعت کے کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کے کہ جسکو فرقہ ناجیہ کہتے ہین پس تنقیح مین ہی کہ مبتدع نہین ہی امت سے علی الاطلاق کہا
توضیح مین مراد امت مطلقہ سے اہل سنت وجماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ انکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ انکے کے
رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت کہا صاحب تلویح نے اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سے پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کے ف ح
فضیلت اس امت مرحومہ کی اور کثرت ثواب انکی بہ نسبت اور امتون کے خارج حد حصر اور حیطہ بیان سے ہی اور اسکے ثابت کرنے مین بس ہی قول حق سبحانہ
تعالے کا (کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) یعنے تھے تم بہترین امت کہ نکالے گئے لوگون کے لیے اور قول اُس تعالے کے (وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً
وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ) اور بس ہی یہ کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل خلائق ہین کہ تمام انبیا

اور رسولوں نے آرزو کی ہے کاشکے انکی امت ہوتے اور یہ کہ ثابت ہین انکے لیے کمالات اور کرامات اور فضائل ایسی ایسی طرح کے کہ نتھے امم سابق مین (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اُمَّتِہٖ وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَتَوَفَّنَا عَلٰی دِیْنِہٖ وَمِلَّتِہٖ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ) **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی** (عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے ابن عمر سے کہ اُسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ہے مدت عمر تمہارے کی بہ نسبت عمر اُن لوگون کے کہ گذرے ہین امتون سے مگر مقدار اس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے **ف** اجل کہتے ہین ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک چیز کے لیے فرمایا اللہ تعالے نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنے قریب ہوئی موت اسکی طاعل نے یہ تو طیبی سے نقل ہے اور بعد اُسکے لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہے تمام وقت سے کہ معین ہے عمر کے لیے برابر ہے کہ ہو معلق یا مسمی جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالے کے ثم قضے اجلا واجل مسمے عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اوپر انتہاے مدت کے اور آخر اسکی کے اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنے جب آویگی موت اُنکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے یہان معنے اول ہی ہین فرماتے ہین مدت عمر ون قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے مقدار اس مدت کے ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کے عصر تک اور باوجود اسکے ثواب تمہارا انکے ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل مین تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہ نسبت پہر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کے اور درمیان یہود و نصاری کے ہے ساتھ قول اپنے کے **ت** اور نہین ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصارے کا یعنے ساتھ رب سبحانہ تعالے کے مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنے والون اور مزدورون کو پس کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** یعنے ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتے ہین آدھے دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ہے **ت** پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف** یعنے عمل کیا موسے علیہ السلام کے تابعون نے عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتھ اُن مزدورون کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصارے نے یعنے عیسے علیہ السلام کے تابعون نے بعد یہود کے ایک ایک قیراط پر **ف** یعنے اُنھون نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کے مشابہ اُن مزدورون کے کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اُن لوگون کے کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہارے لیے اجر ہے دو چند **ف** یعنے بہ نسبت یہود و نصارے کے اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالے کے اس قول سے (یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ) یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اُسکے کے پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سے پس اس امت نے تصدیق کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیون کی بھی اسلیے دوہرا ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوے یہود

نصاریٰ پس کہا انھون نے کہ ہم زیادہ ہین از روے عمل کے اور کمتر ہین از روے ثواب کے ف ع یعنے کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے
دیا تونے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اُنکے کے اور دیا تونے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہمارے کے اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز
قیامت کے یا صادر ہوا انسے مثل اسکے جبکہ مطلع ہوئے اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کے اور بہر تقدیر اس حدیث
مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہی بقدر رنج اُٹھانے کے اور نہ بجہت استحقاق کے اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا ہی اپنے مولے کے نزدیک
بسبب خدمت اپنی کے ثواب کا بلکہ مولے دیتا ہی اُسکو اپنے فضل سے اور پہونچتا ہی اُسکو یہ کہ بہت تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے
فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے ہمارے علما نے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کے یہ کہ اول وقت عصر
کا ہوتا ہی بعد ہونے سایہ ہر چیز کے دو برابر اسکے اسلیے کہ نہین متصور ہی یہ کہ ہون نصاریٰ زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے
ت فرمایا اللہ تعالے نے پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنے کیا کم کیا مین نے کچھ تمھارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اُسکا کہا اہل کتاب
نے کہ نہین ظلم کیا تونے ہمارے حق مین سے کچھ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تونے فرمایا اللہ تعالے نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم
میرے کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد یہود و نصاریٰ سے
یہان وہ یہود و نصاریٰ ہین کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار انمین کے اسلیے کہ اُنکے لیے نہین ہی ثواب کچھ بھی اور اسمین شبہہ نہین ہی کہ نصاریٰ
جو ایمان لاے حضرت عیسے اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کے حضرت موسے اور توریت پر تو اُنکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کے کہ وہ اپنی ہی کتاب
اور نبی پر فقط ایمان لائے تھے (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی
یود احدہم لو رانی باہلہ ومالہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہی کہ سخت ترین
اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکھنے کے مجسے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میری کے دوست رکھیگا ایک انمین سے اور آرزو
کریگا کہ دیکھے مجکو اور فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے
اگر اتفاق ہو میرے دیکھنے کا اور پہونچنے کا طرف میرے جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضے اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ ہوسکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے اُنکی فضیلت مین یا افضل ہو انسے اور ابن عبد البر کہ
مشاہیر علماے حدیث سے ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتھ ان حدیثون کے کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائے ہین باوجود اسکے
کہ اجماع رکھتے ہین علما اسپر کہ صحابہ افضل امت کے ہین اور حمل کیا ہی علما نے ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کے خیریت سے ولیکن فضل
کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کے لیے ولیکن کہا ہی انھون نے کہ مراد صحابہ سے یہان خاص وہ ہین کہ صحبت اُنکی طویل ہوا اور علم آنحضرت سے
بہت سیکھا ہو اور غزوات مین حاضر ہوے ہون اور اسپر معنے اعم کے کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف
اور تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کے اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہ ہی کہ
فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہی ساتھ صحابہ کے اور کسی کو اسمین کچھ شرکت نہین ہی اور اسپر اور فضائل علمی اور عملی مین
مجال سخن کی واسع ہی اور اولے یہ ہی کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین (وعن معاویۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتیہم امر اللہ وہم علی ذلک متفق علیہ) اور روایت ہی
معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے ف ع

یعنے ساتھ امر دین اُسکے کے اور احکام شریعت اسکے کے یا ذکر نا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ
اور خیر خواہی کرنی اُسکے خلق کی اور تمام فرض کفایہ جیسے کہ اشارہ کرتا ہو طرف اُسکے قول اللہ تعالے کا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کے اور حکم کرین اچھی باتون کا اور منع کرین
بری باتون سے ترجمہ نہین ضرر کریگا انکو یعنے اُنکے دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری اُنکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے اُنکی یعنے
نہ موافقت کرے اُنکے امر کی یہان تک کہ آوے حکم خدا کا یعنے موت اُنکی اور انقضاے عہد اُنکا اور وہ اوپر اسی کاروائی کے ہونگے ف یعنے
قائم ہونگے امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ روے زمین خالی نہین ہوگا حاصل اسکے کہ ثابت مین اوامر خدا پر و در مین نواہی
اسکے سے قایم مین امور شریعت پر برابر ہی اُنکے نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اُنکی اُنسے اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نے امر اللہ کو ساتھ قیامت
کے لیکن اُسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتے لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنے نہین برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین مین
وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ معنے قائمہ بامر اللہ کے یہ ہین کہ چنگل مارینگے ساتھ دین اُسکے کے اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سے
تعلیم کرنے والے حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ
بعضون نے کہا احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور
جانب مین اور قائم ہوگا اُسکے بلند کرنے پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنے کے کفار سے تقویت اور تائید
دین کی کرتے ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی وہم بالشام یعنے اور وہ شام مین ہونگے اور
بعضی روایتون مین آیا ہی حتے یقاتل آخرہم مسیح الدجال یعنے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر اُنکے مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین یہ
کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی (وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ) اور ذکر کی گئی
کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علے اللہ لابرہ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کے ہی نہین جانا جاتا کہ اول اُسکا بہتر ہی یا آخر اُسکا نقل کی یہ ترمذی نے
ف جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہی کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین
یہان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہی اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجھا جاتا ہی کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین پس خیر
بمعنے اسم تفضیل کے نہین ہی دین مین پس اگلون نے صحبت رکھی ساتھ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اتباع کیا اُنکا اور پہونچایا بلایا اُنکا
اُنکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی اُنکے قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اُسکو
اور تمام کیا اُسکی بنا کو اور محکم کیا اُسکے ارکان کو اور بلند کیا اُسکے منار کو اور پھیلایا اُسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اُسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنے اسم
تفضیل کے کرین تو بھی درست ہو سکتا ہی باعتبار تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجوہ
متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہ ہی کہ فضل کلی ثابت ہی صحابہ کے لیے اور یہ منافات نہین رکھتا ہی ساتھ ثابت ہونے فضل کے وجوہ جزئیہ
کر اُنکے لیے اور مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہی اللہ تعالے کے نزدیک ف کہا تورپشتی نے کہ نہین حمل کیجاویگی یہ حدیث اوپر تردد
کے بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیے کہ قرن اول افضل ہین سب قرنون سے بلاشک و بلاشبہ پھر وہ کہ قریب اُنکے ہین پھر وہ کہ قریب اُنکے ہین اور جو تھے مین اشتباہ ہی

راوی کی جانب سے اور نہین مراد ہے اس سے مگر نافع ہونا اسکا شریعت کے پھیلانے مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول طویل لکھکر لکھا ہے کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہے ساتھ وجود النفع کے بیچ بعض مہینون کے نہ بعض کے ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہے ساتھ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین (وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ) اور باوجود اسکے پس فضل مقدم کے لیے ہے اور نہین ہے مگر نسل پچھلون کے لیے اشارہ کرنے کو طرف اسکے کہ دروازہ اللہ کا کھلا ہوا ہے اور طلب کرنا فیض کا اسکی جناب سے متوقع ہے کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتھ مینھ کے نہین ہے مگر بسبب ہدایت اور علم کے جیسے کہ تمثیل دی آنحضرت نے مینھ کو ساتھ ہدایت اور علم کے پس مختص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتھ مینھ کے ساتھ علما کے اور کاملین کے انہین سے اور کامل کرنے والون کے واسطے غیر اپنے کے پس مستدعی ہے یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ خیر کے نفع پس نہین لازم آتی ہے اس سے مساوات بیچ افضلیت کے انتہے مختصرا اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہے خیر سے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے آنحضرت نے ساتھ قول اپنے کے ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اسکا نبی الرحمۃ ہے بخلاف تمام امتون کے کہ خیر منحصر ہے انکے اگلون ہی مین پھر آئے شر انکے پچھلون مین کہ بدل ڈالین انھون نے کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا اس طریق کو کہ تھے اسپر اول انکے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِينٌ) اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کی انھون نے اپنے باپ سے یعنے امام باقر سے انھون نے نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو اور خوش ہو ف ع مکرر فرمایا اسکو تاکید کے لیے یا ایک دنیا کے لیے اور دوسرا آخرت کے لیے ترجمہ ہوا اسکے نہین کہ حال او قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینھ کے ہے یعنے مشابہ حال اور قصہ انواع مینھ کے ہے بیچ حصول منفعت کے نہین جانا جاتا کہ آخر اسکا بہتر ہے یا اول اسکا یا مانند ایک باغ کے ہے ف ع او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے لیے اور معنے اسکے یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والے میوون والے کے ہے مشابہت دیا گیا ساتھ اسکے دین باعتبار شرائع اور ارکان اور شعبون اسکے کے ترجمہ کہ کھلائی گئی اس سے ایک فوج یعنے نفع اٹھایا بعض اسکے سے ایک جماعت نے ایک سال پھر کھلائی گئی بعض دوسرے اس باغ کے سے جماعت دوسری ایک اور سال نزدیک ہے کہ آخر باغ کا از روے جماعت کے یعنے جماعت آخر نے کہ باغ سے کھایا ہووے چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتون کا از روے چوڑائی کے اور ہووے گہرا زیادہ از روے گہرائی کے ف ع اور معنے چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اسکا ہے اور طول نہ کہا اسلیے کہ عرض اور عمق بعد طول کے ہوتا ہے پس وجود انکا مستلزم اسکا ہے ترجمہ اور بہت اچھا اسکا از روے خوبی کے کیونکر ہلاک ہو یعنے بالکل وہ امت کہ مین اول اسکے ہون اور ہوگا مہدی بیچ مین اسکے اور ہونگے عیسے آخر اسکے ولیکن درمیان اسکے یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اسکا کہ متصل ہے ساتھ آخر اسکے کے ایک جماعت ہوگی کج وہ نہین ہونگے مجھسے یعنے میرے تابعین سے اور میری راہ و روش پر اور نہ مین انسے ہون ف ع یعنے راضی انسے اور مددگار انکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون انسے بسبب فسق اور ظلم انکے کے ترجمہ نقل کی یہ رزین نے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انھنے

نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے پوچھا صحابہ سے کہ کون سی مخلوق بہت پسندیدہ ہو نزدیک تمھارے از روے ایمان کے یعنے ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ اُنکے ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہو واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہین یعنے وہ مقرب ہین اور دیکھتے ہین عجائب وغرائب جبروت کے پس کیا عجب وغرابت ہو اُنکے ایمان مین کہا اُنھین بعض صحابہ نے یا اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان اُنکا بہت کامل وقوی جانتے ہین ہم ف ح اور اس سے لازم نہین آتی ہو فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان بمعنے کثرت ثواب کے ہو عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہو پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک وشبہہ مین نہ پڑین حالانکہ وحی آسمان سے اُترتی ہو اُنپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہو اور بواسطہ پیام پروردگار تعالے کا پہونچاتا ہو اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اُسکے انوار کا کرتے ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہو اور جو کچھ کہ دوسرے کو بھیجے تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتے ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین ہمیشہ ویکا ترجمہ کہا انھون نے پس ہم کہ اصحاب آپ کے ہین بہت قوی ہو ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہو اور کیا مانع ہو تمکو کہ ایمان نہ لاو ساتھ حال کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر ونواہی کے حالانکہ مین درمیان تمھارے ہون ف ت اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کے اور ایمان کے اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق کے اور سرایت کرتے ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتے ہین تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر وباطن تمھارے کے کمالات وکرامات ترجمہ کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے از روے ایمان کے البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اُنکے روز قیامت تک پاوینگے مصحف اور اجزا کہ اُسمین لکھے ہین احکام دین کے یعنے قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ اُن صحفون کے ہو ف ح یعنے غایبانہ ایمان لاوینگے ساتھ سننے اخبار وآثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے اور یہی مراد ہو ساتھ قول حق سبحانہ کے یؤمنون بالغیب ساتھ بعضے وجوہ تفسیر اسکے کے اور مؤید ہو اسکو یہ جو روایت کیا گیا ہو کہ عبد اللہ بن مسعود کے یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور اُنکے ایمان کا پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق تھا امر محمد کا اور حال ان صلے اللہ علیہ وسلم کا ظاہر وہویدا اُسکے لیے کہ دیکھا تھا اُنکو پس قسم اُس ذات کی کہ نہین ہو کوئی معبود سوا اُسکے نہ لایا کوئی ایمان لانے والا افضل ایمان غیب سے پھر پڑھی یہ آیت یعنے یؤمنون بالغیب لغتہ اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کے ظاہر ہین اور دلائل وشواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کے واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ سبے فرق بود تا بہ شنیدہ ؛ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کے یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہو اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تھے بخلاف تابعین اور اُنکے بعد کے لوگون کے کہ اُنکا سارا ایمان بالغیب ہو پس اس حیثیت سے ایمان اُنکا افضل اور پسندیدہ تر ہو (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہو عبد الرحمن بیٹے علا کے سے کہ حضرمی ہو کہا حدیث کی مجکو اُس شخص نے کہ سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہو کہ نزدیک ہو کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب اُنکے لیے مانند ثواب اول اُنکے کے کہ صحابہ ہین حکم کرینگے ساتھ شرعی باتون کے کہ پہچانا گیا ہو وجود اُنکا دین مین اور منع کرینگے لوگون کو خلاف شرع سے کہ وجود اسکا ناشناسا اور انکار کیا گیا ہو اور لڑینگے یعنے اپنے ہاتھون یا زبانون سے فتنہ والون سے کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور

تمام ہوتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَ
طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو واسطے اُس شخص
کو کہ دیکھا مجکو یعنے اور ایمان لایا مجھپر اور خوشی سات بار اُسکے لیے کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان لایا مجھپر نقل کی یہ احمد نے ف ع اور تعیین عدد سات کا سپرد ہی
شارع کے علم پر یا بسبب ہونے اُسکے کے عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کے پس مراد اس سے تکثیر ہی نہ تحدید (وَعَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ جُمُعَۃَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُکَ حَدِیْثًا جَیِّدًا تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاہَدْنَا مَعَکَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ یَّکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی رَزِیْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اِلٰی اٰخِرِہٖ) اور روایت ہی ابن محیریز تابعی سے کہ کہا کہا مین نے
واسطے ابی جمعہ کے کہ ایک شخص تھا صحابہ مین سے روایت کر میرے لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان
روایت کرونگا مین تجھسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجکو اور بشارت بخشے خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کھایا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہین پس کہا ابو عبیدہ نے یعنے واسطے اظہار شکر نعمت آلہی کے اور احسان ماننے
انعام حضرت رسالت پناہی کے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسے اسلام لائے ہم یعنے آپ کے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپ کے فرمایا آنحضرت صلعم نے
ہان بہتر ہین تمسے وہ لوگ ہین کہ ہونگے پیچھے تمسے ایمان لاوینگے مجھپر حالانکہ نہین دیکھا مجکو ف ع معنے اسکے یہ ہین کہ وہ بہتر ہونگے تمسے اس حیثیت
سے اگرچہ تم بہتر ہو اُنسے سابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کے جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنے ابن محیریز سے اور روایت
کی رزین نے ابو عبیدہ سے قول اُنکے سے قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنے اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ
اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَہْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَذَلَہُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ
السَّاعَۃُ قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ ہُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سے کہ نقل کی اپنے باپ
سے ف ت یعنے قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدایش اُنکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اُنکی ایک سو
تیرہ مین ہین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تباہ ہو وین اہل شام پس نہین بھلائی ہوگی تم مین ف ع یعنے بیٹھنے
کے لیے یا متوجہ ہونے کے لیے طرف اُسکے انتہے اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی ظاہر یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ اہل شام قائم رہینگے امر خدا پر آخر زمانہ مین پس جب وہ
تباہ ہونگے اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کے جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ کہے لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہوگی قیامت
مگر اوپر شریر لوگون کے پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا اُسوقت کوئی اہل خیر مین سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے
مدد کی گئی یعنے غالب اعدائے دین پر نہین ضرر کریگا اُنکو وہ شخص کہ نہ مدد کرے اُنکی عنایت آلہی اُنپر بیشمار ہوگی یہان تک کہ برپا ہو قیامت
ف ع یعنے قرب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہین قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ زمین مین ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے
کہ اکابر محدثین سے ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنے محدث کہ حفاظ حدیث کے ہین اور راوی اُسکے اور عمل کرنے والے سنت پر
اور بیان کرنے والے ہین کتاب کے پس مراد اُنسے اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِہُوْا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ) اور روایت ہی
ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اُس

چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہین یہ اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے ف ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہے صراح مین ہے خطا نا راست نقیض
صواب کی اور مقصور و ممدود دونون طرح آیا ہے خطیہ بمعنے گناہ کے یا جو گناہ کہ بے قصد کے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم ط کے
بھی بمعنے گناہ کے اور بعضون نے کہا خطا کہتے ہین اُسوقت کہ قصد کرے اور اُخطا اُسوقت کہ قصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھے
اور غیر صواب مین پڑجاوے اور خاطی وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتے ہین اس شخص کو کہ چاہتا ہے ایسے چیز کو کرنا اور ناگہان
غیر اس چیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتھ اس معنے کے خطا مقابل عمد کے آیا ہے جیسے کہ چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اُسکو یا خطا
یا قصد پینے کرنیکا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق سے اتر گیا اور مراد اُس حدیث مین یہی معنے ہین اور نسیان ضد حفظ کا ہے بمعنے فراموشی کے اور سہو بھی بمعنی
نسیان کے ہے بولتے ہین کہ سہو کیا فلانے کام مین یعنے نسیان کیا اُس سے اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور
نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہین اسمین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب اُنکے نہ یہ کہ مواخذہ نہین ہوتا مطلقًا اسلیے کہ بیچ قتل خطا کے ثابت ہے دیت اور کفارہ
اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطا کے واجب ہے قضا روزے کی اور بیچ نسیان کے واجب نہین ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب
حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ تمام کرلے اپنے روزے کو اسلیے کہ نہین کھلایا اور نہین پلایا ہے تجھکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز
کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کرڈالنے مال لوگون کے ساتھ سہو کے واجب ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے
یعنے وہ گناہ کہ طلب کیے گئے اُنسے بوجہ اکراہ یعنے زبردستی کے یعنے باعث ہوا انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پر کہ مکروہ رکھے وہ اُسکو اور نہ
ارادہ کرے اسکے کرنے کا اگر نہ ہو باعث ہونا اسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنے کے اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہے بیچ حق اللہ
اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکھی ہوئی ہے اور باوجود اسکے گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے (وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا
وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے
حیدہ قشیری بصری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے حکیم بن معاویہ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے یعنے معاویہ بیٹے حیدہ کے سے کہ اُسنے
سنا آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تھے تم بہترین امت کے کہ ظاہر کیے گئے
لوگون کے لیے ف ع یعنے تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالے کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اگلی امتون کے اور مراد تمام مومنین
اس امت کے ہین خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتون پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان مین اور زیادتی محبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ مرتد ہونے کے اور نہ نکلنے کے ربقہ اسلام سے اور مانند اسکے کے اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ہے
ساتھ علما اور شہدا اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد مہاجرین ہین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہے اور حق
یہ ہے کہ عام ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین اُنکے اور بہت گرامی قدر اُنکے ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی
نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے ف ع مراد عدد ستر سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد بمعنے تکثیر کے بہت
آتا ہے یا یہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھ اتمام کے ختم ہے یعنے جیسے کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار
رسولون کے ہین تم بھی خاتم امتون کے اور اکرم اور اتم اُنکے ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کے بطریق مرفوع کے (قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ
حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ) یعنے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ جنت حرام ہے سب انبیا

یہان تک کہ داخل ہوؤن مین اُسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہان تک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کے کہ مبنی ہی حسن بدایت پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ نے (اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى) پس ہم آخر ہین پیدائش مین اور اول ہین رتبے مین (وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ) اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کے کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہی عنایت اور کرم ختم کرنے والے کے سے یعنے اللہ تعالے کے سے ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان بھی مناسب ہی واسطے عذر کرنے کے اُس چیز سے کہ واقع ہوئی ہو قسم خطاء اور سہو ونسیان سے (خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِي الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ) انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحون مین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضے نسخون مین یہ عبارت بھی لکھی ہی (ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ عَنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ شَوَّالَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ حَامِدًا لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ)

ترجمہ پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کے نے قدر دانی کرے اللہ اسکی سعی کی اور تمام کرے اُسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنے حدیثون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسوین برس مین ساتھ حمد اللہ تعالے کے اور نیک توفیق اسکی کے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کے اور آل انکی کے اور اصحاب انکے کے اور تابعون انکے کے اور فریق انکے کے سب پر (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ) تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم وعنایت پروردگار تعالی کے اے مولے میرے کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور اس عاجز ضعیف ونحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سے درگذر فرماوے اور مجکو اور میرے استاد اور مان باپ کو روز قیامت کے بخشدے اور ذلیل نہ فرماوے یارب العالمین مکرر سہ کرر یہی عرض ہی کہ مجھ شرمسار کو اور میرے استاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے مان باپ اور سب مسلمانون کو مغفور ومرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہمارے حال پریشان بال پر ہو (اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) **بیت** از گدایان توام شاہ بفرما مددے ٭ کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم ٭ **نظم** اِلٰهِيْ نَجِّنِيْ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ ٭ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْجَمِيْعِ ٭ وَهَبْ لِيْ فِيْ مَدِيْنَتِهٖ قَرَارًا ٭ بِاِيْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِيْعِ ٭ اَللّٰهُمَّ هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٭

تمت

خاتمة الطبع

بعد حمد خداے جل وعلا ونعت خواجہ دوسرا ومنقبت آل اطہار ومحمدت اصحاب کبار پیروان ملت حنیفہ اور مقلدان شریعت شریفہ کو ظا
ہو کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص وعام مشکوٰۃ شریف مصنفہ **محمد ابن عبد اللہ** خطیب کا ترجمہ **مظاہر حق** نام۔ الحمد
نایاب ہی کہ نہ محتاج ہو تعریف کی نہ آرزو مند ہی توصیف کی اگر اسکو رہنماے مسالک صدق ویقین کہیئے تو بجا ہی اور اگر ہادی
ورہین المومنین کے نام سے اسکو تعبیر کیجیے تو روا ہی اول حضرت مولانا **محمد اسحٰق** مہاجر رحمہ اللہ نے کہ انکے فضائل ظا
اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس ہین مشکوٰۃ شریف کے بین السطور مین ترجمہ اردو سلیس فرمایا اور ا
شان سے انجام کو پہونچایا۔ اسکے بعد قامع بنیاد شرک وبدعت رافع آثار کفر وضلالت سرامد علماے متقدمین
متاخرین گوشوارہ فرق علم اشعہ بارقہ علم واقف اسرار فروع واصول آئینہ حقیقت نماے منقول ومعقول مولا
خان صاحب مغفور دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا مسبوق الاوصاف ومحمود الاخلاق المحتمی جناب
نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب مین بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مع دیگر فوائد موقع بموقع ضم
کیا لیکن مؤلف ممدوح نے آخر کتاب مین ترجمہ نام صحابی راوی صیغہ وترجمہ نام کتاب ماخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرما کر
جلد سوم مین اسکا اشارہ کیا اور عالم باعمل فاضل بے بدل گرہ کشاے طرۂ شاہد وجود آئینہ عکس نماے چہرہ شہود علم وادب مین کامل
بلاغت مین سحبان وائل مولوی **محمد حسین** صاحب نے باجازت مؤلف اسکی کمی کو بھی پورا کیا۔ مطبع علم مطلع آفتاب نامدار برگزیدۂ
اعصار قدردان فضلا مربی علما متمکن چار بالش عزت وبرتری مسند آراے اورنگ [illegible] ممدوح اصاغر واکا
روزگار جناب **منشی نولکشور** صاحب مالک مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج مین بماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ عیسوی مطا
ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری بار سوم چار جلدون مین بصحت زیور طبع سے حلی خداے عزوجل کے فضل وکرم اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
لطف اتم سے یہ کتاب قابل دید ہوئی۔